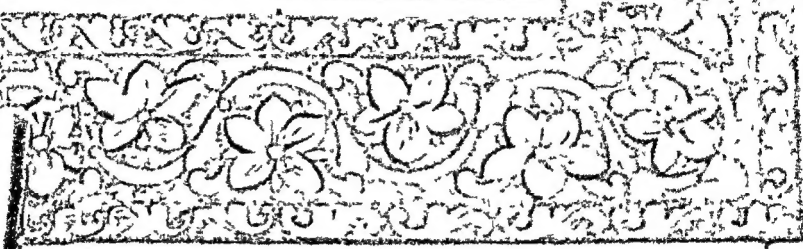
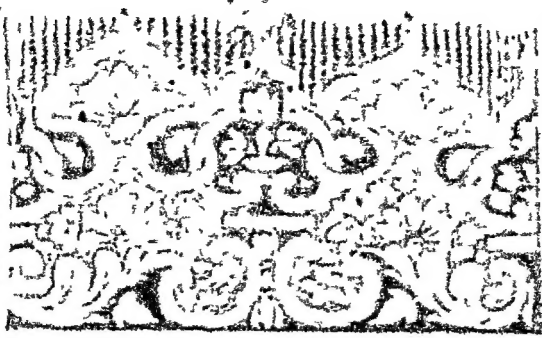
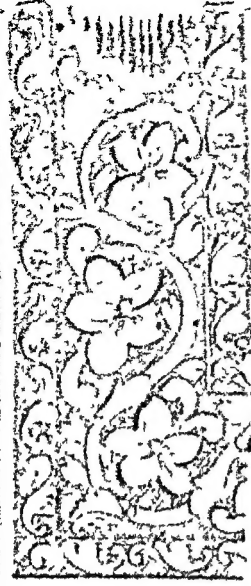
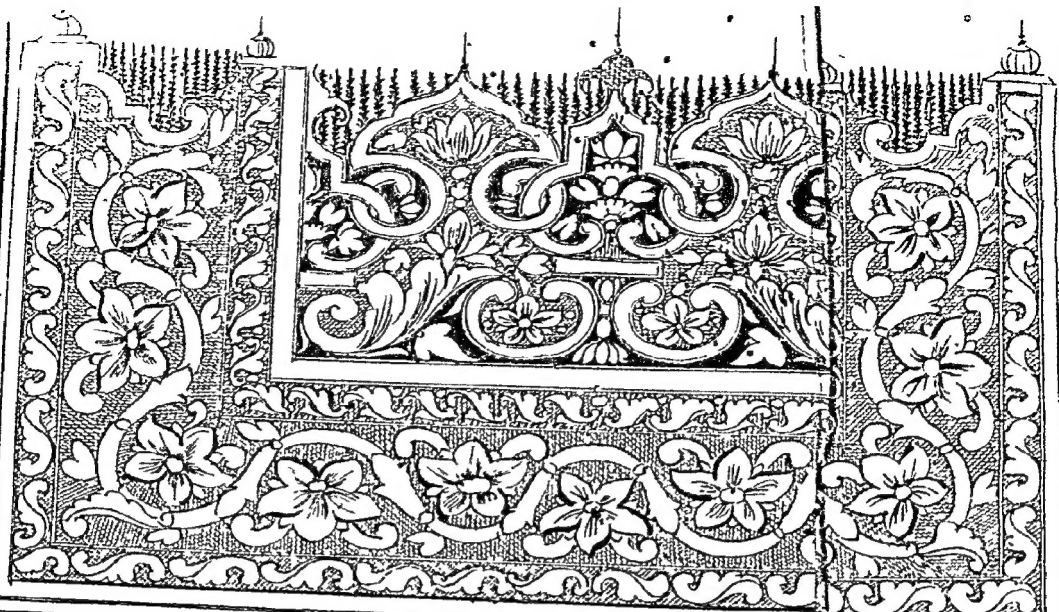


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور صد الذی اسل رسول الکریم یهدینا الی التراط المستقیم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الذی وجہہ جمعین بعد ان کن
 کر کتاب شکوہ شریف علم حدیث میں عبد مناف کی کتاب ہے کہ ہر ہشتموں کی بیخین اور بین مندرج بین اسکا ترجمہ
 کہ سنا حضرت حاجی محمد اسحاق نوادہ حضرت شیخ عبدالعزیز رحمہما اللہ تعالیٰ کی بیخ نوبان ہندی کی بیخ الیہ
 فریق آئی نکاحی جناب و سوت کی بی بی بائی کا کہ یہ بطور شرح کی کہا جاوے بہتر ہی آگے بی بی علیہ السلام
 کہا اور فائدہ سی مندرجہ سببام کی شرح شکوہ وغیر وہی مثل مرقاہ شرح ہلال علی فارسی اور ترجمہ حضرت علیہ السلام
 کی اور سوامی انکی ہی زیادہ کر کے دست عالی بن غرض کی اور جناب بی بی کی کچھ فائدہ لکھی ہے تبرکاتین بی بی اور نام اسکا منظر جن رکھا
 کیا کہ بہتر تاریخ اسکا تعلق ہی بالہذا کو قبول فرما اور ہم سکا اس سی دارین میں فائدہ مند کر اور سند اس کتابت ظاہر ہے یہ ہی کہ پڑھی ہے یہ کتابت حضرت
 العباد و محمد قطب الدین بن محمد علی الدین حراری الدبوسی غفر اللہ لہما فی حضرت خندو میں منظمی کر می مولوی محمد عقی رحمہ اللہ سی اور اوہوں نی پڑھی
 حضرت شیخ عبدالعزیز رحمہ اللہ سی اور اوکو اجازت ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اوکو شیخ ابو طہر منی سی اور اوکو شیخ ابراہیم کردی سی
 اور اوکو شیخ احمد قشاشی سی اور اوکو شیخ احمد بن عبدالقدوس شتادوسی اور اوکو سید غنیمت بن سید جعفر نہروانی سی اور اوکو شیخ محمد سعید سعید
 بیکر کان سی کہ بی بی وقت میں شیخ محمد کی ہے اور اوکو سید نسیم الدین بیکر شاہ سی اور اوکو ابھی والد بزرگار سید جمال الدین عطاء الدین سید
 نیماش الدین فضل اللہ بن سید عبدالرحمن سی اور اوکو ابھی عم خالہ مقار سید امین الدین عبدالعزیز بن عبداللطیف بن جمال الدین
 رحیمی شیرازی انجمنی سی اور اوکو مسند وقت اور محدث حضرت الدین عبدالرحیم البحرسی الصدیقی سی اور اوکو علامہ عبدالعزیز امام الدین بیکر
 شاہ سابق صدیقی سی اور اوکو مولت کتاب لی الدین محمد بن عبداللہ خطیب القریظی سی بالہذا بیکر اور ان سکا خوش و خطا میں چار سی معاف فرما حسب ان
 وانعم الکریم علی اللہ کلنا رحول ولا تفرق الایمان علی العظیم الہم علی سیدنا محمد علی الوصی صلوٰۃ تجنیبا بہا من جمیع اموال والافاق تقبلی لنا
 بہا جمیع الحاجات و تقبلنا بہا من جمیع اسباب و تقبلنا بہا من جمیع الخیرات فی الجوارح و بعد مات بہ علی کل قدر





رَبِّ يَسِّرْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَتِمَّتْ بِالْخَيْرِ

ای پروردگار میری تو آسان

شروع کرتا ہوں سائیں نام اللہ کے کہ بخشنی و الامہر بان

اور تمام کر ساتھ خیر کے

الحمد لله تحمداً وكنسنت تفتخراً سب تعریف و اعلیٰ اللہ کی تعریف کرتی ہیں ہم اوسکو اور مدد چاہتی ہیں ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہیں ہم سے تعریف پاک پروردگار کی جیسے چاہیے آدمی سے نہیں ادا ہو سکتی ہی اس ہی مصنف نبی اوس مدد چاہی اور! وینم جو تھی اور بخشش چاہی ولعوضاً یا اللہ من شرفنا انفسنا وحرمتنا ایتھم اننا اور پناہ مانگتی ہیں ہم ساتھ اللہ کی برائیوں نفسی اور ظہریوں معلون اپنی کی سی ف کہ مدد ساتھ ریائی نہیں برابر فی علموں سی کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالیٰ کی ہی سبستی اور کرنا حرام اور سکروان کا مراد ہی مکن بھدیر اللہ فلا مضل لہ وحرمن یضلل فلا ہادی لہ جیسکر ہدایت کیا اللہ فی سب کمرہ کر نیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہیں کوئی ہدایت کر نیوالا اوسکو وانشهد ان لا الہ الا اللہ انکون للجاہ ولسیئکہ کجالت کفیلہ وانشهد ان محمد عبداً ورسولہ الذی بعثتک وطرقت الاچان فاعقت انما ہا وخبث انوارہی امرکما ووجہل مکاھما اور گو اہی ویتاہون میں یہہ کہ نہیں کوئی جہود وگرا اللہ وہ گواہی کہ ہو و اعلیٰ نجات کی وسیلہ و طری درجات کی ضامن اور گواہی ویتاہون میں یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی اوسکی میں اور رسول و سکی ایسی کہ پہنچا اؤکو اور انارستی ایمان کی مٹ گئی تھی نشان اؤکی اور یہجہ گئی تھی روشنی اؤکی اور سست ہو گئی تھی سکن اؤکی اور نہ معلوم ہو گیا تھا کاف رستی ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیر و اؤکی میں علما وغیرہ اور مراد اؤکی نشان مٹ جانی سی سبجہ جانی سی اوستی ارکان سی یہہ ہی کہ اچھی یا تو تیر اور حسن اخلاق پر جو یہہ گوگو کو تلعینم فراتی تھی اوسکو گوگون کی چوڑ ویا تھا ہم ہونا مسکن انکا یہہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتی تھی فشیئکہ صلوات اللہ وسکرامہ علیک من معالی اہل سائیں وشفی من الہ تاکید علی التوحید من کان علی شفا پس صید و اور بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نشان اؤکی

ہزار حدیثیں کہیں تہیں اور بخاری نے دو سب حدیثیں باہر پہنی شروع کیں کہ ہمیں اپنی کہو وہی کو اکتا دی صحیح کرنا شروع کیا بعد اسکی بخاری نے کہا کہ تم یوں لگان کرتی ہو کہ میں بحث حیران ہوتا ہوں حاملین آجیل نے کہا کہ میں اوس وزی تقریباً کہ پوچھ شخص ہونہا ہی کہ کوئی اسکی برابر ہی نہیں کر گیا اور سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن ابویہ کی ہوتی تھی اسحاق بن ابویہ کے یاروں اور شاگردوں نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی کہ کوئی کتاب تخریج حدیث کی جسے ہی اوستین صحیح کہ تہایت درجہ اعلیٰ کو پہنچیں ہوں اور نہیں پراکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کر نیوالی بی شہدہ اور بی وسواس و بلی تا بل و سئل کہ اور احتیاج پوچھنی کسی عالم کی نہ ہو کہ یہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اسکی وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہہ بات وہی جہی دن ہی وسوقت ہی تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا انکی دلیل مقرر ظہر اور چہ لاکہ حدیث تو نہیں ہی کہ نزدیک بخاری کی موجود ہیں اور میں تا کن اس کتاب میں لکھا اور حدیثیں کہ بہت صحیح ہیں وہ میں پراکتا کیا اور بعضی حدیثیں صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہیں سبب خوف طول کی نہیں اور محمد بن اسماعیل بخاری وقت تصنیف کرنا بخاری کی واسطی ہر حدیث کی غسل کرتی اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر حدیث کہتی اور رسول برس کی مدت یہہ سبب تمام کہ چکی اور او انکی زندگی میں گو گو کہ نے اونسے سند واسطہ تہی ہزار آدمیوں کی اور بخاری کی وقت میں شہر بخارا کا سردار خالین بن اسحاق کہ اوستی محمد بن اسماعیل بخاری کو خطیف دی کہ میری بیوہ کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتاب میں اپنی تصنیف میری گہرا گڑھا جا یا کہ وہجا کہا کہ یہہ علم حدیث ہی اسکو میں دلیل نہیں کہ تا اگر گھو غرض ہی اپنی بیوہ کو میری مجلس میں پہنچو موافق اور طالب علموں کی پڑھیں اوسن سماگ مظر حسی ہی پس چاہی ہی کہ حقیقت میری بیوی پڑھیں اوسوقت اور کوئی حاضر ہوا اور دروازہ پر چوہا کڑھی ہوئی کیسکو آئی تہی منقبول کرتی کہ جس مجلس میں میری بیوی ہوں اوسی مجلس میں سوچی جولہی اونکی برابر بیٹھیں بخاری نے یہہ قول نہ کیا اور کہا کہ یہہ نمبر علی السد علیہ سلم کی ہی ساری امت آمین شریک ہی کیسکو ہمیں تخصیص نہیں اخراوس امیر کہ یہہ بات بری گی اور ولین کہینہ برکالی انکی اسکا اور بعضی عالمون ظاہر ہوں کہ اپنی ساتھ رفیق کیا اون عالمون نے بیچ اجہاد بخاری کی طعن کرنا شروع کی تہی اوستی محمد بن اسماعیل بخاری اور ایسا حضرت تیار اور بخاری کو بخارا نکال دیا اور جب بخاری بخاری نکلی جتا بلہی میں دعا کی کہ یا ہی ان گو گو نکو مبتلا کر کہ ایک نہینا تہا تہی امیر خالین بن محمد تغیر ہوا اور غلیفہ کا حکم ہوا کہ اوسکو گدی پر سوار کر کہ تہیر کر و آخر حال و سکا ہوا چنانچہ یہہ حال بخاری کا کتابستان میں لکھا ہی اور حدیث ابن وقیہ عالم کہ شریک وس امیر کی بخاری کی نکالنی میں تہا وہ ہی رسوا ہوا اور نہایت فیضی اوکی ناموس پچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس امیر کی نکالنی بخاری میں تہا اوسکو آفت اولاد میں پہنچی کہ اوسکی اولاد سب گمٹی اور بخاری وہاںسی نکالو میں گئی اور اوس جگہ کی امیر کو یہی ناموافق ہوتی آخر بیچ کا نخر تک کی پہنچی کہ چہ کوس ہی سمرقند سی اوی جگہ وکی فات ہوئی بعد رمضان کو اور سال ہجرت کی دو چہین میں اور عراق کی با شہہ برس کی ہوئی اور استاد اونکی بہت ہیں اور پڑھی استاد و عین اسحاق ابوہ اور علی بن مدینی اور احمد بن حنبل و دہی بن عیین تہی اور خطیب بوبکر بغدادی ساتھ سند اسی کی عبد الواحد طرادی سی نقل کر لہا عبد الواحد نے کہ دیکھا میںی خوب میں حضرت صلی السد علیہ سلم کو ساتھ جماعت اصحاب کی کہ پڑھی میں اور انتظار کرتی میں سلام علیکہ حضرت پر حضرت نے جواب میری سلام کا دیا میں پوچھا یا رسول السد اس جگہ ہرنی کا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہیں محمد بن اسماعیل کہ آگے کتنی دنوں کی خبر مرئی بخارا کہ پہنچی چھتکے پس میں نے تلاش کی یا میںی وقت مرئی او مکہ کا وہی وقت کہ جسوقت خواب دنا میں نے بیچا پوچھ شیخ عبد الرحمن ابوہ نے اپنی ترجمہ میں یہہ لکھا ہی اور یہہ ہی حوال لکھا ہی کہ جسوقت بخارا کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اس آتی تھی اور وہی خوشبو مشک

مثنوی تہذیبی سے معلوم ہوتی ہے اور بہت لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروری درمیان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتی ہیں کہ اسی ابو زید کے کتاب کا درس ہے گا میری کتاب کا درس کیوں نہیں کہتا آخر یہ ڈوری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تمہاری قربان ہوں تمہاری کتاب کو کون سی فرمایا کہ جامع محدثین سخیل اور امام احمد بن حنبلہ ہی اور صاحب خدیو کی تصنیفیں بہت ہیں ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ و تفسیر کی کتاب لاد بچو ہی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابیں ہیں وسطی و زنی کلام کی نہیں لکھیں **وَأَيُّ الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ** اور قوم انکی تفسیری ہے اور وطن انکا مینشا پور ہے پیدائش انکی دونو چار ہجری میں اور ایک قول میں دونو چہر میں اور ابو حاتم راضی اور زرنداری اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سے روایت کہتی ہیں اور یہ خود ہی محدث ہیں اور ابو حاتم راضی نے مسلم کو خواب میں دیکھا اور انکا احوال انہیں سے پوچھا مسلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جنت کو مجھ پر مباح کر دیا ہے چنانچہ ہاں چاہتا ہوں دن رات رہتا ہوں اور ابو علی زنی نے بھی بعد وفات انکی کتاب سے لکھا کہ خواب میں دیکھا اور پوچھا مجھ کو پھر یہی سبب ہے کہ ہاتھ میرے میں ہی اور وہ ہاتھ تھا کہ صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ میں مذکور ہے کہ ایک دن مسلم کی مجلس میں ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگوں نے مسلم سے پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنی گھر میں آئی اور ایک لوگرا بہرا ہوا کہ جو روٹکا اپنی پاس رکھا اور اس حدیث کو نہ دیکھنا شروع کیا اور ایک ایک کچھ دیکھنا شروع کیا اور حدیث پکارتا اور حدیث کو نہ دیکھنا شروع کرنا شروع میں تمام وہ لوگرا کہ جو روٹکا بنگیا درمیان زمانہ اور یہی سبب تھا انکی فریبکا اور وفات انکی التوار کی رات چوبیسویں رجب کے سال در کوشہ ہجری میں اور مسلم کی کتاب میں تصنیف کی ہوئی ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا انکی اور یہی بہت سی تصنیفیں ہیں مثل مسند کبیر و جامع کبیر و کتاب اللہ اور کتاب اوام محمدین اور کتاب تہذیب اور کتاب من لیس لا الاراد و احاد اور کتاب طبقات مختصر میں اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب الوجدان اور کتاب جہت عمرون شیعہ کتاب مسامح الالب اور کتاب مسامح نوری اور سوا انکی ہی ہیں **وَأَيُّ عِبَادِ اللَّهِ طَالِكَ بِنِ اَنْسِ الْاَكْبَحِي** اور نامندانی عبداللہ طالس بن انس صحیح کی **ف** احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن ابی ہاشم بن غیمان بن قحیل اور وہی محدث نے صحیح بخاری الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو ذکر کیا ہوا ابو عامر کو صحابہ میں لکھو حضرت کی زمانہ میں پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان سے اور ابو صحابہ میں سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے صحیح شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ ابو عامر سردار مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتھ ساری غزو میں مواربہ کی خطہ اتنا ہی ذکر کیا ہے اور کہیں کہہ ذکر نہیں در قوم انکی صحیح ہی در پیدائش انکا کتب صحیح سال ترافین ہجری کی ہی اور مدت حمل انکی دو برس اتین برس لگی ہے اور امام مالک سے صحیح طلب حدیث کی حرص بہت کہتی تھی اور اتباع سنت پر غیر صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور بتدار زمانہ طلب حدیث کے میں کہ کچھ لپٹی پاس مایہ نہ کہتی تھی گھر کی کڑیاں اوکھا کر بیچ دین اور کتابوں میں حرج کین اور بعد انکی دنیا فی زہر چوم کیا اور فتوح بہت ہوئی اور وہ خطہ انکا نہایت قوی تھا کہ وہ نہیں کا قول ہی کہ جس چیز کو میں اپنی حافظہ میں یاد رکھتا تھا پہلو سو کو بھی نہ بھولتا تھا اور پہلو میں اتنا اور وسطی تعلیم کرنی حدیث کی ستران برس کی عمر میں تھا اور نقل ہی کہ چند نوٹ میں پہلو میں ہی حدیث بیان کر لیکو بیٹھی اون دنو میں ایک بڑی عمدہ زادی مدینہ میں مری ایک عورت غسالہ کی غل میں ہی کی وسطی آئی اور جب غسل دیتی ہیں ہاتھ دوس غسالہ کا شرمگاہ مہیت پر پہونچا کہ غل لگے کہ عورت فریوالی کیا زنا کرے تو ابلی ہی چہن کہتی کی ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرمگاہ مہیت پر چپک گیا بہتر ہی جدا کرتی تھی ہاتھ دوسکا

شہر سجاہی جدا ہوتا تھا آخر بڑی شکل بڑی لاچار کیو رجوع کی طرف عالموں اور فاضلوں کی کسی فی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کی رجوع کی امام مالک فی بہ حکم فرمایا کہ اس عورت خسا کو کہتہ کی حد مارو جبکہ وہی اسی کو بڑی ہاری تبغ سا کہ آتہ شہر سجاہیست کی سہی جدا ہوا اوس وقت سے انکی غلطی کمال علم کی لوگوں کی نزدیکیا بت ہوئی اور انہوں نے اپنی آہستہ سے ہنر چینی لکھی تہین اقطنی فی کہا یہ لکھا کہ کسے محدث کو نہیں ہوا اور تمام عمر انہوں نے بیچ حرم مدینہ کی مقبعا نہیں کیا باہر حرم کی جاتی تھی مگر حالت بیماری کی میں یا ضرورت کی میں لکھا کہ گواہی جگہ جاتی تھی اور کتاب موطا کو قریب ہزار کی آدمیوں نے اوسنی سنی اور سندی بعد اوسکی یہ کتاب موطا بہت پہلی اور لوگوں فیض یاب ہوئی واللہ اعلم **وآئی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی** اور مانند ابی عبد اللہ بن ادریس شافعی کی وفات کنیت امام شافعی کی ابو عبد اللہ اور نام اوسکا محمد اور نسب وٹکا اسطرحی ہی کہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن علی بن عبد نزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافعی کو مطلبی کہتے تھے کسوا علی کہ انکا جد علی مطلب تھا اور مطلب بہائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد میں امام شافعی ہیں اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہے و جدا حضرت کا ہے اور شافع فی ملاقات حضرت شعی کی ہے اور با شافع کا کہ نام اوسکا سائب تھا دن بدر کی نشان بردار تھا یعنی ہاشم کا قریش کی طرقت سے اوسکی اور لڑائی میں قیدیوں میں پکڑا آیا اور بدلا دیکر چوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ۱۵۰ ہجری ہجرت سے عود کی ہوئی اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول میں بیچ مناک اور انکو مکہ میں لنگی اور نشوونما اوسکی جگہ پایا اور سات برس کی عمر میں قرآن تمام یاد کر لیا اور جب س برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالدی کہ اوس زمانہ میں مفتی تھے بڑی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اور سو وقت کی علمانی اور انکو اذن دیا فتویٰ دینی کا اور بعد اسی انہوں نے کہ کورج کیا مدینہ کی طرقت اور امام مالک کے صحبت میں رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہی کہ ابتدا میں مجھ کو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کی تھی مینی کہ ایک دن کعبہ کی سایہ میں بیٹھا تھا میں اور میری نزدیکی نے تہہ چھی سے ایک دانہ آئی کہ مینی نہ سینے کہ کوئی کہتا ہے یا محمد علیک بالنعۃ ورجع اشعر یعنی اسی محمد لازم کہ لو مقبوض علی کو اور چوڑے شہر پڑھتے تھے اور امام شافعی سے نقل ہی کہ پہلے بالغ ہوئی سے حضرت مخیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب میں دیکھا کہ افرات ہیں اسی لڑکی کہ مینی لیکر رسول سد فرمایا کہ کس قوم کا ہے تو مینی کہا تمہاری قوم میں کافر یا کہ نزدیک میری آ اور مہمہ کہول پس میں نزدیک کیا اور پنا مہمہ کہول میں فی حضرت فی لعاب پی مہمہ کا میری مہمہ میں ڈالا اور فرمایا کہ جا بکت دی اللہ تعالیٰ بیچ تیری پس بعد اوس خواب کے مجھ کو خطا بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پھر امام شافعی کہتے ہیں کہ جب میں امام مالک کے پاس پہنچا میری بایں انہوں نے سنیں اور قیافتی معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے کہا نام میرا محمد ہی جب کہا انہوں نے اسی محمد تقویٰ کہ راؤ ر خدا سے اور بچتا رہ گیا ہونسی کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ بڑی شان دیکھا در میان امت رسول مقبول کی اور میں دن تک دن پاس رہا جب تکمیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی مینی تب وقت رخصت کر لیا انہوں نے مجسی کہا ای جوان ہتھالی نے بیچ دل تیر کی نور اللہ ہی پس اس نور کو سبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز اور دی سے اور سوا انکی بہت خلق سے روایت کرتی ہیں اور امام شافعی سے امام احمد بن حنبل اور ابو ثوری اور ذری روایت کرتی ہیں اور سوا انکی اور ہی امام شافعی سے روایت کرتی ہیں اور جو وقت کہ امام مالک سے رخصت ہوئی بیچ بغداد کی پہنچی دو برس حاج کہ تھری اور وہ انکی عالموں سے حدیث اور تفصیل پھر وائسی کہ میں آئی پھر دوبارہ بغداد کو گئی بعد اوسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم و قلم میں مشغول ہوئی اور کتاب تصنیف کہ چنانچہ چھ عنوان ہیں کی چودہ کتاب میں تصنیف کہیں اور بیچ مصر و

اور کتابوں صحاح ستہ میں نہیں اور ترمذی کو دہلی حضرت تکلمین سی کم نہیں اور ایک حدیث میں دہلی میں سوجس حدیث میں ترمذی دہلی
 ہوں بغیر تکلم اور حدیث کو کلامی کہتی ہیں اور نہایت سی نہایت دہلی میں دس سی زیادہ نہیں اور بہت سی علماسی برہنہ
 حدیث کرتی ہیں مانند فقہیہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن متیج اور محمد بن قسبی کی اور سوا انکی اور
 انسی ہی بہت لوگ روایت کرتی ہیں مانند محمد بن احمد اور شمیم بن کلیب کی اور سوار انکی اور ترمذی فی کتاب اپنی تصنیف کہ کر علماء
 حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو بچوانی اور سہون پسند کی اور او انکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ او میں بیان حضرت کی سیرت
 اور حضرت کی بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور پیدائش ترمذی کی دو سو نو میں ہجرت سی پنج شہر ترمذی کی اور وفات انکی
 پنج دو سو اناسی کی و ابی داؤد سلیمان بن ابی اسحاق ترمذی اور ما ندانی داؤد سلیمان بن ہشمت ترمذی
 اور احوال ابو داؤد کا یہ ہی کہ کثرت انکی ابو داؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشر اور سجستان کی رہی والی اور اپنی وطن سی
 دہلی طلب علم کی اور حدیث کی نقل اور بہت جگہ بہری اور علماء عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیری کی حدیث سننے اور اجازت
 الی بڑی بڑی علماسی اور مجتہدین سی حدیث کرتی ہیں مانند مسلم بن براہیم اور سلیمان بن حرب اور یحییٰ بن عیین اور احمد بن حنبل کی اور
 سوار انکی سی اور انسی ہی بہت سی علماء روایت کرتی ہیں مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوار انکی اور ابو داؤد پنج بصرہ کے
 رہی و روان سی بغداد میں ہی پونچھی اور اپنی کتاب تصنیف کی پنج بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگوں فی سند کتاب سنن ابو داؤد کی انسی کے
 اور امام احمد کی روایت کتابکی بڑی اونہوں فی بہت پسند کی اور ابو داؤد نقل کی کہ پانچ لاکھ حدیثیں بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علماسی
 میں لکھیں اور او پنج بخون میں سی ایک ہزار چھ سو حدیثیں نکال کر اس کتاب میں لکھیں کہ نہایت صحیح ہیں اور ان سب حدیثوں کی جگہ چار حدیثیں
 کثافت کرتی ہیں گویا سب اتین شریعت اور دین کی جملہ ان قابل حدیثوں میں ہیں اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دو سو تین احکام المرئکہ مالا یغنیہ
 تیسری لایکون المؤمنون من اتی رضی لایخیرہ فی رضی نفسہ چوتھی ان احکال میں ان الاحرام میں بنہا مشتبہات الی اخر حدیث ابو یوسف کلام
 انکی شانیں کہا ہی کہ ابو داؤد دینوالہی پنج زمانہ اپنی کی اور نہ صرف در پر ہنر کا کار در پنج فن حدیث خوب بصارت اور مہارت رکھتی ہی اور
 کتاب انکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہی حق حدیث میں مانند اسکی اور کتاب نہیں لکھی ہی یعنی احمد بخاری اور مسلم کی اور پیدائش ابو داؤد
 کی دو سو دو میں اور وفات انکی دو سو پچتر ہجری میں مولوین شمال کو و ابی عبد اللہ شریک بن احمد بن شعیب اللکھنوی اور ابی عبد الرحمن احمد
 بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کثرت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بکر بن شان اور نسائی
 نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسائی کہ یہ ایک شہر ہی پنج خراسان کی اور پیدائش انکی دو سو چودہ میں یا دو سو پندرہ میں اور نسائی
 بہت شہر دین میں بہری اور بڑی بڑی عالمون کو پایا اور حدیثیں مندکین اور پنج خراسان کی اور حجاز اور عراق کی جزیرہ کی اور شام اور مصر
 کی علماسی تحصیل علم کی کی اور پہلی پہلی طرف قتیہ بن سعید کی اوس وقت میں انکی عمر پندرہ برس کی ہی ایک برس و مہینی اون کے
 پاس ہی اور یہ شافعی غریب ہی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی غریب ہونی پر اور یہ صوم داؤدی ہینہ
 رکھتی ہی صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنی کی انہیں قوت جماع بہت ہی لچا کر
 انکی نکاح میں ہین ہر عورت کی مان ایک ایک ات رہتی اور جریم بہت ہین اور جب کتاب سنن کبریٰ تصنیف کہ فارغ ہونی ایک امیر کہ انکی
 وقت میں تھا اوس دن ہی یوحنا کہ کتاب تنہاری ساری صحیح ہی انہوں کی کہ لہذا نہیں بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر فی ان سی القاسم کہ ان

ان سب محدثوں میں سے جنہی کہ بیچ در چالی کی نہایت صحیح ہوں اور کو میری واسطی حد الکلبی میں اس واسطی سے صحیح جنہی انہوں نے تصنیف کی اور سب اہلی وفات کا یہی ہے کہ انہوں نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علیؓ کی تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کی نسبت مجمع کی اور کتاب کو بیچ میں تاکہ آدمی اور صلہ کی کہ سب سب عظمت بنی امیہ کی مذہب نہ اچھا رکھتی تھی ہر راہ پر اوں جناح شہوری شیخ کتاب ایک دن ان مسجد کی مجمع میں انہوں نے بیچ ہی کہ ایک شخص اس مجمع میں ہی پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی یہی کچھ تھی تصنیف کیا ہی ساقی نے جواب میں کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ ہر سب نجات پادوی اور انکی مناقب کہاں ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یوں کہا کہ معاویہ کے مناقب میری نزدیک صحیح نہیں ہوئے یہ بات سننی ہے اور کو لوگون نے خوب مارا پہانک مارا کادہ مونی ہو گئی آخر اوکی خادم اور کو اور ہمارا گہر میں اس وقت انہوں نے یہ کہا کہ اس وقت نیکو مکہ کی طرف لیجلاؤ تاکہ مکہ میں مردوں باراہ میں مکہ کی مردوں تہی میں کہ ہر وجہ کنی اور انکی کی بیگی بعد بیچ جنہی کی مکہ میں ہوتی تین ہونے چری میں ہر کی دن بیرون صبر کو اور در میان صفا اور مردہ کی دفن کیا واللہ اعلم و آیت محمد ﷺ

ف احوال ابن ماجہ کا یہی ہے کہ کفایت اہلی ابی عبد اللہ نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ ہنی والی قزوین کی اور قوم انکی زبیدی منسوب بہ ربیعہ بالوانا اور قزوین نام شہر کا یہی کہ شہور ہی بیچ عراق عجم کی اور یہی ایک تصنیف اور حافظیث کی اور ثقہ ہی اور امام مالک کی بارون سی حدیثیں نہیں اور بہت شہور میں بہری واسطی طلب حدیث کی اور انکی کتاب کو یہی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل کہا ہی اور اوکی کئی حدیثیں نلائی ہی ہیں اور بعضوں نے انکی کتاب کو صحاح ستہ میں داخل نہیں کہا کہ واسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اور کتاب میں اور وہی بیچ فضیلت قزوین کی لوگون نے حدیثیں بہت نقل کی ہیں لیکن محدثوں کی نزدیک وہ سب موضوع ہیں اور پیدائش انکی بیچ دو ہونوں کی اور وفات انکی دو سو تہتر میں نے پر کی سنائے میں رمضان کے واسطی اور آیت محمد ﷺ اور ابی محمد شریعہ ہارحس نامی کی ف احوال امی کا یہی ہے کہ کفایت اہلی ابو محمد اور نام انکا عبد اللہ بن محمد الرحمن ابن فضل ہرقندی الدارمی ہرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہی ایک بڑی محدث ہیں اور عالم ہیں اور تعریف کی گئی ساتھ زہد کی اور پر ہیز گاری کی اور انکی کتاب ہی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابوں میں اور روایت کہتی ہیں ابن ماجہ سے اور جہان بن ہلال سے اور نصر بن شمیل سے اور حویہ بن شمر سے اور اس سے ہی روایت کرنی میں شجر حدیثیں انند مسلم کی اور قندی کی اور پیدائش انکی ایک سو اسی میں اور وفات انکی دو سو وچھ میں اور اسحق بن محمد بن خلیفہ کتاب ہی کہ میں محمد اہل بن بخاری کے پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنی عبدالرحمن بن عبدالرحمن دارمی کی بیچ اس وقت محمد بن اسمعیل نے سرانجامی چکایا اور کلمہ انالسر وانا الیہ راجعون کا پڑھا اور انساوان کی رخساروں پر زہی اللہ علیہم و آلہم وسلم و آیت الحسن بن علی بن عقیل اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کی ف احوال دارقطنی کا یہی ہے کہ ابو الحسن کفایت اوکی اور نام اوکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ شہور تھا ساتھ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تھا علت حدیث کی اور حال او یوں کا اور کتاب دارقطنی میں ایک حدیث کنی سندوں کر لانا ہی اور اس سے روایت کرتی ہیں بونیم اور ابو بکر برفانی اور جوہری اور قاضی ابوالطیب طبری اور حاکم ابوجہد نیشاپوری پیدائش انکی بیچ بغداد کی تین ہویا بیچ میں یا چہ میں اور وفات ہی انکی بغداد ہی میں ہوئی روز بدہ کی بانیوں میں ذی قعدہ کو تین ہویا بیچ میں اور یہی بہت بہری ہیں ملکوں میں واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ میں ابوبصرہ عین اور شام میں اور درہ طبر اور مصر میں اور سوا انکی شہروں اسلام میں اور دارقطنی قاف کی پیش سے ایک نخلہ ہی بغداد میں نسبت اور اس حملہ کر نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی میں تظن کہتی ہیں روئی کو بہ حملہ سببے کی کن منڈکی دارقطن کہلاتا تھا اول بعضی روایت میں وفات سالک
 ابوہریرہ ذی تعدہ جمعرات کیدن والد علم وکنی کنی ابن محمد بن الحسن بن علی بن ابی طالب اور ابی بکر احمد بن حسین بہقی کی ف
 احوال بہقی کا بہنہ ہی کہ کتبہ اولی ابوبکر نام اول کا احمد بن حسین بہقی ہی ایک شیوا اور عقدا ہی اہل حدیث میں اور اولی کتاب میں
 تصنیف بہت میں نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جزئیات پہنچی در مشہور کتابوں اولی میں کتاب مبوط اور کتاب السن اور کتاب ال
 النبوة اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب تعجب وانشور اور کتاب داب و کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب
 الایمان اور کتاب خلافت اور پیدائش انکی شعبان کی پہنی سال تین سو چوراسی ہجری میں اور وفات انکی بیچ نیشاپور کی چار سو
 چھپن ہجری میں والد علم وکنی الحسن بن ابی الحسن بن بن معاویہ العبدی اور ابی الحسن بن بن معاویہ عبدی کی ف اور احوال بن
 کا بہنہ ہی کہ کثرت انکی ابوحسن نام انکار زین بن معاویہ العبدی اور عبدی نسبت ہی طرف عبدالدار کی کا ایک ضیاء مشہور ہی در شیر
 میں اور وفات انکی بانسویس میں بہ جو مذکور ہوئی تیران شخص میں پیشوا حدیث کی اتھون فی ابی کتاب لو میں حدیثیں مع سند کی روایت
 کے میں پس مشکوٰۃ والی فی انکی کتابوںسی نقل کر نام اس کتاب والی کا لکھ دیا ہی اور سوار انکی اور ولسی ہی نقل کی ہیں لیکن کم حدیث
 انکی کہتا ہی مصنف وکتبہم وکتبہم ہاھو اور سوار انکی اور وہ کم ہیں ف اور احوال بعضی تغیر وکتبہ کا بہنہ ہی اولی
 غیر دن میں ایک نام نووی میں لقب وکما محلی الدین وکثرت انکی ابو زکریا اور نام اولی کا ہی بن شرف حزامی ساتھ جاہظلی کی زیر
 اور زوی سی منسوب اطرف حزام کی کر نام اولی ایک جدا کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کو
 او سکیر طر ہی اور کبھی و سکوا وی ہی کہتی ہیں پیدائش انکی بیچ شہر نووی کہہ سواکتیس میں محرم کی پہلی عشرہ میں اور وفات ان
 بدہ کی رات چودہویں رجب کو چہ سوستر میں اور بعضی ان غیر میں ابن جوزی میں کثرت انکی ابوالفرح نام اولی کا عبدالرحمن بن علی بغدادی
 صدق مشہور با بن جوزی نسبت ایک مکان کیر طر کہ او سکوز فضاہ ابو کہتی ہیں عالم اور فاضل نقیبہ اور محدث نصیحہ اور مبلغ اور صاحب
 تصانیف بیچ تفسیر و حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مؤرخان کی درختار تھا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمو میں پیدائش انکی
 بیچ بانسوستر کی ہجرت سی اور وفات انکی بانسوستا نوین ہجری میں اور کتاب میں انکی کثرت ہی تصنیف کے ہوئی میں چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ
 موضوعات حدیث کی کہ ان میں حدیثیں موضوع بیان کی ہیں اور ایک کتاب انکی تلمیذیں میں کہ ان میں بیان در بدعت کا اور خلافت سنت
 کا ہی اور اقوام شیطانی کا ہی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت ضوقیہ متذعن کی خوب لکھ کیا ہی اور ایک اور ایک قصہ انکا عجیب معقول ہی کہ
 ایک دن در میان شی اور شیعہ کی جہاں پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکر کی اور حضرت علی کی یہاں تک کہ ان میں خوب بحث اور اختلاف ہوا اور
 حکم ابن جوزی کی دونوں رضی ہوئی اور ان دونوں حکومت ہی شیوخ کی چنانچہ ابن جوزی شہر ریو اطلی عظمیٰ کہنی کی چڑھی ہی کہ او سوقت ایک
 شخص اولی دونوں میں ہی اوچا کہ من فضل الصحابہ یعنی کونسا بہتر ہی صحابہ میں ہی انہوں فی دونوں فرخوگی رعایت کر کہ جوابے یا وسط
 خوف اندا کی اور جوابے کہا کہ افضل صحابہ رسول اللہ الذی بیئہ فی بیئہ افضل صحابہ رسول اللہ کی وہ ہی کہ بیٹی او سکی بیچ گھر
 او سکیکے ہی بیچ چہرہ اس کہنی کی ابن جوزی ولسی چل کہڑی ہوئی تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نہ کری اور وہ دونوں فرخہ خوش ہو کر
 اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیکر یعنی سنی فی جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ رسول خدا کی ہی فضیلہ انہیں کہ ہی شیوخ فی جانا
 کہڑی بیچ شہر خدا کی بیچ کہ حضرت علی کی ہی فضیلت انہیں کہ ہی عرض کہ دونوں میں سی اور سوقت رفع شہر گیا وانی ذی السنبت کثرت انہیں

كَاتِبًا اسْتَدْرَجَ إِلَى اللّٰهِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَّهُمْ قَدْ خُفِيَ مِنْهُ وَأَعْتَقْنَا كَيْفَ نَدِمْنَا أَوْ حَقِيقَ جِسْمِ قَتْلِ كَاتِبِي
 كے سینے حدیث طرف سے لکھی گویا کہ سند بخاری میں طرف سے جلیلہ علیہ وسلم کی ہوا طی کرانہوں نے فراغت حاصل کی سند سے اور پی
 پر واکر دیا جو سند سے ف اگر کوئی کہی کہ مصابیح والی پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علماء اعتراض کرتی تھی وہ بات تو اس کے
 باقی رہی کہ مشکوٰۃ والی نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہیں ذکر کی اور شکا مصنف نے یہ جوابے یا
 وَسَمَدَاتُ الْكُتُبِ وَالْأَبْوَابِ كَمَا سَرَدَهَا وَقَفَّيْتُ الرَّهْفِيضَا أَوْ بِيضَا أَوْ بِيضَا أَوْ بِيضَا أَوْ بِيضَا أَوْ بِيضَا أَوْ بِيضَا
 مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیری کی مینی نقش قدم اور لیکلی بیج اور سکی ف لفظ کتاب جو سرخی سے کہتی ہیں وہ لال
 ہوتا ہے کتنی مطالبے اور باب میں خاص اہم سے کہ مطلب ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الطہارۃ اور میں کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہیں باب
 الوضوء بالنبیل وغیر ذلک میں شکوۃ والی نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والی کی ذکر کی ہیں وَقَسَمْتُ كُلَّ كِتَابٍ عَالَماً
 عَلَى فُضُولٍ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً
 ذکر جہتہما فی الروایۃ اور تفسیر کیا مینی ہر باب کو اکثر اور میں فصلوں کی پہلی فصل وہ ہے کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم
 یا ایک اور دو نو میں سے یا ذکر کتابت کیا مینی ساتھ اون دو وزن کی اور اگرچہ شریک ہوں بیج روایت حدیث کی غیر بخاری اور
 مسلم کی وہی بلند ہونی درجہ بخاری اور مسلم کی بیج روایت حدیث کی ف اگر بخاری در مسلم میں ایک صحابی سے حدیث آئی ہو تو
 متفق علیہ کہ کہا ہے اور اگر حدیث بخاری میں ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم میں ایک صحابی سے اسکو اکی اصطلاح میں متفق علیہ
 نہیں کہتی وَتَابِعُهَا مَا أوردَهُ عَنْهُمَا مِنْ الْأَيْمَةِ الْمَدَنِيَّةِ كَوْرَبْنِ وَتَالِهَا مَا اشْتَقَلَّ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ لِحْظَةِ
 مَنَابِتِهِ مَعَ حِفْظِهِ عَلَى الشَّرْطِ فَإِنْ كَانَ مَا تَوَدَّ أَنْ يَكُونَ السَّامِيَّةِ وَالْخَلْفَاءِ وَوَسْرِي فَصَلِّ مِنْ حَدِيثَيْنِ وَهَكَذَا رَوَيْتُ كَمَا أَتَى
 بخاری اور مسلم کی شیواؤن ذکر کی گویں سے اور تیسرے فصل اور پیر میں کہ مشتمل ہوا اور بعضی باب کے لفظات مناسبتہ ساتھ محفوظ کر لیں اور
 شرط کی در اگرچہ منقول ہو صحابی در تابعی سے ف سائے تیسرے فصل مشکوٰۃ والی نے لڑائی ہی اور مصابیح کی سوسطی کہ مصابیح میں دوسرے
 فصلیں ہیں اور مصابیح والی نے پہلے مصابیح میں مقرر کی کہی فصل اول میں حدیث صحیح میں لالی در کہی نزدیک صحیح وہ کہ بخاری اور مسلم میں حدیث
 ہو اور دوسرے فصل میں حسان اور اصطلاح حسانی نزدیک اسکی ہے کہ سوا بخاری اور مسلم کی حدیث ہونیل ترمذی در ابو داؤد اور ابوشامہ
 کی در غیر انکی و سکو حدیث حسان کہتا ہے یہ اصطلاح اسکی نزدیک ہے اور محدثوں کی نزدیک ہیں اور تیسری فصل میں ترمذی نہیں کیا مشکوٰۃ والی
 نے کہ حدیث نزوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لادی بلکہ بعضے قول در فضل اور تقریر صحابہ کی در تابعین کے اور غیر انکی کہ مناسبتہ سے ہوں ہی
 لآء اور موافق شرطوں فصل اول اور ثانی کی ہی لایا ہے اول میں نام راوی کا صحابہ ہونا تابعی ہو اور اگر کوئی نام کتاب لکھا ہے لَفَتْ كَاتِبًا
 اِنْ فَتَحْتَ حَرْفِيْنَا فِي بَابِ فَلْيَكُنْ تَرْكِيْبًا سَبْقِيًّا بِرَحْمَتِكَ اِنْ فَتَحْتَ حَرْفِيْنَا فِي بَابِ فَلْيَكُنْ تَرْكِيْبًا سَبْقِيًّا بِرَحْمَتِكَ
 اور سوت لے کر حدیث صحیح باب کے بیچ کتاب مصابیح کی ہی اور وہ حدیث اسی باب میں ہے مشکوٰۃ کی نہیں ہے تو بسبب کہ ہونے
 حدیث کی صاحب مشکوٰۃ نے موقوف کی یعنی ایسا ہی ذکر کی عوآن و جرت آخر بعضہ مندر و کا علی اخیتم بارہ اَوْ مَضْمُونًا
 اَلْبَيْتِ كَمَا مَرَّ فَعَنْ دَارِعِي اِهْتِمَامِ اَتْرُكُهُ وَالْحِفْظُ اَوْرَاكِرَاو تَوَاوَرُ حَرْفِيْنَا كَبَعْضِ اَوْرَاكِرَاو تَوَاوَرُ حَرْفِيْنَا كَبَعْضِ اَوْرَاكِرَاو تَوَاوَرُ حَرْفِيْنَا
 کہ یا لایا گیا ہی طرف اسکی بقیہ اور حدیث کا پس یہ سبب باعث اہتمام کی چوڑ دیا ہے اور سکو اور ملا دیا ہے

اور سکون یعنی وہ ان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہو گا پس ما عرفت اختصار کا یہ ہے کہ وہ کلمہ حدیث دو ذکا مناسب باب کے ہو گا اور باقی
 مناسب سکی ہو گا یا ایک کلمہ مناسب ان باب کی ہو گا اور ایک کلمہ مناسب رہا ہے پس جہاں ان دونوں باتوں میں سے ایک بات پائی جائے
 اور سکون مختصر ہی بیان کر دینا اور اس بات میں تابع مصابیح والیامون کا اور جہاں ان دونوں باتوں میں سے نہایت گھٹا ساری حدیث بیان
 کر دینا اگرچہ مصابیح والی فی اختصار کیا ہو گا و ان عتوت علی اختلاف فی الفصلین من ذکر غیر الشیخین فی کلام
 و ذکر ہما فی الشافی فاعلم انہ یعد تتبعی کتابی الجمیع بین الصحیحین للحمیدی و جامعہ الاصول
 اعتمدت علی صحیح الشیخین و متنبہا اور اگر خبر دار ہو تو اوپر اختلاف کی بیچ دو فصلوں کی یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا فصل
 اول کی اور ذکر ان دونوں کا بیچ فصل دوسرے کی پس جان کہ یہ بات نہیں صادر ہوئی بسبب غفلت اور بیہوشی کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کے
 میرے کتاب جمع بین الصحیحین حمید کی اور کتاب جامع الاصول کی عنما و کیا یعنی وہ صحیح شیخین کی اور متن اول کی یعنی مصابیح والی
 سے جو شہرہ آفاق ہے کہ پہلی فصل میں حدیثیں بخاری و مسلم کی لائی اور دوسرے میں غیر بخاری و مسلم کی اور بعضی حدیثوں فصل اول کو غیر بخاری
 اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے اور بعضی حدیثوں فصل دوسرے کی بخاری و مسلم کی طرف نسبت کیا ہے تو سبب یہ ہے کہ یعنی چاروں کتابوں
 ذکر کی گئیں میں تلاش کیا اگر ان میں پایا تو نسبت شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والی فی غیر الملکی طرف نسبت ہے اور اگر ان میں نہ پایا تو نسبت
 نسبت کی اگرچہ مصابیح والی فی ملکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میرے غالب ہے کہ چار کتابوں میں تلاش کی میرے شبہ کیا نہیں وار د ہو سکتا ہے بلکہ
 قصور مصابیح والی کا ہے کہ چونکہ کیا و ان رأیت اختلافاً فی تفسیر الحدیث فلنک من تشعب طریق الأحکام دینت
 اور اگر ذہبی تو اختلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہ سبب غفلت ہوئی سندوں حدیث کی ہے یعنی مصابیح والی فی و طرح
 لفظ حدیث کی روایت کی ہیں اور یعنی اور طرح تو یہ سبب اختلاف سندوں کی ہے کہ مصابیح والی کو ایک سند سے وہ لفظ پہنچی اور بھی اور سند
 اور طرح و لعلی ما اطلعت علی تلك الروایة التي سلكها الشيخ رضي الله عنه وقيل ما اتخذ اقول
 ما وجدت هذه الرواية في كتب الاصول او وجدت خلافا فيها فاذا وقفت عليه فالسبب القسوة
 اذ لعللة الرواية لا الى جناب الشيخ رفع الله قدره في الدارين كاشا لله من ذلك اور شاید کہ میں نہیں
 خبر دار ہوا اور اس امر کی کہ لایا اور سکون شیخ رضی ہو اللہ عنہ اور کم یاد کیا تو اسکو کہتا ہوں کہ میں نے پائی ہے روایت یعنی جو کہ
 والی فی ذکر کی ہے بیچ کتابوں حصول کی یا پامینی خلاف اس روایت اصول میں پس جو کہ خبر دار ہو تو اوپر اس اختلاف کی پس نسبت کر
 تصور کو طرف میرے واسطی کم بلگی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلکہ میری طرف اور اسکی بیچ دونوں جہانگی باکی ہے واسطی اس سے مراد نسبت
 اصول سے اس جگہ وہ کتاب میں ہیں کہ مذکور ہو میں پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی اور باکی ہے واسطی اس سے یعنی پاک شیخ نسبت قصور
 سے اور یہ کہ کتاب میرا اسکی حق میں حاصل نہیں کی یعنی نہ واسطی اسکی ہمارے رحیم اللہ من اذ وقف علی ذلك بجمعا علی
 انشدنا طریق الصلی رحمت کریم اللہ و شخص کو کہ یہ واقف ہو اوپر اسکی خبر دار کرے ہو اور اسکی اور راہ بنا دی ہو گواراہ صواب
 کے خبر دار کر دی اور اسکی یعنی اور پہنونی اور روایت کی کہ صابیح والا لایا ہے اور یعنی نہیں پائی ہے اصول میں پس
 ہو خبر دار کر دی یعنی ہمارے زندگی میں ہے کہ وہی اور بعد ہمارے ہمارے کتاب میں لکھ دی یا واسطی حاشیہ میں لکھ کر و کلام
 جھکا فی التفتیش بعد راؤسہم والطاقة و نقلت ذلك الاختلاف كما وجدت

اور تہذیب تصور کیا یعنی گوشہ نشین ہنر پر کھو رہی اور دہرہ دہری کی موافق وسعت کے اور طاق کی درقل کیا یعنی یہاں اختلاف جیسا کہ آیا
ف یعنی جیسا کہ دیکھا یعنی اصول میں وسیطہ نقل کر دیا اور نہ التفاق کیا یعنی ساتھ تقلید شرح کی یہ جو اس سوال مقدمہ کا
اگر کوئی کہی ہوں فی آرام طلبی چاہی کتا بوغین خوب تلاش کی اگر خوب تلاش کرتی تو کہیں اور سکا کھوج پاتی تو اسکا جواب مصنف
کہا کہ یعنی اس طرف سے کو یہ تصور نہیں کیا تلاش کرنے میں **وَمَا أَشَارَ إِلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ غَيْبٍ أَوْ ضَعِيفٍ**
أَوْ غَيْرِهَا بَيِّنَاتٌ وَجْهٌ كَغَالِبِهَا وَمَا لَكُمْ لَيْسَ بِرَأْيِكُمْ فِيمَا فِي الْأَصُولِ فَقَدْ هَمَيْتُمْ فِي تَرْكِهَا إِلَّا فِي مَوَاضِعَ لِعَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کی طرف سے اسکی شیخ رضی اللہ عنہ فی عربیہ یا ضعیف سی یا سو ان دونوں کی بیان کیا یعنی سب سے بگا اتر چرس
کو نہیں اشارہ کیا طرف سے او نہیں کہج اصول کی ہی پس تنہا سپرو کی مہنی شیخ کی بیج چوڑی اور سبکی گریہ کتنی جاہوں کی اور ط
کے غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی فی مصابیح میں بیان کیا ہی بعضی حدیثوں کو کہ یہ خوب یا ضعیف ہی یا شاذ ہی یا منکر اور مشکو
والی فی اپنی کتاب میں سبب غریب ہوئی اور ضعیف ہوئی اور شاذ ہو گیا بیان کر دیا اور جس جگہ مصابیح والی فی مصابیح میں غریب ہو یا اور ضعیف
ہو یا بیان نہیں کیا تو مشکوۃ والی فی بالکل اور سکو چوڑی رہی بعضی جامی سبب بعضی غرض کی بیان کر دیا اور سوطی کے بعضی لوگ وس
حدیث میں کلام اور طعن کہتے تھے ساتھ بعضی اور باطل ہوئی کی انہوں فی نزدیکی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہی اصل اور غریب
اور ضعیف نہیں ہیں اس حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی انکو اشارہ اللہ تعالیٰ بیان کر دنگی **وَدَيْتُمْ كَمَا تَجْعَلُ**
مَوَاضِعَ هُمْ مَكَّةَ وَذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلَى رَأْيِهِ فَتَرَكْتُ الْبَيِّنَاتِ فَإِنْ عَثَرْتُ عَلَيْهَا فَالْحَقُّ فِي
أَحْسَنِ اللَّهِ جَزَاءً لِمَنْ لَمْ يَكُنْ يَتَّقِي الْمَصَابِيحَ الْعَرَبِيَّةَ جَاهِلًا كَمَا كُنَّا نَكُنْ بَيْنَ ذَلِكَ كَمَا بَيَّنَّا فِي حَدِيثِ كِي أَوْ يَحْضُرُ سَوَاطِي هِيَ كَمَا بَيَّنَّا
خبر دہوا میں دہرہ روایت کر نوالی اور سبکی اس چوڑی رہی اپنی اور سبکی سنی ہی پس اگر خبر دار ہو تو اور پراؤ سکی پس ملا دی اور سکو ساتھ حدیث
کے نیک سی اللہ جگہ بدلا اور نام کہا یعنی اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی حسین
چراغ کو اور مشکوۃ کہتی بن طاغیہ کو جسکیہ چراغ رکھی جاتی ہیں بیج طاق کی ہر طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہی اس
مشکوۃ میں **وَأَسْأَلَ اللَّهُ التَّقِيَّةَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهَدَايَةَ وَالْضِّيَاءَ وَتَبْيِضُ الرَّقَاعَ أَفْضَلًا** اور سوال کرتا ہوں میں
اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اور طرح مذکور کی اور تمام کرنے پر اور سب مور پر اور مدد کر نیچا اور ہدایت کر نیچا اور
بجانی کا یعنی خطاسی اور آسان کرنا اور سبب کا کہ قصد کیا یعنی اسکا **وَأَنْ يَبْقَعَنِي فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيعِ**
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اور سوال کرتا ہوں
یہ کہ نفع دی مجکو بچہ زندگی کی اور چھپے مرتبکی اور سب مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو کمائیت ہی مجکو اللہ اور
ابھما ہی کارساز اور خیرین بازگشت گناہوں سے اور خیرین قوت اور پربندگی کی گر ساتھ اللہ کی کر غالب ہی حکمت والا
ف لفظ دینا زندگی میں پھہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگوں کی سکھانی کی اور موافق حدیثوں کے
عمل کرنے اور فائدہ پہنچی مرتبکی پھہ ہی بہت میں داخل ہوا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونے
فصل اب بعد اسکے پہلی حدیث میں مشغول ہونی سے کتنی باتیں جانا چاہی کہ حدیث پہنچنے میں
کام آونے کے اور موجب ہونے کے زیادتی سمجھہ کو ایجابات انہیں سے * * * * *

پہلے کہ اول حدیث کو معلوم کر لی حدیث حدیثین کی اصطلاح میں کہتی ہیں قول در فعل اور سیرت اور حال اور تقریر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو مسمیٰ قول در فعل کی ظاہر ہیں اور سیرت یعنی خصلتیں اور بیان صورت کمال حضرت کا اور حال جیسا کہ کہیں دندان مبارک حضرت کا جیسا کہ حدیثین
شبید ہو یا مثل اسکا اور معنی تقریر کی یہ ہیں کہ مثلاً ایک شخص نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت نے وہ
مطلع ہوئی اور اس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہیں یہی وہی داخل حدیث کی ہی اور تقریر حضرت کی حجت ہے
نہ اور سیکل و بعضوں کی نزدیک قول در فعل اور تقریر صحابہ و تابعین کو بھی حدیث کہتی ہیں اس جو حدیث کہ حضرت تکلم پہنچی اور سکوت
مرفوع کہتی ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام یا تقریر کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہیں ابن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً لی
ہے یا کہیں فتح کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک پہنچی اور سکوت موقوف کہتی ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ بات ابن عباس سے یا تقریر
کہ ابن عباس نے یا کہیں یہ حدیث موقوف ابن عباس پہی اور جو حدیث تابعین تک پہنچی اور سکوت موقوف کہتی ہیں اور مشہور یہ ہے کہ
موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہیں بعد اسکی یہ جاننا چاہی کہ حدیث میں ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور نہ سند اور اولوں حدیث
کہ کہتی ہیں اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان میں نہ رہے جاوے اور سکوت حدیث متصل کہتی ہیں اور اگر ایک راوی
اور سکوت قطع کہیں گی اور اگر ایک سے زیادہ راویوں اور سکوت متصل کہیں گی اور اگر سب سے راوی نہ جاوے خواہ ایک یا کئی اور سکوت
کتابت میں اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کی راوی اپنی صحابی نہ نہ کو رہو اور سکوت متصل کہتی ہیں جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حدیثین باعتبار سند کی متن قسم پر ہیں صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح علی مرتبہ اور ضعیف اور حسن متوسط حدیث صحیحہ کو معلوم
کیا چاہی کہ حدیث صحیحہ کسی کہتی ہیں حدیث صحیحہ وہ ہے کہ کتاب میں سند کہ مصنف سے انحضرت تک ساتھ نقل کرنی راویوں صاحب عدالت
کے اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہنچانی حدیث کی پہنچانی اولاً حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل ہے ہو اور معنی حدیث
کے یہ ہیں کہ وہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو کہ جو نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اسے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ نہ ہو
چھوٹی گناہوں پر ہی دوام نہ کرنا ہو اور سالم ہو سب جہات حق کی سہی اور صاحب مروءت کا ہو یعنی ایسی کام بہی دس نہ ہونی ہوں کہ لوگوں
نزدیک ہلکا ہو جیسی تنگی مہراز میں چلی جانا یا بازار میں ایک کوئی میں بیٹھ کر اپنا بارستی میں چلتی ہوئی طعام یا کچھ چیز کھا لینا
ان باتوں سے ہی احتراز کرنا ہو اور معنی ضبط کی یہ ہیں کہ ہشیار ہو تاکہ با در کہن الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ ہوسے
اور نہ شک کرے حق سنی کی اور نہ وقت پہنچائیگی در ہیط حسی ہر شخص صاحب کتبا ہے انحضرت تک متصف ان صفات کہ ہوا ایسا شخص
جو نقل کری اور سکوت حدیث صحیحہ کہتی ہیں یہ معنی اگر پوری اور میں باقی جاوے اور سکوت صحیحہ لڑا کہتی ہیں اور اگر کچھ قصور اور میں ہو اور
کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوی اور صحیحہ لغیر کہتی ہیں اور اگر نقصان پورا نہ ہو اور سکوت کہتی ہیں اور حدیث ضعیف وہ ہے
کہ بہم جو شرط حدیث صحیحہ اور حسن میں معتبر ہیں ان میں سے ایک یا زیادہ او میں سے مفقود ہو اور راوی اور سکا عدالت یا ضبط نہ کہتا ہو
اور حدیث میں اگر راوی اور سکا ایک ہے کسی طبقہ میں اور سکوت کہتی ہیں اور اگر دو ہو میں اور سکوت کہتی ہیں اور اگر زیادہ
دو سے ہو میں اور سکوت مشہور اور مستفیض کہتی ہیں اور اگر کثرت روایت کی اور سکوت پہنچی کہ عقل کی نزدیک مجال ہو جو نہ بولنا
اور نہ سکوت متواتر کہتی ہیں اور اقسام حدیث ششاً ذ اور منکر ہی شاد وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہو مخالفت اور حدیث
کے کہ روایت کیا ہی اور سکوت لغات فی اور منکر وہ ہے کہ روایت کری اور راوی ضعیف یا لغات اور سکا کسکی ضعیف اور سکا کستر ہو وہی اور

اور مقابل منکر کی معروف ہی اور بیت خمین حدیث کی ہیں اختصار کی یہی کہ عوام کو انکا سمجھنا ہی مشکل ہوگا اسپر لکھا گیا اور یہہ اقسام حضرت
 شیخ عبدالحق کی ترجمہ میں سی لکھی ہیں اور کم کتابیں صحاح ستہ جو مشہور ہیں ہمیں بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد اور سنن ابی
 ابن ماجہ اور بیہقونکی نزدیکی بدلی ابن ماجہ کی سوا امام مالک کی ہی پس سوا ہی بخاری و مسلم کی چار کتابوں باقی میں طبرکی حدیثیں ہیں صحیح
 ہی اور جن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ انکی مضمون فی بیان کردیاسی ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب ہی روایت ہی
 سوا احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق المدرب ہی پہلی امیر المؤمنین کر ہی مشہور ہوئی
 اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک لطن ہی قریش میں اور لطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہیں ساتھ انحضرت کی نسب میں حج کعبہ
 لوی کی اور وجہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جگر ہی لگی سپرد
 فی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع انحضرت کی طرف اسواطی تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جاتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم سچی کو سچا کریں گی رور عایت کیسی نہ کریں گی اور منافق کہ اصل چوٹا تھا، وہین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
 سردار تھا اور یہودی ثنوت لیکر سچی کو چوٹا کر دیتی تھی اور چوٹی کو سچا اسواطی وہ منافق یہودیوں کی طرف ہی جاتا تھا کہ ثنوت دیکر اتنا سا
 بیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی
 ساتھ حکم انحضرت کی باہر نکلا کہی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ میں قضا کرتی تھی اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر
 کہ رحمت اسلام کی کر کہ مجھ کو سچا کریں گی اور میرا حق ثابت کریں گی نزد دون گئی حضرت عمر پاس اور انکی روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہر دو لوگ
 گئی تھی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر لگی ہیں اور یہ منافق راضی نہیں ہوا ساتھ حکم انحضرت کی حضرت عمر فی منافق سی بوجہ کہ یہہ ثابت
 ای طرح سی ہی منافق فی اقرار کیا حضرت عمر فی کہا کہ تم ٹھہری رہو اور آپ گہر میں جا کر ترواری آئی اور اوس ترواری منافق ٹھہرا
 دیا اور کہا کہ یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہ ہوا ساتھ حکم انحضرت کی اور یہودی وہ پاس اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل
 انحضرت پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی در میان تھی اور باطل کی اوس دنی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر رضی اللہ عنہم میں اور
 اور تفسیر وہین شان نزول آیت کی میں لکھا ہی ہر دون ان بیچا انکئی الالطائفت قالہم ان یکفرہم ان یؤید الشیطان ان یضامہم ہذا
 اور ۱۔ سیلام حضرت عمر کا چہی سال ہی یوہ سی گویا الیہم اننا یس اور وہی میں ان کے تہن انحضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی مسلمان ہوئی بعد اسلام
 ظاہر ہوا پہلی ہی مسلمان پونیدہ مسلمان کی تھی ہی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ وہن اتجک من المؤمنین ہی اسی ہی کافی ہی مجھو
 اللہ اور جو کہ ہر ترمذی ہیں ہونوسی اور بعد حضرت صدیق کی بیٹھنے ہوئی اور اوشی سب فی سعیت کی تریوں سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوئی
 ایک نضرانی کی ہاتھ ہی کہ نام اوسکا ابولولہ اور غلام غیرہ بن شعبہ کا ہتا مدینہ کی شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز میں بدہ کی دن تیسویں صبح
 کو تیسویں سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ مجرم کو اور عمر انکی تزیئہ برس کی ہوئی اور انسی بہت صحابیوں اور تابعین حدیث نقل کی ہیں
 اور حدیثیں مرفوع انسی یا نسوینیس نقل ہوئی ہیں اور انکی ہر میں یہہ لکھا ہتا کہ فی بالموت و اعطایا عمر فی کافی ہی نصیحت کو باور گہنا موت کا
 ایمر اور ہی سخت تریخ متدبر بعد کی اور بہت کوشش کرتی تھی اور دین میں اور نہایت صابر تھی اور اللہ تعالیٰ فی مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر
 انکی اسلام سی دین کو غرہ جو اول سان انکی اسلام خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیوں اور مناقب اور خوبیوں کا کچھہ شمار نہیں
 عن ابن کثیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و انما لہ فی ما نوى

كَانَتْ حَسْرَةً إِلَى اللَّهِ فَرَسُولُهُ فَحَجَّرَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ حَسْرَةً إِلَى اللَّهِ فَيُصِيبُهَا أَقْرَابُهَا
 يَسْتُرُ وَجْهَهَا فَحَسْرَةٌ لِي مَا هَذَا جَزَائِلُ الْمُتَّقِينَ رَوَيْتُ هِيَ حَسْرَةٌ عَزِيزِي نَطَابُ كِ هِيَ رَأْسِي هُوَ جِوَالِدِ السَّرْدَانِ سِي كِ كُنَا فَرَمَا بِرَسُولِ
 خدای صلی اللہ علیہ وسلم ان نہیں مقبر ہوتی عمل کے ساتھ میتوں کی اور نہیں ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کرمیت کی پس جو شخص کہ ہر حسرت
 اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس حسرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی ہی اور جو شخص کہ ہر حسرت اوسکی طرف
 دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس ہی پس حسرت اوسکی طرف اللہ کی ہی اور جو شخص کہ ہر حسرت اوسکی طرف اللہ کی ہی یہ ہر
 مسلم کی **ف** مصنف صحیح حدیث باب سی پہلی لایا گیا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہی کہ اول نیت خالصہ مذکور ہی اس علم شریف کی
 طالب کرمین ہر تحصیل علم کری اور حدیثین اتفاق کرمی میں اور فضل و شرف احمدی کی اور بعضی علمانی احادیث کو نصف عالم کہا ہے
 اور یہ ہر جو فرمایا کہ نہیں واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کرمیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا لیکان ہی یہ تاکہ ہی پہلی کہ عمل بغیر نیت کی
 مقبر نہیں اور ایک عمل میں جتنی نیتیں کریں وہی ہی ثواب پادیکھا مشاجرت قرآنی کی دینی میں اگر نیت فقط سر دینی کی کریں گے سہی کا ثواب
 پادیکھا نہ صلہ رحم کا یعنی ملائی نامیکھا اور اگر دو نیتیں کریں گے دوسرا ثواب پادیکھا اس طرح مسجد کی جانی میں کسی طرح کی نیتیں ہو سکتی ہیں اور
 ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کری کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گہرا اللہ تعالیٰ کا ہی اور جو کوئی مسجد میں آتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کو آتا
 اور وہ کرم ہی اور واجب ہی کہ کم ہر کہ ضیافت زیارت کرمیوں ان کی کہ تا ہی پس میں ہی امیدوار اسکا ہوں میں نیت میں
 اسکا ثواب پادوی کا اور نیت کری انتظار نماز میں ساتھ جماعت کی کہ حدیث میں آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گو یا کہ نماز
 میں ہوتا ہی پس اس نیت ہی اسکا ثواب پادوی کا اور نیت کری کہ کان اور انکھ اور تمام اعضا کہ کو جو بازار میں گرفتار گناہوں
 میں ہوتی ہی یہاں محفوظ ہیں اوس ہی اور نیت اعجاب کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد میں اوی نیت اعجاب کی کریا کری چنگی نزدیک
 کہ ہی کہ مدت اعجاب کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہوجائینگا اور ثواب اوسکا پادیکھا یہ عجیبان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس ہی غافل ہیں
 اور نیت کری کہ صلوٰۃ و سلام پہنچا حضرت پر اور اور ذمہ میں کہ حدیث شریف میں آئی میں وقت آئی اور نکلنے کی مسجد ہی اونکا پڑھنا فیض
 ہوگا کہ ثواب فضیلت بیشمار کہتی ہیں اور نیت کری کہ مسجد میں تنہائی اللہ کی ذکر کی ہی اور تلاوت قرآن کی ہی پائی قرآن کی لیے
 پادعظ فیضت کی ہی میسر ہوتی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد میں ذکر و وعظ کی ہی جاوی نامذمہ جہاد فی سبیل اللہ
 کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کی گھروں خدا ہی چننی اور تلاوت قرآن اور آہیں پڑھنا اور پڑھنا اور مسکا کری لو گھیر لیتی ہوں اوسکو
 ملائکہ اور ڈھانک لیتی ہی اوسکو حجت اور نیت کری کہ وضو کر مسجد میں نماز کی ہی جانی ہی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور
 نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد میں میسر ہوتی میں بسبب جمع ہونی لوگوں کے
 اور نیت کری مسلمان بہانوں کی ملاقات کی اور اوپر سلام علیک کریں اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت میں اور ہستفقا تفصیلات
 سے کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد میں میسر ہی اور جامی نہیں اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال شائقہ مشاہدہ حتی سکے
 اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجیب مسجد میں نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتیں ایک مسجد کی ہی میں ہو سکتی ہیں کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
 پادیکھا اور مسجدی تو جگہ عبادت کی ہی کیوں ہونہیہ ثواب جائیکہ خواہش فسانی کی چیز دین میں اچھی نیت کرمین ثواب باتا ہی مثلاً خوشبو
 لگانا میں جبکہ کو یا جب ناہی قصد اتباع سنت کا کری کہ حضرت خوشبو کو دوست کرمی ہی اس لیے میں لگانا ہوں اور قصد تعظیم
 مسجد کا کری اور نیت کری کہ جو میری پاس پہنچے گا خوشبو یا کہ خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بدبو سیزگی تعیبت کر کہ گناہ میں پہنچے
 خوشبو لگا کر اوسکو نیت ہی بچاؤ لگا اور قصد کری معالجہ و طبع کا نا خوشبو سی و مانع میرا نہ ہو مومی اور معلوم اور معارف خوب

خوب حاصل ہون پس اس طرح ہر عمل میں بہت سے نیتیں ہو سکتی ہیں ہر ایک کا ثواب جدا جدا پانچویں اور اگر فقط واصل نیت جسمانی اور خواہش
نفسانی کی کریگا محروم ان ثوابوں میں رہیگا بلکہ محقق بلا مش اور عتاب کا ہو گا پس معلوم ہو اگر راز کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت
پر ہی اور معنی چھوٹی بیہ میں کہ کفر تاملی نکلے دار الاسلام میں اس کی خوشی کی ہی جاوی پس اگر بیہ خاص اس کی رضامندی کی لیے
اسی ثواب پانچواں اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہیں اور مرد دنیا سی بہان وہ چیز ہی کہ باز نہ کسی اس کی یا دوسی اور
طلبے نیامین یا نکلے کہ نہیں اگر نیت رضامتی ہی ہوگی خالی ثواب ہی نہیں اور ایک شخص مرید میں ہجرت کر کے آیا تھا وہ عطلی طلب ایک سنت
ام قیس نامی کی اس کی حتمین بیہ حدیث قرانی چنانچہ اس کو جہاد میں کہتی تھی بیہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رحمہ کی ترجمہ میں ہی اور اس
حدیث میں کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی ہن انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ فی بیان کتنے
سائل نیت کے مسئلہ جانا چاہی ہی اس حدیث میں کہ نہ کو اعمال کا ہی مراد اعمال ہی وہ عمل ہیں کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کی گئی ہوں
جیسے نماز و روزہ اور زکوٰۃ اور حج ہیں اس طرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہیں نہ قبول ہوتی ہیں خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہیں اگر کوئی
نماز پڑھی بغیر نیت کی اس کی نماز صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اس طرح سی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اس طرح سی زکوٰۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہیں
اور بعضی عمل غیر مقصودہ ہوتی ہیں جیسی غسل اور وضو ایسین نیت کا ہونا ضروری ہا نہیں پس ایسین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے
نزدیک وضو میں اور غسل میں نیت کا کہنا ضروری ہے کسواطعی کہ فرض ہی انکی نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہیں ہوتا اور امام عظیم کی
نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہوتا ہی کہ باطلی کہ انکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہی اس سبب اگر نیت نہ کی تو یہی وضو ہو گیا نماز پڑھی
اور حج درست ہی اور مردانیت ہی یہاں قصد کہ تا قرب کا ہی طرف اللہ تعالیٰ کی یعنی جو کام کر ہی اللہ تعالیٰ کی ہی کر ہی اور ساتھ قصد بجا
آوری حکم اور طلب ضا و سلیکی کر ہی اور معنی نیت کی یہ ہیں کہ دل ہی قصد کر ہی اور زبان ہی کہنا شرط نہیں ہی سب عبادتوں میں اگر زبان
سے ہی اور دل غافل ہو معتبر نہیں ہی اس طرح کتاب جمع میں لکھا ہی کہ اقلیا زبان کا نہیں اب ایسین فقہا کہ اختلاف ہی کہ زبان ہی
کنے سنت ہی یا مستحب یا مکروہ ہی ایسین تین قول ہیں چنانچہ فتح القدیر میں یوں لکھا ہی کہ نہیں منقول ہوا انحضرت ہی اور نہ صحابہ یعنی
رہا لہی کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہیں منقول ہوا چاروں اماموں ہی اور کتاب منیہ میں یہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشایخ
نی زبان ہی کہنا نیت کا نہ کہہا ہی اور بعضوں ہی اسکو مستحب کیا ہی سو مستحب ہی بقدر ہی اللہم انی ارید صلوة کذا فیسیرالی وقلیبا آخر
اس طرح کی عبارت حدیث میں صحیحی نیت ہی منقول ہوتی ہی اور عبادت میں منقول نہیں ہوتی چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
میں منقل لکھا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک کہنی والی ترجمہ کی یہ ہیں کہ جب غیر صلعم ہی اور صحابہ یعنی اور چاروں اماموں ہی کہنا
لفظ نیت کا نماز میں یا روزہ میں منقول نہیں ہوا اور چھٹی علمانی اختلاف کیا ہی اسکی کردہ ہونین اور مستحب ہونین اور بدعت ہونین
میں اور سنت ہونین میں اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علمائین درمیان سنت ہونین کی اور بدعت ہونین کی یعنی بعضی
کسین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہیں کہ ایسی چیز کو ترک کیجی چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاویٰ
عالمگیری میں ہی معلوم ہوتی ہی اور اس طرح جب اختلاف ہو درمیان کہ اسیرت اور مستحب کی اسکو بھی ترک کیجی اور جانا چاہی کہ
نیت بیچ عبادت کی ضروری اور کام حرام میں نیت اثر نہیں کرتی اور بیاح چیز میں اگر نیت کر ہی عبادت کی یا دوس بیاح چیز
میں کو ہی کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو یہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبدالحق دہلوی ہی بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کی یہ لکھا ہی کہ علمانی
اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑھی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ بکار کہ کہنا نیت کا مشرف نہیں اور مجدد ثون ہی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت
کی حضرت سی نہیں آیا کہ نیت زبان ہی کہی ہوا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہ ہی کہ ساتھ

نہیں بلکہ وقت جدا کرنی ہالگی نیت کفایت کرنی ہی اور اگر مال مذکورہ کا کسی فقیر کو دیا وقت کسی نیت اور اگر فی زکوٰۃ کی نیت ہی چھپی ہوگی
نیت کرنی بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہیں آوگی پاس پہنچتے کر نیسی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی
اور صدقہ فطر ماننا زکوٰۃ کی ہی نیت میں اور صرف میں کفرومی کا فو کو صدقہ فطر بنا درست ہی زکوٰۃ کا پیسا ذمی کا فو کو دینا نہیں درست
مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی ہی عبادت دو سکرہ درست ہے جسبیکہ ایک شخص چار پڑھتا ہو فرض بانقل زیت کی ان فی
روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کر میں نماز فاسد نہیں ہوتی چنانچہ کتاب شہابہ میں فقہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان
نیت کی مسئلہ وقت شروع کرنی عبادت کی ماننا نماز کی نیت جا ہی درحالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہیں یعنی ہر مرتبہ کھن میں
نیت ضرور نہیں وہ اصلی دفع حج کی مسئلہ ایک شخص نے شروع کی نماز فرض ہوگا گیا کچھ نماز نفل ہے اور لوہا کیا اوسکو پرنقل کے لغایہ اگر اسی کو
نماز فرض ہی کسوا سلی کہ بیچ میں شہ پہ پڑنا معتبر نہیں چنانچہ یہ ہے شہابہ میں نہایت سی نقل کیا ہی مسئلہ بعضی عبادت
میں نری نیت دلکی کفایت نہیں جب تک کہ موتہ سی نہ کہی اور میں ہی ایک نذر ہی اگر آدمی دل میں ارادہ کری نذر کا احساس
نہ ندر نہیں ہوتی جب تک کہ موتہ سی نہ کہی کراتنی نماز میں میری ذمہ پر ہیں یا اتنی روزی رکعتی یا اتنی مصلی کہلانی میری
ذمہ پر ہیں اور اون میں سی ایک وقت ہی کہ دل میں نیت کر نیسی وقت نہیں ہونا جب تک کہ موتہ سی نہ کہی اور سوا عبادت کی بعضی
چیز میں سی ہیں کہ لفظون پر موقوف ہیں فقط نیت اور میں کچھ کام نہیں کرنی جسی طلاق عتاق کر دل میں نیت سی طلاق نہیں
ہوتی جب تک کہ موتہ سی نہ کہی مسئلہ اگر ایک شخص فی ایک چیز خرید کی دہی کام میں لانی پانی کی مثلاً نڈی خرید کی دہی خدمت کے
ایک چیز خرید کیا دہی ہنسی کی یا کتا خجہ بد کی دہی پڑھنی کی یا جا نورد خرید کیا دہی سوا کی اور یہی دل میں ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیخ و
کا اسپر زکوٰۃ نہیں دینی اگر ہی مسئلہ اگر ایک شخص فی نیت کی روز کی دن شکر کی اگر کچھ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہیں
اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہیں درست ہوتے اور اگر تو دور روز کی وصف میں نہ اصل میں بعضی
اسطر کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطر کی نیت کرنی درست ہے اگر ہی دن رمضان
کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح ہی قصد مباح ہی تو وہ مباح ہے
عبادت ہی جسی کہا ہا سوا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت ہی اور اگر قصد نہیں عبادت کا تو نیت نہیں مسئلہ طلاق اگر
لفظ کتابت کہی تو او میں نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صبر طلاق کا پہلی میں نیت ضرور نہیں مسئلہ آیت قرآن کی ب نیت ذکر کی طبع ہی بدون ارادہ
قرات کی درست ہی جناب کھالتہ میں دربدون ارادہ ذکر کی بارادہ قرارت کی قرآن پڑھنا جناب کی حالت میں درست نہیں حرام ہے مسئلہ اگر نیت
تجارت کی کی چیز میں نہ نکلتی نہ میں سی عشری زمین میں کللی ہو یا خراجی میں یا اگر ایک کپڑے یا عاریت میں او میں زکوٰۃ مسئلہ اگر نیت
تجارت میں میں اوسکو حال ہے ہی دن عوض مال کا نذر ہے اور صدقہ کی وضع آدمہ کی اور صورت نہیں ہے اوس میں کوہ اگر ہر سال کھجوا کو نیت چتر
اوس مال میں عوض کے اوما ہی زکوٰۃ دے اور کی جاب سپر سال گذر گیا مسئلہ بیچ جانورن جنمو اوگی اگر سال کھل میں فی میں سا سو نیت ہے اور دودہ کی درج کو نیت
زکوٰۃ ہی ہوتی کی اور اگر ان نیت کر لی سوا اگر کسی دلیل میں زکوٰۃ سوا کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کی نیت سوا کر لی ہو اور اگر وقت خرید کی نیت سوا ہو گیا
بالدیکہ یا اگر کہا گیا نہیں کہ مسئلہ جو کوئی زکوٰۃ خوشی ہی اپنی کوہ یعنی والا ام طہرت نہ کہو اوس زبونی اگر لگا زکوٰۃ نہ نہیں ہو سوا کی زکوٰۃ نہ
شرط ہے لیکن زرا دہی کر ہی دیر سا تھید کی بلکہ اگر وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو زکوٰۃ لگا لگا لگا ہر نیت سے سوا اور کو زکوٰۃ کی مصرف میں خرچ کر ہی تو کفایت

لڑتا ہی پس بہرہ روایت ضعیفہ روایت معتبرہ و معتبر ہی ہی کہ زبردستی یعنی ہی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی **مسئلہ** نیت چھ خطبہ کی واسطی جیسے کے
 چاہیں اگر ایک شخص منبر پر بیٹھتا اور بعد چڑھنے کی چھینٹا اوسکو اوشی اچھ لکھا واسطی چھینٹا کہ جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور سپر حسی خطبہ پر
 میں منبر پر بیٹھ کر بدون نیت بعدین کی حمد ثنا اللہ کی کری خطبہ دانیہ نہیں ہوتا **مسئلہ** بیچنا شہرہ انکوار کا کہ اوس ہی لوگ بنائی ہیں شراب
 اگر بہ نیت سوداگری کی پیچی اور اوسکی نیت میں کچھ شراب کا بنا ناقص و نہ تو نہیں حرام اور اگر قصد کرین چینی سی واسطی بنائی شراب کی
 تو حرام ہی واسطی لگانا نادمہ خست انکو رکا اگر بہ نیت اسکی ہی کہ لوگ کہا وین انکو زکوٰۃ نہیں حرام اور اگر اس ارادہ ہی لگا دی کہ شراب بناؤ گی تو
 حرام ہی اور واسطی شہرہ لگانا انکو رکا بہ ارادہ سرکہ کی حرام نہیں اور بارادہ شراب بنائی کی حرام ہی اور واسطی کسی شخص مسلمانسی لگات
 نہ کہ بارادہ ہسکی کہ خشکی ہی حرام ہی اور اگر بہ ارادہ نہیں مدت مدینہ کا لگات نہ کہ کری تو حرام نہیں اور واسطی نہ کہ کرنا نیت کا عورت
 کو کسی میت پر سوا اپنی خاوندکی زیادہ تین دوسری اگر قصد کیا عورت فی چوڑنی بناؤ کا اور لگانا خوشبوئی کا بطریق سوگ کہہنی کی
 واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ نہیں تو نہیں حرام اور واسطی جو مصلح چیزین چوڑنی ہی ہین واسطی مرد
 کے مثلاً آچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کا تدا ال نہ دہونی چار بائی پر نہ سونا سونیاں نہ بانٹنی نہ پکانی نہ ہوتی شادی بچا اور ختنہ اور عقیقہ کے
 نہ کرنی پہلیم یا شمشا ہی یا رسی بہت سب میں حرام میں اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی بہت بائیں سودا شادی نہ کو برین کی برسوں ہاتھ کری
 تو حرام نہیں لیکن شادیوں کا کرنا ہی بہتر ہی سو واسطی کران یا دیو ہکا کرنا سنت ہے **مسئلہ** نیت بیچ نماز جنازہ کی واسطی کری کہ نماز واسطی
 اللہ اور دعا واسطی کے **مسئلہ** سجدہ تلاوت میں کہ کرنا کہ تلاوت کا سجدہ ہی کچھ نہیں **مسئلہ** اقتدا امام کا بدون نیت ازیک صحیح نہیں
 ہوتا اور امامت بدون نیت صحیح ہی اگر جو وقت کہ عورتیں پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو اوسوقت اقتدا عورتوں کا ساتھ اوس امام کی بدون
 نیت امام کی صحیح نہیں ہوتا پس عورت کے نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کری درست نہیں ہونیکی اور عصبون فی جمعہ اور عید
 کو اس حکم امتثال کر رکھا ہی یعنی جمعہ اور عید میں بدون نیت امام کی ہی عورتوں کا اقتدا درست ہی **مسئلہ** اگر ایک شخص فی قسم کہا کی کہ
 میں کسیکا امام نہیں ہونیکا اور اوس شخص فی نماز شروع کی اوسکی فی اوسکی ساتھ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہی لیکن قسم اوسکی ٹوٹی
 یا نہیں قضا ٹوٹی اور دیانہ نہیں ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹی کا کر لگا اور دیانہ یعنی عند اللہ نہیں ٹوٹی مگر جو وقت گوا کہا ان فی بھلا
 شروع کرنی نماز کی بقضا رہی نہیں ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگوں کا واسطی کا قسم کہا ہی والا صح نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
 ٹوٹ جاوگی قضا اور نہیں قسم ٹوٹی اگر جو وقت امام ہوا نماز جنازہ میں اور سجدہ تلاوت میں اور اگر قسم کہا ہی ایک شخص فی کہ میں فلانی
 شخص کل امام نہیں ہونیکا اور امامت کی لوگوں کی اس ارادہ کر لاسکا امام نہیں ہوں اور امام ہوں غیر سیکھا بہر اقتدا رکھا اسکا اوس شخص فی
 قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی **مسئلہ** یہ نہیں ہوتوں اور نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشی کسیکو ہنسے کہ راہ سی بس بخشی گئی
 اور اگر کسی فی کسیکو سیکھا یا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا اس لفظ سی بہہ جو جانا ہی بس شخص کی کہنی سی یہ نہیں ہوتا نہ اس جہت کہ
 کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہونی شرط ہی کی و شرط ہی کی کیا ہی رضامندی بخشی والی کی اسپر اگر کوئی شخص زور واری کری بہہ کہ
 یہ تو نہیں بہت خلاف جلاق اور عتاق کی کہ حالت زور اور میں ہی و رشت ہو جاتا ہی اسواسطی کہ ان دولوں نہیں رضامندی نہیں
مسئلہ اگر مقتدی فی پڑھی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں ماتہ نیت ذکر کی نہیں حرام باوجودیکہ مقتدی کو قرآن پڑھنی چھی امام کی نزدیکی
 امام اعظم کی حرام ہی سو واسطی کہ ان فی بارادہ ذکر کی پڑھی نہ بارادہ قرأت کی در ہی پڑھنی ہی کہ اگر جنسی مرد یا عورت یا عورت جنسی

اولی الفاظ قرآن کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑھی درست ہی اور اگر بارادہ قرأت قرآن کی پڑھی نہیں درست مسئلہ اگر ایک شخص آیات
دو کا مذاکرج جنس و ایسی واسطی خرید کی کسی چیز کی اور اس پچھنی والی فی ابینی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا مین غیر وہ کی کہوں اور واسطی رغبت
دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللهم صل علی محمد و آلہ کہنا کہ وہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہاوی زیادہ بیٹہ بہرنی سی واسطی خواہ
کے سو حرام ہا اور اگر اس نیت سی کہا وی کہ کل میں روزہ نہ ہو ننگا ایسا نہ ہو کہستی ہونا واسطی خاطر ہمان کی کو نہ ہو کہ نہ ہی مستحبہ ۲۲
کافر جنس وقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیرہ ہینکی واسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ تیرہ ہینکا کہ
مارا جا وی نہیں حرام ۲۳ مسئلہ اسپر حسنی اگر ایک پین پڑی ہوئی کیسی کہ مالک وسکا معلوم نہیں وہا وی واسکو باین ارادہ کہ پہنچا
واسکو مالک سکیک جلال ہوا ہٹا ناواسکا نیت اور اگر اوٹھا یا واسکو اس نیت سی کہ نہ ہو ننگا مالک وسکیکو ہوگا یہ شخص فاصب گتہ کار
۲۴ مسئلہ اسپر حسنی اگر کتا کتے تکیہ کیا بارادہ حفاظت کی نہیں مکروہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی ۲۵
اگر کوئی شخص بیٹہ گیا ایک جسمی پرکا اور میں قرآن بارادہ حفاظت کی نہیں ہی مکروہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی
۲۶ مسئلہ کہ ہی بندر ہٹا کہانیسی ہونا ہی واسطی پر پڑی یا واسطی دو والی یا واسطی نہ ہونی احتیاج کی ان صورتوں میں کہ پہنچ تو ایک نہیں
ہونا اور اگر بندر کہانی اور پینی وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہوگا یہ بندر ہٹا تو ۲۷ مسئلہ اسپر حسنی کوئی مسجد میں بیٹا واسطی آرام کی
مستحق تو ایک نہیں اور اگر بیٹا ہی واسطی انتظار نماز کی یا نیت احتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا ۲۸ مسئلہ اسپر حسنی دینا مال کا کہو
ہونا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض زیا کی زمین کہہ ثواب میں ہونا اور کہی ہونا ہی دینا مال کا نیت زکوٰۃ کی یا صدقہ نفل کی ہونا
تو ۲۹ مسئلہ اسپر حسنی دیکر کرنا جانور کا کہی ہونا ہی واسطی کہانی کی پس یہہہ دیکر کرنا ہونا ہی مسلح اور کہی ہونا ہی عبادت جسکے جانور
قربانی کا دیکر کرنا اور کہی ہونا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کے مروی کی یا زندی کی حرام ہونا ہی یا کفار و پاپاک قول کی ۳۰
کے اور بجا و نکی اور ارکان نماز کی نہیں شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نیت کی کہ ظہر کی میں کہتین پڑھتا ہوں نماز صحیح ہونی اور تعیین
نیت کی لغو ہونی ۳۱ مسئلہ اگر ایک شخص فی نیت کی الام معین پس ظاہر ہوا غیر اس امام کی نماز صحیح ہونی ۳۲
نماز پڑھنی میں تعیین کیا کہ نماز وقتے ادا کرنا ہوں اور وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز واسکی درست ہوئی اور اگر اسپر حسنی
نیت کی قضا کی اور معلوم ہو کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہونی ۳۳
اس امام کی بھی کہ یہہہ پڑھتا ہوں ورنہ کلا غیر زید کی پس نماز واسکی درست ہوئی اور اسپر حسنی اگر ہونور یا آخر صفت میں کہ نہیں دیکھتا
کو اور نیت کی اقتدار امام کی کہ بچ محراب کے ہی زید پس کلا غیر زید کی ایسی صورت میں ہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ میں پڑھتا ہوں نماز
پچھے اس جوان کی پس اگر ہان وہ کلا بوڑھا نہیں درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدار ہوں ساتھ اس بوڑھی کی اور نکلا وہ
جوان درست ہی کسواسطی کہ شاب پلفظ شیخ کا بولاجاتا ہی بسبب بزرگی اور علم واسکیکی اختلاف شیخ کی کہ شایہ سپر تہن بولتے
۳۴
مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص اسطی الدکی پہر آنا اسکی دل میں جوا پس نماز اسپر ہی کہ ان فی شروع کی اور یہہہ ریاضی
کہ اگر تہنا ہو لوگوں سی پڑھی نماز اور لوگوں میں ہو تو پڑھی اور اگر لوگوں کی ساتھ پڑھتا ہی تو اچھی طرح پڑھتا ہی اور اگر تہنا پڑھتا
تو اچھی طرح نہیں پڑھتا پس واسطی اس کے ثواب حاصل نماز کا حسن نماز کا ۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یا جو دو اور اگر بعد نماز کی شکل ہو تو نہیں اعادہ یعنی پہرے میں نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ کبیر تحریر کی ہے یا نہیں بالقضض ضوکا ہوا ہے یا نہیں یا حجیت
 کبیر کو لگی ہے یا نہیں یا مسہ کیا ہے سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ پر شک خلق ہو ہے تو نماز سے زبردستی اور اگر سبط شک را ہوتا ہے تو توشی سری کر
 نماز پڑھنی کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہے ولین تصدگناہ سنی ویر باج مرتبہ کی ہے اول تو حاجت کی پڑھی ولین پہر
 دوسرے کہ جاری ہوا اسکی دلیل و شک کو کہتی ہیں خاطر تیسرے حدیث نفس کہ دلیل آتی ہے خود کام کو کبھی باکجی کبھی تہی ہم کر حجیر دینا ایک کام کہ نیکو یا چوتھے
 غم و ہر ہی قوتہ دینا اور تاکید دینا دلیل و تصد کو اوپر کر نیک پس حاجت برخواذہ نہیں کیا جاتا اجا عا اسو سلی کہ نہیں اوسکو اختیار
 اور خاطر اور حدیث نفس بچہ ہی مرفوع ہیں اس امت سے اور ہم اگر نیک کی کا ہی لہی جاتی ہی اوسکی ایک نیک اذرا کہ ہم ہی برامی کا تو نہیں
 کہا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہوا اور ای پر غم پس محققین اسپر ہیں کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہے یہ مسائل شاہ و لفظا زمین سے نقل ہوئی
 لحدیث کہ تمام ہوا علاقا و اس حدیث کا انبصر ہوتا ہے کتاب الایمان کتاب الایمان یہہ کتاب ہرچ بیان یار

کتاب الایمان

ف ایمان شتر عین مراد ہی اسی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ طریف سے لائی ہیں حق ہی اور لفظ سچا
 جاننا پیغمبر کا اور سچا سنا حق کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہے جب ملک مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گردیدہ ہو تو کبیر پہنچی و بر باطن اسپر وارد
 پڑھی ہو کہ بعضے کا فوہی حضرت کو حق جانتی ہی لیکن ازراہ عناد کی انکار کرتی ہی و حقیقت یا انکی ہی ہے اگر دلیل قیقین کہی لیکن حکم ایمان والوئی
 جب طری ہونکی کہ زبان ہی ہی اقرار کری کہ یہ اگر کلمہ معذوری اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شرعاً ہی اوسکو علامت
 کفر کی ہی یا منہ سجدہ کرنی بت کی یا زنا یا ہتھی کی شرعاً ہی حکم کافرین ہی اور سلام شرع میں مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الہی
 کے اور سجا لانا یا سچوں رکنوں کا جو حدیث میں مذکور ہیں پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے

الفصل الاول

اور ان دو نوں کا نام دین ہی **الفصل الاول** فصل میں عن عثمان بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال بکیما
 سخن میخند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ ظلمہ علینا اجل شدید یساضا لثیباب شدید سواد
 الشجر لا یرعی علیہ اش السعیر ولا یغیر فنه منما احد حتی جلس الی التبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند
 سر کتیبہ الی رکبتیہ ووضه کفیبہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخیبرنی عن الہ اسلام قال الہ اسلام
 ان تشهد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ و تعقیم الصلوۃ و تؤتی الزکوۃ و تصوم رمضان
 و تحج البیت ان استطعت الیک سبیلاً قال صدقت فعبت الہ یسائلہ ویصدقہ قال فاخبرنی
 عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و ملکیتہ و کتیبہ و رسلہ و الیوم الآخر و تؤمن بالقدر
 خیرہ و قرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراه فان لم تکن تراه
 فانه یرک قال فاخبرنی عن الشاعۃ قال ما لیس علی عنہا باعکم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا
 قال ان تلدا الامۃ ربیبها وان تزکحفاۃ العراۃ العالۃ سرعاء الشاء یبظا وکون فی البنیان قال شرا نطق
 فلیتت ملکاتہ قال یا عمر اندری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانی جبریل انکم یعلمکم و دیکم و رواہ
 و رواہ ابوہریرۃ مع اخذہ من وقبہ اذ ایت الحفاۃ العراۃ الضم الیکم ملک الارض فی جنس لا یعلم من الا
 اللہ شرف ان اللہ عند علم الشاعۃ و ینزل العیت الیکم متفق علیہ و رواہ ہی حضرت عمر رضی خطابا سی راہ ہوا اللہ و شی

کہا کہ اوس وقت کہ نبی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زبان کا وہ ظاہر ہوا اور سہارا ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہی بال نہیں معلوم
ہوا تھا اور سپر نشان سفر کا اور نہیں چھپا تھا اور اوسکو ہم میں سے کوئی یعنی خیار وغیرہ بہی مثل مسافر و کئی اور سپر تھا اور شکر کا معلوم
ہوا تھا کہ ہم چھپا ہتی سیاہی تاکہ بیٹھا رہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دی دو دو زانو بائیں طرف دو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب سے ہاتھ جاب و ال کا اچھی طرح سنی اور کبھی دو زانو تہلہ پنی اور دو زانو لولہ پنی کی یعنی جسمی تہلہ گزدا استاد کی الگی با اوت ہتھا
یا کئی اور دو زانو ان حضرت کی اور کہا اسی محمد خیر و محکو سلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت فی اسلام یہ ہے کہ گواہی
دیو تہلہ کہ نہیں کوئی صبر و فکر اندر و گواہی دی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی من اور پڑھی تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شراط اور ارکان اور سنت
اور ادب کی بحال اوسی اور دی تو کراہ اور روزہ لہی رمضان کی اور حج کرے خانہ کعبہ اگر طاقت لہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص کہ سپر کہا تو فی پس تعجب کیا ہمیں اور سنی و کئی کہ پوجتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی در قصد یقین کیا ہی اوسکو کہا اوس شخص فی خبر و محکو
ایمان سی فرمایا حضرت فی جہد کہ ایمان لا دیو ساتھ المدکی اور فرشتوں اوسکی اور گناہوں اوسکی اور رسولان اوسکی اور دن
پچھلے کی اور ایمان لا دیو ساتھ تقدیر کی بہائی اوسکی اور برائی اوسکی کہا سچ کہا تو فی کہا اوس شخص فی پس خبر و محکو احسان
سے یعنی کئی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اوسکو پس تحقیق دو
دیکھتا ہی محکو کہا اوسنی پس خبر و محکو قیامت فرمایا نہیں شخص کہ پوجا گیا قیامت سے زیادہ جاننی والا پوجی ہی والی ہی یعنی من اور
تو دو زانو برہمن نہ جاننی من کہا اوس شخص نہیں خبر و محکو علامتوں اوسکی سی فرمایا علامت قیامت یہ ہے کہ جنی کی لٹوی
اک سچ پتو کو یعنی لوگ حرمین بہت کرنگی اور لٹوی بچہ کثرت سی پیدا ہوگی و علامت یہ ہے کہ کبھی تو پاؤں کو کونکلی بدن والوں کو مفلسو نکو
چراغ الی کہ لٹوی کو شکر کرنگی سچ عمارتوں کی گھا روایت کرے والی فی پہر چلا گیا یہ شخص پس مہرا زمین دیر تک یعنی حضرت سی
حال نہ پوجا کہ کون تھا پہر فرمایا حضرت فی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوجی والا کہا یعنی اللہ اور رسول اوسکا نہ
جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبریل تھا آپا تھا تھارسی پاس سکھاتا تھا نکو دین لہا را روایت کی یہہ مسلم فی اور وہ
کئی ہند حدیث البوریزہ فی ساتھ اختلاف کی اور سچ اوس روایت کی یہہ اور جب دیکھی تو ننگی پاؤں والوں کو کونکلی بدن والوں کو
بھڑکوں کو نکو بادشاہ زمین کی سچ پوجی چیز و کئی کہ نہیں جانتا اوسکو کہ اللہ یعنی قیامت کا علم اور نہیں پوجی چیز زمین داخل سے
کہ سواہ اللہ کی اوسکو کوئی نہیں جانتا پھر ہی یہہ آیت تحقیق اللہ دیکھ سکی ہی علم قیامت کا اور منہہ کا کہ کب رسا و بگا آخر آیت
مکلف ف اتی آیت یہہ ہی **و یعقوبکم منافی الا ذحار و ما تدری نفس ما اذ انکسیت غدا و ما تدری نفس ما یسیر فی**
لان اللہ علیکم خیر یعنی اور جانتا ہی جو کہ پوٹوں میں یعنی جانتا ہی زمین جانتا ہی کہ کیا کرے جانتا ہی کہ کس زمین میں جانتا ہی اور خبر
سے پس یہ باتیں سوار اللہ کے عقل سی کوئی نہیں جان سکتا اگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ معلوم کر وادی ساتھ ہی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت لہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سوار سی میسر ہو اور مونی دریا سی دریا زمین فرضیت حج کی نہیں جانی
رہتی اور تعجب گوں فی اس کے کیا کہ اگر اوسکو حقیقت اسلام کی معلوم ہی تو پھر کیوں سال کہا اور ایمان لانا اللہ پر سیکہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کرے اور فرشتوں پر ایمان لا کہ بندگی اللہ میں تو روانی قرآن بردار و رکنا بوزیر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی میں
بہر جہن رسولان اپنی پرا و زمین ہی قرآن شریف فضل ہی سب سی اور کتاب ہی ایک نچا رہن چار تو مشہور تو تہرہ اوسکی زبور و چہ

فرائض و سوا و چوٹی و سب تو سہرا بان لاوی کہ بیجا اولکو اللہ تعالیٰ فی و بطی خلق کی اور پاک ہی گناہوں سے اور دن چھلا مراد ہی مایہ نیت سے قائم ہونی قیامت تک اور وقت اہل ہونی بہشت تک اعتقاد کری کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی عذاب اور حسابات و غیرہ سب سچ ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو کچھ بدی ہوتی ہے سب روز قتل کی لکھی ہے اور سب کی راہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے رضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اور سب کو دیکھتا ہے جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور متعزاق کہتی ہیں پس اگر نہیں دیکھ سکتا اسکو پس سچ ہے وہ دیکھتا ہے سب کو یعنی اگر ایسی حالت عبادت میں نہی نہیں حاصل ہے کہ گویا کہ دیکھتا ہے تو اسکو تو سطح عبادت کر اور جان کر وہ حاضر ناظر ہی ایمان ہی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاطاً بگاڑا حرکت و سکنات میں جانا چاہی کہ در دین کا اور اسکی کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر اس حدیث میں نیزون چیز میں بیان ہوئیں اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ وہ میں سب حکام و اعمال شرعی بیان ہوئیں اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور ایمان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ ہی اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہیں کہ کوئی ایمان سے بغیر دوسرے کی تمام نہیں ہوتا ایمان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہیں ہے اس لیے کہ احکام الہی بغیر فقہ کی معلوم نہیں ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہیں ہوتی اس لیے کہ عمل بغیر خضوع اور توجہ الی اللہ کی تمام نہیں ہوتا اور یہہ دو توبہ و ایمان کی ہرگز صحیح نہیں مانتا روح و بدن کی کہ کوئی ایمان سے بدون دوسرے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہے امام مالک حرمی کہ جو صوفی ہوا اور فقہ نہ ہوا پس زندیق ہوا یعنی مبراہ دین اور جو فقہی ہوا اور صوفی نہ ہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونوں کی پس محقق ہوا کمال ہی ہے باقی سب گمراہی سے التوفیق والا ستعاذہ اور فخر کر لینی حج عمارتوں کی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچنے کہ اونچی نکالو بناؤنگی اور پسین فخر کر لینی یہ سب سے انتظامی کی ہوگا کہ زراعی خوش ہوگی اور شہرت و کمال والی خراب ہے سب ترجمہ حج عبادت حق حج کہ میں مذکور ہے حسن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آلا اللہ انک علی حسن شہادۃ ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ واجتنب ما منعتہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بنیاد کہی گئی اسلام کی اور پارسا حج چیز بیان کی گئی دینا اسکا کہ نہیں کوئی مہسود و سوا خدا کے اور محقق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی اسکی اور یہی ہوتی اسکی ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور کہنی روز قیامت رمضان کی روایت کی ہے بخاری و مسلم فی حسن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم یضہم ووسبہم ووسبہم ان شہدۃ فاقضہا قول لا اله الا الله وادتمہا اماطۃ الاذی عن الطریق الحیاء شہدۃ الامان متفق علیہ اور روایت ہے بیہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ ایمان کی کتنی اور ستر شاخیں ہیں پس افضل ان میں سے ہی کہنا لا اله الا الله یعنی کہنا اور عقائد کرنا سپرد کرتے اور ان میں سے ہی دور کرنا نیک چیز کا وہی اور جبار یعنی شہر کرنے پر ہی کا توئی کرنے میں بے شاخ ہی ایمان سے روایت کی ہے بخاری و مسلم فی ہضج عجمین کہتی ہیں میں سے ہی توبہ کا اور تفصیل ان شعبوں یعنی شاخوں ایمان کی بعضی کتابوں حدیث کی میں لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات و سبکی ہی حادث ہے یعنی توبہ سے ہی قدیم نہیں اور ایمان لانا خدا تعالیٰ کی فرستو تیرا اور کتابوں

اوسکی پورا پورے سرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا ایک ہوا یا یہ پورا دن آخر پورا ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی میں یہ ہے ہی داخل ہی کہ
کہ عذاب برکات ہی ہونا ہی تری لوگو تک اور نعمت ہونی ہی اچھی لوگو تیرا و حساب کتاب قیامت کی دن ہونا ہی ہی اور اعمال لوگو تک نکلنے
تراز میں اور اعمالنا سہلینگی ذہنی ہاتھ میں سیکو اور ایمان ہاتھ میں بروکو اور بلطوط پر گندہ لگی اور دیدارِ حق تعالیٰ کا ٹوٹو نکلو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت میں داخل ہوگی اور ہمیشہ بہشت میں رہے گی در سطر ح و فرخی دوزخ میں داخل ہونگی اور عذاب میں گرفتار نہ رہے گی اور ہمیشہ اس
طرحی عذاب میں رہے گی و فرخ میں ہی کہی نہ کھینگی ان سب پر ایمان لانا یہ ہے شیون ایمانی ہے اور اور وحشی ایمان کی یہ ہے کہ محبت
رکھتی الہی اور محبت اور بغض و سبکی راہ میں رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتی اور لوئی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اور تیرے درو
بہیجا اور اوئی سنت پر چلنا یعنی اوئی طریق پر عمل کرنا اور رواج دنیا اوئی طریق کو یہ ہے محبت پیغمبر میں داخل ہی اور محبت الہی اور
رسول کی ایسی ہے کہ ایک مقام میں سلا جہاں ایک طرف ہوا اور اللہ رسول کی طرف نہ کھینے ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت الہی اور تیرے
رسول سے محبت نہیں اور اور شجہ ایمان کا یہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کی وسطی کر اور عین نگاہ خیر کی طرف اور دہسایان دکھا دیکھنا ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مومنہ سے کہنیک ہو یا مدین عتقاد کر نیک ہو یا قسم اخلاق ہی ہوں سب صورتوں میں خالص چاہی یعنی یہ
عمل خدا ہی کی لپی ہوں در ہی اخلاص میں داخل ہی چھوڑنا نایا کا اور نفاق کا اور شیون ایمان ہی ہی خوف خدا کا اور امید خدا ہی
یعنی گناہ کی باتوں میں خدا ہی ڈرتا ہی اور بندگی کی باتوں میں اس امید کہی در شیون ایمان ہی ہی توبہ کرنا گناہوں ہی جگناہ ہو
یعنی بکری بلکہ توبہ کرنا ہر گناہ کر نیک اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالیٰ دی او سکا شکر بجالا دی اگر اللہ تعالیٰ فی اوسکی نان اولاد
دی تو حقیقہ کر ہی اور اگر نکاح کر ہی تو یکمہ کی او اگر ختم قرآن کر ہی او سکی خوشی کر ہی اگر اللہ تعالیٰ مال دیا ہی تو زکوٰۃ ادا کر ہی اور صدقہ ^{الوظ} دینا
دی اور قرانی کر ہی اور شیون ایمان ہی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور بہشت طاعت پر اور صبر کرنا مصیبت ہی یعنی
باز رہنا اوس اور رضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹو تیرا تو تعظیم کرنی بڑوں کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا
کہہ کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کینہ کا اور توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سے اور ذکر کرنا خدا کا اور مستغفار کرنی گناہوں پر اور بیخیا ہو دو چیز ہی اور اپنی تملین پاک کہنا نجاست ظاہری اور باطنی ہی اور پڑھنا
نام کا فرض ہو یا افضل اور ڈانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا افضل و رازد کرنا یہ دون کا اور سخاوت کرنی و رکھنا اور بیخیا
کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا افضل و راجح کاف کرنا اور شقیہ کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کا فرض
مکات اور اوس مکات کہ جہاں کہیں رواج فسق و فجور کا اور بدعتوں کا ہو اور بیخیا نادین اپنی کو برائی ہونے اور ادا کرنا خدا کی نذر نیک
اور ادا کرنا کفاروں کا اور بیخیا نسبت نکاح کی حرام کاری ہی اور خیر گیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کی اور فرمان برداری کرنی
ان باتیں اور سلوک کرنا اوئی ساتھ حال کر یا بدن کر یعنی مال ہی ہی اؤ خد مت کر ہی و بدن ہی ہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو مومن
شیرع کی اور سلوک کرنا ناتی دار و نسبی اور فرمان برداری کرنی آقا کی و سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہی اور نرمی کرنی ساتھ
لوٹنی ظلام کی اور انصاف کرنا حالت سردار میں اور متاعیت کرنی جامعیت کی اور صلح کروانے لوگو میں اور قتل کرنا باخونو
اور جو اسلام سے پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کی اور منکر کرنا بری چیز ہی اور قائم کرنا حدوں کا اور جہاں دکھانے
سے اور مبتدعین ہتیار کرنا اور زبان کر اور عین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تاکا قرآن صلی آؤین اور ادا کرنی امرت اور دینا

با سچان حصد غنیمت میں اور فرض موافق وحدہ الی واکرنا اور ہمسایہ کا ہمہ لیا کرنا اور معاملہ کو گھسی چھی طرح کرنا اور چھپر کرنا مال کا اور کمالا
 مال کا وجہ حلال ہی اور سچ کرنا مال کا چھی جگہ اور اسلف و کزن یعنی بیجا سچ کرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک
 والی کو جواب دینا اور سچا کھیل اور درناشی سہی اور لوگوں کو ایذا نہ دینی اور دوڑ کر نامو ذی چیز کا راہی تمام ہوئی سبکدہ یا کئی سہرہ سوجلی ہے
 کتاب نقایہ میں فصل ذکر کسی نہیں بیان بجلا کہی گئی نالوگ گبر لوین نہیں آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس میں نال کر ہی جھین بہرہ سب
 جا دین وہ مومن کامل ہی اور جہین سب بخون وہ مومن ناقص ہی و دماغ کر اللہ تعالیٰ سی ارادہ حاصل کر نیجا کر ہی کرڈا ذکر اقرار
 سچ اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کا نٹی نجاست وغیرہ راہی سٹادی اور ظاہر دور کر نفسی بہرہ معلوم ہوتا سہی کہ ادبھاوسی بعد گرنی
 کہ اور اگر پہلی سی نہ ڈالی اور دوا پاک کہی وہ پھی دور ہی کر نیجا حکم رکھتا سہی بلکہ امر مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگوں کو نا حق اور حقیقت میں بہرہ
 اشارہ ہی ساتھ ترک جو د اور دعویٰ ہستی کی کہ اصل ہی سب برانہو نکاس بر دار خار و سنگ رہ انچھر ضرور یعنی وجود خود وہ
 برودہ از میان **وَحْن** عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمَ**
مِنْ لِسَانَيْهِ وَيَدَيْهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا هَجَرَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَفْظُ الْخَارِجِيِّ وَلِلْمُسْلِمِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمَ مِنْ لِسَانَيْهِ وَيَدَيْهِ اور روایت ہی عبد
 بے عمر دسی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ کہ سلامت رہے من مسلمان زبان او سکی سی اور ہاتھ او سکی سی
 یعنی زبانسی برانہو کہی اور نہ نصیب کر سی اور ہاتھ ہی اسی نہیں نہ ایذا دی ناق اور ہجرت کر نیوالا وہ ہی جسینی چھوڑ دی وہ چیز کہ منہ
 کیا ہی السننی اوسک یہ لفظ بخاری کی ہین در مسلم میں بہرہ ہی کہ کہا تحقیق ای شخص بر جہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کون مسلمان
 سے بہتر ہی فرمایا کہ سالم رہن مسلمان زبان او سکی سی اور ہاتھ او سکی سی **وَحْن** النَّبِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلِمَ كَمَا يُؤْمِنُ مِنْ أَحَدٍ كَمَا يُؤْمِنُ كَمَا كُنْتُ أَحِبُّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِيهِ وَوَالِيهِ وَالثَّامِسُ أَجْمَعِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں ہی یہاں تک کہ ہو نہیں بہت پاراط او سکی
 باپ سکی سی اور اولاد او سکی سی اور سبھی مونس ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے فی حببت او سکی ہی ایک محبت طبعی جسبیکہ آدمی
 کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی وہین مجبور ہی اور وہ بیان مراد ہین دو سحر محبت عقلی ہی وہ بیان مراد کہ ایک نالوگر کہ دل نچاہی لیکر
 ہمتھضای عقل ہی کو بال و سکیط کرنا ہی جسبیکہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کی کہ قصدا اپنی کو او سکیط نال کرنا ہی اور کہا تا ہی ہمتھضای
 عقل کجا تا ہی کہ صحت سیرا ہین اگر کہہ دل نچاہی ہی سطر مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوان بابا و زاولاد کفار کے
 قتل بر با حکم ہو کفار ہی لڑ نیجا حتی کہ شہید ہو جا وی تو ہضیا کہ لی ورد دست کہی اسکو اگر کہ تکلف ہوا ایک بات خلاف شرع پر اولاد
 وغیرہ باعث ہون اور حضرت فی اوسی منع کیا ہو تو قران برداری حضرت ہی کی کر سی کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان
 برداری ہن غرضکہ رضائندی حضرت کی سکی رضامند ہو پراور سب غرضون پر مقدم کہی حضرت کی محبت سکی محبت پر فالٹ ہی اور
 مومن کامل ہو کر کمال میں مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جسبیکہ حضرت عمر رضی عنہ سنی منقول ہی کہ جب
 انہون نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب زیادہ بکود دست رکھتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت نے فرمایا
 کہ مومن کامل نہیں ہونیگا تو قسم سے اوس فات کی کہ جان سیرا او سکی ہاتھ میں جب تک کہ ہو نہیں محبوب تر طرف تیرے

جان تبریزی پس حضرت کی برکت توجہ سوا و سبقت او علی الملبسین تاثیر ہوئی حضرت کی فرمائش کی کہ کہا قسم اللہ کی کہ آپ اب مجبور ترین طرف سے

جان تبریزی نہیں رہا یا حضرت کی کراب پورا مومن ہو تو اولی عمر الہم سکون بھی حالت نصیب ہو آئیں میں میں **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حُلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمْ أُولَئِكَ رَجَعُوا إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْبَبَ عِبَادًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ يُكْرَهُ أَنْ يُعْجَبَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ فَكَيْفَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی از ہمیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جہیں کہ ہوں وہ چیزیں پایا اور سنی سبب سے کسی قرہ ایمان کا وہ شخص کہ ہو وی اللہ و رسول و سکا بہت محبوب طرف اولی و سچری کہ سواران دونوں کی ہی اور وہ شخص دوست رکھتی کسی بند کی وہ نہیں سبب رکبتا مگر وہ صلی اللہ کی اور وہ شخص ناخوش رکھی بہر جان بچ کفر کی سچی اسکی کہ نکلا ہی و سکوا اللہ فی وس کفر سے جیسا ناخوش رکھتا ہی گنا بیچا ال کی روایت کی بہر بخاری و مسلم نے **وَعَنْ الْأَعْمَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رِجَاؤًا وَبِرَسُولِهِ قُرْبًا دِينًا وَعَمَلًا لَوْلَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عباس بن علی بن عبدالمطلب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا فرمایا ایمان اور شخص نے کہ راضی ہو اساتہ اللہ کے ہی پناہ اور ساتھ سلام کی دین ہوئی پناہ ساتھ حضرت محمد کی رسول ہوئی پناہ سے کہ راضی ہوئی

یعنی جو شئی خاطر اللہ کو مالک و تصرف پناہ جانا اور راضی ہو اولی حکم پناہ بندگی اولی کی در اسلام کو دین اپنا پناہ اور بجالا جو کچھ دین سے اور حضرت کو جو شئی خاطر رسول جانا اور پناہ دین کی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا تَسْمَعُ وَلَوْ كَرِهَ مِنْ بِلَدِي أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِي تَارِكًا مُسْلِمًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس واقع کی کہ جان محمد کی رسول اتہہ سے نہیں سنا جو کونئی غیر رسالت میرے کو کوئی اسل مت میں ہو وی ہو اور یا نصرانی ہو پھر میری اور حالت میں کہ نہیں ایمان لایا ساتھ جو چیز کی کہ بھیجا گیا ہو نہیں ساتھ و سکی یعنی دین کر کے وہ دو چیزیں ہیں سی روایت کی ہدیہ سلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنِسْبِهِ وَأَمَّنَ بِمُحَمَّدٍ وَانْعَدَّ الْمَسْئَلَةَ إِذَا دُخِيَ حَتَّى حَالَ اللَّهُ حَتَّى مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ حِينْدَةً أُمَّةً يَطْهَرُهَا فَأَدْبَحَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيمَهَا وَعَلِمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَمَرَهَا فَأَدْبَحَهَا فَادْبَحَهَا فَادْبَحَهَا فَادْبَحَهَا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ وسطی و ذکی و ثواب کی میں ایک وہ شخص کہ کتاب سے ہو ایمان لایا ساتھ نئے اپنی کی اور ایمان لایا ساتھ محمد کی اور دوسرے اعلام کیسکی ملک میں ہو جب کہ کسی حق اللہ اور حق اللہوں ہی کا اور تیسرے شخص وہ ہی کہ تہی پناہ اولی کو پڑھی صحبت کرتا تھا اس سی اور ادب پہلے تھا اس کو پس چھ ادب پہلے با اس کو اور سکھلائے اس کو مسئلے شریعت کی در چھ ہی طرح سکھلائی اور سکھو پناہ از ادب کاپا اس کو پناہ نکاح کر لیا اس پس وسطی و ذکی ہی دو ثواب ہیں روایت کے بہر بخاری و مسلم نے **ف** پہلا اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہوں گے سبب بہرین و تیسری کو دوسرے ثواب سبب بناؤ کہ فی اور نکاح کر لینی کی ہی اور تیسرے جلد سخن جی معنی اسکی یہ لہجہ میں کہ عمل میں آکو دو گنا ثواب ملتا ہی مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کہ میں دس یکیمان حاصل ہوں گی اور انکو بیس **وَعَنْ ابْنِ بَجْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** أَحْسَنُ مَا أَنْ

اقابل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله ويقبضوا الصلوة ويقبضوا
الزكوة فاداً فعلوا ذلك عندهم ما مني دعاءهم وامن لهم الا يجزئ الاسلام حسابهم على الله متفق عليه الا ان مسلماً
لقد يذکر الا لا يجزئ الا سلمه اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی حکم کیا گیا ہونین یہ کہ اگر وہ
لوگوں ہی یہاں تک کہ گواہی دین اس کی کہ نہیں کوئی محبوب و مکر اللہ و تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں اور پھر میں نماز اور طہوین زکوٰۃ پس جب وقت
کر کرین یہہ سجائی اونہون فی مجسی خون بنی اور مال بنی مگر ساتھ ہی سلام کی و حساب تک نما اور اللہ کی ہی روایت کی بھیسہ بخاری اور
مسلم فی کتاب مسلم بن ہریر کہ لفظ الا یعنی الاسلام کا ہے مراد ساتھ گواہی کی بیان اور کرنا ساتھ اس کا ہے یا جو کچھ حکم اس
کلمہ میں مثلاً جزو قبول کرنا یا صلح کی یا امن جانا تو یہی نہیں باریگی مگر ساتھ ہی سلام کی یعنی مثلاً کوئی سکیو اور ڈالی باز ناری بگلم
شرع اور قصاص اور حدود و دہوگی یا اگر کسی مال لی لیا دلو لیا جاو گیا اور حساب تک اللہ یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کر گیا اگر لہو
کفر وغیرہ کہتا ہوگا اللہ تجا آخرت میں سمجھ لگا اور یہ حدیث دلیل ہی اور قبول توبہ بخود اور زندقہ توفیق کی کہ اگر وہن اور ظاہر میں توبہ
کر گیا ہم قبول کر گیا اور در گذر کر گیا خونزیزی و ذکی سی اور اس مسئلہ میں بہت سی قول ہیں علماء کی قول ظاہر یہ ہے کہ اگر ایک بنی
لمحہ پنا گیا اور نام نہ لگا اور جلدی اوس سے باز آیا اور بخت توبہ کی مقبول ہی اور اگر مشرک اور مشرک خونی دوسری کسی نہیں قبول کیا جاوے
کذا و الشیخ عبدالحق **وعن** النبی **قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلواتنا واستقبل
قبيلتنا واكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي يكذب الله ذمته رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تخفوا الله في ذمته رواه البخاري
اور روایت ہی ایس یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو پھر ہی نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہو دی قبلہ ہمارے طرف اور کہا و
ذکر کیا ہوا ہا اسیس یہہ مسلمان ہی وہ کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول و سلیمان پس عہد نہ توڑو و حداسی پتھو
اوسکی روایت کی یہہ بخاری ہی **ف** یعنی نہ توڑو و عہد اللہ کا بیج حق ذمہ والون اوسکی یعنی از کو متنا و نہیں اللہ کا عہد ٹوٹ جاوے
وعن ابی ہریرۃ **قال** اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **فقال** ذلی علی عمل اذ اعملتہ دخلت الجنة
قال تعبد الله ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلوة المتكوبة وتؤدى الزكوة المفصلة حتى تقبضهم رخصاً قال
والذي يغني بيده لا اريد على هذا شيئاً ولا انقص من ذكركم والي قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم من سخط ان ينظر
رجل من اهل الجنة فليظن ان هذا مستحق عليه اور روایت ہی یہہ کہ کہا اونہون انما ایک نوار و روایت ہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایس کہا متنا و محال اسل
کہ جب کہ وہن داخل ہونین بہت میں فرمایا یہہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شہر کیا کہ تو ساتھ ہی سل سکیو اور پڑہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوٰۃ
فرض اور روزہ رکھہ تو رمضان کی کہا اوس گنوارنی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان سیر اوسکی ہاتھ میں نہ زیادہ کر و لگا اور اسکی کچھ
اور نہ کہ روزنگا اس پس جبکہ ہر کہ جلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیکھی طرف ایک شخص کی اہل بہشت
سے پس جاہی کی دیکھی طرف اسے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** ایسین ذکر شہادتین کا نہ کیا اس ایس کہ مشہور ہی اور فرض تین
بیان فرمائی اس ایس کہ شاید اس وقت تک ایس بن چیزین فرض ہون و حضرت فی صدق عقیدہ اوسکا دیکھہ کہ بشارت بہشتی ہونیکہ
دی **وعن** سفيان بن عيينة قال قال قلت يا رسول الله لي في الاسلام قول لا اسأل عنه
احداً بعدك وفي رواية غيرك قال قل امنت بالله ثم استقم رواه مسلم اور روایت اسفیان بن عیینہ

تفنگ کی سی کہا کہ امینی ای رسول خدا کا ہر ماہ اور اسطی سیر بجز اسلام کی قول کہ نہ پوچھوں اور سکو کسی بچہ بی ہمارا یعنی ایسی بات فرمادے
اوس اسلام کامل ہوا اور حق اسلام ادا ہوا اور بجز ایک روایت کی غیر ہمارا سی فرمایا کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی ہر ہر پر ہر اور روایت
کہ یہ بخاری اور مسلم نے من لیسے کو ایسی دو حدیثیں اللہ تعالیٰ کی اور بجز جان جو کچھ ہر سس خبر دی اور قبول کر اور وہی اوسکی کو یہ
ہے مستقیم رہ لیں میں سب باتیں کرنی نہ کرنی الگ الگ ہیں: **وَحَسَنٌ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَائِرِ الرَّسُولِ نَسَبِي دَرَسْتُ صَوْنَةً وَلَا تَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنْ مِنْ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبِي
صَلَاةٌ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْنِي مِنْهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامٌ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْنِي مِنْهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ
فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْنِي مِنْهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ فَادْرَأِ بِنِ الْوَجْهِ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَكَانَ النَّعْصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَزَلْ أَنْ صَدَّقْتَهُ عَلَيْهِ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سے کہ نام صلح کا ہے پر گندہ ہے بال سر کی سنتی ہے ہم آواز لگائی اوسکی اور نہ سمجھتی ہے ہم اوس سے کہو کہ
کہتا تھا یہاں تک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام و فرائض اسلام کی پیش کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا شیخ نماز میں بیچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہیں اور میری سوارا کی پس نہ مایا نہیں مگر یہ کہ نفل
پہرے یا نفل شروع کری تو یعنی اگر تو ترویجی اوسکی فضا لازم ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روز و ہینبی رمضان کی کہا
ہیں اور میرے سوارا کی فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ نفل کہی یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہے اگر تو میری فضا واجب ہے کہا
اور ذکر کیا و اسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہے اور میرے سوارا کی پس فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو صدقہ
نفل دیو سی یا دینا اپنا و میرے لازم کر لینی اس صورت میں دا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا رومی نے پس بیٹھہ موڑی اوس شخص نے
اور وہ کہتا تھا قسم خدا کی نہ زیادہ کرونگا میں اور پر اسکی اور نہ کم کرونگا میں اس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ابائی و
شخص نے اگر سچا ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے **فَإِذَا تَطَاوَرُوا رَوَاعِدِينَ وَغَيْرَهُ وَجِبَ نَهْوِي هُوَ لِي كَأَوْسِي اسطرح کہا کہ نہ زیادہ**
كِرْوَنًا أَوْ نَهْوِي كِرْوَنًا يَأْتِيهِمْ مَنْ كَرِهُوا كَأَوْسِي اسطرح کہا کہ نہ زیادہ
لَانَ وَقَدْ عَدَّ الْقَيْسُ مَا أَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَوْمِ أَوْ
مَنْ الْوَفْدِ قَالُوا رَيْعُ قَالَ مَرِحًا بِالْقَوْمِ أَوْ يَأْتِيهِمْ خَرَّيَا وَكَانَ دَأْحِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ
أَنْ نَأْتِيكَ إِذَكَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كَفَّارِ مَضْرُوعٍ فَمَا نَأْتِيهِمْ فَضَلَّ خَيْرٌ بِهِ مَنْ وَرَاءَكَ
وَنَخَلَّ بِهِ إِحْمَةٌ وَسَأَلُوهُ عَنْ لَأَشْرِيَةَ فَأَمَّهُمْ يَارَيْعُ وَهَمُّهُمْ عَنْ رَيْعٍ أَمْ هُمْ يَأْتِيَانِ بِاللَّهِ
وَحَدَّثَهُ قَالَ أَنْزَلُونِ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحَدَّثَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَبِلَهُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْطَى مِنَ الْمُغْنَى
الْخَمْسَ وَهُمْ عَنْ رَيْعٍ عَنِ الْحَمِّمِ وَاللُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ وَقَالَ حَفْظُ هُنَّ وَأَخْبَرُوا بِهِ

اور سکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ ہی اگرچاہی بخشی اوس ہی اور اگر چاہی نہ تو اپنا چاہی و سکو پس محبت کی بہنی حضرت سے ان چیزوں
 روایت کی بھی بخاری و مسلم نے **ف** نہ سبیل سنت جماعت کا بھی ہی اگر چاہی اللہ خدا بسکری گناہ پر یا چاہی بخشد ہی اور غم نہ
 کے نزدیک جب عذاب ہو نا لنگھا پر اور بخش نہیں ہوتی **وکن** ابی سعید الخدری قال خرج رسول الله صلى
 الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أرى أنكن
 أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل
 ودين أذهب للبنت لحيها إلا من أجل ما قلن وما نقصان ديننا ويعقلنا يا رسول الله قال البنت شهادة
 المرأة مثل نصف شهادة الرجل فبنی قال فذلك من نقصان عقلها قال أليس إذا حاضت لم ينصّب لکم قوام
 فلو كان ذلك لغير نقصان دينها ممتنع علیہا وروایت ہی ابی سعید خدری کا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج عبد قمران کی باغیچہ
 کے طرف عید گاہ کی پس لگے ہی اور عورتوں کی پس فرمایا اجماعت عورتوں کی خیرات کو میں تحقیق میں دکھلایا کیا ہوں انکو بہت اہل نانیہ
 یعنی عورتیں روز میں بہت حسین اور دم کم پس کھا عورتوں نے اور ساتھ کس سبب ہی ای رسول خدا کی فرمایا بھست کرتی ہوتی لعنت
 اور بھست ناشکری کرتی صوحا وندکی نصین دیکھا میں کیسکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھو دی عقل مرد شہار کی ایک تم میں ہی کھا عورتوں
 نے اور کیا نقصان بن چاریکا اور عقل ہماری کما ہی رسول خدا کی فرمایا کیا نصین گوہی ایک عورت کی نندا ہی گوہی مرد کی یعنی گوہی دم
 عورتوں کی ایک مرد کی گوہی کی برابر ہوتی ہی حکم شرع میں کھا عورتوں نے مقرر یوں ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل او سیکے ہو
 فرمایا کیا نصین جس وقت کہ ہو دی حالت نہ ناز پڑھی اور نہ روز رکھی کھا عورتوں نے مقرر یوں ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان دین
 او سیکے ہی روایت کی بھی بخاری و مسلم نے **ف** گزری اور عورتوں کی گوشہ عید گاہ میں بیٹھیں تبین اس ہی کہ آواز خطبہ کی کہ
 او حضور نے نہ سنی تھی انکو ہی کچھ مضمون و سکا ساوین اور معنی لعنت کی میں دو رہونا اسکی رحمت ہی بھست خاص کافرون ہی کی
 لیے ہی اور کسی پھین کر لعنت نہ کری اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان مگر جسکی موت کفر پر بقینا معلوم ہو مصداقہ نصین اور یہ
 شایع کی کوئی نصین جاننا کہ وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جسکی کسی لعنت اللہ اکافرین وغیر ذکاٹ درجہ جو فرمایا کہ بھست سبب نقصان
 دین او سیکے ہی اگرچہ بھست محض سبب پیدائش اللہ تعالیٰ کی ہی لیکن طرح پیدا کرنا عورتوں کو اور منہج کرنا او کو عبادات ہی ناقص کرنا اور
 درجہ عورتوں کو مردوں ہی **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى ان کن نبي ابن
 آدم ولم يكن له ذلك وشتمني ولم يكن له ذلك فامسا تكذيبي اياي فقلوه كن يعبدني كما بدأني
 وليس اول الخلق يا هوون على من اعادته واما شتمه اياي فقلوه اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد
 الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن لي كفوا احد وفي رواية ابن عباس واما شتمه اياي فقلوه لي ولكم وسبحاني ان
 اتخذ صاحبة او ولدا واه الخار اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جھٹلا تا ہی مجکو
 بیٹا آدم کا اور نصین لائق و سکو بھست اور بڑا کہتا ہی مجکو اور نصین لائق ہی او سکو بھست پس جھٹلا تا او سکا مجکو پس کھنا او سکا کہ ہرگز نہ زندہ
 کرچکا مجکو بعد تم کی جیسا پیدا کیا ہی جلی بار اور نصین جلی بار پیدا کرنا مجھ پر حلتہ ہر زندہ کرنی او سکی ہی ہر بڑا کہتا او سکا مجکو کھنا او سکا جھٹلا تا
 نے بیٹا یعنی نصار عدیسی یا انکس میں بیٹھو وغیر کو اور جان نہ کریں کہ ہوں پر او وہ لڑنے تائیں اور نہ جھٹلا تا او نصین سبب سے ہر قوم کو بیچ رہا ابن عباس

کی بہت ہی اور سیرد کہنا اور سکا چھوٹا کینا اور سکا وہ اصل سیر فرزند اور پاک ہو میں اس بات کہ ہر او میں کیسکو جو رویا فرزند روایت کی ہے
۱۔ وقت نہیں پہلے بار پیدا کرنا چھوٹا سیر ہر زندہ کہنی دیکھتے بلکہ ہر زندہ کہنا انسان ہی پہلی بار پیدا کرنی ہی کہ پہلی بار کہنا ایک چیز کا مشکل ہونا
جانا چاہی کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی اور سب کو کہہ انسان ہی مگر بہت نیست تو گوئی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی
سے اور پھر توئی کہ جانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لگ شکل جانتی ہیں یعنی پہلی بار پیدا کرنا حاجب و سیر میں قادر ہوا تو دوبارہ پیدا
کرنا مشکل ہی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنِي أَنْ أُنزِلَ
أَدَمَ يُسَبِّحُ لِلَّهِ فَإِنِ ابْتَدَأَ فَتَابَ وَإِنِ عَصَى لَعُنَ لَهُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَّهُ يُرِيدُ الْإِنْسَانَ لِيَفْرَقَهُ مِنَ الْإِنْسَانِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ابتدا دیتا ہی مخلوق بنی آدم کا بڑا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جسیکہ عوام لوگ وقت مصیبت کے
بڑا کہتی ہیں اور میں ہوں زمانہ بچ باہر میر کی ہی حکم بدلتا ہوں میں رات کو اور دن کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لئے لوگ
جن زمانہ کو رات ہی میں نطق کرتا ہوا لاجلہ کہتی ہیں یا نہ نطق کرتی الیا ہوں میں **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَحَ عَلَى أَدَى لَيْسَ مِنْهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدُ تَحِيَّةً فَيُرْمَى وَيُرْمَى فَيُرْمَى مَتَّفِقًا عَلَيْهِ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بہت صابر رہتا ہے اگر کہ سنتا ہوا وسلو ثابت
کرتی ہیں واصلی اوسکی مٹا بہ حافیت دیتا ہی اولکو اور رزق دیتا ہی اولکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ
كَانَتْ بَرْدَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخَةٌ الرَّجُلِ
فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَكَأَنَّهُمْ كَالْبَشَرِ وَأَوْ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ كَانَتْ
بِهِ تَائِبَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا يُبَشِّرُهُمْ فَيَدْعُوهُمُ مَتَّفِقًا عَلَيْهِ** اور روایت ہی معاؤ سے کہ کہا اولکو
نے تھا میں چھپی بیٹھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ویر سو کہہ ہی کہ نہ ہی در میان میری اور حضرت کی مگر کہہ ہی پہلی زین کی پس فرمایا امر
معاؤ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندوں او سکی کہ وہ کیا ہی بند و پیر اور کیا ہی حق بندوں کا اوپر اللہ کی کہ لازم کہا ہی اپنے
پر ساتھ فضل و کرم اپنی کی کہا یعنی اللہ اور رسول او سکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندہ وہی یہہ کہ پوجن او وسلو اور
نہ شریک کرین ساتھ اوسکی کیسکو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت میں نہ کرین وحق بندوں کا اوپر اللہ کی یہہ کہ نہ عذاب کہہ
او سلو کہ نہ شریک کر ہی ساتھ اوسکی کیسکو پس کہا یعنی ہی رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچاؤ نہیں ساتھ اسکی لوگو کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچاؤ
پس بہر و سا کہنی اور عمل کرنا جو پور دیکھی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت واصلی توضیح کی کہ پہلی چار پر سوال پہنی ہی اور
نہ عذاب کر ہی او سلو کہ نہ شریک کر ہی یعنی عذاب سے اسکی کا اندازہ نہ کرین نہیں کہ کیا اگر سبب گناہ کی کہہ عذاب ہی ہوگا تو آخر جو جیکہ کہ راجح
**وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْعُهُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَ
اللَّهُ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَ اللَّهُ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَ اللَّهُ وَسَعْدَيْكَ
ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حُدِّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبِشِرُونَ قَالَ إِذْ أُبَشِّرُوا فَحَسِبُوا مَا مُعَاذٌ حُدِّدَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ تَائِبًا مَتَّفِقًا عَلَيْهِ**

اور روایت ہی انس کہ کا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اور معاذ پیچھی بیٹھی تھی آنحضرت کی اذپر سوال کی ای معاذ کہا انہوں نے
 حاضر ہوں میں رسول خدا کی در حاضر ہوں خدمت میں فرمایا حضرت نے ای معاذ پہر کہا معاذ فی حاضر ہوں ای رسول خدا کی اور
 حاضر ہوں خدمت میں پہر کہا حضرت نے ای معاذ کہا معاذ فی حاضر ہوں ای رسول خدا کی اور حاضر ہوں خدمت میں تہن بارہ بطرح سی
 کہا انس کہ فرمایا حضرت نے تہن کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ تہن کوئی معبود مگر اللہ و تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہی ہوئی تہن اللہ کی
 گواہی دی سچی دل سے مگر عام کرتا ہی اللہ و سکو اور پاک کی کہا معاذ فی ای رسول خدا کی کیا پس نہ خبر دو تہن ساتھ اسکی لوگو کو پس خوشوقت
 ہوں فرمایا سو قتا غمنا کہ نیکو شخص سپرد اشیا رت کی معاذ فی نزدیک مرئی بنی کی و سطحی بجنی کی گنا دی روایت کی بیہ بخاری و مسلم
 ف حضرت کی کسی بار معاذ کو اس ہی پکارا کہ خوب ہوشیاری سے بیہ کلام سنیں و حرام کرتا ہی اوسکو اگر پراد بیہ ہا کہ سنی بیہ کلمہ کہا او
 حق ہی اسکی ادا کی یعنی بری بالوتسی بجا اور اچھی بائین کہیں و سکی ای بیہ بات ہی نہی کلمہ کی کہنی سی چہکارا انہیں ہو جانا مگر جسکو
 چاہی غفور رحیم یوں ہی بخشد ہی یا مراد بیہ ہا کہ اگر ہمیشگی کی جسبی کفار کی ہی ہوگی و حرام ہی اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع ہو
 فرمایا تھا خبر دینا اس حدیث کی سی اور پہل نہوں نے کہدی اس ہی کہ منع او سوقت کی لوگو کو ہی ہا نہو مسلم تہن مبا و اظا ہر معنی عمل کر عمل کرنا
 چہوڑ دین جب نہوں نے دیکھا کہ لوگ عمل مستقیم میں و حضرت نے علم کا چہا نا ہی منع فرمایا ہی بیان کر دی تا سیدنا علی کہ چکا نہوں
و عن ابی ذر قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و حکمہ توبہ ایتھ و هو قائم فاشترکنا ایتھ و قد
استيقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت و ان زنی و ان زنی
قال ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قال ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق
قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق قلت و ان زنی و ان سرق
 پانستہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت کی کہ پراہتا سفید او درو سوئی تھی پہر کیا میں پہر آیا میں او سوقت میں کہ جاگی تھی پس آیا کہ نہوں
 کوئی بندہ کہہنی تہن کوئی معبود مگر اللہ پہر اور پہر کسی یعنی عقدا دس کلمہ پاور خلافت اسکی نہی اور نہ کہہدے گی مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں
 خواہ بعد عذاب کی گنا ہو نہر داخل کری اللہ یوں ہی بی فضل سی بخشد ہی کہا میں اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری
 اور اگرچہ چوری کری کہا میں اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا
 اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اور پخال او در ہونی ناک بڈر کی یعنی اس بات کو اگرچہ مکر وہ رکھی اور تہی ابو ذر سوقت کہ بیہ حدیث
 بیان کرئی تھی اگرچہ خال او در ہونا بلو ذر کی روایت کی بیہ بخاری و مسلم نے **ف** بار بار ابو ذر نے اس ہی بوجہ کہ عجیب طبعی تھی اس
 ابکو **و عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد ان لا اله الا الله و**
وحده لا شريك له و ان محمدا عبده و رسوله فان عيسى عند الله و رسوله و ابن امية و كل من اتى الفضا
الى صلاتهم و ردهم من الجنة و النار حتى ادخله الجنة ايجت على ما كان من العمل مشقوك حكيه اور روایت ہی عبادة
 صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گواہی دی بیہ کہ تہن کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ تہن شرکاب و اس
 او سکی و تحقیق محمد ہی او سکی میں اور رسول و سکی میں اور تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول و سکا ہی اور بیٹا لوڈ ہی او سکی کا یعنی حضرت
 مریم کا اور کلہ و سکا کہ ڈالا او سکو طرف مریم کی اور روح ہی او سکی طرف سی اور بہشت او در و قح بیچ ہیں داخل کر لگا او سکو اللہ بہشت

میں اور اس کے عمل کی ہونے پر اچھا عمل کرنا ہوا بار وایت کی پھیلا سی اور مسلم نے حضرت عیسیٰ کو کلمۃ الہیہ سے لے لکھا کہ کلمہ کن کی کھنسی سی پیدا ہوئی بغیر باپ کے اور زوح المدکی اس لیے لکھا کہ مرد کو زورہ کرتی تھی اور داخل کر گیا ت

بنی بغیر عیدک ابوعبدالکناہور حسن عمر بن العاص قال ائیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتملت بسط مینک فلیا بابعک فسط مینہ فقبتت یدہ فقال مالک یا عمر وقلت اردت ان اشرط قال لشرط ماذا قلت ان یغضبی قال اما علمت یا عمر وان الاسلام ینہم ما کان قبلكه وان الھجج ینہم ما کان قبلكه وان الحج ینہم ما کان قبلكه واه مسلم رو الحدیثان المزویان عن ابی ہریرۃ قال قال اللہ تعالیٰ انا اعنی الشراکاء عن الشراک والاحس الکبیر یاء مراد فی سند کرمہما فی بابی الریاء والذکر انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت ہی عمر وبنی عامر

کے کہ کہا آیا میں پاس سے المدینہ پر مسلم کی پس لکھا یعنی کہ لھو و دہنا تاہہ اپنا تاکہ جیت اسلام کی کر وینیں آپ سے پس لکھو ل حضرت فی دہنا تاہہ اپنا پس لکھ لیا یعنی ہاتھ اپنا پیش رہا یا حضرت فی کہا ہی واطی تیری یومر لکھا یعنی ارادہ کرنا ہون میں یہ کہ شرط کر وینیں فرمایا کیا شرط کرنا ہی لکھا یعنی شرط یہ ہے کہ بخش لکھا ہی واطی تیری یعنی اون لکھا ہو گی کہ پھلی سلام سی کی ہی میں فرمایا کیا خنیں جاتا تو یعنی جان لیمر و تحقیق اسلام لانا اور کرنا ہی اون لکھا ہو لگو کہ پھلی اہل عین اور تعلق جرت دور کرتی ہی اور پھر لگو کہ پھلی اوس ہی اور تحقیق حج دور کرتا ہی اون لکھا ہوں لگو کہ پھلی اوس میں روایت کی یہ مسلم فی اور دونو حدیثین کہ روایت کی لکھی عین روایت ابو ہریرہ سی سر پھلی حدیث کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسر حدیث کا سر پھلی ہی اکبر بار دانی ذکر کر لگی ہم ان دونو حدیثوں کو حج باہون ریا اور کر ہی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ یعنی مضامین والی فی یہ دونو حدیثین کتاب اللہ بیان میں روایت کی ہیں دہنسی بھان ذکر کرنا اذ نکا مناسب جانا

وہان ذکر کی ہیں در سلام لانی سی حق اللہ کی در بندگی سب بخشی جانی عین لیکن بندگی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت و حج سحر حق اللہ یعنی گناہ اولی بخشی جانی ہیں نہ نہ بندگی البتہ بندگی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت و حج سحر ایسا رسول اللہ اخیر فی یعمل یحلی الحنۃ و یباعد فی من النار قال لقد سالت عن عظیم ولائہ لیسب علی من لیسب اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشکر بشتیاء و تعظیم الصلوات و توفی السنۃ و تصوم رمضان و تحج البیت تو قال الا ادلک علی انوار الخیر الصوام حنۃ و الصدقۃ تطغی الخیۃ کا یطوح الماء النکاد و صبا فی الوجہ فوجبت اللیل ثمراتہ تنجانی جنوہم عن المضاجح حتی یلکم یعملون روایت معاف سی لکھا ہا یعنی اسلئے ان خبر و جملو ساتھ عمل کی کر دخل کری مجاہد بھشت میں اور درو کہی جملو کہ فرمایا تحقیق پوچھا تو ہی اب ہی کام ہی و تحقیق البتہ یہ ہے ہاں سے

جہاں ان کر ہی اللہ پر اسکی وہ یہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شراک ساتھ اولی لکھو اور یہ لکھا کہ نماز کو اور وہی زکوٰۃ اور کھہ روزی رمضان کی اور حج کرنا خدا کا پھر فرمایا کیا تبتلا و نہیں جملو در وادی خیر کی یعنی تکی سب نیکی کو پچھا ہی روزہ و مال ہی یعنی اوسکی سبب گناہ اور ان روزہ سی پچھا اور سردینا بھجا دیتا ہی گناہ کو جیسا بھجا نامی باقی ان کو اور نماز شخص کے درمیان تکی یعنی سہی طرح وہ گناہوں کو دور کرتی ہی پھر پھر ہی یہ ہے آیت تنجانی جنوہم عن المضاجح بھان لک پچھی لیکھون تکف یعنی ساری تیر پھی کہ عہدہ سحرہ میں امین بیان خوبی تہجد گزار نکا ہی تو قال الا ادلک بئنا لیس لاکھرو عمن ذرۃ ذرۃ سبنا قلت بلی یا رسول اللہ قال اسراکھما الاسلام پھر فرمایا کیا تبتلا و نہیں جملو سلام کا اور تمون رسکا اور بندہ ان اوسکی ہا یعنی ان تبتلا ہی رسول اللہ یا لکھم کا اسلام تک سلام کا یعنی اصل در سر مور دین کا کہ دین بغیر

اوسکی وجود پر ایسی جلیسکی بدن بغیر سیرگی وجود حسین پڑنا اور ستون و سکا دین اوس شہری اور قوت پر ایسی جلیسکی ستونسی جھت اور بلند کر
کوہان کر دین اوس بلند ہووی اور مراد اسلام شیخا دین میں کزنا تب ہوتی اوس ہی اصل دین کی **وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ**
وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ **قَالَ الْاَخْبَرُ كَمَا بَدَا ذَلِكُمْ كَلِمَةً قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللّٰهُ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كَلِمَةً**
عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ اَنَا لَمَّا اخَذَ بِلِسَانِكَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُكَ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَيَّ
وَجِيهِي هُمْ اَوْ عَلَيَّ مَنَاجِرُهُمْ اَلْاَكْصَابُ السُّنَّةِ تَمَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو يَلِيزَةَ وَاسْتَوَانَ وَسَكَانَا زَهْرِي اَوْ بَلَنْدِي كُرْمَانُ وَكَيْسِي حَبَابُ
ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دار کرو میں تجکو ساتھ وچین کر کے مال اور بڑھو ان سب کی کہانی میں بتلائی اسی غیر خدا پس پر ایسی زبان آئی اور فرمایا بلند کر
تو اوپر اپنی اسکو پھر کھائی میں ہی نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پر ایسی جاؤنگی ساتھ وچین کر کے ہم پر ایسی ہیں ساتھ و سکی فرمایا اگر کری تجکو مان
تیری اسی معاذ و حسین گراؤنگی لوگوں کو بیچ کر کی اور پونہ و فیکسی یاد پڑنا کون و فیکسی گرا بتین زبانوں فیکسی روایت کی بھتہ خدا اور ترمذی
اور ابن ماجہ زنی ف گم کری تجکو مان تیری معنی اسکی بھہ میں کہہ رہے لیکن بیان بھہ معنی مراد حسین بلکہ بھتہ ماریا و بھتہ غفلت ہے کہ
بتین زبانوں فیکسی یعنی جو بتین کہہ جو کفر و گناہ کی ہوں جسے کلمات کفر کی اور گالیان اور غیبت وغیرہ **وَسُكِنَ اِنِّي اِمَامَةٌ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْبَبَ اللّٰهُ ابْغَضَ اللّٰهُ اَعْطَى اللّٰهُ مَنَعَ اللّٰهُ فَقَدْ اسْتَحْجَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ
ابُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمِ تَلْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدْ اسْتَحْجَلَ اِيْمَانَهُ اور روایت ابی امامہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھی وہی اسکی اور بغض رکھی وہی اسکی اور وہی وہی وہی اسکی
یعنے جو کام کرئی وہی اسکی رضامندی کی ہی کری پس تحقیق پورا کیا اوسنی بیان روایت کی بھہ ابو داؤدی اور روایت کی بھہ ترمذی نے معاذ میں اتر
سے ساتھ تقدیم اور تاخیر کی اور او میں بھہ ہی پس تحقیق کامل کیا اوسنی ایمان ہی کو **وَسُكِنَ اِنِّي اِمَامَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاِحْتِمَالِ احْبَبْتُ اللّٰهُ ابْغَضَ اللّٰهُ وَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمِ تَلْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدْ اسْتَحْجَلَ اِيْمَانَهُ
علموں طرح کی دوستی رکھنی بچہ را خدا کی دوستی رکھنی بچہ را خدا کی روایت کیا اسکو ابو داؤدی نے بھتہ میں فرمایا اگر جلیس ہی کو بھتہ حال ہوگا
برسی با تو تسی بھتی بچیکا اور بھتی بتین کر گیا **وَسُكِنَ اِنِّي اِمَامَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاِحْتِمَالِ احْبَبْتُ اللّٰهُ ابْغَضَ اللّٰهُ وَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمِ تَلْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدْ اسْتَحْجَلَ اِيْمَانَهُ**
المسئل من لسانه ويكفره وانما من من امنه الناس على دنائهم وامنهم روه الترمذي والنسائي وزاد البيهقي في شعبه الايمان برواية فضالة الجاهل من جاهد نفسه في طاعة الله ثم اخرج من غير الخطايا والذنوب ورواية هي الترمذي
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ کہ سلامت میں ہمان زبان اسکی و ساتھ اسکی اور پورا مومن وہ کہ امن میں پڑے
لوگ پہنوں پورا مومن پر روایت اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بھتی نے بیچ کتاب الایمان کی ساتھ روایت فضالہ کی در کمال حصا و ترمذی
وہ جسے شفت میں ڈالنا پس کو بچہ بندگی بندگی اور صل حشر کر نوا اودہ جسے چھہ پڑی جمہولی گناہ اور بڑی گناہ **وَسُكِنَ اِنِّي اِمَامَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
خطبنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له رواه البيهقي في شعبه
اور روایت اس کے کہ کہا کہ خطبہ فرمایا کہ جو غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کر فرمایا حسین پورا ایمان وہ اسکی فیصلہ امت و اولی و توفیق پورا دین اسکی کہ کہیں
عقدہ اسکی روایت کیا اسکو بھتی نے بیچ شعب الایمان کی **الفصل الثالث عشر عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول**
اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله حرم الله عليه النار رواه مسلم

میں بس مست گیا میں جیسی کہ مستی ہی تو مری یعنی بہت میں جا نیکی ایسی اور یہ لوگ انی میں بچی میری پس فرمایا امی ابوہریرہ اور دین
 جگہ دو لونا پوسن میں بس فرمایا لیجان دونو یا پوسن کوف تا لوگ معلوم کریں کہ حضرت باس ہی آیا ہی فمن لقیك من وراة
 هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبئس ما يجتبه فكان اول من لقيت عمرا
 فقال ما هاتان العلات يا باهرية فقلت هاتان نعلان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت
 بهما من لقيت يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بئس ما يجتبه فصرخ عمر بين يدي
 خذت لاستي فقال ارجع يا باهرية فوجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتشت بالبعاء
 وسكنتي عمرا واذ اهو على اثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا باهرية قلت
 لقيت عمرا فاخذته بالذي بعثتني به فصرخ بين يدي صرخة حررت لاستي فقال ارحم فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حالك على ما فعلت قال يا رسول الله يا لي انت واهي اعثت
 اباهرين بعديك من لقي يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بئس ما يجتبه قال نعم قال
 فلا تفعل فابت اخشى ان يتكلم الناس عليك فخلصهم يعملون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحرم
 میں جو ملی تجسی بچی اس باغ کی گواہی دیتا ہو سکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللیقین رکھتا ہو ساتھ اسکی دل و سکا پس بشارت دی
 اوسکو بہت کی پس تھا اول اون لوگوں کا کہ ملاقات کی میں عمر پس کہا کیسی ہیں یہ دونوں یا پوسن امی ابوہریرہ کہا میں یہ دونوں
 یا پوسن ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہی جگہ ساتھ ان دونوں کی جس کے لو میں گواہی دیتا ہو سکی کہ نہیں کوئی معبود
 مگر اللیقین رکھتا ہو ساتھ اسکی دل و سکا بشارت دین میں و سکو ساتھ بہت کی پس مارا عمرنی در میان چہاتی میری کی پس
 کہ میں بچی کی بل پس کہا پھر چاہی ابوہریرہ پس پھر آیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس داڑھ کی مینی ساتھ روئی ملی اور
 غلبہ کر چلی آئی مجھ پر پس ناگہان وہ بچی میری پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی حال تیرا امی ابوہریرہ کہا ہر
 ملا میں عمری پس خبر دی اوسکو ساتھ پیغمبر کی بھیجا مینی جگہ ساتھ اسکی پس مارا در میان چہاتی میری انارکڑ میں پچھا اسکی بل اور
 کہا پھر چاہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امی عمر کیا سبب ہو جگہ وہ پیغمبر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمرنی با رسول خدا قرآن ہو پاس
 تمہاری اور ان سے کہا بھیجا تھا مینی ابوہریرہ کو ساتھ یا پوسن میں کی جو ملی گواہی دیتا ہو اس بات کہ نہیں کوئی معبود مگر اللیقین رکھتے
 والا ہو ساتھ اسکی دل و سکا بشارت دی اوسکو ساتھ بہت کی فرمایا کہ ان کہا عمرنی پس کی بچی کہ تو کہ میں ڈرنا ہوں اس بات سے
 کہ پھر و سکا کہین لوگ اس یعنی بشارت پر او عمل کرنا چوڑ دین پس چوڑ دی اوسکو کہ عمل کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اسے پس چوڑ دی اوسکو وایت کی میں سلم نے کہ کوئی گہی کیو نہ کروا ہو اعز کو کہ حضرت ایٹھ شخص کو ایک ماہ بھیجا نیکو فراموں اور
 وہ منع کریں اور پھر دین و سکو جواب و سکا یہ ہے کہ حضرت عمر جانتی ہی کہ یہ ابوہریرہ یا ابوہریرہ نا اور جب میں بلکہ واسطی خوشی منو منو ملی ہے
 اگر دوسریں گی تو اعما کر سکی پھر چنانچہ حضرت نے خود ہی فرمایا تھا اذ یجکلو لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی
 ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چوڑ دی عمل کریں اور اگر ماطور وجوب ہے ہونا کہ سیکو فرماتی چوڑ دی
 حضرت عمر کا کیا مفاد ورتہا کہ منع کرتی **و** معاذ بن جبیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معاوية بن ابي سفيان

اِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل ہی کہا فرمایا وہی سیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کجنامی بہت کی گواہی دینا اسکا کہ
 کہ نصیب کوئی معبود سوا خدا کی روایت کچھ حدیثی حسن عثمان قال ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي
 حزنوا عليك حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكدت منهم فبينما انا جالس من عند علي بن ابي طالب وسكت فلكم
 الشعر فافشيتك في غيري الى ابى بكر ثم اقبلت حتى سئل علي بن ابي طالب فقال ابو بكر ما حاكك علي ان لا تترك لي اخيك عمر اسلما وقد
 اور روایت ہی حضرت عثمان ہی کہ کما تحقیق کتنی مر بار و نمین ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی نگین شو اور آنحضرت کی
 یسا نلک قریب تھا کہ بعضی اومنین ہی واقع ہون دوسا میں نبی و سواں یہ تھا کہ حضرت کی انتقال ہی دین شریعت تمام ولی کہا عثمان کی
 اور تھا میں دین ہی اوس وقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گدڑی چھری اور سلام کیا پس میں خبر دار ہوا ساتھ اس سلام کی اپنی سبب آپول کی پیش کیا
 کی غیر کی طرف اب بکر کی بھرائی دونو یہاں تک سلام علیک کے اور پیر ہی کھٹی دونوں فی پس کہا ابو بکر کی کیا باعث ہوا انکو اسپر کہ جو اپنی نبی سلام
 کا بعضی اپنی عمر کھائی کہ نہیں کیا ہی ف یعنی نصیب جانتا میں کہ جواب کیا ہی ہونی فقال عمر بن ابی و اللہ لقد فعلت قال قلت و اللہ
 فاشعر من انك قلت ولا سئمت قال ابو بكر صدق عثمان قل شعرك عن ذلك امر پس کہا عمر فی ان قسم ہی اللہ اللہ کیا تو ہی کہا
 عثمان فی کھائی قسم ہی اللہ نصیب خبر کھی مبی بعد گدڑی ہوتی میرا اور نہ سلام کیا ہی نبی کہا ابو بکر فی رچ کہا عثمان فی تحقیق باز رکھا انکو اس
 کہ کام فی یعنی گاہ ہونی ہی ساتھ گدڑی عمر کی در سلام اونکی ہی فقالت لاجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى النبي صلى الله
 عليك سلام قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر پس کھائی ان کہا ابو بکر کی کیا ہی وہ کھائی کہ وفات کی اللہ
 فی نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اس کہ پوجین ہم اون نجاة اس امر کی ہی ف مراد امر ہی بعد ہی کہ دوسو نکو خطری بہت و طبیعت ہی
 عبادت اللہ کی میں در سک غیر میں انکی وسطی پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب نجاة کا قال ابو بكر قد سألته عن ذلك فقمت
 اليك قلت له يا و انت و احمي انت احمي بها کہا ابو بکر فی تحقیق پوجھ لیا مینی اسکو حضرت ہی پس کھڑا ہوا میں طرف ابو بکر
 اور کھائی او نکو فرمان ہو با پس تامل اور ان سیر بھاری تم لایق تر ہوا ساتھ پوجھیں ف کیونکہ کمال قریب کتنی ہو حضرت ہی اور میرا
 رکھی ہو علم کی حاصل کر بیجا قال ابو بكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال صلى الله عليه وسلم من قبل صير
 الحكمة التي تحضرت على عبي قد دها فمهي لئلا نجاة رواه احمد کہا ابو بکر فی کھائی ہی رسول اللہ کی جس ہی ہوگی نجاة اس کام
 ہی پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص قبول کری مہسی وہ کلمہ یعنی کلمہ کی بیان کیا تھا مینی اور چچا اپنی کی پھر قبول کیا اوسکو
 نے پس وہ کلمہ اسطی و سکی نجاة ہی روایت کی چھ حدیثی حسن البغدادي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 لا ينوي على ظمها لأرض بيت مكدرو ولا ورا الا ادخله الله كلمة اسلام بعض من يزود ذليل اما بعد هو الله
 فيجعلهم من اهلها او يدينهم فيديون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد
 اور روایت ہی متھاد ہی بعد کہ ستا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی نصیب باہیکا اور بیٹہ زمین کوئی گھر مینی کا بنا ہوا ہوا تھیکہ اگر وہ
 کہ بیجا اللہ دوس گھر میں کلمہ سلام کا ساتھ عزت ہی عزیز کی اور ذات مینی ذلیل کی باعث بیجا اونکو اللہ پس گردانی گا اونکو اصل و س کلمہ کا ذلیل بیجا
 اونکو پس سرمان بر وار ہونگی وسطی دس کلمہ کھائی پس گا دین تمام وسطی خدا کی روایت کی چھ حدیثی ف مراد زمین زمین جزیرہ عرب کھی
 اور اسکی گردونواح کی اور شہر میں در گنا زمین گھر مینی کی ہونی میں اور جنگل میں ہونی کہ گنوار زمین ہی نصیب میں فرمائی ہیں کہ کوئی مسکن نہ ہوگا

شمر خواجه کلمه در نقل کریم از حسین علیه السلام کما یاخذت و کما العینی بسبب جمل کرنی کلمه پس کریم اهل و سکا که نامدم مرگ کلمه ثابت ریسما با اول
کریم بسبب قبول کرنی کلمه پس سان بر او بر کلمه یعنی چیز بدینا قبول کرنی مثل اور ذمی هونگی **وسن** وهیب بن مینه قبیل له الیک السلام
الله یفتناح البعثة اور روایت ہی وہب سے منبہ کی سی کہ کھایا واسطی سے کیا نہیں جی الا اللہ الا اللہ کبھی جنت کی رضا جبکہ غیبت اللہ
وہب سے عمل کرنی پر اور تشبیہ کے اوکی ترک پر لوگوں سے یہہ کہا جو کہ نور ہوا سطلاب کا یہہ تھا کہ بس یہہ کلمہ کافی جی جنت کی دروازہ کی کلمنی کی
عمل ہون بانھون قال بکی اولکن لیس مفتاح الاولیٰ اولئک استنان فان جنت مفتاح لئک استنان فین لئک اولئک کیف لئک وہ
البحار فی تفسیر کتب کبیرا کبیرا وہب کہ تفسیر ہی ولیکن نہیں ہون کبھی مگر اور واسطی اوکی ہون ہین فذاتی پس اگر لاویہ کبھی کو کر واسطی اوکی
ذماتی ہین کھولا جاوی واسطی تیری اور اگر نہ لا یا سطر کی کبھی نہ کھولا جاویگا واسطی تیری روایت کی یہہ بخاری ہی نی چہ ترجمہ باسکف مراد
ذماتوسی یہہ ہی کہ زمین کلمہ کی تصدیق کبھی در زبانی او راھوا ایسا اور تا بعد ہوا حکام اسلام کا بلا جبر مراد ذماتوسی اعمال نبیہین
اس صورت ہین معنی یہہ ہونگی کہ جب تک اعمال نہ تھی ہونگی بسلی بانھین داخل ہوگا مقصود مسالمتھین ثابت کرنی عمل ہین **وسن** ابی ہریرہ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر اشراكها
الى سبعين ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له اثنتي عشر اشراكها حتى يبقى الله مفتوحا كيكوه اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہ کھانا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنوت اجماعی ایک تمھارا اسلام ہی کو یعنی ساتھ صدق دل و خلوص کی پس جو کبھی کر گئی و سکو
کھے جاتی ہی واسطی و سکی دس برابر او سکی ساتھ برابر تک رجو برائے کر تھی او کبھی جاتی ہی مانند او سکی بیجا خاکک ملاقات کر ہی اللہ روایت
کی یہہ بخاری و مسلم فی حاصل یہہ کہ ایک نیک کی دس نیکیاں کبھی جاتی ہین اور جہی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کے سات سو تک
یکہ بعضی جگہ زبانی چنانچہ حرم ہین ایک لاکھ کبھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی تھی کبھی جاتی ہی کمال عبادت پاک پروردگار کی
سن ابی امامۃ ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك و
سألتك سيئتك فانت مؤمن اور روایت ابو امامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یاھی ایمان یعنی نشانہ
درستی ایمان کا کیا فرمایا جس وقت کہ خوش کری تجھ کو کبھی تیری اور ناخوش کری تجھ کو برائی تیری پس تو سن **ف** یعنی خوش ہوو بسبب کلمہ توفیق پر
مدد کی اور بسبب توفیق گاہ او سکی دل ناخوش ہوو بسبب **ف** و عذاب کے اور دور ہوئی اوکی دیکھا ہی پس تو موئن کیونکہ موئن کامل تیر کر تھی طاعت
و کلام ہین و اعتقاد کر تھی جزائز کا ان دونوں پر خلاف کا فر کی کہ وہ کبھی نہیں فرخ کر تا در میان ان دونوں کی اور کبھی پر و انھین کرتا او کی کرنی نہ کر
کہ قال رسول الله فيما الاثم قال اذا كمال في دينك شيء فادع رفاة احدكم او شخص في ابي رسول خدا کی پس کیا ہی گنا فرمایا
جس وقت کہ تردد کر ہی بیج دل تیری کی کبھی خبر پس جھوڑی و سکو روایت کی بھلہ حمدنی **ف** کیا ہی گنا یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جنت ورت ہین کبھی
کبھی ہم اوکی جنت ہین نمودار شدت ہو کر او سکا گل جو جو ہر راہیہ حال ہی گوئی ان کی ہی بری بات اور لو ہین کبھی جی خاطر جمع اوہ نہیں ہوو
سن عمر و بن عیسیٰ قال انبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك على هذا الاثم
قال خير وعبدك قلت ما الاثم قال طيب الكلام و اطعام البطارق قلت ما الايمان قال الصبر
والسماحة قال قلت اى الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده قال قلت اى الايمان افضل
قال خلق حسنة قال قلت اى الطهور افضل قال طول القنوت قال قلت اى الهجرة افضل و قال

ان فحی مائک کانت قال قلت فانی اجماع افضل قال من عجز حوادہ و اھنی قد دمتہ قال قلت اکتی
التساعات افضل قال جوف اللیل الا حیرۃ احمدا اور روایت ہی عمرو بن علقمہ سے کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس کہا میں یا رسول خدا کون تپا ساتھ تھامی اور پاس دین کی یعنی بندار میں فرمایا ایک ناز تپا یعنی لبو بکر اور ایک علام تپا یعنی بلال کہا
کیا یہی علامت اسلام کی فرمایا یہی کلام اور کہلانا کہانی کا کہا میں کیا میں بائین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنا یعنی رمی باؤنحو
باز رہی اور مستعد ہو کر فی طاعات پر کہا کہ کہا میں کونسا مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت میں مسلمان زبان ہوگی سی اور تہہ وسیکی
کہا پھر کہا میں کون سی بات ایمان میں بہتر فرمایا خلق نیک کیا کہ کہا میں کونسی چیز نماز میں بہتر ہے فرمایا اگر ارہنا دیر ہو گیا کہ کہا میں کون
سجرت بہتر ہے فرمایا یہ کہ جو طوبی اور سچ کر کہ ناخوش رکھتا ہے تب یہ کہا پھر کہا میں پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جا کر
گھوٹا اوسکا اور مارا اجاوی دو خود کہا کہ کہا میں کونسی ساعت ساعتموٹنی بہتر ہے فرمایا در میان رات کا اخیر یعنی جو تہائی حصہ یا یا نچوان
حصہ رات کا روایت کی پہلے حدیثی و کن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
لقد لیت اللہ لایبشرک بہ شیئا ویصیبی الخس ویصوم رمضان عجزا لہ قلت افلا ابشیرہم یارسول اللہ
قال نعم یقول رواہ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل کی سی کہا اور کونسا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی
جو شخص ملقات کری اللہ کے تیرے کہ تاہی ساتھ وسیکی کسی اور نماز میں پڑتا ہو یا نچوان اور روز رکھتا ہو رمضان کی بخشش کیجا ویگی واسطے
اوسکی کہا میں کیا نہ بشارت دینوں و نکوای رسول خدا کی فرمایا کہ جو پڑھی اذکر کہ عمل کرین روایت کی یہ حدیثی و بخشش کیجا و دیگر
یعنی صغیر گناہ بخشش جاویگی یا بکثیر اگر چاہیگا اللہ تو بخشیدگا اور ہمیں ذکر حجہ اور تکرہ کا اس ہی نہ فرمایا کہ ہر سی برفض نہیں بلکہ افغان
ہے پر میں عمل کرین یعنی بخشش کرین زیادتی عبادت میں اور سپر بہرہ رساند کہ یہ نہیں اور ہر سی کام نہ کرنی لگین **کنہ اللہ سائل**
الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل ایمان قال ان تحب للہ و تبغض للہ و تعول لیسانک فی ذکر
اللہ قال وماذا یارسول اللہ قال و ان تحب للکتاب من صلیت لنفسک و نکر لہم ماتک کہ لنفسک رواہ احمد
اور روایت ہی معاذ سے کہ پوچھا میں صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر چھ خصلتوں ایمان سے فرمایا یہ کہ دوستی رکھی تو واسطی اللہ کی اور دشمنی
رکھی تو واسطی اللہ کی اور جاری رکھی تو زبان سے کونج یا خدا کی یعنی ساتھ حضور دل کی کہا پھر کیا یہی ہی رسول خدا کی فرمایا اور یہ کہ دوست
رکھی تو واسطی اللہ کو کر لے اور جو کر لے دوست نہ کہتا ہی واسطی اللہ اور کردہ واسطی اللہ اور کر لے کہ وہ کہتا ہی واسطی اللہ یعنی نچوان بلکہ وہ اسکی لہجہ میں **بل**
الکبار و علامت الفتن یہ باب ہے بیان گناہ کبیرہ اور نشانہوں نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرعین اوسکی کرنی بوجہ
ہو یا و عید خدا کا یا ہو اوسکی کرنی بقرآن اور حدیث صحیحہ میں یا باطلاق شرعین اوسکی کہ آیا جو کسی اصحاب پر ہتک مت دین کی ہو پس جس نے
کفر یا فساد اور سکا مثل فساد کبیرہ کی باز یادہ اوسے ہوا منع اوسے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک مت دین کی ہو پس جس نے
یہ بات نہ وہ صغیرہ اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہیں بعضی بہت بڑی اور ہر سی میں بعض اور حدیث میں جو مذکور ہوئی ہیں بعض میں مذکور ہوئی
بلکہ جو سنا لیتے ہیں والی کی تو زبان سے فرماتی اور مولانا جلال لدین دوا وغیرہ نے کبیرہ بقیہ کی ہیں ہتک مت دین کی ہو یا فساد
کبیرہ و شرک کر ہی باعبادت میں یا استغاثت میں یا حکم میں یا قدر میں یا تصرف میں یا پیدا کر لین یا پکار لین یا کہنی میں یا نام کہنی میں یا ذکر
کر لین یا نذرانی میں یا لوگوں کی موروثی میں یعنی کسی اللہ کو کسی کام سپرد میں نہ اوسکی جانی اور شہادت صراحتی گناہ پر کہنی اور نہ حق

خون کرنا اور زنا اور اہلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پیے اور تشنگی کی چیز پیتی اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور حرام
 کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جس کا باوجود قدرت کی اور علیہ کفار کی اور بیابان
 کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور جو بھی اور کاسے تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لینا اور مردی اور عورت بانگرا من کو تہمت زنا
 کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور رخصت و رمضان کا قصد یا بے عزت کرنا اور قسم جوئی کہانی اور عاتقا کا ٹٹا اور بابا سے سلما لٹو نا حق سنا اور ان کو
 نافرمانی کرنی اور کافر دیکھ کر لڑائی سے بہانہ اور مال تہیوں کا ناحق کھانا اور باپ تول میں خیانت کرنی اور نماز الگ بھی وقت سے پہلے اور سلاطین
 ناحق لڑنا اور جھوٹا آنحضرت پر باندھ لینا اور بڑا کھانا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتوں کو اور انکار کرنا انکا اور ہتھیار کرنا ساتھ لگی اور انکار کرنا ضروری
 دین کا اور بڑک کرنا نماز اور رکوع اور سحر اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو بڑا کھانا اور گواہی بے عزت چھپانی اور رشوت لینے
 اور خاوند جو رو میں لڑائی ڈولوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور سہرت کرنا اور فراموشی کرنی اور فساد
 کرنا زمین میں بیچ مال در دین اور ہمیشہ صغیر و کبیر کرنی اور مرد دگر کرنی گناہوں اور رعیت دلالی گناہ پر اور گناہ ساتھ مزا میر کی اور
 ستر کھولنا حمام میں روبرو لوگو کو کھلی و برخل کرنا اور واجب سے اور قتل کرنا نفس سے اور تعلق کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی میں بیہ گناہ میں
 زیادہ سے اور کسی کہ غیر اپنی کو باسی اور کبھی منکر کی پشاپ و رسی سے اور ناید اپنی ساتھ لودنی کی اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سے عہد
 شکنے کرنی اور طعن کرنا شوہر میں و بیچی پانچھی کرنی ازراہ تکبر کی اور گیس کی طرف بلانا لوگو کو اور نوحہ کرنا اور بر اطر لقمہ کھانا اور شہاد
 مسلمان بہائی کی طرف کرنا ساتھ تیر چیز کی اور خو جا کر ناکسکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سے یعنی مثلاً ڈاڑھی منڈ وادی یا
 تہو ٹیسی ناک وغیرہ کا ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کے اور کج روی کرنی حرم میں اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا سکر دیکھ کر اور جنتی
 کھیل کر بالاتفاق حرام ہیں کھیلنے اور کھانا مسلمان کا مسلمان کو ای کا فر اور نہ عدل کرنا در میان بیسویں نوبت میں اور زین کرنا اور حاکم
 سے صحبت کرنی اور گرائی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا اور
 خوبصورت کو اور کسی گھر میں جانا کھانا اور کسی کی گھر میں بغیر اسکی اذن کی جانا اور دیکھنی اور عزم ساتھی کرنی اور امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر نہ دیکھتے رت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کی بہلاننا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب
 اور رحمت خدا سے نامید ہونا اور اکی انعداب سے بڑھنا اور حشرات عالموں اور حافطوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا سفارہ کو اور ہونو

سوا اکی اور بی بیہ تہمت شکوہ میں کہ حضرت شیخ محمد احنی رح نے لکھا ہے اور کتاب بن خیم مصنف بحر اللیق کی میں لکھی ہیں **الفصل**
الاول فصل من عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله اى الله انك بؤ عتدا
 الله قال ان تدعى بالله نذرا وهو خلقك قال ثم اى قال ان تقتل وكذلك خشيتك ان يطعمم معك
 اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی ہے کہ لکھا ہے ایسا شخص نبی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اسکی فرمایا کہ
 شہر اور تو سیکو و اسطی خدا کی شریک در حال انکہ وہ نبی نبی پیدا کیا شجک کہا اوسنی پہر کونسا فرمایا کہ یہ مار ڈالی تو اول راہی کو اس نے بھر
 کہ کہا وہی ساتھ تیری **ف** ملا علی قاری رح نے ان سے لکھا ہے کہ اللہ عبادت میں کونسا شریک ہی پکارا میں نے جنتی لکھا ہے کہ
 اسے طرہ اور کو بی کہی باقلانی ہماری نہیں حاجت بلکہ وہ گناہ ہے بھی ہے اور عتہی ام جاہلیت میں کہ جسے اہل کی درسی اولاد کو
 مار ڈالی تھی کہ کہلانا پلانا پڑیگا اوس سے ہی منع فرمایا **قال ثم اى قال ان تزاین حدیكہ جارك فانزل الله تعالی**

تصدیقاً فیما دلت الذین لا یدعون مع اللہ لها اخر ولا یقتلون النفس التي حرم اللہ الا بالحق و الذین انزلت
 صریحاً علیہ کتبه کما یفرکون فایضا کما یفرکون عورت مسایه کی سی بس زل کی اللہ تعالیٰ فی سبطان یکی حبیبہ آیہ اور جو لوگ کہ نہیں
 بگارتی ساتھ اللہ کی معبود اور جو اور نہیں اور ڈالتی اور جن کو کہ حرام کیا ہی اللہ کی مگر ساتھ حق کی یعنی حکم شیخ حبیبی حدیقا خاص میں مانتی ہیں
 اور نہیں نہ ان کی تا آخرت روایت کی بخاری و مسلم فی حبیبہ آیہ سورہ قافین ہی امین برزنا کا ردون وغیرہ کی اور عذاب ہونا اپنے بیکر
 ت اور اور ڈالتا اور نہ انکے نام طاق بڑی گناہ ہیں لیکن اولاد کو مارنا اور مسایہ کی بی بی سی نہ انکے ناہجبت بڑی گناہ ہیں **وعن عبد اللہ**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **التکبر کما لا یشکر لہ باللہ** **وعقوق الوالدین** **وقتل النفس الیمین الموعود**
 رواہ البخاری و فی رتبہ الفتن و شہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر
 نے رو کی ہی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گناہ بڑی ہے میں شرک کہ ناساتھہ اللہ کی اور نافرمانی کرنی اور انجان کا اور قسم کھانی
 جھوٹی روایت کی حبیب بخاری فی ابویج روایت سے کہ جسوئی گواہی دینی پہلی جسوئی قسم کی روایت کی حبیب بخاری و مسلم فی حبیبہ آیہ متفق
 کے ابتدا ہی کی بھی الی حدین یعنی ناقہ بنا دینی مان باپ ماں کو نہ کون چاہی اور باپ کو نہ کون چاہی یا نہ دی لیکن یہاں ہی کفر یعنی کفر کی ہی طاری ہے اور تفسیر
 غریبی میں ہے تفسیر جلیلہ بالورایح ہاکی لکھا کہ ان باپ کس ساتھ سنان کر نہیں تین باتیں چاہیں اول یہاں ہی زبان ہی اور خاصہ وغیرہ ہی دوسرے
 خدمت ان کی کرسی بدن اور مال ہی سیر جس وقت بلا دین ضروری لیکن قسموں خیر مفضل بیان تھیں کہ خدمت کر نہیں شرط تھیں کہ وہ محتاج یکی
 ہوں اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گزار کی ہی لہر اگر وہ محتاج نہ ہوں یا تھیں شخص رت نہیں کھتا اور جب نہیں یا تھیں شرط تھیں کہ اگر
 حاضر ہوں میں منفسدہ شہادت خصوصاً اور واجب نہیں اور اگر والدین یا اباک و نہیں ہی کھی کہ طاعات نقل مستدا کر اور جاری ہا ہیں حاضرہ بجلا اور
 اگر کہیں کہ واجبات ترک یا حج فرض کی ہی مست جا نہ قبول کری اور اگر سنتوں موکدہ کی ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر ہیں
 یہ ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کر دے اور بیخراطاعت نہ کی کری اور اگر عادت ڈلوا دین سکر کے حکم اور نہ قبول کری اور یہیں غموس تھیں کہ گذشتہ جھوٹی بات
 بر جا کہ قسم کھاوی جسے کہتی ہی حبیب باہت نہیں کہ اور واقع میں وہ بات کی تھی **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اجبت علی المسلم ان یشترک فی عبادۃ اللہ و ما ھن قال الشکر لہ باللہ والحق و قتل النفس
التي حرم اللہ الا بالحق و اکل الربوا و اکل مال الیتیم و التثانی یوم الریح و قذف المحرمات المؤمنات الغافلات متفق علیہ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہجرت مسات چہرہ ہا کہ کر نبی الیون ہی عرض کی صاحبنا یہ رسول اللہ رو کیا میں
 وہ فرمایا شرک کہ ناساتھہ اللہ کی اور جادو کرنا اور مارنا اور جن کا حرام کیا اللہ کی مگر ساتھ تھیں اور کہا نبیاج کا اور کھانا مال ہجرت کا اور پیٹہ دینا ان ڈالتی
 کے کافرون ہی اور تہمت کرنی ساتھ نہ انکی عورتوں ہاں انوں ہاں والیون ہجرت روایت کی حبیب بخاری و مسلم فی حبیبہ آیہ ہی ہا ہی جو شرک
 ہر کسی کو پیر کرنا لہم ہی کہ در ساری عبادتوں کا پیر یعنی شرک کو ہی عمل قبول نہیں ہوتا اور ہجرتا جا تا ہی جسے اللہ تعالیٰ فرمایا ہی ان اللہ لیس ان
 بنویفنا دون ذلک ان الیون اللہ شکر کو نہیں ہتا اور سوا شرک کا اور گناہ جو چاہتا ہی شہید یا ہی لیس تعریف اور قسم شرک کہ کتابوں متبیین ہی
 نام کتابوں کی ہاں ہوتی ہیں خوب حال کری ہیں اور ہی اسی شرح محمد بن شکر شرک کہ شرک عین شرک لکھتی ہیں کہ غیر خدا کو شکر یا کر ہی الوہبہ میں یعنی وہ جب
 الوجود جانی جسے کہ جس ہر مان در بزدان کو کہتی ہیں یا غیر خدا کو الیقین عبادت کی جانی جسے کہ پرست کرتی ہیں اور شرع میں شرک کہیں کفر
 کے ہے آہی جسے کہ حضرت شیخ عبدالحق فی ترجمہ مشکوٰۃ میں نہیں اور تفسیر کو کہ شرک عقائد میں کو مورتی میں لکھا ہی ہاں شرک ہی ہاں کفر ہی اور یہ سب طرح

خیالی بیچ اور بھی حصہ اللہ ہی لکھا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہی کہ شرک شرعین سے لگتی ہیں کہ جو صفتیں خاص باری تعالیٰ کو
ہیں وہ اسکی غیر میں ثابت کر لی جیسی علم اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا عمل اور کا علم ہی دیا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانتا
یا جیسی وہ تصرف رکھتا ہی عالم میں ساتھ زادہ اپنی کی نویسی اور کو بھی جانی مثلاً لیکو جانی کراؤنی بھی شنا باش کھی تھی اوس سے معیشت فرار
ہو گئی یا خلائی فی بھیکار کی تھی اوس سے بین بیمار یا بد بخت ہو گیا اور بعضی کبیر و گناہوں کو بھی شرعین شرک لکھا ہی نویسی بھی نہایت دور ہو جو جیسے کہ
شریف میں آیا ہی کہ جنی سوای اکتہ اور کی قسم لکھا ہی اوسنی ضرور شرک کیا یا آبا ہی کہ شکون بلعنا شرک ہی یا ایہی کر یا کرنا شرک ہی یا ایہی کر عورت
جو خاوند کی محبت کی ہی لو ملکہ کری شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کہ تفسیر عزیز میں لکھی ہیں کہ جو لوگ سوا خدا کی اور لوگوں پر عبادت میں ہستہ خدا کرتی
ہیں وہ بھتیری ہیں انرا بخلہ و لوگ عین کوچ کر کے اور لوگوں پر خیرہا کرتی ہیں اور نام اور دن کا نام خدا کی بطریق تقریب کے ذکر کرتی ہیں مثلاً اوتھو
بہشتی میں مثل نام خدا کی اور و نام کا نام ہی ہیں اور انرا بخلہ و ہیں کہ نام کہتی ہیں بندہ فلاں اور عبد فلاں اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہیں اور انرا بخلہ و ہیں کہ
بچ غیر خدا کی ہی کرتی ہیں اور لوگ کی متین نام ہی ہیں اور انرا بخلہ و ہیں کہ دفع بلائگی ہی اور لوگوں پر کرتی ہیں یا حاصل کرنی منافع میں اور و انکلیط
رجوع کرتی ہیں اور انرا بخلہ و ہیں کہ خدا کی نام کی ساتھ علم اور قدرت میں اور و لوگوں پر کرتی ہیں جیسی کہ ہا اشار اللہ و شہادت ہی جو کچھ خدا چاہا اور تم
چاہو گی وہ ہو گا ایک شخص فی حضرت کو لکھی لکھا تھا اور لوگوں پر کیا کہ تو بھی اللہ کا شرک کیا بلکہ یوں کہ ہا اشار اللہ و وحد یعنی جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہو گا
نام ہو مضمون تفسیر عزیز کی کا اور بعضی افعال اگرچہ شرک ہی جیسی کہ نہیں ہیں لیکن مشابہ افعال شرکوں اور بت پرستی ہیں نویسی بھی پرستہ انرا
جیسی کہ لوگ روبرو علماء اور بادشاہوں وغیرہ کی زمین کو چوستی ہیں کہ زوالی ان فعل کی اور جو کرا سپر خوش ہوتی ہیں دو لوگ ہنگام ہوتی ہیں کہ تو ملکہ
فی فعل حرام اور کبیرہ گناہی اس کے مشابہت پرستی کی ہی کہ ان فی تحفہ الملوک پس زمین جو منی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور
تحمیل یعنی ادب کے ہو کفر نہیں لیکن گناہ کبیرہ ہی کہ ان فی دراختار نام ہو ایسا ان شرک کا انب شروع ہو نا ہی بیان سحر کا سحر کا جیسی حرام اور ہلاک
کہ نوا لا ہی نویسی ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا ہی حرام اور ہلاک کرنا لا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی میں لکھا ہی کہ سحر کا کفر ہی بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی سہم تقویٰ ہی کہ سحر کو مار ڈالا جا چکی اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر سحر باعث کفر کا ہوا مردالی اگر اوس کو توبہ نہ کری اور جو م اور کھا
اور پوچھنا کا ہوں اور جو ہی ہی دراصل ذرعیہ اور تعلیم کرنی انکی اور فروری یعنی انچراگم اور اگر ایک مسلمان دو کا فر نویسی بھاگی کبیرہ گناہی اور اگر روسی
زیادہ ہوں بھاگنا حرام نہیں جائز ہی لیکن دل ہی ہی کہ سب بھڑھی کہ انرا ذکر الشیخ عبدالحق بن مخوم ستار دلی تائیرت سی خبرین بندہ وغیرہ کی بتائیں اور
کہانت بغیر ستار دلی غیب کے خبرین دین جیسی ہی بعضوں کی جنات تابع ہوتی ہیں اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہیں **و سئلہ قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الذانی حین یزنی وهو منہم و لا یسرف الشارحین یسرفون ہما ہون و لا یسرف
الکفر حین یسرفون ہما ہون و لا یسرفون فیما ابصاہم حین ینتہون ہما ہون و لا یسرفون
و لا یسرفون احدکم حین یسرفون و لا یسرفون فیما ابصاہم حین ینتہون ہما ہون و لا یسرفون
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرنا کرنا لا ایسوت کہ زنا کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زانی زنا کر وقت پر اوس میں نہیں رہتا اور نہیں چوری کرنا چوری
کرنا لا ایسوت کہ چوری کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زنا کرنا کرنا لا ایسوت کہ زنا کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زانی زنا کر وقت پر اوس میں نہیں رہتا اور نہیں چوری کرنا چوری
اوس میں شکی نہیں ہے اور وقت کراؤنا ہی اور وہ ہوں ہی زنا کرنا کرنا لا ایسوت کہ زنا کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زانی زنا کر وقت پر اوس میں نہیں رہتا اور نہیں چوری کرنا چوری
خانت کرنا ایک تھا لا ایسوت کہ خانت کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زنا کرنا کرنا لا ایسوت کہ زنا کرنا ہی اور وہ ہوں ہی زانی زنا کر وقت پر اوس میں نہیں رہتا اور نہیں چوری کرنا چوری اور مسلم

وَرَوَى ابْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 کہ یہ زیادہ ہی اوزن میں قیل کرنا جو قوت کفیل کرنا اور ہو مومن کہا عکس نہ کہا یعنی اسے اس کے سطح کا لا جانا ہی
 ایمان اور اس کا انہوں نے اس طرح سے لایا اور یہاں اور گلیوں انہی کی پہر کا لاؤ گویا باہر اگر تو یہ کہنا ہی عود کرنا ہی طرف
 اس طرح اور یہ ہرچہ زیادہ ایمان اور گلیوں انہی کی ف سے بچہ ایک تہہ کا درمیان بچہ دوسرے تہہ کی ڈال کر لگا کر پہلی ایمان
 آدمی کی ساتھ سطح لا ہوا تا پہر یوں نکل آتا ہی پہر اگر تو یہ کہنا ہی گناہ کر چکا ہی اور یہ تہہ ہی اوسے تو پہر یہ ستور آجاتا ہی وفاق
 ابی جبر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ
 مومن پورا اور زمین ہوتا واسطی اوسکی نور ایمان کا یعنی کمال دسکا یہ ہن لفظ بخاری کی و سخن ابی جبر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ تَلَّتْ زَادَ مُسْلِمًا وَرَأَى صَامًا وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ مُسْلِمٌ ثُمَّ انْفَقَ إِذَا
 حَتَّى كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا نَهَى خَانَ اور روایت ہی ابی جبر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ
 کہ میں میں زیادہ کیا مسلم فی اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور دعویٰ کہی اسکا کہ مسلمان ہوں بہر شوق ہوں دو لو بخاری اور سلم
 جبکہ بات کری جو شہ بولی و جب عہدہ کری خلافت کری اور جب امانت سونپی جاوی خیانت کری و نفاق و قسم یہی ایک نفاق
 فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ میں اور دوسرے نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل میں بیان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہ
 خصلمتین نفاق تو ہی میں مسلمانوں کو اسی بچلے و سخن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَرَبِعٌ مِنْهُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ حَصَلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ حَصَلَةٌ مِنَ الْإِنْفَاقِ
 حَتَّى يَكُفَّ حَتَّى إِذَا نَهَى خَانَ وَإِذَا أَحْدَثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَكَ عَدَدَ وَإِذَا أَخَاصَمَ فَجَسَّ
 متفق علیہ اور روایت ہی عبد السبئی عن ابی جبر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ہورین و د چارون و شخص سے نفاق یعنی نفاق فی العمل کہتا ہی اور وہ شخص کہ ہوی سچ اوسکی ایک خصلمت اور میں ہوں سچ اور
 ایک خصلمت نفاق ہی بہا تا تک چھوڑی اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کری جو شہ بولی اور جب قسم کری
 تو سچی اور جب قسم کری بد کہی روایت کی یہ بخاری اور سلم فی و سخن ابن جبر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَارِيَةِ بَيْنَ الْعَتَمِينَ تَعِينُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةٍ وَرَأَى هَذِهِ مَرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی جبر عن
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثال منافق کی مانند بکر کی ہی کہ خواہش کرتے ہی نہ کی پہر ہی درمیان دو دیوڑوں کی میل کری
 طرف و سکی کیا اور طرف اسکی ایک بار روایت کی یہ سلم فی و سیا ہی حال ہی منافق تو نکا کہی گروہ مسلمان تو نہیں ان میں کہے
 گروہ کفار میں **الفصل الثالث** فصل دوسرے عن صفوان بن عسال قال قال رسول الله ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَرَاهُ بِذَلِكَ الْوَهْدِ النَّبِيُّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ كَقَوْلِ نَبِيِّ أَنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَكَ أَرْبَعُ أَعْيُنَ فَأَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فسئل عن ذلك فقال يا رسول الله ﷺ قلت لئن لم يبعث الله ﷻ نبياً ليدينني لكانت من الخاسرين فقال يا رسول الله ﷻ قلت لئن لم يبعث الله ﷻ نبياً ليدينني لكانت من الخاسرين فقال يا رسول الله ﷻ
 پس کیا واسطی اوسکی بار اوسکی فی نہ کہہ تو ہی متفق وہ اگر سنی کا کہتا تر البتہ ہوں گے واسطی اوسکی جا را کہ میں یعنی نہایت خوش ہوں گے

پس آئی دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھی وہ ہوں فی حضرت سے تو احکام ظاہر فرما دو احکام میں جو کئی مذکور فرمائی
 یا مسجور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جو کہ کلام البدر میں مذکور ہیں عصا اور یضیا اور طوفان و رطلان اور حجر یان اور منکک و زخون
 اور قحط اور کم ہونا مسجور کا تفسیر میں یہ مفصل مذکور ہیں اس حضرت فی سبب سے کہ کلام البدر میں مذکور ہیں نہ ذکر کسی اور جو احکام ضرورتی بہا
 فرمائی جاوے گا اور کہ جس کی یہ احکام فرمائی ہوں راوی فی سبب سے کہ وہ نہیں ذکر کسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تشربوا من الماء ولا تشربوا ولا تزونا ولا تقبلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تمشوا بالبري
 الى ذی سلطان ليقبلكه ولا تسخروا ولا تاكلوا الربا ولا تقبلوا محضه ولا تقبلوا للفرار يوم النحر
 وعليك من خاصه ان الله ان لا تقبلوا في السبت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ نہ مذکور ہے و ساتھ لہ کی کسیکو
 اور نہ چوری کر و اور نہ زنا کر و اور نہ ماراوس جاگو کہ حرام کیا ہی اللہ کی گناہ جھکی اور نہ لجاوے یا ان شخص کو طرف حاکم کی یعنی سبکیا دیر
 بہتان باغہ کر قصہ و سکا حاکم کی اگی مست لجاوے یا کہ مارا علی و سکو اور نہ جاوے اور نہ کہا و بیان اور نہ نہمت کر و عورت پاکو اسن کو اور نہ پیٹیم
 دو واسطی بہا گئی کی دن آرائی کی یعنی جہا دین کفر سے نہ بہا گو اور اور بہا سی خاص ای یہود واجب ہے کہ نہ زیادتی کو و جو بہتہ کی
 فاسیہ ہفتہ کو نہ کار نہ کر و کہ منہ کی ہے اللہ نکلوا سے قال فقبتلا بیک یہ ویر جکیہ و قال لا تشهد انک نبی قال فایمنک
 ان تتبعی فی قال ان داود عین الشکم عاب ان کا انزل کر دین نبی فی انما اتخا فان تبعنا انک انقلنا الیہم روه الترمذی
 و ابوداؤد و النسائی کہا روایہ انہوں نے پس جو ہم ہی انہے جو کجا و رہا نہ ہو دیوں فی اور کہا دونوں کی گواہی دینی میں ہم تحقیق تم ہی ہو فرمایا کیا چہ
 کرتی ہی گویا یہ میری کہا اولن دونوں فی تحقیق داؤد فی دعا کی ہی رہے تو سی کہ ہمیشہ ہی اولاد ادا کی ہیں نبی و تحقیق ہم ڈرتی ہیں اور
 پیر دی کر میں تمہاری یہ کہ کارڈالین ہو کہ ہو و روایت کی بہتر نہ مذہبی و بلو داد و اور نسائی فی ف گواہی ہی ہیں ہم یعنی جانی ہیں ہمیں نبی
 بہہ گواہی بطور قبول کی تھی بلکہ حال نبی علم کا بیان کیا چنانچہ ہو دینی ہوتا حضرت کا اپنی کتابا لسنی جانتی تھی کہ سبب نبی کی قبول الضیعیہ بنا
 تھا اور دعا کی ہی یعنی ضروری کہ دعا دینی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر کوئی فرزند و میں ہی ہوگا اور یہ وہ ذالعی او سکی ہوگی اور انکو
 طلبہ و شوکت ہو گیا پس ڈرتی میں ہم اگر تمہیں ہم مین تو وہ ہمیں مار ڈالیں گے ہمہ محض افشہ ہو دکھا ہا ہر حضرت داؤد علیہ السلام
 سے بہرہ و خانہ کی تھی و کہ نہ ہو وی بہا و ہوں فی تو رہتا و زر پور میں خود پڑا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین میں و در دین و کا
 ماخسرت ہونگا ہی و عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکت من اصل الک ایمان انک کف
 عمن قال لا الہ الا اللہ لا کفرہ لا کفرہ لا کفرہ من الا سند جو یحتمل اور روایت ہی لہ سے کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین چیزیں میں جڑیاں لگی یعنی اگر وہ ہوں بنا لیا ان کر رہی بند رہنا اوس شخص سے کہا اوسنی لا الہ الا اللہ کا کفر
 او سکو سبب ہے کہ اور نہ نکال تو او سکو اسلام سے سبب سے کام کی ف نہ کا کفر سبب ہے کہ یہی ہے ہر وہی خارجیوں کا کہ وہ کہتی ہیں موسیٰ
 گناہ کر فی ہی اگر چہ صغیر ہو گا فرہو جا تا ہی اور نہ نکال سلام ہی بہرہ و معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہیں بندہ گناہ کبیرہ کرے ہی سلام ہی نکلیا آ
 اگر چہ کا فر نہیں ہوتا وہ البتہ رجوا و پیدا کرتی ہیں کہ مذکور ہے کہ نہ موسیٰ ہی اور نہ کا فر و لہما د ماضی حد جہا لہ ان یقاتل
 انحر علیہ الا حقہ الذی جال اور جہا د جاری رہنی والا ہی جب سے ہی جگو اللہ فی ہا تاکر قتل کر ہی آخر اس امت کی و جال کہ
 ف یہا جو جہا جوں نکلنے کوئی اور نہ مقابلہ تمہیں کر سکیگا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے فنا ہو جائیگا اور انکی لہ کوئی کا فر وی ہر

فصل کریمینی اور احکام کفر کی وسیع جاری کریمینی **باب الوسوسة** **باب سراج وسوسہ کبیر** مراد وسوسہ بائین دل کی وسوسہ
 بہن کہ باعث ہوں کفر اور گنہ کی اور چھٹی فکر کو الحام کشتی میں اور وسوسہ دوم یہی ضروری اور اختیار ی ضروری وہی کہ ناگمان بی اختیار نفس
 میں آجادی و سکوا جس کشتی میں پس بچہ قسم معاش اس امت مرحومہ اور سب چلی امتیوسنچے پیچرب محری اور خلیجان ہو و دل میں اسکو خاطر کشتی میں وہ
 اس امت معاش اور اختیار ی وہی کہ وسوسہ ملین پڑی اور باقی یہی در دوام اور ہر از ہوا سپر دھندلہ ملین خلیجان کری اور خواہش کرنی او سیکر
 ہو و اولت اور محبت او کی پیدا ہو وی اس قسم کو ہم کشتی میں بچہ ہے۔ حاصل اس امت مرحومہ سی معاش اور مواخذہ نہیں بہر اور بدون عمل کی تا
 اعمال میں ثبت نہیں ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز کرنی وکی مقابلہ میں تک لگتی تائی ہی اور ایک قسم اوشی کہ اسکا نام عزم ہی وہ تھرائی بات نفس کی ہی
 اور عزم یا عزمی دلکا او سپر کوئی مانع اوسے نہیں ہونگے مگر مہر ہونا اسبابک خارج ہونا اور اسکی نفس میں کچھلے دس کہ است و لغت نہ ہو و اگر اسباب الغلظ
 موجود ہو وی تو اولتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل ہی کہ یعنی جب ناک میں ہی کہ گھگھاری اور بک ساکو کر یگانہ زیادہ گنہگار ہوگا اور نصیر ہم
 اول فعال کی ہی کہ اعضا سنی قہ ہونی میں شلانا وغیرہ اگر وسوسہ نکلا وی تو قسم ان تمام یہی اور جو متعلق دلگی میں شلابری عقیدہ اور اعمال لگ
 لینے حسد وغیرہ میں قہ نہیں اسکی ہمیشہ ستم ریبی مواخذہ ہونا ہی کہ اگر ذوالنفر میں شروع اشکوہ والامعالی لغاری **الفصل اول**

فصل صلی **عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله يجأذ عن أمتي ما وسوس له من صدق**
ما لا تعلمون اور **عن عائشة** کہ روایت ہی بچیر وہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسنی معاش است میرے
 وہ چیز کہ طریق وسوسہ کی تی ہی زمین وکی جب تک کہ عمل کریں ساتھ وکی یا زمین روایت کی بچہ بخاری اور سلمی **وعنه قال جاء**
ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله ان يأتهم في انفسنا
ما يتعاضون احدنا ان يتكلموا به قال اذ قد وجدتموه قالوا نعم قال ذلك صريح الايمان
سواء مسلم او زرايت او نصين نبي ان كلفي ابي اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوچھا حضرت
 سے تحقیق ہم اپنی ہی ہر طرف ہی کی وہ چیز کہ اجا جاتا تھالی بیکار بچہ کہ زبان پر لاوی و سکوا فرمایا تحقیق یا ایستنی و سکوا یعنی ہر طور ہونا ہی اور جانتی او
 کما انفسون فی کرا البتہ تو یا کہ بچہ نظر پر زبان ہی روایت کی بچہ سلمی **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
يا بني الشيطان احدكم فيقول من خالق كذا حتى يقول من خالق ربك فاذا بلغه فليستعذ بالله
وليدنته منفتحا اور روایت اور نصین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آتا ہی شیطان کہ تمہاری پاس پس کہ تہا ہی سنی پیدا کیا بچہ سنی پیدا کیا
 یعنی آسمان و زمین وغیرہ بھیا تاک کہتا ہی سنی پیدا کیا رب تیرے کہ چرب کہ چوبھی سکوا ہی کہ بناو کہ ای ساتھ اسکی اور بازمی روایت کی بچہ بخاری اور سلمی
 نے **ف غرض اولن وسوسنسی اوکی بچہ ہونی ہی کہ غلطی و کفر میں الی الی قدیم پیدا کرنی اور بچیر کا ہی اوی کون پیدا کر گیا اور بازمی یعنی اس**
 خیال کو چھوڑ دی اور اور مشغل میں مشغول ہو اور او تھنا مجلس سے اور دلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہی اسکی دفع میں اور راعلی قسم پناہ چاہنی کی بچہ
 کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کی اور پاک کری و لکو تعلقات اور ماسوا می المدنی اور زری پناہ چاہنی زبان ہی کافی نہیں لیکن البتہ حمد اس
 کار کی ہی **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا مخلوق**
الله الخالق فمن خالق الله فمن خالق ذلك شيئا فليقل امنت بالله ورسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی اور نصین
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ رہنے کی لوگ اوچھا چھٹی کرتی بھیا تاک کہ کھاجا ویکجا بچہ پیدا کیا اسنی مخلوقات پس کئے

بیدار کیا اور کہ جس جو شخص باوچی آئین کے پیر چاہی کہ وہی باوان لایا میں تہہ الہی اور رسولان و علی کی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے
یہ باوان لایا میں و پھر کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور رسول و علی نے کہ وہ قدیم ہی اور ایک پس سوس و پنہ کی یہی بخاری و مسلم نے
و عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد الا وقد وكل به قرينه من الجن وقرينه
من الملائكة قالوا واناك يا رسول الله قال واناى واناى ولكن الله اصاننى عليه فاسلم فلا يامر فى الا يحذر ذراهه مسه
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو میں کوئی مگر زمین کیا گیا ہی ساتھ ہی ہنشین اور کھنشین
سے اور ہنشین و کھنشینوں سے عرض کیا صحابہ نے درتہا ہی یہی ہی رسول اللہ یعنی ہنشین جنوں فرمایا کہ ان میری یہی ہیں لیکن اللہ
میرے مجھ کو اور اس کی پس سلامت رہتا ہوں یعنی اس کی شر اور آفت اور وسوسا اور وہ ابعدا میرا ہی پس نہیں حکم کرتا مجھ کو ساتھ ہلاک
کے روایت کی یہ مسلم نے ف سری حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کی دو صاحبین ایک بن کر ہی ہاتھن پاتا ہی اور جبری سے
ڈالتا ہی نام اسکا و سوسا اور دوسرا فرشتہ کہ وہی ہاتھن کھاتا ہی اور ہلاک کرنا ہی نام اسکا کہ ہم ہی و عن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجري من الانسان حرقا لدم متفق عليه اور روایت ہی اس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جگر ہوتا ہی آدمی سے جگہ جگہ ہونی جوئی یعنی کمال قدرت رکھتا ہی اسکی پہاڑ
پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بني ادم مولود
الا يمشه الشيطان حين يولد فيستعمل صدرا من مسن الشيطان حتى يرضيه وابتها متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر جو تا ہی اسکو شیطان جو وقت پیدا
کیا جاتا ہی یعنی اس طرح اوگلی کو کہن مارتا ہی کہ وہ اپنا پاتا ہی پس وار کرتا ہی بلندی سے جوئی شیطان کی یعنی روتا ہی چلا کر سوار کریم کی
اور بیٹھی و علی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہ بات بسبب عاقول ہونی والدہ حضرت پریم ہونی کہ کلام اللہین ذکر ہی وانی
یعنی نایت و ذرتہا من شیطان الیم و عن عائشہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح البؤر حين يفتح
نزعته من الشيطان متفق عليه اور روایت ہی ابوہن سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا ان کی کا وقت پیدا ہونی
اسکی بسبب کہ شیطان کی ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے و عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم ان ابليس يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه فيقتون الناس فاذا ناهم منه منزه اعظمهم فتنة
بجى احدهم فيقول فعلت لكذا فيقول ما صنعت شيئا قال ثم يبعث احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت
بيته وبن اخراتهم قال فيذنيه منه ويقول نعم انت قال لا عيش اذاه قال فيلزمه رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان کہتا ہی تخت پناہی یعنی سمندر پر بہر بہر جہا ہی فوجیں آج
کہ گراہ کرین آدمی کو پس بہت نزدیک وں شککا ابلیس باعتبار مرتبہ کی جو بڑا اونکا ہوگا مگر اوکرتہ میں آتا ہی ایک کرمی اونکا پس کہتا ہی کہ
سے ایسا اور ایسا پر کہتا ہی ابلیس کیا توئی کہہ فرمایا حضرت نے یہ کہتا ہی ایک کرمی اونکا پس کہتا ہی نہیں ہوگا ابلیس اسکو بہانک کہتا
ڈوادی درمیان و علی در درمیان عورتا و علی فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرنا ہی و سکوا ہی ہی ہر کہتا ہی جہا ہی تو کہا عیش کہ راوی
حدیث کا ہی گمان کرنا ہونین جابر کہ کہا ابلیس لگاتا ہی اونکو روایت کی یہ مسلم نے ف مزید کسی طلاق باہن ہی تا عورت

خاندان بگرام ہو جس وی اور صحبت کی تو حرام ہو اور فرزند خرم زادی پیدا ہون میں اولاد زمان کی نومی زمین بہت ہو اور سادگانہ اور کرا
 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آتَيْسَ مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلِّينَ فِي خَيْرِ نَزْوَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي
 التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ ذَوَاهُ مُسْتَلِيمٌ اور روایت ہے انہیں کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان ابوس ہی اس کے
 بندگی کریں و سوسلے پہن پر جو رکے لیکن بچہ و غلامی کی ہی دو میان و کی اپنی جنگہ بدل کر دانا ہی پسین روایت کی یہ ہے کہ فی
 بندگی شیطان سی مراد ہی پوجا پڑتا اور وصلے یعنی ہون میں حضرت کی بعد اگر بعضی فرقہ مذہبی لیکن بت پرست نہ ہی **الفصل**
الثاني فصل دوسری عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم جاءه امرجل فقال اني احببت نفسي
 بالشئ وكان الكون حمنة احب الي من ان تكلم به قال الحمد لله الذي رد امره الى الوصية رواه ابو داود و روایت ہے بی بی عباس
 کے سی تحقیق ہی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اولی باس ایک شخص پس کہا تحقیق میں یا ہون دل ہی میں ایک چیز یعنی سوسلے لبتہ بہر حال
 میں کو بلا بہت بہتر ہی طرف میرا سی کہ ہو لو میں ساتھ و سکی یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا حدی ہی وسطی اللہ کی وہ اللہ کے بہر ذرا
 اور سیکو طرف و سوسلے روایت کی یہ ہو بودا و فی ف نغی و سوسلے و میں کہا اور بلنی و عمل کرنی نہ دیا اما واخذہ ہوتا اور یہ ہو و معاف
 وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَكْفُرُ بِالْبَيْنِ أَدَمَ وَالْمَلَائِكَةَ فَأَمَّا كَلِمَةُ
 الشَّيْطَانَ فَأَيْعَادُ بِالشِّرْكِ تَكْلِيمُ نَبِيٍّ بِالْحَقِّ وَأَمَّا كَلِمَةُ الْمَلَائِكَةِ فَأَيْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ رَحِمَكَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ
 فَلْيَعْلَمْ اللَّهُ دَمِنْ وَجْهِ الْآخِرَى فليستعز بالله من الشيطان ثم قرأ الشيطان يعبدكم الفقر ويا قوم يا الفعشاء ذوا
 اللزوي ذفا هذا حديث صحيح اور روایت ہے ابن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ سلسلے شیطان کی تصرف ہی ہا
 ہے آدم کی اور وسطی فرشتہ کی تصرف ہی پس پر تصرف شیطان کی پس عدہ دینا ہی ساتھ برائی کی اور جہلانا ہی ساتھ حق کی یعنی ساتھ جہل
 و نبوت و غیرہ کی اور پر تصرف فرشتہ کا پس عدہ دینا ہی ساتھ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتھ حق کی پس جو کوئی باوی او سوسلے وعدہ نیکی کو
 پس جانی کہ تحقیق یہ طرف سی سکری پس چاہی کہ حمد کی سکری اور جو شخص باوی دوسرے یعنی شیطانی طرف ہی پس پناہ پر دوسری ساتھ اللہ کی
 شیطان سی پہر ہی یہ کہ شیطان وعدہ دینا ہی کو فقر کا اور حکم کرنا ہی کو ساتھ گناہی روایت کی یہ تندی ہی اور کہا یہ حدیث خوب
 ہے شیطان وعدہ دینا ہی کہ اگر پہلانی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو فی ما و عبادت و سکی کی تو محتاج ہی اور
 خورین مبتلا ہوگا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ كَلِمَاتٌ ثَلَاثٌ تَسْأَلُونَ عَنْهَا اللَّهُ
 لَخَلْقِ اللَّهِ الْخَلْقَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ أَحَدٌ اللَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَمَنْ لِيَقْضِ
 عَنْ نِسَائِهِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ تَعْلَمُ بِهَا اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمِ ذَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَدَنُ كُرْحَدِ بْنِ
 عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ حُطْبَةِ يَوْمِ التَّحْرِانِ سَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور روایت ہے ابو ہریرہ کی نقل کی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ سبک لوگ پوجا ہی کرتی یہاں تک کہا جاوے گا یہ پیدائی ہی اللہ ہی مخلوق میں کسی پیدا کیا اللہ کو پس حضرت
 کہیں بہر پس کہو اسے ایک ہی اللہ ہی نیاز ہی نہ جاوے اور نہ جانا گیا اور پس اسٹی اور سکی برابر کوئی ہر وقت بائیں طرف میں بار اور پناہ پر ساتھ
 اللہ کی شیطان آدہ ہی ہی روایت کی یہ ہو بودا و فی اور البتہ ذکر کر نیکی ہم حدیث عمرو بن الاوص کی بیج باب خطبہ یوم النحر کی کہا ہا اللہ ہی
 یعنی صحاح میں اسے باب مذکور ہی اور میں وہاں ذکر کے ہی **الفصل الثالث** فصل سیر عن ابن عباس قال

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَنْسَءُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ جَلَّ جَلَّتْ عَنِّي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كُنَّا كُنَّا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس ہی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث پہنکی لوگ پوچھا پوچھی کرتی آپس میں بھانٹنا کہ کھینکی بھینکے پیدائی ہر چیز میں کسی پیدائی اللہ کو عزت والا ہی اور بزرگی والا روایت کی حدیث بخاری فی اور صحیح روایت مسلم کی کھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا اللہ عزوجل فی تحقیق امت تیری جہت کھینکی پہنکی کیا ہی بھینکی سے یہ بھانٹنا کہ کھینکی بھینکے پیدائی مخلوقات پس کسی پیدائی اللہ عزت والی بزرگی اور کھینکی بھینکی کی عتقان بن ابی العاصی کہ قلت ما رسول اللہ ان الشیطان قد حال بیتی وین صلواتی وین فراء فی بیکسہما علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک الشیطان یقال لہ خزینة فاذا احسننته فتعوز باللہ منہ وانقل علی سائرک قلت ففعلت ذلک فاذهبہ اللہ عنی وواہ مسلم اور روایت ہی عثمان بن عفان ابی العاصی کہ کھا کھا یعنی با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹ ہوا ہی در میان سپر اور در میان نماز میری اور در میان پیشانی میری شبہ ڈالتا ہی و میں مجھ پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث شیطا نے کھا جانا ہی اور سکو خنزیر جس حیوانت معلوم کرتا اور سکو پس پناہ پکڑ ساقہ اللہ کی اور اسے کہ باہرین طرف میں بار پس کیا میں بھیر میں دور کیا اور اللہ تعالیٰ تجھی روایت کی حدیث مسلم فی **و عن القاسم بن محمد** ان رجلا سألہ فقال انی اھم فی صلواتک فیکبر ذلک علی فقال لہ امض فی صلواتک فانک لکن ینھک ذلک عنک حتی تصرف وانت تقول ما ائمت فی صلواتی رواہ مالک اور روایت ہی قاسم بن محمد ہی کہ کہ ایک شخص نے پوچھا اور ہی پس کھا تحقیق میں ہم کہنا ہوں حج نماز ہی کی یعنی بھیر کہ درست نہیں ہی اور کھت روگہی پس گراں ہونا ہی بھیر چھپر بس کھا واطلی وکی گذرا جلا حاج نماز ہی کی یعنی تمام کہنا زار و شیطان کی دوسوہ ہر خیال بزرگی تحقیق شان بھیر کہ ہرگز نہ جاوی بھیر تجھی بھانٹنا کہ بھیری نو نماز ہی ہی اور تو کھتا کھتا کھتوں پوری کی یعنی نماز ہی روایت کی بھیر اللہ تعالیٰ کھتا ہو یعنی کسی تو شیطان ہی کہ ان بوضی صحیح نہیں پوری ہی ہی جسطرح تو کھتا ہی کہ میں تیری بات نہیں ہی کا اور نہیں پہنچو بھیر لگانا تیری بھیر ہی کی ہی بھیر ہی اصل ہی فی حدیث کئی ہی کہ اوکی دوسوہ ہر عمل تیری خوض اس سالقہ ہی بھیر ہر راہ دوسوہ کی بید کری نہ بھیر کہ عمل نا درست کری اور صولت کھی اس میں **باب الایمان بالقرآن** بھیر باب ہی بیچ بیان ایمان الایمانی ساقہ تقدیر کی قدر یعنی امور کہ حکم اور انداز ہی ہونی ہی میں ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرے ابو الاعمال بندوں کا ہی خواہ نیک ہوں خواہ بد بھی ہوں لیکن حق میں چلی الکی پیدا کرے کسی سب کچھ ویک حکم دار وہی ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعات رضی ہی اور کفر و گناہ ہی ناخوش اور تقدیر یک ہی ہی بھیر دون انکس ہی نہیں مطلع کیا اور سیر لاکت قرب کو اور نہ ہی مسل کو اور نہیں جائز ہی خوض در بحث کرنا و میں بطریق عقل کی بلکہ واجب ہے کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالیٰ فی پیدا کی مخلوق اور نکودہ فریق پیدا کی ایک فرقہ جنت و چین کی ہی ازراہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی ہی ازراہ عدل کے ایک شخص فی حضرت علی رضی ہی پوچھا کہ خیر و دو جگہ دوسری کھا اور خون فی تیری راہ ہی نہ پیٹھہ زمین پھیرا و ہی ہی سوال کیا فرمایا کھا اور ہی مت داخل ہوا و میں بھیر ہی پوچھا فرمایا بھیر ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجھ میں نہیں کہ او کے **الفصل الاول** فضل بھیر ہی **عن عبد اللہ بن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلاق قبل ان یخلق السموات والارض مائتین الف سنۃ قال وکان عن بشک علی الماء رواہ مسلم

روایت ہی عبد الباقی عمر کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعب بن علقمہ نے تقدیر میں مخلوق کی جعل پیدا کرنی اسانوں اور زمین کی
پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرض و سکا اور پانی کی روایت کی یہ مسلم نے کہ کعب بن علقمہ نے تقدیر میں کعب بن لاج محفوظین ساتھ جبار
کرنی قلم کی یا فرمایا فرشتوں کو کہ کسی کو اور فرزند پچاس ہزار برس جنت مدت ہی اور تھا عرض بانی یعنی جعل پیدا ہونی آسمان زمین کی کوئی چیز
حائل نہیں پانی اور عرض میں **و عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شئ بقدر حتى العجوة
والكبيس رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر کسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کی ہی جیسا تلک نادانی
اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے **و عن ابی ہریرہ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحجز آدم وموسى
عند ربهما فحجز آدم وموسى قال موسى أنت آدم الذي خلقك الله بيده ونعم فيك من روجه والسبح لك
ملككته والشكك في جدته ثم اهبطت الناس بخطيتك الى آه أرض قال آدم أنت موسى
الذي اصطغفك الله برسالتيه وبعلمه واعطاك الأكل واخر فيها تبيان كل شئ وفرطك حجتا فبك
وجدت الله كتب التوراة قبل ان اخلق قال موسى يا رب عين عاما قال آدم فهل وجدت فيها
وعصى دورا لله فعوى قال نعم قال افلنؤمني على ان عمت عملا كتبه الله على ان اكله قبل
ان يخلقني يا رب عين سنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حج آدم موسى رواه مسلم
اور روایت ہی عمر کسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑی آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار ہی کی یعنی عالم روحانی میں
ہوئی تین سال آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ ہی تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنی اقدسی اور پہونکی بیج تمہاری روح اپنی ہی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور
و کہ باوجود اس غلطی تمہاری فرشتوں ہی ہی اور کہا تمکو چھ جنت اپنی کی بجز اذات تھی آدم کو ساتھ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ
نہ کرتی کا ہی کو زمین میں آئی اور اولاد جنان چلیتی کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ گزیدہ کیا تمکو اللہ نے اپنے جبار کی رسالت کلام آئی اور میں کو توجیان پچاس
بیاں ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو گروشی کرنی کہ پس ساتھ کتنی مدت کی یا اپنی اللہ کو کہ کسی قرأت جلی پیدا ہونی میری کہا موسیٰ ہی چالیس برس
سے کہا آدم نے پس کیا یا پانی بیج اپنی مضمون اس یہاں افرائی کی دم فی ربی ہی پس جھکا کہا کہ ان کہا آدم نے کیا پھر طاعت کرنی ہو تم جھکو
اپس کر زمین و عمل کہا ہی اور کو اللہ نے جبر کرنا اور سنا جعلی پیدا کرنی میری چالیس برس فرمایا یہ جبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آدم موسیٰ
روایت کی یہ مسلم نے کہ زبرد کی تختیوں پر توریہ لکھی ہوئی آتری تھی سالوں سے تہرا و نو تہر لاتی تھی اور مضمون تہرہ تقدیم ہی کتب تختیوں پر باخبر
پر چالیس برس جعلی پیدا ہونی حضرت آدم کے ہی لکھی تھی اور جبر کرنا اس جہاں کا تفسیر جہاں عمل چھوڑنی دست نہیں ہیں بلکہ عالم یکا ہی کہ وہ ان فید
کتابت میں نہیں **و عن ابن مسعود** قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق
ان خلق آدم يجمع في بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقة ثم يكون مضغاً ثم
ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا ياربع كلمات فيكتب عملة واجله و رزقه وسقته او سعده ثم
يسقى فيه الروح فوالذي اله غير ان احدكم لم يعمل بعمل احسن حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع
فيسب عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم لم يعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا
ذراع فيسب عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود

سے کہا حدیث کی ہر کون سے حدیثیہ مسلم فی اور وہی میں سچ کہی گئی تحقیق پیدا نہیں کیا گیا ہے کہ جو چیز میں ان کی کرا
چائیس ان لفظ یعنی بصورت لفظ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا ہے جیسا کہ جوار اور اندر کی یعنی چالیس ان نکتہ سہ ہوتا ہے
مگر گوشت کا فائدہ اس کے یعنی چالیس ان نکتہ سہ جیسا ہی الصدقات اور گوشت کو ساتھ چار باتوں کی یعنی بعد چھٹی گوشت پوست درست ہے
پس کبنا ہی وہ فوشتہ عمل وسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بخت ہونا یا نیکخت ہونا اور سکا پھر پہونکی جانی ہی چیز اوسکی روح
پہنشم ہی اور فرائض کی کہ نہیں کوئی جو دوسرا کسی تحقیق کیا گیا البتہ کرنا ہی کام اہل بخت کی یہاں تک نہیں ہوتا اور میان اوس شخص کی
اور در میان بہشت کی کہ اتہہ پھر یعنی نزدیک ہے ہی پس غلبہ کرتی ہی اور پراوسکی سر نوشت اوسکی پس کرنا ہی کام روز خدو کی ہی پس داخل
ہوتا ہی دو زمین ہر تحقیق کیا گیا البتہ کرنا ہی کام روز خدو کی ہی یہاں تک نہیں ہوتا در میان اوسکی اور در میان روز خدو کی کہ اتہہ پھر نہیں
کرتی ہی اور سر نوشت اوسکی پس کرنا ہی کام ہشتونو کی ہی داخل ہوتا ہی بہشت میں روایت کی بہشتیاری اور مسلم فی شرف روزیہ کہ یہ
کہنے اور جو جانی ہی لیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقصد اسکا ہے کہ اگر لوگ بڑا ہی سہلائی کی طرت پھری ہیں اور کس کا نہایت کم ہوتا ہی اوس
کے ذکب اور یہ حدیث دلالت اس پر کرتی ہی کہ راجحہ پر ہی اور یہ میں رغبت دلانی ہمیشگی حایات پر اور پھر کہ وقت گناہ ہی چھتا ہی آ
گرتی کہ سدا ہی تم آخر ہوا اور فائدہ پھر کیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعضی لوگوں کی کہ برفضا و قدر ہنگرا کا عمل کرتی ہیں کہ بگنہ اور بگنہ
اور داخل ہونا بخت و ناکار جب بقضا و قدر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ ہی جو مقصد مکانہ سمجھا ہی کہا حضرت شاہ
دیا کہ عمل کی جسا اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی اور علی چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توفیق کرنا ہمارا عمل میں دیکھا کرنا عمل کا بعد سستی قضیہ
وقدر کی چھتھی نہیں کہتا کیونکہ اور وہی شایع سی دار دہوئی اور کوفت چھتھی اور خطاب کسی اور تم میں قصہ اور اختیاری کہ تحقیق شان ہی
کر سکویہ کیا نہیں سہ در یہاں کچھ بات ہر یک کی کہ بندہ کو اوسکی ہی حکم کیا اور انسی طلب فیل کی کی اور ایک مہی منع کیا والا اور وہ کہہ تو
بہتر ہے نہ کہ کہہ نہ ہی ہوا کہ کس سچہ روزیدہ کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت اہل ریک بندہ کو اسکی اطلاع نہیں اور جنت میں کوئی عمل موقوف
معلوم کرتی نہیں بلکہ اللہ کے اور جو کوئی اپنی ملک میں صرف کرنا ہی ظاہر نہیں بلکہ میں اشارہ درجہ میں شایع ہی جسکو چاہی خدا کی ہی اور پھر قیام کر
و حسن سفیل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل عملا اهل النار واياته
من اهل الجنة ويعمل عمل اهل الجنة وان من اهل النار اذ اذ اعمال بالحق ايتهم متفقون اور روایت ہی اہل جنتی سہ کے کہ کہا ہوا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ البتہ کرنا ہی کام روز خدو کی اور تحقیق وہ ہوتا ہے ہشتونو میں اور کرنا ہی کام ہشتونو کی اور شرف روزیہ کہ یہ
اور میں نے عبا بن عمر کی کہ ساتھ چھتا ہی روایت کیہ چھتا ہی اور مسلم فی حکم عائشہ قالت دعی رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنازة صبي
ان انصارا فقلت يا رسول الله طوبى لهذا عصفور لمن عصا فاجر الجنة لم يفعل السوء ولو يدركه فقال وعين ذلك
يا عائشة ان الله خلق الجنة اهلها خلقهم لها واهم في اصلا ب ابا بترم وخلق النار اهلها
خلقهم لها واهم في اصلا ب ابا بترم رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہوا ہی
بہتر ہے نہ کہ کہہ نہ ہی ہوا کہ کس سچہ روزیدہ کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت اہل ریک بندہ کو اسکی اطلاع نہیں اور جنت میں کوئی عمل موقوف
معلوم کرتی نہیں بلکہ اللہ کے اور جو کوئی اپنی ملک میں صرف کرنا ہی ظاہر نہیں بلکہ میں اشارہ درجہ میں شایع ہی جسکو چاہی خدا کی ہی اور پھر قیام کر
و حسن سفیل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل عملا اهل النار واياته
من اهل الجنة ويعمل عمل اهل الجنة وان من اهل النار اذ اذ اعمال بالحق ايتهم متفقون اور روایت ہی اہل جنتی سہ کے کہ کہا ہوا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ البتہ کرنا ہی کام روز خدو کی اور تحقیق وہ ہوتا ہے ہشتونو میں اور کرنا ہی کام ہشتونو کی اور شرف روزیہ کہ یہ
اور میں نے عبا بن عمر کی کہ ساتھ چھتا ہی روایت کیہ چھتا ہی اور مسلم فی حکم عائشہ قالت دعی رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنازة صبي
ان انصارا فقلت يا رسول الله طوبى لهذا عصفور لمن عصا فاجر الجنة لم يفعل السوء ولو يدركه فقال وعين ذلك
يا عائشة ان الله خلق الجنة اهلها خلقهم لها واهم في اصلا ب ابا بترم وخلق النار اهلها
خلقهم لها واهم في اصلا ب ابا بترم رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہوا ہی

در اسطی و منکی اور دو بیچ پستون با یون با کی ہی روایت کی یہ مسلم فی حدیث ظاہر حدیث ہی تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت میں داخل ہونا موت
 عمل نیک و بد پر نہیں بلکہ محض تہہ تقدیر الہی ہے اور اللہ بعضی بہشت کی ہی پیدا کی خواہ عمل نیک یا نہیں اور بعضی دوزخ کی ہی پیدا کی خواہ
 عمل بد کی یا نہیں پس ہر گاہ کہ دوزخ کی ہی پیدا ہوا ذہل ہوگا اور عین اگر عمل بد نہیں کیا ہی تو اسی عاقلہ جہنم کیوں کرتی ہے کہ دوزخ ہی
 میں داخل ہو یہ معنی بہن جو معلوم ہوئی لیکن در حدیثوں و روایات علماء اسی کا اتفاق کہتی ہیں و دوسرے یہ ثابت ہوا ہی کہ اگر کسی مسلمان کو کفر
 بالاتفاق اور شکر کو کفر موافق قول صحیحہ نہ کی اصل بہشت میں نہ اور اس حدیث میں جبکہ انہی ہی حضرت عائشہ کہ حضرت گویا ناخوش ہو کر علم غیب
 پر حکم کرتی ہی درصواب یہ ہی کہ یہ حدیث پہلی قرآنی ہوگی بعد اسکے مشکوئی اگر کون کا حکم وحی ہی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشت میں اللہ علم کند و ذکر الشجر
و عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من أحد الا وقد كتبت مقعدا له من النار ومقعدا له من الجنة قالوا يا رسول الله افلا ينزل على كتابنا وتدع العمل قال اغنموا فكل مما
ميسر لكم اكلوه اما من كان من اهل السعادة فسييسر له لعمل السعادة واما من كان من اهل
الشفاعة فسييسر له لعمل الشقاء ثم سق فاما من اعطى فالتقى وكتبت له مقعدا في الجنة اور روایت ہی علی رضی عنہ
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں تم میں سے کوئی کو تحقیق لکھا گیا ہوگا اور اسکا ال من الہما کا اور کا بہشت میں بعض عین ہو چکا ہی کہ ذکر
 کون ہے اور بہشتی کون عرض کیا صحابہ یا رسول اللہ کیا زہر و ساگرین ہم اور کبھی ہوئی اپنی کی در جوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کر دے ہر ایک کے نام
 کیا گیا ہی وہ اپنے کی کہ پیدا کیا گیا وہ اپنے شخص کو ہوا اپنے کتبہ کے پاس کیا گیا ہی اور جو شخص کو اللہ نے اپنے کتبہ کے پاس کیا گیا وہ اپنے عمل کی سزا
 اپنے کتبہ کے پاس دیا اور اپنے کتبہ کے پاس دیا جانا ہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی بخاری و مسلم فی حدیث باقی یہ یہ ہی تفسیر الیسیر و اما من سئل ان
 و کذب یا بفسخ فیہ لیسیر یعنی پس ہر ایک کی ہم و سکود و اسطی اولی اعمال کی کہ پہنچا دین سانی کو داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسے سئل کیا
 اور ہی پر و ہوا اسبب جہنم و دنیا کی نعمتوں جہنمی کی ہی اور تقویٰ نہ کیا اور جہنم یا کلمہ جو حید کو پس نزدیک ہی کہ ہر ایک کی ہم و سکود
 در اسطی اولی اعمال کی کہ پہنچا دینگی و سوار کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب یہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث نہ عمل کا
 نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فی ساتھ حکم ربوبیت کی لہو ہی کی در بندہ پر بمقتضا عبادت کی فرمان برداری اسکی لازم ہوئی اور عمل کو عبادت
 سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ ہمہ داخل قضا و قدر کی ہی جیسے یہ کہ کیا عمل کر لیا کرتا ہی اور جیسے یہ مقدر کیا کہ نہ کر لیا نہیں کرتا اور
 ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی کما میں کرتا ہی بہر تقدیر بہ بہتات نہ ہاری کہ عمل کسی کی کہ بہن جو شخص **و عن**
ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله كتب على ابن ادم حظه من الزنا اذ ركب ذلك
لا محالة فزنا العين النظر و زنا اللسان المنطق و النفس متى وشئت و الفرج يصيد ذلك ويكذب
متفق عليه وفي رواية لمسلم قال كتب على ابن ادم نصيب من الزنا من ذلك لا محالة العينان زناهما
النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل
زناها الخطى والقلب بهوى ويمتى ويصيد ذلك الفرج ويكذب
 اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق البدنی لکھا اور بیٹی آدم کی حصہ اسکا زنا سے
 کہ پہنچا اور سکود مقرر یعنی ضرور پس نہ انکھ کا دیکھنا یعنی نظر حرام اور زنا زنا نکال دینا یعنی عورتوں نامحرم ہی کلام شہوت انگیز کرنا

اور جان کر دکتی ہی اور خود پیش کرتی ہی اور شرمگاہ بچا کرتی ہی آنکھوں کو اجھوٹا کر کے ہی اسکو روایت کی یہ بخاری ہی اور مسلم فی اور ایک روایت مسلم
 میں یہ ہی کہا لکھا گیا اور پہلی آدم کی حصہ دو سکا تا سی پانچواں آدم کی حصہ دو سکا تا سترہواں آدم کی حصہ دو سکا تا اسیواں آدم کی حصہ دو سکا تا
 ہجرت کی شصت آئینہ زور زبان زنا اور سکا تا کرتی اور تھہ زنا اور کجا کرنا یعنی مسکس نا عورت سی اور بالوزنا اور نکاح چلنا یعنی بدکاری کی یہی اور دل
 خواہش کر تا ہی اور کر دکتا ہی اور بچا کرتی ہی اور شرمگاہ او سکی در جھٹلائی ہی اور سکوت لکھا ہی حصہ دو سکا تا سی مراد حصہ ہی ہفتاد
 زبان یعنی خواہش ہوگی کہ کرنی اور پانوسی چلنا او سکی ہی اور موضع ہی و سکا ذکر کرنا وغیر ذاک کہ کو مہی زنا کہتی ہیں مجازاً یعنی زنا حقیقی میں گرفتار ہونی
 میں بعضی مجاز میں جیسے لگ کر فرما فرما اللیل نظر وغیر ذاک لیکن جو چاہتا ہی سد تعالیٰ محفوظ رکھتی ہی گویا یہ حکم باعتبار اکثر ہی اور شرمگاہ بچا
 کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زبانیا تو ستر ہی بچا لیا خواہش نفس او سکھ اور اطاعت کی و سکی اور لڑکیا تو جھٹلا یا اور زنا طاعت کی او سکی کرنا
 ذرا شیخ والتاریح **وسکن عثمان بن حنین ان رجلا من مینة قال یا رسول اللہ اذکنت ما یعسر علی**
التامر البکم ویکدحون فیہ اشئ قضی علیکم وعضی فیہم من قدایر سبق او فمما لیست تقبلون بہ منما
انتم بہ نذیرکم ونبذت الحجج علیکم فقال کلبی اشئ قضی علیکم وعضی فیہم و تصدیق ذلک فی کتاب اللہ
عنا جلی و تفسیر ما لیس فیہا فالتامر البکم ما فیہا و قد یقرب ما رافہم اور روایت ہی عمران مہی حسین سی کہ در شخص فریہ کی فی کما ہی
 رسول خدا کی خبر دو ہوا اور پیغمبر کی کر کے ہی ہین لوگ جلی دن یعنی دنیا میں در محنت کہ پیغمبر ہی سچ او سکی حصہ ایک چیز ہی کہ مقدار لگتی اور پادگی اور
 گذری ہی سچ او سکی تقدیر ہی کہ ہر جلی ہی یا بچا اور پیغمبر کی اگر لگ ہونیوالی ہی چیز سی کہ لایا ہی او سکی باسٹ اور کوا اثبات ہونی لیل و نورا یا نصین بلکہ
 ایک چیز ہی کہ مقدار ہو چکی و پیر اور گذر گئی و پیر مطابق اسکی سچ کہتا باسد کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات مبارک کی کہ پیر
 پیدا کیا او سکو پس حسین ذال بدکاری او سکی اور پیغمبر کی او سکی روایت کی یہ مسلم فی ف الگ ہونی والی ہی یعنی یا یہ حصہ ایک چیز ہی کہ نصین مقدار ہونی او
 ازل میں بلکہ روز ما تا بندہ میں ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہونی ہین طرف عمل کی اور لڑا کرتی ہین او سکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدار ہوا اور ثابت ہونی دلیل و پیر
 او سکی ساتھ ظاہر ہونی صدق پیغمبر کی سبب پیغمبر کی یعنی کیا فضا و قد پہلی سی نصین پیغمبر کی الی ہین اور امر وحشی کی عملی اور لوگ اپنی اختیار سی
 طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسے کہ سب قدر لیا کما ہی بچہ سوال کیا صحابہ کی جواب کو ہی **وسکن ابن ہریرہ قال قلت یا رسول اللہ**
اللہ انی رجیل شاکت وانا احاف علی نفسی العنت و لا لحد ما لزوجہ النساء کانتہ لیست اذن فی الخضر
قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال
الشیء صلی اللہ علیک و علی آلیک و علی اصحابک ما انت لاق فاختص علی ذلک او ذر رواہ البخاری
 اور روایت ہی ابو ہریرہ سی لکھا کہ کما ہی ہی رسول خدا تحقیق میں مرد جوان ہون اور میں در زنا ہون اور نفوس سچ کی زنا سی و نصین باہین او
 کہ نکاح کروں ساتھ او سکی عورتوں سی گویا لہ پروا لگی مانگی تھی حضرت ہی چچو جو ہو چکی لکھا ابو ہریرہ فی پس جب سے حضرت جواب سے پیر کما ہی ہی
 اسکی پیر سکوت کیا جواب سے ہی پیر کما ہی ہی پیر سکوت کیا جواب سے ہی پیر کما ہی ہی پیر سکوت کیا حضرت فی جواب سے ہی سی
 پیر کما ہی ہی پیر سکوت کیا جواب سے ہی پیر کما ہی ہی پیر سکوت کیا جواب سے ہی پیر کما ہی ہی پیر سکوت کیا حضرت فی جواب سے ہی سی
 روایت کی یہ بخاری فی ف خشک ہونا ظلم کا تا یہ ہی مقدار ہو چکی ہی اور فرخت پانی لگنی کی ہی حاصل یہ کہ جو کچھ پہلانی بزانی ہونی کر
 روز ازل کی مقدار ہو چکی ہی ہونیوگی خصی ہونا نہ ہو گویا ہمین تقدیر فرانی اسپر کہ اسباب و وجوہ کو مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی لکھا کہ

وکن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قلبا بنى ادم كالمصابين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب جد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اللهم مصرفت القلبين كصرفت قلوبنا على طاعتك رواه
 اور روایت ہی عبد الباقی بن عمر کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 دل جنس دل بنی آدم کی سب وہ بیان دواؤں کیوں کی اور کیوں رحمت میں کیوں مانندہ دل ایک پھیرتا ہی اور کس طرح چاہتا ہی یعنی وہ فارغ ہے
 اور بصورت سب چیزوں کی کدھ پھیر فرمایا پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بار خدا پھر نبی والی دونوں کی پھر دونوں ہمارا کوا اور پھر بندگی نبی کی روایت
 کیا اسکو مسلم نے ف اور نکلیان رحمت کتنا جتنی میں علم اسکا اللہ تعالیٰ کی سیر کرنا چاہی وہ پاک ہی اور نکلیان وغیر وہی **وکن**
 ابن ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا نزلنا له على الفضة فابواه بهوذا انه اود
 يصير ايه او يحسنه كالتين الهيمه بهيمه جمعا هل تحسبن فيها من جد جاء ثم يقول فطرة الله التي
 فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين الحق ثم يقول فطرة الله التي
 اور روایت ہی عبد الباقی بن عمر کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خین کوئی یہ کیا کیا گیا کہ کیا جا یا نامی اور پھر فطرہ کی یعنی اور پھر خدا اور قبول کرنی
 دین وہ سلام کی پس مان باک مسل یہودی کر دتی ہیں وسلو انصاری کر دتی ہیں اور سلو ماجوسی کر دتی ہیں وسلو صیبا کہ پھر دتا ہی چار پارہ چار پارہ
 پور کیا معلوم کرنی پھر اسکی کچھ نقصان پھر پھر ہی عیلتہ لازم پڑو پھر ایش خدا کی کو جو یہ کیا ہی اور کو کوا اور پاک خین بدلنا وہ ایش پھر ایش
 خدا کی عیبتہ دین درست روایت کی پھر بخاری اور مسلم نے ف کچھ نقصان یعنی خارج سے اگر کوئی آفت نہ پہنچی تو ویسا ہی اگر لوگ کان وغیر وہ
 کات ڈالتی ہیں پس آہی آدمی بسبب ان باہ غیر وہی کافر ہو جا تا ہی والا مسلمان نہ ہی **وکن** ابن شریف قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ليس كل من غسل غسلا او لا يتنجى له ان ينام ويحفض القسط ويترفعه يرفع
 اليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه التوراة كشفه لا حروف شحات وجهه
 ملئت على اليه بصرة من خلفه رواه مسلم
 اور روایت ہی ابی موسیٰ ہی ہے کہ اسکو خطیہ فرمایا پھر
 ہمارے پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہناتھہ پانچ باتوں کی پس فرمایا تحقیق البصین سوا اور بصین لائق اسکو سونا ہست کرنا ہی تراؤ
 کو اور بلند کرنا ہی اسکو اور کھانی جاتی ہیں طرف اسکی عمل رات کی پھل عمل دن کی سیاہی اور عمل دن کی پھل عمل رات کی سیاہی پر وہ اسکا
 نور ہی اگر کھولدی اسکو اللہ جلادین نور پاک ذات اسکی جھانک کہ پھر پھر ہی طرف اسکی نگاہ اسکی مخلوقات اسکی ہی روایت کیا اسکو
 مسلم نے ف لیست ولیند کرنا تازو کام آدمی پھر کہ کسی پر رزق تنگ کرنا ہی کسی پر فراخ اور بسبب ان نہ ہوگی بصوت کو ذلیل کرنا ہی اور
 بسبب ان وہین طاعت کبصوت کی رہتی بلند کرنا ہی پھل عمل رات کی یعنی ہنوز روز بصین ہنوز اور عمل وسین واقع بصین ہوا ہی کرنا ہی عمل اور
 جاتی ہیں اور رات خین ہوتی کر دگی عمل ہی طرح جاتی ہیں زمین میان انبیان فرمایا جلدی عمل جاتی ہیں **وکن** ابن ہریرہ قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملى لا يعيها نفقة سحاء الليل والنهار ارايتم ما انفق
 من خلق السماء والارض فانه لو يعيها ما في يده وكان عرشه على الماء ويبدد الميزان يخفض
 ويرفع متفق عليه وفي رواية بسلم بن عبد الله ملى قال ابن سيرين ملان سحاء لا يعيها ما شئ
 اور روایت ہی ابی موسیٰ ہی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تھلکہ کا یعنی تھراؤ اسکا بھرا ہوا

سے نہیں قصرت اور اسکو حرج کرنا ہمیشہ ہستی والا ہی رہتا نہیں کیا دیکھا ہستی کس قدر نوح کیا ہے کہ پند کیا آسمان اور زمین کو کس تحقیق حرج
کرئی فی نہیں کہ ملی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ لے سکی ہی اور ہتھوڑوں و شکار اور پربانگی یعنی وقت پیدا کرئی آسمان اور زمین کی اور وسیلی ہاتھ میں
سے راز و پست کرنا ہی اور بلند کرنا ہی روایت کی بہت بخاری اور مسلم فی اور حرج روایت سلم کی ہی داہنا ہاتھ لے سکا ہی پھر ہوا کہا ابن نہیں
ہمیشہ ہستی والا ہی نہیں قصرت کرئی و اسکو کوئی چیز راز اور نہیں و ابن ہنزلو سادہ بن سلم کی اولی روایت میں لفظ ملان کا بدلے ملی کی آگیا
اور اور لفظ زمین ہی کہہ تقدیم تاخیر ہی لیکن ہذا فقہ لغت کی ملائی ہی جاسی **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دِرَارَةَ الْمُشْرِكِينَ قَالَتْ لَللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا أَعْمَالِينَ مُتَّفَعًا عَلَيْكَ اور روایت ہی اور نہیں کہا پوجی
کہ بیچہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین فرمایا حضرت فی السدانا تہی ساہلوہ چیز کی کہ ہوتی عمل کر نیوال روایت کی بہت بخاری اور مسلم
سے وہ یعنی اللہ تعالیٰ ہی جو جانتا ہی کہ بہت میں داخل ہوتی ہیں یا اور زمین یعنی ہستی ہیں کہ حضرت کو اب ملک مشرکین کی اولاد کی زمین
کہہ جتی آئی ہی کہ ایسا فرمایا اور بہت ہی قول اور ہوتی ہیں ان کی زمین لیکن ولی بہت کہ وقت کری بقینا جنتی بادوخی نہ کی **العصم الثالث**
فصل دوسرے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلقت
الله الفلك فقال لله اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كان الى الان اور
رواہ الترمذی وقال هذا حديث عن عبد بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فی تحقیق اول و چیز کا کہ پیدا کیا اللہ فی علم ہی پس کہا واسطی اولی کہہا ہوتی کیا کہوں فرمایا لکہہ تو تقدیر پس کہی و ہی جو چیز ہو جلی ہی یعنی
حضرت کی اور وہ چیز کہ ہونیوال ہی بندہ روایت کی بہت ترمذی فی دیکھا بہت غریب ہند کرو حسن مسلمان بن سيار قال سئل
عمر بن الخطاب عن هذه الآية واذ اخذناك من بطن ادم من ظمئهم ذريتهم الآية قال عيسى سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار يعمل أهل النار يعملون فقال رجل فقيم العمل يا رسول
الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل أهل
الجنة حتى يموت على عمل من أعمال أهل الجنة فيدخله به الجنة واذ خلق العبد للنار استعمله
بعمل أهل النار حتى يموت على عمل من أعمال أهل النار فيدخله به النار رواه ما لا يحصى
والترمذی و ابو داود ۵ اور روایت ہی مسلم بن یساری کہ کہا سوال کی گئی عمر بن الخطاب ہم اس یہ سی اور جلیار و
تیری فی ہستی دم سے بیہون و ملی سنی اولاد و فیکو آخر آیت لاکہا حضرت عمر فی سائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسول کی جاتی ہی تہی
آیت سی پس زمانا تحقیق اللہ فی پیدا کیا آدم کو پھر پھر ایسی ہی و دیکھا ہاتھ لے سکا ہی اولاد میں ہا پید کیا یعنی انکو واسطی بہت
اور ساتھ کام کرئی ہشتون کی کہ عمل کی ہیں پھر پھر ایسی ہی پیا ہاتھ لے سکا ہی بحالی و میں اولاد پس فرمایا پید کیا یعنی انکو واسطی و ذریعہ کی ساتھ
کام و ذریعہ کی کہ کرئی ہیں پس ایسا شخص پس واسطی ہی عمل کرنا ہی رسول خدا کی پس ہمما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ
پیدا کرنا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرنا ہی او سے ہشتون کی سی ہاتھ لے سکا ہی اور عمل کی عملون ہشتون کی سی پس داخل کرنا ہی

اور سکو اسبب اور بہت سے معصومیت کے سبب کیا کرنا ہے بلکہ وہ طبعی دوزخ کی روایا ہی دوسرے کام فرمائی گئی ہیں سبب انکے فرمایا ہی و جعل کی
 عملوں دوزخ میں گئی ہیں اور اس کے سبب سے دوزخ میں روایت ہے کہ ترمذی اور ابو داؤد نے فرمایا ہے یونان کی سنی اولاد کو بھی مثلاً
 حضرت کے پیغمبر ہی اولاد اسی نکالی اولاد کی پیغمبر ہی نکالی اولاد کی پیغمبر ہی نکالی اور باقی آیت ہے وہ پیغمبر ہی نفسہم قال است کر کے
 ہے شہدنا ان لقولہ یوم القیامۃ انما عن اہل الخلیفین کو اویا اولاد کو جانوں کی پر فرمایا اللہ نے کیا نہیں ہو نہیں رہے تیار کیا انہوں نے ان کو اور
 جسے یہ کہہ گئی اس سے ہونی کہ سبب اور ہونے کی سبب اس سے غافل اور وہاں ہونا ہے یعنی فرشتہ کو دینا اتہم پیر نیکا حکم فرمایا ہے جسی اتہم ہی ہمارے
 توت اور قدرت ہی وسکن عبد اللہ بن عمر و قال خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فی بدنیہ کتا بان فقال لدر
 ماخذ ان الکتابان قلت لا یارسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمین هذا کتبہ من
 کتاب العلیین فیہ اسماء اہل الجنۃ اسماء ابائہم و قبائلیہم ثم اجعل علی الخیرہم فلا یراد فیہم و لا
 یخص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ هذا کتبہ من رب العلیین فیہ اسماء اہل النار و اسماء ابائہم و قبائلیہم
 ثم اجعل علی الخیرہم فلا یراد فیہم و لا یخص منہم ابدا فقال اصحابہ فقیم العن یارسول اللہ ان کان امر قد
 فرج منہ فقال سرور و فاریہ فاق صااحب الجنۃ یختم لہ یعمل اہل الجنۃ وان عمل اہل النار
 یختم لہ یعمل اہل النار وان عمل اہل الجنۃ یختم لہ یعمل اہل النار صلی اللہ علیہ وسلم یبیدہ فنبذہما ثم قال فرج
 و یختم من العباد فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر و اہ الذمین اور روایت ہی عبداللہ بن عمر ہی کہا کہ کتبے جو
 خیر اور سچے اور تہذیبی و نکلی دو کتابیں تھیں اس فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا میں یہ دو کتابیں ہیں کہا ہم نے نہیں ہی رسول خدا لیکن یہ کہ خبر دیکھو پیر
 فرمایا وہ طبعی و سچے کی کہ سچے دہری اتہم و لیکن ہی یہ کتابیں و نگار عالم کے طرف سے سچے ہیں نام بہشتیوں کی و نام ابوں کی اور قوم دیکھا جو چہرہ دیا
 آخر دیکھو یعنی بطور جسم بندی کی پس کیا دیکھی جاتی ہیں سچے اور نکلی اور نہ کہیں جاتی ہیں و نسکی کہیں فرمایا وہ طبعی اوس کتاب کے سچے ہائیں اتہم
 اور نکلی ہی یہ کتابیں پروردگار عالم کے طرف سے سچے ہیں نام دوزخیوں کی و نام ابوں کی و نکلی و فرمایا نکلی یہ جسم کی آخر دیکھو کہ
 کیا دیکھی جاتی ہیں سچے اور نکلی اور نہ کہیں جاتی ہیں و نسکی کہیں فرمایا وہ طبعی اوس کتاب کے سچے ہائیں اتہم
 فراغت کی گئی اوس فیہ ما اتوا تہم بوطور کفر و منی عمل ہی ساتھ طریق حق کی اور نزدیک ڈھونڈ لینی خدا کی جس سے ہی ختم کیا جانا ہی وہ
 ساتھ بہشتیوں کی درگزر کام کر ہی سطر کی یعنی نیکی میں مابعدت عمر میں و تحقیق دوزخ ختم کیا جانا ہی وہ اولی ساتھ کام دوزخوں کی درگزر کام
 کر ہی سطر کی بہشتیوں کی یا پیغمبر ختم ساتھ دوزخ انہوں نے ہی کی پس کہہ دیا اون کتابوں کو بہ فرمایا غرض ہوا پروردگار نے ہا بلند و نسکی حکم
 کر چکا ایک طاعت بہت میں اور ایک طاعت دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے فرمایا کہ ہا کتابوں کو یعنی پیغمبر کے سچے ڈال دین اس شہاد کی کہی ہیں
 کیا اس طرح کہ فراغت کی گئی اس سے انظار ہر حد سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابیں صحابہ کو دکھادیں لیکن حضور و حکمانہ معلوم کرو یا اور بعضی کہتی ہیں
 سمجھانے کے لیے بطور مثال کی فرمایا کہ اذ القاری وسکن اہل الجنۃ عن ابیہ قال قلت یارسول اللہ ان آیت ارضی
 نسترقبھا و دواء نتداوی بہ و تقاة نتقیہا منہل شرک من ذر اللہ شیا قال ہی من ذر اللہ رواہ احمد
 و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ابو خزیمہ کی انقل ہی ایسکی ہی کہا کہا یعنی ہی رسول خدا کی خبر دیکھو جو منترن کی کہ
 پر ہوتی ہیں ہم اولاد اور والی کہ دو کرتی نہیں ہم سکو اور سچے اور نکلی چیر کہ جتنی ہیں ہم اوس کہ یعنی ہا نہ پیر و زرد وغیرہ کی کہا پیر ہی ہی

بالحکام انظر

اور پادوسی اپنا کچھ تو پس جسکو پہنچا اوس تو زمین سے دوشی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نذر کردہ ہوا پس یہی وہی کہتا ہوں نہیں خشک ہوا علم
اور پر عالم المدکی یعنی اوسکی تقدیر میں غیر و تبدیل نہیں بدایت کی ہی جملہ حروفہ فی فی **ف** وج اندر کی یعنی گرفتار کی نفس راہ زمین کو اوس
جملت میں بر خدا نہیں و غفلت کہی ہے اور نوری مراد نور ایمان اور معرفت و طاعت و حسن کا ہی **وکن** انشراق کلات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکتہ ان یقول یا معقل القلب نبت قلبی علی حینک فقدت یا ربی اللہ امانا
یا رب یا اجنت بہ فکل تخاف علیکنا قال نعم ان القلب باین اصبیحین من اصباح اللہ یقلہ ما کیف یشاء و امان
الترقیذی و ابن ماجہ اور روایت ہی انس سی کہ انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعت یصفیرانی ہی بصر نیوالی دلوئی ثابت رکھ دل میر کو پیر
دین ہی کی پس کہا میں ہی نبی المرالی یا ان لای ہم ساتھ بھاری در ساتھ و تیر کی کر لائی تم و سکون یعنی کتاب سنت پس کیا ایسے ڈرتی ہو تم
اور پھر کہا کہ ان تخیف دل در میان دوا و کجا ہوئی ہی او ٹھیکوں المدکی ہی یعنی بچ بچھوت و قدرت اللہ کی ہیں بصر تاہی دیکو سطح چاہا
ہے بدایت کی یہ ترمذی و ابن ماجہ فی **ف** کیا ڈرتی ہو اور یہ ماری ہی آپ تو معصوم ہیں گناہوں ہی ہا ساری ہی عید دعا کرتی ہیں
تاہم سیکسین پس کیا ڈرتی ہیں آپ پیر **وکن** ابی ہوشبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمثل القلب کما
یا رضی فلا یقلہما الا شیخ ظمیرہ لبطن رواہ احمہ اور روایت ہی ہمیوسی سی کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثال
دل کے مانند یہ کی ہی چچ زمین میں مدکی کہ بصر ہی ہیں و سکون ہوا میں بصر ہی طرف پیش کی روایت کی بصرہ حمدنی **ف** یعنی ہر طرح و
ملائی ہی برائی کی طرف اور برائی ہی جملہ کی طرف بصر ہی ہیں **وکن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کای من عبد حتی یق من یار دیر لیشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ بعثنی بالحق و یق من
یا موات البعث بعد الموت و یق من بالقدرة رواہ الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی
حضرت علی سی کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تخمین ہوں ہونا کوئی بندہ جانتا کہ ایمان لاوی ساتھ چار چیزوں کی گوہی دی اسکی
کہ نہیں کوئی معبود و اللہ و تحقیق میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں بھیجا ہی جگو ساتھ حق کی اور ایمان لاوی ساتھ فریگی اور ٹھہری ہی جچی فریگی اور
ایمان لاوی ساتھ تقدیر کی روایت کی بصرہ ترمذی و ابن ماجہ فی **ف** ایمان لاوی ساتھ فریگی یعنی ساتھ فنا ہونی دنیا کی یا ما و بصر ہی کہ عقاد
کر سی ساتھ موت کی کہ حکم الہی ہی نہ سبب و فرامان کی **وکن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام و ضیہہ المجدتہ و القدرتہ رواہ الترمذی و قال عبد الرحمن بن عبد
عمران کہ انوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دو فرقی میں امت میر سی کہیں **ف** او کنی چہ ہلام کی کچھ حد تک تو جہم ہی و ایک فریق **ف** مراد وہی ہی فر
جبر کہ قابل نہیں ہا اب کی کہ نسبت کن افعال کا طرف بنیگی ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کی یعنی بصر اور کلاسی اور رطوبتی جو
اور لوڈ یا س تو لوڈ ہا جلا جاو اوسکو اپنی ہی بندگی میں در لوڈ ہستی میں دخل نہیں اس طرح بندگی ہی کام میں کہ دخل نہیں جس نے اختیار لای اور مراد قدرت
وہ ہی کہ ملکہ تقدیر کی ہیں یعنی فعل بندوں کی پیدا کر سی ہوئی انکی قدرت سی ہیں اکثر قدرت نہیں طبعی تقدیر کی کار کرنے کو بیکو قدرت کہتی ہیں وہیں
بے دخل ہیں و لافضی ہی و ظاہر ہے معلوم ہوا ہی کہ یہ دونوں فرقہ کافروں لیکن نول فخر و عمار رح کا یہ ہے کہ ان فریقین کلا فاسق ہیں کو بیکو یہ ہے کہ
کرتی ہیں بے سنت کرادنا دل کر کفر سی ہی کو بجائی ہیں پس یہ حدیث زجر اور شدت کی ہی ہے اور بعضوں نے ہی اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے
یہہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ زہری میں لیکن محققین نے فریق حکم کفر کا ہی ان فرقوں کی ہی حدیث اختلاف اکثر کلام اولی یا کفر زنادی کہ افعال سزا دہ

مستطیعی بادشاه اور عالم مظالم میں ساتھ خواہست لسانی اور غلبہ حکومت پستی کی کا فروغ رخاستوں اور جاپون کو عزیز کشتی میں اور مسلمانوں اور صاحبان اور عالمونکو دلیل کرتی ہیں رطلال کی سی پچھرم الکدنی مکہ من جن کلامونکو منع فرمایا ہی مانند شکار کر سیک اور کاٹنی درخت کے اور ہونیکے بغیر حرام کی یہ کلام اور گناہ کرنی لگی اور رطلال جانی اولاد میری و چیز کو کہ حرام کیا اللہ یعنی ایذا دینی اولاد وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد تقسیم نہ کرنی اونکی کو حلال جانی دوسرے لعنت را مراد اس یہی کلام میری اولاد ہوا کہ جس سے لڑکے کو اللہ حرام فرمایا ہی و سکو کرنی لگی حلال حاکم اس میں تہیبہ واطی سیدوں کی کہ حضرت کی اولاد ہوا کہ خدا کی گناہ نہ کرن یعنی اولاد اللہ کی گناہ نہ کریں بادہ ترڈہی اور چوڑی یا سنت پچھرم کو جواز راہ کسانت کے سنت کو چوڑی تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہکا جا کمر سنت کو چوڑی تو وہ کافر ہی اور لعنت میں دروگشتی جاتی ہیں لیکر اول زچا اور شدہ اور دوسرا حقیقہ اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہیں ہوتا مگر بڑا ہیہ ہی کذا ذکر انقاری و شیخ محمد اور سامی مولانا اسحق رح سی کہ یہ وعید پچھرم کرنی سنن ہے یعنی سنت ہو کہ وہ کی ہی **و عن مظاہر بن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتدحني رجل فليمتدحني في حق ما احببت ان يمتدحني الله ليعيد ان يموت بارض جعل له الله حاجته رواه احمد والترمذي** اور روایت ہے سبط بن عمار سے کہ فرمایا بیغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ خدا کے تابعی اللہ کے بند کی مزاج الکن میں کی گرداننا ہی واطی و سکی طرف اوکے میں سے حاجت یعنی تا اس کلام کی لیبی جا و اور میری روایت کی یہاں اور نزدیکی نی **و عن عائشة قالت قلت يا رسول الله اني اذ ذراري المؤمنين قال من ابائهم فقالت يا رسول الله بلا عجل قال الله اعلم بما كانوا عاملين قلت فذكري المشركين قال من ابائهم قلت بلا عجل قال الله اعلم بما كانوا عاملين رواه ابو داود** اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی عنہا کہ کہا کہ میں نے رسول اللہ و اولاد مسلمانوں کی کیا ہی حکم اور کہا فرمایا الیج میں اپنے جاپون کی یعنی بہت میں میں اپنے ساتھ یہ کہا میں رسول خدا کی یعنی عمل کی فرمایا اللہ و انما تہی ساتھ پچھرم کی کہ ہوتی عمل کے نبوالی کہا میں پس اولاد مشرکوں کی فرمایا یہ ہی تابع میں اپنے جاپون کے کہا میں یعنی عمل کی فرمایا اللہ و انما تہی ساتھ پچھرم کی کہ ہوتی عمل کے نبوالی روایت کی یہاں اور دینی **ف** مسنون علی اولاد کی حتمین جو فرمایا اللہ علم کا نورا عالمین یہ ہمارہ ہے قضا و قدر پر حضرت عائشہ رضی عنہا نے فرمایا کہ نبی علی بہت میں کیوں کر جا ونگی تو فرمایا کہ تعجب کر کیوں کر لوگوں کو اگرچہ بالفعل عمل نہیں میں شاید کہ علم الہ میں ہوں اور مشرکوں کی اولاد کی حتمین جو فرمایا اللہ علم کا نورا عالمین یعنی نبی کی کہا میں کہ مراد یہ ہے کہ وہ تابع میں جاپون کے دنیا میں و راضی کا مراد کا سپرد طرف علم الہی **و عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المؤمن والمؤمنة والذی ودعه فی النار رواه ابو داود** اور روایت ہے ابن مسعود کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبوالی جس کو کا ڈاؤ و درخین روایت کی یہاں اور دینی **ف** مراد کا نبی والی وہی کہ حبشی کا ڈاؤ انڈا ہی کی ولو کر چا کر کی اور مراد مسعود ہی وہ کہ جس کی حکم ہی کا کہنے و جہی والی و مراد مسعود ہی وہ ڈکی اسطابق پہلی حدیث کی یعنی باب سوکے تھے و دوزخی ہوتی اولاد جو مراد یہی دوزخی نبوالی **الفصل الثالث فصل في فضل عري الدار** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **ان الله عن جبل من ذهب خلق من حمرين جبل عدي و من حمرين جبل عدي و من حمرين جبل عدي** رواه احمد و الترمذي و ابی دؤب کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ و صلاخ ہوا طرف ہر بند کی مخلوقات ایسی یا پنج چیز ان سے ہے اول اسکے سے اور جگہ بہنی و سکی سیا و جگہ بہنی ایسی ہی اور رزق و سکی سیا روایت کی یہ ہمدانی **ف** فارغ ہو یعنی یہ یا پنج چیز ہوا مقدمہ چکا روز ازل کی یعنی تیریل نہیں ہو سکتی اصل یعنی مدت عمر کسی سیا اور عمل کا کام نہک دنیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دولفظ من خار میں سننے اونکی یا پنجوین رزق لکھ چکا یعنی حلال کہا ہوا یا حرام تہوڑا یا بہت یا مراد رزق سیا جو کہ بندہ کو پہنچی قسم سے **و عن عائشة**

قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حكمكم في شيء من القدر سئل عنه يسقوا
 الوباءة ومن لم يترككم فبئس ما كنتم عليه رواه ابن ماجه اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی کما سنا منہ
 بی غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو شخص حکام کری کچھ تقدیر کی پوچھا جاوے گا اور اس دن قیامت کی حسی نہ کلام کیا جاوے گا اور کسی نہ پوچھا
 جاوے گا اور اس روایت کی بیلہ ماہر نے من بقصد وضع ہی فخر من کسی سے قضا و قدر میں یعنی کچھ فائدہ نہیں اس کلام کو نہیں سوا برسوں اور
 عتاب کے روز قیامت پس بھترہ کہ آیا ان دیر لاوین و سکوت کر عمل میں منقول ہیں **وعن ابن الدینار** قال أتيت أبا
 ابن كعب فقلت له قد وقع في نفسي شيء من القدر فحدثني لعن الله أن يد هبة من قلبي فقال لو كان
 الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه عذبهم وهم غير ظلهم ولو رحمهم كانت رحمة خير لهم
 من أعمالهم فلو أنفق مثل أحد ذهباً في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تنفق من القدر وتعلم أن
 ما أصابك لم يكن ليخطئك وأن ما أخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لم تأخذ التار قال ثم
 أتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم أتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك ثم أتيت
 زيد بن ثابت فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل ذلك رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابن
 دلی ہی کی کھا اور یھون فی آیا میں ابی بن کعب کس پاس کہ یہ صحابی ہیں اس کھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گدرا ہی جیروں کیر شہ تقدیر ہی یعنی یہ کہ اگر سب
 تقدیر ہی کی اور تھی اور لو اب غذا سا کون ہی پس حدیث بیان کر مجھی شاید اللہ دور کر ہی شہہ کو دل ہی ہی پس کھا اور یھون فی اگر تحقیق اللہ کھا غذا
 کر ہی آسمان والوں کو اور زمین والوں کو خدا کی اور وہ نصین ظلم کر نیوالا واسطی اور علی یعنی وہ کننا ہی خدا کی ہی آسمان زمین لایہ ظلم نصین کھا تا
 اور اگر رحمت کر ہی اور کو ہوگی رحمت کے بھترہ واسطی وکن عملون وکن ہی اور اگر چیز کر تو نامذا حد کی سوا جیچہ راہ خدا کی نصین قبول کر ہی کھا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ آیا ان لا و تو ساتھ تقدیر کی اور جان تو ہمیکہ جو چیز کبھی کچھ نہ تھی کہ خطا کی تھی و تحقیق جیچہ چیز کی کہ خطا کی تھی کبھی کبھی جھکاوا اور اگر
 اور غیر اسکی یعنی تقدیر ابان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا لوگ میں کھا ابن علی بن ابی ہریرہ میں عبد اللہ بن مسعود پاس کھا سنا اسکی کھا ابن ابی ہریرہ میں
 خلیفہ بن یانگی اس پاس کھا اور یھون نامند ابی ہریرہ میں زید بن ثابت کی پاس پس حدیث کی کچھ تقدیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسکی روایت کھیہ حدیث
 اور ابن ماجہ نے من حاصل جلدان ما صابک البضیاء کھیہ کہ پس جو کچھ تھی مجازہ کھی لو کہ میری ہی اور کوشش سے پہنچا اور اگر کھیہ تھی کہ اگر
 سے کہ میں جیچہ جان کھیچنا نہ پہنچنا ساتھ تقدیر ہی ہی **وعن نافع** أن رجلاً أتى ابن عمر فقال إنك ففلا تأتق عيبك
 السكك فقال الله بلعني أنه قد أحدث فأنك قد أحدث فلا تغتر به مني السكك فإني سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في أمي أو في هذه الأمة حسنة أو قرة في أهل القدر
 رواه ابن ماجه اور ابن ماجه نے من بقصد وضع ہی فخر من کسی سے قضا و قدر میں یعنی کچھ فائدہ نہیں اس کلام کو نہیں سوا برسوں اور
 شخص نے پڑھا اور پھر تھاری سلام پس کھا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق سنا کہ کھیچنا جھکاوے گا تو ہی تحقیق نجات کھا ہی دین میں پس اگر تحقیق فلانی
 سے دین میں پس پڑھا اور کو ہی طرف سلام میں تحقیق سنا کہ کھیچنا جھکاوے گا تو ہی تحقیق نجات کھا ہی دین میں پس اگر تحقیق فلانی
 دین میں پس پڑھا اور کو ہی طرف سلام میں تحقیق سنا کہ کھیچنا جھکاوے گا تو ہی تحقیق نجات کھا ہی دین میں پس اگر تحقیق فلانی
 دین میں پس پڑھا اور کو ہی طرف سلام میں تحقیق سنا کہ کھیچنا جھکاوے گا تو ہی تحقیق نجات کھا ہی دین میں پس اگر تحقیق فلانی

حکم ہی ترک ملاقات کا اہل رعیت سے اس حدیث سے علماء کئی ہیں کہ جن میں وہ ہے جو اب یہاں مستحق اور برستی کی سلام کا بلکہ سنت بھی نہیں ہے وسطی اور
 تنبیہ کی اور جائز ہی اس کے ملاقات اولی بھی لڑا ذکر القاری **و سن** عیسیٰ قال سئلت خیر حجة النبي صلى الله عليه وسلم عن
 ولكن ما نالها في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما في النار قال قلت ارأيت لكرهته في وجهه قال ان كرهته
 مكانها الا بغضه ما قالت بارسول الله فوكدي منك قال في الجنة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المؤمن
 واولادهم في الجنة وان المشركين واولادهم في النار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين
 امنوا واتبعتهم ذريةهم باحسانهم رواه احمد

اور روایت ہی حضرت علی سے کہا ابو جہا حضرت خدیجہ بنی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم ہی حال ہی دونوں کی کہ گمشتی تھی جہا بابت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے و دو تو پھر آپ کے ہیں کہا حضرت علی نے اپنے
 ناخوشی جہا چہرہ اولی کی فرمایا حضرت فی اگر دیکھی تو حال و نکا کہ کسی خواہ اور دور رحمت اللہ ہی میں البتہ ناخوش تھی تو او کو بھر عرض کیا ہی رسول
 خدا کی پس اولاد میری ہستی یعنی قاسم اور عبداللہ فرمایا جہا بخت کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہوسن اور اولاد ان کی جہا بخت کی اور
 تحقیق مشرک اور اولاد ان کی پھر آپ کی پھر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور پیروی کی انکی اولاد انکی فی

باقی آیت پھر بیان اختیار ہم فرماتے ہیں بروی کی اولانی ساتھ بیان کی ملاوٹی ہم ساتھ انکی اولاد انکی **و سن** انی ہر شیء قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله ادم مسه ظفرا فشق من ظفره كل نسمة هو خالقها من ذريةه
 الى يوم القيمة وجعل بين عيني كل انسان منهم وبصبا من نور شعركم على ادم فقال انى رب من هو
 قال ذريتك فرأى رجلا منهم فاجبته وبصر ما بين عينيه قال انى رب من هذا قال داود فقال انى رب
 كه جعلت عمرة قال سبئ سنة قال رب زده من عمري اربعين سنة قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فكلما انقضت عمرا ادم ركلا اربعين جاءه ملك الموت فقال ادم اوكو يبق من عمري اربعون
 سنة قال او لم تعظها ابنتك داود فخذ ادم فخذت ذرية بنتك ونسبى ادم فاكل من الشجرة
 فلنسبت ذرية بنتك وخطا وخطات ذرية بنتك رواه الترمذي

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ ادم کو اتھ پھر ایٹھہ اسکی یعنی فرشتہ کو فرمایا اتھ پھر فی کی لمی پس تک پشت اسکی ہی برحان والی کردہ
 اللہ پیدا کر مولا تھا انکو اولاد انکی ہی قیامت تک و دفر کر در میان انکھون ہر آدمی کی اور میں سے چاک نور سے پھر روہر کیا او کو آدم کی پھر کھا
 اون فی ای پروردگار میر کون میں یہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری پس کیا اب شخص کو اون میں سے پس خوش گل و دکو وہ چاک تھی در میان انکھون اور
 کھا ای پروردگار میر کون ہی یہ فرمایا پھر داود پھر عرض کیا ای رب میر کتنی ٹھرا فی تونی عمر او کی فرمایا ساٹھ برس کھا ای پروردگار میری زیادہ

کہ عمر اسکی عمر میری چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام ہونی عمر آدم کی کہ چالیس برس کہ آیا انکی پاس ملک الموت پس کھا حضرت
 آدم فی کیا نصین باقی ہی عمر میری چالیس برس ملک الموت فی کھا کیا نصین پھر تونی چالیس برس پھر تونی داود کو پس انکار کیا حضرت آدم فی پس انکار
 کرتی ہی اولاد انکی اور رسول بھی آدم پس کہا یا اوصون ہرخت میں پس بھولتی ہی اولاد انکی و خطا کی و خطا کی ہی اولاد انکی روایت کردہ
و سن انی اللہ رد اء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خلق الله ادم حين خلقه فصره كقفة
 اليمى فاخرجه ذريةه بيضاء كالماء والذرة فصره كقفة اليمى فاخرجه ذريةه سوداء كالبقر

الْحَمْدُ فَكَلَّمَ اللَّهُ فِي يَمِينِهِ الْأَيْمَنَةَ وَكَأَيُّهَا وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى رَبِّي النَّارُ وَلَا أَيُّهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی ابی الدرداری نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پیدا کیا اللہ نے دم کو جب پیدا کیا اور سکوس مارا موند ہی سے
 اذنی یعنی سمت قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا تاہم نیکو پس نکالی دلا وغیرہ گویا کہ وہ حیوان ہوا اور اس موٹھی بائیں پر پس نکالی
 اولاد سیاہ گویا کہ وہ کولہا میں پھر کہا واطی اوسل وادلی کہ چہ ہوشی طرف وادلی کی ہی بہ طرف بہشت کی جانوالی ہوں ورنہ میں پروا
 کہتائیں اور کہا اوسل وادلی کو کہ چہ موٹھی بائیں وادلی کی ہی بہ جانوالی ہوں طرف اگ کی اور نہیں پروا کہتائیں روایت کی بہ احمدی
 وسکن ابی نصرہ ان رجلاً من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول له ابو عبد الله دخل عيوني اصحابي
 يعون وانه هو يعون فقال له ما يبكيك الم يقول لك رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ من شاربك
 شراً فإنه حتى تلعنه قال بلى ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل قبض
 يمين قبضته واخفى باليد الاخرى قال هذه هذه وهذه ولا انا في اي القبضتين نار واه احمد
 اور روایت ہی ابی نصرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہا جاتا تھا واطی اوسل ابی ابو عبد اللہ ذیل ہوں اور
 اذنی مارا وادلی کہ عیادت کرتی تھی وکی اور ورونی تھی پس کہا واطی وکی کنس جنری روایا بخالی نہیں فرمایا واطی ہتھاری پھر خبر عمل اللہ
 علیہ وسلم کی کہ ابی ب کی پھر پھر ہر دو پہانکے ملاقات کر تو مجھی کہا کہ ان لیکن سبھی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تھی کہ پختہ
 الصدقت اور بزرگی والی نہیں میں لی ساتھ دہنہی ہاتھ ہے کی ایک ساعت اور دوسرے جماعت لی دوسری ہاتھ میں اور فرمایا یہ ہے
 دہنہی ہاتھ کی جماعت واطی بہشت کی اور بائیں ہاتھ کی جماعت وادلی ورنہ میں پروا کہتائیں کہا ابو عبد اللہ انی او نہیں جانتا میں چہ
 کس ہوشی کی ہوں میں یعنی دہنہی ہاتھ کی بائیں ہاتھ کی روایت کی بہ احمدی کہتائیں ہمیشہ اس طرح کہہتی کہ ابی تو مجھی حاضر
 کو تر پر بہشت وغیرہ میں یعنی لوگون فی انکو کہا کہ کیوں رو دہی حضرت فی توجھی بشارت اپنی ملنے دی ہی اور وہ بغیر سلام کی نصیب
 نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مر گیا اب کی حاصل انکی جواب کا یہ کہ بشارت ہے لیکن پروردگار نبی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چاہیہ
 فرمایا ہی کہ جسکو چاہوں اور خیم ڈالوں و جسکو چاہوں بہشت میں ورنہ میں پروا کہتائیں پس بہ خوف دل ہی نہیں جاتا اور
 موجب نیک ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی وہ بشارت ہوں ہی گئی ہوں کہا طیبہ کی فراسمیں شہادہ پھر ہی کہ میں یعنی سنت
 مملکہ میں اور دامت اہر باعث دخل بہشت کے ہی رہا حضرت کہ پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کر میں یعنی میں ہی یعنی ہی
 کثیرات سے جاتی سچ جا سیکے کہ ہی وپر ترک کرنی تمام سنتوں کی پس نہ زلیقی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی وسکن ابن عباس علیہ السلام
 صلى الله عليه وسلم قال اخذ الله اليتاق من ظهر آدم يعني من ظهره من صديد كل ذريرة ذررها فانهم
 يذرون كالدخان كلهم فبلا قال لكنت ربك قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيمة اننا كنا عن هذا عاقبين
 او تقولوا اننا انما من قبل وكنا ذريتنا من بعدهم اقول لكننا ما فعل المبطون رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس
 نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ نے عہد بہشت آدم کی یعنی نکالی اولاد ہی جو بہشت ہی نکالی ہی چہ نعمان کہنے قریبان عرفہ
 کے پس نکالی بہشت وکی ہی ہر ذریہ کہ یہاں کہتا ہوں پس پہلا دی اذنی کی مانند حیوانوں کی پھر بائیں کہیں اللہ ہی ورنہ فرمایا کہا نہیں
 میں پروردگار تمہارا کیا سبب مقرر تو رہا فرمایا اللہ ہی اوسطی تم کو تم دن قیامت کی تحقیق ہم ہی اس سے فاعل ہا کہو تم

کہ نہیں سمجھتا کہ اگر باب دادون ہماری فی پہلی سہی دہی ہم اولاد پھچی ذکی یعنی پس پیر کی ہمینی اور ذکی کیا پس ملاک کرتا ہی نوم کو سبب
 اور پھر کی کر کی طبل لون کے روایت کی بہرہ احمد نرف لینے باب دادون فی حاصل بہرہ کہ اس طرح کی محبت کے پیش نہیں جلتی کی کہ کو نہ فرار لوجہ کا اور پس
 کر والیا ہی اور زبیا اوسکی یاد اولاد لیکو پھچی **وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي كُتُبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ**
ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَعَلَهُمْ نَجْوَاهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ اخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَالشَّهَادَةَ
عَلَىٰ بَنِيهِمْ السُّبْحَتِ رَبُّكَ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا إِنَّا شَهِدْنَا لَكَ عَالِمًا لَكُمْ السُّبْحَتِ السُّبْحَتِ الْأَرْضِينَ السُّبْحَتِ وَالشُّهُدَاءُ عَلَيْكُمْ أَلَا تَأْمَنُونَ أَن تَقُولُوا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا نَبِيَّ إِلَّا مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ أُنزِلَتْ سَائِرُ الْبُحُرِ عَلَيْكُمْ رَسُولًا مِّنْ دُونِكُمْ
عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَانزِلَ عَلَيْكُمْ كِتَابِي قَالُوا شَهِدْنَا يَا بَنِي آدَمَ إِنَّا نَرَاكَ رَبَّنَا وَاهْتَدَا لَرَبِّ لَنَا عَيْدُكَ وَلَا إِلَهَ لَنَا عَيْدُكَ
فَأَقْرِبُوا إِلَيَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَرَفَعِ عَلَيْهِمُ آدَمَ عَيْنَكَ الشُّكْرَ بِيَوْمِ الْيَوْمِ فَرَأَى الْعَيْنُ وَاللِّعْيَابُ وَالْحَسَنُ وَالصُّورَةُ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُونَ
بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ الشُّكْرِ عَلَيْهِمْ التَّوَهُُّدُ وَخُصُوعًا وَمِيثَاقِي فِي الْبُرْسَانِ فَانزِلَ
الْبَيْتُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَمَا أَخَذْنَا مِنْ آلِ آدَمَ عَسَىٰ مِنْ هَمَلِكُمْ كَانَ فِي ذَلِكَ الْآيَاتِ وَالْحَمْدُ
**فَأرسله إلى هرايم عليه السلام فحدث عن أبي أنه دخل من فيه ما رواه أحمد وروايت هي إلى ابن كعب في تفسيره قول السعدي
 دینی والی بزرگ کی اور جب پروردگار تیری فی اولاد آدم کی سی پہلوں ذکی سی اولاد آدم کی کہ ملا دی فی جمع کیا اولاد کو کیا اولاد کو قسم نہیں مراد کو کیا
 قسم کر لینا مثلاً بعضہ عن بعضی فقیر بہ صورت بخشی اولاد کو پیر لویا کیا اولاد کو پس پیر لویا اور فی عہد اور ميثاق یعنی قول در لواء کیا اولاد کو پیر جانوں کو
 کے کیا نہیں بین تبار لویا اور ہون کی کہ ان فرمایا پس حق میں گواہ کرتا ہوں اور پرتہ ہاری ساتون اہل انون کو اور ساتون زمینوں کو اور گواہ کرتا
 ہوں اور پرتہ ہاری اہل ہار لویا آدم ہی اسوہی کہ نہ کہو تم دن قیامت کی کہ نہیں جانتی ہی ہم کو جان لو کہ نہیں کوئی معبود سوا میرا نہیں
 پروردگار سوا میری اور نہ شریک مجھ سا ہے میرا کسی کو تحقیق بہ چون گا میں صرف تہاری رسول ہی با د اولاد لویا لگی لگی عہد میرا اور قول میرا اور نازل
 کروں گا تم پر کتاب میں آپ لویا اور ہون فی گواہی ہی ساتھ ہی کہ تو رہا لویا میری پروردگار اور اسطی ہماری سوا تیری اور نہیں معبود
 کو اسطی ہماری سوا تیری ہی لویا اور کیا سا ہے اور بلند لگی اور نہ حضرت آدم در حالیکہ کہ تہی سطون کے لینے طرف اولاد کے کی پس لکھا غنی گواہ تیرے
 اور نیک صورت کو اور سوا لگی یعنی بد صورت پس کہا ہی رہے سیکر لویا نہ برابر ہی کی تو فی در میان بندوں ہی کی فرمایا تحقیق میں دوست کرتا
 ہوں کہ یہ شکل کیا جانوں میں در دیکھا انبیا کو پیر لویا ماند چراغوں کی و پیر لویا لویا ہی خاص کہی گئی ساتھ عہد اور کی چہ پہنچانی رسالت کے
 اور نبوت کی اور در مذکور ہی چہ قول لے تبارک تعالیٰ کی اور جلیا ہستی نبیوں سے قول ذکا قول عیسیٰ بن مریم کہ تہی عیسیٰ بن مریم چہ ان
 کے پس پہنچا اور سکو یعنی ذکی روح کی ساتھ حضرت جبریل کے طون مریم کی اور پیر لویا سلام پر حضرت کی گئی لی سی یہ کہ داخل ہوئی روح اولیٰ موہنہ
 کی طرف مریم کی روایت کی پہلہ جہنی **ف** دوست رکھتا ہوں یہ کہ شکل کیا جانوں یعنی اگر سب کیساں پیدا کرتا تو شکر نہ کر کی کو نہ کہ جواب
 صفت ایک بن پیدا کی ہی در میرین نہیں پیدا کیس ایک ہر کو دیکھہ شکر کرتا ہی مثلاً فقیر میں تقویٰ و فراغ خاطر اور سلامتی فات ہے کہ
 میں نہیں اسطی غلجی میں سوزنا سا بے خبر و کا ہی کہ فقیر و کو نہیں اور لے مینا فقہم کی بعد ان ہی و شک من نوم دابر ہم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم
 لینے اور لیا قول تجسی اور لویا ہم اور موسیٰ و عیسیٰ بن مریم کی سی **وَعَنْ أَبِي لَدَّ رَدَاءَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ مَجِيئَ الرَّسُولِ**

مکانہ فضیل فقہ و اذا استغفر بوجهی تغیر عن خلقه فلا تصدقوا ان فانه یصیبہ ان لا یصلحک علی ذلک و رواہ
 ابی دروہسی کما اوسوقت کہ نفسی ہم نزدیک تیرہ جہ علیہ السلام کی ذکر کرتی تھی ہم اسی کے کہ ہونیوالی ہی اوسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی جس وقت کہ سنو تم چہاؤ کہ کور سر کیا جاہدہ پنی سی پس چہاؤ و سکوا و جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بل گیا خلق اپنی سی پس ہر سہا
 جاؤ و سکوا پس تحقیق شان بخیر ہی کہ ہو جاتا ہی شخص طرف او چہنزی کہ پید کیا گیا ہی اوس پر روایت کی بھلا حدیثی و اوسچیز کہ ہونیوالی ہی
 یعنی جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہی اولی مقدمہ بین آپسین گفتگو کر رہی تھی کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کی ہی یا از سر نو پیدا ہوتی ہی بی اوس سابقہ کی آخر
 معلوم ہوا کہ اگر لاکر لاکر طریق نزلع او جھگڑائی کی نہ ہو تو منہ نصیب اس ہی حضرت لی منہ نہ فرمایا اور تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدمہ ہی اور وہ ہرگز مستغیر
 نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال و سکا درجہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی اوس یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقاریر الہی دہر گئی کہ ایسا ہو گا ہرگز حق نصیب
 ہونیجا اسپطرح احمق و ان خنین ہونا اور بھیہہ سبب باجنت یا مصاحبہ وغیرہ دانا کی احمق دانا ہو جاتا ہی وہ اس قسم کا نصیب ہے کلام او میں سے
 کہ تقاریر الہی اور جبلت اور خلقت او ایک خلق پر پڑی ہو بھیہہ ہم گرا نیر و تبدیل نہیں پائی اور مصاحبہ وغیرہ اس قسم کا کام آتی ہی نہ ہمیں بخیر و ہلا
 تقدیر میں ہی تھا کہ مصاحبہ وغیرہ سی بن جاہلیا بن گیا اور ہمیں ہرگز نیر نہیں رسکتی **وہی** اوس مسئلہ قالت نارسول اللہ
 لا یز ان یصیبک فی کل عار و وجع فمن الشاة المسمی ممة الذی اکلت قال ما اصابتی شیئ منھا الا وہی
 مکتوب علی و اذہ فی طینتہ رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ام سلمہ ہی کہ کھا اسی رسول خدا کی عید شہہ چہنزی تھو کہ ہر برس
 کے ہمارے اوس بکری ہر قالی ہونی سی کہ کھائی تھی یعنی تیرہ بن ایک مویہ بی کہلائی تھی فرمایا نصیب ہی جھو کوئی چیز اوس گمروہ کہ گہی تھی
 اور پیر چہ اور آدم تھی پیر میں ہی کی یعنی تغیر الال بن ابی ہر اور روایت کی بن ماجہ **باب ثبات عذاب القبر** یہ باب پہنچ جائز
 ثابت کرنی عذاب قبر کی و عذاب قبر ثابت ہی بتا ہی سنت سی امین کہ چہ شہہ نصیب در دراد قبرسی عالم برنج ہی کہ تو اسطہ ہی در میان دینا اور آخرت
 کا دہر جا ہر کتا ہی کچھ بر کا ز کا ہا و نصیب ہی بت جاہن جل جاہن لوزکھا جاہن کا بوس اگر اللہ تعالیٰ جاہتا ہی عذاب تر احمی در تصدیق عذاب قبر کی
 مراد میں صحیح ترا و سالم تر یہ ہی کہ ایان لاد کی کہلا گرا در سانپ جھو کہ حدیث میں ہی من سبب تصدح عالم کی و فیق اور وجود دین نہ محض خیال و وہم
 جو سنتی دیکھنی نصیب ہی و سکوا تو اوسکی تہو میں نقصان نصیب رکھتا کہ کہ عالم ملکوت کو سر کی نکھوئی نصیب کچھ نکھوئی و سکی ہی انکھیں اور جاہد میں کہ
 اوسنی کھلی در اللہ چاہی تو ان نکھوئی بھی دکھا دی پس بھہ چیز ہونی ہی و یہ نصیب کھیتی مثلاً ایک شخص سو فی من لذت در دکھہ پاتا ہی اور
 ہم نصیب کھیتی اسپطرح جاگتا بعضی دفع لذت اور الم استنا ہی و پاتا ہی اور پاس کٹھنی والا نصیب معلوم کرنا اور حضرت جبریل علیہ السلام سے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتی تھی اور اصحاب دیکھتی تھی و درایمان لاتی تھی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی اور ایمان لاد کی لڈا ذکر القاری الفصل

الاول فصل پہلے عن الذکاء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسکون اذا سئل فی انظر
یشہد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذکاء قوله تعالی ینبت الله الذین امنوا بالقول الثابت
فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة و فی روایة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینبت الله الذین
امنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب لقلب یقال له من ذکاک فیعول ربی الله و ینبئ محمدا صلی اللہ
علیہ وسلم متفق علیہ روایت ہی برابر بن عازب کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت فی کہ مسلمان جسوقت
 سوال کیا جا تا ہی جبرئیل کی گواہی دیتا ہی یہ کہ نصیب کی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہی پس بھہ ہی قول اللہ

جانا ہی نہکانا اوسکا بہشتی تھی اور اگر ہی دوزخ میں سے ہے پس میں کہانا ہی نہکانا اوسکا دوزخ میں کہانا ہی یہ ہے نہکانا ہی منتظر رہنا
 کر اوسکا نہکانا اوسکا طرف اوردن قیامت کی روایت کی یہ ہے بخاری و مسلم میں **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ
 عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ هَذَا عَاقِبَةُ اللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُوْلَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتِ رَسُوْلَ اللَّهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ بِمَا لَا تَعْبُدُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَتَفَتِحًا يَوْمَئِذٍ هِيَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ سِيَرَتُهَا كَيْفَ تَحْقِيقُ اِيك عورت ہوتی
 آئی انکی پاس میں کر گیا اوستی عذاب کیا پس کہا اوس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ میں کہی ٹکوا اوس عذاب کی کسی پس پوچھا حضرت
 عائشہ نے پیچھے نہ گئی اسی حال عذاب کیا پس فرمایا کہ ان عذاب کی کراہی ہی کہا حضرت عائشہ نے پس نہیں دیکھا میں نے پیچھے نہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھی اس پوچھی کی نماز پڑھی ہو کوئی نماز کر کے پناہ پوڑھی ساتھ اوسکی عذاب کی روایت کی یہ ہے بخاری و مسلم نے
ف از بسکہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نام نہ سنا تھا سحر میں یہودیہ کی کہی ہی اور حضرت سی حال اوسکا پوچھا پھر حضرت کی پناہ پوچھا
 میں حال ہی لاکے ہی پہلی اس عذاب کی کا علم نہ ہو بعد اسکی وحی آئی ہوا پھر خبر دی ہو اور اوس روز سی پناہ چاہی کا درد کیا تعلیم
 کے لیے یا حضرت کو معلوم ہوا اور پناہ ہی چلی مانگتی ہوں حضرت عائشہ کو خبر نہ ہو بعد سوال کی بجا کرے کہی گئی تعبیر کے لیے **وَعَنْ
 زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيَّنَّا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفِ الْبَيْتِ الْجَارِ عَلَى الْعَلَّةِ لَهُ وَكُنْ مَعَهُ اِذَا حَادَتْ
 بِهِ فَاَدَّتْ تَلْقِيَهُ وَرَأَى اَقْبِرَ سِتَّةً اَوْ حَسْبَهُ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اصْحَابَ هَذِهِ الْاَقْبِرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَنْ
 مَا تَقَالَ فِي الشُّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هَذِهِ الْاُمَّةُ نَسَبْتِي فِي قَبُوْلِهَا فَاقِي الْاَنَا لَا تَدْفِقُوْا الدُّعُوْتَ اِنَّ
 لِي سِعْرًا مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اسْمُهُ مِنْ شَرِّ اَقْبِرَ عَلَيْنَا بُوْجِهٍ فَقَالَ تَعُوْذُ وَاِيَا اللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَوْ
 تَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعُوْذُ وَاِيَا اللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا تَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَال
 تَعُوْذُ وَاِيَا اللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ قَالُوْا تَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ
 قَالَ تَعُوْذُ وَاِيَا اللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ قَالُوْا تَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا اوس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا غنیمت جیسا کہ تھی سولہ بی بی خبر پڑا اور ہم تھی ساتھ نہکانا
 شوخی کی ساتھ حضرت کی فریاد کہ گرا دی حضرت کو اور نہکانا قبر میں چہرہ پایا پھر معلوم ہو میں میں سر ہا یا کون ہی کہ جانتا ہوا صاحبوں
 ان قبروں کو کہا ایک شخص نے کہ میں جانتا ہوں فرمایا کہ میں ہی حالت میں یا بیان میں تھی کہا اوستی کی پھر نہکانا کی پس فرمایا تحقیق یہ
 امت آزمائی جاتی ہی بی بی قبروں میں کی پس اگر ڈرتے ہوتا یہ کہ نہ دفن کر دی تم البتہ دعا مانگنا میں لہی یہ کہ نہکانا ہی ٹکوا عذاب کی پناہ
 سنتام ہوتی ان کو پھر متوجہ ہوئی اور پھر ہاری ساتھ نہکانا ہی کی پس فرمایا کہ پناہ پوڑو ساتھ اوسکی عذاب کی کسی ہی کہا صحابہ نے کہ پناہ پوڑتی
 میں ہم ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ پوڑو ساتھ اوسکی عذاب کی کسی کہا اونہوں نے پناہ پوڑتی میں ہم ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ
 پوڑو ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ پوڑو ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی کہا اونہوں نے پناہ پوڑتی میں ہم ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ
 اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ پوڑو ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی کہا اونہوں نے پناہ پوڑتی میں ہم ساتھ اوسکی عذاب کیا کسی فرمایا پناہ
 کہختہ و حال کی سی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگر نہ ڈرتے ہوتا یہ کہ نہ دفن کر دی لہی اگر اوسکی عذاب کی سنوگی تو دفن کرنا مردوں کا پوڑو دوگی بسبب یہوشی**

اور جانی نبی عمل کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اذا قمت المیت اناہ ملک ان اسوکان اذرقان** یقال لاحکھما النکر وللاخر اللکین فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول هو عبد اللہ ورسولہ اشہد ان لا اله الا اللہ وانک محمد عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلمک انک تقول هذا ثم یفعلہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نعم فیقول ارجع الی اہلی فأحیدہم فیقولان نعم کنتی من العارین الذی لا یوظفہم الا احب اہلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعه ذلک وان کان منافقا قال سعت الناس یقولون قولا فقالت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلمک انک تقول ذلک فیقولان لا ادری فیقولان فمختلف اضلاعہ فلا یزال فیہا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعه ذلک رواہ الترمذی روایت ہی بیہرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب قبر میں داخل کیا جائے مرد آتی ہیں اس کے پاس دوزخ سے کالی کبریٰ اکھون اور کہا جاتا ہی ایک منکر اور دوسرے کو ٹیکوس کہتے ہیں وہ دو لوگ اپنا ٹوکتا بیچتے ہی اس شخص کے لئے بیٹھتے خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی شخص مومن کہتا ہی دوزخ میں اس کے دوسری ہوتی اور کسی کو اسی دینا ہر مومن کہتے ہیں کوئی معبود مگر اللہ و تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی و سکی ہیں اور رسول و سکی ہے ہیں دوزخ میں تحقیق ہم جانتے ہی کہ تحقیق تو کیا یہ بیہرہ کشادہ کیا جاتا ہی اور اسکی بیچ پر اسکی ستر کچھ ستر کچھ عرض اور طول کی بیہرہ یعنی جاتی ہی ستر اور سکی بیہرہ کیا جاتا ہی اور سکی سورہ میں کہتا ہی بیہرہ جادوین طرف اہل نبی کی پس بہرہ دونوں کہتے ہیں ہرہ مانند سونی و دو لکی دوزخ میں جگانا و سکو کہ بہت بیاد لوگون اور سکیا طرف اسکی یعنی جگانا بیہرہ کا خوش نہیں گنا مورج جنت کا ہوتا ہی مگر محبوبا کہتا کہ اوٹھا دی و سکو اللہ کہہ ہی و سکی سے کہ بہرہ اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی ساتھ مینی لوگون کہتے ہی کہتا ہی مینی ماندا و سکی نہیں جانتا مین یعنی سوار سکی کہتے ہیں فرشتے تحقیق ہی ہم جانتے ہی کہ کہا تو بیہرہ پس حکم کیا جاتا ہی و اہل زمین کی بل جا اپس لجاتی ہی اور بیہرہ ہی ہستی اور سکو لیں مہنتی ہیں سلبان اسکی یعنی دابین بیچ پائین اور با مین بیچ داہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اسکی غذا لیا گیا بہا تاکہ اوٹھا دی اور سکو اللہ کہہ ہی اور سکی سے کہ بہرہ روایت کی بیہرہ زنی فی فرشتے مینی صورت سی و ستر ہول اور وحشت کی ہی ہیں درخونہ و نکا فرزند بہت ہوتا ہی تاخیر ہوئے جواب میں اور مومنوں کی پس آزار میں ہے پس بت کہتا ہی اللہ کا اور دوزخ ہوئے حسن اس کے کہ دیا میں دوزخ سے ہے اللہ تعالیٰ ہی خزانہ اسکی بیہرہ لوگ گردان ندر ہوگی اور ہی ہم جانتے ہی سلبا بیچ دوزخ کار کی یا بیہرہ ثانی نرسا سواد کے اور نور ایمان کا ظاہر تھا بیہرہ خردون اور کوئی تاخیر شمال میری دیکھ کر دوزخ ہو میں جسسی مافوقین صحت پانا ہی تو کہتا ہی کہ سکی ہی اہل من جادون اور حال بنا اوٹھو کہا ون پس بیہرہ بیچا و **عن النباء بن عازب** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہم ملکات فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول اللہ فیقولان لہ و ما یدریک فیقول فرأت کتبت اللہ فامنت بہ و صدقت فذلک قولہ ینتہ اللہ الذین امنوا بالفتویٰ الثابت الا یہ قال فینادی من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ

استحقاق و توحیح جسوت که تشریحی بزرگی پاس سوئیجا تنگ تکرانی و از هر بی بی پس کجا گیا و طلی دستک از ذکر تری هر بختست که اور و در فکا بر خنین
 رونق اور رونق بی هو اس جگه کثیری هونی سی پس ربا متحقق نمیدر حد علی السعیه سلمی فرمایا بی متحقق قیر اول منزل بی مننازل آخرت کسی بی برگ
 نجات پائی اس کسی پس جو چیز که چیزی اسکی بی اسان شد اس اور اگر نجات پائی اس پس جو چیز که چیزی اسکی بی سخت تری اس کجا اور فرمایا
 پیغمبر صلی الله علیه سلمی بن خنین یعنی منی کونی جگه کسی که کتب که فرسخت تری اور سی یعنی عین نفس کرنی همی اور شدت و محنت باد لاتی
 روایت کی نیمه نزدی فی اور ابن ماجه بی اور کجا نزدی بی حدیث خرب **و عنه** قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یسأل
 لاذ افرح من دفن المیت وقفک علیه فقال استغفر اول اخیکم ثم سأل الله بالتائب قال لا
 یسأل واه ابوداود اور روایت اور نصیب کما تھی حضرت نبی صلی الله علیه سلم جسوت که فارغ ہوتی دفن کرنی میت کے تو تشریحی نزدیک و سکو
 پس فرمای استغفار کہ و وسطی بجائی پس کی پھر اول و وسطی و کل ثابت کھنی کو یعنی البتہ عالی اسوقت بین و سی ثابت کھنی اس متحقق و اسوقت
 سوال کیا جاتا ہی روایت کی بھلا بود و وونی ف اس حدیث میں لیل ہی ہر کرد عمارت اغفار زندگی مفید ہی مرد و کو فریب اول سنت جماعت کما ہی
 ہے اور عید و عا اور باقی مانگی سوار تقنین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرنی زمین اول تقنین میت کی اگر خضفہ کے نزدیک ثابت نصیب ہے لیکن اگر شافعیہ و
 بعض خضفہ کی نزدیک سبب ہے اور وار و ہونی ہی ہر تقنین بعد دفن کی ایک پیش ابو امامہ صحابی ہی کہ ذکر کی ہی و وسطی فی جمع ابو امین حدیث
 طرانی سی اور ابن نجاری اور ابن عساکر فی اور ویسی فی فرمایا حضرت صلی الله علیه سلم کی کہ جب کونئی تم من کا او شی ڈال چکو تو کونہر و ایک شخص
 سرانہ قبر کی اور کسی باطلان بن فلانہ اور میت سننا ہی لیکن جو انصاری بنا کھنی باطلان بن فلانہ جب ان سننا ہی تو انصاری بیٹا ہی قبر میں کھنی فلانہ
 بن فلانہ اس بار کتا ہی میت ارشاد کر چکو جسوت کہی خدا تعالی تجھ کو تم نصیب اسکو پھر کھنی باکرامی فلانی وں کلمہ کو نکلا تو او سپر زیا کسی و ہر تھا و دان
 لا الہ الا اللہ و ان محمد عبده و رسولہ راضی ہوا تو خدا تعالی پروردگار ہے اور محمد پیغمبری ہے و ہر ملا مین میرا اور دان امام ترا جب کتا تو کجا میتا ہی ایک
 سکو و کبر میں اتھدہ و سہر کا اور کتا ہی باہر کل سنہ و کی سی ہم کیا کام کھنی ہیں اس کہ حق تعالی فی نصیب کے لیے سکھائی و سکو اول اسکی ایک شخص خضر
 آیا کہ یا رسول اللہ نام میت کمان کا زجا بنین ہم لو کجا کھنی اور کسی طرف نسبت کین فرمایا نسبت کہ حوالی طرف کمان سمجھنی ہی تمام جو حدیث او و پرنہ او
 سورہ بقرہ و مغھون انک را من رسول کا بھی آیا اور اگر ختم قران کری فضل او بعضی علماری متعلق ہے اگر مسافر کا ذکر ہی ہے نصیب کتا ہی و عیث
 اتری جسوت ہوتا **و عن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یسأل علی الکافر فی قبرہ
 و یسألون تبتنا نفسه و تکلم حتی یقوم الساعۃ لو ان تبتنا منہ ما نفخ فی الاذن من ما ابنت خضر رواہ اللہ
 و روی الترمذی صحیحہ و قال سبعة یدلک سبعة و تسعون اور روایت ابی سعید کہ کما فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی
 البیتین کے چار میں کافر اولی قبر میں لوین از و کا تھی ہر کسو اور دوسری ہر کسو بیا تنگ ہو و قیامت اگر تحقیق ایک از و امین ہر کجا کجا ابی سعید میں از و کا و
 زمین ہر روایت کی پھر دوسری فی اور روایت کی ترغیبی مانند اول و کتا سر سوار لوین **الفصل الثالث** فصل تیسرے کے جگہ
 قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی سعین مع اذ حین توفی فلما صلی علیہ رسول الله
 صلی الله علیه وسلم و وضع فی قبره و سوی علیہ سبع رسول الله صلی الله علیه وسلم و سئل فنبخنا
 طویلًا ثم کبر فکبرنا فقبیل یا رسول الله لہ سبحت شو کبرت قال لقد نصبت علی هذا العبد
 الصالح قبره حتی فرجہ الله عنہ رواہ احمد روایت جابری کما نکل ہم ساتھ رسول خدا صلی علیہ وسلم

کہ طرف جنازہ سعد بن مسعود کی جس وقت کہ وفات کی گئی اور جب کہ نماز پڑھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی گئی مسجد تیرہ تیرہ کی طرف
 گئے اور پھر تیسری مسجد کی مسجد خدیجہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھا جس کی پہلی اور تیسری مسجد تیرہ تیرہ کی حضرت فی العین اللہ کی کہا جس کی پہلی
 پس کیا گیا اسی رسول خدا کی کیوں مسجد کی پہلی مسجد تیرہ تیرہ کی فرمایا تحقیق نکلتی اور اس میں بدو صالح کی قبروں کی یہاں تک کہ کہولدی وہ اسی
 تسالی فی اوس سبب پھر ہمارے کی روایت کی بدو سلمیٰ کہ کہ وہ غصہ لداغالی کا فرغ ہوتا ہی اس اور اس ہی سبب بلکہ کبھی فرس
 و کبھی در کی چیز کی علی و سخن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الذی یشرف لہ العرش و تحت
 لہ أبواب السماء و یشہدہ سبعون الفاً من الملائکہ لقد ضمّ ضمّہ ثم فترح عنہ من وادہ
 النساء اور روایت ہی ابن عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہے یعنی سعد کلا و علی او کی عرض ہو
 خوشی کی ال غرض فی سبب سے نبی روح پاک سے لکلی اور کہولی گئی و علی او کی در واری آسمان کی اور حاضر علی او کی جنازہ پر شتر از شتر
 تحقیق ہو گئی پہنچا یعنی چہ قبر کی پہنچا دل کی گئی قبر اور در وہی رہتی ان کے لیے بسبب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی پہنچا
 نے و سخن ابن عمر یثبت انی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً فذکر فینتۃ القبر الّتی فی
 فیہ المرءة فلما ذکر ذلک ضمّ المسلمون ضجّة رواہ البخاری ھکذا و زاد النسائی حالت بینی و بین ان افہم
 کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجّتہم قلت لرجل قریب منی انی بارک اللہ فیك ما ذاق رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قال قد ادرجی الی انکم تفتنون فی القبور قد یب
 من فینتۃ الدجال اور روایت ہی امام بیہقی ابو بکر نے ہی کہا کہ پھر ہی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیب
 کے پس کیا فتنہ قبر کا کہ ازایا جاتا ہی پھر وہی دئی چسبہ ذکر کیا یہ جلالی مسلمان چلا روایت کی یہ بخاری فی اس طرح اور زیادہ کہ انسا
 نے حائل ہوا جلا نادور میان امیر اور در میان اکی کہ سچوں بن کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چسبہ کہ کہ گیا جلا تا او کجا کہانی و علی
 شخص کے نزدیک تھا امیر امی غلامی برکت کر ہی اللہ کا پیچہ ہی یعنی زیادہ کر ہی اللہ تعالیٰ علم و حکمت پر کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سچ آخر زمانی نبی کی کہا اوسنی فرمایا تحقیق وہی کی گئی ہی طرف سے کہ کہ تم ازانی جاؤ گی چہ قبروں کی قبریں بانی دجال کی سی و یعنی
 فتنہ قبر یا مقبروں و درشت کے قریب فتنہ دجال کی و سخن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت
 القبر مضطرب لہ الشمس عند غروبہا یجلس یمسح عینہ و یقول دعونی اصلي رواہ ابن ماجہ
 اور روایت ہی جابر ہی کہ نقل کی حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس وقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردوں میں قبر میں خیال کیا جاتا و علی
 آفتاب کی دیکھ دے سوزا و سیکلی پس بیٹھتا ہی تمام اہل کبیرین آوے اور کہتا ہی چہ پڑو و مجلو کہ نماز پڑھوں روایت کی پہلے ابن ماجہ فی یہ بات بالو
 اون فرشتوں کی کہتا ہی پہلی سوال جواب کہ میں نماز پڑھ لوں پھر جو جاہو کہو یا بعد وقت کسوال جواب کہتا ہی اور خیال کہتا ہی کہ ایسی گھر والو
 میں بیٹھا ہوں یہ حالت او کجا فہمیت حال پر دلالت کرتی ہی گواہ ہونے پر میں اور وہاں تہا اور دلالت کرتی ہی اہل کبیرین میں بڑا مضبوط و
 نماز پڑھتی والا ہوا کہ سیکو و ان ہی نماز سے عبادت کی یاد آئی و خصوصیت فریضے کے مناسب حال مسافر اور تہائی او سیکلی ہی کہ شام خوبیان
 مشہور ہے مسافر چسبہ ہر میں تا ہی شام کو تو جبران ہوا کہ کہاں بیٹھی اور کیا کر ہی تو زلف را کشادی و تار کشاں سبحان ہا کون و شام
 غریبان کجا روندہ نماز شام خوبیان چو کہ غارم بہا ہی انہی غیر باہر گریہ ہوا زم و سخن انی ہر ذرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱. **بِذَلِكَ حُكْمًا لَمْ يَرَوْاهُ مُسْتَلْهِمًا** اور روایت ہی جاہلی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیعت میں اس کی بیعت نہیں ہونے کی کہ اس کا
 خدا کی اور بجز تین راہوں میں راہ محمد کی اور بدترین چیز ذکی علیٰ علی بن ابی طالب کی اور جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے مگر اسی ہی روایت کی بیعت مسلمانی **ف** اس پر
 پیچھے اس کی یعنی جو یہ صلوات کی بیعت حضرت نے خطبہ میں بیان فرمائی اس کے اس طرح فرمایا اور جو بدعت ہے مگر اسی ہی معنی ہے کہ جو بدعت ہے
 ہے وہ سب مگر اسی کی ہی جانا چاہیے کہ جو چیز جو حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اور جو موافق اصول اور قواعد سنت و نبی کی ہوا وہ سب بدعت
 حسنہ کہتی ہیں اور جو مخالفت اور جو بدعت ضلالہ اور سنیہ یعنی بری کہتی ہیں چنانچہ اولیٰ معہ ضلالہ ہی ہوتی ہے اور بعضی بدعت و بدعت
 مانند تعلیم محکم کی و طہی مجھے کلام اللہ وغیرہ کی اور بعضی بدعت حرام ہی مثل نماز سب جہرہ قدرہ وغیرہ کی اور رد انکار نایدعات واجبہ ہی اور بعض
 بدعت صحیحہ خائفہ و در سبہ بنانی اور عینی چھی کام کہ حضرت کی زمانہ میں نہ تھی اور بعضی کہ وہ مثل نقش و نگار کرنی مساجد اور کلام اللہ اور
 بعضی بل مانند مصافحہ کی صحیح کی بعد جو بیعت سب بشافعی کی اور بدعت ہے میں نہ کر وہی کہ امام شافعی نے کہا کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالفت
 کتاب سنت یا قول فعل صحیح یا باجماع کی ہو ضلالہ ہی اور جو بری نہیں نہیں نہ ہے شیخ سیوطی **وعن** ابن عساکر قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **بَعْضُ النَّاسِ لَكَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ مَكْرُوفٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغِي فِي آيَةِ سَلَامٍ وَسُنَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ فَ**
مَطْلَبُكُمْ أَهْرَءُ مِنْ بَعْضِهِمْ يَبْتَغِي قِدْمَةَ رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 غصہ کسی گئی گو گو تین طرف خدا کی تین ہیں ایک کو بجزوی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ہونے یعنی والا اسلام میں طریقہ جاہلیت کا اور طلب کہ نبی اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے شخص کے نام حق تاکہ بھادی خون و سکار روایت کی بیعت بخاری نے **ف** کہ بجزوی حدرم میں بیعت کہ جو باتیں کرنی وہ ان میں نہ تھی اور کسی مثل ثریٰ کی
 کرنی وغیرہ کی باطلاق گناہ کرنی مراد ہیں اور طریقہ جاہلیت کا جیسی کہ بجزوی باکریان جا کہ کر بیعت و وقت باشکون بجا انور زکری یا اور جو میں کفر کر
 بنی تاکہ بھادی خون اور بعضی فقط غریزی ہی ملحوظ ہونے میں نہ اور عرض کر کے بظن برائے اگر قبضہ زری خور زری کی ہے پڑیں علوم کیا
 جائے کہ جب جاہلی والی مصیبت کا یہ حال ہی تو اس کی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ امْتِنِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مِنْ أُنْيِ قَبِيلٍ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ مَنْ أُنِيَ قَبِيلٌ
أَبِي رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بدترین قبول نہ کیا اور
 کے کہا گیا اور کسی قبول نہ کیا اور کسی فرمایا جسنی طاعت کبیری دخل ہوا بدعت میں اور بیعت میں اور بیعت میں قبول نہ کیا اور کسی بخاری نے
 کہا گیا کسی کے کہ یعنی مراد کس ہی کون ہی پس حضرت نے جواب میں کس کس اور غیر کس بیان کی وسطی خوب واضح ہوئی **وعن** جابر قال
جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لَكَ سَاحِبًا هَذَا مَثَلًا فَأَضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ
بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلًا كَمَثَلِ بَيْتِ دَاوُدَ إِذْ جَاءَهُ
الدَّارُ وَكَوَيْلُهَا مِنْ الْمَادِ بِنَفْسِهِ فَقَالُوا أَوْ لَوْ هَالِكٌ يَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ
يَقْظَانُ فَقَالُوا النَّارُ الْجَنَّةُ وَالنَّارِيُّ مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى
اللَّهَ وَمَنْ كَفَرَ بِمُحَمَّدٍ فَكَفَرَ بِاللَّهِ اور روایت ہی جابر سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی جابر سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 طرف سے صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سب معنی میں کہہ فرمایا کہ میں نے اپنے نہیں وہ اس صلوات کی یعنی حضرت کے کھاتے ہیں بیان کر دو اور اس کی کھاتے

کہو کہ بعض فرشتوں نے تحقیق وہ سونا ہی یعنی بیان کرنا کیا قائمہ اور کھا بعض فرشتوں نے تحقیق انکے سونے ہی اور دل جاگتا ہی پس کھا کھاوت کھا کھاوت
 مثل ایک شخص کس کو بنا یا کھو اور پھر ایسا جو اسکی کھانا کھانا اور بھیجا بلانوا لیکو پس جی کرنا بلا نوا لیکو دخل ہوگا گھر میں درکھا اور کھا کھانا اور جینی
 نہ قبول کیا بلا نوا لیکو نہ دخل ہوگا گھر میں اور نہ کھا و کھا کھانا پس کھا فرشتوں نے اسپس بیان کر دیکو کہ کجی سلو کھا بعضی فرشتوں نے
 وہ سونا ہی اور کھا بعضوں نے تحقیق انکھ سونے ہی اور دل جاگتا ہی پھر کھام اور گھر سے بھشت اور بلا نوا پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نبی فران
 برداری کی محمد کی پس تحقیق فران بردار کی السلی و جینی نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی السکر اور فرق کرنوالی میں در میان لوگوں کی
 روایت کی یہ بخاری فی فرق کرنوالی میں فرق کر دیا کافر اور صوم میں در حق در باطل میں در صلوات اور خاسق میں در کھاتا جتیا کھاتا

مرا و اس نعمتین بھشت آورہ اور شخص پاک پروردگار ہی ایسہ دونوں سبب اگر ظاہر میں بیان نہیں کی ہتی **و عن النبي قال جاء**
ثلاثة رهط الى ارواح النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم وهم قدام
أخبروا بها كما هم يتفلقوا فقالوا ائنا نحن من النبي صلى الله عليه وسلم وقد عرفنا الله له ما تقدم من
ذنبه وما تاخر فقال أحدهم أما أنا فأصلي الليل أبدا وقال الآخر أنا أصوم النهار أبدا وقال الآخر
أنا اعتزل النساء فلما تزوج أبنا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله
إني لأخشىكم لله أتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي
فليس مني متفق عليه اور روایت اس کھا الی بن شخص طوط پیویون صلے اللہ علیہ وسلم کی پوجہستی ہوئی عبادت انحضرت کی پس

جبکہ جبردی کسی ساتھ اسکی گویا کہم جانا اسکو پس کھا ایں میں کھان میں ہم بہ نسبت انحضرت کی در تحقیق جس نبی اللہ و سطلی او ان کجی جھلی کسی
 گناہ اور جو جھلی پس کھا ایسے اور میں سے پس میں نماز پڑھا کر و کھا تمام رات ہمیشہ در کھا اور سترتی میں روزی رکھا کر و کھا کھو ہمیشہ روز نماز
 کر و کھا اور کھا تیسری میں میں انکے رہنما کجی عورتوں میں پس نکاح کر و کھا کجی میں شریف لائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طوط کجی پوس یا حضرت
 نے یعنی کھا کھا ایسا اور ایسا خبر دار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق میں البتہ بہت ڈرنا ہوں بہ نسبت تھاری المدی اور بھشت اتھوی کرنا ہوں بہ نسبت
 تمھاری سطلی اللہ لکن میں روزی بھی رکھتا ہوں در فطاب بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں رات کو اور سونا بھی ہوں اور کجی بھی کرتا ہوں
 عورتوں میں پس شخص نے اعراض کیا طریقہ یہی پس بعض میں جسے روایت کی یہ بخاری در سلم فی آل میں شخص نے حضرت علی در عثمان بن مظعون کی عیبت

المدین رواہ اور کھانا ہین ہم یعنی پھر حضرت ہی کیا نسبت ہم قدر عبادت میں سوا طوط حضرت کو حاجت نہجبات کی انھیں انکے شکرانی نوا یا اللہ تعالیٰ
 انعام میں نیکانما جزینی تاکہ جینی اللہ کی کجی کھلی گناہ نیری اور کجی بھی کرتا ہوں عورتوں میں کھان کجی کر و کھا او باکری در حقوق میں ہی کجی فرق
 اور لوگ غیرہ اتھوی نہجواوی در حضرت مسیح باہن کرنی بھی تاکہ اس میں پھر کجی جینی اعراض کیا لیسے نیرا وہی رغبت ہو اور ستر سنت ترک کی وہ پھر کجی
 نہیں اسپس شام ہی اسپر طریقہ یہاں نیرا اختیار کرن کر عاثر ہو و کجی در حق عبادت ادا نہ ہوگا کھلی حق **و عن احدی من اهل بیت اہلبیت علیہ السلام**
انہما جو بدعت حسنہ نکالتی ہیں کہ کجی پھر میں تم عبادت ہی تم میں مگر زیادہ نصرت میں پس انھیں کجی عبادت حضرت کجی بہت ہو اور انکو

او سطلی اداری کسی زیادتی نہ کری کہذا قال و سئل اولادہ عنی **و عن عائشة قالت صبیح رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
شبیاء وخص فیہ فتذکرہ عن قوم فیکرم ذلک رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد الله ثم قال یا ابا اناس
یتذہبون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمم بالله اللہ اللہ اللہ اللہ متفق علیہ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چیز نہیں دیکھی کہ وہ اس کی بیعت کر لیا اور اس کی شخصوں نے اس سے بیعت نہ کی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا جاہل ہے اور ان کو لونا کہا کہ بیعت کرتی ہیں اور پھر سہی کر کے تاہم نہیں لیتیں تم خدا کی تعریف میں اللہ سے زیادہ جانتا ہوں تم نے اسے اللہ کی درجت زیادہ ہونے لینی دہلی اسکے ذریعہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اس کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اسے اپنے بی بی کا دوسرا یا اس سفر میں روزہ افطار کیا یہ نہیست کی بات ہے اور میں نے اخیر حدیث کی یہہ کہ میں نے باوجود کہ اتوی اور ذریعہ عمل حضرت پر تاہم یہہ کون ہیں نہ کہ میں نے حضرت میں حضرت پر عمل کرنے میں بڑی حکمتیں ہیں ظاہر کرنا جو کہاری اور صنعت لیسنت کا اور فہایت نفس کسی کے حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ کا دوست کہتا ہی کہ عمل کیا جاویں حضرتوں نے لینی آسان تو یہ جیسے دوست کہتا ہی کہ عمل کیا جاویں غریبوں نے لینی اول چیزوں پر **وکن** رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المديونة وهم يا برون النخل فقال ما صنعتون قالوا كنا نصدقه قال لعنكم لو لم نقتلوا كانت حيا فركوه فنفضت قال فذكر واذ لك له فقال انما انا بشر اذا اخطاكم فشيئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشيء من رائي فانفذوا انما بشر رواه مسلم اور روایت ہی رافع ہی خدیج کی سی کہتا شریف لالی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والی نابیر کرتی ہی دخت خرا کو پیش آیا حضرت نے کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والوں نے ہی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا شاید کہ اگر نہ کہ وہم تو بہتر لیس چھوڑ دیا لوگوں نے ہی پس کم ہوا میوہ اور سال کہا لوی نے ہی پس ذکر کیا اور وہ حضرت کی لیس فرمایا حضرت نے نہیں میں مگر آدمی جب کم کو نہیں مگوسا تہ کسی چیز کی بات ہے نہ ہاری کی سی لیسوں و سکوا و جرس وقت حکم کو نہیں مگوسا تہ ایک چیز کی ہی عقل کو پیش سین میں گمادی روایت کی یہہ مسلم نے ہی سے تائیر کی یہہ میں کہ چور نہیں ایک شخت ہوتا ہی تراور درخت ہوتی ہیں مادہ نکا پہول چھاڑتی ہیں مادہ پرتا پہلید یعنی اخیر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسباب سے مقدم میں محسی خطا ہی ہوتی ہی اور صواب ہے حاصل یہہ حضرت نے ہی اجتہادی منع فرمایا تھا بغیر اور ہی وحی کی لیس کی دیکھا اور سکوا امور جاہلیست اور تاثیر اولی کسی زیادتی میں متعمل نہیائی اور نظر سپر فرمایا آخر کہ شاید کہ ہم سے خاصیت ہو لیس جاری ہونی عادت الہی کی لیس ہی خرامنع فرمایا بلکہ اگر نہ کہ یہہ چرب دیکھا کہ اس میں ایک خاصیت ہے لیس جاری ہونی عادت الہی کی اور منع میں کچھ آیا نہیں سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی یہہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات تھا اور غرض اولی دنیا سے ہی بلکہ ہتمام تھا بیان کرنے اور آخرت کا اور بعضی روایت میں آتھم میں کہا ہی کہ فرمایا انتم علم باسور دنیا کم یعنی تم خوب جانتی ہو بسور دنیا اپنی کی اولی ہی ہم معنی میں کہ بھی التفات نہیں اور دنیا پر والا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دانا ہی بسور دنیا اور آخرت میں **وکن** ابی موسیٰ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثل من عمل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قومًا فقال اني اجد فيكم عيبًا واني انا اللذير والعريان فالتجاء التجاء فاطاعه طائفة من قومه فادبوا فانطلقوا على مهالهم ففجأوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكالهم فصلى بهم العجش فاهلكهم وابتاحهم فذلك مثل من اطاعني فاتبع ما جئت به ومن عصاني وكذب فاجت مني من الحق متفق عليه اور روایت ہی لیس موسیٰ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہیں میں نے اور میں نے پھر کہ یہہ جگہ لیس ساتہ اسکی لیس میں دن و شریعت نہ نہیست کہ آیا ایک دم کی با لیس کہا اور ہی القیوم سے تحقیق میں کہا میں نے شکر اسکی کہوں اور تحقیق میں درانہ الامان کے لیس میں ہونے و تم شجاعت کو نجات کو پس ان بردار کی ویکی کا عادت فی قوم اسکی ہی لیس کے راتوں رات لیس

اور پوچھنے کی پس نجات پائی اور چٹلا یا ایک ساعت فی دو عین سے جس سحر کی اپنی مکالمین میں داخل ہوا اور لشکر دشمن کا پس ہلا کیا و نلو اور چڑھا
اور کہا طردہ افکوبین ہی سہی مثال و سکی کہ زبان برادر کی میرے پس سیر کی اور چیر کی کہ لایا میں سکوا اور مثال سکی کہ زانو پائی کی میری اور چٹلا یا
اور چیر کو کہ لایا میں و سکوت ہی یعنی دین شریعت رسالت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف و زانو لایا ہون سکوا اصل اسکی یہہ کہ عرب میں یہ
اکاک می دشمن کو اتنی دیکھتا اپنی قوم پر لو کہ میری اوتار کر سر پر رکھتا اور چلانا تا خیر دار ہو جا و قوم مجنا و یہہ مثل ہو گئی ہی ہر طرف کا کہا کہ سہشت
تاکے پیش آئین سر بہات حضرت بحال صادق تھی کہ سچی خبر دینی مذاب کین ہن سید و سخن ابی ہر سہی کہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شکر لیل یجوز استوفی قدا ناکا فلکما اضاءت ما نحوھا جعل
العرش من نورھا اللہ و ابی الی تقف فی النار یقفن فیھا و جعل حجرھن و یغلیبنہ فیدفعھن فیھا
فانا اخذ لھن کم عن انثار و انتم تفتشون فیھا ہذا رواہ البخاری و مسلمہ نحوھا و قال فی اخرھا قال
فذلک مثلی و مثلکم انا اخذ لھن کم عن انثار ہک عن انثار ہک عن انثار و یغلیبنہ فیدفعھن فیھا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل سیر مانند مثال و سن شخص کے کہ جلالی آگ پس جبکہ روشن کیا
۷۹ کہ وہ اپنا شروع کیا پر والون فی اور اون جانورون فی کہ کرنی میں آگ میں گنا آگ میں اور شروع کیا جلا توالی فی کہ روکنا ہی و نلو
اور و و عالبت ابین پس نخل ہو تی میں آگ میں یعنی او سکی منع کرنی ہی باز نہیں آگ میں بڑی پس میں بڑا ہون کون تنہا ہی کہ
بچاؤن آگ سے اور تمہ پڑتی ہو سچ او سکی جیسے روایت بخاری کی اور واطی سلم کی مانند یہی اور کہا مسلم فی سچا خراس روایت کی فرما
یہی خبر صلصلی اللہ علیہ وسلم فی سچا نخل میری اور نخل تنہا ہی ہی کہ میں بڑی ہون کہ میں تنہا ہی سچا نیکو آگ سے اور یہہ کہتا ہوں کہ او میں
بچو آگ سے پس تم غالب ہو جیسی جانی ہو سچ او سکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف یعنی میں حرام اور منع چیزین واضح بیان کہ
میں جیسی کوئی آگ روشن کر لی و دم کرنی ہو او میں یعنی کہتی ہو وہی بری کام اور میں منہم کہتا ہوں و سخن ابی موسیٰ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شکر لیل یجوز استوفی قدا ناکا فلکما اضاءت ما نحوھا جعل
العرش من نورھا اللہ و ابی الی تقف فی النار یقفن فیھا و جعل حجرھن و یغلیبنہ فیدفعھن فیھا
فانا اخذ لھن کم عن انثار و انتم تفتشون فیھا ہذا رواہ البخاری و مسلمہ نحوھا و قال فی اخرھا قال
فذلک مثلی و مثلکم انا اخذ لھن کم عن انثار ہک عن انثار ہک عن انثار و یغلیبنہ فیدفعھن فیھا متفق علیہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثال و چیر کی کہ بھیجا مجا و اللہ ساتھ ہو سکی ہریت اور علم ہی مانند مثال منہ بہت کہ پہنچا زمین کو پیر
تھا اور سن میں آگ ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اول فی پانچو یعنی اپنی اندر خبر کیا پس و گا باخشاک کاش کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اول
سے سخت کہ ٹھہر کہا پانی کو لیس مرد اللہ سبب سکی کو کون کو پس یا اور بلا یا کو پستی کی اور پہنچا اور سن میں آگ کے ہی اور کو نہ ہی
کو پیر میدان نہ تھا پانی کو اور نہ جایا کہا لیس ہی سبب مذکور ہو میں مثل ہی و سن شخص کہ بچا سچ دین خدا کی اور نعم دیا او سکوا و چیر
کہ بھیجا مجا و اللہ ساتھ ہو سکی لیس جان یعنی سچا اول فی اور سکھلا یا اور مثال و سکی کہ نہ او تھا یا ساتھ ہی سکو سبب سبب کہ اور نہ قبول کی و سن
ہریت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ ہو سکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف اس میں دو طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک ظنہ او تھا پانی والی

بسم اللہ فی **ف** مراد وہ اختلاف ہی کہ شک شبہ میں ڈال اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا جو جسمی اختلاف کری نفس قرآن
 میں باوہی معنی میں کہ با فضیلت میں اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہیں کہ وہ باعث رحمت و توفیق کا ہی دین میں در صحابہ
 کرام رضی عنہم ہی اسطر کا اختلاف ہے **و عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 اعظم المسلمین فی الشہایں حرم ما من سأل عن شئ لہ یحرم علی الناس شیء من اجل حسنة لہ منعت عن کلمہ
 اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانوں کا بیچ مسلمانوں کی باعتبار گناہ کی
 وہ شخص کہ سوال کری ایسا چیز انھیں حرام گئی تھی اور لوگوں کو بھی حرام کی گئی بسبب چھٹی سوئیکل روایت کی بھہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطور
 شخص کو نہیں بلکہ جو چھٹی ہی حضرت سی ازراہ کشری اور نکلتے ان ایسکے تو چھبانی انہریل فی حضرت رسول علیہ السلام ہی لغزہ کی چھل میں جو چھٹی
 کچھ حاجت کے لیس وہ آئینہ میں داخل نہیں بلکہ نوابیاتی ہی ہے **و عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسئلہ یقول فی اجر الزمان کذا لکن کذا یون یا تو نکم من الکھا دیت بما لکم تسعوا انکم وکذا ابوا وکذا فایا کذا
 وایا کھم کا بیٹھتی نکم وکذا یقتیق نکم وکذا **مسلک** اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے
 سچ آخر زمان کی قریب دینی والی جھوٹی اور نگی بخاری پاس حدیثیں انھیں نہیں تھی اور نہ بالوں بخاری فی پس جو اونسی اور بجا و انکو اونسی نہ کر
 کرین وہ نکا اور زنتہ میں ڈالین نکم روایت کی بھہ سلم نے **ف** یعنی پیدا ہونے کی ایک لوگ کھینگی لوگ اونسی ہم علماء اور مشائخ ہیں بلانی ہیں نکم کو چھٹی
 اور وہ جھوٹی ہونگی جھوٹی حدیثیں پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلی لوگ نہ پڑھیں جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطلہ اور عقائد فاسد بتا دیں گے پس
 جو اونسی اور زنتہ میں ڈالیں یعنی شرک میں مقصود ہے کہ احتیاط کر دین کی لیس میں اور پرہیز کر و صحبت بیعتیوں کی ہی اور خاطر کسی سائے اونکی
 خصوصاً اونسی کہ دعویٰ جھوٹا رکھیں **ہ** چون بسا اہلک تم روی است پس بھو دتی نیاید دادست ہے علی **و عن** قال
 کان اهل الکتاب یقرؤن القرآن العبرانیة وبعس وبنها بالعرابیة لا ھل الا سدا و فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم لا تضید قرا اهل الکتاب کذا لکن ہم و قولنا امتنا باللہ و ما انزل الینا الا یتا الایة رواہ البخاری
 اور روایت ہی انھیں کہ کھا ہی اہل کتاب پر تو انہ کو چھٹی زبان کی زبان بھو دیونگی ہی اور تفسیر کرتی اوکل عربی زبان میں سے مسلمانوں کی پس فرمایا
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور جھٹلاؤ انکو اور کھو ایمان لائی ہم ساتھ اللہ کی رو چھٹی کی اور تازی گئی طرف ہر آخر ایہ تک روایت
 چھٹی اور سلم نے **ف** ابی آیت ہے و انزل الی ابراہیم و اسمعیل و یعقوب و الا سباط و اولی موسیٰ و عیسیٰ و اولیٰ النبیون من ربھم لا یفرق
 بین احدہم و سخن از مسلمان یعنی اور ایمان لائی ہم اور پیغمبر کہ اذاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل و اسمعیل و یعقوب و اولاد انکی کی اور
 اور پیغمبر کہ دلی گئی موسیٰ و عیسیٰ اور پیغمبر کہ دلی گئی ساری نبی نبی پروردگار کی طرف فضیلت فرق کرتی ہم در میان کیسکی و نہیں ہی اور ہم
 اللہ کی ہی نابعد انھیں پس یوں کھو اور چنانہ جانو اس ہی کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاؤ لیس نہیں کہ توراہ اصل حق ہی لیکن
 انھوں نے بعض جگہ میں تفسیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ چھٹی نقل کریں ہے **و عن** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کفی بالمرء کذبا ان یحذث برحی ما سئلہ رواہ **مسلک** اور روایت ہی انھیں ہی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کفایت کر تھی آدمی کو جھوٹ بولنی میں بھہ کر نقل کری جو چیز کسی یعنی بغیر تحقیق روایت کی بھہ سلم نے **ف** یعنی اگر کوئی کچھ جھوٹ بولتا
 ہو لیکن بھہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنتی ہی تحقیق روایت کہہ کر پیغمبر سے جھوٹ بولنی میں نہ کہ جسکا بھہ حال ہو گا البتہ جھوٹ میں گرفتار ہی ہو گا

فی کتیبہ لکن سبک و حنیفی معاویۃ و جابرہ یزید بن ابی امیہ و کمال طایفۃ من امتی فی کتیبہ ہذا الا متعینا انشاء اللہ
اور ذکر کرے گی ہم حدیث الہدیہ کی ذروتی اور تم کو ہم پر کتا بنی ساسکے لینے جہ کی اور دو حدیثین معاویہ و جابر کی ایک ہر لایزال من امتی ہی بود
لایزال طائفین من امتی ہی ابواب من امتی اگر جاسی اللہ تعالیٰ ہی بہ حدیثین ضایحہ والی فی اس باب میں نہ کی ہیں اور منی الفص
الثانی فصل دوم **وہو عن** **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **فقیل لہ لیتنم**
عینک ولتسمع اذ نک ولیعقل قلبک قال فنامت عینای وسمعت اذ نالی وعقل قلبی قال فقیل
لی سید بنی دارا فصنع مادبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل
من المادبۃ ورضی عنہ السید مؤمن کومحب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المادبۃ
وسخط عنہ السید قال قال اللہ السید ومحسن الداعی والدالہ سندہم والمادبۃ
البحرۃ رواہ الداریمی روایت ہی ربیعہ برقی ہی کہ کہا دکھلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب میں فرشتی لیں کیا او کونجا ہجر
کہ سو وین کہہ میں تہاری اور میں کان تہاری اور مجھی مل تہارا فرمایا پس سو میں کہ نہیں میر اور سنا کا نون میر فی دوسرہا مل میری فی نون
پس کہا گیا دہلی میری یعنی فرشتوں فی بطرون متشکل کی کہا کہ ایک نہ دہلی بنایا کہ اور تیار کیا کہا نا اور بھیجا لایزہ الیکو جس فی کہ قبول کیا بلا لایزہ الیکو
ہوا کہ میں در کہا یا کہانی میں سنی اور راضی اوسک ہوا سر دار و حسی نہ قبول کیا بلا یوا الی کہ نہ داخل ہوا کہ میں در نہ کہا یا کہانی میں اور رضا ہوا اور
اوسکی سر دار فرمایا حضرت فی الیس سر دار ہی در صلی اللہ علیہ وسلم بلا یوا اور گہر سلام اور کہا نا بہشت روایت کی یہہ دارمی فی سنو وین کہ نہیں
میری یعنی نہ دیکھہ نہ انکھوں کہچہ در سنیں کان میری یعنی کان نہ کہہ سکی بات پر اور جانی دل یعنی دل میں کہچہ خیال حاصل بھیہ کہ عجز
اور حضور دل ہی اس مثال کہ سن نا خوب بھیہ اکی حضرت فی جوابہ یا فقامت عینی کہ اور پہلی حدیث میں کہ جنت کو فرمایا اور کہا نا مراد کہ نہیں
اوسکی در بیان کہ سلام کو فرمایا اور کہا نا جنت کو اس ہی کہ سلام سبب داخل ہونی کہ بہشت کا ہی اس کو سنا بہ گہر کی کیا اور او را یعنی کہا نا
کا دونو جاسی نعمتین بہشت اکی مراد میں بہ سید **وہو عن** **ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **لا یغفر**
احدکم متکبرا علی ارنیکتہ یا تبذہ الا من اقری مما امرت بہ او هذنت عند فقیل لہ اذ برقی
ما وجہ نالی کتیبہ اللہ التبعنا رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی حدیث الہدیہ
اور روایت ہی ابی رافع ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ باؤ نہیں ایک تم میں ہی بلکہ ہی ہونی اور چہ کہہ سنا ہی کی گئی اور سنا حکم میر حکم
میں اوس ہی کہ حکم کیا ہی یعنی یا مت کیا ہی اوسک پس کہی کہ نہیں جانتا میں وہ چیز کہ پالی یعنی ہیچ کتا بلکہ ہی ہیرو کی یعنی اوسکی روایت ہیہ
احمد اور ابو داؤد اور ترمذی در بن اجہ فی او یہی فی ہیچ دلائل السنوہ کی **ف** **تکلیفہ** **ہونی** اور چہ کہہ بہشت کی یعنی تلبیہ ہی ہونی فرغت نہ بیٹھا
ہی اور طلب علم اور حدیث ترک کر ہی اور زاہد جہالت کی سیر حکم کیوں نہ کہتی لگی کہ سوا کتاب بلکہ ہی میں کہہ نہیں جانتا اور نہ کسی چیز کی سوا اور
متالعبت کہ تاہوں آہیں جبر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بعضی جاہلون و فرغت والون اور متکبرون کی حال ہی کہ کسل کرے گی حدیث پر
عمل کر نہیں اوس حکم من کہ قرآن میں نہیں پائی کی اور گمان کہ میں لگی کہ احکام شرعہ خصوصہ میں قرآن میں اور یہ نہیں جانتی کہ بہت حکم قرآن
میں نہیں اور حدیث میں ہیں جسی قرآن لیل ہی حدیث پیغمبر ہی دلیل ہی اور جسی قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث ہی عطا ہونی ہی
دونو جاسی میں ہی **وہو عن** **ابن ماجہ** **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **اکالہ**

تجہ کو کر ایتھے ہی یا شیخین و لفظان العلم بحیل سی از تک چند احکام حضرت فی بیان فرمائی کہ میں نے مجھ سے کسی میں قرآن میں نہیں مذکور اور بعد
 نظر واد کی صل مشکوٰۃ میں سفیدی چھوٹی چھوٹی جی میں لیکن میرے شاگردوں نے عجزت مذکور لکھی تھی **وَعَنْهُ** قَالَ صَلَّى سَيِّدَنَا رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ نَهَىٰ قَبْلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيُونَ دُمُوعًا
 وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَتْ هَذِهِ مَوْعِظَةً مُّوَدِّعَةً فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ
 بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّوْبَةِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنِ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدَ مِي بَعْدِي فَسَيَكُونُ
 لِي حِزْبًا فَاكْثِرُوا فَعَلَيْكُمْ وَسَيَكُونُ وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ السَّالِفِينَ الْمُهْتَدِينَ تَسْكُونُ لَهَا وَعَصُوا
 عَلَيْهَا بِالتَّوَّابِينَ وَإِيَّاكُمْ وَحُدُودَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُخْذَلَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ
 أَحْمَدُ وَأَبُو أَوْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ أَوْ رَوَاهُ فِي رِوَايَاتٍ كَمَا نَظَرْتُ لِي فِي كِتَابِ رَسُولِ خُدَّانِ
 علیہ السلام فی ایک روز پھر منوجہ ہوئی اور چھ ماہی ساتھ منوجہ ہوئی کہ بس نصیحت کی پہلو نصیحت خوب کیا حسین اور دوسری اوس نے بل
 بس کھا ایک شخص نے اسی رسول خدا کی گویا نصیحت جس کی نصیحت کر نیوالی کی بس نصیحت کر دو کلو بس فرمایا نصیحت کرنا ہر من کلو ساتھ نصیحت
 الہی اور تم ہی اور حکم بجا لائی یعنی سرور مسالہ وزن کا اگرچہ ہر غلام حبشی بس تحقیق نشان بھی ہے جو شخص کہ زندہ رہی تم میں سے ہی مجھے میرے
 پس کیسی کا اختلاف نصیحت بس لازم باہر طریقہ میرے اور طریقہ ظاہر رہدین کیلئے کہ ہدایت کی گئی ہیں بھروسہ اور ساتھ اوسکی اور مضبوطی پر
 ہر ہر ساتھ انہوں نے اور جو تم ہی با اوس شخصین جو بات بھی نصیحت اور جو نصیحت بھی لکھی تھی روایت کی بھی حدیث اور ابو داؤد فی اور ابن ماجہ
 نے کہ زندہ رہی ہر من جنین ذکر کیا ہمارے کا نصیحت نصیحت کیا صل بنا رسول اللہ صراحت کا وعظنا موعظتہ نقل کیا اور گویا نصیحت
 نصیحت کر نیوالی کی کہ وقت نصیحت کی بیان کر میں کمال کوشش کرنا ہی دی کہ کچھ نہ جاوی اور اگرچہ غلام ہر حبشی زمین کمال مبالغہ ہی
 حکم میں اگر فرضا ایسا ہی ہوتا تو نصیحت کر ہی ورد اتوں ہی کیا ہی کمال محافظت و حکمی ہی ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خَطًّا عَنِ يَمِينِهِ
 وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سَبِيلُ عَالَمٍ سَبِيلُ مَنَاسِيْطٍ يَدْعُوْنَ إِلَيْهِ فَرَأَوْا أَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ فَاتَّبَعُوْهُ وَاللّٰهُ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّوَّابِيُّ اور روایت ہی عبد الدین سعوی کا خط کھینچنا واطی ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 خط یعنی سیدنا پھر فرمایا پھر زاہد کی بھی پھر کھینچی گئی خط دہستی اوسکی اور بائیں اوسکی یعنی سات خط چھوٹی بیڑھی دائیں طرف اوس طرح
 بائیں طرف اور فرمایا پھر بائیں ہر من و پھر راہ کی زمین ہی شیطان چکارنا ہی طرف اس کی اور پھر ہی پھیلتا ہے اور تحقیق پھر راہ میری ہی سیدھے
 پس سیر کر دو اوسکو آخرت میں لکس روایت کی پھیلا ہوا اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** ابْنِ تَيْمِيَّةٍ هُوَ الَّذِي تَقَرَّرُ فِي كِتَابِهِ عَنِ جَدِّهِ
 کہ راہوں کی تازہ پریشان کر دین راہیں نکو راہ اوسکی **وَعَنْ** ابْنِ سَائِدَةَ خَطَّ شَالِ هُوَ الَّذِي كَرِهَ اِعْتِقَادَ حَقِّ اَوْعَلِّ صَاحِبِ هُوَ الَّذِي
 بیڑھی خط مشال ہیں راہوں گرامی کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُرُّ أَحَدٌ
 حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاكُهُ تَبَعًا لِمَا حَمَلَتْ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ التَّوَّابِيُّ فِي رِوَايَةٍ بَعْدَ حَدِيثِ صَحِيحَةٍ رَوَاهُ
 فِي كِتَابِ الْحَجْرِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ اور روایت ہی عبد الدین سعوی کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین ہر انہوں نے
 ہر نا ایک تھا ایساں تاکہ ہر خواہش اوسکی تابع اور سیر کی کرایا ہو نہیں و سکو یعنی دین و شریعت روایت کی بھی پھر پھر سنہ کے

اور کہا تو اسی نے پہلے حدیث میں ہی روایت کی تھی ہم یہ حدیث پھر کتابت صحیحہ کی ساتھ سند صحیحہ کی ساتھ لکھنے لگے تھے
شیرعت کا اعتقاد میں داخل ہیں اور عادات اور عبادات میں ساتھ کمال خشکی کی یہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی ہے کسی حدیث کی روایت
نفسانی پسینہ تو ماہی ساتھ صفات نورانیہ کی اور یہ حالت نہیں باقی جاتی ہے مگر اولاً الدین پسید و حسن بلاول بن الحارث
المنزنی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحيى سنة من سنتي فقد أحيى بعدي فان له
من الأجر مثل أجر من عمل بها من غير أن ينقص من أجرهم شيئاً ومن ابتدأ بحدثة ضلوا ولا يرضى لها الله ولا رسوله كان عليه من الأثم مثل آثم من عمل بها لا ينقص ذلك من أجرهم
شيئاً رواه الترمذي ورواه ابن ماجه عن كثير بن عبد الله بن عمر بن عبد الله عن أبيه عن جده
اور روایت ہی بلال بن حارث فرنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیا یعنی رواج دیا سنت میری سنت کو
تحقیق چھوٹی گئی تھی بعد میں تحقیق وسطی اور علی ہی ثوابتند ثواب اون لوگوں کی کہ عمل کیا ساتھ اوست سنت کی اخیر اس کے ناقص ہووے
ثواب بچوے کسی کچھ اور جس نبی کو نبی نکالی بعثت مگر اسی کہ ہمیں راضی ہوتا اوست اللہ ورسول و سکا موگا اوپر اوستی گناہ نامہ گناہوں
اون شخصوں کی کہ عمل کیا ساتھ اوستی نہیں کہ موگا گناہوں انکی سے کچھ روایت کی یہ ترمذی اور روایت یہ ہے بن ابی کثیر بن عبد اللہ
عمر و اور روایت ہی اپنے اون نبی تیری کی دادا سنی نبی عمری سے یعنی سنت عمل کرنے والوں کی ثواب میں کسی نہیں جو اور زندہ کرنے والی سنت کو
برابر اونکی ثواب ملتا ہی اسی طرح بعثت عمل کرنے والوں کی گناہوں میں سے کچھ کسی نہیں چھوڑنا والی کی یہی گناہ برابر اونکی کہا جاتا ہی اوست
سے مراد بات دین ہی خواہ فرض ہو یا سوار اوستی جیسے نماز جیسے کوکون نیک کر دی ہے نبی رغبت لاکر رواج دی اسی طرح مصافحہ و رسوا اوستی
خیر بن نمون: سید و حسن عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين كما يرد الى الحجار
كما تار من الحسنة الى الجحشها وليعقلن الدين من الحجار معقل الأروية من راس الحبل ان الدين
غير نيا سيخرج كما بدأ فظن في البعراء بهم الذين يضلون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي رواه الترمذي
اور روایت ہی عمر بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیا یعنی رواج دیا سنت میری سنت کو
جیسے سمٹتا ہی سائے طرف بل نبی کی والی بہت جگہ بگاڑ دین حجاز میں ہی جگہ بگڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑی تحقیق دین یہاں
تہا ابتداء میں غریب ہو جاوے جیسے کہ تہا ابتداء میں پس خوشحال ہی اور غریب ہی دست کرتی ہی پھر کو بگاڑ دین لوگ چھوٹی میری سنت
روایت کی یہ ترمذی نے و حسن عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين كما يرد الى الحجار
كما تار من الحسنة الى الجحشها وليعقلن الدين من الحجار معقل الأروية من راس الحبل ان الدين
غير نيا سيخرج كما بدأ فظن في البعراء بهم الذين يضلون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي رواه الترمذي
یضنم ذلك و ابن بتي اسرائيل نقل حدثنا الثعلبي حدثني ان كان منهم من اتى أمه عداينة لكان في أمي من
ملة كلهم في النار إلا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما أنا عليه أصحابي رواه الترمذي
و فی روایت احمد و ابن داود عن معاوية ثنبتان و سبعين في النار و واحدة في الجنة و هي
الجماعة و انه سيخرج في أمي اقوام و تجاري بهم تلك الا هواء كما يجاري الكلب صياحه
سوف يخرج في أمي اقوام و تجاري بهم تلك الا هواء كما يجاري الكلب صياحه

بیکر یعنی زیاد جیسا که آیا اور سنی لہر لیل کمانڈر بار پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہاں تاکہ اگر اونہیں وہ وہی کہ آیا تہا مان سبکی باسے بھول
 کے ظاہرین لہستہ ہوگا کثیر است بیکر وہ شخص کہ کیرا بولہ و تحقیق بنے اسلئے تفرق ہوئی و پور پتہ گر وہ کی و مشرق ہوگی امت سیرا پرتہ گر وہ کہ
 سب سے بچد و فرج کی بکرا ایک وہ صحابہ نبی عرض کیا کو نسوا ہوگا کہ وہ ای رسول خدا کی فرمایا ہے پور پتہ من و دستہ اصحاب دایت کی بہتر تفرقی اور
 سب روایت احمد کی اور ابی داؤد کی روایت سمعیہ سی کہ پتہ گر وہ سب و فرج کی اور ایک کہ پتہ گر وہ ہی جماعت کے تحقیق کلینگو
 سب امت سیکر کئی نوین سمرات کرنگل سیراؤکی جو شہیدین یعنی بعد عید عقیقہ میں در اعمال میں سیکر سمرات کرتی ہی ہر گ شہر کالی کو نہیں پتہ تھی اور اس
 کوئی رنگ در نہ کوئی جو بکر کہ داخل ہوئی ہی او میں **ف** مانند برابر پاپوش کی ساتھ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسی پاپوش کے برابر ہوتی ہی
 اصطلاح اس امت کے لوگ مطابق ہوگی سنی اسلئے کی اور مردان سے پاپوش کی پوری پوری سوتلی مان والا سکی مان ہی کس سے یہ حرکت ہوتی ہی کہ
 الم طبعی اور شرعی دونوں جمع ہیں اور مردان ہی سنی اہل قبلہ یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہیں پس حضور میں معنی کا ہم نے انار کی ہم ہیں کہ سبب
 گناہ کی اور بد اعتقاد ہی کی و فرج میں داخل ہوئی ہی پھر جیسا عقیدہ حاکم کو پتہ پتہ پتہ ہوگا نکلیا کا سبب حسرت پروردگار کی اور جماعت کے مردان علم
 اور اہل فہم حق والی جماعت انکو اسلئے کہا کہ جمع ہیں کلمہ حق پر اور پتہ تفرق تو کی تفرق ہون ہی کہ طبری فرقا ال سلام کی آئینہ میں معتقد اور شیعہ
 اور خوارج اور مجتہد اور شیعہ اور زنجیر اور مشہور و زاجیہ پتہ معتز کہ کی بین تفرق ہیں و شیعہ کی بائیں اور خوارج کی بائیں اور مجتہد کی بائیں
 اور خوارج کی بین اور مجتہد اور شیعہ کے ایک کفر میں کئی ہیں اور فرقا با جہل سنت و جماعت ہیں سب سے تفرق ہوتی اشیا یا مکی سا چاہی معتزلہ
 کہے ہیں کہ یہ ہی سنی علم ہی سبدا کرتی ہیں اور انکار رویت کا کرتی ہیں در فائل ہیں جو بے اب عقاب کے انہی پر اور مجتہد کہتی ہیں گناہ ساتھ پاپوش
 کہ پتہ تفرق نہیں کہنا جیسا کہ ساتھ کفر کی طاعت نہیں لغت دینی اور شیعہ یعنی صفات کی کرتی ہیں و کلام الہی کو حدیث کہتی ہیں اور شیعہ کہتی ہیں
 کہ نہ ہی اسی افعال میں کچھ عقیدہ نہیں رکھتا اور شہد خاقن کو ساتھ خلق کی مشابہ کرتی ہیں و جہلیہ و صلح کی قائل ہیں باقی فرقی علی عقائد مشہور
 ہیں اسلئے نہیں بیان کی لیکن یہاں عوام کو ایک تشبیہ ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہو اور دوسری و فضل و اہل سنت و جماعت کو دیکھا
 کہ دولا ہی کو حق جانتی ہیں اور سنبلاتی ہیں بے سنت سے ایسے بچارہ نہایت حیران کہ حقیقت ایک کے دونوں میں ہی کیونکہ معلوم کر ہی جواب
 پتہ کہ کئی باتیں صحیح دلالت کرتی ہیں حق ہونی نہ ہر سنت جماعت کی برودہ او میں غور کر ہی نہیں جاہل سنت ہی علم کی نہیں دل پتہ کلام انہی
 عقلیہ بار تعالیٰ کی ہی اور وہ اکثر سنوں کو یاد ہوتا ہی اسلئے محرم ہیں در اگر تہر اردن میں سیکو یاد ہی ہوا تو وہ نادہی انار کا معدوم دوسرے
 کہ حقیقی و بیا علما کہ کہن میں کہ ہی و بعضوں کی راضی ہی معتقد ہیں و ہون بنی ہی نہ پتہ تیار کیا اگر یہ دین پتہ ہونا کا ہی کو اختیار کرتی ہی
 شمار اسلام کی یعنی جمہ جماعت میں غیر علی الاعلان ہی ہی داکر فی میں اور وہ ہی نصیب چو کہ مدینہ کہ دین و میں سے پیدا ہوا اور ضرر الی مثل
 ہے بزرگی میں وہاں لوگ سے سنی ہیں اگر وہ کا نہ سبب چاہا ہوتا وہ پہلی دین سبب میں ہوتا سبب اور فرقی و نحو کرتی ہیں کہ ہم حق ہیں ان کا
 جوتی ہی کہ ہمیں تراویحی کام نہیں آتا جب کہ دلیل قوی نہ اور میں دلیل حقیقت اہل سنت جماعت کے ہے کہ ہم دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تک
 پہنچا اور زخمی عقل سمی کئی نہیں ہیں تہہ تراویحی اور شیعہ احادیث و انار کی متیقن ہوا کہ صحابہ و تابعین سے اعتقاد پتہ ہی اور اکثر جمہوری ہی
 والی دیکھ بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اہل کونیک فی اوق نامیہ پتہ ہی و جب بعضی نے پیدا ہوئی تو وہ ہزار تھی یعنی اور رابطہ دوستی کا دوست
 منقطع کر ڈالا تہا اور صحابہ سے منقطع و را و محدثا و علماء تابعین و را دلیا کا طبعی بنا ہر سنت جماعت سے کہتی ہی پس اگر نہ سنت
 و جماعت حق ہوتا تو کا سیکو کہ پتہ پتہ ہی لوگ اس میں پتہ پتہ اور بہت دلیل کے حقیقت کی ہیں اگر نفسانیت ہو پتہ تو اور انکا اپنا

معلوم ہوا اور جن میں تو جن میں سے کئی ہزار ایک حرف نصیحت کئی ہزار کلام ان کو کہانی میں اب حدیث میں ان کو کہا
 ہر کہ والوں کی ساتھ اسے دی کہ بیسی ہر کہ ال پر ہر کہ غالب فی شی اور پانی سی بھاگنا ہی اور پیا سامر جاتا ہی موسیٰ ہی جھوٹی مذاہب الی
 خواہش انسانی غالب ہوئی اور علم حق سی بھاگ کر شکل لگاری میں ہلاک ہوتی ہیں عبادا بالبتہ سید حق علی حضرت علیؓ غلام غریب **وکن**
 عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجتمع امي او قال امه فحسب علي صكلا لة ويك الله
 على الجاعة فمن شئت في التاراه واه التزمين **وکن** اور روایت ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق المؤمنین
 جمع کر لیا امت میر کو یہ لکھا جا علی اس کی امت محمد اور پگراشی کی اور تھہ اندکاشی اور جماعت کی اور جو شخص کہ جماعت سے تمنا ڈا واجا
 بیج ان کے یعنی جماعت جنتیوں کی سی الگ کہے کہ روز خمین واجا و پگرا روایت کی تھہ ترمذی فی **وکن** تھہ اندکاشی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور
 توفیق اور نائید اللہ تعالیٰ کی ہی جماعت پر بھید ظاہر ہی اس میں جو محمد کی اللہ تعالیٰ فی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر ہست حضرت کی متفق ہو
 ہے حق ہی ہوتی **وکن** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا الشواذ الاعظم فانه من شئت
 في التاراه ابن ماجه من حديث ابن عباس في كتيب التبت اور اوصین ہی ہی روایت لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیروی کہ جماعت بڑی کہ پس تحقیق شان یہ جو تمنا ہو جماعت سے تمنا ڈا واجا و پگراچ ال کی روایت کی تھہ ابن ماجہ فی حدیث الشا اور ابن عباس
 کہ سے بیج کتاب سنت کی **وکن** یعنی جو عطا اور قول فعل اکثر عالمی ہوں اونکی بیروی کہ اور اور بعد لفظ رواہ کی صاحب شکوہ فی سفیدی جھوٹی
 دی شی اس کے کہ نام تاکہ معلوم نہیں ہو امیرک شاہ فی عبارت مذکورہ لگا دی ہی **وکن** التبت قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال يا بني ان قدرت ان نضبح وننسى ولكن في قلبك عش لا تحيد فافعل شوقا قال يا بني و ذلك من
 سئتي ومن احب سئتي فقد احبني ومن احبني كان مني في الجنة رواه الترمذي **وکن**
 اور روایت ہی انس لکھا فرمایا و اسلی امیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیٹی میری اگر قدرت رکھا ہی اونکی کہ صبح کر لی و شام کر لی اور جن میں
 بیج دل تیر کی کیند و اسلی کی پس کہ پھر فرمایا بیٹی میری اور تھہ سنت میر اور جسینی دوست رکھا سنت میر کو پس تحقیق دوست رکھا جگا اور
 جسے دوست رکھا جگا ہو گا ساتھ میر پھر جنت کی روایت کی تھہ ترمذی فی **وکن** اس حدیث میں اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھا حضرت کی سنت کا
 ہے مجاہد رفات حضرت اسلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جامل کرنا اسپر ابعانہ خیال اور کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت کھنی والوں کا نسبت میں
 کے ایک طرف اور ایک طرف اللہ تعالیٰ الضیاب کری ہم سکوا میں میں **وکن** انی هه برة قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم من مسك بسنتي عند حساد امي فله اجر مائة شهيد رواه البيهقي **وکن** في كتاب
 الترمذي لکہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنی کہ دلیل
 پڑھی ساتھ سنت میر کی نزدیک گیر فی امت میر کی پس اسلی و سلی اب اسے شہید و نکار روایت کی تھہ بیہقی فی کتاب ابانہ میں حدیث ابن عباس
 سے **وکن** ایسویک ایسی وقت میں بیج زندہ کرنی اور روح دینی سنت کی بڑی شفقت پڑتی ہی بار شہید و کی بیج زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ او
 بعض نسخوں بعد لفظ رواہ کی بیان ہی سفیدی جھوٹی ہی لیکن میرک شاہ فی نام تاکہ لکھ دیا ہی **وکن** جابر عن النبي
 صلى الله عليه وسلم حين اتاه عمر فقال انا سمع احاديث من يهود ينجون فقالوا ان نكتب بجمع
 فقال امتهو كون انتم كما هو كتب اليهود والنصارى لقد جنتكم بها ابليس انتم

اوس اور جیل میں اختلاف کیا کیا ہو یعنی پوشیدہ اور ستیہ جو حکم اور سکاو و لوضوں میں معنی کسی میں کہ لوگ اور زمین پر ہر طرف سے اختلاف کرتی ہوں اور اللہ اور رسول نے اوس کا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آبان متشابہات کے اور تعیین وقت قیامت کے پس تو یہی اوس عقیدے کے ہیں کہ اور یہ روایت ہے کہ

الفصل الثالث فصل سیر عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم ياخذ الشاذلة والقاصية والثاحية وذئبا كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق شیطان بہتر ہے اپنی آدمی کا نام نہ بہتر ہے کسی کی کہ لبتا ہی بکری بہا گئی حال کو روٹوسی اور اوس بکری کو کہ دو روٹوسی ہو روٹوسی اوس بکری کو کہ کٹاری ہو روٹوسی اور جو ترم درون پہاڑ کی سی اور لازم ہے تیر جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمدی قسم مراد ہے کہ تیر بہتر ہے الیک بکری بہت دلیہ ہوتا ہی سی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علماء کی الیک ہو کہ نہ بہتر ہے نکال ہی اور جو روٹوسی بہاڑ کی سی یعنی شام راہ سلام چوڑ کر کر ا ہوگی کہا ہو تیر مت مشہور **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ مِنَ الْجَمَاعَةِ شَيْئًا فَقَدْ خَلَعَ بَرِّيَّةً** الاسلام من عنقه رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی ذری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ جدا ہو جماعت اہل سنت یعنی ایسا ہے کہ سختی کا لادنی تھا یعنی ذمہ سلام کا کہ دن جو کسی روٹوسی کے یہ احمد اور ابو داؤدی نے اب اس درجہ کہ جو چاکر شادید سلام اوریندا حکام و سکی ہی باہر آدمی **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ سَأَلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ كُنْ تَصِلُوا مَا عَسَيْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي**

اور روایت ہے مالک بن انس بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تیر میں ہی جو تیر میں ہرگز نہ گرا ہو کہ تم جب تک پڑھی ہو گے دن دو تو لگو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول و سکی یعنی حدیث روایت کی یہ جو مطاکی **وَعَنْ عَضِيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يَدْعُونَ لِمَنْ فَرَّغَ مِنْهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَكْتَسِبُ**

سُنَّةَ خَيْرٍ مِمَّنْ رَحَدَتْ يَدَعِيَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ فرماہ سنت کہو کہ کہ اوڑھائی جاتی ہی مانند اسکی سنت پس چکل مارنا ساتھ سنت بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہ احمدی قسم مراد ہے کہ تیر بہتر ہی نکال ہی بدعت کے سے اگرچہ سنہ ہوا اس کے ساتھ اتباع سنت کہ پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ کہ قناری بدعت کے آئی ہی تاریکی مثلاً پانچا نہ جانا ابو حنیبلہ روایت کے بہتر ہی بنانی ہر اور روٹوسی سی اسلیبی کہ رعایت کہ نہوا اناسنت کہ ترقی کر تا ہی طرف مقام فریک اور ساتھ ترک و سکیکی منزل کر تا ہی اوس اور یہ باعث ہوتا ہی اوس افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ ساوت قلبی کو بہتر ہے ہی کہ اوسکو رین و طبع کہ ہی میں کہذا ذکر ہے

یع اور یہ طرح سید جمال الدین نے کہا ہی اور کہا ہی کہ سر زمین یہ ہے کہ جسنی مثلاً عاریت ادب پانچا نہ کی کو اللہ تعالیٰ توفیق دیکھا اوس ترقی کی طرف تا و چیز کی کہ اعلیٰ اوس ہے اور جو اسکو ترک کر لگا تو باعث ہو گا ترک سکاو و فضلوں کی ترک کا یہاں تاکہ پہنچیکار طرف تمام زمین اور طبع کی انتہی و منزل سکی ملا علی فارسی نے لکھا کہ لکھا ہی کہ کیا نہیں کہتا ہی کہ کس راہ ہی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت عتاب کا ہوتا ہی ورسکنا بکر ترک کہ عیسایان و عقابا بت ہوتا ہی اور انکار و سنگا بنی شہ عجمی کہ دنیا ہی و بدعت کے ترک نہیں اگرچہ سنہ ہوا ایسا ہی نہیں لازم آتی **وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا بَدَعُ قَوْمٌ يَدْعُونَ لِمَنْ دَعَى إِلَّا نَدَعُ**

اللہ عزوجل نے سنن میں سے کئی حدیثیں لے کر ان کے بعد ہا الیوم القیامہ رواہ الذاری اور روایت میں حسن ہی کساخین نکالی کسی قوم نے
بعثت حج وریحی کی یعنی بخت شیبہ کہ فراموشی کی ہوگا کہ نکالتا ہی اللہ تعالیٰ سنتا وہی سنن لہ وکی بچھن عود کہ سکتی طوطا وہی قبا
انک روایت کی عیداری فی **وکن** ابراہیم بن میسرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وکسر
صلحت بدعتی فقد اکان علی ہذم الاسلام رواہ ابی یحییٰ فی شعبہ کثیر مان فرسلا اور روایت شی ابراہیم بن
میسرة لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عظیم کر ہی صاحبیت کی پس تحقیق اون فی مدوکی اور پرگرائی اسلام کی روایت
کے بھیقی فی کتابت شب الایمان بن بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوکی تو قریب حیات سنت کی شی بھ باعث ہونی ہی ویران کرنی
بنارہلام کی اور ہی قیاس برتیبہ سنت کی تو قریب فی بین وریح حیات کرنی اہل بخت کی آبادی بناوارہلام کی ہونی ہی ہاسید علی **وکن**
ابن عباس قال من تعلم کتب اللہ نفعاً تبع ما فیہ ہدئے اللہ من الضلک لہ فی اللہ نیا ووقد یوم
القیامہ سماع الحسائب فی روایتہ قال من اقتدی بکتب اللہ لا یضل فی اللہ نیا ولا یشقی فی الآخرة نفعاً
ہذہ الایۃ فمن تبع ہذای فلا یضل ولا یشقی رواہ ساری بن اور روایت ہی ابن عباس
لکھا کہ جسنی سیکھی کتابا لکی بچھ پروکی او بچھ کی کہ بچھ اوکی ہی ہدایت کرنیگا او سکوا لکھا ہی ہی بچھ دنیا کی یعنی ثابت لکھیگا او سکوا لکھا
پرا و بچھ ویکرا لکھا ہی ہی جب تک زندہ ہی ویا میں اور بچھ ویکرا او سکوا لکھا ہی ہی حساب یعنی موافقہ میں ہوگا اور بچھ ایک روایت
کے ہی لکھا جسی پروکی کتابا لکی میں نہیں گراہ ہوگا دنیا میں اور زبرد بخت ہوگا یعنی خدا میں دوا جا ویکرا بچھ آخرت کی بچھ ہی حضرت شیبہ
ابو الحسن ہی پروکی کی ہدایت سیر کی یعنی قرآن کی پس لکھا ہوگا یعنی خرت میں روایت کی بچھ زمین فی **وکن** ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلاً صراطاً مستقیماً وکن جناب الصراط سواد
قیامہ البواب مفتحة وعلی الابواب سنوہ مرخاة وعند اس الصراط داعی یقول استقیم علی الصراط
ولا تعوجوا و فوق ذلک داعی یدعی اکلہا ہم عبد ان یفخہ شیئاً من تلك الابواب قال ویحک
لا تفتح فالت ان تفتحہ تلجہ ثم فسرة فاخبر ان الصراط هو الاسلام وان الابواب المفتحة
فحارم اللہ وان السنن المرخاة حدود اللہ وان الداعی علی اس الصراط هو القرآن وان الداعی
من فوقہ هو داعی اللہ فی قلب کل مؤمن رواہ ساری بن اور رواہ احمد و ابی یحییٰ فی شعب الایمان
عن الثعالی بن سعید و کذا الترمذی عنہ الا انه ذکر اخصر منه اور روایت ہی ابن مسعود ہی تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی اللہ کی اپنی لکھا اور دونوں طرف راہ کی دو دیوار میں اور بچھ دیواروں کی دروازہ کھلی ہو
اور اوپر دروازوں کی پردی بچھ ہی ہونی اور رستہ کی سہری بچھار نیوالا پکارتا ہی کہ سیدھی رہو او پر راہ کی اور رستہ کچھ چلو اور اوپر کو
پکارتا نیوالی کی ایک پکارتا نیوالا اور ہی جب کہ قصد کرنا ہی بندہ بچھ کہ کھولی کچھ اون دروازوں میں ہی لکھا ہی پکارتا نیوالا وہی ہی حکایت
کھول و سکوا پس تحقیق لکھا کہ لکھا داخل ہو جا ویکرا او میں یعنی بچھ دنان بڑا کھد با ویکرا پچھ تفسیر کی یعنی کھولا حضرت فی اس مثال کو پس ساری
کیا کہ مراد وہی اسلام ہی یعنی اوس ہی جنت کو بچھ تحقیق ہیں اور مراد دروازوں کھلی ہوون ہی چیز میں حرام کی ہو میں اسکی یعنی ذکر
کرنی ہی کمال اسلام ہی نکل جانا ہی اور مراد پردی ہی ہون ہی حد میں اسکی اور مراد پکارتا نیوالی ہی کہ رستہ کی سہری بچھ ہی قرآن

اور مراد پکارنا بوالی سنی کہ او پر اسکی ہی وضاحت دینی والا اندک بظرف ہی پچھل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی بعد زمین فی اور روایت کی اور
 نے اور بھینچی فی پیر شمس الایمان کی نفل کی نواس بن سبحان ہی اور سبطی حسی ترمذی فی اوس گھر ترمذی فی ذکر کی مختصر اوس حدیث میں
 کے کہ در میان بندہ کی اور حرام چیز دیکھی باندھی ہیں کہ اوس کی گذری نہیں پس حدیثی مراد وہاں احکام العبادت ہی پچھل ہر مومن کی یعنی فرشتہ
 جیب ملک بچہ بنو قرآن کچھ فائدہ نہیں دینا کیونکہ کام قرآن کا راہ بنا ہی لیکن اوس ہی نصیحت پکڑنی اور مقصود کہ چھیننا ساتھ لہذا
 وہاں سنا لہی کی ہی کہ وہاں ہی **ابن مسعود** قال من کان مستنثا فلنستن من قدامت فان الحس کا
 تو من علیک الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیک وسلم کانوا افضل ہذہ الاممۃ اکثرھا قلوبا واعقوبا
 علیا واکفھا تکلفا اختارہم اللہ لصحبۃ نبیکہ ولا قامۃ دینہ فاعین فی الہم فضلہم وانبعی ہم
 علی اقرہم وکنسکوا ایہما استطعتم من اخلاقہم وکسیبہم وکافلہم کانوا علی الہدے
 المستقیمہ رواہ سنن ابی یوسف اور روایت ہی ابن مسعود ہی کھا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاہی کہ راہ پکڑے
 اور لوگوں کی کہ مرگئی ہیں پس تحقیق زندہ نہیں مان کیا جاتا اور پراوسکی فتنہ سنی یعنی دین میں درود لوگ اصحاب حضرت سلمی الدیلمیہ سلم کے
 تھے بھتر میں اس امت کی بھت نیک امت کی باعتبار دل کی اور بھت کامل تھی علم میں اور بھت کم تھی تکلف میں پسند کیا تھا اور انکو اللہ
 تعالیٰ فی واسطی صحبت اپنی کی اور واسطی قائم کرنی دین اپنی کی پس پھچا تو تم واسطی دیکھی بزرگی و پیروی کر دو انکی اور پر نقش قدم وہ
 اور پکڑوسی یہو جب تک ہو سکی خلق انکی اور ضلعت انکی پس تحقیق وہ تھی اور پراہیت سیدی کی روایت کی بعد زمین فی نصیحت
 ابن مسعود رضی فی سنی زمانہ میں تابعین کھلی اور مراد مردوں ہی صحابہ رکھی اور زندون ہی اہل زمانہ اپنی کی سوار صحابہ کی اور شاید انکو
 نے صحابہ کی صحبت کی بھت گواہی دی واسطی رد کرنی رافضیوں اور مخدین کی اور بھت جو فرمایا بھت نیک امت کی باعتبار دل کی پھر
 صحابہ رضہ ولین خلوص وراہان کامل کھتی تھی حبیبیکہ اللہ تعالیٰ فی فراہی اولئک الذین اتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ یعنی یہ صحابہ
 ہیں کہ امتحان کیا اللہ فی دلون اولئک وواسطی تقویٰ کی یعنی طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتیں اور فی الدین تا دیکھی کہ آیا صبر کرنی ہیں یا نہ
 پس باوجود اسکی ادکوراضی رضہ ہی پایا اور بھت کامل تھی علم میں یعنی علم تفسیر و حدیث اور فقہ و قرآنہ اور فرائض اور قصوت خوب کھتے
 تھے اور فہم رہا اور غور عالی اللہ تعالیٰ فی عطا فرمایا تھا اور دیکو ولسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بھت کم تھی تکلف میں یعنی عمل کرنا نیک تکلف
 تھے پس بد چلتی تھی نگلی بانو اور نماز پڑھتی تھی زمین پر اور کھاتی تھی ہر طرح کی برتن میں یعنی سنی اور کڑی وغیرہ کی باسن میں اور پڑھتی تھی جو کونکا اور ایسا
 حال علم میں تھا کہ نہ کلام کرنی دین میں گہر جو ضرور ہوتا اولکو اور جو مسئلہ بنیانی اولکھتے تھے ہم نہیں جانتی خواہ مخواہ تکلف کر کے تقریریں نہ کھرتی تھی اور فہم کر کے
 فتویٰ سنون پڑھتی تھی اپنی ہی زیادہ علم والیا جو اگر فی اوسکے بوجھ لاد جاتی دس ایسکے لہذا وہ علم کھتا اور ایسا ہی حال قرآنہ میں تھا کہ پڑھتی تھی قرآن
 حق پڑھتی اور سیکھا اور لہجوں خوب ساگنی وغیرہ میں پڑھتی تھی اور سب طرح حوالا میں نہیں تکلف تھے کہ وہ قصص نہ کرتی تھی یعنی حال نہ لاتی تھی اور نہ ہونا
 کرتی تھی اور نہ گھر گھر پڑھتی تھی اور نہ ہر جگہ کی تھی یعنی حال انہیں اور نہ جنت ہوتی تھی واسطی راگ اور امیر کی حبیبیا کہ حال ہماری وقت کی لوگوں کا
 اور نہ حلقہ بنا کر بیٹھتی واسطی ذکر جبر کی مساجد میں اور نہ اپنی گھر میں بلکہ وقتن بطور فرس کی کچھی رہتی اور ارواح میں دیکھی سیر کر تین چوشر
 بظاہر میں رہتی ساتھ خلق کی اور باطن میں توجہ رہتی طوط حق کہ وہ بھینتی جو بیسہرہ ڈانڈا اولکو قسم صدوت اور سوت اور کسان سنی اور نہ
 مقید تھی ساتھ بھینتی گڈر سی وغیرہ کی بانا ٹھکرا اور کھاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال و نذرہ دار یعنی پرہیز کر فی تھی گورشت اور دودہ

اور مودن وغیر ذلک سے اور سب سے باقی حاصل ہو چکا ہے بیت سے صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی کامل کل نبی جسیکے فرمایا ہی اوجی ربی فاحسن ما یدبر
یعنی ادب کہا یا جمعی میں بیعت کی پس حیا ادب کہا یا مجلو اور مرد چہا نبی ہی جیسے کہ شالو بیعت کی کروا و محبت و انکی کہو اور اخلاق افکی سب سے کہو
اور اس حدیث فی فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہو کہ تمام خلائق میں حبیبہ افضل ہی اور کمال استعداد قبول کرنی بدایت کا کہتی تھی تو اللہ تعالیٰ
نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جسیکے اس میں فرمایا اور ہم کلمہ القنوی وکالوا حق بجا وابلہا یعنی لازم کیا اللہ نے اور نیز کہ لہ قنوی کا
اور تہی لائن تراور مستحق تر ساتھ کہ لہ قنوی کی اور ان میں آیا ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے نظر فرمائی تمام بندگی و لونہ را یا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا روشن تر از پرکتوں کہا نور نبوت کا اور میں اور با صحابہ رضی اللعنہم کی دلوں کو بہت صاف اور لائق تر میں اختیار کیا اور کو نبی صاحب کے
صحبت کے لیے و در بعض بات تو خود ظاہر ہی بزرگوں کی صحبت میں ہر خدمت گزری کر کر کس در جہ کو پہنچی میں تعجب ہے کہ صحابہ کرام سے اور عمر بن
عبداللہ کے صحبت میں گذرین اور کمال فضل حاصل کرین ہن **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ بِسُخَّةٍ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ سُخَّةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يُقْرِئُ وَجْهَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَايَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَهْتَكُكَ الشُّوْكُ مَا تَرَى مَا يَرْجُوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرَ عُمَرُ
إِلَى وَجْهِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَضْبِ اللَّهِ وَعَضْبِ رَسُولِهِ رَضِيْنَا
يَا اللَّهُ رَبَّنا وَابْنَ رَسُولِنَا دِينًا دِينِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَوْ بَدَأْتُكُمْ مُوسَى فَأَلْبَعْمُورَهُ وَتَرَكْتُكُمْ مِّنِّي لَصَلَّيْتُكُمْ عَنْ سِوَاءِ السَّيِّئِ وَكَوْكَانَ مُوسَى
حَقِيْقًا وَأَدْمَرَكَ لِبُؤْتِي لَا تَجْعَلِي رِوَاةَ الدَّارِ حِيًّا اور روایت ہی جابری کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما نے اس سوال خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توراہ کا پس کہا اسی رسول خدا کی یہ نسخہ توراہ کا پس جب سے حضرت اس شروع کیا حضرت عمر نے ٹپہ بنا اور چہرہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر نہ ہوتا تھا پس اہل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو کہو مجھ کو کہ تم تو ایسا نہ کیا نہیں دیکھتا تو اوچھینے کو کہ چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس کہا حضرت عمر نے طرف چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کہا پناہ پڑنا ہو میں سے پہلے اللہ کی غضب اور غضب سول و سکی ہی را
ہوئی ہم ساتھ اللہ کی رب ہوئی پر اور ساتھ اسلام کی دین ہوئی پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہوئی پر پس ہر ماہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تم ہی و سنت پاک کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ دسکی کی ہی اگر ظاہر ہوتی و اعلیٰ تمہاری موسیٰ پس پیر و کرنی تم اونکی اور جو تڑو تڑو
تم جھکیا البتہ گمراہ ہوئی تم سید راہی اور اگر تم موسیٰ زندہ اور پانا نبوت میر البتہ پیر و کن نامیر و روایت کی بھدہ داری فی ف جبکہ کلکنا التور
کا دغا رہی و سطر موت کی لیکن عجب ہے چا و درین اہل معنی اسکی مراد نہیں کہتے بلکہ تمام تعجب میں بوئی میں کہ عجب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھتا اور اس
حدیث ہی معلوم ہوا کہ کتاب سنت کو چور کرانکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابوں ہوا اور نصاریٰ و حکما اور فلسفہ سے ذہلی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُهُ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلامُ اللَّهِ يَنْسَخُهُ كَلَامِي
وَكَلامُ اللَّهِ يَنْسَخُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا اور انہیں ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہیں
نسخ کرنا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخہ کرنا ہی کلام میرا کو اور کلام اللہ کے نسخہ کرنا ہی بعض و سکا بعض کو ف نسخہ تغیر و تبدیل ایک حکم شرعی ہے
کا ہی ہاتھ حکم دوسرے کے واسطی اصلاح کا روین پس نسخہ چار قسم ہے نسخہ کتاب کا ساتھ کتاب کا اور نسخہ حدیث کا ساتھ حدیث کا اور نسخہ کتاب کا ساتھ
حدیث کی اور نسخہ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سنی یہ معلوم ہوا کہ نسخہ کتاب لہو کا ساتھ حدیث کی نہیں ہوتا پس اول حدیث

میں یہ ہونگی کہ مراد کلامی سبحان وہ ہو کہ بطریق رسمی اور تہذیبی فرمایا ہو بطریق وحی کی یا یہ حدیث منسوخ ہو و اللہ اعلم بحسب و عن
 ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احادنا نيتنا ينسخ بعضها بعضا لكن نسخ القرآن
 اور روایت ہی بن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں سے نسخ کرتی ہیں بعضی کوئی بعض کو مانند نسخ کرتی قرآن
 کے **و عن ابی ثعلبہ الخشنی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله فرض فرائض فلا تضيعوها**
او حرم حرمات فلا تنتهكوهما وحك حلالا فلا تعقدوا وهما وصكت عن اشياء من غير نهيان فلا تبحثوا
اعنها روى الاحاذيث الثالثة التار فظني اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرض کی کئی چیزیں ضائع کر دے گا اور کوئی چھوڑ دے گا اور لوگوں کو مشروط و ارکانی نہ ترک کر دے یا وہ سمعہ اور عجب وغیرہ
 اور نہیں کرے اور حرام کمین کئی چیزیں یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو او کی اور مقرر کیں حدیں یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اور نئی یعنی کسی نیا دے
 اور نہیں کرے اور سکوت فرمایا کئی چیزوں سے یعنی نہیں کرے یا حکم کئی چیزوں کا کہ وہ جب میں باحرام میں یا حلال میں بدون ہونے کی اس پر
 نہ سبوت کرے اور نہیں کرے کی تینوں حدیثیں و اظنی فی کتاب العلم کتاب حج بیان کرتی علم کی اور فضیلت و سبکی سے مراد
 علم علم دین ہے کہ متعلق ہی ساتھ کتاب ہوتی کی دو قسم ہے مبادی یعنی مسائل اور مقاصد مبادی و علم ہی کہ معرفت کتابت کی و سیرت و
 ہے مثل لغت و صرف اور نحو وغیرہ کی و مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتھ اعمال و اخلاق و عقائد کی اور ان سب کو علم معاملات کہہ سکتے ہیں اور
 ایک علم علم کا شصہ ہی وہ ایک ہی کہ بعد عمل کر کے علم ظاہر بر دین پڑتا ہی کہ ساتھ سبکی حقیقتیں ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہیں اور معرفت
 ذات و صفات و افعال حق سبحان تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت و علم درانت کہہ سکتے ہیں بحکم صحت کی من عمل با علم و نہ اس علم
 و علم ہی جو کہ عمل کرنا ہی علم پر نصیب کرنا ہی و سکو اللہ تعالیٰ علم او چیز کا کہ جانی ہی اور نہ پڑ ہی پس علم ظاہر اور باطن جو شہوتے معنی
 اس کی یہ ہیں اور ایک دوسری ساتھ نسبت ہی ہنڈ نسبت تن اور جان اور پوست و مغز کی اور تین اور حدیثیں کہ فضیلت علم میں دار و ہونے
 میں ان سب کا قسام کو مثال میں ویر تفاوت مراتب و درجات او سبکی ہستی **الفصل الاول** فصل بہ سے پہلے
عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية و حدوا عني
بيني لئلا آخذ بكم ولا تحرموا من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار رواه البخاري
 روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میرے طریق سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کر دینی اور اس میں سے
 اور نہیں ہی گناہ اور جو شخص کہ جوٹ بنا دے مجھ پر جانے لیں طے ہی کہ ڈھونڈ ہی گناہ کا اپنا دوزخ میں روایت کی یہہ بخاری فی حد مراد
 آپ سے وہ حدیثیں نہیں کہ مفید بہت ہوں جس سے من صحت بخالی جو چپے اشجات پائی اور سوا اس کی اور حدیثیں کہ اسے طے حلکی جائے
 ہیں جس معنی اس جملہ کی یہہ ہونگی کہ پہنچاؤ میری طرف حدیثیں میرا اگرچہ تہوڑی ہوں اس میں عنیت و لائی پہلانی علم پر اور حدیث کر دینی
 اس میں سے مراد یہہ ہی کہ جو قصصی خواہی بیان کرنا اونکا جائز ہی و احکام وغیرہ او کی نقل کرتی منع فرمائی میں جسے پہلی حدیث میں گذر
 چکا ہی کیونکہ نام شریفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریفیت منسوخ ہو گئیں اور ڈھونڈ ہی گناہ کا اپنا دوزخ میں نہیں نہایت منہ اور
 زجر ہی جوٹ بنا دہی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتھ انفاق علمائی اور اہل ایمان مجھ جیسی ہی او سکو کفر کہا ہی اور
 یہ حدیث یعنی من کہ ہے آخر تک تو آرا ہی سب کے اس کے درجہ اور حدیث متواتر نہیں پہنچتی کہ بہت سے صحابہ میں نقل کی ہی بخاری

کما صحیٰ یضون فی کربا شصہ صحابی اسکی راوی ہیں کہ اونین عشرہ مبشرہ میں ہر سید علی **وکن** سمرقند بن جندب والی المعرفۃ
ابن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عني وحديث يروي انك لکن بے فهو احکم
الحکام ذین رواہ مسلم اور روایت ہی سمرقند بن جندب و غیرہ میں شعبہ سے لکھا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ حدیث کر کہ
مجھے کوئی حدیث لگان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ چھوٹ ہی پس وہ ایک شمسو تو نہیں ہی روایت کی بیخبر مسلم نے کہ چونکہ سبب رواج دینی اور
منشور کرنی اور سبکیں مردگان چھوٹ نانی والی کہا ہر اس بیخبر بھی مانند اسکی ہوا **وکن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من یؤدی اللہ یجیب اللہ فی الدین ایما اننا قاسم کما اللہ یعطی من تقی کما اللہ اور روایت ہی معاویہ سے کہ
کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ ارادہ کری اللہ تعالیٰ ساتھ دسکی بھلائی کا سمجھ دیتا ہی اور سکو بچہ دین کی یعنی احکام
شرعیہ اور طہارت اور حقیقت میں اور سوار اسکی زمین میں باقائما ہوں اور اللہ دیتا ہی روایت کی بیخبر بخاری اور مسلم نے **وکن** یعنی میں حدیث
وغیرہ بیان کرتا ہوں سمجھو اور فکر اور عمل و سپہ جتنا جاتا رہتا ہی چاہتا ہی فرما ہی **وکن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التماس معادن الذهب فی الفضة خیارهم فی الجاهلیۃ خیارهم فی الاسلام
اذا فاعلوا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آدمی کان میں مانند کان سونی اور چاندی
کے بستر اونکی بیچ جاہلیت کی بستر اونکی میں بیچ اسلام کی جبکہ سمجھیں روایت کی بیخبر مسلم نے **وکن** آدمی کان میں مانند کان سونی اور چاندی
کے یعنی نیک خلاق اور صفات میں تفاوت میں موافقیت اور او بزرگی ذات کی جیسی لک ایک کان ہی کہ آدمی نعل و یا قوت پیدا ہوتی ہیں اور
اور میں سونا چاندی اور او میں سرمہ چونکہ وغیرہ اور مطلب کے بعد کہ جملہ کا یہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھے صفتیں رکھتی تھی یعنی سخاوت
شجاعت وغیرہ وہ جب ایمان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا اچھی ہوئی بیچ جاہلیت کی اصل ظلمت کفر میں چھپی ہوئی تھی جیسے سونا وغیرہ
کان میں خاک میں چھپا ہوا ہی جیسا ایمان ہوئی اور پستی ریاضت کی میں پیل وہ الالیش جاتی تھی اور خالص گئی اور ساتھ نور علم اور معرفت کی روش
ہوئی **وکن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل انزل اللہ
ما لا ھنک لہ علی ھک لکنہ فی النبی ورجل انزل اللہ الحکمۃ فیہ یؤقی فیہا ویعلمہا متفق علیہ اور روایت ابن مسعود
سے لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص جو حق و شخصوں کی ایک شخص دبا اور سکو اللہ مال و توفیق دی اور سکو اور خرچ کرنی
اور سبکیں جو حق کی اور دوسرے شخص ہی کہ دبا اور سکو اللہ علم علم کرنا ہی ساتھ اسکی اور سکھا تا ہی اور سکو روایت کی بیخبر بخاری اور مسلم نے
وکن مراد حسد ہی بھلاں غیبت ہی حسد اور سکو کھتی ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھی ہی بیخبر آرزو کری کہ او سے دور ہو جاوے
بیخبر آرزو کرنی درست نہیں اگر ظالم اور مفسد کی نعمتیں کسی تو درست ہی اور غیبت بیخبر آرزو کری کہ حاصل ہو نعمت میرے تین بیخبر جیسے
ظلمتی کو ہی پس بیخبر آرزو اچھی باتوں کی ہی کرنی درست ہی **وکن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا مات اہل شان انقطعت عنہ عملہ الا من ثلثہ الا من صدق جادۃ او عیو یتنفع بہ او و لکن
صالح یدعی لہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ مرنا ہی آدمی موقوف
ہو تا ہی اور سکو نواب علی و سبکیں مگر نواب بن علو نکا باقی رہتا ہی حدیث جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے سبکیں یا اولاد چاہے کہ دیا
کری و اسکی روایت کی بیخبر مسلم نے **وکن** یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی میں کو تا ہی تو ہاں دسکا تو وغیرہ ہوتا ہی ملیکا لکھا

لیکن آئندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب ملک تاقا پانصائب کر گیا نہ پاویگا مگر ان میں چیزوں کا بعد ہر ایک بھی بچتا رہتا ہی صدقہ جابر عیسیٰ کوئی بیبر
وغیرہ وقت لگایا یا نہ لگایا اول بنا گیا وغیرہ ذلک و علم کفر یعنی لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا سکولہ علم لڑ گیا + سید **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْءِنٍ كَرِيهَةٍ مِنْ كَرِيهِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرِيهَةً
مِنْ كَرِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مَعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مَسِيئَةَ اللَّهِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَكَتَ طَرِيقًا
يَلْمَسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ
اللَّهِ يُتْلَا أَوْ يُذَكَّرُ فِيهِمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْ لَهُمُ الْمُبْلَكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسِيئُهُ وَرَوَاهُ مُسْنَدُ اور روایت ہی اور ضعیف ہے
کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص درگرمی مسلمان کسی کو دنیا کی سختیوں میں سے دوڑے گا اللہ اس سے سختیوں میں سے
قیامت کی سزا اور جہنمی آسان کر دیا اور بتنگدست کی آسان کرے گا اللہ اور اسکی بیچہ دنیا کی اور آخرت کی اور جہنمی کی آسان کر دیا اور جہنمی کی آسان
کے پروردہ پوشی کرے گا اور اسکی بیچہ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالیٰ بیچہ درجہ بندہ کی ہی جب تک کہ کسی بندہ چہرہ بوجھائی اپنی مسلمان کی اور
جو شخص کہ چلی ایک ماہ میں کہ ڈھونڈتا رہتا ہی بیچہ اسکی علم آسان کرے گا اللہ اور اسکی سبب اسکی راہ طرف بہشت کی اور زمین جمع ہوتی
کوئی قوم بیچہ کسی گھر کی گھر زمین ہی اللہ کی یعنی سجدہ و غیرہ میں پڑیں کتاب اللہ کو اور معنی بیان کریں اور اسکی پسینہ مگر وتر ہی
اور پراؤ کی تسکین اور ناکستی ہی اولو رحمت اور گھبرتی ہیں اور نگو فرشتہ اور درگرمی اور اسکی سبب اسکی راہ طرف بہشت کی اور زمین جمع ہوتی
یعنی ملائکہ مقررین میں اور جسکو کہ تاخیر کیا اور سکون عمل اسکی فی زمین جلدی کرے گا ساتھ اسکی نسب و سکاروایت کی بیچہ مسلم فی
آسان کر دیا بتنگدست یعنی مثلاً ایک کی ذمہ قرض تھا اور وہ اسکی ادوسی عاجز تھا اسنی اسکو مال یا یا وہ ادا کرے یا اگر اسکا قرض تھا
اسنی بخشید یا یا محلت دی اور پروردہ پوشی کی یعنی جلیب سکنا ظاہر کرے رسوا نہ کیا اور دوسری معنی اسکی بیچہ ہیں کہ جو کوئی ستر و ناکستی
کا کہ پر لپسی تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کرے گا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کرے گا اور سکون بہشت میں سبب جزا اطاعت علم کی توفیق
دیگا عمل نیک کی باعث داخل ہونی بہشت کا ہر گوارا معنی سکینہ کی ہیں اسلین اور خاطر جمعی کر اسکی سبب سے خواہشیں دنیا کی اور خوف
اسودا اللہ کی دل سے نکالجا اہلی و حضور ساتھ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور اخیر حدیث کی بیچہ معنی ہیں کہ حسنی قصور کیا عمل
میں نسبت الی و سکا قیامت کو کچھ کام نہیں آئے گا بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ہو کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست نہ
وَعَنْهُ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ**
اسْتَشْهَدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَسَهُ نَعْمَةً فَعَرَسَهَا فَقَالَ فَمَا عَمَلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فَيَا قَاتِلْتُ فَيَا قَاتِلْتُ فَيَا قَاتِلْتُ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ
قَالَ كَذِبٌ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتُ لَأَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ لَكُمْ مِنْ بِهِ فَسَبَّحِ عَلَىٰ وَجْهِ حَتَّى اتَّقَىٰ فِي
النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَسَهُ نَعْمَةً فَعَرَسَهَا فَقَالَ فَمَا عَمَلْتُ
فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذِبٌ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ
وَحَسْرَاتُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هِيَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ لَكُمْ مِنْ بِهِ فَسَبَّحِ عَلَىٰ وَجْهِ حَتَّى اتَّقَىٰ فِي

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَخَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْبَافِ الْمَالِ حِلَّةً فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
 فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يَنْفَعُ فِيهَا إِلَّا أَنْفَعْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَمِلْتَ
 لِيُقَالَ هُوَ جَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَفْسَ بِهِ فَتَحِيحَ عَلَيَّ وَجْهَهُ ثُمَّ أَلْفَى فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل دیکھو میں نے حکم کیا جاوے گا اور سپردن قیامت کی یعنی یہ
 ترک کرنی خالصت کی ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاوے گا وہ پس معلوم کرادے گا اللہ تعالیٰ و سکون یعنی یاد دلاوے گا نعمتیں پس
 پہنچائے گا اوکو پس ہر اور لگا اللہ تعالیٰ کیا عمل کیا تو نبی بیچو انکی یعنی نعمتیں جتنا کہ اعراض کرے گا کہ شکرانہ اٹھائے تو نبی کیا او کیا لیکھا زمین بیچ
 راہ تیری یہاں تک کہ شہید کیا گیا میں فرماوے گا اللہ چہوٹا ہی تو ولیکن راہ تو کہ کہا جاوی کہ بہا رہی پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق
 سے حاصل ہوئی مجھ ہی کیا چاہتا ہی بہر حکم کیا جاوے گا او سکون کہ بیچا جاوے گا اور ہونہلہ ہی کی یہاں تک ڈالا جاوے گا بیچ آگ کی دریا تک شخص
 کہ سیکھا علم اور سکھلایا او سکون اور پڑا قرآن پس لایا جاوے گا وہ پس معلوم کرادے گا او سکون نعمتیں سے پس معلوم کرے گا فرماوے گا اللہ کیا عمل کیا تو نبی بیچ
 او کی لیکھا سیکھا میں علم اور سکھلایا او سکون اور پڑا یعنی بیچ راہ تیری قرآن فرماوے گا اللہ چہوٹ بولا تو نبی ولیکن سیکھا تو نبی علم تو ناک کہا جاوی
 تحقیق تو عالم ہی اور پڑا تو نبی قرآن کو ناک کہا جاوی وہ قاری ہی پس تحقیق کہا گیا بہر حکم کیا جاوے گا او سکون کہ بیچا جاوے گا اور ہونہلہ ہی کی بہا
 تاک ڈالا جاوے گا آگ میں دریا تک شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ اور او سکون کو اور دیا او سکون کہ پس لایا جاوے گا وہ پس معلوم کرادے گا
 او سکون نعمتیں سے پس معلوم کرے گا اوکو فرماوے گا اللہ کیا عمل کیا تو نبی بیچ او سکون کہ بیچا ہین چہوٹ ہی میں کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو بہرہ خرچ
 کیا جاوی بیچ او سکون لگو خرچ کیا یعنی بیچ او سکون در طی تیری فرماوے گا اللہ چہوٹا ہی تو ولیکن کیا تو نبی تاک کہا جاوی کہ وہ سخی ہی پس کہا گیا بہر
 حکم کیا جاوے گا او سکون کہ بیچا جاوے گا اور ہونہلہ ہی کی یہاں تک بیچ او سکون کہ روایت کی یہ ہے مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن عبد البر

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزَاعًا عَيْنًا تَنْزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ
 بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا تَوَفَّى عَالِمًا أَخَذَ النَّاسُ رُؤُسَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ أَفَئِنَّ الْبُغْيَانَ عِلْمَ فَضْلًا وَأَضَلُّوا مَتَفَعَلُوا

اور روایت ہے عبد البر بن عمرو سے کہا فرمایا بیغیانہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ چہوٹا ہی نہیں دہنا لیکھا علم کو یعنی آخری زمانہ میں کہ لگا او سکون
 کہ یعنی دہر کرے و سکون دہن میں ولیکن دہنا لیکھا علم کو ساتھ دہنا فی علماء کی یہاں تک بیغیانہ باقی لیکھا کسی عالم کو کہ بیغیانہ لوگ سر در جاہل
 پس بیچ جاوے گی سندس فتویٰ دنگی بی علم پس گراہ ہووے گی دگر اگر نگل لوگو کو روایت کی یہ ہے بخاری و مسلم نے **وعن** شقیق
 قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَدِينُ كَرِ النَّاسِ فِي كُلِّ حَيْثُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دَرَسْتُ لَكَ
 دَرَسْتُكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّكَ مَبْعُوثٌ مِنْ ذَلِكَ أَنْ أَكْرَهُ أَنْ أَمْلِكُكُمْ وَأَنْتَ أَخْتِمْكُمْ بِالْمِيكَ عِظَةِ كَمَا كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمْكُمْ بِهَا حَافَةَ السَّمَاءِ عَلَيْكُمْ مَسْفُوحٌ لِيَكْهَرُ

کہا ہے عبد البر بن مسعود نصیحت کرتی لوگو کو جو ہر جمعرات پس کہا اوکو ایک شخص ای ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ
 نصیحت کیا کہ ہر جمعرات میں کہہ دو ہونے کی کہا او ہونے کی خبر دار ہو تحقیق منع کرنا ہی جھکو اس یہ کہ تحقیق میں کہہ دو رکھتا ہوں کہ تک کہ زمین جگواو
 میں خبر گیری کرنا ہوں تمہاری ساتھ نصیحت کی جیسا کہ تہی ہر جمعرات صلی اللہ علیہ وسلم خبر گیری کرتی ہماری ساتھ نصیحت کرنا ہی واسطہ
 خوف آگنا ہی اور پھاری روایت کی یہ ہے بخاری و مسلم نے **وعن** الشقیق قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا

تکلمہ بیکلمۃ انما کانت لکما حتی یفهم عنہ واذ انی علی قوم فسکرو علیکم وسلم علیکم فلذا رواه البخاری
اور روایت ہی نفس کہاتھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرمائی کوئی کلام پھیرتی اوکو میں بار فرمائی یہاں تک خوب سمجھ لیتے
لوگ و نسبی اور جب کرات اور کسی قوم کی پس ارادہ سلام ہا کرتی سلام کرتی اور پھر میں بار روایت کی یہی بیجا سی فی فت یعنی جس بات
کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہونا لوگوں کی سنی ہوگی اور میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرمائی ہونگی واللہ اعلم اور میں سلام
ایک وقت اذن چاہتی کی اندر آئی کی پس اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہیں اور تیسرا رخصت کی وقت و بیخ
سید و عن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انك
ابدي في فاجله فقال ما عدي فقال رجل يا رسول الله انا اذله على من يحمله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من دل على خين فله مثل اجر قاعيله رواه مسعود اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ ایک
شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یہ کہ نہیں بل سکتی سواری سیر پس سواری و جو کو پس فرمایا حضرت فی نہیں میری پاس سواری
پس کہا ایک شخص کہ امی رسول خدا کی میں بتاؤں و سلاو پس شخص کو کہ وہ سواری دی اوکو پھر فرمایا بیخبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
جو شخص کہ آگاہ کہ دی اور پہلائی کی پس وسطی اوکی ہی مانند ثواب کنز الی ادس پہلائی کی روایت کی یہی سلم فی **و عن**
جبرین قال کتفی فی صدر النبی عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجااءه قوم عداة فاحتابی
السمار او العباة متقلباى السیوف عامتهم من مضرب بل كلهم من مضرب فمض و جرد رسول الله
صلى الله عليه وسلم لم اراى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلاك فادن واقام فصلى
ثم خطب فقال يا ايها الناس انفقوا لى الذى خلقكم من نفس واحدة الى اجناب اية ان الله كان
عليكم رقيبا و الایة الی فی احشیر انقوا الله و لتظن نفس ما فکمت بعد تصدق رجل
من دینار من درهمه من توکب من صاعه من صاعه من صاعه حتى قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل
من الانصار بصره کادت کفه تجر عنهابل قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رايت کومین
من طعام وثياب حتى رايت وجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم يتكلم كأنه مذهبه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل
بها من بعد ان ینقض من اجورهم شیء و من سن فی الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها
و من عمل بها من بعد ان ینقض من اجورهم شیء رواه مسعود اور روایت ہی جریرہ سی کہاتھی ہم بیچ اول روز کے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی باس کو کہ تم نکل بدن والی بیٹی کل یا عبا اور دالی ہوئی ہی تر وار میں کلی میں اکثر و کلی قوم
مصر کی تھی بلکہ سائے کلی مغرب میں سی پس خیر ہوا چہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب کہ کہ کہا اور تیرا فرقا کہ پس داخل ہوئی گھر
میں یعنی اور و کلی پس کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلی پس حکم کیا حضرت بلال کو پس ان کی اور کبیر کی پس نماز ہی یعنی ظہر کے
پس سمعہ کی پھر خطیبہ شہ یا باس پڑھی خطیبین بہرہ اسی لوگوں کو درپور و گار پس ہی حنی پیدا کیا لگو ایک جان سی یعنی
حضرت آدم علیہ السلام سی آخرت تک انجیراد کا میہ تحقیق اس اور تمہاری گہبان اور پڑھی وہ آیت کہ پھر سورہ حشر کی ہی درپور

اسے اور جاسی کہ نظر کر ہی آدمی اور سچو کو کرا لگی بھیجی ہی در اسی کلانی والی کی فرمایا حضرت فی خیرات کر ہی شخص نیاراجی بن وہم اپنی میں ہی
 کپڑی اپنی ہوتا اور اپنی بیانہ گھونٹ میں ہی اور اپنی بیانہ کھجور و نمین ہی یہاں تاک کہ فرمایا خیرات کر ہی اگر چکر لاکھجور کا ہو کھجور کا راوی فی ہاں الیا
 ایک شخص نضار بن ابی اسلم بن بصری ہوئی دینار کی یاد میں کی اٹھا اور سکا قریب تھا کہ شکایت ہی اوسے لکھا تحقیق تھا گیا پھر شرمع کیا ہی
 در پی لانا تو کون فی یہاں تاک دیکھی ہی دو تو وہی غلہ کی اور کپڑی کی یہاں تاک دیکھا ہی چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگانا گیا کہ سنا
 بھرا ہوا تھا یعنی بسبب شعی کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص رواج دی بیج اسلام کی طریق نیک کو پس در اسی اوسکی ہی لڑ
 اوسکا اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا سا نظر اسکی چھٹی ہی بغیر ناقص ہونی اجزا دیکھی ہی کچھ اور جسنی رواج دی بیج اسلام کی طریقہ بد کو ہوگا
 اور اوسکی گناہ اوسکا اور گناہ اوکا کہ جلتی اوسپر چھٹی ہی اوسکی بغیر اوسکی کہ نقصان ہوگا ہوں دیکھی ہی کچھ روایت کی حدیث مسلم فی
 اوالعبادہ کا جوادل حدیث بن ابی اسلم ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کی راوی فی مجابی النما کھا یا مجابی العباد دونوں کل کی قسم ہی ہن
 اور پہلی آیت سورہ نسا میں ہی اوسہن کہ خیرات کر نیکا اور زانی داروں ہی سلوک کر نیکا ہی حضرت فی بیہد یتین پڑہ کر خیریت دلانی خیرات
وَسَكَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا ظَلِمًا إِلَّا كَأَن كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ
الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دُمِهِ إِنَّ اللَّهَ أَوْلَىٰ مَن سَبَّ الْقَتْلَ مَن قُتِلَ اور روایت ہی ابن مسعود ہی کھا فرما
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں خون کیا جانا کوئی از روی ظلم کی مگر کہ ہوا ہی اور پہلی ہی آدم کی ایک حصہ خون اوسکی ہی سوا
 کہ اوسنی اول طریقہ نکالا قتل کر نیکا روایت کی حدیث بخاری و مسلم فی یعنی جو کوئی کسی کو قتل کر تا ہی جتنا گناہ اوسپر کھا جاتا ہی
 و تناسی قابل پر ہی کہ بیاحضرت آدم علیہ السلام کا ہی کھا جاتا ہی کیونکہ پہلی و سنی بھائی ایل کو مارا تھا و سنن ابی حنبلہ ہی
مَحَاوِيَةٌ لَا يُرَأَىٰ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ اور ذکر کر ہی ہم حدیث معویہ کی کہ اوسکا
 حصہ لازل من ہی بیج باب ثواب سلامت کی اگر جاسی اللہ تعالیٰ ہی مصابیح والی فی بیان ذکر کی ہی اور صنی و ان **الفضا**
الثاني فصل دوسری **سكن** کثیر بن قیس قال كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق
 فجاءه رجل فقال يا ابا الدرداء اني جئتك من دين رسول الله صلى الله عليه وسلم يحذيت بطنك بطنك
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثت لحاجة قال في سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا
 يطلب فيه علمًا أسكت الله به صوته يوم القيامة وطور الجنة وان الملكة لتضعه اجنتها راضيا لطلب العلم وان العالم
 ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في خوف الماء وان فضل العالم على تلميذ كفضل النخيل
 ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء درجة اهل بياء وان الانبياء لهم يوم القيامة ينار اولادهم
 وانشاد في العلم فمن اخذه اخذ حيا ومن رواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجه والداري
 والترمذي وسماه الترمذي قيس بن كثير روایت کثیر بن قیس کھا تھا میں شیہا ہوا ساتھ اوردار کی بیج مسجد دمشق
 یعنی شام کی پس آیا دون باس ایک شخص پس کھا ہی ابی وردا تحقیق میں آیا ہوں تھا ہی باس شہر حضرت خیمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی در اسی ایک
 حدیث کی کہ چھٹی ہی کچھ کچھ کہ تم نقل کرتی ہو اوسکو پھر خیمہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں آیا میں در اسی اور کام کی کھا ابوردار پس تحقیق سنا ہی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتی ہی جو شخص کہ صل ایک راہ میں یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب نامہ ہو پھر اوسکی علم یعنی علم دین کا حضور ہوا ہی

چلتا تھی اللہ کو سوارہ میں پہنوں بہشت کی سعی و تحقیق فرشتی کھنٹی ہیں باز دایمی واسطی رضامندی طالب علم کی و تحقیق عالم البیتہ استغفار
کرتی ہیں و اظہار و کلی جو کہ پھر آسمان کی ہیں یعنی ملائکہ و دیگر چیزیں کی ہیں یعنی جن انس وغیرہ اور مچھلیاں و دریا میں پانی کی اور تحقیق
فضیلت عالم کی اور عابد کی مانند بزرگی چاند جو ہر سو میں رات کی ہی اور پر تمام اور ناردون کی اور تحقیق عالم وارث میں پیمبر زکی اور تحقیق
بغین و زہرہ چھوڑ گئی وینا اور زہرہ اور ہم اور سوارہ اسکی نصین کہ زہرہ چھوڑا ہی علم پس جہنی حاصل کیا علم کو یا اون حصہ کامل روایت کی جیسے
اور زہرہ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور طرمی فی اور نام یا را و کاتر زہرہ فی نصین بن کثیر لیکن صحیحہ کثیر میں قیس ہی جیسے کہ مصنف نے لکھا
و نصین آیا میں واسطی اور کام کی یعنی سوامی سعی حدیث کی و کچھ غرض سیر نصین اور ضون فی اجالا و حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ ل
کے بنیں یا احتمال ہی کہ اور ضون فی سعی ہوگی اچھا پاکہ بلا واسطہ بنیں اپنی پھر اور دربارنی جو اگی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ بھی حدیث اوسنی
پوچھی ہو یا وہ بہت شہقت اٹھا کر آیا تھا اس لیے و سکا نواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب ہے بھان نہ مذکور ہو اور رکھتی ہیں باز وہا تو
باز و حقیقہ پچھانی ہیں یا یہ کہنا یہ ہی تو اضع اور رجوع برحمت ہی اور زمین والوں میں مچھلیاں ہو، اصل نصین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ
سے اسپر کہ مینہ برسا اور حال ہونا تیرا اور رانی کا سبب برکت عالم کی ہی بھائی تاکہ مچھلیاں وغیرہ بھی اندر پانی کی زندہ ہیں انھیں کی برکت
سے اور فائدہ عالم کا متعدد ہی یعنی اور زہرہ کو بھی پھینچا ہی روئے خاندہ عابد کا لازمی یعنی اوسکی ذات کو بھی اس لیے عالم کو مشابہ چاند کی کیا کہ
روشنی اوسکی بھی سارے میں پھینچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کی کہ اوسکی روشنی اور جامی نصین پھینچتی اگر کوئی کہی کہ عالم خالی عبادت سے نہ ہوگا
کہ علم ہی عمل کو فضیلت نصین اور بطرح عبادت ہی علم کی صحیحہ نصین ہوتی ہیں ہر نون عالم ہی ہونگی اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد میں
کیا ہی جو اب یہ کہ اور عالم ہی وہ ہی کہ بجز تحصیل علم کی انکافا ساتھ عبادت ضروری کی یعنی فرائض اور واجبات اور سنتوں کو مکدہ کی کر کہ
صرف اوقات اپنی ساتھ مشغل علم کی کرنا ہی اور کام اور سکا پھیلا نا علم اور ترو پر دین کا ہی اور مرد و ساتھ عابد کی جیہ ہی کہ تحصیل علم کی مشغول
عبادت میں رہنا ہی از بسکہ فائدہ ہر نون دینی علم کا بہت ہے فضیلت اسکی ہی عبادت بہت ہوتی اگر تیرا پوئشی ہی معلوم ہوتا ہی شرح السنہ میں
نویس ہی مشغول ہی کہ کھا نصین چاند میں کل دن کوئی چیز فیض طلب ہم سے کوئی کھا اور کوئی نصین واسطی کو کوئی کہیت یعنی خلوص نیت میں ہی
کھا اور ضون ہی کہ طلب کیا از کا عالم سبب نیت کا یعنی نیت آج ہی درست ہو جائی تو اسی ہی لکھا ہی بعضی عالموں نے طلب کیا ہمیں ہی علم ہی پھر خود
پھر ہر ایک اللہ کی سعی اور نام شافی رحمتی میں کہ طلب کا عالم کا افضل ہی نماز افضل ہی کیونکہ با تو وہ فرض میں ہوگا یا فرض کھالیہ اور دونوں افضل ہیں بل
سے ہر بدخ علی **و عن** ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من احدی
کایا و الآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضل علی اذ لکم ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ و ملکته و اهل السموات و الارض حتی الثلثۃ فی جحرها
و حتی الحوت کیرضون علی عمل الناس فی حیر رواءہ الذرمی و رواءہ الدارحی عن محمد بن مسعود و کومین کر مجاز و قال
فضل العالم علی العابد کفضل علی اذ لکم ثم لکذا ہذہ الایۃ انما یخشى اللہ من عبادہ العلماء فا
سند الحدیث الی اخیرہ اور روایت ہی ابی امامہ بالی ہی لکھا کہ اور ہر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شخصوں کا ایک
اور میں عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرت سے پوچھا کہ افضل دونوں میں سے کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بزرگی عالم کی دیر
عابد کی مانند بزرگی میری کی اور بڑی تمہاری کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ و فرشتی اوسکی اور حاصل آسمان

اور زمین بہا تک چوتیاں سچ پلوان پی کی اور بہا تک پہا بان دعا خیر کر پی ہوا اور تعلیم کر نیوالی کو کوئی خیر کو یعنی غلم دین کو روایت کی بہہ
ترندی فی اور روایت کی بہہ دارمی فی لمحول سی بطریق رسال کی اور نہیں ذکر کیا و شخصوں کا فرمایا بزرگی عالم کی اور عابد کی مانند فضیلت
میرگی اور ادنی تمہاریک سپر بہہ آیت سوا اسکی نہیں کہ درتی ہن اللہ بندگی سکی جو عالمین اور بیان کی حدیث آخر تک و مانند
بزرگی میرگی کی اور ادنی تمہاریک خیال کیا چاہی کہ حضرت کی فضیلت تمہاری ادنی پرکتہ دہی اور نہیں ذکر کیا و شخصوں کا یعنی پہلی
روایت میں جو مذکور ہی کہ حضرت کی روبرو و شخصوں کا ذکر و یعنی عالم اور عابد کا وہ دارمی کی زواہت میں نہیں کہ حسن انی سید
الحدیثی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الناس كقمر تبع وكان رجلا قال يا نبي الله من اخطاه اراه
يتفقون في الدين فاذا اتاكم فاستنصوهم خيرا رواه الترمذي و اور روایت ہی ابی
سعود خدی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق لوگ تمہاری تابع ہن یعنی صحابہ کو فرمایا و تحقیق کہنی آدمی او سکی تمہاری پاس
ظرفون زمین طلبتگی کہ پیہر پیہر دین کی ہن جبکہ دین تمہاری پاس قبول کرو و وصیت سچ حق و نیکی پہلا کی یعنی اونی پہلا کی بنا
اور تعلیم کرنا او کو علم دین رہا کی نہہ ترندی فی حسن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحكمة
الحكمة ضلالة الحكيم حنيت وجدها فهو الحق بهارواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي
هذا حديث غريب واما ههيم بن الفضل التاوى يضعف في الحديث اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کوفاندہ دینی والا دین میں طلب حکیم یعنی دانا کا بس جہاں پاؤا و سکو بس ذواللق ہی
اوسکی روایت پیہ ترندی فی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترندی فی بہہ حدیث غریبہ اور ابراہیم فرخیل روایت کر نیوالا اس حدیث میں ضعیف
کنا جاتا کہنی جہاں کرنی حدیث کی و یعنی جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی پاس پاتا ہی بلینا ہی ایسی دانستہ کہ چاہی کہ دین
بات فائدہ مند جس کسی قبول کرنی و سکوا و عمل کری و سپر کہ بہہ حق و سکا خیر خیال سکا نہ کری کہ فقیر فقیر کی بات کیا قبول کروں یعنی بزرگی
لے کہا ہی کہ اگر کوئی ایسا بات حق یا بیوسطامی ہی سنی اور وہی ایسی نوڈی ہی سنی اور قبول نہ کری تو سکیہ بگا س فرمایا کہ گنہ و اندر گنہ
اور نوشتہ ست بنیر دیوار و حسن ابن حکم اس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه واحد اشد
على الشيطان من ألف عابد رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لے ایک فقیر سخت تر اور شیطان کی ہر عابدوں سی روایت کی بہہ ترندی اور ابن ماجہ فی و کیونکہ شیطان جب لوگ نہر و دروازہ
خوابش نفسانی کی کہو لٹا ہی عالم ہیجان لینا ہی ورا و نکو تہر و سکی دفع بنا دیتا ہی بخلاف نری عابدی اس کہ وہ اگر مشغول
عبادت میں ہوتا ہی و شیطان کی جان میں ہنسا ہوتا ہی لیکن جانتا ہنیں بہہ و حسن النسن قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم طلب العلم فریضة على كل مسلم و مسئلة و واضع العلم عند غیر اهل كقول الخنازير
الجوهري واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجه وروى البيهقي في شعب الایمان الى قول المسلم
وقال هذا حديث منتهك مشهور و اسنادہ ضعیف و قدری من اوجه كلها ضعیف
اور روایت ہی انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طلب ناعلم کا فرض ہی او پر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکا ہا عالم
کا نا اہل کو مانند بار بنیوالی سور کی ہی جواہر اور موتیوں و سونیکار روایت کی بہہ ابن ماجہ فی اور روایت کی بہہ فی بیہقی فی بیہقی

قول حضرت کی مسلم ملک و کما حدیث میں اسکا مشہور ہے اور سناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی گئی طرح سے سبب ضعیف ہیں **ف**
لیکن گنتی طرح ضعیف جہاں جمعہ ہوتی ہیں بعض کبھی بعض سے قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے اور طلبک نا علم کا فخر
ہے مراد علم سے وہ علم کہ جسکی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب حاجی مسلمان ہو تو واجب ہے کہ وہ اسکی معرفت حاصل کی اور اسکی صفات کی درجات
نبوت رسول کا اور سوار انکی دن چیزوں کا کہ ایمان بدون انکی صحیحہ نہیں اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہے کہ علم احکام نماز کا سیکھنا
جب رمضان آیا تو واجب ہے کہ علم احکام روزوں کا اور جب مالک تصابک ہو تو واجب ہے کہ علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس
کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ نماز و روزوں کی ہے سیکھنا واجب ہے اسکی طرح بیہ شکر کرنی گئی تو مسائل و سکی سیکھنی واجب ہوں گی
اس پر اور چیزوں کو سیکھنے کے خضکہ جو بات اسکو پیش آوے گی و سکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کرے گا تو اشکنا و گاہ ہوگا اور بعضوں کی
تزوید کہ مراد علم سے علم خلاصہ و معرفت آفات نفس کے ہے یعنی حسد کینہہ وغیرہما اور جو چیز اعمال کو فاسد کرے اور عقل اخیر حدیث
کا بہرہ کہ جسکا فیضان استعداد ہو و سنا ہے علم و سکو سکھا دی مثلاً عوام کی آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کرے گا گراہ ہونگی و مجمل
علم بتانا ظلم ہے **و حسن** ابی حمزہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **مَنْ خَلَقَ لِقَوْمٍ مِنْكُمْ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَخْرُجَ**
مِنْكُمْ فِي حَسَنٍ مَسْتَدِرٍّ لِقَوْمٍ فِي الدِّينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو خصلتیں ہیں نہیں سمجھتی ہیں سبب ہوتی ہیں سبب ہوتی ہیں سبب ہوتی ہیں ایک خلق نیک اور دوسرے سمجھتا ہے چہ دین کی روایت کی بہتر ترمذی نے **ف** اس
حدیث میں رغبت دلائی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ بہرہ دو لو صفتیں ہے میں حاصل کرے اور کہا تو پستی میں کہ حقیقت فقہ فی الدین کی ہے
ہے کہ دین سمجھہ دین واقع ہو بہر زبان پر جاری ہو اور جو اسکی عمل کرے اور طلبک ہو اسکی سبب سے خوف خدا اور تقویٰ و علی
و حسن الترمذی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَخْرُجَ**
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے طلب علم کی لیے دیکھا خدا کی سبب سے
ملک کے سپر روایت کی بہتر ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی طلب علم کی لیے نکلے گا وہ اپنی شہر سے طلبک فی علم شرعی کی لیے خواہ فرض علیہ
ہو یا فرض کفایہ یعنی زیادہ حاجت تو جہاد کرے یا ایک سا ثواب پانا ہے اس کے بہرہ ہی درجہ دینی دین کی اور ذلیل کرنی شیطان
اور کسر نفسی کے ہے پس بہرہ ثواب پانا ہے جب نلک بہرہ طرف گہرائی کی اور امین اشارہ ہے اس پر کہ بعد بہرہ کی اس سبب سے زیادہ
درجہ پانا ہے کیونکہ وارث انبیاء کا ہوتا ہے سبب تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصوں کی **و حسن** الترمذی قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم **مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَدْحٍ مَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ قَالَ**
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ إِلَّا سَنَادَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ يَحْفَظُ اور روایت ہے بخیرہ ازومی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے طلبک ہی علم کو ہوتا ہے کفارہ اور ناکاہ ہونگا کہ گذر گئی یعنی ضعیف و گناہ روایت کی بہتر ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی بہ حدیث ضعیف الاستاذی یعنی ابو داؤد زراوی ضعیف گناہا ہے **و حسن** ابو سعید الخدری
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَنْ يَشْتَبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ نَسَبًا حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ تَقَرَّرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہرہ نہیں سیر ہوتا مؤمن خیر سے یعنی علم سے کہ سننا ہے
اور سکو بہا نلک ہوتی ہے نہایت و سکی بہشت روایت کی بہتر ترمذی نے **ف** یعنی اخیر میں طلب علم میں رہنا ہے اور اسکی برکت

سے بھشت میں جانا ہی اس پر تین خوشخبری ہی طالب علم کو دینا سی باہان جانا ہی انشاء اللہ تعالیٰ اور اس درجہ کو حاصل کر لیں ہی بعضی اہل الفیہ
 علم تک تحصیل عام میں مشغول رہی ہیں باوجود حال کرنی بہت سے علم کی اور داروہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہوا ساتھ علم کی اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف
 کے ہر وقت میں نواب طلب علم اور تکمیل و سکون کا ہی جس کو ہر حق ہے **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من سئل عن علم عدلہ ثم کتمہ الجحیم یوم القيمة یلجأ من نار رواہ احمد و ابوداؤد و
 الترمذی و رواہ ابن ماجہ عن النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو چھ گایات
 علم کی کہ جانتا ہی اسکو چھ چھپایا اسکو دیا جاوے گا اور دنیا دن قیامت کا نام لگے گا روایکے پچھلے احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن
 سے یہاں اس علم کی تحقیق میں کہ تعلیم و سکون ہی جسکی کوئی ارادہ کرنا ہی اسلام لانا اور لکھنا ہی کہ تعلیم کرنا جو کہ اسلام کی چھ ہی یا ارادہ
 کرنا ہی نماز کا اور وقت نماز کا یا اور لکھنا ہی تعلیم کرنا جو کہ نماز یا کوئی فتویٰ جو چھتا ہی بیچ حلال کی یا حرام کی پس لازم ہی جو باہان کا اور امور اور نفل
 میں یہ حال نہیں ہے سید **وکن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم
 لیجاری بہ العلماء اولیٰ ماری بہ الشفقاء اویضرت بہ وجہ التائب لیکہ ادخلہ اللہ النار رواہ
 الترمذی و رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے
 علم کو اسوہی کہ فخر کرے اسبب کی علما سی یا جھگڑے اسبب کی اور جو فونسی یا پھیرے اسبب کی سو فہد و میو کی طرف اپنی دخل کریگا اسکو اس
 آگ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے **ف** پھیرے سو فہد و میو کی طرف اپنا دخل کرے اونی مال و جاہ اور
 صرف کرے اسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنی جو کوئی فقط و طی غرض نہ نیا کی طلب کی علم حال اسکا پھیرے اور جسکو پھل نیت شدھی
 اور پھیرے جگہ جگہ میرش یا کی ہوگی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذو رہی ہے حق **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یتشی بہ حہم اللہ لا یتعلمہ الا لیجیب بہ عنہما من
 اللہ فیما لم یجد عنہم عرف الیتمہ یعنی زینحار رواہ احمد و ابوداؤد و ابونور ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سکے علم کو اسوہی کہ طلب کرنا ہی ساتھ اسکی رضا اللہ کی نہیں سکتا اسکو
 اگر اسوہی کہ پھیرے اسبب کی متاع دنیا کو بناوے گا اور بگاؤن بھشت کی دن قیامت کی یعنی جو کسی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف**
 یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اسکا پھیرے اور اگر علم دین کا خواہ اسکو وسیلہ دنیا کا کرے پرا نہیں لیکن اسبب سے شرط ہی کہ
 وہ علم نپنا دست ہی جو یعنی مثل نجوم وغیرہ کی خواہ اور بھشت کی نہیں یا پھیرے مبالغہ ہی یعنی کمال محروم ہی بھشت کی داخل ہو ہی ہو
 یہ ہی کہ مخلصون مقربوں کی ساتھ دین غذا کے نہیں داخل ہونگا ہے حق **وکن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہما سبغ مقلاتی فحفظہا ووعہا واذا ہما قرئت حامل فقہ غیر فقیہ ورب
 حامل فقہ الی من ہوا افقہ منہ ثلث لا یغل علیہن قلب مسئلوا اخلص العمل للہ والنصح
 للمسلمین وکروم جماعتہم فان دعوتہم حیط من وداہم رواہ الشافعی و البیہقی فی المدخل
 و رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی عن زید بن ثابت راہ
 الترمذی و ابوداؤد لمرید کر اثلث لا یغل علیہن الی الخیر اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تازہ کرمی السداوس بندیکو کہ ساکنفنا میرا پس یاد رکھا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اوسکو اور پھینچا یا اوسکو حتی لوگو کو جیسا کہ سننا بعضی اوتھا نیوالی فقہ کی بخین ہوتی فقہ اور بعضی اوتھا نیوالی فقہ کی پھینچانی بین طرفت و شخص کی کہ روزیادہ می فقہ رسک تبین چیزین ہن کہ بخین خیانت کرتا اور پیر دل مسلمانکا خلاص کرنا عمل کا واسطی اوسکی اور نیز خواہی اور چلی مسلمانو کی اور لازم پکڑنا جامعیت مسلمانکی کو اسواسطی کہ تحقیق دعا اونکی گھیر سی ہوتی ہی اگنی پھینچنی اونکی ہی روایت کی بھیہ شافعی نی اور بھیقی نی پچھکتا بت نعل کی اور روایت کی بھیہ احمد نی اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی زید بن ثابت سی مگر ترمذی نی اور ابو داؤد نی بخین ذکر کیا ان لفظون کا ملت لالذیل علیحدہ اذخرا و سکی تاکہ **ف** تازہ کرمی اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑی ہوا اور بھت خوشی ہوا اوسکو دنیا اور آخرت میں اور لفظ افقہ منہ تاکہ مطلب بھیہ ہی کہ بعضی یاد رکھنی والی حدیث کی خود بخین سمجھ رکھتی ہیں اور بعضی سمجھ رکھتی ہیں لیکن جسکی اگی بیان کے روزیادہ سمجھ رکھتا ہی پس چاہی کہ جیسی سننی ہی ویسی ہی پھینچادی تاکہ جسکو پھینچانی ہی وہ مطلب سمجھ لی بھیہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ لفظ حدیث کی بعد نقل کر دی اور لفظ لالذیل ساتھ زبر حرف ی کی اور زیر حرف غین کی بمعنی تعد یعنی کینہ کی ہی اور ساتھ پیش سی کی اور زیر غین کی اور ساتھ زبر حرف ی کی اور پیش غین کی بمعنی خیانت کی پس معنی بھیہ ہن کہ مومن خیانت نہیں کرتا ہی ان میں چیز پھینچنے یعنی بھیہ باتین مومن میں ضروریانی جاتی ہن اور بخین داخل ہوتا مومن کی اندر کینہ کہ پھیر دی اوسکو حتی سی جبکہ کرتا ہی بھیہ تبین چیزین اور معنی اخلاص عمل کی بھیہ ہن کہ عمل کرنی میں محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہوا اور کچھ غرض ذموی یا اخروی نہ منظور ہو پس بھلا اخلاص عام لوگوںکا ہی اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جامعیت کا یعنی موافقت کرمی مسلمانو کی سچا عقدا کی اور عمل صاحب کی یعنی نماز جمعہ اور جامعیت وغیرہ کی اور لفظ من ورا تھم اکثر نحو غین ساتھ زبر میم کی ہی اور بعضی نحو غین ساتھ زبر میم کی معنی بھیہ کہ دعا مسلمانو کی گھیر سی ہو گئی اذخرا و سکی پچانی ہی اونکو کہ شیطان کی سی اور گرا ہی سی اسین تبتیہ می کہ جو کوئی نکلتا ہی جامعیت او ملکی بخین پھینچنی اور بکرت او اور بکرت اونکی دعا کی حق علی ہے **وعن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان نضى الله اهل سبع مائة شيئا فبكتهم كما سمعته فرب مائة اوعى له من سامع رواه الترمذى واخره ابن ماجه ورواه الدارقطني عن ابان بن ابي عمير** اور روایت ہی ابن مسعود سی کھاسنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تازہ کرمی السداوس شخص کو کہ سننا جیسی کچھ ہن پھینچا یا اوسکو جیسا کہ سننا اوسکو پس اکثر پھینچانی اگی بھت یاد رکھنی والی ہوتی ہن واسطی اوسکی حتی والی سی روایت کی بھیہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی ابی دردا سی **ف** لکھا ہی علما نی کہ اگر فضا طلب نی حدیث میں درواوسکی یاد کرنی میں اور پھینچانی میں کچھ فائدہ نہو تا سوا امیدواری برکت اس عاکی حضرت رسالت بنا و صلی اللہ علیہ وسلم سی کافی تھا دنیا اور آخرت میں **عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفقوا الحاديث عني الا ما علمتم فمن كذب عني مستحداً فليتبوا مقعدهم من النار رواه الترمذى ورواه ابن ماجه عن ابن مسعود ويجابين واخره ابن ماجه** اور روایت ہی ابن عباس سی کھا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچو حدیث کرنی میری ہی گرا و چیز کو کہ جانو پس جتنی جھوٹ بولا اور میری جا نکر پس چاہیے کہ وہ ہونڈی ٹھکانا اپنا روز خین روایت کی بھیہ ترمذی اور دارمی کی ابن ماجہ ابن مسعود اور جابر سی اور بخین ذکر کیا ان لفظونکو سچو حدیث کرنی میری سی گرا و س چیز کو کہ جانو **ف** گرا و چیز کو کہ جانو یعنی ساتھ یقین کی یا ساتھ ظن غلب کے

آیات میں ثابت کیا کہ یہ کلمہ مخالف اوستی کی ہی اور وہ مخالفت ایک ہی دروازہ سے نہیں کرنا بلکہ ہونی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوستی
 بعض کو بیست چھٹا اور بعض کو سیکو بعض سے پس جو جانو تم اوستی پس کہو اور جو بخا نولیس سو بیو اور سلو طرف جانی والی و سیکلی زوایت کی یہ ہے کہ
 اور ابن ماجہ نے ف طرف جانی والی کی یعنی طرف اللہ اور رسول و سیکلی سو بیو یا مرد جانی والی ہی وہ ہے کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو
 علامہ قرظی اور مثال سے کہہ کر تیری اور پندرہ رکلی ہی بدعتی **وکن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
انزل القرآن على السبغة احسن لكل ابيخ منها خلقه لولا بطنه لو كحل كل احد منكم لكان في شجرة السنن اور روایت ہی ہے
 سب سے پہلے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اور سات طرح کی در سطحی ہر بیت کی وہ تین ظاہری اور باطنی اور دو
 ہر حد کی جگہ خبر دار ہونی کی روایت کی بہتر شرح السنہ میں **ف** مراد سات طرح سی سات لغت میں جو مشہور تھی خوب میں ساتہ فصاحت
 کے کہ وہ یہ تین لغت قریشی و سطحی اور ہوازن اور ہل امین اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلی قرآن نازل ہوا ہے لغت قریشی کے
 کہ لغت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنہام عرب پر پڑ رہا تھا اور سکا دشوار ہو اوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابا رب تعالیٰ سے التماس
 کیا کہ اس امر میں فراخی ہو جس کلم ہو کہ کوئی اپنی لغت میں پڑے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیادہ تاس اس طرح پڑھتی تھی جبکہ وہ ہون
 نے کتنے ہی کلام اللہ لکھا کہ اسلام کی شہرہ و نمین ہی تھی تو فرمایا اور پڑھی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتہ حکم حضرت ابو بکر کی اور
 صلح حضرت عمر کی جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتہ ہذا لہنی اور لغات کی اس سے کہ دیکھا انہوں نے کہ لوگ اختلاف کرتی ہیں اور بعضی
 بعض لوگوں کا فرکتی ہیں میں نے زنا و ن لغات سے کہ کہہ اور متفق ہوئی اور یہ صحابہ اور باقی را بعد انکی یہاں تک کہ فراسبعہ کو پہنچا ساتہ
 سندوں متصل کی اور باقی را یہ اختلاف کہ اس لغت میں مکر رہا یعنی دعام اور الامال وغیرہما کہ ان قرار میں جاری ہی اور بعضوں کی نزدیک
 مراد سات طرح سی لہتہ فراتین میں جو کہ فراسبعہ پڑھتی ہیں کہ اسی علامہ قرظی نے کہ فراتین اگرچہ زیادہ میں سات سی لیکن وہ رجوع کرتی ہیں
 طرف سات دہوں کی اختلاف ہی ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اور سیکلی زیادتی کر یا نقصان کر اور دو سے اختلاف جمعہ اور مفرد کا اور
 سے اختلاف مذکر اور مؤنث کا جو تھی اختلاف حرفی مانند تخفیف و تشدید کی اور فتح اور کسر و کی مانند شریعت اور لفظ اور لفظ کی
 پانچوں اختلاف اعراب کا چھٹی اختلاف حرفوں کا جس کے لکن الشیاطین ساتہ تشدید و نون کی اور تخفیف اور سیکلی ساتوں اختلاف
 لغات کا ادا کرتی میں مانند تخفیم اور مالہ کی ہمار سی و ستادون رحمہم اللہ ہی تفریر پسند کی ہی اور مراد ساتہ ظاہر کی یہ کہ سبیل
 زبان اور سکو چھٹی ہیں اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقیقی کی اور یہ مطلع ہیں اور جدیدی طرف اور نہایت کی ہی یعنی ہر ایک
 ظاہر اور باطن کے ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی ہی ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی اور یہ چھٹی ہی یعنی اوستی حاصل
 کرتی ہی آدمی مطلع ہوتا ہی اوستی حد اور نہایت ہی اوستی مطلع ظاہر کا سیکھا عوایت کا ہی اور اوستی علوم کا کہ ظاہر یعنی قرآن کی ساتہ اوستی
 متعلق ہیں معرفت پانچوں کی اور اس میں سنو کی اور مانند انکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور تابا ع ظاہر کا اور عمل کرنا اور پراک کرنا تفسیر
 کا اور صاف کرنا اول کا وغیرہ ذلک بعد حصول و سیکلی و باطن قرآن کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنہ نے فی معالم التنزیل میں لکھا ہے
 کہ ظہر لفظ قرآن کی اور لطن ناویل و سلی اور مطلع فہم یعنی سچہ اوستی کہ فکر کرنا والی پر تاویل اور معانی اوستی جنسی کہلہتی
 ہیں اوستی غیر یہ نہیں کہلہتی بدعتی سید علی **وکن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
العلم ثلاثة اية فكل من اوتيها اوتيت حجة او فريضة عاجلة وما كان سبب ذلك فهو فضل رواه

رواه البیهقی فی کتاب المدخل من حدیث یقینہ بن الوکید عن معان بن رفاعہ عن ابن اہبیم بن
عبد الرحمن العذری اور روایت ہے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیل
اس صلم کو یعنی حکم کتاب سنت کو ہر جماعت ایندھی نیکہ سکی یعنی لقبہ معتمدہ دو در کربل اوس علم سے تغیر کرنا حدیثی بیہنی والون کا اور چھوڑ
باتہ سنا باطلون کا اور تاویل کرنی جا بلوئی یعنی آیات و احادیث میں روایت کی بیہ بیہقی فی بیچ کتاب بی کی کہ نام اوس کا فعل ہی
حدیث یقینہ بن الولید سے اون فی معان بن رفاعہ سے اون فی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے ہی **ف** لفظ رواہ البیهقی سے لفظ
العذری سے عبارت پیچی لگا کی گئی ہے اصل نسخہ میں یہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے و سندن کہ حدیث جابر کا رواہنا مشغلا
العی السوال فی باب التیمم انشاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ لہر اوس کا بیہ ہا فنا مشغلا العی
السوال بیچ باب تیمم کی اگر چاہی اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث** فصل سے **ع** عن الحسن من سئل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ المذبح وهو یطلب العلم لیجیبہ اذ سألہم فیکفہ و یکن
التبیین درجۃ واحده و فی الجنة رواہ الثاری **ح** اور روایت ہے حسن بطریق ارسال کی کہ اہل
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کر آدمی اوسکو موت اور وہ طلبک تا ہو علم کو اوسو طعی کر روج دی ساتھ اوسکی سلام کو کبر
در میان اوسکی اور در میان نبیوں کی فرق ایک درجہ کا ہو گا بیچ بہشت کی کہ وہ مرتبہ نبوت ہے روایت کی بیہ دارمی فی **و**
ع عنہ مرسلہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بیتی اسرائیل احدھما
کان عالما یصلي المنکبۃ بشئ یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النہار ویقوم
اللیل یھما افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل هذا العالم الذی یصلی المنکبۃ
شئ یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضل علی اذ نکتہ رواہ الثاری **ح**
اور روایت ہے ازمین سے بطریق ارسال کی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصوں کی سی کہ تہی بیچہنی اسرائیل
کے ایک اون میں سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پڑھتا تھا پس کہلانا تھا آدمیوں کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا
تمام رات کو نسا اون دو لوگوں میں بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بزرگی اس عالم کی کہ پڑھتا ہی نماز فرض پڑھتا ہی پیر
سکھتا تہی آدمیوں کو علم اور پڑھنگی گنہوالی کی کہ روزہ رکھتا ہی دن کو اور کھڑا رہتا ہی رات کو مانند بزرگی مہری کی او پر ادنیٰ تھا ہر
کے ہے روایت کی بیہ دارمی فی **ف** دوسرا شخص سے عالم تھا کہ سب سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت میں کہ تا تھا بہ حق
و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الغفیلہ فی اللان ان اخرج
الیہ نعم وان استغنی عنہ اغنی بنفسہ رواہ **ح** اور روایت ہے حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھہ رکھتا ہو بیچ دن کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی
نعم دیا اور اگر بی پردائی کی گئی اوسکی بی پردا کیا نفس ہے کہ روایت کی بیہ زین فی **ف** حامل معنی حدیث کی بیہ میں کہ
لائق حال عالم کی بیہ ہی کہ محتاج نہ کر ہی اپنی کو طرف خلق کی اور میل نہ کر ہی ساتھ مصاحبہ خلق کی اور ظہر نہ کر ہی چھینا
اوسکے اور مطلق القطاع ہی نہ کر ہی اور فائدہ پہنچانا ساتھ علم کی ترک نہ کر ہی بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اوسکے کہ کوئی اور

عالم نہ ہو کہ علم ہی فائدہ دے اور اس کی ضرورت کی فطوری لوگوں میں اور لغت پہنچا دے اور اگر محتاج نہ ہوں اس کی اور طلب فائدہ کی نہ
کرین بی پردہ ہو وی اوسنی و مشغول ہو وی حج عبادت مولیٰ کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کرے دین کے تاروں کا اور تصنیف کرے
علم ہی لادے ہر حق و حسن عکرمۃ ان ابن عباس قال حدثت الناس کل جمعۃ بقرۃ فان ابیت فمنا تین
فان اکثرت فتکث مرات لا یمل الناس هذا القرآن والقیقۃ تالی القوم وھم فی حدیث من حدیثہم
فتقص علیہم فنقط علیہم حدیثہم فماتہم ولكن انصت فاذا امرک فحدتہم وھم
یشہونک وانظر السحیح من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و اصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی عکرمہ سی بیہ کر ابن
عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لو کہ کسی رو برو جمعہ میں ایسا اور اگر بیہ قبول کرے پس دو بار یعنی اگر سہنہ میں ایک بار عظم
کہنا کہ جانی خیر دو بار کہ پس اگر بہت کرے تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو تو دو کو اس قرآن یعنی تین بار سے زیادہ بیان کر تین لمول
ہو گئی اور نہ پاؤں میں تنگ اس حالت میں کہ او تو قوم کی پاس اور وہ ہوں بیچ با توں کی! تو ان ہی سے ہی پس بیان کر تو افر
و عظم پس موقوف کرے اور پردہ کی باتیں ان کی پس تنگ کرے و دو لیکن جب رو پس جس وقت فرمائیں کرین تنگ پس حدیث بیان
کر او کو اور وہ غیبت کرتی ہوں اس کی اور موقوف کر تو عبارت مشقی کو دعا سی پس پھر تو اس سے پس تحقیق یعنی معلوم کیا حضرت
خدیجی اللہ علیہ وسلم سی اور یاروں ان کی سی نہیں کرتی ہی بیہ دعا وان میں روایت کی بیہ بخاری فی ف وہ ہوں بیچ با توں
کے خواہ باتیں دنیا کی کرنی ہوں یا دین کے اگر باتیں دین کی ہیں قطعہ ان کا مناسب نہیں اور اگر باتیں دنیا کی ہیں شاید ساتھ حکم کہ
کے او کو چھوڑنا اچانہ جاننا در و عطا و سنی قرآن کو ناخوش کہیں اور کہہ گا رہوں اور بہت دین کی نہیں مگر مصلحت اگر قطع
کلام ان کی میں ہو سی تقریب سے اس کلام سی او کو باز کہی غرض کہ لظہر مصلحت وقت پر کہی اور ابن عباس جو فرمایا ہی باعتبار
اکثر کی فرمایا ہی کہ او سو وقت میں لو کہ اکثر کلام دین کی میں مشغول ہوتی ہی اور موقوف کر عبارت متفکر یعنی خافیہ بندی دعا میں
بیکلف تک اور حضرت کی دعا و زمین خافیہ بندی جو نابت ہوتی ہی تو بی تکلف از خود ہوتی ہی نہ بیکلف ہر حق و حسن و اب تک
ابن الاسفحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فاد رکنہ کان لہ کفلاً
من الاکسیر فان کویڈر کہہ کان لہ کفلاً من الاکسیر رواہ التاری اور روایت ہی والہ میں
اس قسمی کہا فرمایا رسول خدیجی اللہ علیہ وسلم فی جس شخص نے طلب علم اور حاصل ہوا اس کو ہو گا واسطی و سکی دوسرے ثواب اور اگر نہ
حاصل ہوا اس کو علم تو ہو گا واسطی اس کی ایک حصہ ثواب سے روایت کی بیہ دارمی فی ف دوسرے ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا
کہ تحصیل علم میں کبھی سے دوسرے ثواب حاصل ہونی علم کا اور پڑا نیکا اور دو کو یا ثواب سہل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت
سے کا ہو گا بہر تقدیر طلب علم میں رہنا چاہی اگر حاصل ہوا تو علی نور والاطلاع علم میں مزاجی سعادت ہی بہت گرجہ نتوان بہت
رو بردن ہر شرط باری است و طلب مردن و حسن ابی ہر ذرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما
یکفی المؤمن مرتبۃ علیہ وحسناتہ بعد ما ینہ علی عملہ ونشرہ وولک صالحا ترکہ او مضحکاً ورتبہ
ومسحکاً ابتاہ او بینا لابن السبیل بناہ او ہنرا اجزاه او صدقہ اخرجہا من قالہ فی صحیح بخاری

روایت کی تھی دارمی نے فی کذری و در مجلسین یعنی صحابہ و دو عالمی مجلسین کا کہی تھا ایک ساعت تو دس مہینے شمول تھی اور دوسری مذاکرہ
 سلم بن عقیل سے کہی کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ وہ علم کا کئی تھی پس اسے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردارانِ نبیؐ کی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ساتھ بیٹھی اور اپنی
 تلمیذوں میں سے کسی کتابت لکھا یا نہ از بعضی خبر نیست کہ سلطان جہان کے فرعون **وکن** ای اللہ ذکاء قال سئل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدیث العلم الذی اذا بکعہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسئل من حفظ علی اثنی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعاً وھبلاً
 اور روایت ہی ابی در واری کے اس سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا مہی مقدار علم کی کہ جس وقت پہنچی او سلو آدمی ہونے لگی تھی
 جاوی عالم پہ زمرہ علماء کی خرمن پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص باکرمی وہ طے نفع ہست میر کی چالیس حدیثیں جو مقدار
 دین و دنیا کی اور سلو حدیث قیامت کو فقیر اور بے گناہین اور سکا دن قیامت کی شفاعت کرے اور اگر وہ نبیؐ اور گواہ نبیؐ اور سلو طاعت پر وہ
 گناہی علمانی کہ مقصود ہے پانچا چالیس حدیثوں کا ہی گوگو اگر چہ یاد رکھتا ہو جس سب اس حدیث کی اکثر علماء اچھل جائیں تصنیف کر کے میدار
 شفاعت اور گواہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہیں یہ تھی **وکن** النبی بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہل تدرون من اجود جوداً قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ اجود جوداً ثم انا اجود بعبی
 ادم و اجودھم من بعدی رجل علم عنما فنشکرت یاتی یوم القیمۃ امیراً وحادۃ او قال امۃ وحادۃ
 اور روایت ہی انس بن مالک سے لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا جانتی ہو تم کو ان رحمت سخی سخاوت کر نہیں عرض کیا صحابہ نبیؐ
 اللہ اور رسول اور سکا دانہ تھی فرمایا اللہ رب سخی ہی سخاوت میں عبادت کی میں نبیؐ دم میں سی اور بڑا سخی لوگو میں بھی میر وہ شخص ہے کہ جانا
 علم پس پھیلا یا او سلو اور سکا دن قیامت کی ہنزا ایک سیکڑا یا ہنزا ایک گدہ کی **ف** ہنزا ایک میر کی یعنی قیامت کو تھا انڈا میر کی اور سکا
 کہ وہ تابع کیا نصین ہو گیا اور اسکی تساقفہ تابع اور خادم ہوگی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا حدہ فرمایا ہی یا بجای او سکے
 امۃ وحادۃ فرمایا یعنی تن تھا انڈا ایک گدہ کی ہوگا مقصود یہ ہے کہ معزاد کر کم ہو ونگا در میان خلایق کی اور با شوکت نبوت
 اور سکا اور سدن یہ تھی **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشیعان منہوم فی
 العلم لا یشیع منہوم فی الدنیا لا یشیع منہا روی البیہقی الا حادیث
 الثلثۃ فی شعب الایمان وقال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن
 مشہور فیما بین الثمانین لیس لہ اسناد صحیحہ اور ان نصین سے روایت ہی کہ تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پوز
 حرص کر نبیؐ نصین بیٹ بھرا اور سکا ایک حرص کر نبیؐ لاجچ علم کی نصین بیٹ بھرا اور سکا ایک حرص کر نبیؐ لاجچ نصین بیٹ بھرا اور سکا ایک
 کہیں تھیں فی حدیثیں تینوں شعبہ کیان میں اور کھا کہ انام احمد فی صحیح حدیث ابی در واری کی یہ متن مشہور ہی در میان لوگوں کی اور نصین زیاد
 اسکے صحیحہ **ف** لکھا امام نووی کی کہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن ہر طرف سے متعدد ہیں کہ بعضوں نے بسبب بعضوں کی توت بڑی ہی اور انفا
 رکھتی ہیں علماء اور کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہی علی **وکن** عن قال قال عبد اللہ بن
 مسعود منہومان لا یشیعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
 فیزداد رضا اللہ عنہ واما صاحب الدنیا فیتما دی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ

كَلَامَاتِ الْاِنْسَانِ لِيَطْعَىٰ اَنْ رَاَهُ اسْتَعْفَىٰ قَالَ وَقَالَ الْاَخْصَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الْاَلْبَانِيُّ
 اور روایت ہی عن سی کہ کہا کجا عبد اللہ بن مسعود نے دو چیزیں میں نہیں سیر ہوئی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب نیا اور نہیں برابر میں
 دو لوگوں میں پر صاحب علم میں زیادہ کرنا ہی رضاء خدا کی اور صاحب نیا پس زیادتی کرنا ہی سچ سرکشی کی بہرہ ہی عبد اللہ سے
 یعنی سند کی یہی بہت ہے ہرگز نہیں بون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرنا ہی اس لیے کہ دیکھا اپنی تئیں بی بردا یعنی لوگوں سے سبب کثرت مال
 کہ کہا عن فی اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق میں نے فضیلت ہمارا میں بہت آہ سوار کی نہیں کہ ڈرتی ہیں اللہ سے بندوں
 اس کے سے عالم روایت کی بعد واری فی **و عن ابن عباس** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنَا سَا
 مِنْ اُمَّتِي سَيَقْفُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَا فِي الْاَفْكَاءِ فَضَيْدٌ مِنْ دُنْيَاهُمْ
 وَيَعْتَرُونَهم بِدُنْيَاهُمْ وَكَهْ يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَيْسَتْ بِي مِنَ الْفِتْنَةِ اِلَّا الشُّعْرُ كَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ
 ابْنُ الصَّبَّاحِ كَا نَهْ يَعْنِي الْخَطَا يَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
 کئے لوگ امت میری سمجھ حال کرے گی سچ دین کی اور پڑھیں گی قرآن کہیں گی جائیں ہم سردار دنی کی پاس میں اپنی ہم دنیا دہ کی سی اور کسو
 کہیں گے اور کسی دین آگے کو اور نہیں ہونا یہ یعنی دین اور دنیا میں نہیں ہو سکتی امر کی صحبت میں نہیں ہونا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چنانچہ
 درخت خار دار سی لگا نا اس طرح نہیں جی جانی نزدیک او کی سی لگا گیا مجھ میں صلح فی گو با کہ وہ مراد کہتی ہی خطا یا روایت کی میں ہر
 ماجہ فی **ف** پڑھیں گی قرآن اور جادو کی امیر دنی کی پاس اسطی انہا فضیلت و طمع مال اور جاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس
 جب کہا جاویگا اور کسی کہ کیونکر جمع کرے گی تم درمیان لقمہ اور قرب و یکلی تو کہیں گی جائیں ہم سردار دنی کی پاس کہ فریاد در محمد بن صباح
 اور ستاد بخاری اور مسلم وغیرہما کی ہیں وہ کہتی ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطا با کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہیں
 ہوتی او کی نزدیک سی مگر گناہ اور لفظ خطا با کی حذف کر دینی میں اشارہ ہی اسپر کر زبان امر کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہیں
 ہو سکتا روایت ہی محمد بن مسلم سے کہ کہا او ہون فی کہی نجاست پر کہی بہتر ہی اس قاری سی کہ ان امر او ظالمین کی دروازہ پر جاو
 اور میرا باب کہتا تھا مجھ کو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہو وی تو عالم واسطی خوف اسکی کہ کہڑا ہو وی تو دروازہ امر پر **ع**
ع عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صِلَانُ الْعِلْمِ وَوَضْعُهُ عِنْدَ اَهْلِهِ لَسَادَةٌ وَاِيَهُ اَهْلُ دِفَانِهِمْ وَ
 لِكُلِّهِمْ بَدَاؤُهُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا لِيُنَالُوا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَآؤُنَا عَلَيْكُمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ جَعَلَ التُّهُمُومَ هَمًّا وَاَجَلَ هَمًّا اٰخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمًّا دُنْيَاةً وَّمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهٖ
 التُّهُمُومُ اٰخْوَالُ الدُّنْيَا كَرِيْمًا لِلّٰهِ فِي اٰمِي اَوْ دِيَّتْهَا هَكَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاَلْبَانِي عَنِ ابْنِ عَمْرٍَا مِنْ قَوْلِهِ
 مَنْ جَعَلَ التُّهُمُومَ اِلَى الْاٰخِرَةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم
 محافظت کرین علم کی اور کہیں اسکو نزدیک اہل دینی کی یعنی قدر دانوں علم کی البتہ سردار ہوں اسب علم کی اہل زمانہ اپنی کی
 ولیکن انہوں نے خراج کیا اسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ پہنچیں سبب او دنیا او کی سی یعنی نہ واسطی نصیحت او کیسی اور نہ واسطی
 سفارش کیسی پس دلیل ہوئی دنیا داروں پر نہایتی نبی تمہاری صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہی حسنی کہ اگر دانا ہوتو تو کہتے ہیں

یعنی بہت آخرت کی لغایت کرتا ہے اور اللہ مقصود دنیا اور سلیکو اور جو کوئی کہ پر گندہ کرین اور سو قصد او سلی کہ حالات دنیا کی مین نہیں پڑا
 کرنا البیچ کسی شخص دنیا کی ہلاک پہ یعنی کسی حالت دنیا میں ہلاک ہو روایت کی یہہ ابن ماجہ فی اور روایت کی بیہ فی شوبک یان مین ابن
 عمری قول ذکی ہی من اجل المہوم آخر تک **ف** محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا داروں کی صحبت میں سہ مان جاہ کی ایسی جا کہ علم
 کو ذلیل نہ کرین سردار ہوں اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال در بزرگی کی سردار ہوں کیونکہ اہل علم کی شان سی یہہ نہیں ہی کہ بادشاہ ہوا
 کرین پس جو کہ سوا او انکی یہی زبرد قدم اور زبرد قلم اور تا بعد عقل در حکمون او انکی بہن اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
 اتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ درجی مومنون کی تم مین سی اور انکی کردی گئی ہیں علم اور بہت آخرت کی یعنی مقصد و کو
 ایک قصہ کیا کہ وہ قصد آخرت ہی در سوار آخرت کی کو پختہ مقصود ڈر کہا اور پر گندہ کرین تصدیق کی کہی کسی فکر مین لگا کہی کہی مین اور نہیں پروا کرتا اللہ
 بچہ کسی جنگل کی ہلاک پہ یعنی نظر رحمت نہیں کرتا طوطا وکی در نہیں لغایت کرتا فکر دنیا و نہ فکر آخرت کو پس ہوا ہی خسر لایا والاخرۃ مین سی
 بن علی **و سن** اہل الخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **افنہ العلم النسیان و ارضاعک انک**
بہ غیر اھلہ ردو اہ الذارحی من سگ اور روایت ہی عن انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آفت علم کی ہوں کہ
 اور ضائع کرنا اور سکا یہہ ہی کہ بیان کر ہی دیکور درون اہل کی روایت کی ہوا ہی فی بطین ارسال کی **ف** یعنی بعد حاصل ہونی علم کی نیابت
 آفت ہے اور پہلی حاصل ہونی سی نتیجہ ہی آفت مین کل شی افنہ و العلم افات پس حقیقت مین بہت نسبت ہے کہ جو چیز مین بہت بیان کی ہون
 اولیٰ ہی یعنی کنا ہوں سی ہی اور دل نہ لگاوی اور چیز و مین کہ غافل کرین جس ہی اچھی چیز مین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہیں انکی
 چنانچہ امام شافعی زح فی شعر اسی مضمون کا لکھا ہی **س** شکوت ال و کعب سو حفظہ فاد صانی ال نزل المعاصی فانا لعلم فضل من الہ
 و فضل اللہ لایطی المعاص یعنی شکوہ کیا مین ہی او استاد سی کہ نام او نکا دیکر ہی برائی حافظہ ہی کا پس نصیحت کی مجلو چوڑنی کنا ہونکی اور
 تحقیق علم فضل اللہ کا ہی و فضل اللہ کا نہیں دیا جا ا لنگا کر اور غیر اہل ہی جو علم سمجھی نہیں یا عمل نہ کری بہ حق علی **و سن**
سقیان انک عجمی بن الخطاب قال لکعب بن اریاب لعلم قال الذین یعلمون بما یحکمون قال قال الخیر
العلم من قلوب العلماء قال الظہم رواہ اللہ اور روایت ہی سفیان سی تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا و اسطی کعب کہ کون ہیں
صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ عمل کرین موافق اور چیز کی کہ جان مین کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلوں
عالمون کی سی یعنی برکت و بہت اور نور علم کو کونسی چیز علامہ باعمل کی دلونسی نکالتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہہ داری فی **ف یعنی طمع**
کرتی مال و جاہ مین در رغبت کرنی چیز سبب بشارت دنیا کی **و سن اہل الخیر بن حکیم عن اہلہ قال ساک کجس**
الشی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشیر فقال لا نسناک فی عن الشیر و سلونی عن الخیر یقول انک لثانہ قال الا ان
الشیر شرا اذ العلماء و ان خیر الخیر خیار العلماء رواہ اللہ در **س**
 اور روایت ہی حوص بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سی فرمایا کہ نہ سوال کرو تم
 مجھے برائی سی اور سوال کرو مجھی بہلائی سی فرمایا اسکو تین باپہر فرمایا خبر دار ہو تحقیق بدترین بدوئی برسی علماء کی مین اور تحقیق بہترین
 بہلائی پہلی علماء کی روایت کی یہہ داری ہی **ف** اس لکھ کہ لوگ علما کی نا بعد ہونے مین پس ہمارے لکھی علی خلق مین بہت سہرا بہت
 کرتی ہے اور معنی لفظ عن الشیر ایک توہمی مین جو ہر کو ہونے اور دوسرے معنی یہہ مین کہ بدترین آدمیوں کا پوچھا کہ کون

اور تیسری مرتبہ میں سات سو اسی اور نظر کی سوال سے منع اس لیے فرمایا کہ میں نبی رحمتہ ہوں حال نرمی بدی کا کیا پوچھتی ہو پھر نیک اور
 بزدلوں سے ان فرمایا: **وَعَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ قَالَ إِنْ مِنْ أَشْرَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يُؤْتَمُّ عَلَيْهِمْ عَالَمًا لَا**
يَسْتَفْعِمُ عَلَيْهِمْ دَوَاهُ الدُّرَّاجِحِ اور روایت ہی ابی دروداری کا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کی منہ میں دن قیامت کی وہ عالم
 کہ نہ نفس یا اون کی ساتھ علم اپنی کی روایت کی جیسے دارمی نے **ف** یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنی خلت شرح علم سیکھا یا بید معنی کہ علم سیکھ
 سیکھا لیکن وہ پیر عمل نہ کیا پس جیسے برہاسی جاہل ہی در عذاب کا سخت تر عذاب اور کی ہی جیسے مقول ہی ویل الجاہل مرتہ ویل للعالم سبع مراتب
 یعنی دای ہی جاہل کی ہی ایک بار در دای ہی عالم کی ہی سات بار در در دای ہی کہ اشد لوگوں کا عذاب میں دن قیامت کی وہ عالم ہو گا کہ اس کو
 فائدہ مند نہ کیا یعنی اس کی علم ہی علی: **وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عَجْرٌ مَهَلٌ تَعْرَكُ مَا يَهْتَدِيهِمْ إِلَّا سَلَدَهُمْ**
قُلْتُ لَا قَالَ هَيْدٌ مَنْزِلَةُ الْعَالِمِ كَجَلَالِ الْمَنَافِقِ بِالْكَتِيبِ حَكْمُ الْأَمَةِ الصُّبُلَيْنِ رَوَاهُ الدُّارِمِيُّ اور روایت ہی زیاد بن حدیر ہی
 کہا کہ گھاڑی سیر عمرنی کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنا، اسلام کو گھائنی زمین جانتا میں فرمایا گرا دیتا ہی بنا، اسلام کو پھیلنا عالم
 کا یعنی خطا کسی مسلمین کرنی اور گناہ کرنا اس کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا ہماروں گمراہہ کا روایت کی جیسے دارمی
ف مراد ساتھ کرنی بنا، اسلام کی بیکار ہونا یا بچوں کسوں کا ہی یعنی کلمہ تو حید اور چچ اور زکوٰۃ اور زنا زاور زورہ کا کہ تو تیکہ جیب
 عالم امر بالمعروف اور نهي عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب خویش نفسانی کی تو ان چیزوں میں ہی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا
 منافق کا یعنی اس شخص کا کہ اظہار اسلام کری اور کفر و بدعت و ملین پوشیدہ رکھی پس جھگڑنا اس کا ساتھ کتاب اللہ کی یعنی رو کرنا اس کا
 شرح کو ساتھ تاویلات باطل کی قرآن ہی باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی بہمن دخل ہی جھگڑنا رد افض اور خوارچ
 اور سب بد مذہبوں کا کہ میری بیڑ ہی تاویلین کر کر دین میں شک ڈالنے میں **ع** **وَعَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ الْعِلْمُ عِبَادَاتٌ**
فَعَلِمُوا فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ التَّائِمُ وَعَلِمُوا عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ
رَوَاهُ الدُّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن بصری کی کہا علم دو علم ہیں ایک علم تو بیچ دل کی پس جیسے علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر
 کہ پس جیسے ہی اللہ عزوجل کی اوپر عیسیٰ آدم کی روایت کی جیسے دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کشتی میں اور دوسرے کو علم ظاہر
 لیکن کچھ علم باطن میں ہی زمین حاصل ہوتا جب تک اصل ظاہر کی نہ کری اور اس طرح علم ظاہر زمین تمام ہوا بدین اصلاخ بہان
 کہ گھاڑی ابوطالب کی ہی کہ جیسے دو علم اصل ہیں اور زمین بی پروا ہوتا ایک دوسری ہی جیسی اسلام اور ایمان کہ ایک زمین ہی بغیر
 دوسرے صحیح زمین اور مانند جسم اور دل کی ہیں کہ ایک دوسری ہی بد اخین ہوتا جیسے ملا علی قاری نے کہا ہی اور حضرت شیخ عبدالحق
 رح نے کہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اس کی و ملین پھیلتی ہی اور اس ہی پر دل کی اور حقیقی ہیں یعنی پردی جو مانع ہیں فہم اور نسبت
 حقائق اشیا ہی اور علم نافع دوسم پر ہی ایک علم معاملہ کا باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم کا شہقہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالیٰ اپنے
 بند زمین ہی جس کو چاہتا ہی اس کی و ملین پھیر ڈال ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثر نہ کری اور نورانی نہ کری و لکھ **س** علم چون
 بر دل زندگی یاری شود: علم چون بر تن نزاری شود: پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیوں پر کہ لازم دیگا اور فرما دیگا کہ تمکو علم دینا
 ہے اور پھر کون نہ عمل کیا ہی ایسی ہی کہا گیا ہی کہ دای جاہل پر ایک بار در عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ حَوَّطْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَلَكِ وَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَلَكِ وَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَلَكِ

بِقَوْلِهِ تَطْعَمُ هَذَا الْبَلْعُ يَعْنِي فَحْرُ الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اورد روایت ابو ہریرہ سے کہا باؤ کہ نبی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی دو
 ابن نبی در طر حکم علم ایک وغین سے پس پسیلا باؤ سکو پچہ پتھاری اور دوسرا پس اگر بپسیلا وغین اور سکو تو کما جا وی پچہ کما یعنی
 جگہ جاری ہونی طعام کی روایت کی پچہ بخاری فی ف مراد اولی علم ظاہری یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری علم باطن کوعوام
 سے پوشیدہ ہی بسبب فہم پچہ پچہ از فیک کی ساتھ اوسکی اور خصوصاً تفسیر خاص کی علما اور عاقبت ہی باؤ دوسرا علم پچہ تھا کہ حضرت سے معلوم ہوا
 تھا کہ فتنہ ایک قوم ہی اوشیکجا بعد میری اور بدعات وغین سے شروع ہوگی اوستوم کا نام اور اول لوگوں کی ہی معلوم تھی حضرت ابو ہریرہ
 کہنے علی حق **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ**
اعلمه فَكَانَ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ بِنَا لَا نَعْلَمُ اللَّهُ اعلمه قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْتَ بِهِ قُلْ مَا اسْتَسْلَمَ عَلَيْكَ مِنْ أَجْرٍ وَمَا آتَاكَ
 مِنَ الْمُنْكَرِ لِيَنْ مَنَعَكَ كَيْدُهُ اور روایت ہی عبد الدین مسعودی کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانی کچھ پس کھی اوسکو اور جو شخص
 کہ تجانی پس چاہی کہ کھی اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنی کھنا وسطی و پچہ کی کہ نہ جانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تیز کرنا
 معلوم کا غیر معلوم ہی ایک قسم ہی علم ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی و بطعی ہی اپنی کی کھنے پچہ کتابین تم سے ادر اس قرآن کی کچھ بدلا و وضین ہین
 تکلف کرنا اونی روایت ہی بخاری در سلم فی ف یعنی جو کچھ مجھی معلوم کروادیا اور ادر اوسکی پچہ نیک کیا کھنا ہون اور پچہ تا ہون اور کسی
 چیز کا اپنی طرف دعویٰ نہیں کرنا اور چہ دون شکل سے کہ فہم اوسکو پچہ پچہ بحث نہیں کرنا کہ وہل تکلف کی ہی حق **وَعَنْ ابْنِ**
بَسْبِئِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانظُرُوا عَمَلَكُمْ تَأْخُلُ دُونَ دِينِكُمْ ذَوَاهُ مُسْبَلَةٌ اور روایت ہی ابن ہریرہ
 سے کہا کہ تحقیق پچہ علم یعنی علم ن بے سنت کا دین ہی دیکھو پس کس شخص سے ہی ہون اپنا روایت کی پچہ سلم فی ف امین شاہد اسی
 کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار ہینہ کار حافظہ والا ہوسکی ہی خصوصاً اہل بدعت و ہونکہ دیندار حضور روایت نہ
 کرنی گو حق **وَعَنْ حُدَايِفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبِقًا بَعِيدًا وَكَانَ اخْتِلَامٌ**
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَأَقْدَحُكُمْ ضَلَاكُمُ بَعِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خلیفہ سے کہ کھامی کہ وہ فاروقی سید ہوں پس تحقیق تم پیش
 دستی میں گئی ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاوگی تم دھنی یا بائین اللہ گمراہ ہوگی تم گمراہ ہونا دور روایت کی پچہ بخاری فی ف پچہ خطا
 ہے صحابہ کرام رضو کہ اول میں اسلام لائی جب تک کسیا ساتھ نہ بے سنت کی تو پیشین سنی لیکنی وزیر عبدالوہلی ہوگی اگر چہ وہ عمل انکی ہی کرتی
 لیکن انکی درجہ کہ نہیں پچہ پچہ کی بسبب سبقت اسلام کی پس و کوفرمایا کہ راہ شریعت و ظرفیت و حقیقت پرستیم ہو کہ استقامت پچہ ہی ہزار گت
 سے اور معنی استقامت کی پچہ من کہ ثابت رہا پچہ پچہ و پر اور ما دست کر ہی علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھی
 اور حضور ساتھ اللہ کی رکھی و رفائب ہوسوی اللہ ہی علی حق **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ نَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ حُبِّ الْحَرَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حُبُّ الْحَرَنِ قَالَ أَدْرِي فِي حُبِّكُمْ يَتَعَوَّدُ
مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْيُنِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَلِكَ مِنْ مَاجِئِهِ وَزَادَ فِيهِ وَلَا تَمْنُ مِنَ ابْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ
يُزَوِّدُونَ الْأَمْرَاءَ قَالَ الْحَارِثِيُّ يَعْنِي الْحُرَّةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کی جب الحرن سے یعنی کٹھی علم کسی عرض کی صحابہ یا رسول اللہ دیکھا ہی جب لڑن فرمایا کہ ایسا ہی ہر دوزخ

کے بنا و بگڑتی ہی اوس دوزخ پر دن چار سو بائیس صحابہ نبی یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسین فرمایا قرآن پڑھنی والی دیکھ لیا اور
اپنے علموں کو روایت کی بہتر ترمذی فی اور سیر طر ح ابن جہنی اور زیادہ کیا بیچ اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکھی گئی فاروقیوں میں طرف
اللہ تعالیٰ کی وہ لوگ ہیں کہ ملاقات کرتی ہیں سرداروں سے کہا ماریبی فی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امر انظالمون سی ف
نالہ ہی دوزخ میں یعنی نہایت گہری مشا بکوٹین کی بنا و انگھی ہی دوزخ یعنی ایسا برا اور وحشت ناک ہے کہ دوزخ اوسنی بنا و جا ہتر
ہے چہ جایی دوزخی فرمایا قرآن پڑھنی والی دیکھ لیا نبوالی اپنی علموں کو اوسین داخل ہیں عالم اور عاقلین کا رہی کیونکہ علم قرآن ہی اس
حاصل ہوتا ہی در عبادت ہی بحسب علم قرآن کی ہوتی ہی پس حال دنیا کا ہی ہی ہوگا ملاقات کرتی ہیں سرداروں سی یعنی ظلم دنیا
کے لیے مٹی میں اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی لمی یا بطریق جبر کی اور دفع شر او نیک کی لمی جاتی ہیں اونکا بہر حکم نہیں اور
مراد سرداروں سی سردار ظالم ہیں اس لمی کہ ملاقات مہر عادل کی عبادت ہی نہ حق علی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قِي عَالِي لَنْ تَكُنْ مِنْ قَانِ لَا يَبْقَى مِنْ آلِ سُلَيْمَانَ إِلَّا اسْمُهُ وَكَأَيُّ بَقِيٍّ مِنْ
الْقُرْآنِ إِلَّا رَسُولُهُ مَسْجِدُهُمْ كَأَمْرُهُ وَهُوَ خِرَابٌ مِنْ أَهْلِهَا وَعَلَمُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ
مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْقِنَةَ وَفِيهِمْ تَعْدُو رِوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی غریب کہ اور دیکھ لو گو نہر ایک مانہ نہیں باقی رہیگا اسلام سی لگا ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن
گر رسم اوسکی مسجد میں اونکی ہونگی آباد اور حقیقت میں خرابیگی ہی ہدایت سی علمار اونکی بدترین خلائق کی کہ جی آسمان میں نزدیک
اونکی سی نکلیگا فتنہ یعنی دین میں سبب بدو کرنی ظالموں کی اور اونہیں میں میں بیٹھگا یعنی مسلط کر دیکھا اللہ ظالموں کو اور ہر روایت
کے بیٹے فی بیچ شعب الابان کی ف مراد رسم قرآن سی تجوید حروف اور پڑھنا لفظوں کا ہی بغیر سمجھنی معانی کی اور عمل کرنی
امرو نو اسی اوسکے پر اور خراب ہوگی ہی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اور نہیں لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہیں کر سکی
اونہیں **وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ أَنْتَ عِنْدَ أَوَّلِ ذَهَابِ الْعِلْمِ**
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُفَرِّقُهُ أَبْنَاءًا وَيُفَرِّقُهُ أَبْنَاءُ أَبْنَاءِهِمْ
إِلَى بَعْرِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ كَلْتِكَ أُمَّكَ زِيَادُ أَنْ كُنْتُ لَا أَدْرِكُ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَمِينُ وَالنَّصِيحَةُ
يُفَرِّقُ الْقُرْآنَ وَالْأَنْجِيلَ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا فِيهِمَا رِوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَرَوَى لَمْ يَزِدْ فِي عَدَّتِهِ وَنَحْوُهُ
و کذا الدراری عن ابی امامتہ اور روایت ہی زیادہ بن لبیدی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کسی چیز کا یعنی
فتنہ اور ہتلا ہونیکا پس فرمایا بہر ہوگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ سیر طر جاتا رہیگا علم اور رسم پڑھنی میں فراق
اور پڑھونگی اپنی بیٹوں کو اور پڑھونگی ہمار سی بیٹی اپنی بیٹوں کو دن قیامت تک پس فرما لگا کچھ لکھو مان تیری اسی زیادہ تحقیق تھا میں
گمان کرنا لکھو برا سمجھہ اور مرد و عین سی بیچ مدینہ کی کیا نہیں بہر ہو اور نصاری پڑھنی توریہ اور انجیل کو نہیں عمل کرنی کچھ
اور سچیز سی کہ بیچ اونکی ہی روایت کی بہر احمد اور ابن ماجہ فی اور روایت کی ترمذی فی زیادہ سی مانند سکی اور سیر طر داری فی
لسلامہ سی ف یعنی عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لیکیا کہ قرآن اور علم مراد ترمذی پڑھنی اور جانی اوسکی سی ہے
اور حسنی پڑا اور جانا عمل کیا اور سیر باوجود کہ بہر بات نہیں ہے کیا نہیں دیکھتا تو حال ہو دو نصاری کا کہ پڑھنی میں اور عمل نہیں کرنا

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوا النَّاسَ تَعَلَّمُوا
 الْعَرَبِيَّةَ وَعَلِمُوا هَذَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا النَّاسَ فَابْنُ أُمِّ مِقْبُوضٍ وَالْعِلْمُ سِتْرٌ يَقْصُرُ
 يَكْشُرُ الْفِتَانَ حَتَّى يَخْتَلِعَ أَتْنَاكَ فِي فِرَاضِيَّةٍ لَا يَجِدُكَ إِلَّا أَحْسَنَ يَعْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّيْثِيُّ الْقَطَنِيُّ
 اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اور سکھو لوگو کو سیکھو علم فرایض
 یا جو احکام کہ فرض ہیں اور سکھاؤ اور سکھائو اور سکھو قرآن اور سکھلاؤ اور سکھو لوگوں کو پس تحقیق میں ایک شخص ہون کہ قبض کیا
 جاؤنگا اور علم ہی کہ ہوگا اور ظاہر ہوگی فتی یہاں تک کہ اختلاف کرے گی دو شخص سے چیز فرض کی نہ پادریگی کسیکو فیصلہ کری
 درمیان دو دونوں یعنی سبب ظلم کی اکثریت فتویٰ کی یہ حال ہوگا روایت کی داری فی اور دار قطنی نے **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يَنْتَعَمُ بِهِ كَمَثَلِ كَبَبٍ لَا يَنْتَفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّيْثِيُّ الْقَطَنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی نہ نفع لیا جاوے گی
 ساتھ دوسری یعنی نہ بڑا وی کسیکو اور نہ عمل کری اوپر مثل کبچہ کی کہ نہ خرچ کیا جاوے اور میں سے بچہ راہ خدا کی روایت کی یہہ احط اور

داری نے کتاب الطهارة کتاب پنج بیان کرنی باقی کی **الفصل الاول** فصل پہلے عن

أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُنُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحُجْرُ لِلَّهِ بِمَكَّةَ
 الْمُبِينَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَكُّدَانِ أَوْ تَمَكُّدَانِ الْمَبِينَانَ السَّمِيَّةِ وَالْأَرْضُ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ
 بَرَاهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَكَوَالْفَرَانُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَتَّعِدُوا فَبِأَنْعَ نَفْسَهُ فَمَعْرِفَتُهَا
 أَوْ مَوْجِعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمَكُّدَانِ الْمَبِينَانَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضُ لِحُجْرٍ
 هَذِهِ الرُّوَايَةُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَكَانَ فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَكَانَ فِي الْجَامِعِ وَلَكِنْ ذَكَرَ هَذَا اللَّيْثِيُّ
 بِدَلِّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَوَايَةُ هِيَ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ سَيَّ كَمَا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدنا ایمان
 سے اور الحمد کہتا بہر دیتا ہی ترازد کہ یعنی ترازدی اعمال کو اور سبحان اللہ الحمد بہر دیتی ہیں یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ چیز
 کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور صلہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی میرے
 یا اوپر تیری ہر ایک شخص جو کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس ترازد کہ تا ہی اور سکھایا کہ تا ہی و سکھو روایت کی یہہ مسلم نے اور پھر
 ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور الحمد لہر بہر دیتی ہیں اور چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نہیں بائی یعنی بہر روایت بخاری
 اور مسلم نے اور نہ کتاب حمیدی میں اور نہ کتاب جامع الاصول میں لیکن ذکر کیا اسکو داری نے بدلی سبحان اللہ الحمد لہر کی ف
 پس ذکر کرنا مصباحہ والیکہ پہلی فصل میں درست تھا اور پاک رہنا آدنا ایمان ہی اس لیے کہ ایمان سے بڑی اور چھوٹی گناہ بخشی جاتی ہیں
 اور وضو سے چھوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہیں پس اس باعتبار طہارت سے چھوٹی ہی ایمان کی ہوئی اور لفظ اذتلا اشک را ویکہا ہے
 کہ حضرت نے لفظ تلمان کا تثنیہ فرمایا ہی یا تلمافرو اور معنی اس جملہ کی یہہ ہیں کہ اگر انکی نواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہی کہ ہر
 اور چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی تو زمین اور ظلمت قیامت میں باہر باز
 کہتی ہی گناہ ہونسی اور بڑی ہونسی اور راہ دیکھاتی ہی طوط نواب کے مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنے والی دل اور وضو کی ہی

اور سند و بنا و دلیل صحیح یعنی دلیل صحیح اور پر صدق دعویٰ یا با کمالی و محبت پروردگار تعالیٰ کی یا معنی صحیح میں کہ جب بندہ سوال کیا جاوے گا کہ کیا
قیامت کی مسرت الٰہی ہے تو صدقات اور صلہ کی دلیل ہوگی جو اب میں درصیہ یعنی باز رہتا ہوں اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع
اور فرح نہ کہ با مصیبتوں پر سبب خوشی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نوزانی اور راہ باب ہٹا ہی اور قرآن دلیل صحیح و اعلیٰ تیری یا اور
تیری یعنی اگر عمل کیا قرآن پر وہ اعلیٰ تیری نہ کہ کر لیا اور اگر عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اور تیری کہ جھگڑا اور پس چپٹا ہی اپنی جا کو یعنی صرف
کر نوا لاسی ذات اپنی کو اوس کام میں کہ متوجہ ہی اور پس آزاد کرنا ہی یا ہلاک کرنا ہی یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کلام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس
کام میں آخرت کو ساتھ دنیا کی خرید اور ترجیح دے تو آخرت کو چھٹا یا نفس سے کہو خدا ایک خرقہ سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خرید اور ترجیح دے
دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی نبلین عذاب میں ڈالا یعنی دنیا تو الٰہی کہ عیبی خری بخر جانن ورنہ حسرت بری ع و **و کون** ایہیں
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ مَا يَخْتَارُ اللَّهُ بِهِ الْخَطِيئَاتُ وَإِنْ وَقَعُوا فِيهَا لَمْ يَكُنْ
قَاتِلُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاعُ الْوَضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطِيئَةِ إِلَى الْمَسَاكِينِ أَنْتُمْ أَرْصَادُ الصَّلَاةِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثٍ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ رَدَّ حَسَنَاتِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ السَّرْمَدِيِّ ثَلَاثًا اور روایت ہی الی ہر وہی کہا قرآن رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بلا و زمین ہوگا و سچ کر کہ در کرمی السبب و سلی گناہ اور بلند کرمی السبب و سلی درج یعنی مراتب جنو نہیں گناہ اصحاب نے ان
بارسول الصدق فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی یعنی بیاری میں باہت جاوین در کثرت سے رکھنا قدموں کا طوط سجد و کئی یعنی سبب و سبب
مسجد گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہی ہی رباط اور سچ حدیث مالک بن انس کی ہیں ہی رباط یعنی ہی رباط و بار روایت سے
یہی مسلم نے اور سچ روایت ترمذی کی ہیں **بارف** پورا وضو کرنا یہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچھی طرح پھینچا دی اور زمین میں بار و ہوس
اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہی کہ مسجد میں بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا ہی یا اگر کئی تو دل و زمین نگار ہی اور رباط اسکو کہتے ہیں
کہ صد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ بیگناہی کی لہی بیٹھی نا وہ چلی نہ آدمین سکا بڑا نوا آتا ہی اور اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا اسکا اس
آوین یا ایھا الذین امنوا الصبر وادبروا وادبروا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھا نماز کی لہی اصل رباط ہی کہ تیسری ان کفار کی مقابلہ میں بیٹھی ان
یعان شیطان کی مقابلہ میں بیٹھا ہی کہ بڑا دشمن بن کا ہی اور فرض وضو کی چارہ میں دہونا تمام موفہ کا اور دہونا ناقصون کا کہتے ہیں
مک اور مسہر جو فضائی سر کا کرنا اور دہونا پانچ کا شخصی ہماک در مسہر کرنا یا لون ڈاٹھی کا جو کہ کلی ہونی ہیں جلد موفہ کی سے فرض
سے متنو نہیں تو پونھی لکھا ہی اور فتاویٰ عالمگیری اور در مختار میں روایت صحیحہ اور مفتی بریجہ لکھی ہی کہ دہونا ساری ڈاٹھے
کہ متصل جلد موفہ کی ہی فرض ہی اور لکھی ہونی کا دہونا فرض یقین سنت ہی اور یقین وضو کی حصہ ہیں دہونا ناقصون کا یعنی
تک اور لیسم الگ کھنی ابتداء وضو میں اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور تاک میں پانی دینا اور خلال کرنا ڈاٹھی اور نونکھینو کا اور زمین میں
دہونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کا جس طرح قرآن میں مذکور ہی اور ساری سر پر مسہر کرنا اور پنی در پنی اعضاء
کو دہونا اور مسہر کا نون ہا کرنا ساتھ پانی سر کی اور مستحبات اوسکی حصہ ہیں دائین طرف سے شروع کرنا دہونا اعضاء کا اور مسہر کرنا
کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی لہی بیٹھا اور ملنا اعضاء کا پھسل بار اور پھلی وقت سے وضو کرنا غیر معذور کو اور پھر لینا انکو ٹھی ٹھیلے
کا دور اسنی طرح قرط کا یعنی پانی وغیرہ غسل میں پس اگر جانی کہ پانی اوسکی نیچے ہو چٹھا ہی تو مسہر ہی اور اگر جانی کہ پانی

ضمین چیتھا لو او سکا بلالینا فرض شی اور مستحب ہے کہ آست وضو کرے اور سی نہ کر وادی اور کلام دنیا کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوئی ہو بغیر کلام کے تو تیر کر لی اور بسم اللہ پڑھی تو دیکھتے ہوئی ہر عضو کو اور مسح کر لی اور دعا میں جو وقت دہوتی ہر عضو کی مشغول ہیں پڑھی چنانچہ شرح ہندی حصر جمین کی میں بتفصیل لکھی گئی ہیں دیکھتے ہیں اور درود اور سلام بھی ملے اللہ علیہ وسلم پڑھی بعد حمام کرنی وضو کرنی اور زبانی میں بعد دہوتی ہر عضو کو درود اور سلام بھی چنانچہ مستحب ہے اور بعد تمام کی شہادتیں اور دعا میں کہ حدیث میں پڑھنی ان میں پڑھی اور ابقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑی ہو کر پانی پڑھی ہوئی ہو پڑھی اور دعا یعنی خبر گیری کرے پانی پینچا نیکی سچی بھونکالی اور جو چھوئی اور گوشہ چشم پر اور کو نچوان پانوں پر کہ خشک رہ جاوین اور کمروا ت وضو کی پھر میں موندھ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی زیادہ بجانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بروج کرنا ساتھ پانی نمی کی اور شخصیات وضو کی پھر میں کہ وضو ابقیہ پانی وضو عورت کے سے نہ کرے اور نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہی اور سبھی میں وضو نہ کرے اگر تین میں کرے با اس جگہ کہ کر وضو کی پھر مقرر کھی ہی تو جائز بھی اور وضو کہ در شیعہ پانی وضو میں نہ الی شرع ملتی در مختار **وسکن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره متفوق عليه** اور روایت حضرت عثمان سی لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے پس چنانچہ وضو کرے یعنی ساتھ رعایت سنتوں کی اور مستحب ہے کہ نکلے میں لہ او سکی یعنی صغیرہ لہا بدن او سکی سی یہاں تک نکلے تیر چنانچہ انھوں نے او سکی سی روایت کی پھر بخاری و مسلم نے وہاں نکلتی ہیں سچی ناخولان و سکی سی پھر بالانہ ہی حاصل ہوئی طہارت میں خوب پاک ہو جائا ہی گنا ہوں میں مثل میں مضمون کی بیان بھی لولا کرتی ہیں کہ شیخی ناک کی راہ نکال دینگی **سوسکن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل بيديه خرج من يديه كل خطيئة كان بضنتها ما يدركه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا اغتسل برجليه خرج كل خطيئة مستهما بإرجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيًا من الذنوب رواه مسلم** اور روایت ابی ہریرہ لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سقوت کر ارادہ وضو کا کرنا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا سو میں پس ہوتا ہی موندھنا بلکنا ہی موندھ او سکی ہر گناہ کہ دیکھا تھا طواف او سکی ساتھ ٹھکوں اپنی کی ساتھ پانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ انکھوں سی ہوئی ہیں جھڑ جاتی ہیں پس سقوت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتھ نکلتا ہی انھوں نے و سکی سی ہر گناہ کہ پڑا تھا او سکو ہاتھ او سکی فی ساتھ پانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ ہاتھ سی ہوئی ہیں چڑ جاتی ہیں پس جب ہوتا ہی یا زونین نکلتا ہی ہر گناہ کہ جلی تھی او سکی طرف ہاتھ او سکا پانی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہاں تک نکل آہی باگنا ہوں سی روایت کی پھر مسلم نے **وسکن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم خضع صلوة مكتوبة فيحسن وضوءها وحشوها وما ورد كوعها إلا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كسيرة** **وذلك الداهي بركة رواه مسلم** اور روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسلمان کر آدمی او سکو نماز فرض پس اچھا کرے وضو او سکا اور حضور او سکا اور شروع او سکا مگر ہوتی ہی پھر نماز کفارہ اون گنا ہوں کا کہ پھیلے کیے تھے اس سی جب تک کہ

نہیں کیا کیونکہ ہمیشہ ہوا ہے ہاں یعنی نماز کا گوارا گناہ کا ہی مخصوص کسی زمانہ نہیں ہمیشہ ہی روایت کی یہ مسلم نے ہی ف شوق نماز کا یہ
 ہے کہ ظاہر و باطن کی ادب بجا لاوی کہ دل ترسان ہو اور بظن سجدہ کی جگہ پر کہی اور سوا نماز کی کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو وی و درجہ
 دیان کہی اور بدن اور کپڑی اور ڈوڑھی سی کیسے نہیں اور دامن اور بائیں طرف موٹہ نہ پھیری اور انگلیہ بند نہ کری اور رکوع کا
 ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اس لیے کہ رکوع باغض سلما تو کئی نمازیں آہود و انصاری کی نمازیں علی العموم نہیں اور جب تک کہ نہیں کیا اور
 کبیرہ مقصود یہ ہے کہ اس طرح نماز گناہوں وغیرہ کو دور کرتی ہے نہ کبیرہ کو ہج و **وَعَنْهُ** **اللَّهُ تَوَضَّأَ قَافِرًا عَلَى بَيْتِهِ**
ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَّ وَاسْتَنْزَلَ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الَيْمَنِي إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الْبَيْسَرِي
إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَهُ الْيَمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْبَيْسَرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَيْفَ صَوَّبِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَصَوَّبِي هَذَا ثُمَّ يَصِلُ إِلَى رِجْلَيْهِ
كَأَيَّ حِدَاتٍ نَفْسَهُ فِيهَا يَشْرِي عُسْفَرَ لَه مَا نَقَدْتُمْ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكُمْ وَالْقَطْءُ لِلْبُخَارِيِّ
 اور افہمی سی روایت ہی کہ وضو کیا اور ہون فی پس ڈال یعنی پانی اور پنا تہلہ بی کی تین بار پھر کلی کی اور ناک چھائی تین بار یعنی
 ناک سے کلی بعد دینی پانی کی ناک میں پھر دو ہوا موٹہ بنا تین بار پھر دو ہوا داہنا تہہ پنا کنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پھر دو ہوا بائیں تہہ
 پنا کہنی تک تین بار پھر مس کر کیا اپنی سر پر پھر دو ہوا یا نوہتاں پنا تین بار پھر بائیں یا نوہتاں تین بار پھر کہا حضرت عثمان فی دو کہا میں نے پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری پھر فرمایا جو وضو کی وضو میرا سا کہ یہ ہے یعنی رعایت فر ائض اور سنتوں کے
 پھر نماز پڑھی دو رکعت نہ بات کری دل بی شی سچ اس نماز کی کچھ بخشیا جانا ہی واسطی او سکی جو پہلے کیا گناہ سی روایت کی یہ بخاری
 اور مسلم فی اور لفظ اسکی بخاری کی ہیں **ف** تین بار سی زیادہ دہونا اعضا وضو کا مکروہ ہی **ع** نماز کی نزدیک و فرما دیہ ہے کہ اگر اور
 عضو تین بار دو ہوا جگہ ہی لو اب زیادہ نہ کری اسپر اور اگر ایک چلو سی آدھا عضو دہویا اور دوسری آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اس طرح مثلاً
 چہ چلو و تیس تین بار کولو یا کیا تو بہت زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھی دو رکعت و در کعت دنی درجہ ہی اگر زیادہ ہی پڑھی افضل ہی یہ
 حدیث دلالت کرتی ہی اسپر بعد وضو کی نماز پڑھی مستحب ہے اگر فرض یا سنتیں ہو کہ وہی پڑھی کافی میں اور نہ بات کری دل بی سی
 یعنی دل سی باتیں فصحا کی در جو کہ متعلق ساتھ نماز کی نہیں ہیں نہ کری خیال سد ہی لطیف الگائی رکھی در اگر خطر ہی آون اور او کو دفع
 کری اور حضور سی باز نہ کہیں کچھ غم نہیں **ع** **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَا مِنْ مَسْلُومٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَصُوعًا شَوْقًا يَتَوَضَّأُ فَيَصِلُ إِلَى رِجْلَيْهِ مَعْبُودًا يَبْقُلِيهِ وَيُجَاهِدُ لَهَا وَجِبَتْ
لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبة بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کری پس
 اچھا وضو کری پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھی دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونوں میں ساتھ دل در موٹہ بی کی یعنی ساتھ باطن اور ظاہر کی متوجہ ہو کر جو
 ہوتی ہی واسطی او سکی بہت روایت کی یہ مسلم نے ہی **ف** پھر کھڑا ہو یعنی حقیقہ یا حکما یعنی مثلاً بیٹھ کر پڑھی خصوصاً جبکہ عذر کرتا ہو
ع **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَتَوَضَّأُ**
أَوْ يَسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ

التَّكْنِيتُ يَدْخُلُ مِنْهَا شَاءَ هَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّحْمِيدُ فِي أَفْرِادٍ مُسْلِمٍ
وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأَصُولِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَوَاسِمِيُّ فِي إِخْرَجِ حَدِيثِ مُسْلِمٍ
عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ وَذَاذِ التَّرْمِذِيِّ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْهُ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ وَالحَدِيثُ
الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّبْتِ بِحَدِيثِ اللَّهِ فِي الصَّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ التَّوَضُّعِ إِلَى أَخِيهِ
رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَسِبَ ۱ اور روایت ہی حضرت
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہنی تم میں سے کسی کو وضو کر کے پس نہایت کو بیچا دی یا فرمایا پس پورا کر
وضو پہر ہی شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور شہد ان محمد
عبدہ ورسولہ مگر کہو لی جاتی ہیں واسطی و سکی دروازی بہشت کی انہوں داخل جو جسے جا ہی اسطرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح
ہے کی اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کی اور اسطرح ابن اثیر نے بیچ جامع لاصول کی اور ذکر کیا شیخ محمد بن ابی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث
مسلم کی کہ جسطرح روایت کیا ہمیں اسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنی شہادت میں بر اس دعا کو ای بارضا یا اگر مجھی
توبہ کر نیوا لوئسی اور کر مجھی پاکیزگی کر نیوا لوئسی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محمد بن اسلم نے بیچ صحیح کی جسنی وضو کیا پس ایھا
وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلامہ شہد کا پہلی ان محمد اس فی دروازی بہشت کی انہوں بیان
سب بہشتوں کو ایھا اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہیں اوس حساب بہشت بولتی ہیں اور ذکر کیا شیخ علی بن
نووی نے فی الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمیں بیان کی وہی روایت محمد بن ابی الدین نے ہی شرح مسلم میں نقل کی ہی اور اسکی خیر یہ عبارت
بڑا ہی ہی وذاذ الترمذی آخر تک اور کر مجھی توبہ کر نیوا لوئسی یعنی توبہ کرین گناہوں سی اور جمع کرین عبیون سی اور اس سے مراد
بیمہ نہیں ہے کہ ہمیں گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد ہمیں ہی کہ جگناہ واقع ہو دی تو توبہ الہام کر اگر جگناہ بہت ہون تا مضمون اس
آیت میں داخل ہو کہین ان بہشتی التوابع یعنی اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کر نیوا لوئسی وکو کہ ہمیں بہرتی ہیں دروازہ مولیٰ بی کی
سے اور نہیں نا امید ہوتی رحمت اسکی سی اور کر جگلو پاکیزگی کر نیوا لوئسی یعنی پاک ہووین برمی اخلاق سی پس ہمیں اشارہ ہے
اسپر کہ طہارت اعضا ظاہر ہے کہ ہر اخبا میں ہی جگال اور طہارت احوال طین کبری اتہہ بلضیب کر اپنی فضل سے رباعی ای درخم جو کاز
تو دل ہیچون گوی بیرون زفران تو جان کیسے موسیٰ ظاہر کہ بدست ماست سستیم نام بی اظہر کہ بدست است از تو بشوی بی اور پس ایھا وضو
کیا آخر تک بعد فاحسن لوضو کی عبارت اس روایت میں ہوتی ہم فال شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور شہد ان محمد عبدہ ورسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واجعلنی من المنتظرین ففتح الثانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایھا شارا وورک کلامہ شہد کا پہلی ان محمد اس یعنی کلامہ شہد کا کہ پہلی لفظ ان محمد کی مصابحہ
نے ذکر کیا ہی ترمذی نے نہیں ذکر کیا بیچ اعتراض ہی مصنف کا مصابحہ وپر کہ یہ حدیث جو صحاح میں لایا بخاری و مسلم میں نہیں ہی بلکہ
جامع ترمذی میں ہی پس اسکو حسان میں لانا چاہی تھا اور معلوم کیا چاہی کہ جزری نے حصص میں من تہہ ورفان ماجہ ورفان ابی شیبہ
اور ابن سنی کی بیچ شہادت میں کہ لفظ ثلاث مرات کا ہی ذکر کیا ہی یعنی یہ کلمہ میں بارہ ہی اور نسائی اور حاکم کی روایت میں بعد اللہ جماعی آخر تک
ہر جگہ چڑھنا آیا ہی بسا ایھا اللہ ویکد شہد ان لا الہ الا اللہ انت تنعزک التبا لیک پس او پہر کہ یہ ہر جگہ ہی اور مستحب میں یہاں ذکر نہائی
دالی کی یعنی بیچ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ات ائمتی یدعون

بِیَوْمِ الْقِيَامَةِ عَسَىٰ مَحْجَلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوَضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَطِيلَ غَسَّاتَهُ فَلْيَفْعَلْ مَنَعَكَ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے، ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں استسقاء کی بات کی ہے جو کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اترے سنو کہ میں نے جو کچھ کہا ہے تم میں سے جس نے اسے یاد رکھا اور اسے روایت کیا ہے وہ اس کی پوری روایت کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے
 انوکھی ہے یعنی سفید چہرہ اور تجل جھلکی ہاتھ نہ ڈونڈے ہون یعنی سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پکارا جائے تو ہاتھ نہ مارا
 تو کہ جس سے پیشتر میں باطرت جنت کی تو اس صفت پر ہوگی اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سے ٹھوسے کی نیچے
 نکلے اور ایک کان سے دوسری کان تک خوب دھو دے اور دراز کی تجل کی بھہ ہی کہ نشانی کی اور پر تک پاؤ دھو دے اور دراز کی
 تجل کا نہ کیا اس لیے کہ دونوں پسین لازم ایک دوسرے میں یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسری آپ سے سمجھے جاوے گی جو
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلَغُ الْحَلِيلَةِ مِنَ الْمَاءِ مِنْ حَيْثُ يَبْلَغُ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچیکاز رو موس کو یعنی جنت چھان تک پہنچا پانی وضو کا روایت کی
 ہے مسلم نے **الْفَضْلُ الثَّانِي فِي نَسْلِ دُوسِرَى عَنِ** ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْضَرُوا أَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَكُمْ أَلِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا يَحْتَا فِظْعًا لِي الْوَضُوءِ كَمَا مَوْعِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ
 وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید ہے جو اور میں نے حفاظت
 سلوگی سیدھی رہنی کی اور جاؤ کہ بہتر بن علون تمہاری ہی نماز ہی اور بغضین محافظت کرتا وضو پر مومن روایت کی ہے مالک و احمد
 اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھی رہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھا چلو دین بائیں ہل نہ کروا سیکہ اور صحت مثل
 تھا فرمایا ابن تیمیہ اپنی اور طرح تمام و کمال کی استقامت بغضین کر سکتی کی تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت بائیں استقامت پر اور تر ادا
 کر سکتی کے حقوق اور سیکو نام افعال و احوال میں تو آگاہ کیا اور پرموہ اور خلاصہ عبادت کی کہ آگوا و مومن استقامت کر وگی تو مذاکر
 سبب تعصبات کا ہو جائیگا کہ وہ نماز ہی میں نگاہ رکھو مشرط اور آداب سکی اور ادا کر و حقوق و عبادت سکی اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ او سکی
 کہ سیکو نصف ایمان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا بغضین محافظت کرتا او سکی یعنی سنن و آداب و سکی بغضین بجا آنا مومن
 کامل جو ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتھ دل اور بدن اپنی کی بیچ درگاہ رہتا ہی اس لیے کہ حاضر ہونا او سکی درگاہ بائیں بدون طہارت ظاہر
 و باطن کی سیدھی رہے **ع** **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَيَّ حِينَ
 لَمْ يَكُنْ حَسْبَكَ وَاهُ الْوَضُوءِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر وضو کرے اور وضو کی
 کہے جاتی ہیں و سلی او سکی دس نیکیاں روایت کی ہے ترمذی نے **ف** یعنی ثواب جو وضو کا مفر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیاں
 کہے جاتی ہیں اور گھاسی علمانی کہ یہ ثواب سبب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور چہر وضو کرے اور شرح
 السنہ میں گھاسی کہ تجدید وضو کی سبب جو سوت کہ پہلی وضو ہی نماز پڑھ چکا ہی اور بعضوں کی نزدیک مکر وہ ہی وضو پر وضو
 کرنا جو سوت کہ صلے وضو کی بعد نماز پڑھی ہو **ع** **الْفَضْلُ الثَّلَاثُ فِي نَسْلِ تَمِيمِ بْنِ** تَمِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَطِيلَ غَسَّاتَهُ فَلْيَفْعَلْ مَنَعَكَ عَلَيْهِ
 روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پکارا جائے تو ہاتھ نہ مارا
 انوکھی ہے یعنی سفید چہرہ اور تجل جھلکی ہاتھ نہ ڈونڈے ہون یعنی سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پکارا جائے تو ہاتھ نہ مارا
 تو کہ جس سے پیشتر میں باطرت جنت کی تو اس صفت پر ہوگی اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سے ٹھوسے کی نیچے
 نکلے اور ایک کان سے دوسری کان تک خوب دھو دے اور دراز کی تجل کی بھہ ہی کہ نشانی کی اور پر تک پاؤ دھو دے اور دراز کی
 تجل کا نہ کیا اس لیے کہ دونوں پسین لازم ایک دوسرے میں یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسری آپ سے سمجھے جاوے گی جو
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلَغُ الْحَلِيلَةِ مِنَ الْمَاءِ مِنْ حَيْثُ يَبْلَغُ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچیکاز رو موس کو یعنی جنت چھان تک پہنچا پانی وضو کا روایت کی
 ہے مسلم نے **الْفَضْلُ الثَّانِي فِي نَسْلِ دُوسِرَى عَنِ** ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْضَرُوا أَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَكُمْ أَلِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا يَحْتَا فِظْعًا لِي الْوَضُوءِ كَمَا مَوْعِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ
 وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید ہے جو اور میں نے حفاظت
 سلوگی سیدھی رہنی کی اور جاؤ کہ بہتر بن علون تمہاری ہی نماز ہی اور بغضین محافظت کرتا وضو پر مومن روایت کی ہے مالک و احمد
 اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھی رہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھا چلو دین بائیں ہل نہ کروا سیکہ اور صحت مثل
 تھا فرمایا ابن تیمیہ اپنی اور طرح تمام و کمال کی استقامت بغضین کر سکتی کی تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت بائیں استقامت پر اور تر ادا
 کر سکتی کے حقوق اور سیکو نام افعال و احوال میں تو آگاہ کیا اور پرموہ اور خلاصہ عبادت کی کہ آگوا و مومن استقامت کر وگی تو مذاکر
 سبب تعصبات کا ہو جائیگا کہ وہ نماز ہی میں نگاہ رکھو مشرط اور آداب سکی اور ادا کر و حقوق و عبادت سکی اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ او سکی
 کہ سیکو نصف ایمان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا بغضین محافظت کرتا او سکی یعنی سنن و آداب و سکی بغضین بجا آنا مومن
 کامل جو ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتھ دل اور بدن اپنی کی بیچ درگاہ رہتا ہی اس لیے کہ حاضر ہونا او سکی درگاہ بائیں بدون طہارت ظاہر
 و باطن کی سیدھی رہے **ع** **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَيَّ حِينَ
 لَمْ يَكُنْ حَسْبَكَ وَاهُ الْوَضُوءِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر وضو کرے اور وضو کی
 کہے جاتی ہیں و سلی او سکی دس نیکیاں روایت کی ہے ترمذی نے **ف** یعنی ثواب جو وضو کا مفر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیاں
 کہے جاتی ہیں اور گھاسی علمانی کہ یہ ثواب سبب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور چہر وضو کرے اور شرح
 السنہ میں گھاسی کہ تجدید وضو کی سبب جو سوت کہ پہلی وضو ہی نماز پڑھ چکا ہی اور بعضوں کی نزدیک مکر وہ ہی وضو پر وضو
 کرنا جو سوت کہ صلے وضو کی بعد نماز پڑھی ہو **ع** **الْفَضْلُ الثَّلَاثُ فِي نَسْلِ تَمِيمِ بْنِ** تَمِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَطِيلَ غَسَّاتَهُ فَلْيَفْعَلْ مَنَعَكَ عَلَيْهِ

اصول دینی جیسے دروازہ بغیر کعبی کی نہیں کہلتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی بہشت میں نہیں جاتا امین بوالغہ ہی محافظت کرتی نماز پر
کرنماز حکم ایمان میں ہی کہ بغیر اسکی بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کری اور کبھی چوڑھی نہیں کہ یہ سب ہی نفل

جنت کا: ح ۳ **وَعَنْ** شَدِيبِ بْنِ أَبِي سَافِرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَوْحٍ عَنِ رَجُلٍ مِنْ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَدَّ الرَّوْمَ فَانْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ اقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الظُّهُورَ وَكَمَا يَلْبَسُونَ عَيْنَابَ الفُرَّانِ أَوْلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت شیخ شیب بن ابی روح سی اونی روایت کی ایک شخص سی صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم پس منشاہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑھ چکی فرمایا کیا حال ہی لوگوں کا
نماز پڑھتی ہیں ساتھ ہماری اور نہیں اچھا وضو کر نی اور سوار اسکی نہیں کہ ہمیر اشتباہ دلتی ہیں قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی فی

ف امین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سنن اور آداب کامل کر نیوالی ہیں واجب کو اور سب برکت کی ہیں اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی
غیر ذہن جیسے کہ تصور کرنا امین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور انکی تداوا کرتین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت
کی ہی اونی لوگوںکی لبی کہ تاثیر صحبت سی غافل میں نہیں دیکھی کہ سیدالمرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتیبہ کی حالت پڑھنی قرآن کے
میں کہ بہت وقت نزدیک کا ہی صحبت ایک ادنی اتنی کی نی کو کوئی آداب یا سنت وضو کی اوس سی روگئی ہوگی تاثیر کی کہ قرآن میں تشار لگا
پس کیا حال ہوگا اور انکا کہ مصاحبت ال فریق اور اہل بدعت کی میں گرفتار میں شب دروزعیاً ذابا سدمنہ اور نام شخص روایت کر نیوالیکامیر شاہ

اغر عنقاری لکھا ہی: ح ۳ **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْ أَوْ فِي يَدَيْ قَالَ النَّسَبِيُّ رَضِفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَلَكَةٍ وَالتَّكْبِيرُ بِمَلَكَةٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّلُومُ رَضِفُ الصَّيْرِ وَالظُّهُورُ رَضِفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الْإِسْرَمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. اور روایت

کی ایک شخص فی بنی سلیم میں سی کہہ گنا ان بانو کا یعنی جو انکی نوکر ہیں بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچ اتہ میر کی بیچ ہاتھ ہی کی فرمایا سبحان
کہنا یعنی ثواب اسکا ہر دیتا ہی وہی ترازو اور الحمد میر دیتا ہی رسول یعنی الحمد اسکہنا ساتھ سبحان اسکی لکھ میر دیتا ہی بالحمد سہی فقط اور اسلک
کہنا ہر دیتا ہی و پھر کہ کہ در میان آمان زمین کی ہی اور روزہ آدا صبر ہی اور پاک رہنا آدا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی فی اور کہ یہہ حدیث
حسن **ف** بیچ ہاتھ میر کی یہہ شک وکی یعنی پکڑین حضرت فی اونکلیان سیرا اونکلیان آہ اور بتلی پر بند کر پانچ بائین گن اور روزہ آدا صبر ہی یعنی

پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی کہی یعنی بجالادی اور گنا ہوسنی روکی یعنی نہ کر ہی پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روکی کہنا ہونا
اسل اعتباراً اور صبر ہی: ح ۳ **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَضَمَّ حَرْفَ الخَطَا يَأْمُرُ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْزَحَ حَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا اغْتَسَلَ خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا اغْتَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ أَدْنَيْهِ فَإِذَا اغْتَسَلَ رَأْسَهُ خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَدْنَيْهِ فَإِذَا اغْتَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ شِعْرًا

خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا اغْتَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الخَطَا يَأْمُرُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ شِعْرًا
كَانَ مَشِيئَةً إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ نَافِلَةٌ لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّسَاوِيُّ اور روایت سی عبد الصنابحی سی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حقیقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مومن بھی ارادہ کرتا ہی وضو کا پہرہ کلی کرتا ہی نکلتی ہیں گناہوں سے
اوسکی سے اور جو وقت کہ تاک سنگتاری نکلتی ہیں گناہ ناک اوسکی ہی پس جو وقت دہوتا ہی مومنہ اپنا نکلتی ہیں گناہ مومنہ اوسکی سے
بہا تنگ کہ نکلتی ہیں سچی یلگون آنگھوں اوسکی سے پس جب کہ دہوتا ہی دونو ہاتھ اپنی نکلتی ہیں گناہ ہاتھوں اوسکی سے بہا تنگ کہ نکلتی ہیں
سچی ناخون دونو ہاتھوں اوسکی سے پس جبکہ سر کرتا ہی سر اپنی کو نکلتی ہیں گناہ سر اوسکی سے بہا تنگ کہ نکلتی ہیں دونو کونین اوسکی
سے پس جب دہوتا ہی دونو ہاتھوں اپنی نکلتی ہیں گناہ پانوں اوسکی سے بہا تنگ کہ نکلتی ہیں سچی ناخون پانوں اوسکی سے بہر ہوتا ہی چلنا
اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی روایت کی یہ مالک اور شانی فی ف بہا تنگ کہ نکلتی ہیں دونو
کانون اوسکی سے عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ کان داخل رکھیں جیسکہ مذہب حنفی ہی اسلی کانون کی مسح کی لٹی بیانی نہیں لیتی
بلکہ چو پائی کہ مسح کر لٹی لیا ہی اوس سے مسح کانون کا ہی کر لیتی ہیں اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی لٹی گناہوں سے بسبب
وضو کی پاک ہو جا اب نماز زیادہ ہوتی ہی یعنی سبب بلند درجات کی ہوتی ہی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم شہدین وانما انشاء اللہ بکم لا حفتن ودرت انا قد رأینا
اخواننا قائلوا اولستنا اخوانک یارسول اللہ قال انتم اصحابی وانا اخواننا الذین لہ ینا تو بعد فقال کیف
تعرف من لہ ینا بعد من امتک یارسول اللہ فقال اذایت لوان رجلا لہ خیل غن حجتہ لہ
بین ظہن من خیل دھوہہم اکا یعرف خیلہ قائلوا یارسول اللہ قال فانہم یا تون
عن ماجتین من النہون وانما فظہر علی النحی رض رواہ مسلم اور روایت ہے
لیا ہریرہ سے تحقیق بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتی مقبرہ میں یعنی جنت البقیہ میں دعا منفرت
کی لٹی پہر کہا سلام ہی تمہاری جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتھ تمہاری لٹی والی ہیں اور آرزو رہتا ہوں میں
یہ کہ دیکھوں پہانوں اپنی کو کہا صحابہ بنی کیا نہیں ہم ہائی آپ کی اسی رسول خدا کہا کہ تم ہویا میری اور پہالی میری وہ میں کہ نہیں
آئی ابھی اس عرض کیا صحابہ بنی کس طرح بچا نوگی تم یعنی قیامت میں اذ لو کہ نہیں آئی است تمہارے میں سے اسی رسول خدا اس فرمایا
خبر دو جگہ اگر ہوا ایک شخص کہ ہوں واسطی اوسکی گوری سفیدیشالی اور ہاتھ پانوں درمیان گوڑوں نہایت سیاہ کی کیا نہیں بچا ہیگا گوڑوں
اپنی کو عرض کی صحابہ بنی کہ ہاں مقرر بچا ہیگا اسی رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ اوسکی یعنی قیامت کو سفیدیشالی سفید ہاتھ پانوں ہوتو
کی سے یعنی پس اس علامت سے اذ لو بچا نو لگا اور میں ہونگا میرے سامان اذ لو کا اوپر حوض کوثر کی روایت کی یہ مسلم فی
تم ہویا میری یعنی تم ہائی ہی ہوا در فقی خاص میری ہوا اور اپنی نہیں پیدا ہوئی ہیں اور میری پیدا ہوئی یعنی تابعین وغیرہ وہ نما
پہالی چارہ ہی اسلام کا کرتی ہیں میری ساتھ اور میں ہوں میرے سامان یعنی کاروبار منفرت اور رفعت درجات انیکار گاہ حمدت میں
پہلی جا کر درت کرتا ہی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یق دن
لہ باللسجود یوم القیامۃ وانا اول من یق دن لہ ان یرفع رأسہ فانظر الی ما بین یدک من فاعرف
امتی من بین الاعمصم ومن خلعتی مثل ذلک وعن یسعی مثل ذلک وعن شعالی مثل ذلک فقال رجل لرسول اللہ
کیف تعرف امتک من بین الاعمصم فیما بین نوح الی امتک قال ہم عن خلعتی من اتی الوضوء لیسرا حل کذلک عبدہم

واغیر ذلک انہم کتبتہم یا کتبا انہم واغیر ذلک انہم کتبتہم ذلک انہم کتبتہم رواہ احمد وروایت ہی ابی ورد اداری
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہوں اول اول شخصوں کا کہ اذن دیا جاوے گا واصلی اولی ساتھ سجدہ کی دن قیامت کی
اور میں ہوں اول اول شخصوں کا کہ اذن دیا جاوے گا اولی کہ انہا میں سے پہلے دیکھو نگاہ میں طرف اس چیز کی لگا کی سبزی ہی میں پھینکا تو
گاہ میں ہوتا ہے کہ درمیان امتوں کی اور دیکھو کہ پچھی اپنی مانند کی یعنی از دوام خلق کا پس سچا نون گاہت اپنی کو اور وہ اپنی اپنی ہوتا
ایک اور باین اپنی مانند کی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیونکر سچا نون کی تمہمت پچھی درمیان امتوں کی درمیان حضرت نوح کے
امت تمہاری تک میں فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پستانی اور سفید ہاتھ پانوں کی سبب نشان وضو کی نہیں ہوگا کوئی اس طرح
سواراؤ کی اور پچا نون کا اولی کہ وہ عمل نامہ اپنی دہن ہاتھوں میں اور پچا نون کا اولی کہ وہ دورگی لگی اولی
اولاد اولی یعنی خورد سال روایت کی یہ احمدی فہ او ہا وین سراپا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صحت میں
جب حاضر ہوگی تو شفاعت کی لٹی سجدہ میں جاوے گی مقدار ایک ہفتہ کی سجدہ میں ہرین گی ہر حکم ہوگا کہ سراو ہا ای محمد اور چاہ ای محمد ہر
ہو پچھ چاہتا ہی تا دیا جاوے گی پچھوس حضرت سراو ہا وین کی اور زبان ساتھ شفاعت خلق کی کہوں لگی اور دروازہ شفاعت کا کھلو او کی اور
پتہ فیلہ کہ لگی سچی اور دہن باین نانہ ایک ہر طرف ہر طرف کثرت اولی اور تفاوت مراتب
اولی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک میں یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ ہی اب تک کہ مدت مدیدی آہن بہت سی ہیز
گذری ہرین اولی ہی اپنی امت کو کیونکر سچا نون کی اور نوح علیہ السلام کا نام یساجی کا نہ لیا اس لٹی کہ ہر شہر میں با

الوضوء باب اوچھرا کا کہ موجب وضو کی یعنی آہن بیان اول خیرون کا ہی کہ وضو کو توڑتی میں بموجب مذہب حضرت
امام اعظم کے وضو تو مٹا ہی ان خیرون سی پانچا نہ یا پشاب کی رستہ سی جو خیرنگلی یعنی پانچا نہ پشاب بانی وغیرہ مگر ہوا جو مرد
یا سوت کی لگی کی سبب نکتی ہی اوس سی وضو نہیں جاتا اور تو مٹا ہی وضو اوس خیر سی کہ جس میں یعنی خون سپ وغیرہ اور بدن میں
آپ سی نکلے اوس جگہ پہنچی کہ اوسکو دھونا وضو یا غسل میں لازم ہی یعنی اگر ناک کی بالشی تک یا اکٹہ کی اندر ہی تو نہیں تو بیگا اس لٹی کہ
اونکا دھونا لازم نہیں اور تو مٹا ہی فی کر نیسی موزہ ہر کرتی میں خواہ اناج نکلی یا پانی یا تہ یا خون جھا ہو یعنی سودا اور بلغم سی تہن تو مٹا
اور تہلا خون یا سپی کرتی کری تو اوس میں بہر ناموزہ کا شرط نہیں بلکہ برابر تھو کی یا غالب ہوگا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر مگر
تو نہیں اور اگر تھوری تھوری فی ایک ہی تلی میں کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو موزہ بہر جاوی اوس سی وضو جاتا رہتا ہے
اور جب خیر سی وضو نہیں تو مٹا وہ نہیں ہی مثلاً تھوری سی فی کی یا خون کہ نہ پاشن نہیں اور تو مٹا ہی وضو دیوانہ ہونی سی اور شئی سی ہوگا
ہو جائیسی اور فقہہ بالغ کسی وس نازم کہ رکوع سجود والی ہوا اور سائتہ فاحشہ سی اور سائتہ فاحشہ بہر سی کہ ستر مرد اور عورت کے لجاوے اور جو
یاد مردوں کی ساتھ انتشار کی یعنی کہری ہونی کی اور تو مٹا ہی سولی ہی لٹ کر یا کتہ لگا کر اپنی بدن پر یادوار وغیرہ بلکہ اس طرح سو جاوے گا کہ اگر لگے
چیزیں ایسی تو گر ہی اور اگر اس طرح سو جاوے کہ مستقر میں سی وہ جاوے یعنی پہلو پر یا کوئی ریاحت یا موزہ کی بل یا کوئی دیوار وغیرہ سی لگا کر یا تو
پر لگا کر جھا ہو سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا اور اگر کہہ لگا سو جاوے یا پتہ کہ سوا سی خون مذکورہ کی یا رکوع کی حاجتیں یا سجدہ کی حاجتیں تو نہیں مٹتے
مگر شرط بہر ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کی ہوں اور اگر کہری زخم میں سی نکلن یا گوشت کٹ کر کہری تو نہیں مٹا اور اگر جو نکت لگی اور وہ ہو پیکر
یا بڑی بڑی فی سبت ہر کہ ہو یا تو ہی ٹوٹ و لگا وین نہیں اور اگر ایک شخص کی کتہ ہی اور نہ کتہ ہی اس میں جھو جانا ہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ

جاری زمین تو صاحب خیر و بر جانهای اکثر لوگ اس مسلمی غافل میں اس طرح اگر کان دکھائی اور اوس ہی پیب یا بچا ہوا کلا و ضرورت جاہنگ اور

اگر بغیر در و کان کی پیب وغیرہ کان ہی نکلی تو نہیں جانیکا یہ چیزیں تو تیروال وضو کی بیان ہو میں ان میں سے دو چیزیں تو اتفاق ہی سے چلا

اوانسی وضو جانا ہر شاہی وہ جو چیز کے نکلی اگن بھی ہی اور نیندا اور باقی چیزیں مختلف فیہ میں ہستی در مختارہ **الفصل الاول**

نصل پہل **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةً مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ مُتَّقٍ عَلَيْكَ روايت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قبول کیجا تہی نماز اوس شخص کی کہ

پروضو ہو جب تک کہ وضو نہ کری روايت کی بخاری مسلم فی **ف** یہاں وہی حکم میں ہی کہ پانی رکھتا ہوا اور قدرت ہی رکھتا ہوا اسکی استعمال

کی اور اگر پانی ہنویا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہوا اسکی استعمال کی تو ہم کر لی ساتھ خاک کی اور اگر نہ پانی پاوی اور نہ خاک اور قدرت ایتر رکھتا

ہو کہ اسکو فاقد الطہورین کہتی ہیں وہ نماز نہ پڑھی جب پانی وغیرہ پاوی تو قضا پڑھی اور امام شافعی کی نزدیک یہ ہے کہ واسطی خیرت وقت کی

پڑو ہی اور جب پانی یا خاک ملی تو قضا کری ہماری علمانی لکھا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصد نماز پڑھی اور حرمت وقت کا ہی اسی ارادہ

نہو ہی تو وہ کافر ہو جانہی اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑھی گو تو کسی شرم کر کہ تو ہی کافر ہو تا ہی کیونکہ دونوں صورت میں اسی شرع کہ حقیقتا

بشرع **وَعَنْ** ابْنِ عَسَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهْرٍ وَلَا صِدْقٍ مِنْ غُلَّوْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روايت ہی ابن عسری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قبول کیجا تہی نماز بغیر طہارت کی اور

نہیں قبول ہوتی خیرات مال حرام میں سے روايت کی یہ مسلم فی **ف** کہا ہے بیض علماء ہماری فی کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اوس

رکھتا ہی ثواب کی کافر ہو جا تا ہی بشرع **وَعَنْ** عَلِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعًا مِنْ بَيْتِهِ فَأَمَرْتُ الْمَعْدَاةَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ

يَتَوَضَّأُ مُتَّقٍ عَلَيْكَ اور روايت ہی حضرت علی رضی کہا تا میں ایک شخص بہت مذی ڈانسی والا پس تہا میں خیا کہ تا یہ کہ پوچھوں

بہی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطی ہونی بیشی اونیک یعنی نکاح میرہ میں پس امر کیا میںی مفدا کو بغیر

پوچھنی کا حضرت سے ہی پس پوچھا اون فی یعنی اس طرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دہو الی شرا ہی کو اور وضو کر لی روايت

کی بخاری مسلم فی **ف** اس میں تبنیہ ہی ہے کہ داماد کو ذکر کرنا شہوہ کا اور اوچیز کا تعلق ساتھ مباشرت عورت کوئی ہی روبرو سے

مناسب بہتر بشرع **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا بِمَا مَسَّتِ النَّارُ وَأَهْ مَسَّلَهُ قَالَ الشَّيْخُ الْأَمَامُ الْأَجَلِيُّ فِي الشُّنَّةِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

هَذَا مَسْنُوعٌ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَثَفَ شَاةً تَوَضَّأَ وَكَمْ يَتَوَضَّأُ مُتَّقٍ عَلَيْكَ اور روايت ہی ابو ہریرہ سے کہا سنا میںی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ فرمائی ہی وضو کر دکھائی اوچھینہ کی سی کہ پہنچی اوسکو اگ یعنی جو چیز اگ سی کی ہو روايت کی یہ مسلم فی کہا شیخ امام بزرگ

میں السنہ فی رحمت ہجری المدکی اوپر یہ حکم منسوخ ہی ساتھ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغیبہ خدا فی درود ہو چو

المدکا اوپر اور سلام کہا یا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور نہیں وضو کیا روايت کی یہ بخاری مسلم فی **ف** دوسری تاویل

اس حدیث میں یہ کہتی ہیں کہ مراد وضو سے یہاں دہونا تا تہہ اور مونہہ کا ہی واسطی دہور کر بی چکانی کی کہ یہ سنت ہے

اور روایت کا ہی واسطی دور کرنی چکناٹی کی کہ یہ سنت ہی اور اسکو وضو طعام کہتی ہیں اس صور میں مسوخ کہنی کی حاجت نہیں ہے :
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَضَاءُ مِنْ لَحْمِ الْغَنَاقِ قَالَ
إِنْ شِئْتَ فَتَضَاءُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَضَاءُ قَالَ أَسْتَضَاءُ مِنْ لَحْمِ الْأَيْلِ قَالَ نَعَمْ فَتَضَاءُ مِنْ لَحْمِ الْأَيْلِ
قَالَ أَصْبَحِي فِي مَرَابِضِ الْغَنَاقِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَصْبَحِي فِي مَبَارِكِ الْأَيْلِ قَالَ لَا رَوَاةُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کر دینمں گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی کسی وضو
جاتا رہتا ہی تو یہ کر دن فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نہ کر وضو کہا اوسنی کیا وضو کر دینمں کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا
کہ ان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑھو نہیں بیچ جگہ ہستی بکریوں کی کہا کہ ان کہا اوس شخص نے نماز پڑھو نہیں بیچ
جگہ بندہ ہی اونٹوں کی فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ مسلم نے فرمادیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہی
اس لیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرنے ہیں اور حضرت امام عظیم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہیں جاتا
اس واسطی کہ انکی نزدیک محل حدیث کا اور وضو لغوی کی ہی یعنی نا تہہ مونہہ نہ ہو ڈان کیونکہ اسکی گوشت میں بسا نہ اور چکناٹی زیادہ ہوتی
ہی بکری کی گوشت سی یا یہ حدیث مسوخ ہی اور اونٹوں کی بندہ ہی کی جگہ جو نماز پڑھنی کو منع فرمایا ہی تو یہ ہی تنزیہ ہی اور منع آت
فرمایا کہ نماز میں خاطر جمعی نہیں رہتی خوف رہتا ہی اسکی بہانگی کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریوں کی کہ غریب ہوتی ہی اور یہ جائز ہونا اور
منع ہونا اوس صور میں ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہوں نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض میں ہی پڑھنی کر وہ ہوگی ہے :
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا
فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجْ مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَا فَادَّ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ لِحْيًا أَوْ رَأْسًا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جوقت کہ پاوی ایک تہا لہ بیچ پٹ اٹی کی کچھ چیز یعنی فراتر سبب
ریاح کی پس مشتبہ ہو اور اسکی کہ آیا نکل ہی اوس ہی کچھ چیز یا نہیں پس نہ نکل مسجد میں یعنی وضو کی لسی یہاں تک کہ سنی اواز یا معلوم کری
یہ روایت کی یہ مسلم نے فرمایا تک کہ سنی اواز یا معلوم کری بویہ باعتبار غالب ہے غرض اس حدیث سی یہ ہی کہ یقیناً معلوم ہوی
چکناٹی رخ کا اگرچہ آواز نہ ہی اور زیادہ ہی جب وضو لیا ہی ہے :
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتَابَ لَبْنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَكُمْ دَسْمًا مَتَّقُوا عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکناٹی ہی روایت کی یہ بخاری سلم نے فرمادیک اس حدیث سی معلوم
ہو کہ بعد کہانی چکناٹی چیز کی کلی کرنے سے سبب ہے اس لیے کہ مونہہ میں بویہ کا کچھ رہتا ہی مبادا حالت نماز میں پیش من پہنچی اور اسی پر قیاس
کیجاتی ہی جو چیز کہ مونہہ میں لگ رہی ہی اور خوف ہو پیش من پہنچی کا اوس سی ہی کلی کری کہ مستحب ہی اور اس سی علمانی استنباط
کیا ہی دہونا دیو نواتون کا پہلی کہانا کہانی سی سہرائی کی لسی گرفتین ہو سہرائی نواتون کا نجاست ویزیل سی تیز دہوی اور سیدر ہے
فارغ ہونیک کہانی سی ہی دہوی گر تا ہوں لو اگر کچھ نہ لگا ہو سبب اسکی کہ کہانا خشک نہا یا چھپی وغیرہ سی کہا ہی تو خیر نہ دہوی اور سبب
اس حدیث کو ساتھ بات کی یہ ہی کہ کلی نہ کر وہ متمات وضو سی ہی ہے :
وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَيْتْرِ يَوْمَ بُوَيْبُوَةَ وَأُحْرِدَ وَمَسَّ عَلَى خَفِيهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا

لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ كَلَّا صَنَعْتُ يَلْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کی نماز میں دل نہ فتح
 کیے کی ساتھ ایک وضو کی یعنی ایک وضو یا پنجون نماز میں پڑھیں اور مسح کیا اور موزوں کی پس کہا اور اہل اذکی حضرت عمر بن شحیح کی منی بکلی
 دن ایک چیز کہ نہ ہی کوئی او سکوں فرمایا قصد کیا یعنی اسکو ای عمر روایت کی یہہ مسلم نے فت ایک چیز کہ نہ ہی کوئی یعنی کئی نماز میں ایک وضو
 سی پڑھیں اور موزہ برسح کیا یہہ مشمول پہلی سی بطرح پر نہ تھا بلکہ ہر نماز کی ہی وضو تازہ کرتی ہی اسکی جو ہمیں فرمایا کہ قصد یعنی کیا یعنی تاکوں
 انکا جائز ہونا معلوم کر لیں **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ سَعْدَانَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاوَجِيَةً
 حَتَّى رَأَى أَكْوَابَ الصُّهْبَاءِ وَبِحَيْثُ مِنْ أَدْنَى حَيْثُ صَلَّى الصُّهْبَاءُ شَعْرًا عَابًا لِأَزْوَاجِ فَكَلَّمَهُ فَوَاتَلَا بِالسُّوَيْقِ فَأَمْسَى بِهِ فَتَرَى
 فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَغَضَّ وَغَضَّ مَضْمِنًا فَصَلَّى ثُمَّ تَوَضَّأَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہی سوید بن سعد بن بطنان سی یہہ کہ وہ کھلی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سال کہ خیر فرج کیا یہاں تک کہ جو وقت پہنچی بیچ صہبا کہ
 کہ تاہم شہر کا ہی وہی نزدیک خیر کی نماز پڑھی عسکر کی پھر شگوا یا تو شہر میں نہ حاضر کیا گیا کہ ستر میں حکم کیا او سکوں کہ گوی گئی پس کہا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا یا ہمیں پھر پڑھی ہوئی طرف نماز مغرب کی پس کھلی کی اور کھلی کی ہمیں پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہہ صحاح
 فی فت اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر کھلی کی کئی چیز کہا وی تو اس سی وضو نہیں لیتا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عمر**
ابن ہریرہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَا مِنْ صَوَابٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُرَيْدِيُّ
 روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو کرنا تاکہ آواز سی یا بوسی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے فت
 یعنی نساکی وضو نہیں جانا جب تک بغیر وضو یعنی فقط قرامی وضو نہیں جانا جب تک بغیر وضو یعنی بالی کا ٹانجا جانی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
 سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْيِ فَقَالَ كَلِمَتَانِ الْوَضُوءُ مِنَ الْوَضُوءِ الْغُسْلُ رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ اور روایت حضرت علی
 کہا پوچھا میں نے نبی بوسظہ قداد کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مذی کو پس فرمایا بکھنی مزی کی ہی وضو آنا ہی اور بکھنی منی کی ہی غسل
 روایت کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الطَّهْرَةِ الْوَضُوءُ وَنَجْوَاهُ
 التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُرَيْدِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَسْجَدٍ عَنْهُ وَعَنْ
 ابْنِ سَعْدٍ اور ابی سی روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز کی وضو ہی اور تحریر اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پہنچانا
 روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سی اور ابی سعید سی فت یعنی تکبیر ہی ہی نماز شروع
 ہوجاتی ہی اور سب چیزیں حلال یعنی کہنا پینا اور سب کلام منافی نماز کی پھر حرام ہوتی ہیں اور سلام پہنچنے ہی ہی وہی چیزیں حلال ہوجاتی ہیں
وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتْنَا أَحَدَكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَأْتُوا النَّسَاءَ فِي الْحِجَابِ
 رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ اور روایت ہی علی بن طلحہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت حدت کر سی ایک تمہارا یعنی بانی بغیر
 اواز کی کھلی پس چاہی کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کی پاس چہ مقعدوں اور بیکلی روایت کی ترمذی اور ابو داؤد نے **وَعَنْ**
 مَعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ أَبِي سَعْدِيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَرَسْمَا الْعَيْنَانِ وَكَأَنَّ النَّسَاءَ فَإِذَا نَامَتِ
 الْعَيْنَانِ اسْتَظْنَقَ الْوَكَاةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعاد بن ابی سعیدان سی تحقیق نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکی نہیں کہ انہیں سر نہیں سرین کی پس جو وقت ہوجاتی ہیں انہیں کھل جانا ہی سر بند روایت کی یہہ دارمی نے

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بندہ باری اور کسی متعدد پر کسی رستی ہی ہوا اور جب سوا تو اختیار جاننا رہتا ہی اور جو طریقی
 چوہانی بن اور گمان ہوتا ہی نکلنی ہوا کا پس اسی گمان کی یہی زندگی وضو ٹوٹتا ہی ہے **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وکاء النساء العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام
 محی الشیخ رحمہ اللہ هذا فی غیر الغار بعد لیسا صحیح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یلتظرون العشاء حتی یخفق رؤسهم ثم یصلون ولا یتوضؤون رواہ ابوداؤد والترمذی
 الا انہ ذکر فیہ یسأمون بکل یلتظرون العشاء حتی یخفق رؤسهم

اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان سر نہ سہرین کی دو ٹوٹا کہین میں بس جو شخص کہ سو گیا پس چاہے
 کہ وضو کرے روایت آتی بو داؤد بنی اور کہا شیخ امام محی السنہ فی رحمت کہی دکھو اللہ یہ حکم جو ہی سوا بیٹھنی والی کل اسکا عمل کہ صحیح ہوا ہی اثر
 سے کہ کہا ہی اصحاب رسول خدہ اصل مد علیہ سلم کی نظر کر تی ہی نماز عشا کا یہاں تک کہ جبک جاتی ہی سروا نکلی پھر نماز پڑھتی ہی اور
 وضو کرتی ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی کی مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی فی لفظی ناموں کا بدلی بتظرون العشاء حتی یخفق رؤسهم کے
ف صحابہ بیٹھنی والی کی یعنی یہ حکم اس شخص کی ضمن ہی کہ سوجا دی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئی اٹھ کر ٹھہری ہی متعدد اسکا عمل
 پھر چاکی اور متعدد اسکا وسط پر ٹھہری ہوز میں پر بس نہیں ٹوٹتا وضو اسکا اگرچہ بہت سورا ہو چنانچہ حدیث اللہ ہی کہ مذکور ہوئی معلوم
 ہوا کہ مٹی ہوئی سولی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ضمن بیٹھنی کی کہ فقہ میں مذکور ہیں قیاس ہی یا اور حدیثی ثابت کی میں **وعن**
 ابن عباس میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصی علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استخبر

مفاجئہ رواہ الترمذی ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی تحقیق وضو لازم ہی اور اس
 شخص کی کہ سوجا دی لیٹ کر پس تحقیق چوٹ کہ لیتا ہی ڈیسی ہوا عانی میں جوڑا اسکی یعنی پھر خوف ہی ہوا لگنی کاروایت کی یہ ترمذی
 اور ابوداؤد **ف** کہا سیرک شادی یہہ منکر ہی راوی امین زید والانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالفت ثقات کی ہی **وعن**
 ابن عباس میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم کبراً فلیتوضأ رواہ مالک واکمل
 ابوداؤد والترمذی والنسائی ابویحییٰ والدارمی اور روایت ہی بسروسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جبکہ تہہ نگار

ایک تہہ لاؤ کہ اپنی کو پس چارسی کہ وضو کرے روایت کی مالک و احمد ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی **ف** ترمذی
 چوہنی ہی وضو کی ٹوٹنی میں اختلاف کیا ہی علمانی بلکہ صحابہ کرام رضی عنہم ہی اختلاف تھا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ترمذی لنگی بتلی ہی چوہنی
 وضو جا رہتا ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل لگی ہی حدیث تابعہ کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی کی کہ اوسنی اپنی باپ سی روایت
 کی مسند اجینید میں مذکور ہی اور بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہ ہو پھر شرح ملام علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھی خاطر جمع ہوا
 اور ابن ہمام فی کہا ہی حق یہہ ہی کہ دو ٹوٹتا نہیں درج جن سی باہر نہیں ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنی جو اگی نہ کہو رہتی ہی اس ہی کہ حدیث
 مروی قوی ہوئی ہی کیو کہ وہ حکم کو خوب یاد کہتی ہیں بہ نسبت عمر تو کل سی ہی گواہی دو ٹوٹنی نیز گواہی ایک مروی ہوئی ہی **وعن**
وعن طلق بن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن منس السجیل ذکرہ بعد ما یتوضأ قال وهل
 هو الا بضعہ منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروایان ماجہ صحیہ وقال الشیخ الامام محی السنہ

رَحِمَهُ اللهُ هَذَا مِنْسُخٌ لِأَنَّ أَبَاهُ بَيْرَةَ أَسْكَنَهُ بَعْدَ قُدُورِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُضِيَ أَحَدُكُمْ بَيْتُهُ إِلَى ذِكْرِهِ لَيْسَ بَيْتُهُ وَبَيْتُ مَنْ أَمْسَى فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارِقُطِيُّ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ بَيْتَةَ لَأَنَّكَ لَوْ يَدُ كَرَيْتَ بَيْتَهُ وَبَيْتَهُمَا شَدَّ

در روایت ہی طلق بن علی سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چہوں آدمی کی سی ستر اپنی کو پوچھی اہل کہ وضو کیا اوستی فرمایا اور نہیں ہی دو گر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سی روایت کی بیہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی فی اور روایت کی ابن ماجہ فی مانند اہل کہ اور کہا شیخ امام حنفی

رحمہ اللہ فی بیہ منسوخ ہی اوسطی کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئی پوچھی اُنی طلق کی اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ فی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جوقت کہ پچنچادی ایک تہا لہا تہہ اپنا طرف ستر اپنی کی کہ نہو در میان ستر کی اور تہہ و سبکی کوئی چیز جابل پس چاہی کہ وضو کر سی روایت کی بیہ شافعی اور دارقطنی فی اور روایت کی نسائی فی بسرہ ہی مگر کہ نہیں ذکر کیا کہ نہو در میان ستر کی اور تہہ کے

پچہ چیزت بیہ کلام شافعیہ کا ہی کہ جب ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کی لائی تو سننا اونکا حدیث کو ہی بعد سنی طلق کی ہو گیا پس حدیث ابو ہریرہ کی ناخ حدیث طلق کی ہوئی اور تحقیق جواب دہی ہیں کہ بعد اسلام لانی ابو ہریرہ کی سی بیہ کیونکہ لازم آہی کہ ابو ہریرہ فی سنا ہی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق فی بعد ابو ہریرہ کی سنا ہو دعوی تہا را موجب صحیح ہو کہ بیہ ثابت کہ وہ طلق مرا پہلی سلام لانی ابی ہریرہ کی سی

یا چلا کیا اپنی طلق اور نہیں صحبت بن را حضرت کی بعد اہل در کہا نظر ہی کہ او بر تقدیر تقاض و حدیثی کہ پہر فی ہیں ہم طرف احوال صحابہ کہ حضرت علی اور بن مسعود اور ابو داؤد اور ذہبی و عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ہی کہ چہوں ستر کی سی وضو نہیں ٹوٹتا و اللہ علم با صلوب

ح: ع: **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بَعْضَ آدْوَانِ جَدِّهِ تَوَضُّعِيًّا وَكَيْفَ صَحَّاحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُرَيْدِيُّ وَالشَّافِعِيُّ دَا بِنُ مَبَاحَةَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَكْفِي سَعْدًا أَصْحَابَنَا بِحَالِ لِسَانِ عَرَفَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا لِسَانُ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مَرَّ سَنَةً وَابْنُ إِهَيْمِ الشَّيْبِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ**

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی بعضی بیرون ہی کا پہر نماز پستہی اور وضو نہ کرتی روایت کی بیہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی نہیں صحیح نزدیک صاحب ہمار کی ساتھ کسی حال کی سعدہ کی عائشہ سی اور ہی سند ابراہیم ہی کی حضرت عائشہ سی اور کہا ابو داؤد فی بیہ حدیث ستر

ہی اس ہی کہ ابراہیم ہی فی نہیں سنا حضرت عائشہ سی ف اس مسئلہ میں ہی اختلاف ہی علماء کا امام شافعی اور امام احمد رح کی نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی ساتھ چہوں عورت غیر محرم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتھ شہوت کی چہوں تو جانا ہی اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کی نزدیک

بہنیں جانا و دلیل کی بیہ حدیث ہی در حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت را نکو نماز تہجد کی ہی اوٹھتی تو تین سوتی ہوتی ہی اور ہوتی ہی دونو پاؤں میری پوج جگہ سجدہ آنحضرت کی پس قہ سجدہ کی بالونیر ہی ٹھو کہ تیری میں سمیت لیتی پس معلوم ہو کہ چہوں عورت کی سی وضو نہیں جانا اور بیہ جو ہمیں کہا کہ عروہ کو سنا حضرت عائشہ سی نہیں ہی بیہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں سی سنا عروہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی اس بات کی نقل کہ نہیں مصنف مشکوٰۃ کا چونک گیا ہی قول ترمذی کی کہ

بیہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابو داؤد فی بیہ مرل ہی یعنی ایک نوع مرل کی ہی یعنی منقطع جواب اسکا بیہ ہی کہ حدیث مرل حجہ ہی نزدیک ہمار ہی اور نزدیک چہوں کہ پس بیہ ہی باعث طعن نہیں شرح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكْبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْقَائِلُ مَسْمُومٌ يَدَاكَ بِسَيْفٍ كَانَ سَحَابٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
 عیاش کہ کہا کہا با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شام بکہ بکھائی گوشت شام بکری بربان کا پھر پڑھ لیا انہہ پنا ساتھ ثابث کی کہ تھا پھر
 بیخی حضرت کی پھر کھڑی ہو گئی پس نماز پڑھی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن جریر فی ف میں نماز پڑھی یعنی وضو کیا امین دلیل ہی اسپر
 کہ آگ کی بکی ہوئی چیز کی کہا فی ہی وضو بہن لڑتیا اور یہ ہی اس ہی معلوم ہو اگر اگر چنانہ وغیرہ ہاتھ ہونہ کونہ لگی خود ہونا ہاتھ ہونہ کا
 کچھ ضرور نہیں: ع ح وعن اوستمبہ شفا قادم الى الطهارة ولو يتوضأ رآه احد اور روایت ہی ام سلمہ ہی یہہ کہ او ہونہ فی کہا الگھی میں طرف ہی
 صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بہنہا ہو اس کہا یا امین ہی پھر کھڑی ہوئی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ ہونہ ہونہ
 روایت کی یہہ احمد فی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ذر رفع قال اشهد لقد كنت اشهد لرسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن الشاة ثم صلی ولو يتوضأ رآه مسلم روایت ہی ابی رافع ہی کہ کہا قسم کہا تا ہونہ یقین تھا میں
 بہوتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہٹ بکری کا یعنی جو چھو بیٹ میں ہونہ ہی دل دل کھی وغیرہ میں کہا ہی ہی پھر نماز پڑھی اور وضو
 بہن کرنی روایت کی یہہ سلم فی **ومنه** قال اهديت له شاة فجعلها في العذرة فدخل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال ما هذا يا ابا ذر فرفع فقال شاة اهديت لرسول الله فطبخها في العذرة قال نا و لني الدراخ
 يا ابا ذر فنا و لته الدراخ ثم قال نا و لني الدراخ الاخر فنا و لته الدراخ الاخر ثم قال نا و لني الدراخ الاخر
 فقال يا رسول الله انما للشاة ذراخان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك ثم مكثت
 لنا و لتي ذراخان ذراخان ما سكت ثم دعا بماء فتوضى فاه و غسل اطراف اصابعه ثم
 قام فصلى ثم دعا اليهم فوجد عندهم ماء باردا فاكل ثم دخل المسجد فصلى ولم يمض
 ساعة رآه احمد و رواه الداريم عن ابی عبد اللہ الا انه لم يدا بكم دعا بماء الى اخره اور روایت ہی ابی رافع ہی کہا
 تھے پہی گئی واسطی انکی بکری پس ڈالا اسکو نامی میں ہی بچا نیکی ایسی ہی فی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی
 ای ابی رافع کہا کہ بکری تھے پہی گئی ہی واسطی میری ای رسول خدا کی پس بچا یا اپنی اسکو نامی میں فرمایا حضرت فی دی بچکو دست
 ای ابی رافع پس دیا مینی اسکو دست پہر فرمایا دی بچکو دست دیر دیا مینی دستا دیر پہر فرمایا دی بچکو دست اور پس کہا ای رسول خدا کی میں
 واسطی بکری کی گردو دست یعنی سودو تو دی ہی بچا ادک پھانسی لادین فرمایا واسطی اولی حضرت فی در دہر جو اللہ کا اونپر اور سلام خیر وار
 ہو تحقیق تو اگر چیکر سنا دینا بچکو دست پہر دست جبیک کہ چیکر ہتا پہر منگو ایابی میں دہو یا ہونہ بنا یعنی کلی کی ورد ہونہ یوری او بچکو
 پھر کھڑی ہوئی پس نماز پڑھی پھر لڑی طرف ذکی یعنی ابی رافع اور ابی ذکی پس یا یا زوریا ذکی گوشت ٹہنٹا میں کہا پھر داخل ہوئی
 مسجد میں در نماز پڑھی یعنی اداسی شکر انکی میں اور نہ استعمال کیا یا بی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کھل روایت کی یہہ حدیثی اور روایت کی دوسری
 نے ابی عبدی مگر یہہ کہ بہن ذکر کیا ثم دعا بما اذرتک ف جناب سالت ما ب کو بہت بہا تا ہا دست ناقہ یدن حاصل ہو اور عبادت
 سولی تجوی ابی داؤد اور یہہ جو فرمایا کہ اگر تو چیکر ہتا دینا بچکو دست پہر دست یعنی اگر تو چیکر ہتا تو اللہ تعالیٰ ازراہ معجزہ میری بی نہایت دست
 پیدا کر اچھا ما از بسکہ تو ہی بہ جواب دیا نہر گئی اور شاید انکی جواب ہی اس ہی نہر گئی کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب یا رب تعالیٰ کی تھا

اوسکی جواب سی اوسین کچھ فرق گیا ہو بسبب متوجہ ہونی کی طرف رد جواب کی سببکی شروع **وعن** ابن مالک قال کانت
اکاؤی وانی کلے تجلوتھا فاکلنا لحمہ وحبراً ثم دعوت بوضوء فقال لا لہ توضؤاً فقلت لهذا الطعام الذی
اکلنا فقال ان توضؤاً من الطیبات لہ توضؤاً منہ من ہو حیبر منک رواہ احمد اور روایت ہی ابن مالک سی
کہا تھا میں اور ابی بن کعبہ کے ریوطلو بیٹھی ہوئی ہیں کہا یا تمہی گوشت اور روٹی پھر شگوا یا مینی پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابوطلوہ بن کعبہ
وضو کرتی ہو پس کہا مینی واسطی اس کہا نیکی کہ کہا یا مینی میں کہا ان دونوں نے کیا وضو کرتی ہو کہا مینی پاکیزہ چیز کی سی نہیں وضو کیا اوس سی ذکر
شخص نے کہ وہ بہتر ہی جسی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد نے **وعن** ابن عمر کان یقول فیکلہ ان تجل امسا لہ
وجسہا بیک ہ من الملامسة ومن قبل امرا لہ اوجسہا بیک ہ فعلیہ الوضوء رواہ مالک والشافعی اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ تھی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتھ سی یہہ سی ہا ماستہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت
کا یا چہونی اوسکو اپنی ہاتھ سی میں دوسری وضو روایت کی یہہ مالک و شافعی نے **ف** ہا ماستہ سی ہی یعنی کلام السمرین جو مذکور ہی کہ ان
ان چیزوں سی وضو لازم آتا ہی اوسین یہہ ہی ہی اولاستم النساء یعنی ہا ماستہ کہ عورت کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ
لکنا انا اوسکو دخل ہی ہا ماستہ میں جو کہ کلام السمرین مذکور ہی مذہب شافعی ہی ہی ہی وہ معنی ہا ماستہ کی یعنی ہن ہاتھ لکنا اور امام اعظم
صاحب معنی ہا ماستہ کی جملہ کے نیکی یعنی ہن اور خوب بیلین پسر لائی میں فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں **وعن** ابن مسعود کان یقول
من قبلہ الرجل فرات الوضوء رواہ مالک اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ ہی کہتی بوسہ یعنی ہا ماستہ کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت
کی یہہ مالک نے **وعن** ابن عمر ان عثمان بن الخطاب قال ان القبلة من اللیس فی کل ما فیہا اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر
بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا اس سی ہی یعنی داخل ہی میں جو کلام السمرین مذکور ہی میں وضو کرنا اس سی **ف** ان قولوں صحابہ
مذکور کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جانا ہا ماستہ جیسکہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہن کا دل تو یہہ روایتیں سب
موقوف صحابہ پر ہن حکم انکار فوج کا سا نہیں اور دوسری انکی نزدیک وجہ صحت کو ہی یہہ روایتیں نہیں پہنچتیں اور قطع نظر اسکی پہلی
جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو نہیں جاتا اور
مسند صحیفہ میں روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لیس فی القبلة الوضوء یعنی بوسہ یعنی سی وضو نہیں
آتا پس شاید یہہ حدیث نامح اور حدیثوں کی ہوا اصلاح مع **وعن** عمر بن عبد العزیز عن یحییٰ بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الترمذی وقال عثمان بن عبد العزیز
لقد کسبت من تسمیہ الناری وکلاہ ویرید بن حذافہ یرید بن حذافہ بن محمد بن عبد العزیز اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی وہوں
نے نقل کی تسمیہ داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو لازم آتا ہی ہر خون ہمیشی والی سی روایت کی یہہ دونوں اقطنی نے اور
کہا واقطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نہیں سنا تسمیہ داری سی اور نہ دیکھا اوسکو اور یرید بن خالد اور یرید بن محمد یہہ دونوں وی جمہول ہیں **ف** عمر
بن عبد العزیز بولتی ہن مردان کی نہایت جاہل ذہن ہی نیک سیرت تھی حضرت امام حکومت بن چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت
عبد الملک سی کہ بومی انکی تھی پوچھا کہ پوچھا حال اپنی سیاہ کا بیان کرو اوہوں نے کہا کہ لوگ بہت تڑپتی سی اور فورہ کو ہی والی تو بولتی ہیں لیکن
رہ سی ڈرنیوالا اوسکی برا بیٹھی سیکو بہن دیکھا جب گھر میں آنا تو مصلے پر اپنی کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہاں تک کہ فیدہا سپر

اور پھر غالباً ہی پہر جاگتا اور بی طرح کرنا تمام رات اور رات قبلہ کی بہت میں اور تیسیم صحابی میں کلام اللہ ختم کرتی رہتی ایک کعت میں اور کبھی ایک کعت آتے بار بار پڑھتی تمام رات اور ایک رات بیہ سویر ہی تہجد کو نہ اڑتی پس ایک برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شب عبادت کرتی رہتی تا انفس شرا باوی اور من فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو و خون بہتی والی سی یہ بہی خاصہ صہبام اعظم صاحبہ ح ہی کا ہی اور اور یا مؤمن کی نزدیک اگر خون پشائت یا پانچانہ کی رستی سی نکلی تو تو وضو لٹٹا ہی اور اور جامی ہی نکلی تو نہیں لٹٹا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہی اگرچہ واقظنی فی امین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی فی بیج کتابہ کی نزدیک ثابت ہی روایت کی ہی بیٹی یہ حدیث اور طریق ہی کسہتی ہی اور دارقطنی نے جو امین کلام کیا ہی اور کا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جبہور علما کی حجت ہی اور نزدیک خالد اور نزدیک محمد مجہول ہوتی میں اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری نزدیک یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قارہ اور عت اور نزدیک فی صلوة فیکتفرت ولیرضوا ولیدن علی صلوة الم یحکم یعنی جنسی فی کی یا جبکہ نکسیر بہوٹی یا مذنی نکلی نماز اسکی میں پس پہری اور وضو کری اور بنا کری نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کری کذا فی الہدایۃ اور ابو داؤد میں ہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہو کہ خون سواہر سیلین کے اور جامی سی نکلی تو ہی وضو لٹٹا ہی بیج : **باب ہی بیج بیان ادب یا پانچانہ کی ف** ادب ادسکو

ہستی میں کہ کرنا اور سکا اچھا ہو خواہ وہ چہرہ بونی کی ہو خواہ کر نیکی **الفصل الاول فصل ہی عن ابی ایوب لآخصاری**

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذُكِرْتُمْ الْخَائِظُ فَلَا تَسْتَقْبِلُوهُ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَلُّ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَنْتَفِسُوا فِيهِ غَيْرَ بِمُتَّفَقٍ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْأِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحَرَاءِ الْمَشْرِائِ فَلَا بَأْسَ بِمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَضْرَتِكَ لِبَعْضِ حَلَجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَلَجَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُورِوَيْتُ هِيَ ابْنُ يُوَيْسَ النَّخَعِيِّ سَيِّدِ الْأَمْرِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم یا پانچانہ میں پس نہ مونہہ کہ قبیلہ کی طرف اور نہ پیٹہ دو اسکو ولیکن مشرق کی طرف یا غرب کے روایت کی یہ بخاری مسلم فی کاشیخ امام محی السنہ شافعی نے رحمت کری اور کو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیج چکل کی ہی بیج عمار تو کی مقتضا بہنیں اسواصلی کہ روایت کی کئی ہی عید السون عمری کہ کہا چڑھین اور دیگر مقصد کی واسطی بعضی کام اپنی کی پس دیکھا یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یا پانچانہ پہر ہی تھی یعنی یا پانچانہ میں پیٹہ دی ہوئی قبیلہ کو سانسہ شام کی روایت کی یہ بخاری فی ف یعنی پس حدیث سی معلوم ہو کہ اگر پشت قبیلہ یا پانچانہ کی ہی گہر میں بیٹنا درست ہی لیکن مشرق کی طرف یا غرب کی طرف خاص مدینہ والو کی ہی اور جو کہ اس سمت پر رہتی میں فرمائی اس کے قبیلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب مونہہ در پیٹہ قبیلہ کی طرف نہ کر نیکی تو اللہ مدینہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہو گی اور اس طرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کی طرف مونہہ در پیٹہ نہ کر نی چاہی کہ قبیلہ اور ہری پڑیگا اور اس سلسلہ میں اختلاف ہی علما کا نہ صہبام اعظم صاحبک یہ ہی کہ قبیلہ کی طرف پشت درود کری پشابلہ و یا پانچانہ پہر ہی میں خواہ چکل میں ہو خواہ گہر میں اگر کر یگا تو مکتبام کا ہو گا اور امام شافعی رح کی نزدیک چکل میں حرام ہی اور گہر میں نہیں دلیل امام اعظم رح کی ایک نو یہ حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم ہوتا ہی چکل ہو خواہ گہر اور یہ حدیث منع کی کثر صحابہ ہی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت فی سبب تعظیم قبیلہ کی منع فرمایا ہی پس اس بات میں چکل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تھوگنا اور بالونبی کر نی قبیلہ کی طرف ہر جامی منع میں اور محی السنہ فی جو حدیث علیہ بن عمر سی نقل کی اور کا جواب یہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کر نیکی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبیلہ سی کچھ پہر کر پڑی ہون انہوں نے

تبریز کیا ہو اور وہ مقام بھی متفق کسی گاہی کہ انہوں نے تامل نہ کیا ہو گا دادا علیہ السلام **وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنَّا بَعْدَ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَعْمِلَ الْقَبْلَةَ بِعَارِطٍ أَوْ بَوْلِ أَوْ أَنْ تَسْتَلْبِغِي بِالْيَمِينِ
أَوْ أَنْ تَسْتَلْبِغِي بِأَقْلٍ مِنْ نَفْسِ أَفْجَارٍ أَوْ أَنْ تَسْتَلْبِغِي بِجَمِيعِ وَبَعْضِ آهَاتِهِمْ اور روایت ہی مسلمان ہی کہا ہے کہ یہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مونتہ کرین قبلہ کی طرف وقت پانچگانہ کی پانچاب کی اور یہ کہ ہشتجا کرین ہم دہائی ہاتھ ہی اور یہ کہ کتنی
کرین ہم کہ من بہرون سی اور یہ کہ ہشتجا کرین ہم پنجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہویا یا لونگی یا ٹہری سی روایت کی یہ مسلم نے ف کہ
علما ہمارے ہی کہ قبلہ کی طرف مونتہ کرنا پانچ حالت پانچگانہ کی اور پانچاب کی کر وہ تحریر ہی اور ہشتجا کرنا دایمن ہاتھ ہی اور یہ کہ کتنی
تحریر ہی اور دو سر پہین تبریز ہی اور پنج حالت ہشتجا کرنا پانچاب کی سرگردایان ہاتھ لگا دی ہے نہیں بلکہ بایمن ہاتھ میں ڈھیر لایا کہ ستر اور
سکہ لی دایمن ہاتھ میں پیکر نہ رکھی کہ یہ ہی کر وہ ہی اور ہشتجا کرنا ڈھیر لگایا کہ ستر اور ہاتھ میں پیکر نہ رکھی کہ یہ ہی کر وہ ہی
تین ڈھیر لگائی یعنی شرط نہیں ہونے کہ گہم ہاں باکی حال ہوجا دی کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبد اللہ بن مسعود ہی کہ کہا اؤ
کی کہ یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچگانہ کو تشریف لگئی اور جگہ فرمایا کہ تین پہراں دو تو پہر پائی یعنی اور ایک گور کا کلڑا اسکی ساتھ لے آیا حضرت
دو تو پہر توئی ہی اور گور پہر پانچاب کی معلوم ہوا کہ وہ ہی کافی ہونے ہی وہ نہیں لیکن حدیث صحیح بخاری ہی کہ کہا اؤ
الَيْسَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْحَلَّةَ يَعْنِي الْحَلَّةَ الَّتِي تَحْتَ الْبَابِ مِنْ الْحِجَابِ مَنفُوقَةً عَلَيْهِ
اور روایت ہی ان ہی کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ داخل ہوتی پانچگانہ میں یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا فرماتی بالہی
میں پناہ مانگتا ہوں ساتہ تیری ہا پاک جنوں سی اور پناہ کا معنی ہوتی روایت کی یہ پنجابی مسلم نے ف اگر پانچگانہ میں پانچگانہ کی ہی جاوی
داخل ہونے پہر دعا پڑھ لی اور اگر جنگل میں پانچگانہ پہر ہی میں وقت ارادہ کی یعنی جو وقت دامن غیرہ سمیت کہ پیشی لگی اور وقت پڑھی نہ
ع وَعَنْ بَعْضِ عِبَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرِينَ فَقَالَ لَوْ هُمَا لَيْعِدُ بَابٍ وَمَا يَعْدُ بَابٌ
فِي كِبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لَسَلِمُوهُ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْأَخْزَرُ
فَكَانَ يَمْسُحُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ عَرَّصَهَا فِي كَلْبٍ وَاحِدٍ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّه أَنْ يُخَفَّعَ عَنْهُمَا الْمَاءُ يَيْبَسُ مَنفُوقَةً عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابن عباس سی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبر و قبر میں فرمایا تحقق صاحبان دونوں کی عذاب کسی جاتی ہیں اور نہیں عذاب
کسی جاتی پچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس ہی شکل ہوا کہ دین میں ہی تھا کہ نہیں بچتا تھا پانچاب ہی در مسلم کی روایت میں یہ ہی کہ ہین
گونا گونا پانچاب ہی اور دوسرا پانچاب تھا چلتا ساہ چٹل کی پہر لی حضرت نے ایک شائع ترمذی کی میں چیرا لگا لگا ہون آدہ پہر کا زدی ہر
قبر میں ایک ایک عرض کی صحابہ نے اسی رسول خدا کی کون کیا یعنی یہیں فرمایا شاید کہ عذاب ہو اوس ہی عذاب کی جب تک نہ خشک ہوں
روایت کی یہ بخاری ہی مسلم نے ف نہیں بچتا تھا پانچاب ہی یعنی حدیث میں کہ انہا کہ چھتیں پانچاب کی نہ پڑھیں یعنی مناسبت میں ساتھ روایت
مسلم کی کہ لگی مذکور ہی او ایک روایت میں لایا ہے ترمذی ہی آیا ہی اوسکی معنی ہی نہیں کہ طلب لایا کہ نہیں کرنا تھا پانچاب ہی اور ایک روایت
میں لایا ہے ترمذی ہی کہ وہ توئی در زبان میں نون ہی ایسا تھا یعنی جہاڑنی اور کچھنی ستر کی ہی ساتھ زور کی ناقظہ پانچاب کا کہ اندر لگیا ہو بالکل
بلکہ اوس یعنی مقلظہ اچھی طرح جہاڑ کر نہ نکالنا تھا پانچاب کی پانچاب ہی نہ گزنی کبیرہ گنا ہوتی ہی اور سب بظلال نماز کی ہوتی ہی اور یہ ہے

لوگو کو جو ہم پیدا ہوا ہے کہ تو پہلی سی پشایب خشک کن حضرت کی ثابت نہیں ہوا ہے بس ہر سیکو جا سہی کہ ڈھیلا بعد پشایب کی دنیا کی یہ بات
 مگر ایسی ہی کی جیسا فراج قومی ہوا لیکن ہر قطرہ نہ انیکا اللہ اور سکوت پانی کافی ہوگا اور جو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو گا پتا پتا کثر لوگو کو ایسا ہی تھا
 ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لیکتا تو ضرور بیا سجاہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہیں ثابت ہوا تو باعث یہ ہے کہ فراج سب کر کے ہی تمنا حاجت نہ ہی حضرت کی
 مثلا فصد نہ لی ہوا سب کو حاجت پڑی وہ ہی کہی کہ ہم نہیں لیتی یہہ کہنا اور سکا ضرور کہو غرض شایع کی دریافت کنی چاہی کہ ہمیں تکید طہارت کے
 کے ہے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہی ایسی جملہ کر گندی کپڑوں سے نماز پڑھنی محض خطا ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر خدا بے
 پشایب ہی ہوتا ہے بالکل یکساں اور پشایب سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سیکو پشایب ہی پس ختمی وہ اول و پشایب ہی کہ سب میں گرفتار ہوگا بندہ بے
 اوکل قیرین روایت کی یہہ بطرانی نے اور اوواکل عمر فری ڈھیلا لینا بعد پشایب سے آیا ہے ہی فعل سبحانی کا حجت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑ دوسری
 سنت اور سنت خلفاء راشدین میں کی چنانچہ وہ روایت صحت بن ایشیہ بن مغول ہی دو بہر ہی ابو بکر بن یسار بن نمیر کان عمر فرمایا مال مسح ذکرہ
 سجا لظہ و جہر ولم سیدہ ما یعنی نہ ہی حضرت عمر کہ جشیاب کہ فی بہر بی ہترانیا دیوار پر یا تہم براورنگانی او سکویانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے
 ازادہ الخفا میں لکھا ہے کہ اسپر لعل ال سنت کا ہے اور میں سیمہ کی ہر جن چینی یعنی دو شخصوں میں ہر ایک کی بات دو سیکو پشچادی فساد الہی کی لہر
 یا آپس میں دشمنی تو اولوی مطرح کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کی قسم کا ہی غیر دوسری کہا زوی ان معنی نہیں کہ ہر نقل کا کلام غیر کسی کے الی بقصد پشچانی
 میں یہہ بدترین برائیوں کی ہی صحیحین میں ہی کہ سنت میں داخل ہونیکا سخن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کونسا گناہ تو ت میں زیادہ ہے
 کہا اور ہون فی سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیت سی ہی سکا گناہ زیادہ ہے اور ہون فی کہا کہ سخن چینی ہی قتل ہی قطع ہوتا ہے اور اور برائیوں اس میں ہوتا
 میں اور یہہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہوا فی خدا کے جب تک کہ یہ خشک ہوں سبب تخفیف عذاب علانی یہہ لکھا ہے کہ حضرت نے اوکل ہی شفاعت الکی
 تہہ میں مقبول ہونی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں ہا خالک دونوں میں ان خشک ہوں چنانچہ یہہ بات صحیح مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نے
 مقبول ہونی شفاعت میری یہہ کہ دو ربکا اللہ تعالیٰ فی عذاب ان دونوں ہی جہلیک کہ نہیں ان ترسیلک میں نظر تو یہہ معلوم ہوتا ہے اور روا رکھی سکا
 اور یہی بہت جہین لکھی ہوں چوچا ہی و در شرح میں دیکھ لی اور کرانی ہی کہا ہے کہ نہیں میں غاصبت تہی دفع عذاب مگر یہہ بات سبب بکوت سبب
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی اس یہہ ہی مسلم ہو کر زیارت کرنی صاحبین کے قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردودی ہی ہر ح و لفظ نیز
 مولف **ومن** ایضاً **من** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفقوا اللاتعنين قالوا وما اللاتعنان

يا رسول الله قال الذي يتخلى في طريق الناس او في ظلهم و رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں سے کہ سبب ہر نعمت کی کہا صحابہ نے اور کیا میں وہ ای رسول خدا کی فرمایا ایک تو
 وہ شخص کہ پانچا نہ پہری بیچ راہ لوگوں کی پانچ سارے لوگوں کی روایت کی مسلم نے **من** بیچ راہ لوگوں کی کہا ہے علماء نے کہ مراد راہ سے وہ ہی کہ چلیو
 ہو یعنی اکثر لوگ ان گزرتی ہوں مراد راہ نہیں مراد ہی کہ سب لوگ کہی کہی گذرتی ہوں مراد راہ سب لوگ ہی سے یہہ کہ ایک درخت کی نیچے لوگ سارے
 میں بیٹھا سویا کرتی ہوں میں ان پانچا نہ پہری **ومن** ایضاً **من** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اذا اشرب احدكم فليدفع في الاناء و اذا اتي الخلاء فلا يمسه و ذكره البيهقي متفق عليه اور روایت ہے
 ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پوس پانی تم میں سے کوئی پس نہ دم لی باسن میں اور جو وقت آدمی پانچا نہ میں
 پس نہ لگاوی ستر یعنی کو داہنا ہاتھ و نہ دستہ کی ساتھ بائیں ہاتھ یعنی کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **من** نہ دم لی باسن میں یعنی جب

دمی تو با من کو مرنہ ہی جدا کرتی ہا مرنہ ہی باک سی کچھ بڑی **و سخن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من تصابا فلیتقوا من استجب فلیتقوا علیہ اور روایت ہے ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ وضو کرے پس جاے
 کہ چاہی ناکا ورجو کہ سنجاکری پس جاے کہ یوسنی طاق سبیل یعنی من یا پانچ یا سات روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **و سخن** انیس قال
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلق الخلاء فاجل انا و علاؤاد اودہ من ماء حترہ یستنجی بانیاء متفق علیہ اور روایت ہی اس سے
 کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل ہوتی یا سنجانہ میں بن نہا تا میں دریا کا لگا چھاگل پانی کی دریا چھی یعنی ایک چھاگل لینا اور ایسا چھی یعنی سنجاکری
 ساتھ پانی کی یعنی بعد یعنی رسول کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ایک کا یعنی ابن مسعود یا بلال در عادت شریف یہہ تھی کہ خادم برہی حضرت کے
 ساتھ کہ تھی تھی یا شباب کہیں زمین نرم کر لیں یا مہاں زمین آدھا زمین کچھ اور ضرورت در پیش آئی وہیں کام آوی **الفصل الثانی**
فصل دوم **و سخن** انیس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابو داؤد والنسائی و
 الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح علی حدیثہ وقال ابو داؤد وهذا حدیث منکر و فی روایت
 و صحیح بدلیک نزع روایت ہی اس سے کہا تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتی یا سنجانہ میں انکو پھی جی روایت کی یہہ بودا اور ناسخ
 اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور کہا بودا وونی یہہ حدیث منکر ہی اودھ روایت اسکے لفظ وضع کا بدلی نزع کی **ف**
 انکو ہی اس سے اور آج تھی کہ او میں محمد رسول اللہ کہتا امین دلیل ہی ہر کہ وہ ہے سنجاکری لیکو لگا کہ اپنی ساتھ یا سنجانہ میں نام اللہ تعالیٰ کا اور لگا
 رسول کا اور ترمذی نے لجاوی یہہ طیبی نے کہا اور کہا بہری نے کہ اور روایتوں کا نام کہا ہوا ہی نہ لجاوی اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سنج
 کی راہ کو نیکو الخ تحبیب ہی کہ الگ کر جاوی ہی ہی و صحیح کہ اور یہہ قطبم کی تفسیر لہی ہر خواہ نام اللہ تعالیٰ کا ہوا ہی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث میں اگرچہ
 کلام کیا ہی بودا وونی لیکن علمانی کہا ہی قابل سند بکر لگی ہی بہت بہان تفسیر لگی ہی مطلق قاری نے اور جامع صغیر میں یہہ روایت حاکم وغیرہ
 سے منقول ہی ہے **و سخن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الاضطرحتی لیراد احدہ اہل الخلاء
 اور روایت ہی جابر سے کہا تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم جاہا دہ کرتی یا سنجانہ کا جانی یعنی چکل میں بہان تک کہ کہتا انکو کہ تھی یعنی دور جا کہ تھی روایت
 کی یہہ بودا وونی **و سخن** ابی ہریرہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یتبول فانہ
 د مشافی اصل حدیث ان شوقا قال اذا اراد احدکم ان یتبول فلیتبول لہ رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہی ہریرہ سے کہا تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکدن بس راہ دہ کیا یہہ کہ پشاب کرین پس آئی زمین نرم میں پنج چڑ دیوار کی یعنی
 قریب او سکی پس پشاب کیا پھر فرمایا جو قتا راہ دہ کری ایک ہمارا یہہ کہ پشاب کر ہی یا پھی کہ تو ہنڈی جگہ نرم پشاب کی پس مانہ اسکی یعنی
 پانچ پٹین نہ پڑین روایت کی یہہ بودا وونی **ف** کہا خطابی نے کہ حضرت جن دیوار کی پاس پھی وہ یکسی ملک میں نہوگی اس لیے کہ پشاب کرنا ضرر
 کتا ہی دیوار کی چڑ کو نہو کہ اس سے ہی کو شور لگا جتا ہی بس جو دیوار کی کسی ملک میں ہوتا وہی چڑ میں پشاب نہ کری بغیر اذان و سکی خواہ اذن
 حقیقہ ہر احکام **و سخن** انیس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الاضطرحتی لیراد احدہ اہل الخلاء
 من الخلاء رواہ الترمذی و ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی اس سے کہا تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم جاہا راہ دہ کرتی سنجانہ کا نہو
 پھر ایسا ہر ہا سنگ کہ نہو کہ تھی زمین سے روایت کی یہہ ترمذی اور بودا وونی دارمی نے **ف** یہہ ہی ایک دب ہی استنجی کا کہ نہو ضرورت
 کے ستر کہوگی پس ضرورت چھی پڑتی ہی کہ قریب ہوتا ہی زمین سے پہلی ہی کہو نہا ستر کا جاہ زمین خواہ گہر میں یا سنجانہ پھر ہر خواہ چکل میں پ

پرتی زن پس یہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نہ کرے اور گناہ بہین یعنی جبکہ فی دیکھی نہیں تو گناہ بہین عیاد کرنا اسکا اہم ہی اور جہان تہین ہر کو لوگ
دیکھیں کہ تو ضروری پردہ کرنا نہ کرے گا اور ضرورت میں اگر پانچا نہ پھری تو دیکھیں والو تو ہر گناہ ہی ضرورت ہی بہم مراد ہی کہ پردہ نہ ہم
پہنچی اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت میں مجبور ہی اور تو وہ پشت کی طرف کر ٹیکو اسے فرمایا کہ الکی ستر کا پردہ دامن غیر وہی ہی کر سکتا
نجات بھی کی کہ اوپر پردہ کرنا مشکل ہی **وَعَنْ** عَدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَبُولُ أَحَدٌكُمْ كَوْمَةً مَسِيحَةً ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَنْسَاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهَا أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهَا
اور روایت ہی عید الصبر بن مفضل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پشاب کر ہی کہ ہمارا بیخ غسل خانہ اپنی کی پھر نہادی اور
یاد شو کہ ہی او میں یعنی عاتق سی عید ہی کہ نہائی کی جگہ پشاب کر ہی بہم وہین ہاؤں نو کر ویلی کی اکثر دوسرے پیدا ہوتی ہیں اس ہی روایت
کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی فی مگر ترمذی نسائی فی بہین و اگر تا م یقتل عید و ترضاً فیہ اکثر دوسرے اس ہی پیدا ہوتی ہیں کہ وہ جانی
سجھ ہو جاتی ہی اور اوپر پشاب ہی بانی ہن سو میں دلین پیدا ہوتا ہی کہ آیا اسکی چہینیں پڑی ہن یا بہین اور رفتہ رفتہ وہ دلین حجاب
پس اگر زمین غسل خانہ کی سی ہو کہ چہینیں اوپری اسچہ کر پڑتی ہن یعنی ریتل ہو یا او میں ہر پردہ ہو کہ ذرہ سا پشاب ہی نہ رک نہتا ہوسب
تکلیا ہا ہوتو بہین مکر وہ ہی او میں پشاب کرنا وہی احمدیث میں تیز ہی ہی نہ تیزی **وَعَنْ** عَدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدٌكُمْ فِي حُرْمَةٍ أَوْ فِي رِجْلِهَا أَوْ فِي رِجْلِهَا أَوْ فِي رِجْلِهَا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پشاب کر ہی ایک ہمارا سوراخ میں روایت کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی فی اس ہی کہ سانب چھو
منزل کر پناہ نہ پہنچاوی یا اگر او میں صنعت جانو ہر گناہ تو وہ ایذا یا بیگاہ اور عضوون فی کہا ہی کہ وہان جنات رہتی ہن چنانچہ منقول ہی کہ سعید
عبادہ خزرجی صحابی فی پشاب کیا ہمارا بیخ زمین حوران کی ایکس راہین او ٹکو جنون فی مارو الا اور او میں بہہ شہر پڑتی ہی سخن فتلنا
سید الخرج سعید عبادہ + قَدِيمًا بِيَسْمِينِ فَمِنْ حُطِّ فَوَادِهِ + اور عضوون فی کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پشاب ہی کی سی مقرر ہو تو مکر وہ بہین او میں
پشاب کرنا **وَعَنْ** مَعَاذِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَاءَ عَنِ الْمَاءِ عَنِ الْمَاءِ عَنِ الْمَاءِ عَنِ الْمَاءِ عَنِ الْمَاءِ
والظلال اہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ہی معاوی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پچو تم سبوں لعنت کی سی کہ میں چہینوں ایکس
کہ استیجا کرنا یعنی پانچا نہ پھرا اور پشاب کرنا کہا تو پورا راہ میں اور بیخ شایہ کی روایت کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ فی ف سبوں لعنت
کی سی یعنی سبیل میں نفل بد کی گذنی والی لعنت کرتی ہن بالگوں کی منفعت ہی فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور ہوار
کہتی ہن اولن مکانوں کو کہ لوگ حج ہوئی ہن باہین و اتین کر ٹیکو اور عضوون فی کہا ہی کہا لوں کو کہتی ہن اور سایہ خواہ درخت کا ہو کہو
اور حرج کا کہ لوگ نان سولی بیٹھی ہن اور انہی جانو رہتی ہن ہن **وَعَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحْسِبُ الرَّجُلُ أَنْ يَصْرِيحَ بِالْعَائِظِ كَمَا يَحْسِبُ أَنَّ عَيْنَهُ مَيِّمَةٌ تَنْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْتُلُ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی سعید ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ ٹیکوں دو داؤد
کہ جاؤن طرف پانچا نہ کی کہو لہنی والی ہن شہر گاہ اپنی دو ٹوا و باہین کرتی ہن پس تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہی اس ہی روایت
کہ یہہ احمد ابو داؤد و ابن ماجہ فی مردوں اور عورتوں کو حرام ہی کہ کہیں پانچا نہ پھری اسطرح چہینوں کہ ایک کا ستر دوسرا دیکھی اور باہین

کیا نہ حدیث خدیجہ کی یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے خرابی علم کی دی کہ حضرت گوہر بن کہی کہی ہو کر پاب کرتی نہ دیکھا تھا اور خدیجہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ یہی تا وہاں سبب تک اور نادرمانند و کم کی ہی اور جو کہ سبب تک ہوتا ہی وہ مستثنیٰ ہی : **وَعَنْ** زَيْنَبِ بْنِ جَارْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبْرِيًّا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَوَّلِ مَا أُوجِبِي إِلَيْهِ فَعَلِمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ عِصَاةً مِنْ الْمَاءِ فَضَخَّ بِهَا فَنَجَّهَ رَأَاهُ أَحْمَدُ وَ

الدَّقَطِيُّ **و** اور روایت ہی زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل کی اونکی پاس چہ اول و چہ خبر کی کہ وحی کی گئی طرف حضرت کی یہ کہہ لایا اونکو وضو اور نماز پھر جبریل نے وحی کی کہ پھر چہ کہ اور سکو شکر گاہ اپنی پر روایت کی یہ کہ ہمدار قطنی نے **و** جبریل نے وحی کی صورت بنا کر لی تھی حضرت کی سامنی وضو کیا اور نماز پڑھی اور حضرت یہ کہیں اور بعد وضو کی چہ کرنا پالی کا یہی دکھایا اور چہ بیٹا **و** سہر روایا از ارباب سنی کہ جہدہ **و** **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَحِ رَأَاهُ الزَّرْمِينِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْخَارِجِيَّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّأْيِيُّ مَثُورًا لِحَدِيثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی میری پاس جبریل پر کہا ای مجھ جو وقت کہ وضو کر تو بس چہ کر لی پالی یعنی شکر گاہ پر وضو کر لو اس کی یہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور شامی نے محمد کو یعنی بخاری کہ کہی ہی ابن علی ہاشمی روایت کہ نبی الا اس حدیث کا منکر احدیث ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَمْرٌو خَلْفَهُ بِكُؤُومٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَمْرُو فَقَالَ مَاءٌ تَوَضَّأْتُ بِهِ قَالَ مَا أَرَدْتَ كَمَا بَلَّتْ أَنْ تَقْضَاهُ وَكَوْنِي فَعَلْتَ لَكُنَّ سِنَّةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا پشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بس کہی ہی ہونے حضرت عمر سے کہی حضرت کی لڑائی لیکر پالی کا بس فرمایا کیا یہی پہلی عمر بس کہا پاشے کہ وضو کرنا ساتھ لے لیا کہ نہیں حکم کیا گیا میں جبکہ پشاب کرو نہیں یہہ کہ وضو پڑھی کروں اور اگر کرنا میں البتہ ہوتا یہہ سنت روایت کی یہہ لہو داؤد ابن ماجہ نے **و** یعنی حکم بطریق خوب کہہ میں کیا گیا ہوں کہ ہر وضو بعد پشاب سے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ میری کام کیا کروں تو ہو جاوی یہہ کام سنت ہو کہہ پس سنت ہی یہاں سنت ہو کہہ مزاجی و نہ ہتھی کرنا ساتھ پالی کی اور ہمیشہ با وضو ہونا مستحب بلا خلاف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتی تھی اور جو کلام بولتی تھی اس کی حکم ہی کرتی تھی اور بولتی تھی اور یہہ یہی معلوم ہوا کہ سنت ہی حضرت کی امور بہا ہی یعنی حکم ہی دسکی کر کیا اگرچہ ہنوز فرض در یہہ یہی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلام بولتے تھے اور آسانی امت کی کہی ترک کر دیتی تھی **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَذِهِ آيَةُ مَا نَزَلَتْ فِيهِ رَجُلٌ يُحِبُّ أَنْ يَتَطَهَّرَ وَأَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَّنِي عَلَيْكُمْ فِي الطَّهْرِ فَمَا ظَهَرُوكُمْ قَالُوا نَوَضَّأُ الصَّلَاةَ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَفِي بِالْمَاءِ قَالَ قَدْ وَدَّكَ صَلَاتُكَ رَوَاهُ أَبُو بَرَكَةَ

اور روایت ہی ابی ایوب اور جابر اور اس سے تحقیق یہہ یہ جب نازل ہوئی بیچ اوکل یعنی سجدہ پاکی مرد میں یعنی انصاریں ہی درست کہتے ہیں یہہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست کہتا ہے خوب پاکی کرنا اور کون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ انصاریں تحقیق اللہ تعالیٰ تعریف کی ہی تمہاری چہ طہارت کی پس کیا ہے طہارت تمہاری عرض کیا اور ہونے کی وضو کرتی ہیں ہم وہی نماز کی و غسل کرتی ہیں ہم جنات سے یعنی جیسا کیا اور مسلمان کرتی ہیں اور ہتھی کرتی ہیں ہم ساتھ پالی کی یعنی بلندی ڈھیلوں کی فرمایا پس وہی سبب لہر ہم پڑو اور سکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **و** یعنی انصاریں ڈھیلوں

اور پائی سی انتہا کیا کرتی تھی ہی سب سے اعلیٰ فضیلت میں بہت زیادہ تھی حضرت بل سبب اور کجاوہم کہ فرمایا وہ یہی ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری
 اسی سبب کی ہی پس لازم یہ کہ اور کجاوہم سخن سلمتان قال قال بعض المشرکین وهو یستہزیء ارقی لک الری صاحبکم
 یعلمک حشی الخسرات قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلة ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفئ
 یدون ثلاثۃ اشجار لیس فیہا ریحیم ولا عظم رواہ مسلم رواہ احمد واللفظ لک
 مسلمان ہی کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکوں میں ہی درود ہوتا تھا یعنی مسلمانوں کی تحقیق میں کیتا ہوں صاحب کہا کہ یعنی حضرت کرکہ کہلاتی ہیں نکو
 جسے چیر بہا تکا کس طرح بائخانیہ کی بیٹی کی کہانتیں ان یعنی یہہ جای ہوئی کی ہنہ سے حضرت اریکہ ہر بہت نیتیں میں ازراہ غیبت کی جہوں یہ ہوئی
 تاتی ہیں بہہ کہ مسلمان کی حکما بائخانیہ جانی کی بیان کی کہ حکم کیا ہی کہو یہ کہ فیہ کہ سطر ہوتے ہوتے کہ میں ہم یعنی استنجی کی ہی اور نہ استنجی
 ہم ساتھ درمیں ہاتھوں اپنی کی دررہ کفایت کریں ہم میں تہہ ہوں ہی کہ ہر نہ ہوا ہون بخا سے یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ تہہ کی روایت کی یہہ
 سلمی اور احمدی اور لفظ اسطی اسکی میں و ستس عن عبد الرحمن بن حسنہ قال خرج علينا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وفي يده الدقة فوضها ثم جلس فقال اليها فقال بعضهم انظر الى يحيى يقول مما يقول المؤمن فوسوا
 النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال وينحك اما علمت ما اصابت صاحب بنی اسماء بیل کانوا اذا اصنابهم البول
 فوضوه بالمقارین فضمهم فغلب في قبره رواہ ابوداؤد وابن ماجه ورواه السنن عن ابي عبيد اور روایت ہے
 عبدالرحمن بن حسنہ صحابی ہی کہنا سکی ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہی ہانہ میں ڈال ہی پس کہا اور کجاوہم سائنہی ہی بہہ ہو
 پس پنا کی طرف سے وکس پس کہا نئے مشرکوں کے دیکھو طرف اعلیٰ کہ شتاب کرتی میں جیسی شتاب کرتی ہی عورت بس سنا یہہ حضرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم
 نی پس فرمایا وہی ہی تجھ کو کیا نہیں جاننا تو وحیر کہو کہ پوچھنی جنی اسٹریل کی بار کجاوہم کی آکٹتھن کو اور میں ہی عذاب پہو چا سبب مشرکوں کی جی بات ہی
 تے ہی اسٹریل جو وقت پہنچتا اور شتاب کاٹ ڈالتی ہی وکو قینچے سے پس منع کیا اور کجاوہم کی نی پس عذاب کیا گیا چ قبرانی کی روایت کی یہہ
 ابوداؤد اور میں ماجری اور روایت کی بہت سالی علی عبدالرحمن ہی و ہونہ نی ابوروی سے ہی اسٹریل کی شریعت میں بہہ ہما کہ اگر عجا است بدنگو
 گئے تو دن کا گوشہ چیل ڈالتی در اگر بیکو گئی تو دن کا کیر کڑواستی پس یہہ بات اولی شریعت ہوں اگرچہ پسیدہ ہی لیکن ظاہر میں خلوات عقل کی
 معلوم ہوتی ہی کیوں کہ میں شریعت وال کا ہی پس فرمایا کہ جیسی بات کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ جیا کی منع کرنی بطریق اولیٰ عذاب
 کی میں کیوں کہ پر وہ اور جیا کرنی ازراہ شریعت و عقل کی دو گئی جی ہی سخن ^{مرا} ان الا کہ نفس قال رایت ابن عمر انا سخ
 را حلتک مستقیل القبلة ثم جلس بيوت اليها فقالت ابا عبد الرحمن ليس قد هي عن هذا قال بل انما
 شي عن ذلك في القضاء فاذا كان ببيتك وبين القبلة شي يستذكرك فلا بأس رواه ابوداؤد اور روایت ہے مروان اصنف سے
 کہا دیکھا یعنی عبدالرحمن عمر کو کہہا یا او ہوں نی اوٹ اپنا اسمنی قبیل کہ پہر تہہ ہی پشا کی طرف اور کی پس کہا یعنی ہی ابوعبدالرحمن کہ کتبت عبدالرحمن
 بن عمر کی ہی کیا ہنہ منع کیا گیا اس کہ ہنہ میں بلکہ سو بلکہ ہنہ منع کیا گیا اس ہی بیج چکل کی پس جو وقت ہو در میان تیری اور در میان قبیل
 کوئی چیز پر وہ کی ہی تجھ کو بس کچھ ہنہ منع ناقہ روایت کی یہہ ابوداؤد نی ہے ہا یہہ قول علی بن عبد الرحمن عمر کا اس مقدمہ میں دلیل ہنہ ہو سکا کہو نہ پہلی
 گندہ ہی چکا ہی کہ یہ دلیل پکڑتی ہی حضرت کی فعل ہی کہ حضرت کو قبیلہ طیرت پشت کی ہوتی بائخانیہ بہتی دیکھا تھا پس و محفل ہی احتمالات کو چنانچہ
 بیان رسکا اور پہو چکا ہی پس جو فعل محفل احتمالات کا ہوتا ہی وکو دلیل پکڑا صحیح نہیں اور علاوہ اسکی حضرت کی اکثر شہنوں ہی ہی معلوم ہوا کہ

یہ مکرم علم ہی تفسیر کمال کی نہیں ہے۔ امام اعظم صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی باہمی ان میں سے
 اللہ علیہ وسلم اذ احبہ من انہ لہ قال لکن للہ الذی اذہب عرقی الاذی وعا کانی رواہ ابن ماجہ
 اور روایت ہے اس ہی کہ ابی بنی سلمی السدوسیہ جو بوقت تکلیف یا سجاہت ہی کہتی ہے کہ تیرے واسطے اس کی کہ جسی دور کی جسی ایذا یعنی یا سجاہت اور عافیت وہی
 مجھ کو روایت کی یہ ہے بن جبرئیل اور بعضی روایت میں یہ ہے عافیت ہی کہی ہے احمد اسلانی اور بعضی ہی ابو یوسف والبی علی بن یونس ہی اس خیال کر ہی شخص کہ
 یہ دونوں تین کیا عجب ہیں لیکن اکثر لوگوں کی لین خیال ہی انکا نہیں گذرنا **وعن ابن مسعود** قال لما قدم وفد الجند علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم قال قائل یارسول اللہ انہ امنتک ان یستنحی بعضہم اور وہی اور وہی اور وہی فان اللہ جعل لکافہا رزقا فہم انہ
 اللہ صلعم عن ذلک ذاد ابو داؤد اور روایت ہے ابن مسعود ہی کہا ہے جب جموں کی حضرت نبی معلوم کی پاس کہا اور چونکہ ہی رسول خدا کی منع
 کہ وہ اپنی امت کو یہ کہہ سنا کر کہ یہ نبی کی یا بدی کی یا کوئی کی پس تحقیق السدوسیہ پیدا کیا ہی واسطے ہماری بیچ ان چیزوں کی رزق میں منع کیا کہ رسول خدا کی
 علیہ وسلم ہی روایت ہے کہ یہ لوگوں کو روٹی **ف** ہماری خوراک جن کی ہی اور لید خوراک اولی جانوروں کی اور کوئی ہی ہی فائدہ اور نہائی میں یعنی بیجان میں
 اور یہی سکتی ہیں اور روشنی کرتی ہیں اس ہی سکو ہی رزق و نکا کہا **ح باب السواک** ابھی بیچ بیان سواک کر سکتی **ف**

سواک کرنے سنت ہے ساتھ نفاق علماء کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری نزو کا اور وقت وضو اور نماز کی نزدیک تھی کی اور پہلی نماز فجر اور ظہر کی بہت تاکید ہے
 اس کی اور کہا ہی علماء کی کہ چالیس حدیثیں سواک کی فضیلت میں قہ ہوں ہیں اور فائدہ سواک کی ہر ایک ہی اور تو بہت ہی ابھی بہت ہیں اور سواک کرنے کی مجلسین اس طرح کہ
 رال سکتی جاوی کر وہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علماء اور بزرگوں کی اور سواک کرنے میں حال میں سنجیدہ ہی ہی اور نہ دیکھنا وضو اور پڑھنے ہی قرآن کی اور زردی دانہ توکل اور
 اور فرزند بگڑنے مونہ کی سبب ہی باپ سنا بہا بہک کی اس لیے کہانی خیر بد لوگ اور ماخذ ہر ایک زیادہ سنجیدہ اور سواک چاہی کہ درخت کر دی ہی ہو اور
 کے بہتر ہی سنا سنا خیر حدیث ہے ہی اور پر کاری سواک کی ماخذ ہر ایک چاہی اور بیچ درنگ کی مقدار ایک ناشت کی ہو وی اور چاہی اور پھر خزانہ انون کی سواک
 کری زلیخان برلاس سوسوٹے چلتے ہیں اور چاہی کہ وقت کھلی کی کری اکثر عالم ہی کہتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ پہلی وضو ہی کری اور اگر کہہ ہو وی بسک پاس کر
 یا دانت ٹوٹی ہو وی ملی دین اہمہ کی ذمگی ہی اور کہا امام نووی نے سنجیدہ سواک کری ساتھ ملو کی لڑی کی اور اگر سواک کی نرم زیکو تیر وغیرہ ہڈ
 زو صاف کری دانت ساتھ سنجیدہ ہی کہ دور کری ہمہ کی مونہ کی مثل موٹی پیر کی اور اوکلی کا اور سنجیدہ سواک کری شروع کری دین طرف ہی **ح ع الفضل**

الاول فضل ہے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشفق علی امتی لاصغر
 بتا خیر العشاء وبالسواک عند کل صلاۃ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر
 البتہ حکم کرتا اور انکو ساتھ تاثیر کرنی عشا کی اور ساتھ سواک کی ایک نزدیک نماز کی روایت کی یہ ہے بخاری مسلم ہی **ف** یعنی اگر کوئی یہہ ڈرنہ ہونا کہ میری امت پر
 دشواری پڑے گی تو فرخ کرنا میں بتا تاثیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک اپنی رات تک میں سے انکا سنجیدہ نزدیک جو سواک امام شافعی کی اور فرخ کرنا میں
 سواک کرنے نزدیک ہر نماز کی یعنی نزدیک حضور نماز کی میں مقبیل حضرت کا اس سبب ہی کہ یہہ دونوں مابین بہت سنجیدہ ہیں اور میری فضیلت کہتی ہیں **ع**
عن شیخ بن ہریرۃ قال سالت عائشۃ بائی کان یبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ادخلتہ قالت باللسۃ رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہے شیخ بن ہریرہ ہی کہا کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ ہی کہ ساتھ سنجیدہ ہی شروع کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت دخل ہوتی ہی اگر
 کہا حضرت عائشہ ہی شروع کرنے سواک کی روایت کی یہ ہے سلمی **ف** ہماری گھڑی میں حضرت تشریف لاتی تو پہلی سواک کرنے یہہ بات سبب طافت خراج
 اشرف کی ہی کہ اسیا اگر سبب بہت چپ سے کہی مجلس میں اور کلام کر کے لوگوں ہی مونہ میں کچھ تیر گیا ہو تو دور ہو جاوی اور یہہ حقیقت میں تعلیم ہی امت

کی یہی کہ اپنی گہری گونسی اچھی طرح صحبت کہیں مانتہنہا پائے گی کی حتی کہ کلام کرے گی ایسی اور ضابطہ ہوگی ایسی سواک کہ ڈالاکرین تاکہ کوئی موجب تیرگی
 موندہ کی ایذا نہ پادوی اور کہا گیا ہے کہ سچ سواک کر کے تیرگی مرفا نہ ہونا دینی اور نکاہی بہی کہ یاد رکھنا کہ شہادت کو نزدیک سوت کی اور افزون کہانی من سطر
 کی ضرورتیں اولیٰ اور نکاہی بہی کہ پہل جاوے گا کہ شہادت کو یعنی وقت سوت کی یا سیدھا ہو اس اور کہا ابن حجر نے کہ ناکہ یہی شخص کو داخل ہو وی گہرا
 یعنی میں یہ کہ اتنا کہری ساتھ سواک کی ایک سی ہونہ میں خوشنویس تہی اور بہت سلوک تو ہا ہی گہر والوں ہی نہ **وعن** حدیث
 قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوة تجدد من الیکل بشیئ من فاه بالسواک متنقحاً علیہ
 اور روایت ہی حدیث ہی کہا ہی تھی صل علیہ سلم حروف کثری ہوتی نماز تجدید کی ایسی را کہ کوئی اور در ہوتی ہونہ اپنا ساتھ سواک کی روایت کی
 بخاری سلمیٰ **وعن** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ الْعَقْلُ
 الْحَبِيبُ وَالسَّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأظْفَارِ وَعَسَلُ الْبُرْجِمْجَمِ وَتَغْتَابُ الْوِطْوِیِّ وَالْقَائِلَةُ وَالْتِقَامُ الْمَاءِ بِاللِّحْفِ
 قال الراوی ونسبت عائشہ اذ ان تکون المضمضة رواہ مسلم وفي رواية الجحان بدل إعطاء اللحية ثم احسن
 هذه الروایة فی الصحیحین ولا فی کتب الحمیدین ولكن ذکرها صاحب الجامع وكذا الخطابت فی
 معالیر السنن عن ابی داؤد وروایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دس چیزیں
 ہیں فطرت سی یعنی چیزیں کہ تین ایک تو کم کرنا لیونہ کا اور بڑھانا اور تہی کا اور سواک کرنا اور ناک میں پانی دینا اور ریشوانا ناخون کا اور دہونا چاہیے
 سیکو اور دور کرنا بال بخون کی اور موندنی بال زیر ناک کی اور کم کرنا پانی کا یعنی ہتھکانا ساتھ پانی کی کہا روایت کرے والی ہی یعنی مصعب ثمالی کا
 ابی داؤد ان کی بیان دسویں چیزیں ہیں گمان کو تین گریہ کہ ہر کھلی کر کے روایت کی یہی سلم فی اور بچا ایک روایت کی غصہ کرنا بل بل طرائق خارجی کی یعنی
 ہر بات مصابیح والی کی کہی در مشکوٰۃ والا یہ کہتا ہی کہ تین پانی میں اس روایت کو صحیحین میں بخاری سلمیٰ اور نہ بیچ کتاب حمیدی کی کہ جامع ہو
 صحیحین کو دیکھ کر کیا اور سکو صاحب اصح الاصول ہی یعنی ہی کتاب میں اور ہی طرح خطابی ہی محالم السنن میں ابی داؤد ہی ساتھ روایت مجاہدین باہر
کے دس چیزیں ہیں فطرۃ سی یعنی یہ دس چیزیں سب انیا صلوات اللہ سلامہ علیہم کہ شریعت میں سنت ہیں اکثر حکما کی نزدیک معنی فطرۃ کی ہی ہیں اور
 سواک اسکی اور اقوال ہی شرح میں فصل ہوئی ہیں اسطرح خود درازگی کی ہی برکف کا کیا اور کم کرنا لیون کا روایت مختار میں ہی کہ لیون کتر فرمایا ہی کہ
 اسطرح کتر وادی کرنا را اور سکو معلوم ہوئی لگی اور ایک روایت امام اعظم ہی کی ہی کہ لیون مقداری ہون کی چاہیں اور غازیون کو زیادہ ہی کہتے
 جائیں میں کہ باعث وحشت کی ہیں تو منکر نظر و عین در اسطرح کتر واکہ اور نکان نشان ہی بڑا ہی در روزہ وانا اور نکا مکروہ ہی اور بعضوں ہی حرام کہا ہے
 اور بعضوں ہی اسکو ہی سنت کہا ہی اور ڈاڑھی بقدر دیکت ہی کی دراز چاہی کم اس ہے اور اگر اس ہی زیادہ ہی کہی جائے ہی بشرطیکہ جدا عندال سے
 نہ گذر جاوے اور منہ وانا اور پست کرنا ڈاڑھی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکوں کی ہی مانند انگلی اور ہونو کی اور وضع ہی اولیٰ کہ جکو دن میں حصہ نہیں
 کہ وگر وہ قلندری میں اور چوڑا ڈاڑھی کا بقدر قبضہ کی وجہ سے سنت اسکو ایسی کہی ہیں کہ ثابت سنت ہی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہیں
 اور بال ڈاڑھی کی لہنا نہیں ہی یا چوڑا نہیں ہی کتر واکر بڑا کر کے جائز نہیں لیکن مختار یہ ہے کہ کتر وادی دسویں ہی کچھ اور عورہ کی اگر ڈاڑھی نکل آوے
 اور سکو منہ واڈا نا خشبہ اور سواک کر کے سنت ہی بالاتفاق اور داؤد ہی کہا ہی وجہ سے اور احاق فی یہ ہی زیادہ کہا ہی کہ اگر اسکو قصد
 چوڑا کرنا تو باطل ہوگی نماز اسکی اور ناک میں پانی دینا وغیرین سنت ہی اور غسل میں فرض ہے حکم کلی کا ہی جو اگر مذکور ہوگی اور ناخون کسے
 کتر وادی اصل سنت ادا ہو جاوے لیکن اولیٰ یہ ہی کہ اسطرح کتر وادی اول میں ہاتھ کی اور نکلے شہادہ کا بہر سچ کی اور کچھ اور سکی پاس اور نکلے کا

یہی کہ جب تک نکاح حضرت عیسیٰ علیہ السلام فی ہنن کیا اور اور اجاسی یہی کہ بازرگہی نفس کو بری باقون ہی اول بعضی روایت میں آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیشا اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت نضر کیا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت خضر بن سفوان جو نبی اہلی صحابہ اس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین غننے کی ہو گیا پیدا ہوئی اہلی اور بعضوں فی حضرت کی غننے میں اختلاف ہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کی ایک غننے ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگانا ہی ساتہہ مشک کی اور بن حجر بنی کہا ہی کہ نبی جس کی ہرچین ہر فضائل نکل من وار دہوئی من اس سوس زیادہ من ح ع و سخن عائشہ ؓ قالَتْ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْتَدُّ مِنْ لَيْلٍ وَلَا يَهْتَدِي فَيَسْتَقِظُ إِلَّا يَسْتَوِضُ قَبْلَ أَنْ يَهْتَدِيَ رَأَاهُ أَحْمَدُ ابْنُ أَسَدٍ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنن سوئی آتوا اور نہ دنگو بس جاگتی مگر کہ سواک کرتی پہلی وغنوسی روایت کی یہہ احمد ابو داؤدنی فت اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت دنگو ہی آرام فرمائی ہی وقت قبلولہ کی بس یہہ سنت ہی شبیہ اسی کی سبب آسان ہونے سے جب تک سحر کہانی ہی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ سوئی ہی وہہ کہ سواک کر فی سنت مولدہ ہی سبب نیکی موہنہ من تفسیر آجاتا ہی اس سبب موہنہ صاف ہو جاتا ہی بہر احتمال ہی کہ حضرت مغنوں کی ہی دوبارہ سواک نہ کرتی ہونے پر اکتفا کرتی ہونے اور یہہ ہی احتمال ہی کہ وضو کی ہی دو بارہ ہوا کہ کرتی ہونے وقت الادہ وضو کی بازرگہی کئی کی والہ علم ح ع و عنہا قالَتْ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِضُ قَبْلَ أَنْ يَهْتَدِيَ رَأَاهُ أَحْمَدُ ابْنُ أَسَدٍ وَأَدْعَاهُ إِلَيْهِ رَأَاهُ أَبُو دَاؤُدَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرنے ہی پہن ہی جھکو سواک تاکہ دہو نہینا دسکو بس شروع کرتی من ساتہہ دسکی پس سواک کرنے ہی پہن دہوئی من دسکو اور یہہ سواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داؤدنی فت اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ سواک کو دہوئی ہی پہن موہنہ میں اس سے پہلے ہی تہیک لعا باک کی برکت سے پہلے ہی پہن سواک کو دہی تہیک سواک کرنے جو باقی ہی ہلو سکو بودا کہ لین اور یہہ لیل ہی بہر کہ سواک کرنے او سکی رضامندی ہی سکو دہنہ سے پہلے ہی معلوم ہوا کہ صاحب کعبہ نے لعا ب غیروسی برکت حاصل کرنے ہی ہی ح ع الفصل الثالث فضل مسیری عن ابن عمر ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أَسْرَأَنِي فِي الْمَنَامِ السُّوَاكُ فَجَاءَنِي مَرَجَلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ الْأُخْرَى فَنَادَتَا السُّوَاكُ الْأَصْغَرَ مَهْمَا فَذَقِي لِي كَبْرًا فَذَقْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مَهْمَا فَتَمْتَقَّ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر کی تحقیق ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ دیکھا میں ہی تین خواب میں کہ تین سواک میں فی مسیری ہاں دشخص ایک تین بڑا تھا دوسری ہی پس ارادہ کیا میں نے سواک کا چھوئی کو اور میں ہی پس کہا کیا وسطی سے مقدم کر دہی کو پس کو میں سواک بڑی کو اور دو نو میں ہی روایت کی یہہ بخاری سلم فی اس بزرگی سواک کی معلوم ہونے کی اسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑی کی دہی کو کہ فضل سے چھوئی ہی اور میں شہارہ ہی یہہ کہانا اور خوشبو وغیرہ لگا سکی دہی میں ہی پہل بڑی ہی ہی ح ع وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَسْرَأَنِي بِالسُّوَاكِ لَقَدْ خَشِنْتُ أَنْ أَخْفِيَ مَقْلَدَهُ فِي رَأَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی اسحاق کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہنن مسیری ہاں جبرئیل علیہ السلام کہ حکم کیا جھکو ساتہہ سواک کی تحقیق میں اس کے چیل ڈالو میں اگلی جانب موہنہ سبکی روایت کی یہہ بخاری سلم فی سبب یہہ کہ کہ کہ جبرئیل کی کہ استعمال سواک کا بہت کرتا ہوں خوش ہوتا ہی ہی موہنہ چلایا گیا و سخن أنس قال قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَثُرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السُّوَاكِ رَأَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی انس کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بہت

اور جب ایسا کرنا ہر ایک کا ساتھ ہی پانی کی درست زیادہ رکھتا ہوں میں بس کچھ خلاف نہ بڑا چر و عن عبد اللہ بن عباس قال تَوَضَّأَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا مَرَّةً اَلْبَخَارِي اور روایت ہی عبد اللہ بن
عباس ہی کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بائیں ہاتھ سے زیادہ کیا ہے یعنی اس سے پہلے روایت کی یہہ بخاری فی وسخن عبد اللہ
ابن تریدان الثیبی صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً يَدَا الْيَمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید ہی کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہہ بخاری فی وسخن عثمان اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اَرَيْكُمْ وَضُو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا مَرَّةً مَسْلُومٌ اور روایت ہی عثمان رضی عنہ ہی تحقیق او ہونوں نے
وضو کیا چھ مرتبہ کی کہ نام ایک جگہ کا ہی بس کہا کیا نہ دکھلاؤ نہیں ہو کہ وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بس وضو کیا نہیں تین بار روایت کی یہہ سلم نے
فت ان حدیثی معلوم ہوا کہ اعضا وضو کی کسی ایک ایک بار دہوتی او کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتی تھی اس
ایک ایک بار تو بیان جواز کی یہی دہوتی کہ یہہ ادنی درجہ ہی اور فرض ہی اتحد وصل وضو اس میں چوٹا ہی اور یہی طرح دو دو باہی بیان جواز کی لیج
دہوتی کہ وضو اس میں ہی جو با تا ہی اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہی اب زیادتی اس پر منع ہی اور بعض حدیث میں دہونا بعضی اعضا کا تین
بار اور بعضی کا دو بار اور بعضی کا ایک بار ہی آیا ہی اور بعضی کو تین بار اور بعضی کو ایک بار دہونا بعضی اعضا وضو کا گناہ ہی واصلی ترک کرنی
سنت مشہورہ کی لیکن صحیحہ یہہ ہی کہ گناہ نہیں ہو کہ یہہ ہی حدیث میں آیا ہی اور یہہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین با یعنی ہر ایک عضو وضو وضو ہی تین تین
دہونا پڑتا ہے اس میں یہہ معلوم ہوا کہ ہر مرتبہ ہی تین بار کیا لیکن اور روایت میں کہ دین میں تفصیل اعضا وضو کی دہوتی نقل کی ہیں چنانچہ روایات
صحیحہ گذری وہ ولایت کرنی ہیں اس پر کرم سر کا ایک ایسی کیا ترح و عن عبد اللہ بن عمر قال رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ عَجَلُ قَوْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوا وَهُمْ حِجَابٌ فَانْتَهَبْنَا
اَبْيَهُمْ وَاَعْقَابَهُمْ تَلَوَّحَ لَمْ يَسْهَأْ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اسْتَبْعُوا الوُضُوءَ مَرَّةً مَسْلُومٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہ کہا ہے ہی ہم
ساتھ ہمیں خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے طرف مدینہ کی پہاٹاک کہ جب وقت پہنچی ہم ایک پانی پر کہ تھا را دہن جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنا
نہ نزدیک نماز عصر کی پڑ وضو کیا اور وہ لوگ تھی جلدی کہ نیوالی پہنچتی ہی ہم طرف نکلی اور اڑیاں ان اوٹکی چلتی تھیں نہیں پہنچا تھا اوکو پانی میں آیا
بول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دای واصلی اڑیوں کی لگی ہو را کہ وضو روایت کی یہہ سلم نے ف جلدی کی معنی اس جگہ کی یہہ میں کہ طلب طلب
کے چلنے میں اور ہم ہی لگی پڑ گئی نزدیک اٹل ہوئی وقت عصر کی پہلی وضو کر نیکی یہی بس وضو کیا جلدی بسبب لگی وقت کی اور معنی
لفظ وکیل کی علانی گئی طرح پڑ گئی ہیں کہا ابھی رخ فی صحیحہ قول صحیح معنی ایک ہی وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن جہان نے حدیث ابی سعید ہی
کہ وکیل ایک لہی دوزخ میں اور فیضون نے ایک معنی شدت عذاب کی ہی ہیں اور فیضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی بیٹا اور لوہا کا دوزخ میں
اور فیضون نے کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ ہوتا ہی اور اصل اسکی معنی ہلاک اور عذاب کی ہیں اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حل کری اسکو اصل پہنچو
ہذاک عظیم اور عقاب لہیم ہی واصلی اڑیوں کی اڑیوں کی ایسی خاص عذاب اس ای فرما کہ وہ دہوتی گئی تھیں اور فیضون نے یہہ معنی
کہے ہیں کہ اڑیوں ہی صاحب اڑیوں کی مراد ہیں یعنی جی اڑیاں خشک گئی تھیں اوکو یہہ فرمایا اور پورا کہ وضو یعنی فرائض اور سنن اس کے
اذا کر دا وراک حدیث میں آیا ہی کہ اگر مقدار ایک سخن کی خشک دجا دی تو وضو درست نہیں ہوتا اور یہہ حدیث لیل ہی اس پر کہ دہونا بازا کا وضو

میں فرض ہے کہ اوسکی ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسج کا فی نہیں اور پھر نہ سب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت بنی اور خلافت اسکا کسی عالم سے کہ
 لائق اعتقاد ہے ہر ثابت نہیں ہوا اور جسکی کہ بیان کیا ہے وہ پھر بعد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام میں سے ہی مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور
 عبد اللہ بن زید کی کہ اذکو عاکی یعنی بیان کرنے والا وہ پھر بعد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی ہیں اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور
 املیک بن رضی اللہ عنہم مستثنی ہیں اس کے بعد حضرت ابو ہاشم کہتے ہیں کہ یہی ایسی مبارک وقت و ضوکی اگر سوزہ نہ پہنی ہوتی تھی اور عید میں ان گنت کہ
 مرتبہ تو آنے کو نہ ہوتی تھی اس باب میں وارد ہوتی ہیں اور یہ وہ عید اور برتر تکہ و سبکی حدیثوں بشمار میں وارد ہوا ہے اور عبد اللہ بن عمر رضی عنہم
 ہے کہ صحابہ مسج یا نو بر کیا کرتی تھی یہاں تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ لوہا کرتی وضو کی اور عید فرمائی اوسکی ترک پر اس پر ہوا اور
 فی مسج کو اور وہ سنوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان ہی روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے کہ کہا میں عطا خراسانی کو کہ بڑی تابعین میں سے ہیں
 آیا خبر تھی ہی تنجو کسی صحابہ صل اللہ علیہ وسلم کی مسج کرتی تھی قدموں اپنی پر کہا انہوں نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب میں یہ
 ہے کہ کتاب اللہ میں بھی حکم محسوس اور مشتبہ واقع ہوا ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فی کتب شہرت اور تو تہ کو نہ ہوتی
 ہے اذکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ اللہ کی یہ ہے پیشین گوئی نہ سب میں کہ باذکو مسج کرتی ہیں محض غلطی اور بڑا کرتی ہیں باسح ح
**عن المعتمد بن شعبہ قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نوحا فمستح بئنا صديقه وعكلى
 العمامة وعلى الحسين رواه مسلم** اور روایت ہے ضعیفہ تر بن شعبہ سے کہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسج کیا اور پانچ
 پیشانی ناپی کی اور گڑھی پر او روز و پھر روایت کی یہ مسلم نے **ف** سچ مقدار مسج کے اختلاف واقع ہوا ہے علماء میں امام مالک کی نہ سب میں سارے
 مسج کا مسج فرض ہے اور امام شافعی کی نزدیک مسج بعض مسج کا کافی ہے اگرچہ وہ تین مال ہوں اور امام ابو حنیفہ کی نہ سب میں مسج جو تہائی حصہ کا
 ہے اور دلیل بھی یہی ناصیہ کی ہے کہ گناہ صلیبہ کی ہیں جو تہائی حصہ سر کو آگی کی جائے سب مسج تمام مسج کا فرض ہوا تو حضرت ابو سعید ناصیہ کی کہفانہ
 کرنی اور گلاس ہی کہ کا فرض ہونا تو کہی بیان ہوا کہ گناہ کی فرض ہے اور گڑھی پر مسج کر کے یہ معنی نماز میں از
 بیان کی ہیں کہ جب حضرت جو تہائی مسج کا مسج کا فرض تھا اذکو کی تو وسطی کامل کر کے اور ادومی سنت کی کہ وہ مسج ساری مسج کا ہی بجای مسج
 سر کی گڑھی پر مسج کر لیا اور بعضوں نے یہ معنی ہی میں کہ احتمال کہتا ہے کہ حضرت نے مسج ناصیہ پر کر کے گڑھی درست کی ہوگی یا وہی فی مکان کیا
 مسج کا واصل علم اور مسج کا فقط گڑھی پر بغیر مسج سر کی جیسے کہ مذکور کرتی ہیں درست نہیں تبسوان ہا یعنی نزدیک مطلق گناہ امام احمد کی نزدیک درست
 ہے بشرطیکہ گڑھی طہارت پر پہنی ہوا اور تمام سر کو گڑھی نے ڈھانکنا یہ جیسے کہ مذکورہ کا ہی باسح ح **وعن عائشة قالت كانت
 النبي صلى الله عليه وسلم ما استطاع في شارب كلاله في طهره وترجله وتغلبه منغوع عليه**
 اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درست کہیں شروع کرنا وہی طرف سے جب تک ہوسکتا ہے ساری کاموں اپنی کو
 سچ طہارت اپنی کی اور گڑھی کرنی اپنی کی اور پانچوں پہنی اپنی کی روایت کی یہہ بخاری سلم نے **ف** لفظ استعمال میں شمارہ ہی ویرت کیا اور
 محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی میں دائیں طرف سے شروع کرنا درست کہتی تھی یعنی وضو میں دائیں ہاتھ اور داہان بالو پہلی دہوتی اور باہان
 چپے اور نہائی میں دائیں جانب پہلے دہوتی پھر بائیں اور یہ تین چیزیں بطریق تشبیل کی بیان کیں اور جو چیزیں کہ قبیلہ بزرگی کرنی اور زینت
 کسی میں سب اس میں نخل میں یعنی اذکو پہی دائیں طرف سے شروع کرنی جیسے کہ پڑا ہننا اور زانہ پہنی اور سوزہ ہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور سوزہ
 کرنی اور پانچا نہی سکنا اور سوزہ لگانا اور ناخون کتر والی اور بال نخل و لبون کی ذوالی اور سوزہ لگانا اور بال زینت کی یعنی اور مصافحہ کرنا اور گناہ

اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزیں کہ لائق بزرگی کہیں کی کہیں ہین میں دیکھو یا میں طرف سے شروع کرنا مسح ہے جبکہ باہم یا جاننا اور
 بازار میں جانا اور گناہ کی جگہ میں جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک نکلی اور نہ ہونکا اور دستیا کرنا اور کپڑی اوتارنی اور جوتی اوتارنی اور مانند کھلی
 اور حقیقت میں ان چیزوں کی باہم طرف سے شروع کرنا میں دیکھو کہ میں طرف سے ہی کی لازم آتی ہی مثلاً سجایا یا باہم یا نہ پہلی نکالا اور تکبیر دین پانوں کی
 نکلا اور بزرگ جگہ میں باقی رکھا اور چیز دیکھو قیاس کی پس یہہ سبب شرف اور بزرگی دین طرف کی ہی ایسی خوشہ دین ہاتھ کا شرف کی ہے

الفصل الثانی فصل دوم

ہے باہم ہاتھ والی پر اور ہسایہ دین طرف کا مقدم ہی باہم طرف کی ہسایہ پر ع
 ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا لبستهم و اذا اوضأتم فابدا و اربا یا مینکم رواه
 احمد و ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تو یعنی کوئی چیز اور جب وضو
 کرو تم پہن شروع کرو ساتھ دہنی طرف سے ہی کی روایت کی یہ احمد ابو داؤد نے **وعن** سعید بن زید قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه الترمذي و ابن ماجه و رواه احمد
 و ابو داؤد و عن ابی ہریرہ و الثعلبی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ زاد و ابی اؤدہ لا وضوء لمن لا وضوء لک
 اور روایت ہی سعید بن زیدی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہن وضو وسطی اور شخص کی کہ نہیں یا دنیا نام الہ کا وضو پہنی جسی تھا
 وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا اور سکا وضو پورا نہوا کہ سپر ثواب ملی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کی احمد ابو داؤد و ابی ہریرہ سے
 اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اونٹنی کا بپ سی اور یا دنیا احمد وغیرہ نے سچ اول سے پیش کی کہ نہیں ہاں واسطی اور شخص کی کہ نہیں وضو واسطی

ف امام احمد کی نزدیک اسم اللہ کہنی اتنا اور وضو میں واجب ہے اور جو عطا کی نزدیک سنت ہی یا ستراب ساعت سے یہہ الفاظ کہنی مشغول ہیں بجان
 اللہ العظیم و مجدود اور بعضوں نے کہا ہی کہ فضل ہی اسم اللہ الحسن الرحیم بعد اعمو طہرتی کی اور مشہور یہہ الفاظ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم و بسم اللہ
 اور عن ابی سعید عن ابی ہریرہ عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید عن ابی سعید
 قلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال استيع الوضوء وحل بين اهل الصابغ والبايع في الاستينساق
 الا ان تكون صابغاً رواه ابو داؤد و الترمذي و النسائي و ابن ماجه و الثعلبي عن ابی سعید الخدری عن ابیہ زاد و ابی اؤدہ لا وضوء لمن لا وضوء لک
 اور روایت ہی لقیظ بن صبرہ سے کہا کہ کہا ہی ہی رسول خدا کی خبر دیکھو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور ضلال کر در میان او دیکھو کسی اور خواہ
 پہنچا پانی ناک میں مگر یہ کہ تو روزہ دار روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول دیکھ میں الامام

ف خبر دو وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمای کہ جس سے متحقق ثواب کہیوں فرمایا پورا کر وضو یعنی فراموشی درستیوں اور کئی چیزیں طرح او اور ضلال
 کرنا ہاتھ اور پاؤں کی او دیکھو کہ اسنت ہے امام عظیم صاحب نے امام شافعی سے کہ نزدیک در یہ حکم اس صورت میں ہی کہ او دیکھو کہ جسب خلقت کی آیت ہے
 جدا اور کٹا ہوں اور اگر آپس میں ہی ہوں طرح کہ پانی بی جھکتا دین میں پہنچ سکتا او ضلال کرنا واجب ہے اور ہاں ہی نزدیک ضلال طرح کری کہ
 دین ہاتھ کی پتیلی باہم ہاتھ کی پشت پر رکھا کہ او دیکھو کہ دین ہاتھ کی او دیکھو کہ باہم ہاتھ کی میں ڈال کر ادلی ہو نہی ہی اور پاؤں کی او دیکھو کہ
 کا ضلال باہم ہاتھ کی چھٹکیا سی کری ہر طرح اور سکو دین پاؤں کی چھٹکیا کی نیچے سے داخل کر کہ ضلال شروع کری ہر طرح میں یہ نہی کر تا جاو
 ستی کہ دوسری پاؤں کی چھٹکیا کٹ نیچے اور حد ناک میں باقی دین کی پہنچے کہ باقی نہ نہ ناک پہنچے اور بالنتہ او سکا یہہ ہی کہ وہ ان سے لگی گنڈ جاو
 پس یہہ مبالغہ کر روزہ سے نہو وہی تو کری اور روزہ دار کو کہ وہ ہی اور کئی کرنی اور ناک میں باہم ہاتھ کی دینا امام عظیم سے کہ نزدیک وضو میں سنت ہے

وعن ابن فضال ورواه شافعی کی نزدیک دو ترمذی تہ ہیں **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ تَحَلَّلَ أَصَابِعَ يَدَيْهِ بِكَ وَبِرَّ جِلْدِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَهَوَّهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ**

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیوقت کہ وضو کرے جو اس خلال کر در میان انگلیوں ہاتھوں کی اور باؤں پر

کے روایت ہے ترمذی نے اور روایت کی ابن عباس نے مانند اس کی کہ ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** خلال ہاتھوں کا بعد ہونی ہاتھوں کی کرمی اور خلال

پانوں کا بعد ہونی اور ایک افضل یونہی ہی ہے **وَعَنْ الْمُتَوَدِّعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدَيْهِ بِكَ وَبِرَّ جِلْدِكَ وَبِرَّ جِلْدِكَ وَبِرَّ جِلْدِكَ**

صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے یعنی خلال کرتے انگلیوں پانوں کی ساتھ چنگلیاں انہی کی یعنی بائیں چنگلیاں سے روایت کی ہے ترمذی اور

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** معنی یہ کہ کہہ میں کہ خلال کرتے تھے جس کے روایت صحابہ میں لفظ **بِرَّ** کا آیا ہے جس سے یہ دلیل ہے کہ بائیں چنگلیاں سے

خلال پانوں کی مستحب ہے یا معنی یہ کہ کہہ میں کہ پیر کی تھی چنگلیاں انگلیوں پانوں کی پر اس صورت میں یہ دلیل ہو گی اس کی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے

ع **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفَّاءً مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَتِّهِ**

مُخَلَّلًا بِرَبِّعِيَّةٍ وَقَالَ هَكَذَا أَمْرِي بِرَبِّي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے انس سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے ایک چلو پانی

سے پھر غسل کرتے اور سکو پانچ تہ ترمذی نے اس کی پس خلال کرتے ساتھ اس کی اور فرمایا اسے طہر سے حکم کیا مجھ پر دروگھا میری بی بی نے اسے

وحی خفی کی روایت کی ہے ابوداؤد نے **ف** یہ خلال مستحب ہے بعد ہونی ہونہل کرمی اور طور و اسکا یہ ہے کہ انگلیاں پانوں کی نیچے داخل کر کے

اور اوپر نکالے **ع** **وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَلِلُ بِحَيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْرَافِيُّ**

اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال کرتے ڈائری انہی کی روایت کی ہے ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ**

قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَيْفَهُ حَتَّى انْفَكَّهَا ثُمَّ مَضَمَّ ثَلَاثًا وَأَسْتَلْشَقَّ ثَلَاثًا وَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَمَّرَ ثَلَاثًا

وَسَمَّ بِرَأْسِهِ فَسَرَّ أَنْ تَغْسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهْوَرِهِ فَشَرَّبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ

ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أَمْرًا بِكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّ وَأَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی حبیب سے کہا دیکھا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا پس دروہنی دونوں ہاتھ اپنی بیانات کہ پاک کیا اور کو

پھر کلی کی تین بار اور ناک میں پانی دیا میں بلور جو ہا ہونہ پانچ تین بار اور دونوں ہاتھ کی تین بار اور سر کیا اسے پانی کو ایک بار پھر دروہنی دونوں

پانوں کی نیچے تھکی پھر کھڑی ہوئی پس بائیں ہاتھ پانی وضو پانی کا اور پیا اور سکو کھڑی پھر کہا حضرت علی نے دوست رکھا میں یہ کہ وہ کہا وہ میں سکو

کہ کس طرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی ہے ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کی پانی تین برکت آجاتی ہے اس لیے اور سکو پانچ ہاتھ

پانی کھڑی ہو کر پینا ہے جانوسی **ع** **وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ لَمَّا جُلُوسٌ نَظَرُ إِلَى عَلِيٍّ جَلَسَ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ يَدَهُ الَّتِي فِيهَا فَسَمَّ**

فَمَضَمَّ وَأَسْتَلْشَقَّ وَنَزَلَ بِيَدِهِ الَّتِي فِيهَا فَعَلَّ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَمَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهْوَرِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا طَهْوَرُهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھی ہوئی دیکھی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وقت

کہ وضو کرتے تھے میں نے دیکھا کیا ہاتھ بنا ہاں میں پس پھر ہونہ پانچ تین بار اور ناک میں پانی دیا اور ناک ساتھ بائیں ہاتھ میں پانی کی کسا

بہن میں بائیں ہاتھ جو شخص کہ خوش گل اور سکو بہہ کہ دیکھی طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہ ہے وضو حضرت کا یعنی مانند وضو کی

روایت کی یہہ دارمی نے **ع** مفسود راوی کو بیان یہہ تھا کہ کیفیت کلی اوزناک میں پانی ذمی اوزناک منشی کی بیان کر ہی اور باقی وضو معلوم تھا اس لیے زبیر بن کبارح **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمَّصَ وَاسْتَشْتَقَ مِنْ كَفِّهِ قَلِيلًا فَقَالَ ذَلِكَ لَأَنَّ آبَاءَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّرْمِذِيُّ** ہی عبد الدین زبیر بن کبارحی راوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے کی اوزناک میں پانی دیا ایک کپڑے سے کیا یہہ تین بار روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ع** کیا یہہ یعنی مجموعہ ایک تین بائیس ہیں دو جمال میں یا یکہ کل کی اوزناک میں پانی دیا ایک کپڑے سے تین بار یہہ طرح کیا یا یہہ کہ تین کلیان میں چلو سنی کین یہہ یہہ طرح تاکہ بن پانی عیامین بار بار اخیر سنی مناسب تراور مطابق اکثر روایات کی میں اور ایک جمال میں دوسری ہوسکتا ہی کہ یہہ دو لوگوں میں ایک ہر ایک تہہ ہی کین دو طرفہ تہہ نہ لگا با اور یہہ طرح یہہ یہہ خیالات اور یہی حدیث میں ہے **ع** **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّحَ يَدَيْهِ بِمَاءٍ وَأَذْبَنَ بِأُظْفَارِهَا بِالسَّبَّاحَاتَيْنِ وَظَاهِرُهَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ** اور زبیر **ع** ہی ابن عباس ہی تحقیق ہی صلعم ہی مسح کیا سبزی کا اور دونوں کانوں ہی کا اندھا رنگی ساتھہ دونوں کانوں ساتھہ ہاوت کی اور پراونگی ساتھہ انکو ٹھونکی ہی کی روایت کی یہہ نسائی نے **وَعَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّهَا سَرَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُورٍ فَالْتَمَسَتْ سَرَاةَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَذْبَرَ وَصَدَّ عَيْنَهُ وَأَذْبَنَهُ مَرَّةً وَآجِدَةٌ وَفِي سَرَاةٍ فِي آتَاهُ تَوْصًا فَادْخَلَ اصْبَعِيهِ فِي بَحْرِ آذُنَيْهِ سَرَاةَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التَّرْمِذِيُّ الرَّزَايَةَ الْأُولَى وَأَجِدَ بْنَ مَاجَةَ الشَّاذِلِيُّ** اور روایت ہے رجب نبوت مفسود ہی یہہ کہ اوزن ہی دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے کہا پس مسح کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اظہر جاننے کے اور سے اور جو پہلے جانب ہے اور ٹھونکی ہی کو اور کانوں ہی کو ایک بار اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق دہنوں ہی وضو کرنے میں نفل کین دونوں کانوں کے ساتھہ دو طرفہ اور انوں کانوں ہی کی روایت کی یہہ ابو داود ہی اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دو طرفہ لفظ صغیرہ اور اذنیہ عطف کی گئی ہیں لفظ راسہ پر کہو عطف خاص عام ہیں یعنی مسح کیا ساتھہ بانی سر کی یعنی جو بانی کی مسح سر کی ہی یا تھا اوس کے انکو جو مسح کیا چنانچہ ذیل نام عظم صاحب کی ہی ہی اور صغیر کہتی ہیں اس جگہ کہ در میان کان اور ایک ہے اور جواباً اس کے کہ چوبیسے چوبیسے صغیرہ اور اذنیہ عطف کی گئی ہیں اور بن مالک ہی کہ صغیر اوزن انکو کہتی ہیں کہ در میان کانوں اور نامیدہ کی ہیں دونوں طرف سر کی پس یہہ یعنی مناسب ہیں یہہ کہ اوزن شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی چیز تین بار مسح کر کے کہ کیا سنت ہی یا نہیں پرا اکثر علماء فہمی کہتی ہیں کہ ایک بار ہی مسح کر ہی چنانچہ فہنون ابو سعید کہتے ہیں ابو داود روایت کی ہے کہ حضرت عثمان ہی کہ صحیح ہے تین وہ دلالت کہتی ہیں کہ مسح ایک بار ہی اور منشی نے کہا ہے کہ تین بار مسح کرنا ساتھہ ہی بانوں کی بدعت ہی لیکن ہا میں کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی ہی مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی نام عظم سے **ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْصًا وَأَنَّهُ مَسَّحَ سَرَاةَ يَمَانِهِ غَيْرَ فَضِّلٍ يَدَيْهِ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْنِدُ أَبِي عَبْدِ الدِّينِ زَيْدِ بْنِ حَقِيقٍ وَنَ فِي دِيكَا نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَصَّوْكَأُ** اور مسح کیا سر پہنے کو ساتھہ پانی کی کہ نہ تھا چاہا ہوا تھوں ہی یعنی اوزن پانی بیکہ مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی یہہ سلم نے لیکن ساتھہ زبیر روایت کی کہ اوسین اور حفصہ وضو کی دہنوں کا ہی ذکر ہی **ع** تحقیق کہ کتابوں میں مذکور ہی کہ اگر کوئی انہہ ہو چکا اور ترمذی اوسکی جو بانی ہی اوس کے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جانا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور وہ کسی ترمذی باقی ہی تو اوس تراوت ہی مسح درست نہیں اور ایک حدیث ہی اس باب میں نفل کرتی ہیں ابن مسعود ہی اور حضرت میں ہی ساتھہ روایت میں ایسے عمل نقل کیا ہی بار غیر من فضیل بدیہ کہ لفظ غیر ساتھہ بسک ہی یعنی مسح کیا ساتھہ

پانی کی کہ بانی رہا تھا، تہہ میں بعد ہنری کی لیکن صحیح روایت یہی ہے جو حق میں مذکور ہوئی، نیز اولیٰ تو یہی ہوگا، نیا پانی لی اور جائز ہے، یہی ہرگز ہا نہیں
 کی باقی ہے، پانی ہی صحیح کر لیں **وکن** ابن امامتہ ذکر وظیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یسبح
 المساکین وقال لا ذناب من الراس واه بن ماجہ والبرذون والزمذی و ذکر اقال حماد لا اذخر علی الاذنان من
 الراس من قول ابن امامتہ اھر من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی امامتہ سے کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا ہے
 حضرت علیؑ کی کہوں کی کو یونکو اور کہا کہ کان ہی سر میں سے ہیں روایت کی پہلے میں اجرا اور بلو داؤداؤ در نغسی فی اور ذکر کیا البروداؤ داؤدر نغسی کہ کہا
 اسوا دنی نہیں جانتا میں کہ لا ذناب من الراس قول ابی امامتہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فاق کہی میں دن گوشہ چشم کو کہ
 ناک کی طیرت ہرنا ہی لڈاقی القاموس اور جوہری کی لکھا ہی کہ دونوں طرف کی گوشہ چشم کو کہی میں بس اعلیٰ ہی کہ دو نو کو یونکو ملی موہنہ دہوئی وقت
 انکو مانا سبب ہے تاہم جو غیر جہوت جاوی اور یہ جو کہا کہ کان ہی سر میں سے ہیں اس ہی وجہ حکم کشی میں ایک تو یہ کہ کان کو نکو سر کی سنا تہہ سے کہی کہ
 اور وہ سے یہ کہ سر کی مسح کی ہی کہ پانی یا ہی اس ہی کان کو نکو ہی مسح کر ہی نیا پانی نہ لی بل اول حکم میں تو چاروں نام متفق ہیں اور دوسرا
 حکم کہ مسح کا نون کا سر کی باقی ہی جو ہی سر کی نہ یہ بل عام عظیم اور امام مالک امام احمد کا ہی اور یہ حکم اکثر محدثوں ہی ثابت ہوا ہی اور شافعی کی
 نزدیک ٹھی باقی ہی مسح کر ہی چنانچہ ایک حدیث ہے اس ہی ت میں وارد ہوئی ہی معلوم ایسا ہوا ہی کہ اگر ایک ہی پانی ہی اور کان کو نکو حضرت مسح کر ہی
 ہوگی اور کہی کہ تہہ میں تری نہ باقی تھی ہوگی نیا پانی یعنی ہوگی سادہ علم شرح **وکن** صحیح بن شعبہ عن امیہ عن حدیث
 قال جاء اشعرب بن الربیع صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فارا کہ قلت قلت لہ قال ہکذا الوضوء
 فسنن زاد علی ہذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجہ ودروی اوداؤد ومعناہ
 اور روایت ہے مگر بن شیبہ کہ فضل کی اپنی باپ ہی اوبن نی اپنی دادا ہی کہا کہ آیا ایک گوارا طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا تھا ہی نہایت غور
 پس دکھا لیا اور سکو دہونا اعشار و شو کا تین بار پھر فرمایا اطرح ہی وضو یعنی وضو رکال پھر شخص کہ زیادہ کر ہی اس پر تحقیق پڑایا اور تہہ ہی کی
 اور ظلم کیا روایت کی بیہالی اور ابن ماجہ فی اور روایت کی البروداؤ دنی سننی اکل فبرا کیا کہ سنت کو چھوڑ دیا اور ہی کی یعنی سنت کی حد
 یہ گیا بسبب نیا دنی کی اور ظلم کیا اپنی نفس پس بیخالفت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع **وکن** عبد اللہ بن المعقل ائہ سمع ابنہ
 یقول الکف عہد ان اسالک القصر الا بیض عن یمن الحجة قال ای بنی سئل للہ الجنة وتعود بہ من
 الشارقات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سئل عن فی ہذہ الامتہ قیام
 یعتادون فی الطہور والاکبراء رواہ احمد وابو یوسف اور روایت ہے عبد العزیز بن معقل ہی یہ کہ اوہوں ہی سنا ہی ہی کہ کہا
 یا اہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجس محل سفید دہن طرف جنت کی کہا ہی ٹھی میری مانگ تہہ ہی بہت دریاہ و کرا پڑا تہہ و سکن آگ ہی یعنی یہ حکم اور
 اور فضول کلام کیا ہی کہ بای معین اور بہت خاص کی بہت ہی مانگتا ہی بلکہ یوں آگ ہی طرح کہ بیان کی میں تحقیق یعنی سنا ہی رسول خدا
 علیہ وسلم کہ فرمائی تھی تحقیق ہوگی اس میں ایک قوم کہ زیادتی کریں گی طہارت میں اور دعائیں روایت کی یہہ احمد اور بلو داؤ داؤرا میں اجہ فی ف
 زیادتی طہارت میں یہہ ہی کہنیں باسی زیادہ اعضا دہوئی اور بانی زیادہ خرچ کر ہی اور دہوئی میں تا مابا لہ کر ہی کہ حد و سوس کو ہی اور زیادتی
 دعائیں یہہ ہی کہنی اولیٰ کر ہی اور تہہ میں لگا دنی طلب یا گئی میں ایک پیر خاں اصاطہ مکان دعاوت ہی سوال کر ہی **وکن**
 ابن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الوضوء شیطانا یقال لہ الوطآن فانقوا و سواک

انما رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي عندنا
 لكن لا تعلم احد السنن غير خارجة وهو ليس بالقوي عندنا ^{اور روایت ہی ابی بن کبیر کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ}
 وسلم سی کہا کہ تحقیق درہم و ضوکی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو وہاں بس بچو دوسوہ پانی کی سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اوی کہا
 ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں سنا دیکھی قوی نزدیک محدثین کی اسوہ علی کہ ہم نہیں جانتی کیسکو کہ مسند بیان کیا ہو مگر سوار خارجہ کی کتاب ہی
 سالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یا رون ہمار کی یعنی محدثین کی فت وہاں کی معنی ہیں جانا رہنا عقل کا اور ترمذی ہونا یہ نام اس شیطان کا اس کے
 ہے کہ لوگوں کی دلہن و منوی ڈال کر حیرت ناک اور بی عقل کر دیتا ہی اسی ہم میں ہی ہیں کہ اس عضو پر پانی پہنچا ہی یا نہیں یا کیا رہو یا یا دو یا پیر
 بچو دوسوہ پانی کسی ایسی طرح کی سوساں پانی کی ہتھمال کرنی میں اور ترمذی کو قیاسنت کی حدیث سے نکلیا اور شروع **وعن معاذ بن جبل**
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه ببطون ثوبه رواه الترمذی اور روایت ہی معاذ بن
 جبل سی کہا کہ دیکھا میں ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی پونہی ہونہ پنا ساتھ کوئی کپڑی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی ہی ہی فت
 ساتھ کپڑی اپنی کی یعنی چادر وغیرہ سی اور زلیعی شرح کنز میں کہا ہی کہ جانی ہی روال سی پونہی بنا وضو کی ہنیا پچھ روایت کیا گیا ہی عثمان
 اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم ہی اور حدیث بالحدیث ہی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب کہا ہی پونہی اعضا وضو کا مفید الی الی اور
 کتابوں حنفیہ میں کہا ہی اگر نصیحا بکبر کی ہونگر وہ نہیں اور اگر نصیحا بکبر کی ہونگر وہ ہی اور نہ ہنیا بعض میں نہ پونہی سنت ہی وضو والی کو ہی اور
 غسل والی کو ہی دلیل دیکھی یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ بن ماریہ نے حضرت پائیل بعد وضو حضرت کی آپ نے اوسکو روکر دیا اور شروع کیا کہ کھاتی ہی پانی تم
 ہا ہنیا ہی کی اوسکا جواب طاری ہا ہادی ہیں کہ ممکن ہی کہ یہ بات بیکے غدر کی ہوئی ہو شروع **وعن عائشة قالت كان رسول**
الله صلى الله عليه وسلم يمسح بها اعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذی وقال هذا حديث ليس بالقوي
ابو معاذ بن الزبير اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہا تھا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑی پونہی ہی ساتھ
 اوسکی اعضا اپنی چھپی وضو کی روایت کی یہ ترمذی ہی اور کہا یہ حدیث نہیں قوی اور ابو معاذ زوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی فت اوسکا ہنیا
 کی کو ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدم میں کوئی حدیث صحیح نہیں الی ہی اور اجازت دی ہی پچ پونہی بعد وضو کی ایک م فی اصحاب نے صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی اور اونہوں کی کو بڑا دیکھی ہیں اور یہ بات اونہوں نے اپنی اسی نکالی ہی پس یہ ہنیا سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اب
 علانی اسکا یہ جواب یا ہی کہ یہ ہنیا ہنیا لاکہ اونہوں نے اپنی اسی یہ بات نکالی ہی صحیح نہیں ہی یہ ہنیا اپنی اسی نکالا ہی کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ
 عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی اپنی اسی کچھ نکال لین بلکہ فعل ذکا دلالت کرنا ہی کہ حدیث کی کچھ حاصل ہی اور علاوہ اسی عمل
 کرنا ساتھ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہوا ولی ہی عمل ترمذی ساتھ را ہی کی اگرچہ قوی ہو اور اللہ علم **الفصل الثالث فصل في**
ثابت بن ابي صفيته قال قلت لابي جعفر هو محمد بن الباقر محمد بن الباقر محمد بن الباقر محمد بن الباقر محمد بن الباقر
توضأ مرة واحدة ومرة ثين وثلاثا قلنا قل نعم رواه الترمذی وابن ماجه اور روایت ہی ثابت
 بن صنفیہ سی کہا کہ کہا میں ہی اسطی باچھ صاف کی کہ وہ صحیحاً قرین کیا حدیث کی نکو جابر نے یہ ترمذی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک کیا یعنی
 کہی اور دو دو بار یعنی کہی اور تین تین بار یعنی کہی فرمایا ان روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ہی فت حضرت امام محمد باقر ہی فقہاء مدینہ مطہر
 سے ہیں اور ہی محدث ہی روایت کہتی ہیں اپنی والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما ہی اور اصحاب ہی اور جابر بن عبد اللہ اصحاب

باسمہ ورفعت بہت رکعتی اور اسی بہت حدیثیں سننی اور نقل ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تھا اٹھ کر لیسیم کی لمبی کہ ایک شخص اولاد میری سی تیری باس انکہ علم سبھی کا چنانچہ ہمہ جابر باس اشرف لاتی تو جابر نے ہی سبب کبر سن کی پوچھی کہ تو کون ہی ہے یہ فرمائی کہ میں ہوں محمد بن علی پس جابر کہتی مرجا یا ابن رسول اللہ و لہ سلطیہ سبحانہ پیرا تہ پنا امام باقر کی گریبان میں ڈالتی اور گردن اور نعل و سینیہ پر پہرتی اور یوں خلاصہ عقیدت کی بیج داغ اس محبت کی سونگتی اور کہتی کہ پوچھ مجھ سے ہی تمہی جو چاہو حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ برابر میں دن سی بہت حدیثیں یاد رکھتا ہوں پس ثابت فی امام محمد باقری پوچھا کہ کیا انکو حدیث کی ہی جابر نے یہ عادت حدیثیں کی ہی کہ قاری شیخ کی لگی کہنا ہی حدیث فلان عن فلان ہی ہنا کو پہنچانا ہی حضرت نکاحہ نہ پہنچا کہنا ہی اخیر کو فرار کرنا ہی کہنا ہی علم یہ بہ ایک طرق روایت سی ہی اور ہی بہت بزرگ ہی شیخ کی حدیثی فلان عن فلان درنا کہ دستا بہتا ہی نزاع و سخن و عبد اللہ بن مرثد قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صا امرا تین ہر تین وقال ہونو علی لکونہ اور روایت ہی عبد العبد بن زید سی کہنا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کیا دو دو بار یعنی اعضا و عضو کی دو دو بار دہوئی اور فرمایا یہہ نور ہی اور پڑو کی فت یعنی ایک بار دہوئی سی وضو اور ہوا دو ایک نور ہوا دو سبکہ بار دہوئی سنت اور ہوں بہ نور پڑو ہوا ہوا ع و سخن عثمان قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صا ثلثا ثلثا وقال ہذا وضوئی و وضوؤا الا کتیباء قبی و وضوؤا امرا ہینم رواہما تین و التوروی صنف القانی فی شرح مسلم اور روایت ہی عثمان رضی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ ہی وضو میرا اور وضو نبون کا پہلی جسی اور وضو ابراہیم کا روایت کی بہ دو نو حدیثیں زمین فی اور نووی فی ضعیف کہا ہی اور دیگر کوشہ شرح مسلم میں حضرت ابراہیم کا ذکر لکھ کر کرنی انبیا کی جو کیا انکو تخصیص فرمائی ہی میں یعنی عام کی بعد خاص نکا ذکر کیا اس کی یہہ طہارت لطافت بہت کرتی ہی ہر و سخن انیس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا لکل صلوة و کان احدا یکفیه الوضوء کالم یخدر شاة الذی در روایت ہی انس سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ہی و اہل ہر نماز کی یعنی فرض کی اور ہا ایک ہر نماز کفایت کرتا و سکو ایک وضو جب تلک نہ لوثنا وضو روایت کی بہہ واری فی حضرت کو ہر نماز کی ہی نیا وضو کرنا پہلی وجہ تہا بہت مشورع ہو گیا حدیث باعدی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ حضرت اہل اور عہدیت سمجھ کہ ہر نماز کی ہی نیا وضو کرتی ہی ہر و سخن مجتہدین بخجی بن حبان قال قلت لعبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر اذ آیت وضوء عبد اللہ بن عمر لکل صلوة طاهر کان او غیر طاهر عن ابنہ فقال حدثتہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر الغسیل حدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان امر بالوضوء لکل صلوة طاهر کان او غیر طاهر فلما شق ذلك علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر بالوضوء لکل صلوة طاهر کان او غیر طاهر فلما شق ذلك علی عبد اللہ یرای ان یہ فتوة علی ذلك ففعلہ حتی مات سراہ احمد اور روایت ہی محمد بن یحییٰ بن جہان سی کہا کہ ہا یعنی و اہل عبد البیٹی عبد البیٹی عمر کی کہ تیری وضو عبد البیٹی عمر کی ہی اہل ہر نماز کی با وضو ہوں یا بوضو کس سی نیا ہی بہت ہی کہا عبد اللہ بنی کہ حدیث کی عبد اللہ کو ہا بیٹی زید بیٹی خطاب کی بی بہہ کہ عبد اللہ بنی کہ بیٹی حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کی بیٹی حدیث کی و سکو بہہ کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کی گئی ساتھ وضو کی و اہل ہر نماز کی با وضو ہوں یا بوضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کی گئی ساتھ مساوا کی تزدیک ہر نماز کی اور موقوف کیا گیا اوسی وضو کرنا یعنی واجب نہا ہر نماز کی ہی گروہ وقت نبیوں

ہوئی کہ عید اللہ نے جس ہی عید اللہ کیان کرتی یہ کہ کجا کو ہی قوت اسپر کیا اسکو یہاں تک کہ قوت ہونی زوایت کی پہلے صدی **ف** نقطہ غسل
کی ہستی بن نہلا گیا بہ سنت ہی متخلکہ کی متخلکہ غسل اس ہی کہتی ہیں کہ ملائکہ فی اذکوبعد انتقال کی نہلا یا تھا عودہ روایت کرتے نہیں کہ
سلم فی متخلکہ کی بویسی پوچھا کہ کیا تھا حال او کا لینی جو قوت گہری نکلا تو کیا کام کر رہا تھا گہرین کہا اوستی کہ وہ جنسی تھا اور ایک جانب لہری کی
دہوئی تھی یعنی نہانی میں پس جب سخی اوستی آواز لینی جھاو کی ایسی بلانی کی متخلکہ پران را گیا یعنی دن حد تک میں فرمایا آنحضرت سلم فی کہ دیکھا کہ
ملائکہ کو کہ نہلائی تھی او سلو کذا وکرہ الطیبی اور کہا طیبی فی کہ اس حدیث میں تنبیہ ہی اور بزرگی سواک کی کہ پہلے ہی چیز ہی کہ قائم مقام وضو و
کے لگی اور پس ہی عید اللہ کیان کرتی یہ کہ جبکہ ہی قوت لینی او نہون فی اجتہاد کیا کہ وجوب کا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی او کی ہی کہ قوت
او کی رہی اور وہ قوت اس کی کہتی ہی لہر اس ہی اس امر کو چہرہ ہا ہین نام مرگ ع **و** **عن** عبد اللہ بن عمر بن العاص ان العاص ان العاص بن
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما هذا الشرک قال ابي الوضوء سرف قال نعم وان كنت
علیٰ جملہ کذا لکن اوبت اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص ہی کہ تخفی ہی صلعم گزری سعد پر اور وہ وضو کرتی تھی لہی اور ہر اس وقت
ہی او میں پس سر یا گیا ہی پہلے ہر اس ہی سعد کہا سعدی کیا وضو میں ہی اسراف ہی فرمایا کہ ان اگرچہ ہو تو نہر جاری ہی روایت کی پہلے ہر اس وقت
ف نہر جاری پر اسراف اس ہی ہر اس ہی کہ حد شرعی ہی تجاوز کرنے میں وقت اور عمر لہی ضائع ہوتی ہیں وہ اسراف ہوا و طیبی فی یہ ہستی کہی ہیں
کہ اس میں بمانقہ منظور ہی کہ جس چیز میں اسراف ہین تصور ہی او میں اسراف ہوا اور جاری اسراف کا کیا حال ہی ع **و** **عن** ابی ہریرہ و ابن
سعود و ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ و ذکر اسم اللہ فان یضیء جسدہ کالہ و من توضأ و لم یذکر اسم
اللہ لم یطہر لہ من حیضہ الخ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر ہی کہ نقل کیا او نہون فی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے وضو
کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن یا تمام ہی گناہوں ہی اور جنسی وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضا و وضو کوف یعنی جو اعضا
دہوئی او کی گن و ضعیف و دہوئی اور باقی اعضا کی یونہی ہی اور حدیث ہی معلوم ہوا کہ وضو میں اسم اللہ ہی استحباب سنت ہی نہ واجب ع **و**
عن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضی اللہ فی حلقہ خاتمة صلیبہ و اھا اللہ ارضی و کن فاحبہ الخ
اور روایت ہی ابی رافع ہی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتی وضو نماز کا ہلاق انکو ہی ہی ہی او کی ہی ہی کی روایت کین یہہ دونوں
حدیثیں واقظنی فی اور روایت کل بن ماجہ فی نقطہ دوسری **ف** جب لگو ہی غسل ہوا اور گان ہر وی پانی پہنچی کا نجی او کی تو نہلا لہنا او کا
سنت ہی اور اگر جانی کہ لگو ہی خاک ہی بنیہ پانی کی پانی او کی ہی نہیں پہنچا تو واجب ہی بلالینا او کا ع **باب الغسل** باب ہے
پہچ بیان غسل کی **الفصل الاول** غسل ہی **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلس احدکم
بین شجرین الا کرع شجرہن کما فقد وجب الغسل وان لم یزل متفق **ع** **و** **عن** ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جو قوت کہ بڑھی ایک ہتھار اور میان عورت کی چار شاخوں کی پہر کوشش کری یعنی صحبت کری پس
تحقیق واجب ہر اس اگرچہ ہستی نہ تکلی روایت کی یہہ نجاری اور سلم فی **ف** مرد چار شاخوں ہی دو ہتھار اور دونوں بانو عورت کی ہیں با مرد چار
شاخوں ہی میں دونوں بانو او کی اور دونوں طرفین فرج کی حاصلی یہہ کجیل کی ایسی بیٹھا اور جلع کیا تو غسل لازم آتا ہی بجز دخل کرنے سر ذکر کہ
منزل ہوی یا نہ ہوی ہی نہ ہر سب خلفا و ہدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اور جبارون الامون کا ع **و** **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء رواہ مسلم قال الشیخ الافکام

وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلَّمٌ سَبَّكَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا إِلَى نَاءِ تَقْدِيرِهِ بِمِيمَتَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فِيهِ تَحْدِيدًا
 اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتی تھائی کہ جنابت سے یعنی داخل وقت جنابت کی شروع کرتی ہیں اور
 دونوں ہاتھ لیتی یعنی بیچوں تک پہنچو کہ وضو کرتی جیسے وضو کرتی ہیں نماز کی ایسی پہنچ کر تھی اور نکلیاں اپنی بانی بین یعنی نانوہوں پہنچا کرتی اور
 پس خلل کرتی ساتھ دیکھ لیتی ساتھ تری وغیرہ یعنی بڑوں بالوں اپنی کہ بن پھر ڈالیں یعنی سر پہنچا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کی پہنچا بانی یا
 تمام بدن اپنی پر روایت کی بہہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت مسلم کہ میں ہی کہ شروع کرتی ہیں ہوتی دونوں ہاتھ لیتی پہلی اس ہی کہ داخل کرتی کہ
 پاس میں پہنچا دوسرے ساتھ اپنی ہاتھ لیتی کی بائیں ہاتھ لیتی پر پہنچا ہوتی سر پہنچا پہنچا وضو کرتی جیسے وضو کرتی ہیں نماز کی ایسی جاسی
 تھائی کہ پاؤں کی جگہ پانی نہ جمع ہوا یعنی پھر ہاتھ لیتی پر پہنچا ہوتی اور اگر وہاں کہ ہوتا تو پاؤں پہنچا تھائی کی دوسری جیسے بائیں ہاتھ لیتی
 میں مذکور ہی اور یہ میں ہی کہا ہی کہ اس طرح کیا کری اور طبرانی فی روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کہی نہیں ہوا اور تاؤ
 انبا علیہم السلام کو پڑتا تھا نہ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَدَقْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلًا**
فَسَكَرْتُكَ بِتَوَكُّبٍ وَصَدَقْتُ عَلَى يَدَيْكَ فغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَدَقْتُ عَلَى شِمَالِهِ فغَسَلَ فَجَعَلَ فُضَّ بِيَدَيْهِ
أَلْأَرْضَ وَمَسَّهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضَى إِلَى الشَّقِيقِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَرَعَيْهِ ثُمَّ صَدَقْتُ عَلَى ذَوَائِبِهِ وَأَقْبَضُ
عَلَى جِسْمِهِ ثُمَّ غَسَلَ فَا مَدَّ يَدَيْهِ وَوَضَعَهُمَا عَلَى كَفْأَيْهِ لِيَأْخُذَ لِيَلْخَارِجِي
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ کہا سمجھو نہ مرنے کی پوری حضرت کی ہیں کہ کہا یعنی داخل ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی بانی داخل غسل کی پہنچا
 کیا یعنی اور نکسا ساتھ کپڑے کی اور ڈالا حضرت نے بانی اور دونوں ہاتھ لیتی کی پس دوسرا اور نکسا ساتھ دوسری ہاتھ لیتی کی بائیں ہاتھ لیتی پر
 پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا بائیں ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا
 دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا دوسرا ہاتھ لیتی پر پہنچا
 بدن پہنچا ہی کی ایسی پہنچا لیا اور نکسا پہنچا اور وہ جہاں تھی دونوں ہاتھ لیتی روایت کی یہ بخاری مسلم فی اور لفظ اسکی بخاری کی ہیں وقت
 نہ ہوتی دونوں قدم اس لیتی کہ وضو کی وقت نہ ہوتی ہی کیونکہ تختہ پر ہاتھ لیتی پر پہنچا ہوتی ہو گی بلکہ وہاں بانی ٹھہرا ہو گا اور کپڑا حضرت
 میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال طمانی بیان کی ہیں ہاتھ لیتی کی کہ بدن کا نہ پہنچا ہی افضل تھا باجلدی ہی کی لیتی با وقت گرمی کا ہاتھ لیتی
 اور وقت چھٹی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شہبہ ہو گا نجاست کا پس گویا عذر کی سبب نہ لیا اس سے بہ نہ نکلا کہ بدن کا نہ پہنچا ہی پہنچا کپڑا
 ہے اور مرد و اتھہ جہاں تھی ایسے کہ جہاں تھی میں طمانی جانی تھی اور نکسا جیسے عادت توت والوں کی ہی شروع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ**
رَأَيْتَهُ مِنْ الْأَنْصَارِ سَأَلْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَّا هَا كَيْفَ تَغْسِلُ
ثُمَّ قَالَ حَتَّىٰ تَرَىٰ صَدْرَهُ مِنْ مَسْكِ فَتُطَهِّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ تُطَهِّرِي بِهَا فَقَالَ تُطَهِّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ تُطَهِّرِي
بِهَا قَالَ سَجَّحَانِ اللَّهُ تُطَهِّرِي بِهَا فَاجْزِي بِهَا إِلَىٰ فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَلَا اللَّهُمَّ صَدَقْتُ عَلَيْهِ
 سے کہ کہ تحقیق ایک عورت ان انصار میں سے پہنچا ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی غسل پا چھٹی ہی پس حکم کیا اور نکسا کہ گریز نہ ہادی یعنی کیفیت نہ ہاؤ
 کہ کہ پہلی گزری بیان فرمائی پہنچا ہی نکسا کہ مشک بن کا پہنچا پاکی حاصل کرے ساتھ نکسا کہ ہاؤ ہی کس طرح پاکی حاصل کر دینے ساتھ
 او سکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ نکسا کہ کس طرح پاکی حاصل کر دینے ساتھ نکسا کہ ہاؤ ہی کس طرح پاکی حاصل کر دینے ساتھ نکسا کہ ہاؤ ہی

وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلَّمٌ سَبَّكَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا إِلَى نَاءِ تَقْدِيرِهِ بِمِيمَتَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ

سنی اسکوئی طرف پس کہا میں رکھدی اسکو جاہ خون کی یعنی سترین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی وف ل ونگو مشک میں کا لفظ مشک
حدیث میں یہم کی زیری یعنی مشک کی ہی یعنی ایک ٹکڑا مشک یا ایک ٹکڑا پیرا مشک سترنگ کر لی اور ایک روایت میں زیر یہم کسی آیا ہی یعنی زیر کی
لیکن یہہ بیات اور سناسیام کی پہلا ہی تو یہی یعنی یہم کی زیری یعنی مشک اور فقہانی کہا ہی کہ حسب عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لوری یا ایک
ٹکڑا مشک کا لوری اور یہم تو شبہ واد کہ ہی یعنی رنگی اوس اور کہی سترین تابد و خون کی جاتی رہی اور کہہ بجان اسکا لظرف نجس ہے چہ کہ یہہ بات غلام
اوسکی آجہتی میں حاجت خلک کی نہیں ح : **وَسُئِلَ عَنْ سَكْمَةٍ قَالَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ رَأْسُ امْرَأَةٍ فَاقْتَضَتْ
الرِّجْلَ الْجَمَانَةَ فَقَالَ لَا إِثْمَ عَلَيْكَ إِنَّ سَكْمَةَ عَلَى رَأْسِكَ تَلْتَحِيضُكَ تَوَضَّئِي مِنْ عَيْلِ الْمَاءِ فَتَطْفِئِي رِجْلَ رَأْسِ امْرَأَةٍ**
روایت ہی ام سلمہ ہی کہا کہ کہانی ہی اسی رسول خدا کی متفق میں عورت ہوں خوب وضو کرو گونہ ہی ہوں بال سر یعنی کی کیا کہو لو میں اور کو وقت غسل نہ
کہے پس فرمایا نہیں یعنی نہیں لازم آتا ہے کہ ہوں اور انکا سوارا ہی نہیں کہ کفایت کرتا ہی چھو یہہ کہ ڈالی ہی سترین میں پہر سیاہی اور پانی پانی پس ایک
ہو وہی نور روایت کی یہہ سلم فی حدیث صحیح روایت یہہ ہی کہ یہہ حکم عورتوں ہی کی ہی ہی کہ اگر بال گوند ہی رہیں اور پانی سر پہ لڑھکے ڈالیں کہ اگر
بڑھن تر ہو جاوین تو کافی ہی اور اگر جانین کہ بغیر کوئی کہ بڑھن تر نہیں ہوں کہن تو کہوں اور انکا ضروری اور مرد و کو یہہ حال کہ ہوتا ہی جہا ہے
وَسُئِلَ النَّبِيُّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْمَاءَ وَيَغْتَسِلُ بِالْصَّبَا إِلَى الْخَمْسَةِ أَكْمَلًا وَيَتَّقَى عَظِيمًا
اور روایت ہی ہی ہی کہا کہ ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ساتھ مکی اور نہائی ساتھ صلح کی پانچ مکان روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی وف نام
بیانہ کا ہی کہ وہیں پانچ قریب یہہ ہی آتا ہی اور صلح میں پانچ روایح آتا ہی یعنی قریب یہہ کی اور اور ساتھ مرد و صلح کی یہاں وزن ہی نہ پانچ یعنی
خوب یہہ پانی ہی وضو کو ہی اور قریب چار یہہ کی نہادی اور یہہ وزن وضو غسل کی ہی وہ چہ نہیں لیکن سنت یہہ ہی کہ کم اس ہی نہوا وضو
روایت میں روایت ہی کی ہی وضو میں اوس ہی وضو کرنا مشہور کا نایت ہوا ہی پس محل اس حدیث متفق علیہ کا یہہ ہی کہ اکثر ایک ہی مدی ہی کہ
تہہ اور کہی ہی ہی ہی بیکہ دن روایت میں آبار **وَسُئِلَ مَعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اغْتَسِلُ نَارًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَجِدُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَيْدًا رَجِي حَتَّى أَقُولَ دَعْرَجِي دَعْرَجِي قَالَتْ وَهِيَ تَحِيضٌ**
اور روایت ہی معاذہ ہی کہا کہ کہا حضرت عائشہ رضی کہ نہائی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن کہ ہوا اور
سیری اور درمیان اونکی پس جلدی کرتی جسی یعنی پانی یعنی میں بہا تاکہ ہی میں چوڑو دو اٹلی میری چوڑو دو اٹلی میری کہا معاذہ فی
اور وہ دو لونی حضرت اور حضرت عائشہ ہونی جنہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی وف ایک باسن ہی کہ وہ باسن ایک پڑا پڑا تھا کہ تین صلح
وہیں پانی ساوی پس یہہ ہاتھ وہیں یعنی ہی اور باسن یعنی ہی نہائی ہی ہی اور جلدی یعنی ہی پانی اسکی یہہ ہی نہیں میں کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہ کی نہائی ہی پہلی توڑی پانی ہی نہائی ہی ہی اور باقی اٹلی ہی چوڑو دہی ہی اوس ہی یہہ نہائی ہی نہیں بلکہ معنی یہہ میں کہ دونوں
صاحب کہی اوس ہی نہائی ہی اور وہ دو لونی ہی ہی کہا ہوں کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی یہہ کہ باسن پانی میں جہتتہ ہوا ہی دو طرف
سطح ہی برابر ہی کہ جہتی مرد ہوا عورت اور کہا ابن ہمام فی کہ کہا ہی ہمارے ب علمانی اگر محدث یا جنہی یا خالص تہہ پاک کہتی ہوں اور وہ چوڑو
لیے باسن میں خالی ہاتھ تو پانی مستعمل نہیں ہوتا کیونکہ حاجت کہتی ہیں در و لیل کہتی ہی اوتھوں فی ساتھ حدیث کی اور یہہ کہا بخلاف
کہ وہی جنہی یا لونی یا لونی اس ہی پانی خراب ہوا ہا ہی کیونکہ اس صورت میں کچھ ضرور نہیں **رَح ع الفصل الثاني فصل دو**
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْدُ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَةَ مَا قَالَ يَغْتَسِلُ وَحِينَ

الَّذِي يَرَىٰ اَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بِلَا قَالٍ لَّا غَسَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اَوْ سَلَّيْتُمْ هَلْ عَلَى الْمَرْءَةِ تَرَىٰ خَلَاكَ غَسَلَ
 قَالَتْ نَعَمْ اِنَّ الشَّيْءَ شَقِيْقًا الرَّجَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَرَوَى الْكَلْبِيُّ وَابُو طَلْحَةَ الْاَوْسِيُّ وَابُو عَمْرٍو
 حضرت عائشہ سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایستہ شخص کی سی کہ پادی تراوت اور نیا دیکھتا ہو خواب فرمایا غسل کری اور پوچھی کہ
 حال وہ شخص کی سی کہ گمان رکھتا ہی کہ خواب دیکھتا ہی اور نہیں یا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل و نہ یہ کہا ام سلمہ بی کیا ہی عورت پر یہی غسل
 کہ دیکھی یہ پیش تراوت کو فرمایا کہ ان عورتین ہی مانند مردوں کی ہیں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد و بی دارمی اور ابن ماجہ
 بی ہذا قول ذکی لا غسل علیہ فبا دی تراوت یعنی جاگ کر متی کہی یا نہی اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سی جماع کیا ہی نہیں دین و سکون فرمایا کہ
 غسل واجب اور یہ پیشی ہذا ترمذی پانی پر یہی خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردوں کی ہیں پیدائش اور طہارت میں یعنی پس عورتوں پر یہی غسل
 واجب ہونا ہی ساتھ کہ یہی ترمذی کی بعد جاگنی کی مانند مردوں کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بجز دو کہ یہی ترمذی کی غسل واجب ہونا ہی اگرچہ تین
 کہ گھٹا ہو کہ نہ کہ کسی ہی ہی کہا ہی ایک حدیث تابعین بی اور امام عظیم بی ہی اور اکثر علمائی کہا ہی کہ غسل واجب نہیں تاہم ہاں تک کہ جان نہ پہنچ
 کہ ذکر کلنی ہی یعنی اگر جاننا ہی کہ ذکر کلنی ہی واجب ہوگا ورنہ مستحبی اضیاط کی اور اگر کوئی پوچھی کہ مرد و عورت کہ ہی ایک پچھونی بیرونی اور جا
 کر ترمذی پچھونی پر نہ کہی اور جاننا کہ کسی ہی غسل دونوں میں ہی کسب و جب ہوگا جواب یہ کہ اگر متی سفیدی مرو کی ہی اور غسل واجب ہوگا اور اگر نہ
 ہے عورت کی ہی اور غسل واجب ہوگا اور احتیاط میں ہی کہ دو غسل کریں ع ر **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَلْاَبَاؤُ الرِّجَالِ اَلْحَتَانُ وَحَيْبُ الْفَسْلِ فَعَلْتَهُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو طَلْحَةَ
 اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جریحہ ذکر ہی محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کی سی واجب ہوگا غسل
 یہہ کیا یعنی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائی ہم دونوں روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ بی ہذا قول ذکی ہاں کہ تہی ہیں
 کہ ختنہ کرنی میں اسکو کا ش میں کہ مرد کی چمڑ ہونا ہی سزور پر اور عورت کی ایک گھٹ ہونا ہی بلنا مانند تاج مرغ کی پس فرمایا کہ جب یہ دونوں میں
 اور مرد و عورت کی تہ میں دخل ہو غسل واجب ہونا ہی منزل ہونا شرط نہیں ع ر **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْفِقُوا الْبَيْتَةَ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِيهَةَ الرَّادِيُّ هُوَ شَيْخٌ لِّمُسْلِمٍ اَنَّكَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر بال کی جنابت ہی پس ہر بال کو اور پاک کر و بجز روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ بی اور کہا ترمذی بی یہ حدیث
غریبہ اور حارث بن وجیہہ راوی ہیں حدیث کا وہ ایک ہا ہی کہ نہیں تہ یعنی بسبب بی اور علیہ نیان کی لائق اعتماد کی نہیں یعنی روایت اسکو
نوی نہیں ضعیف ہی ف دہو و بال یعنی خوب طرح دہو و لا و مکی نجی پانی پوچھی اگر ایک بال کی نجی ہی پانی نہ پہنچا تو جنابت نہیں ہونی کا اور
پاک کر و دین کو یعنی خوب طرح میں غیرہ چٹا و اگر کسی خشک مٹی یا آنا باوم لگا را اور اسکی نجی پانی نہ پہنچا تو جنابت نہیں ورنہ کی ع ر **وَعَنْ**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَهُمْ شَعْرَةً مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهَا كَذَابًا
كَأَنَّ مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَنْ شَعْرًا دَيْتُ رَأَيْتُ فَمَنْ شَعْرًا دَيْتُ رَأَيْتُ تَلْتَا رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ
وَاللَّاحِقِيُّ اَلَا اَيْضًا لَمْ يَكْرِ فَمَنْ شَعْرًا دَيْتُ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی کہ چوڑی چکھی
بال کی غسل جنابت سی کہ نہ ہوا اسکو کیا جاوے گا سبب سکی ایسا اور ایسا عذاب گ کی سی کہا حضرت علی بی پس ایسی سبب و شہنی کی یعنی

سرخی سے تین بار فرمایا روایت کی یہہ ابو داؤد اور احمد اور دارمی فی کراہ اور دارمی فی ہینن نکلا ہی کہا من تم عادت راسی ف ایسا اور کہا
کناہی سے غدی یعنی کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مٹی سہل پڑی ہی یعنی جیسے تہدیہ اور وعید مٹی سنا تو سب طے پانی نہ پہنچنی کی بالکل
نیچے سر پڑی معاملہ دشمنوں کا سا کیا یعنی دشمن کو مار ڈالنا ہی مٹی ہی مٹی سر کی بال منڈا ڈالی پس احمدی سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
منڈانی سر کی جائز ہیں اگرچہ سنت کہنی ہی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اور خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم منڈانی نہ تھی سوار حج کی اور مراد حضرت
علی کی اس کہنی سے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سے ہی کسی اور عرض کی ہی یعنی زینت اور زخم کی ہی نہیں کی بلکہ یہہ سب جو مٹی بیان کیا امین
گو یا ایک طرح کا عذر کیا ترک مراد مست کسی کہ حضرت سے ثابت ہوتی ہی اور اس حدیث ہی قوت حاصل ہوگی اور یہ کہ حدیث کو ہی شرح **وعن**
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤوضا بعد الغسل رواہ الترمذی وأبو داؤد والنسائی وابن ماجہ
اور روایت ہی عائشہ رضی کہا ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہینن وضو کرتی ہی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اسی پر انکار کرتی یہہ بعد غسل کر
وضو کرتی روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **وعنها** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسل
لأستہ بالخطیبی وهو جلیب یجتزئ بذانک وکذا یصیب علیہ الماء رواہ أبو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی کہا ہی ہی
صلی اللہ علیہ وسلم دہوتی سر اپنا ساتھ خطمی کے اور وہ ہوتی جناب سے کفایت کرتی ہے اور زوالتی سر پر بانی یعنی خالص روایت کی ہے ابو داؤد ونی ف
جیسی یہاں الذکون وغیرہ ہی سرد ہوتی ہیں ہی طرح عیب ہی خطمی ہی دہوتی ہیں پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت کفایت کرتی ہی ساتھ ہی
بانی کی سر پر زوالتی ہی خطمی دہوتی کی ہی اور او بانی نہانی وقت سر پر ہینن زوالتی ہی یعنی جیسے لوگ پہلی سرد ہوتی ہیں بعد اسکی غسل کرتی
ہین اولیہ ربانی سرد ہوتی ہیں یون نہ کرتی ہی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ ہین بانی سے سرد ہوتی ہی دہین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ بانی کی طبیعت
متغیر نہ ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا **ح** **وعن** یعلی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأى رجلا یغسل
بالرأز فصعد المنبر فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبیبکم سببتکم وحببتکم الحیاء والنساء فإذا اغتسل
أحدکم فلیستبرأ رواہ أبو داؤد والنسائی **و** فی روایتہ قال ان اللہ نسیبتکم فإذا اراد أحدکم کفر
ان یتغسل فلیتقأ بشیء اور روایت ہی یعنی ہی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہا تھا ہی
یعنی نکھاپس پڑھی منبر پر یعنی وعظ کی ہی پس حمد کی اسکی پھر فرمایا تحقیق اللہ بہت حیاء والا ہی یعنی معاملہ نہا ہی بندوں سے حیاء مند دیکھا سا کہ
عفو کرنا ہی بہت بردہ پوش ہی یعنی گناہ اور عیب دن کی ڈانکتا ہی دوست کہتا ہی حیاء اور بردہ کرنا کہ جس وقت کہ نہا ہی ایک نہا را
یعنی یہاں ہین پس چاہی کہ پردہ کر لی روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی فی اور سچ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت بردہ پوش ہے پس
جب وقت ارادہ کرے ایک نہا را یہہ کہ نہا ہی پس چاہی کہ پردہ کرے ساتھ ہی چیز کی ف عادت شریف حضرت کی یہہ ہی کہ کسی بڑی بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھ کر حمد کرتی اور اسکو بیان فرماتی پس یہاں جو بیان فرمایا حاصل دسکا یہہ ہی کہ حیاء اور پردہ کرنا صفا
سے ہین ہی بند ونگی ہی ہی دوست کہتا ہی کہ حتی الامکان دسکی صفات ہین ہین حاصل کرین یعنی حیاء اور پردہ کیا کرین **ذ** **العصا**
الثالث فضل سیر **عن** ابی بن کعب قال لما کان الماء من الماء خصه فی أول الأضداد فغسح عنہا
رواہ الترمذی وأبو داؤد والنسائی **و** ہی ابی بن کعب کہتا سا اسکی ہینن کہ نہا نہا سنی کی نکھنی ہی شجرت بتدار سلام ہین پھر منع کیا گیا
اس ہی روایت کی یہہ ترمذی ابو داؤد اور دارمی فی **ف** یعنی پہلی یہہ حکم تھا کہ غسل جیسے وہ جب ہوتا ہی کہ منی نکھلی اگر جوع کیا اور منی نہ نکھل

سے صریح ہے معلوم ہوتا ہے کہ وضو نماز کا ساری میں تطبیق روایتیں میں بہت ہی کم گاہی اختصار کرتی تھی اور یہاں تہہ ہونے کی فقط اور اکثر اوقات نماز وضو کرتی یہ تقریر مولانا **وعن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نساءہ یغسل واحدواہ مسلمہ اور روایت ہی ان ہی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپنی حور تو لگی پاس تہہ یا غسل کی روایت کی بہت سلم فی وقت یعنی کہیں حضرت ابوشیبہ میں سب یوں تھی صحبت کرتی اور غسل تہری کر کرتی در میان میں نہ کرتی اگر کوئی کہی کہ اقل درجہ تہہ کا یعنی باسی مقرر کر لیا و اطلی ہر عورت کی ایک سات سے پس کیونکر دورہ کرتی تھی سب پر جواب یہ کہ وہ تہہ ہونا یا رکھنا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید کی کہ حضرت پر وہ تہہ نہیں تھی بلکہ زارہ احسان کی باسی ماندہ کہی تھی اور اکثر علماء تہی ہیں کہ حضرت پر ہی مقرر کرنا بار یکجا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا ان کی رضامی تھا اور غسل چو ایک تہہ اخیر میں کرتی تھی بلکہ حال ہی سکا کہ در میان میں نہ کر لیتی ہونگی یا ترک کیا وضو و اطلی میان جواز کی ہے **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل کل احدواہ رسول اللہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باور کرتی اندک ہر وقت روایت کی بہت سلم فی وقت یعنی خواہ حضرت یعنی ہوتی یا بیوضو ہوتی اور سوا انکی ہر حال میں اگر کسی یادی خافل نہ ہوتی گویا تہہ کہ حالت جنابت میں نہ پڑھتی اور ذکر یا تہہ اور غسل خانہ میں نہ کرتی اور بیوضو میں کہا ہی کہ فرادسا تہہ ذکر کی یہاں ذکر قلبی ہی اور ذکر گویا ناو کو قدر تو ان میں کہ بہت سی حالت میں نہ پڑھتی تھی **وعن** حدیث ابن عباس سند صحیح فی کتب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور حدیث ابن عباس کی ذکر کر لیں ہم اور کو کتاب الاطعمہ میں انشاء اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری

ابن عباس قال اغتسل بعض ذواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ فاذا د رسول اللہ صلی اللہ ان یوضا منہ فقالت یارسول اللہ انی کنت جذا فقا ان الماء لا یجئہ حر وہ الذمیدی و اوبہ اود و ابن ماجہ و روی التاریخ فی شحہ و فی شرح السنۃ عن مینۃ یلفظ المصابیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہا غسل کیا بعض بیرون حضرت نبی کی نبی درود ہو جو اسکا ادنیہ اور سلام لگنے سے یعنی چلو کر نہا میں پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہہ کہ وضو کر کے دس سے یعنی باقی رہی ہو یعنی یا نبی ہی اس کہا اس ہی رسول خدا تحقیق تھی میں جنہی یعنی اور میں اس سے نہائی ہوں یہ بقیہ اسکا ہی پس فرمایا تحقیق یا نبی نہیں ہوا یعنی یعنی جس نہیں ہوتا ساتھ نہائی جنہی کی اور ساتھ تہہ یعنی اعضا و اسکا روایت کی بہت تہری ابو داؤد ابن ماجہ ابن ابی شیبہ اور روایت کی دارمی فی السنۃ کی اور شرح السنۃ میں ابن عباس فی نقل کی مینوہ سے ساتھ لفظ وضو کی **ف اگر کوئی کہی کہ یہ حدیث مختلف ہی وکی کہ تیسری فصل میں آدگی کہ مستح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اس ہی کہ شوکری مرد بقیہ یا لہ عمارت عورت کی ہی جو ایسے کہ حدیث دلالت کرتی ہی جو زہر اور دوترک اولی پر لیں تھی ہی تہری ہی ہی تہری ہی **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل من الجنایۃ ثم یستند فی بئ فی قبل اللہ اغتسل رواہ ابن ماجہ و روی الذمیدی فی شحہ و فی شرح السنۃ یلفظ المصابیح اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہائی جنابت سے پہر گری طلب کی ساتھ تہری صلی اللہ علیہ وسلم تہری ہی روایت کی یہاں میں ابن ماجہ اور روایت کی تہری فی ماندہ کہی اور شرح السنۃ میں ساتھ لفظ مصباح کی **ف** یعنی اعضا و شرف جسے چھاتی تا گرم ہو دین اس مسلم ہوا کہ دین جنہی کا یا کہ ہی ہے **وعن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل من الجنایۃ فی بئ فی قبل اللہ اغتسل رواہ ابن ماجہ و روی الذمیدی فی شحہ و فی شرح السنۃ یلفظ المصابیح اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھی**

تہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتی یا سبحانہ ہی اس پر پائی ہو تو قرآن و کلامی ساتھ ہماری گوشت یعنی پہلی وضو سے وہ بہتر ہی کہ مع کر ہی اذکوبوا بارگاہی اذکوبتہ ہی
قرآن کی کسی کوئی چیز سو جنابت کی روایت کی پہلو بود و داد و رسانی فی اور روایت کی بن جبرنی مانند اسکی **و عن ابن عمیر قال قال رسول اللہ**
صلى الله عليه وسلم لا تقربوا الجناح من الصلوات الا بعد الوضوء اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
سے اللہ علیہ سلم نے یہی حال تھی اور نہ جنسی کچھ قرآن ہی روایت کی یہہ تندی فی ف نہ تہی کچھ یعنی تہوڑا نہ بہت صحیح روایت امام غلام
امام شافعی سے ہی منقول ہے اور بعض کو تو یہ کہ نام آئی تہی ہر کلمہ اور کلمہ ہی نہیں کہ اور اگر سا تہرہ اور کلمہ کلمہ تصدق تلامذت کی ہر ہی توجانہ ہی مثلا تمام مسکین
کہے احمد سردار العالین شیخ **و عن عائشہ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقربوا الجناح من الصلوات الا بعد الوضوء**
عن المسجيد فاني قال اجل المسكين الجناح من الصلوات الا بعد الوضوء اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فی یہہ و تم یہہ دروازی گہرون کی مسجد ہی پس تحقیق میں نہیں حلال کرنا داخل ہونا مسجد میں داخل ہونا مسجد میں ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی جو خواہ بطریق اہرنی کی روایت کی یہہ بودا وونی **و** یعنی دروازی گہرون کی کہ مسجد کسیرت ہی ہونی ہیں شیخ اوکل اور طہرت یہہ لڑا جانی اور
حاضر مسجد میں ہی نہ گذرین امام شافعی در امام مالک سے کہ نزدیک گذر جانا مسجد میں ہی جنسی اور حاضر کو جائز ہی اور نہ ہر ناہین جائز اور امام
غلام سے کہ نزدیک گذرنا ہی حرام ہی چنانچہ اس حدیث ہی ہی مطلق جانا مسجد میں جنسی اور حاضر کو معن معلوم ہونا ہی یہہ سوید ہی ہر ہر شیخ ہی
و عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا بيضا في الصلاة ولا كلب ولا حية ولا ماء
او تاودوا المشاة اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہیں داخل ہونی فرشتی گہرن کہ جس میں ہو صورت یا
کتا یا جنسی روایت کی پہلو بودا و اولیائی فی **و** مراد فرشتوں ہی وہ فرشتہ ہیں کہ رحمت اور برکت لاتی ہیں اور ذکر کسی کو اور فی ہیں اور صورت
تصویر جاندار کی بلند جگہ پر مشتمل دیوار اور چھت اور پردہ کی اور پچھوں پر اور قدم کبھی کی جگہ توجانہ ہی اور لغو برداشت وغیرہ کی کہ جس میں وہ
نہو جائز ہی اولی ہی تصویر کا سر کتا توجانہ ہی ہی طرح جو تصویر روندی جاوی یا لنگہ پر ہو وہ ہی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جهان وہیم تصویر
ہونی بن اوس ہی ہی فرشتی نہیں لئی اگر چہ کہنا اور سا حلال ہی بلکہ اگر ساتھ ہی کہی اور کسو اگر چہ دستار میں ہو تو ہی جائز ہی کیونکہ ملائکہ گلی چیل علماء
قدیم سے ساتھ کہتی ہی ہیں اور لین بن سکا کر فی ہی اور کسی فی انکا نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث ہی شیخ داخل ہونا فرشتوں نکات ہی ہوا البتہ اور گزریان
کیونکہ تابان کی ہی گہرن کہ ہی جائز ہیں اور کبھی نکار ہی اور کبھی اور وہی کی محافطت کی ای ہائی جائز ہیں اور سارا کی منع اور مرد جنسی سے وہ
کہ عادت گری کر شل کی از اس کی یہا تک وقت نماز کا ہی گذر جاوی اور وہ جنسی ہی ہی میں جنسی نہیں مراد ہی ہا مرد وہ جنسی ہی کہ وضو
تہ کر فی شیخ **و عن سمارة بن يمين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا تقربهم المساجد حتى يتوضؤوا الكافر**
والمتصرع والمذموم والخباز اور روایت ہی عمار ہی یا سر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں نزدیک ہوں
اور وہی فرشتی یعنی فرشتی رحمت کی بدن کا فرکا اور وہ کہ کو وہ ہوساتہہ خلق کی اور جنسی گہرہ کہ وضو کر ہی روایت کی یہہ بودا وونی **و** مراد چھت
سے بدن کا فرکا ہی خواہ زرد ہو خواہ مردہ حیثہ اصل میں مردار کو کہتی ہیں اور کا فر ہی متراد مراد ہی کی ہوتا ہی کیونکہ جنس ہوتا ہی یہہ نہیں کہ تا
نجاست ہی مثل شراب اور زور وغیرہ کی اور خلق ایک خوشبو ہونی ہی کہ زعفران وغیرہ ہی ہی اور استعمال کو کا شیخ ہی مرد و نکوۃ عورت کو نکوۃ اور
فرشتی اس ہی نہیں نزدیک ہونی کہ اس میں رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہونی ہی عورتوں کی ساتھ اور اس میں شمارہ ہی سیر کہ جو مخالفت
کر ہی سنت کے اگر چہ ظاہر میں نہایت والا اور خوشبو لگائی ہونی اور عورت والا لگوں میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کبھی ہی زیادہ ہی جس میں

معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت میں حضرت وضو کر کے آرام فرمائی تھی پس یہاں بھی یہی مراد ہے اور یہ بیہات بیان جواز کی بھی کرتی تھی: **ع**
وعن شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل من الجنابة یغتر بمیدۃ الیمنی علی یدہ الیسری سبعة حرار
ثم یغسل من جہ فنیہ منہ کما افنح فمنا لینی فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری فی یوضا
وضوۃ کا لصلوۃ تو بیفینض علی جلدہ الماء ثم یقول ہکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ینظفہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تہی غسل کرتی جنابت سے دو اتنی دہنی ہاتھ
لپٹے سے اور بائیں ہاتھ تہی کی یعنی بائیں سات بار پھر دہنی ستر اپنا پس بھول گئی ایک بار کہ تھی دفعۃ الایمانی پھر پھر ہا جمسی پس کاسدنی از
جائتا میں پھر فرمایا تہی جو مان تہی اور کچھیننی منہ کیا جھکے ہو کہ جانی پھر وضو کرتی وضو نماز کا سا پھر ہاتی بلن بینی پر پانی پھر کہا بیطرحی ہر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتی روایت کی یہ ہے ابو داؤدی فت حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک کی دہنی چکا
پہلے ستر ہو نیکی آیا ہی یا تو مطلق دہن آیا ہی یا دو بار بائیں یا چھ یا پھر ہا فصل بالیصل کی من ابن عباس اسی روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہاتھ دہنی او میں ہی بلا فیکشتی کی ہی پس یہاں جو شعبہ نے ابن عباس سات بار دہن ہا تو نکار روایت کیا تو یہ کہ کسی صورت خاص
میں ہو گا وہی بہت طہارت حاصل کر نیکی یا ابن عباس کو مسخ ہونا دہنی سات بار کا نہ پھر چاہو گا اور اگر حضرت ہی معلوم ہو گا کہ دو کوشہ کی گئی
ہا بار ہا چاہی ہی کہ عمل و کس بار دہنی اور شخ کو پہنچا ہی کہ او کو غفلت غیرہ پر تنبیہ کری **ع** **و**عن ابنی رافع قال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت ات یوم علی انیۃ یغتسل عند ہذہ و عند ہذہ قال فقلت لہ یا رسول اللہ لاکہ لاجلہ عسایہ
انما قال ہذہ اذکی و اطیبہ و اطہرہ رواہ احمد و ابو داؤد اور روایت ہی ابی صالح ہی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم ہر ہی ایک دہنی جو پھر پھر
جمع کیا سے نہانی نزدیک سکی اور نزدیک سکی کہا ابو نعیم نے کہا یعنی وہی حضرت کی ہی رسول خدا کی کیوں کیا تھی غسل کیل ذکر فرمایا یہ تہی ہر
نہا نا خوب پاک کرنا ہی اور بہت خوش نیک ہی نفس کو اور بہت ستر کرنا ہی روایت کی یہ ہے احمد و ابو داؤدی فت کہا بیطیبہ فی تطہیر مناسبت و وہی
خاصہ کی اور ترکیبہ در تطہیر اصطلی باطن کی پس ان اصطلی از الافلاک بدکی ہی اور دوسرے وہی حاصل کرتی اچھی نسلوں کی حاصل سکا یہ کہ ہر طرح
نہانی سے اخلاق برمی مثل خضہ وغیرہ کی درد ہوتی ہیں در اچھی اخلاق یعنی حلم و تقوی وغیرہ حاصل ہوتی ہیں اور پھر جو کلمہ اگر سب پھر پھر
حضرت نے صحبت کر کر اخیر ایک سے غسل کیا وہ وہی بیان جواز اور سامنی کر دینی امت کی تھا اور افضل بہہ ہی جو ایک بار ہر صل کی بعد غسل کیا
ع **و**عن الحسن بن علی قال کھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقضم الرجل بعضہا الرجل بعضہا طہرۃ المرأۃ رواہ ابو داؤد
و ابن ماجۃ و الترمذی و داؤد و قال یسودھا و قال ہذا حدیث حسن صحیحہ اور روایت ہی حکم
عروسی کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کر ہی مرد ساتھ ہی ہوتی پانی وضو غسل عورت کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد ابن
ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ تہی پانی وضو عورت کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی فت لفظ سور یہاں یعنی تہی پانی طہارت
کے ہے را کو شکم ہوا ہی فقط لفظ کون لفظ افضل کہا ابو داؤد اور کہا سید جمال الدین نے کہ عمل کجا وہی نہیں حدیث اور تہی لفظ حدیث ہی ترمذی پھر کا مخالف
نہ ہو ہی پہلی حدیث کی ساتھ کہ حضرت نے ہی ہوتی پانی بعضی جو یوں ہی کی ہی وضو کیا **ع** **و**عن حمید بن محمد بن علی قال لقیث
رجلا صحیح الشہی صلی اللہ علیہ وسلم اذ یغتر بمیدۃ الیمنی و قال کھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یغسل المرأۃ بعضہا الرجل او یغسل الرجل بعضہا المرأۃ زاد مسدد و لیغتر فا

جَبَّارٌ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ عَلَى أَنَّ مَعْنَى هَذَا أَنَّ كُلَّ بَعْضِ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ يُؤْتَى فِي مَغْسِلِ كَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمُرَةَ
 اور روایتی حمید حمیری ہی ہائفاقات کی مینی ایک شخص سے کہ صحبت کسی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی چار برس صبری صحبت لکھی ابوہریرہ نے کہا اور
 کہ متبع کیا رسول خدا صلعم فی بہہ کہ نہادی عورت ساتھ بھی ہوئی پانی غسل مرد کی یا نہادی مرد ساتھ بھی ہوئی پانی غسل عورت کی زیادہ کیا سلی
 نے اور چاہی کہ چلو میں دو روز اٹھی روایت کل ابو داود اور نسائی فی اور زیادہ کیا احمد فی اول حدیث میں متبع کیا حضرت فی بہہ کہ لکھی کہ
 ایک ہمارا ہر روز یا شتاب کرشی غسل کی جگہ میں اور روایت کی یہاں بنیہ فی عبد الصمد بن حرب سے ہر روز لکھی کہ فی متبع قرانی ہی
 کہ بہہ طریقہ بنا سنوار والوں کا ہی سنت بہہ ہی کہ ایک روز در میان لکھی کہ یا کسی اور غسل کی جگہ شتاب کرنا صحیح ہے کہ اس ہی دوسو سے
 ہر ماہی ہی **باب حکم المیاء** باب بیچ احکام پانی کی **الفصل اول غسل بہر عن**

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرَأُ أَحَدٌ فِي الْمَاءِ إِلَّا دَخَلَ الَّذِي لَا يَشْرِي فَمَنْ يَغْتَسِلُ فِيهِ مَتَّقًا كَلِمَةً فِي رَوْيَةٍ تَلَسَّ
 قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدٌ فِي الْمَاءِ إِلَّا دَخَلَ وَهُوَ حَبِيبٌ قَالُوا كَيْفَ يَعْمَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَكَوُّلاً
 روایت ہی ابوہریرہ سے کہا قرآن رسول خدا صلعم فی کہ پیناٹک ہی ایک نام رایج پانی شہری ہوئی کی بسا کہ نہیں جاری ہونا پھر غسل کر ہی
 او میں نے در وہی عاقل ہی کہ پیناٹک ہی پانی میں اور پھر وہی ہی نہادی روایت کی بہہ بخاری و مسلم فی اور ایک روایت مسلم کی میں اور ایک نہ نہادی
 ایک تہا یا پانی شہری ہوئی میں بحالت میں کہ وہ جنسی ہو کہا لوگوں فی کس طرح کر ہی ای ابوہریرہ کہا ایوسی او میں سے لینے کہ یعنی چلو ایک یا ہر پانی کی تہا
ف مراد پانی ہی یہاں پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو حکم جاری کا کہ تہا ہی اور جس نہیں ہر ماہ شتاب غیر دوس اور نہانا او میں جائزی اور یوسفون فی کہا
 کہ اگر کثیر ہی ہو اگرچہ وہ نہیں ہر ماہ لیکن او میں شتاب کرنا خوب نہیں شاید کہ او سکی دیکھا دکر ہی او یہی شتاب کرین اور عادت اس کی پڑ میں اور رفتہ رفتہ
 پانی مستغیر ہو جاوی یعنی رنگ اور مزہ اور بوبل جاوی پس اور رفتہ برادل کی یعنی جس صورت میں کہ پانی کم ہو وی ہی حرمت کی ہی ہی اس کے پانی
 نہیں ہو جاتا ہی اور او رفتہ رفتہ پانی کی یعنی جبکہ پانی بہت ہو وی ہی ہی کراہت کی یعنی ہی اور قلیل اور کثیر کی لگی بیان کہ رنگی انشا اللہ تعالیٰ اور
 قیدہ جاری ہو سکی اس لکھی کی عاری بنجاست کی پڑ ہی ہی نہیں ہر ماہ اور کہا ہی علمانی کہ بہہ تمام تفصیل نہیں ہر اور ات کو تضامی حاجت پان
 میں مطلق کردہ اور مستوع ہی اولی خوف جنات کی کہ کہتی ہی ہر رات کو زمین شہی میں یہاں پانی ہر ماہی کہذا قال الشیخ ابن حجر الکی اور غیر حدیث ہی
 معلوم ہر ماہ اگر کثیر ہی پانی میں تہہ دالی پانی یعنی کی ہی مستعمل نہیں ہر اور اگر تہہ دالی او میں تاکہ ہو وی او کو جنابت ہی متعل ہو جاتا ہی ذبح
وَعَنْ جَبَّارٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ التَّكْرَارُ دَوَاهُ مَنْسَلِهِ اور روایت ہی طبر

سے کہا متبع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہہ کہ پیناٹک ہی پانی شہری ہوئی میں روایت کی یہہہ فی **وَعَنْ الشَّامِيِّ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ**
ذَمَّتُ فِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخْتِي وَجَعَمَ فَمَسَّهُ نَأْسِي وَدَعَا إِلَى الْبُلْبُلِ لَكِهِ فَوَضَعْنَا
فَتَرْتَبْتُ مِنْ وَضْعِيهِ ثُمَّ قَمَّتُ فَخَلَّتْ ظَهْرَهُ فَظَرْتُ إِلَى خَالَتِي النَّبِيِّ بَيْنَ كَفَيْهِ مِثْلَ نَسْرِ الْحَجَلَةِ مَتَّقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی سائب بن زید ہی کہا لکھی مجھ کو خالہ اسیر طرعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہی رسول خدا کی متفق یہاں بخاری ہی پان تہہ
 پہر ابوہریرہ سے پڑا اور دعا کی میری ہی ساتھ برکت کی پھر وضو کیا پس پیا مینی پانی وضو حضرت کا پہر کہ ہر ماہ میں چھی پشت حضرت کی پس دیکھا مینی
 طرعت مہر نہوت کی در میان موند ہون ویکسی مانند گندی چہہ کہہ ٹ کی روایت کی بہہ بخاری مسلم فی **ف** پانی وضو کی ہی مراد ہی جو وضو
 کے بعد برتن میں بچرا یا جو کہ اعضا وضو ہی کرتا جانا تہا اور مہر نہوت مثل چہہ کہہ ٹ کی ہی ہی بیٹ اور متھا درین در مہر نہوت او سکول

اور روایت ہی سائب بن زید ہی کہا لکھی مجھ کو خالہ اسیر طرعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہی رسول خدا کی متفق یہاں بخاری ہی پان تہہ
 پہر ابوہریرہ سے پڑا اور دعا کی میری ہی ساتھ برکت کی پھر وضو کیا پس پیا مینی پانی وضو حضرت کا پہر کہ ہر ماہ میں چھی پشت حضرت کی پس دیکھا مینی
 طرعت مہر نہوت کی در میان موند ہون ویکسی مانند گندی چہہ کہہ ٹ کی روایت کی بہہ بخاری مسلم فی **ف** پانی وضو کی ہی مراد ہی جو وضو
 کے بعد برتن میں بچرا یا جو کہ اعضا وضو ہی کرتا جانا تہا اور مہر نہوت مثل چہہ کہہ ٹ کی ہی ہی بیٹ اور متھا درین در مہر نہوت او سکول

کہتے ہیں کہ پہلی کتاب برون میں علامت حضرت کی منگو رہی کہ نبوت اونکی جو نہ جو نہیں ہو گی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سے پہچانی گئی کہ نبی
 آخر الزمان ہی میں پر علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور وہ بہت وجہ تسمیہ کہی ہیں نبوت درازگی کی نہیں ذکر کیا اور اوسکی باطن میں کلبا
 تھا و جدہ لاشریک اور نظا ہرین کہا تھا تو چہ جیت ناکت فاکت سنقور اور اوسکی پیدا ہویکا وقت بعضوں نے تو یہ کہا ہے کہ جب سینہ مبارک
 چاک کر کر گیا تو بجا و منکی ہویدنو وار ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کی پیدا ہوئی ہی بہہ مہر پیدا ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مہر سیت حضرت
 پیدا ہوئی اور اللہ علم شرح الفصل الثانی فصل دو سکن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسئل عن الماء يكون في الفلاة من الاكرض وما يؤبى به من الدواب والسباع فقال اذا كان الماء قلتين لم يحط
 انجبت رواه احمد وابوداود والترمذي والنسائي والتاريخ وابن ماجه وفي اخرى
 لا يري د اود فانه لا يجس روايت ہی ابن عمر سے کہا سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہے چچ
 جگل زمین کی اور حال و چیر کی سی کہ نوبت نبوت تالی میں اور پھر تم چار پاون اور فردوں سی یعنی وہ اکثر زمین سی یعنی ہرن اور پشا ب غیر او
 کرتی ہیں حال و سکا کیا ہے پس فرمایا جو وقت کہ ہو دوسری پانی دو وقت نہیں دہنا تا پانی کو نبی پلید نہیں ہوتا پلید سی پڑنی سی روایت سی کہ یہ ہم
 ابو داؤد ترمذی سنائی دارمی ابن ماجہ اور چچ روایت ابو داؤد کی ہے کہ تحقیق وہ زمین ناپاک ہوتا ہے فہ طبعی منگی کو کہتی ہیں کہ زمین ناپاک
 مشک پانی آتا ہے اور قلائین ہیں در مشکو میں پانچ مشک پانی اور وزن قلائین کے پانچ کھیاں کی حساب سوا چہدہ من علمانی کہا ہے نہ یہ سلام شافعی
 کا ہے ہی کہ جب پانی مقدراقلائین کے ہو جس میں ہوتا نجاست کی پڑنی سی جب تک کہ رنگ اور فرہ اور بوزہ متغیر ہو لیکن پانچا ہے کہ اس حدیث کی صحت
 میں اختلاف ہی در میان محمد تو نکی سفر السعادت کی مصنف نے کر کر ہی محدثین کہا ہے کہ ایسا جماعت علمانی کہتی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور ایک
 جماعت کہتی ہے کہ صحیح ہی اور علی بن ابی موسیٰ کہ امام ابن کثیر نے حدیث کی اور اوسا زمین نجاری کی اور ہون نے کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی ہے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ہے علمانی کہ یہ فخالسنا ہی جمع صحابہ کی ایک گئی جاہ زفر من گڑ پڑتا ہے ابن عباس اور ابن زبیر نے
 حکم کیا ساری پانی نکالنی کا اور یہ بات اکثر صحابہ کی سامنی ہے اور کہتے ہیں اسکا انکار نہیں کیا واللہ اعلم اور کہا ہے علمانی کہ دو زفر تو کونسی حدیث شافعی
 کو چچ اندازہ اور حدیث شافعی پانی کی کوئی حدیث صحیحہ حضرت سے ثابت نہیں ہوئی ہے کہ اتنا ہو دی تو جس ہوتا ہے اور اتنا ہو دی تو نہیں جس ہوتا
 اور علی ہی کہ اللہ نہ بہت شخصہ ہیں اور ہون کہا ہے کہ حدیث قلائین اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اوپر عمل نہیں کرتے بلکہ سکا ہے ہی کہ فہ کی کوئی معنی آو
 من مشک کہ کہی کہتی ہیں اور مشک کہ ہی اور چوٹی پہاڑ کو ہی پس سہ پلین کی نہیں معلوم ہوتا کہ بیان مراد اوس سے کیا ہے اور تفصیل من مشک کی ہے
 کہ جو علماء اظہر حدیث پر عمل کرتے ہیں نہ یہ بلکہ سکا ہے کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی حال میں خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہوا ہے
 ہو خواہ رنگ اور بوزہ متغیر ہو یا ہوا اور تمام علماء اور محدثین کا مذہب ہے کہ اگر بہت ہو پلید نہیں ہوتا اور اگر گڑا ہو پلید ہوتا ہے اور یہ
 جو حدیث برفضا کے ہیں آیہ کی کہ اللہ اطہر لا نجسہ شیء یعنی پانی پاک ہی نہیں جس کرتی اور سکو کوئی چیز اور اسکو دلیل ہی شہراتی میں صحابہ نے اہر واد
 ساتھ اسکی پانی کثیری ہی ہیں اختلاف کیا ہے لکہ بعض نے بیچ مقدار قلائین کی امام مالک تو کہتی ہیں کہ جس پانی کا رنگ فرہ بوشیر ہو نجاست
 پڑنی سی وہ کثیری اور جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد کہتے ہیں کہ جو مقدار قلائین کے ہو کثیری ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور امام غزالی
 ح اور اونکی مذہب پالی کہتی ہیں کہ اگر گڑا ہی مقدار ہو کہ ایک طرف کی اطلاق سی دوسری طرف منہلی وہ کہتے ہیں اور اقل قلیل اور بعض متاخرین نے وہ درد
 کو کثیر کہا ہے ح: وسكن ابي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله اتق ضامن يتربصعا ودهن يدر نلقى فيه

الحديث

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَخَّرَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُرٌ لَا يَبْخَسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالزُّهْرِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ ہاگنا ای رسول خدا کی وضو کیا کریں ہم تو میں بضعہ کسی درود کو کٹوا ہی کہ ذوال جاتی ہیں اور میں
 کپڑی جیسے کی درگشت کٹرنگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق پانی تو میں اس کنوی کا پاک ہی نہیں جس کرنی اور کھوکھلا
 چیز یعنی جب تک کہ نہ متغیر ہو روایت کی پہلے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی فی فیر بضعہ عام کنوی کا ہی مدینہ منورہ وہی عامی تھا کہ ترمذی
 اور پڑائی ہی اوس میں جو نجاست وغیرہ ہوتی ہی اوس کنوی میں گرہ پڑتی ہی پس دسکوہنی والی فی تعبیر مطر کی یا کسی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ لوگ
 اور میں نجاست آتا ہی ہی عیالہ ابالسی بی بات عوام مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی وہ تو افضل ہونین کی ہی کہ لیسی بات روا کہتے ہی پس پانی اور میں
 بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ کہا ہی صلامانی کہ وہ جاری تھا اور وقت میں کہ راہ رکھتا تھا باع کیرف مثل نہر جاری کی اوسکا حکم حضرت سی چوہا
 جواب میں سکی پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ کو بہو حاصل یہ کہ اسکی نظر عیارت سے کوئی یہہر سمجھ لی کہ کوئی پانی پلینہ نہیں ہوتا ہوا ہوا بہو بہت
 بلکہ یہہ جانی کہ یہہ حکم پانی کیر کا ہی اور بعضی روایت میں ہاگنا صلی ہی ہی مقول ہی کہ کنو چوہا حکم پانی جاری کا کہتا ہی جبر ع خ وکن
 اِنِّ هُوَ بِرَجُلٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُوبُ الْبَحْرَ وَنَحْمَلُ مَعَنَا الْقَدِيلَ مِنَ الْمَاءِ
 فَإِنَّ تَوَضُّؤَنَا بِهِ عَطَشُنَا أَفَنَوْضُّهُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ هُوَ الطَّهْرُ رُمَاؤُهُ وَأَنْحَلُ
 مَيْتَتَهُ رَوَاهُ مَا يَلِكُ وَالزُّهْرِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالذَّكَاوِيُّ اور روایت ہی ابی ابرہہ سے ہی
 کہا کہ پوچھا ایک شخص فی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہی رسول خدا کی تحقیق ہم سوار ہوتے ہیں دریا کنارہ میں یعنی اوکی کشتی میں اور ڈھول
 میں ساتھ اپنی تھوڑا پانی شہر میں پس اگر وضو کریں ہم سناہوں پانی کی قریب سے ہیں ہم پس یا وضو کریں ساتھ پانی دریا سے شہر کی یعنی یا ہم کیر
 ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ پاک کر نیوالا ہی پانی اوسکا اور صلال ہی مٹھا را و سکا روایت کی یہہ اہل کہ ترمذی اور ابو داؤد اور
 نسائی اور ابن ماجہ اور داری فی فیر میت اور کونہی ہیں کہ اسے مچھلے فی فرج کی پس مراد میت ہی یہاں مچھلے ہی کہ اسکو فرج نہیں کرنی
 شکار کرنا اوسکا اور نکالنا اوسکا پانی ہی ہی فرج اوسکا ہی اور مچھلے کہ پانی میں مچھلے ہی ہاگنا صلی اللہ علیہ وسلم میں صلال نہیں اور مچھلے دریا ہی جاؤ
 میں بالاتفاق صلال ہی اور اور جاؤ زمین اختلاف ہی فقہ میں دیکھنا چاہی ع ح وکن اِنِّ زَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْحِجْرِ مَا فِي رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ بَيْدٌ قَالَ بَيْدٌ طَيْبَةٌ وَمَاءٌ طَهُرٌ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَأَدُ أَحْمَدُ وَالزُّهْرِيُّ فَتَوَضُّؤُهُمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ بَيْدٌ طَهُرٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا لَيْلَةَ الْحِجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور روایت ہی ابی زید سے اور انہوں فی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
 دو پہلی اور کئی رات جنکی میں کیا ہی چھال تیر ہی میں کہا منی بینہ ہی یعنی شہر سے کچھ دور نکا فرمایا کچھ پاک ہی وہ پانی پاک کر نیوالا ہی آیت پہلے ابو داؤد
 اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی فی میں وضو کیا اوس سے اور کہا ترمذی فی ابو زید راوی مچھلے ہی اور صحیح ہوا ہی علم سے کہ نقل کیا عبد اللہ بن
 مسعود سے کہ کہانہ تھا میں رات جنوکی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ سلم فی فیر رات جنکے اوس رات کہ کہتے ہی میں
 کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کی ہی اور آنحضرت فی اذکر دعوت اسلام کی کی اور قرآن و پیڑنا اور انہوں فی اپنی قوم میں جا کر صحبت
 حال کی بیان کی چنانچہ موجود جن میں یہہ ترمذی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ کہ جب ابن مسعود اوس شب میں آنحضرت کی ساتھ تہنہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُضَى بِغَضِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَيْتُ هِيَ دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ مِنْ رِوَايَاتِهِ
 سے اونہی نقل کی ہے جسکی تحقیق از او کہ زوالی او سکی نی ہجیا او سکو ساتھ ہر سیک طرف حضرت عائشہ کی کہا او سکی نی بس یا مینی عائشہ کو
 نماز پڑھتی ہیں شہارہ کیا طرف میری کہ کہہ دی کہ کو پس لی بی بس کہا یا او سیکین پس جبکہ خارج ہو میں حضرت عائشہ نماز اپنی ہی کہا یا اوس جا کہہ
 سے کہا یا تاہل نی بیہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق علی نہیں پلید تحقیق وہ ہی بہر نیزہ لون میں ہی پلید و تحقیق دیکھا تا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کر نی اتنی ساتھ ہی ہونی پانی بی کی روایت کی بہرہ او داؤدنی ف اشارہ کیا حضرت عائشہ ہی ساتھ ہاتھ
 کے یا سکی اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح کا اشارہ نماز میں جائز ہی کیونکہ یہ عمل کثیر نہیں ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کر نی اتنی
 بیچے ہو نی پانی بی کی جو اس کو وہ متزی ہی کہتی ہیں اس کی نزدیک یہ حدیث معمول و پر عمل کر نیکی ساتھ حضرت کی ہا در بیان جواز کی اور
 جو کہ یا کہ اتنی میں انکو حاجت تاویل کی کہ یہ نہیں اور کہا ہی علمانی کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پانابلی کا حدیثوں ہی ہر ح و عن
 بَخَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنَّ صَائِمًا أَفْضَلَتْ الْحُمْرُ قَالَ نَعَمْ
 وَبِمَا أَفْضَلَتْ السَّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَرَوَيْتُ هِيَ جَابِرِي كَمَا سَأَلَ لِي رَسُولُ خَدْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَضُو
 کرین ہم ساتھ اوس پانی کی کہ چوٹا کیا ہو کہ ہون نی فرمایا کہ ان اور ساتھ دوس پانی کی کہ چوٹا کیا ہو سب دزدون نی روایت کی بہر شجر
 التیمین و اس ہی معلوم ہوا کہ چوٹا دزدون کا پاک ہی جیسا کہ حدیث شامی کا ہی اور ہماری نزدیک چوٹا دزدون کا جس کے کہونکہ لعاب
 اونکا اس میں پڑتا ہی اور وہ اونکی گوشت سی پیدا ہوتا ہی کہ وہ جس سے اور حدیث میں کہ اسکی طہارت میں دار و ہولی میں و مکی صحت میں کلام ہی اور اگر
 صحت کو ہی کہنچین تو مراد پانی ہی پانی ہی ہی حضور نکا ہی کہ سبگل میں ہوتا ہی چنانچہ حدیث صحیحی او داؤد سیدی کی کہ گئی و مکی یہ بات معلوم ہوتی
 ہے اور اگر پانی اور درند ہی علی العموم مراد ہون نولانم آتا ہی کہ چوٹا کئی کا ہی پاک ہوا جو دیکہ کہ کسی نی نہیں کہا ہی بس معلوم ہوا کہ یہ پڑی ہی
 حضور مکی حنین فرمایا ہو گا مسئلہ اگر کتا حضور انسان کا پا کڑ اور سکا کڑلی اگر غصہ کی حالت میں پکڑی تو پلید نہیں ہوتا اور اگر بطریق پہلینی کی
 پکڑی پلید ہوتا ہی اس کے کہ غصہ کی حالت میں فقط و توتنی پکڑتا ہی در و انونین مطوب نہیں ہوتا اور پہلینی کی حالت میں ہونٹوں کی پکڑتا ہی وہ
 نہ ہونی میں کذا فی الحدیث اور چوٹا کڑ ہونکا اور چوٹا کڑ کو کہ ہی سبب تک کا یہ ہے کہ تعارض ہی حدیثوں میں بعضی ہی حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعض
 سے آیا صحت چنانچہ قافہ میں دو نوز و تین نہ کو رہن و صحابہ میں ہی اختلاف تھا حضرت ابن عمر صحیح ہی ہی اور ابن عباس طاہر ہی ہی ہر ح
وَعَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ أَسْتَسَلُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوًّا وَيَمُوتَانَهُ فِي قَضَعَةٍ فِيهَا اثْرُ الْعَيْنِ
 رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَيْتُ هِيَ امْ هَانِي سِي كَمَا نَهَى لِي رَسُولُ خَدْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمِثْرَةِ آبٍ كَثِيرٍ مِيْنِ كَرَاوِسِيْنِ تَهَا نَشَانِ اَلِي كَتَبِي
 ہونی کا روایت کی یہ نہائی اور ابن ماجہنی و مینون نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور ثانی کا کہ پڑی میں یہ نہا کہ پانی متین ہو جا تا یہ کہا
 شافعیہ میں اور ہماری نزدیک اگر پاک چیز سی پانی متین ہی ہو جاوی وضو اوس ہی جائز ہوتا ہی اگر پانی اوس کا ملا ہو جاوی تو نہیں درست
 ہوتا ہر **الفصل الثالث** فصل تیسری عن يحيى بن عبد الرحمن قال ان عمرا خرج في ركيب فيقول عمر
 ابن الغاصب حتى وردوا حوضا فقال عمر ويا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر
 ابن الخطاب يا صاحب الحوض لا تخبرنا فاننا نرد على السباع وورد علينا رواه مالك ومزاد بن رزين قال زاد
 بعض الرواة في قول عمر واني سمعت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول لها ما اخذت في

بَطَّنَ فِيهَا وَمَا بَعَثَ فِيهَا كَمَا ظَهَرَ وَكَشَى ابْنُ رَوَيْتِ هِيَ عَجْوِي بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِي كَمَا حَقَّقَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَاسِمٍ فِيهِ أَنَّ عَمْرُو بْنَ
عاصم کی بہانہ تک آئی ایک حوض پر بس کہا عرفی اسی صاحب جس کی کیا آئی ہیں حوض تیری پر وندی پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے اسکا
حوض کی نہ خبر دی بلکہ یعنی خیر نہ تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہمارا نزدیک اس کی کہ تحقیق ہم آتی ہیں درندہ و نسیبہ اور آسے تے ہیں
و ندی ہمیں یعنی کچھ ضرر نہیں پائی بہت ہی کہی ہم آتی ہیں اور پھر وہی وہ روایت کی یہہ مالک نے اور زیادہ کیا زین فی کہا زیادہ کیا بعضی اور
نے قول حضرت عمر کہ میں یہہ کہا اور تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی واسطی درندہ کی ہی وہ چیز بلین سچ پڑھوں ہی کی اور
جو باقی رہی برہ واسطی ہماری پاک کرنا لا ہی اور قابل ہی کی ہی **وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
فَقَالَ لَهَا مَا جَعَلْتَ فِي بَطْنِهَا وَكَمَا مَا عَجْوِي وَكَرَوَاهُ اور روایت ہی ابو سعید خدری
سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کی گئی حوضوں کی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی زمین کہ وازد ہوئی ہیں و نیز و ندی اور کئی اور
گد ہی طہارت کر سکی تھی یعنی اونکی پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہو جاتی ہی اوس ہی یا نہیں پس فرمایا واسطی درندہ کی ہی وہ چیز کہ اور
اور ہون فی بیڑوں ہی میں اور ہماری ہی ہی وہ چیز کہ چوڑی پاک کرنا ہی روایت کی یہہ بن ماجہ ہی **ف** اور ہی حدیث اور یہہ حدیث سچ
حق حوضوں کی فرمائی کہ پانی اور تین بہت ہوتا تھا اور تھوڑی پانی یہہ حکم نہیں **وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْمَشْمُوسِ فَإِنَّهُ يُؤْمَرُ بِالْبُرْصِ زَوَاهُ الدُّارِ فَطَهَّرَهُ** اور روایت ہی عمر بن الخطاب ہی فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانے
گرم کی ہوئی آفتاب کی بس تحقیق وہ موجب تہا ہی بیماری برص کی کو یعنی سفیدی کو روایت کی یہہ واسطی فی **ف** پانی گرم کی ہوئی آفتاب
سے بعضوں نے تو یہہ مراد ہی کہ دہو پین کہ کہ گرم کرین اور ظاہر یہہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی ار کہہ گرم کرین خواہ پہلی ہی کہہا ہو اور دہو پ
کے آئی ہی گرم ہو جاوی اور کہا میر کہ شاہ فی کہ یہہ حدیث یعنی قول حضرت عمر کا نصیحت ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس باب میں کوئی حدیث
ثابت نہیں ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور ندی لائی ہیں کہ راوی اسکی ثقہ میں ہیں اور بر تقدیر صحت ایک ہی مراد یہہ ہی کہ عادت اور دوام
اپر نہ کری اور بیون الامونگی نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا کہ وہ نہیں لیکن ام شافعی کی ان اختلاف ہی صحیح قول تو یہہ ہی کہ اونکی نزدیک
گروہ ہی اور اونکی طہارت خیرین نہ اختیار کیا ہی کہ کہ وہ نہیں بر ع **يَا بَطْنِهَا بِالنَّجَاسَاتِ** باب ہی سچ بیان پاک
کر فی نجاستوں کی **الفصل الاول** فصل ہی **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَبَهَ
النَّجَسُ فِي زَانَةِ أَحَدِكُمْ فَليَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَتَّقَنَّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلِّحَةٌ قَالَ طَهَّرْنَا نَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَعَزَّ
فِيهِ النَّجَسُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَمْ يَغْسِلْهُ إِلَّا مَرَّةً** روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کسی کی کتا سچ باسن ایک تہا ہی بس چاہی کہ دہوئی اور سکوسات بار روایت کی یہہ بخاری ہی اور مسلم کی ایک روایت میں
ہے کہ کہا پاک باسن ایک تہا ہی بس جو ت کہ پچا وی اور سیکٹا یہہ ہی کہ دہوئی اور سکوسات بار پہلا اور نکا ساتھ ہی کی یعنی سات بار میں ہی پہلی بار
سے ہی دہوئی **ف** کتا جرن بن بن کہا وی یا پوی اور سکوسات بار دہوئی نہ ہا نہ سب کتا محمد بن کا ہی اور دہوئی نہ ہا نہ سب کتا جرن بن بن کا ہی ہی
مگر امام ابو حنیفہ کی نزدیک حکم اسکا اور نجاستوں کا سا ہی کہ تین بار دہو وی یعنی تہی کی کہ تہی تین حدیث میں سات بار دہو نا آیا ہی بنا بر احتیاط کی ہے
نہ وجوب کی یہہ حکم اتہا بر اسلام میں تہا بعد از ان مسورخ ہو اور اللہ علیہ وسلم **وَسَمِعْتُ قَالَ قَامَ عُمَرُ إِلَى قِبْلَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ**

التاس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه وهربوا على نوله سبحان من ماء اود ثوبا من ماء فاكلمتكم
 صديسين ولما تبعوا معي اين رواه البخاري اور روایت ہی اور نہیں کچھ کھڑا ہوا ایک گنوار پس پشاب کیا مسجد میں بن سچی پڑھی اوسکے
 لوگ پس کہا واسطی وکل نبی صلوا لہ علیہ سلم فی چوڑ دوادسکو اور ڈالوادسکی پشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذوقیاسن مار پس سوا سلی نہیں کنہ پھر
 گئے ہو تم آسانی کر نیوالی اور نہیں سچی گئی تم مشکل کر نیوالی روایت کی یہہ بخاری فی ف راویو شک ہوا ہی کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا ذوقیاسن
 کا سجال دس ڈول کو کہتی ہیں کہ اوسین پانی ہونخواہ ہوا ہوا بہت اور ذوق بہری ہوتی ذول کو کہتی ہیں اور ازیکہ حضرت لوگوں پر نہایت
 شفقت اور محبت فرماتی تھی صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کہتے ہو نہیں اسین تعلیم ہی است لو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالاکرین اور یہہ حدیث دلالت
 کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہوجاتی ہی ساتھ ذمہ پانی کی نجاست پر کثرت اور ذلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ چون نجاست کا اگر متشیر نہ پاک ہی اور
 اگر اور جاسی کپڑی پر یا بند پرا زمین پر یا بوریہ سی زمین پر پڑھی نجس نہیں ہوتی اور علماء کو اسین اختلاف ہی محتار یہہ کہ اگر بعد از پاک ہوتی ہی
 جگہہ کی وان سی جلد ہو وی پاک ہی اور اگر پہلی پاک ہوتی جگہہ کی سی جلد ہو وی پلید ہی اور اگر جلد ہو وی اور رنگ درلو اوسکی متغیر ہوا لافنا
 پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار و طیبہ شی فی فی کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوی شک ہوتی ہی پاک نہیں ہوتی اور اگر
 زمین کا اور خاک کا اوٹھانا اوس کو جب نہیں درام الوضیہ صرح کی نزدیکت بین خشک ہوتی ہی پاک ہوجاتی ہی اور پہلی خشک ہوتی ہی اوس
 پاک کیا چاہیں معنی و اسکی کہہ کر اور ہا ذالین تا پاک ہوی ہماری علماء یہہ جوابت ہی ہیں کہ است یہہ نہیں معلوم ہونا کہ لوگوں نے وان نماز
 پڑھی ہو پہلی خشک ہوتی ہی شاید کہ بفضل پانی اس ہی ڈالا ہو کہ نجاست سکتے جاوی اور بواور رنگ پشاب کا سبب علیہ پانی کی جانا ہوی
 اور پاک ساتھ خشک ہونیک ہوی ہوا اور حدیث اس ہی ساکت ہی اور بہت ہی دلیلین مرقاۃ بین طاعلی قاری نے لکھی ہیں جسی شبہ ہوا دسین ذکر پہلی
 ح: **وکن انیس قال بیئما کن فی المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذ جاء أعرابی فقال بیول فی المسجد**
فقال اصحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہ مہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تریا ہوا دعوی
فترکوا حتی کال ثعلبات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاه فقال لہ ان ہذہ المساجد لا تصح لک لشیء من
ہذا البول القدر انما ہی لذن اللہ والصلوۃ وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
دجلہ من القوم فکلمہ یذون فکلمہ علیہ کثرت اور روایت ہی انس سی کہا اور وقت کہ تہی ہم مسجد میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم
 کے کہ ناگا دیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پشاب کرنی لگا مسجد میں پس کہا صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فی بازہ بازہ پس فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہ بند کرو تم پشاب و کجا چوڑ دوادسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کی گایا نجاست کتنی جگہ پہلی گی اب تو ایک ہی جگہ ہے
 پس چوڑ دیا اوسکو یہاں تک کہ پشابیا پھر تشریح رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے بلایا اوسکو پھر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجد میں نہیں لائق واسطی کہو
 چیز کی اس پشاب سے اور گندگی سی اور سوا اسکی نہیں کہ یہہ مسجد میں اسطی ذکر اسکی ہیں اور واسطی نماز کی اور پڑھنی قران کی یا مانند اسکی کہہا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے یعنی راویو شک ہوا ہی کہ ہی الفاظ فرمائی یا مانند اسکی کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم میں ہی پس لایا
 ذول پانی کا پس خوالا اوسکو پشاب پر روایت کی یہہ بخاری اور سلم نے **وکن اسماء بنت ابی بکر قالت سألت امرأۃ رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ارایت لحد ساء اذا اصاب ثوبی اللہ من حیضہ کیف تصنع فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکم من اللہ من حیضہ فلتقصرہ ثم لتغسلہ بماء ثم لتصل فیہ متفق علیہ

اور روایت ہے اس امر نسبت ابی بکر سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے رسول خدا کی خبر دو مجھ کو کوئی ہمہ میں سے
 جس وقت کہ پہنچی کپڑی اور دیکھو خون جنس کا کس طرح کری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنچی کپڑی ایک تہما یکو خون جنس
 سے پس چاہی کہ ملی چیکو نسی بہر دہو وی اوکو ساتھ ہبانی کی بہر نماز پڑھی اور میں نے بھی اگرچہ تر ہو وی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وَسَنَّ سَلِيمَانَ بْنِ يَسْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يَصْهِيْبُ التُّرْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَحْسِلُهُ مِنْ قُرْبِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْرُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَتِرُ النَّسِيلَ فِي قُرْبِهِ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
 سلیمان بن یساری کہا پوچھا میں حضرت عائشہ سے حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تم ہی بہن دہو تی اوکو کپڑی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی ہی طرف نماز کی اور نشان دہو نیکا کپڑی حضرت کی بہن ہوتا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
فَإِنَّ يَهُدِيْبُ دَلَالَتِ كَرْتِي هِيَ أَوْ بِرِجَاسَتِ مَنِي كِي نَدْبِهَا مَامِ الْبُؤْصِ فَوَرَامِ مَالِكِ حَ كَاهِي هِيَ أَوْ مَامِ شَافِعِي كِي نَزْدِيَاكِ بَا كِهِي مَعَلِ
بِئْتِي كِي نَحْ : وَعَنْ الْأَسْوَدِ وَهَذَا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْمَنِي مِمَّنْ تَوَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِهِ وَإِيْةَ عَلْفَتَهُ وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ لَحْنًا وَفِيْهِ يَصْهِيْبُ فِيْهِ
 اور روایت ہے اسود اور ہمام سی کہ وہ دونوں نقل کرتی ہیں حضرت عائشہ سی کہ کہا انہوں نے کہ تم ہی بہن رگڑتی منی کو یعنی خشک شے کپڑی
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ سلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور ہود کی کہ نقل کیا دونوں نے حضرت عائشہ سی مانند اسکی اور
 او میں یہہ ہی سی کہ بہر نماز پڑھتے **وَمِنْ وَف** یہہ حدیث ہے نجاست منی پر دلالت کرتی ہے نہ یہا مام اعظم ح کا ہی ہے ہی کہ تر ہو
 کہ دہو وی اور کا ہی سی کہ کپڑی بل اندر سرایت نہ کری بعد خشک ہونی کی رگڑ کر جتا والی **بِرَحِ وَسَنَّ** اور **فَلَيْسَ يَدْبُتُ حَضْرَتِ**
أَهْلَا أَتَتْ رِبَابِنَهَا صَخِيْبِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيْرَةٍ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَرَأَى بَاءً فَضَحَّهْ وَكَمْ يُعْصِلُهُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس نے یہہ
 سے کہ تحقیق دولائی اپنی چوٹی بیٹی کو کہ نہ کہا یا تھا اوسنی کہا ناطف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن شہابا او سکور رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اپنی گود میں پس پشاپ کر دیا اوسنی حضرت کی کپڑی پر پس منگوا یا پانی پس بہا دیا اوس جاگہ اور نہ میں دہو یا خوب ملکہ او سکور روایت کی یہہ
 بخاری اور مسلم نے **فَإِنَّ نَدْبِهَا مَامِ شَافِعِي كِي مِيْنِ مِيْهِي كِي كَرِجُوْ شِيْرُ خَوَا كِهِي نَوْمَانَا حَ نَهِيْنِ كَاهِي شَابِ كَرْتِي بَانِي أَوْ سِيْرُ جِيْرُنَا كِنَا فَا تِ**
كِرْتَاهِي حَاجَتِ دِهِيْمِي كِي نَهِيْنِ أَوْ ظَاهِرِ مَعَلِ مِيْتِ هِيَ هِيَ مَعْلُوْمِ هِيْنَاهِي أَوْ مَامِ الْبُؤْصِ فَوَرَامِ مَالِكِ حَ نَزْدِيَاكِ بِهَرِ حَالِ دِهِيْنَاهِي چَا تِي
أَوْ مَرْدُ نَضْفِ مَعْنِي چِهَرِ كِنِي هِيَ كِرَاسِيْتِ مِيْنِ كَاهِي أَوْ مِي تَرْدِيَاكِ هِيْنَاهِي أَوْ رَا كِي جُو كَاهِي كِهِيْنِ دِهِيَا أَوْ سَكُو مَعْنِي سِبَالَتُهُ دِهِيْنِي مِيْنِ نَهِيْنِ كِيَا
مِيْهِي مَعْنِي اِسْ جِيْرَتِي مِيْنِ كِبْعِي صَدِيْنِ مِثْلِ تَسْرِي مَامِنِ الْبُولِ وَرَمَانَهُ بَا كِي كِي دِلَالَتِ كَرْتِي مِيْنِ سِيْرُ كِهِي رَا كِي كِي شَابِ كُو دِهِيْوِي أَوْ رَطْحَاوِي نِي
كِهِي كِهِي مَرَادُ نَضْفِ مَعْنِي مِيْنِ بَهَانَا بَانِي كَاهِي بِيْعِيْرِي أَوْ رِيْمِي كَرْتِي بُو كُوْنِ غِيْرِهِ هِيَ بِرَحِ وَسَنَّ اور روایت ہے ام قیس نے یہہ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخِلْتُمُ الْإِهَابَ فَقَدْ كَسَرْتُمْ رِدَاءَهُمْ اور روایت ہے عبد الدین عباس سی کہا سنا
 یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی ہی جس وقت کہ باغت دیا جا وی چہرہ اس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہہ سلم نے **فَإِنَّ**
 باغت کہی بہن جڑی کی پاک کر نہکو نجاست وغیرہ سی اور باغت ہمال وغیرہ سی ہوتی ہی یا نقاب بہن رکہہ خشک کرتی بہن اور

انہیہ کتاب کی خشک ہو تو ریاضت نہیں ہوتی پیرن باغت جارون الامون لی نزدیک ثابت ہی امام آجیحی نزدیک ہر طرح کا پیرا پاک
ہونا ہی سوا ہی چیزہ سورا وادی کی اور امام شافعی کی نزدیک چہرہ کتھی کا ہی نہیں پاک ہوتا اور حدیث ہی عام معلوم ہوتا کہ ہر طرح کا چہرہ
ریاضت ہی پاک ہوجاتا ہی لیکن سورا وادی کا شش ہی ہو کا سبب نہیں عن ہونیک نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا سبب بزرگی و سکون
ع وحده قال شہدنا علی نوحہ علیہ السلام انہما بشارتہ فکس یہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذا احدہما
لہا ہذا فذ بعظمی فانتضعتمہ یدہ فقالوا لا ہذا مینہ فقال لانا حرم فقال انہا متفق علیہ
اور روایت ہی او نہیں ہے کہا خیرات دی گئی بکری دی و پاک ٹوندی ازاد کی کہ میمونہ کی تھی پس گری وہ بکری ہی پس گذری وہ پیر رسول خدا
صلیہ پس فرمایا کیون زیادتی چہرہ او سا کپن ریاضت ہی ہوتی او کو بہتر متفع ہوتی ساتھ و سکی پس عرض کیا لوگون نی تحقیق بہ مرد و چہرہ
پس فرمایا سوا سکی نہیں حرام کیا گیا ہی کہا نا او سکا روایت کی بہہ بخاری سلم نی ف اس حدیث ہی بہہ معلوم ہو کہ مردار کی جو خرا کہ کتا
کرتی ہن جیتی ہی وہ تو بعد نرسکی حرام ہوتی اور سورا وادی و چیز و شے مانند چہرہ ہی ریاضت کی ہوتی اور دانت اور بال و رینگ و در
ماندہ ایکلی فائدہ او ہوتا یعنی سورا گری کرنی اور کام بین لانا جائی ہی **ع** وعن سودة زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت
ما تلتکنا فانا قد یغسلنا مسکھا فکان لانا نبت فی حی صبارا ^۱ اور روایت ہی سو وہ جو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے
ہا کہ مگر گئی بکری ہاری پیرن ریاضت ہی ہن ہی چہرہ او سکون بہر ہمیشہ سے ہم کہ نیند نبی کچھ اور دیا نی ڈالتی تھی او میں بہانک
کہ ہونگی مشک بلانی روایت کی بہہ بخاری نی **الفصل لثاغت فصل** دو **عن** لثاغت بنت الحارث
قالت کان الحسن بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تویہ فقلت المیس تویا و اعطی ارا اراک
حتى اعسلکة قال لثما یغسل من بول الہنثی ویضہ من بول الذکر رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ
و فی روایتہ لایح داؤد و النسائی عن ابی السیمہ قال یغسل من بول الجارية و برش من بول الغلام
روایت ہی لیا بہ بنت حارث ہی کہتھی حضرت حسین بن علی بیچ گو در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پشاب کیا اونکی کپڑو
پس کہا میں ہی کپڑو اور اور دبی مجکو بہ بند پانا تاکہ دبو و نینا و سکو فرمایا سوا سکی نہیں کہ دہویا جاتا ہی پشاب لڑکی کیسی اور چنٹا دیا
جانا ہی پشاب لڑکی کی ہی روایت لیا کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کی ابی سحر ہی منقول ہی کہ کہا
دہویا جاتا ہی پشاب لڑکی کی ہی اور چنٹا ڈالا جاتا ہی پشاب لڑکی کی ہی کہ ہا طحاوی نی چنٹا ڈالتی ہی براد تو ٹیڑا دینا ہے
اور دہو نیسی دہونا ساتھ بالحد کی مراد ہی حضرت عائشہ ہی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پشاب کیا حضرت پر فرمایا
ٹو ٹیڑا دہو پربانی کا پس معلوم ہوا اس ہی کہ حکم پشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی زمین ٹیڑا دینا ہی ہی یعنی احتیاج سچو ٹیڑی کی نہیں
اسی کی کہ لڑکی کا پشاب سبب تکل سولخ کی بہت پہلنا نہیں اور لڑکی کا سبب فراخی سوراخ کی بہت پہلنا ہی او کو خوب طرح ہونا
جائے **ع** وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا و طیح احدکم ینعلہ الا دعی
الذرا بک سطحی رواہ ابی داؤد و ترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ علی ایک تمہا راسا تہہ
پا پڑوٹوٹنی کی گندگی پربش تحقیق مٹی و سطلی و سکی پاک کہ دینی والی ہی روایت کی بہہ ابوداؤد و ابی داؤد و سطلی بن ماجہ کی معنی ہی
میں **ف** نزدیک امام عظیم اور امام صحیح کی مراد گندگی ہی گندگی تہہ خشک ہے کہ اگر وہ جو تہہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس لڑکی

فت یعنی ساتھ چڑھی اور بیٹی مردار کی پہلی باغت کرینی نفع نہ لو اور بعد باغت کرنی جائز ہے اگر حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوئی ہے اور اگر علماء کا بھی مذہب یہی ہے **وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستتمر بجلد المیتۃ** **اد اذ یبعث رواہ مالک و ابوداؤد** اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ او نہیں جاوی ساتھ چڑھی مردار کی جبکہ باغت کیا جاوی روایت کی بہہ مالک ابو داؤد و فی جہڑھی دار کی جہین امام مالک سے دو روایت ہیں ظاہر تر روایت یہ ہے کہ بعد باغت کی پاک ہو جاتا ہے لیکن ہمال نہ کیا جاوی مگر ہم چیزوں مشکاک اور بانی کی اور سواریا کے اور تلی چیزوں میں نہ استعمال کیا جاوی **شرح وعن یمنونۃ قالت ما علی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم کما یجال من قذیرت یجرون شاة لهم مثل ابحار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتمہا ہا ہا فانما لہا مینۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطعمہا الماء والقرظ رواہ احمد و ابوداؤد** اور روایت ہے یمنونہ سے کہا کہ گزری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش میں سے کہیں چہ تہہ اپنی بکری موئی ہوئی کو مانڈا کہیں گے کہ پس فرمایا و علی او کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹکی یا ہوتا تھی چڑھا اسکا عرض کیا انہوں نے تحقیق یہ مردار ہے یعنی فرج کے ہوئی نہیں ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرنا ہی اسکو بانی اور پتی کیکہ کی یعنی باغت کسی ہو جاتی ہے روایت کے لیچہ اور ابو داؤد و فی **فت** یعنی اس سے طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہے پس طہارت مختصر ہے نہ ہوئی بلکہ وہ ہر غیر وہی ہے ہو جاتی ہے لیکن مستحب ہے کہ بیان فرمائی **ع وعن سبکۃ بن الحجج قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غن و قہ تنوک علی اہل بکت فاذا ارقبہ معلقۃ فمساک الماء فقالوا لہ یا رسول اللہ اہنا مینۃ فقال اظہر ہا رواہ احمد و ابوداؤد** اور روایت ہے سلمہ بن محرق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں اوپر گراہ ایک شخص کی پس نہرا گمان مشکا تھی تھی ہوئی پس مالگیا پانی پس کہا تو گون نے و علی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق یہ مردار یعنی چہڑہ باغت کیا ہوا مردار کا ہے پس فرمایا باغت اسکی پاک کرنوالی اسکی ہے **ما تکرہ لہما اور ابو داؤد و فی الفصل الثالث** **فصل تیسری عن امرأۃ من بیۃ عبد اللہ السعول قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منبتۃ تکفہ نفعل اذا مضت نا قالت فقال الیکس بعد ہا طریقی ہی اظہر منہا قلت بلی قال فہذہ بہنم رواہ ابوداؤد** اور روایت ہے ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تھی کہا کہ کہا میں ہی رسول خدا کی تحقیق و علی ہما ہی ہے راہ طرف مسجد گندمی پس طرح کرین ہم جو فت کہ میںہہ برسانی جاوین کہا اوس عورت نے پس فرمایا حضرت انی کیا نہیں چھی اوسکے کوئی راہ کہ دو پاک ہو اوس ہی کہا میں ہی ان فرمایا کہ میں ہی بدل و علی روایت کی پہلو ابو داؤد و فی **فت** یعنی گندی راہ سے جو نجاست گنتی ہے اور بہر راہ پاک زمین اتنی ہے اوس نجاست سے پاک ہو جاتی ہے بسبب گندی جانی کی زمین پاک پر سخی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ در **فصل** میں گندی قریب قریب میں پس شاید یہہ تدار نجاست کی جہین فرمائی ہو کہ جو تہ اور منورہ کو لگی تو یوں پاک ہو جاتی ہیں اور پشایہ و مثل او کی جو تہ او کیہ کیو یا بعض بدن غیرہ کو لگی تو نہیں دھونکی نہیں پاک ہوتی اور اسے طرہ کپڑے میں سے نجاست تدار ہی نہیں دھونکی نہیں پاک ہوتی **ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال کما نضح مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا توضح من الموطع رواہ الترمذی** اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا ناظر **فت**

ہم سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ حضور نے ہی ہم نے ہی نہ ہوئی تھی یا تو زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی نے فرمایا ہے
 یعنی پاؤں اور جوتہ وغیرہ جو نجاست میں ہیں یا نا سبب چلنے سے راہ کی تو یہ نہ ہوئی نہ اور مسکو بہہ خشک نجاست کی چھین کہا کہ وہ اگر گجانی تو پاک زمین
 پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت وہ ہو سکتی نہیں تھی اور زنجاست جو گجادی سبب راہ کی نزدیک ہونا ہی چاہی اور یہ بھی کہ اگر وہ نجاست
 تو وہ ہوتی نہیں روح و عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فلما کمل یقول یا رب انزل من السماء من ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ تھی اتنی جاتی مسجد میں بیچ زمانہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تھی صحابہ کہ وہ ہوتی ہوں کچھ سبب کے روایت کی یہہ بخاری نے فرمایا ہے ابتدا اسلام میں کہ دروازہ مسجد
 میں تھا کہ یہی کہی تھی خشک چلنے اتنی ہی رہتا ہوا اور کا ضرور نجاست ہی جب وازہ لگا احتیاط ہوتی اسکی شرح و عن ابن عمر قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسجد علی ما یؤکل لحمہ و فی روایت بخاری قال ما یؤکل لحمہ فلا یسجد علیہ رواہ ابن عمر
 اور روایت ہی راوی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین مضائقہ ساتھ شاپک سچری کہ کہا یا جاوی گوشت اور کجا اور ہر روایت
 کے یہہ حمد اور واقف ہی نہ تھی ظاہر اس حدیث سے تھا کہ یہی امام مالک امام احمد اور محمد اور بعضی شافعیہ نے کہ پشایک جانور و کھا کہ کہا
 جاتی ہیں پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور رب علماء کی نزدیک نجاست مغفہ ہی وہ تھی زمین کہ اسکی مقابلہ میں یہ حدیث عام واقع ہوئی تھی
 میں البوکری فان قائمہ عند الیقین یعنی پاکی حاصل کر دینا ہے اس ہی کہ اگر خدا قبر ای سی ہونا ہی جو جسب اسکی ہر نجاست میں معلوم ہونا
 ہے پس احتیاط ہی چاہی ہی کہ اسکو ہر نجاست میں شرح باب المسد علی الخفین ! بیچ بیان شرح کہنی کی نزدیک
 و مسیح موزوں کجا جائی ہی ساتھ ہر اور انا مشہورہ کی اور تبصرہ کی ہی ایک حاجت ہی حافظوں حدیث کی ہی کہ حدیث شرح موزہ کی متواتر
 ہے اور جمع کی ہیں بعضی محدثوں نے راوی اسکی صحابہ ہی اسی ہی یادہ ہوتی ہیں حشرہ مشرہ ہی اور میں ہیں اور ابن عبد البر نے کہا کہ نہیں
 جانتا میں علماء سلف سے کسی کو کہ اسنی انکار کہا گیا ہوا در حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو با یا میںی کہ سب اعتقاد کا کہ تھی تھی اور
 کہنی نے کہا کہ خوف کہہ گا ہی مجھی اور سپر کہ قبول نہ کی شرح موزہ کو اس ہی کہ حدیث میں کہ اسباب میں وارد ہوئی ہیں بیچ معنی تو تری میں اور امام
 ابو حنیفہ نے کہا کہ قائل ہوا میں ساتھ مسیح موزہ کی یہاں تک کہ بیچ میں بھی مانند روشنی کتاب کے بعد اسکی جانا چاہی کہ مسیح کرنا موزہ
 پر حضرت ہی اور وہ ہونا پاؤں کا غریمت یعنی اولی اور ہر ای میں کہ جو کوئی اعتقاد نہ کی شرح موزہ کا وہ بتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد نہ کی
 اور مسیح نہ کری بیچ بیت کی ازواب دیا جانا ہی اور مواہب لندیہ میں ہی کہ علماء کو اختلاف ہی ہیں کہ مسیح کرنا موزہ پر فضل ہی یا اسکو اتوار
 پاؤں ہوتی افضل ہیں بعضیوں نے تو کہا ہی کہ مسیح کرنا افضل ہی کہ وہ کہ میں رد ہی بل بدعت کا یعنی روافض خارج کا کہ وہ طعن کر نی ہیں
 اس پر چنانچہ فقہاء مذہب امام احمد کا ہی ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ مذہب ہماری علماء یعنی شافعیہ کا یہہ ہی کہ وہ ہونا پاؤں کا افضل ہی اس سے کہ یہہ
 اصل ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ ترک نہ کری مسیح کو اور صاحب نظر سعادت ہی کہا کہ حضرت کو تکلف تھا در توجیز زمین اگر موزہ پہنی ہوتی نہ
 اتوار ہی یا نو ذہن کی ہی اور اگر نہ پہنی ہوتی موزہ نہ پہنی مسیح کی ہی اور علماء کو اختلاف ہی ہیں لیکن ہمیں بات ہی کہ موافق سنت
 کے ہو یعنی بی شک سے کہی اسباب میں شرح الفصل الاول فضل بی عن شہدین ہا فی مسائل
 سالت علی بن ابن اریح طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ اشیاء و
 لیکل یسجد علیہا و یوما لیکلہ للیقین رواہ مسلمہ اور روایت ہی مشرہ میں ہی کہ کہا کہ وہ چاہی حضرت علی بی ابیطالب

تجاہل کی ان ہی کہا کہ خداوند کجا جاوی گوشت اسکا میں صحابہ کرام نے اسکی روایت کی

کے سی مدت سحر کرنی کی ہی ہوز و پیرپس کہا حضرت علیؑ فی مدت تہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین دن و تین رات سافو کی ہی اور
اور ایک دن اور ایک رات مشیم کی ہی روایت کی بہت سلم فی وقت یعنی سافو تین دن و تین رات تک سحر کیا کری اور تقسیم ایک رات دن اور تار اس
مدت کی جمہور علما کی نزدیک سوقت سی ہی کہ جب حضورؐ ٹوٹا مثلاً ایک شخص فی دوپہر کو وضو کر موزہ پہنا اور وضو کرنا شام کو تو شام سی
ابن ابی شامی قال **وَعَنْ الْمُخَيْرَةَ بِنْتِ شُعْبَةَ اَنَّهَا عَنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَدِّ بْنِ اَبِي**
الْمُعِينَةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَبِلَ الْغَائِظَ فَحَلَّتْ مَعَهُ اِدَاوَةٌ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعُ اخَذَتْ اَهْرِيغًا
عَلَى يَدَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَ وَ عَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبٍ يَحْسِبُ عَنْ ذِ رَاعِيَةٍ فَضَمَّهَا كَمَا كُنْتُمْ تَجْمَعُونَ
فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ وَ اَلْفَى الْجَبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِ رَاعِيَةَ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا صِدْقَتَهُ وَ عَلَى الْبِعَامَةِ ثُمَّ
اَهْوَيْتُ لِاَنْ عَضِيَّتِهِ فَقَالَ دَعُوْهُمَا فَاِنَّ اَذْخَلْتُمَا طَاهِرًا تَابَنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا بِشَوْ رَكِيْبٍ وَ سَكَرِيْتُ
فَاَنْهَيْتُمَا اِلَى الْعَوْمِ وَ قَدْ كَانُمَا اِلَى الصَّلَاةِ وَ يَصِلِي بِهِنَّ عَيْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْبَةَ وَ قَدْ رَكَعَ مِنْ
رُكُوْعَتِهِ فَلَمَّا احْسَسَ بِالسَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاخَسَّرُ نَاوُ مَاءٍ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ السَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَاى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ السَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ
فَوَدَّعَا السَّبِيَّ اَللّٰهُ سَمِعْتُمَا رَاوَةَ مُسْلِمٌ اور روایت ہی میری بن شعبہ سی کہ خشق و نہون فی جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہاد تیوک کا کہا میری فی پین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پانچا تہ کی پہلی فجر کی پل و نہائی یعنی ساتھ ونگی چھا گل پل
جب پہری شروع کیا یعنی بائی ڈان ناٹون ونگی پچھا گل سی پل ہوئی دولون ناہلہ پنی اور وہ نہلہ پنا اور نہا او پیر جبہ صوف کا شروع
کیا کہون ناٹون اپنی ہی پل تنگ ہون سنینن جبہ کی پل نکال ہی دولون ناہلہ پنی پنی جبہ سی اور ڈالیا جبہ کو اپنی موند ہون پراور
دولون ناہلہ پیر سح کیا اپنی پیشانی یعنی چوتہائی حصہ پراور پگڑی پیر پیر قصد کیا یعنی تانکا لون مین دولون ہوزہ اونگی پل فرمایا چھو
انکو پل تحقیق یعنی پہنا تھا او انکو احوال تہن کہ پاک ہی یعنی پانوں سح کیا او پیر پیر سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پل پنی ہم طرف قوم سک
اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی اپنی طرف نماز کی یعنی نماز صحر کی اور نماز پڑھوئی اپنی او انکو عبدالرحمن بن عوف و تحقیق پڑھوئی اپنی او انکو ایک
رکعت پیر جبکہ معلوم کیا آہ حضرت پیر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پچھی پنی کا یعنی تاحضرت امت کرت پل پل اشارہ کیا حضرت فی طرف اونگی
کہ پون ہی کہڑہ پل پل بائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک دو رکعتون مین سی ساتھ ونگی یعنی دوسری رکعت پل پل کیا او نکال چن سلام پیر پیر
بے کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم او کہڑا ہوا مین ساتھ ونگی پڑھی ہی دہ رکعت کہ رو گئی ہی ہی اسی روایت کی بہت سلم فی وقت حضرت پہل
فجر کی پانچا ترشہ لگی ہی مین دلیل ہی ایسہ کہ مستحب ہے کہ پہلی و دخل ہوئی وقت عبادت کی ہی سلمان عبادت کا درست کری اور صلیت سحر
بہت ہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کر وادی تو جان نہ ہی اور راوی فی بعد ذکر کرنی ناٹونگی دہونگی دہونامونہ نہ ذکر کیا کلی و زناک مین
بائی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی ہی با ازراہ نشان کی با اس ہی کہ وہ دخل مین موندہ کی حل مین اور پگڑی پیر سحر کرنی بہت ہی مین کہ چوتہائی
سیر پیر سحر کر وادی سنت کی ہی بجای سحر تمام سحر کی پگڑی پیر کیا تحقیق کلی باب الوضو مین ہو چکی ہی اور وہ سحر رکعت مین تھا کیا اس
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی ہی کم درجہ والیکا اقتدا کر تو جانی ہی اور پیر ہی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہیں آہن رخصت امام
کا کہ وہ اپنی مین شرط ہی اور اخیر حدیث سی بہت معلوم ہوا کہ سحر کوئی رکعت امام کی ساتھ پڑھنی رہ جاوی تو وہ او سکن ادا کی ہی تک ہی

اور توڑتا ہے اسکو اور تار تار موزہ کا بجد حدت کی اور توڑتا ہی اسکو کہ زمانہ مسح کا اگر خوف ہوتو ملت پہنوں کا سبب سردی کی یعنی اگر زمار کی
 میں خوف ہی ملت یا نو کا تو مسح نہیں تو مٹی کا بیک خوف باقی ہی مسح ہی باقی ہی اور اگر موزہ اور تار یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہ بہ با تو صوبہ
 تو فقط با نہیں وہ پلوی از سر نو وضو کرنا ضرور نہیں و لگا آدھی سی زیادہ قدم پٹنڈلی موزہ میں مکمل با وی تو یہی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم
 لنی مسح کیا اور پہلی گذر لنی ایک دن کی یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کری یعنی تین رات دن تک یا کرایا دو پہنچ اگر مسح کیا مسافر لنی اور
 پہر مقیم ہوگا ایک رات دن کی بعد تو تار والی موزہ کہ مدت اسکی پوچھی اور عند و رشتا نظر کی وقت وضو کر موزہ پہننی و بسوا ہی عذر کی چیز کی کسی اور
 چیزسی وضو ٹوٹ جا تو مسح اسکو جائز ہی جب ملک وقت اسکا ہی و بعد تمام ہونی وقت کی مسح ٹوٹ جا و بیگا و ملتقی **باب التیم**
 اب یہی بیج بیان تیم کی ف تیم لغت میں یعنی قصد کی ہی و شرح میں مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوچیر کا کہ قائم مقام خاک کی ہی یعنی
 تیم چونہ وغیرہ اور ملنا سونہلہ و راتہ سبر اسکو ساتھ نیت طہارت کل در ملک اختلاف ہی اس میں کہ تیم کی دو قسم ہیں ایک موندہ کی ہی اور دوسرا
 دو وقت کی ہی کو نیون ملک یا یک ضرر ہی اہلی موندہ و تہ سلیون کی پس ال یعنی دو ضرر تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک اس
 اور مختار نہ ہیشہ فنی کا ہی کہ ہی اور بعضی حنبلیو تکا ہی اور ہی قول حضرت علی و ابن عمر اور حسن صبری اور شیبی اور سالم بن عبد اللہ اور رضیان
 ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرے یعنی ایک ضرر شہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی دیر ہی مقول ہی عطا اور کحول اور ادواعی وغیرہم
 سی اور دو وقت یا جنبہ یا شین ہی واقع ہوتی میں چنانچہ اگلے دیکھی **ع الفصل الاول** فصل پہلے عن حنن یعدہ قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ بِشَيْءٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ**
وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ لَنَا نَبَاتُهَا طَهُورًا إِذْ أَلْمَحْنَا الْمَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی حدیث سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگوں پر نبی پہلی امتوں پر سائتہ ترین چیزوں کی گردالی گئیں صغین ہماری یعنی نماز میں یا جہاد میں نند صفوں و شہادتوں سے
 صبیہ اوکو صفت باندہ کعبادت کرتین قریب و بزرگی حال ہوتی ہی ہی ہی ہکو اور گردالی گئی و اہلی ہماری زمین نام نماز گاہ او گردالی گئی مٹی
 اس کے و اہلی ہماری پاک نبی الی جو وقت کہ پادین بانی روایت کی یہ سلم کی **ف** اگلی امت میں قید جماعت کی نہ ہی جس طرح چاہنی و طرح نماز پر
 لیتی اور نماز جائز ہوتی ہی اوکی سوا کنا اس و بیج کی کہ یہ نام اوکی عبادت خانوکی میں اور تیم ہی اوکو کہ ندرت نہ تہا میں فرمایا کہ ان میں با تو
 ہمیں رنگ ہی اوپر کہ ہر حاجت ہی نماز پر ہی کا حکم ہوا اور وعدہ ایسی تو ابلکہ ہوا اور ساری زمین مسجد ہونی یعنی جہان نماز پر ہیگی جائز ہو جائیگی اور
 جہان بانی نہ ملتی ہی تیم کر لین اور صیغہ ہی معلوم ہوتا ہی خاص مٹی ہی ہی تیم کر ہی اوپر ہی نہ کر ہی جیسا کہ ہمیشہ شافعی وغیرہ کا ہی اور امام
 ابو حنیفہ اور مالک و رحمہ کی تردید است ہی ہر چیز کی کہ وہ جن میں ہوا و جن میں ہی سی و ہر چیز کی کہ گسی نہ چکی اور نہ نرم ہو وی اور
 جلانی ہی را کہ نہ ہو جاوی دلیل اگلی حدیث جا بر کی ہی کہ تیم ہر چیز کی میں مقول ہی وہ یہ ہی جعلت لی الارض مسجد او طہور یعنی گردالی گئی

میری ہی زمین مسجد ہوا و پاک کرنوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کہ وہ جن میں ہی ہونے **ع** **و عن عثمان قال** گفتا فی صحیف
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَكُنَّا نَنْفُلُ مِنْ صَلَاتِهِ إِذْ هُوَ يُرْجِلُ مُعْتَرِلًا لَمْ يُصِبْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ
يَا فَلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَحْصَا بِنْتِي جَنَابَةً وَكَأَمَاءٍ قَالَ عَلَيْكَ يَا هَجْعِيدُ فَإِنَّهُ يَكُ فَيْكُ مَسْفُوعًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عمران ہی کہا ہی ہم سفر میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑانی اوکو تو پس جبکہ پہری نماز پڑنی ہی ناگمان دیکھا ایک شخص
 کہ ایک شہابی قوم سی کہ نماز پڑنی ہی ہی اون فی ساتھ قوم کی پس فرمایا حضرت کی سپرینی مسخ کیا سجاوی خلا فی یہ کہ نماز پڑنی تو ساتھ قوم کی کہا

بہنوعی بجز جناب ابن زینین باقی فرمایا از ہم ہی بجگو می یعنی تہم اوس پس تحقیق در نجسہ بجگو روایت کی بہنوعی ہر دو مسلم **وعن** عمار قال جاء رجل
الى عمر بن الخطاب فقال ارجعني فقلت فلما اصيب الماء فقال عمار ابعث امانتك من انك انا و انت
فاما انت فلكم نصر ولا انا فتمكثت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال انما كان
يكفيك هكذا فصاب النبي صلى الله عليه وسلم يديه فيهما ثم مسح بهما وجهه وكف يده رواه
البخاري بسنده صحيح وفيه قال انما يكفيك ان تضرب بيدك الارض تحتك **وعن** عمار و كفتك اور روایت ہی
ہماری کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر پیش خطاب کہیں کہا تحقیق ہوا میں جنہی اور نہیں پایا میںی بائی یعنی آیا تہم کر دن یا کیا کر دن پس
کہا عمار بی اور سٹی عمر کی کیا نہیں یا دگر تہی تم تحقیق تہی اچھ سحر کی میں اور تم یعنی اور ہم دو دو جنہی ہوئی میں تہی نماز نہیں پڑھی اور میں لوٹا تھا
میں اور نماز پڑھی بہنوعی ہر دو کیا بہنوعی سارا حال رو برو حضرت شیخ صلعم کی فرمایا سوار اسکی نہیں کفایت کرتا ہی بجگو ہر طرح سب میں ہی صلی سلم
دو دو تہلہ تہی زمین پر اور زہوک رسی اور نہیں بہر مسحہ کیا سا تہلہ ونکی موٹہ تہی پر اور تو ان تہی پر روایت کی بہنوعی ہر دو مسلم من مانند علی
اور بیچ اسکے بہر ہی کہا سوار اسکی نہیں کفایت کرتا ہی بجگو ہر مسحہ ماری دو دو تہلہ تہی زمین پر بہر بہنوعی بہر مسحہ کر ہی سا تہلہ دن دو دو تہلہ
سر تہلہ تہی پر اور تو ان تہی **برف** اس نیت میں جو حضرت عمر کا دیکھو نہیں لیکن آیا پڑھی ہی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر رضی اوس شخص کو جواب
دیالاتصل یعنی نماز پڑھے جب مالک نے پاوی پانی نہ سب عمر رضی ہا سا کہ جس کی ہی تہم نہیں اور ممکن ہی کہ حضرت عمر بی جو سکوت کیا بہر لی
ہوون حکم تہم کا جنہی کی ہی اعلیٰ یعنی سارا تصدیق کیا تا اوس با د ا جاوی کہ جناب کی این ہی تہم جائز ہی اور میں تہی نماز نہیں پڑھی یعنی آ
توقہ پر کہ پانی باجا دگر پہلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تہم قائم مقام وضو کی ہی غسل کی اور یہی بات ظاہر ہی سبب اس اعتقاد ایک کیا بہ
تہا کہ انکو یہ مسئلہ ہی طرح معامو نہ تھا اتفاق نہ ہوا تھا حضرت ہی سوال کر کے کا پس یہ اعتقاد اور نہ کجا تہا تہا کی تہو یک تہم قائم مقام غسل کی ہی
اور میں توٹا خاک میں یعنی دھون کی جانا کہ جیسی پا غسل میں کام اعضا پر نہ چاتی ہیں ہی ہی خاک نہ چپائی جا ہی اور تہلہ میں ہی بہنوعی کہ مشی تہلہ
کہ گاہ کہ منہ نہ بگا ہی کہ وہ حکم شہد میں ہی شہد تہی ہن اسد کی پیدائش کی بجائے تیکو پس بعضی فرقہ جو بہت وغیرہ منہ کہ لٹی میں رخ ہی اور
بہر حدیث دلالت کر ہی بہر کہ تہم میں ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ بعضیوں کا ہی اور امام عظم اور امام مالک امام شافعی کی نزدیک ضربہ کی جائز
ایک منہ کہ لٹی اور ایک تو لٹی ایسی کہ میں تکاپس انجیہ اس حدیث کی شیخ محمد الدین نووی نے یوں کی ہی کہ متصور حضرت کو فقط یہاں تہلہ
کہ صورت ضربہ کی د کہا وین عمار کہ طرح کر لیا کہ جناب کی ہی توٹا خاک میں ضرور نہیں کہ نیت ساری تہم کی بیان کرنی منظور تہی وسط طرح عمار
تعلیم ضربہ کی روایت کی ہی اور روایتین جو عمار ہی شیخ حق تہم کی ہی میں اور میں سرخ و درضہ میں مذکور میں اور در کفین میں یہاں ذراعین یعنی
تہلہ کہ میں تکاپس **وعن** ابی الجہم بن الحارث بن الہدی قال مررت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وهو یقول فسلمت علیہ فکرمه علی حاشی قائم الی حدارحتہ بعضا کانت معہ فوضعت یدیک علی الجدار فمسح
بہا ویداعیہ ثم رد علی وکرمه الی الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتب الحمیدین ولا ذکرہ فی شری
السننہ وقال ہذا حدیث حسنہ اور روایت ہی ابی الجہم بن حارث بن صہبہ ہی کہا گد را میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور روایت
کرتی تہی پس سلام کیا میںی ذہن میں جوابت یا بجگو سلام کا بہر تک کہ تہی ہوئی طرف تو لار کی پس کہ عمار کو سا پہلا تہی کہ تہی سا تہلہ ونکی بہر تہی دونوں
تہلہ تہی دو لار پر بہر مسحہ کیا اپنی پر اور تو تہر ہر جوابت یا بجگو کہا صاحب کورہ فی نہیں بائی تہی بہر روایت صحیحین میں اور نہ کتاب حدیث
ہر

ہیں وہ لیکن ذکر کیا محی السنہ ان کو شرح السنہ میں کہا یہ حدیث سنہ یعنی اول کو فصل میں صحیح و الیکون لانہا تہافت میں دیوار کی اس ہی کہہ کر
کہ او میں بخبار و ہنہی لگی کہ او بہر تہم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی و زیادتی ہے اور یہ حدیث دلائل کرتی ہے یہ کہ مستحب ہے طہارت کرنی و اول
کے لئے علاوہ سیر و دالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طہارت رہنا۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن ذریر** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَنْ يَكُونَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضَوْعُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرِينَ سَنَةً فَأَذَا**
وَجَدَ الْمَاءَ فَلَيْسَ لَهُ بَشْرٌ فَإِنْ ذَلِكَ جِئْتُمْ بِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي قُرَيْبٍ
روایت ہے ابی ذرری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں کہا کہ اگر کوئی مسلمان کی اگرچہ نہ پانی دس برس تک
کہ پادی پانی لگا دی اور کوہ میں پتھر پر تحقیق بہ بہتر ہی روایت کی ہے لہذا اور ترمذی اور ابو داؤد و دینی اور روایت کی انسان کی مانند ہے
قول عشرین **ف** مراد دس برس ہی کثرت ہی تہم ہی مدت ایمن دلائل ہے یہ کہ جانا وقت نماز کا یہ کہ نہیں تو نیکانیکہ اور سکا نیک حکم وضو کی ہے کہ تہم
سے جتنی فرض باطل جا ہی ٹپسی جیسا کہ بہر طہارتی درام شافعی کی نزدیک تہم مانند وضو ہندو کی ہے کہ بعد جانی وقت کی تہم لڑت جانا ہی
پس جبکہ پادی پانی یعنی ناک کفایت کری غل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت تہم کی ہے اور قادر ہے ہوا کسی متحال پر پانی لگا دی اور کو بہر یعنی
وضو کری یا غسل کری پس بہر تہم یعنی اب وضو واجب ہو تہم نہیں درست ہونی کا **وعن جابر** قال **خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَتْ**
رَجُلًا مِنَّا حَجْرًا فَاشْتَكَى فِي رَأْسِهِ فَحَدَّثَهُمْ فَسَأَلَ أَحْسَابَهُ هَلْ يَجِدُونَ لِي رُحْبَةً فِي التِّيمَمِ قَالُوا مَا يَجِدُ لَكَ رُحْبَةً
وَأَنْتَ تَعْتَدُ عَلَى الْمَاءِ فَأَعْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا بِذَلِكَ قَالَ قَتَلْتُمْ قَتْلَهُ
لِللَّهِ أَلَا سَأَلْتُمْ إِيَّاهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ فَأَتَمَّ شِغَاءَ الْعَبْدِ السُّؤَالِ إِشْمَاكَانَ يَكْفِيهِمْ إِنْ يَدَيْكُمْ وَيَعْصِبُ عَلَى
جَنْبِهِ خَنْقَةٌ شَرَّ يَسْتَسِيمُ عَلَيْهَا وَيَعْصِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجَابَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اور روایت ہے جابر ہی کہنا کہ تہم نہیں پس لگا ایک شخص کی تہم میں تہم میں رخم ڈالاجی اور سیکلی پر حاجت نہا نیکی ہوئی اور تہم کیوں
پوچھا اور سنی اپنی بارون ہی کیا پاتی ہو واطلی میری رخصت ہوج تہم کیسکی کہا اور ہون فی نہیں پانی تہم واطلی تیری رخصت و رتو قادر ہے
پانی پر نہیں نہایا وہ بہر گیا پس جب بہر تہم کی پس خردی تہم ساتھ میں مری فرمایا ملا لگون فی او کو ماری انکو اور کیوں نہ پوچھا اور وقت
کہ بخانا پس سوار پس نہیں کہ شفا بیماری نادان کی پوچھا ہی ہوا وہ کی نہیں کہ کفایت کرنا اور کو بہر کہ تہم کرنا اور باندہا اور رخم اپنی کی پتھر تہم
اور پیلو اور ہوتا تمام بدن بنا روایت کی ہے ابو داؤد و دینی اور روایت کی ابن جابر بن خطاب بن ابراح سی انہی ابن عباس **ف** اور تو قادر ہے پانی
پر یعنی وہ لوگ س آتے **فلم يجدوا** اسی بہر تہم کی پانی کی ہوتی ہوئی تہم جائز نہیں اور یہ تہم بھی کہ باوجود ہونی پانی کی قادر ہے ہوا پیلو اور ضرر
ہے نہ کہ تہم جب تہم جائز ہوگا اور یہ حدیث دلائل کرتی ہے یہ کہ حج کری درمیان تہم اور ہونی ساری بدن کی جیسا کہ نہ شفا یعنی ہی اور ہوا
حفظ میں ایک ہے چیر کری پس شافعی تہم جو اب تہم میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالفت تہم ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل در بدل تہم
اور خلاصہ میں سکہ کا یہ تہم کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تہم کا بسبب متھالی کی تو جائز ہی و کو تہم بلا خلاف و جو کوئی ڈری زیادتی مرض سے
دیر کر اجہی تہم ہی تو جائز ہی نزدیک جینیفہ و مالک کی ہے کہ تہم کری اور بنا تہم ہی و را کو بہر نماز کا بہر نہیں ضرور اور نہ شفا یعنی میں بہر
ہے بات غالب ہے اور جسکی ہی عھذ میں رخم باہوڑا ہوا اور پوچھی تہم ہی ہوا و خوف ہوا کسی دو کہ نہیں تلف کا پس نزدیک شافعی کی سچ کر
پے پراو تہم کری اور ابو حنیفہ و مالک حرنی کہا کہ جب جو بعض بدن اور سکا تہم ہی و بعض جہا تو دیکھیں کہ اکثر میں جہا ہی تو او کو ہوا و ہون گے

اور زخم پر مسح کر لینا اور اگر ہوا کرشمی تو تم کمرنگی اور وہونا سا ظم ہوگا اور کہا امام احمد بن حنبلہ نے کہ میں نے سنی تہنم کی کسی ایسی چیز کو سون
 ابی سعید الخدری قال خرج رجلان في سفر فحسبت الصلاة وليس معهما ماء فذمما صعيدا طيبا فصلتا ثم
 وجلا الماء في الوقت فاعادا احدا ههما الصلاة بوضوء ولو بعد الاجتنان ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فذكر اذ ذلك فقال للذي لم يعد اصببت السنة واجزاء تلك صلواتك وقال للذي توطأ واعادا لك
 الاجس من ثنين رواه ابوداود والدارقطني وروى النسائي نحوه وقد روى هو ابوداود ايضا
 عن عطاء بن يسار عن سارة اور روايت هي ابی سعيد خدری سے کہا کل دشمن سفر میں پس کیا وقت نماز کا اور نہ تھا
 ساتھ دنگی بانی پہر تہنم کیا اور تون فی مشی پاک سی اور نماز پڑھی پہر بایا بانی حج وقت کی پس پیسیری ایک فی اون دنونین سی نماز ساتھ وضو کر
 اور نہ پیسیری دو سکنی پس کئی دو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر ذکر کیا یہ ہیں فرمایا حضرت نبی و وسطی اولی کی نہ پیسیری تہی نماز
 پہنچا دوست کو اور کافی ہی جگہ نماز تیری اور کہا وسطی اوس شخص کی کہ وضو کیا تھا اور پیسیری نماز وسطی تیری ہی ثواب نماز روایت کی پہلے ابوداود اور
 دارمی نے اور روایت کی النسائی نے مانند سکنی و تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نے ہی عطاب بن یسری بطریق ارسال کی فت پہنچا تہنت کو
 یعنی حکم شریعت پوشی تہا جرح توئی نکا کہ سبب بانی بانی کی تہنم کر نماز پڑھ لی اور پہر اوس کو نہ پیسیر اور دو وسیہ کو دو ہزار ثواب فرمایا ہی سزا
 سبب داسی فرض ہے اور دو سبب داسی نفل کی اتفاق تہی میں ملا یہ کہ جب پانی دیکھی تہنم کر نہیوالا بعد فارغ ہو تیکل نماز سی تو او سبہر پہر نما
 نماز کا لازم نہیں اگر چہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی نہیں کہ جب پانی باوسی بعد دخل ہو تیکل نماز میں پس جہو تہی اکثر علماء کہ تہی میں کہ
 اوس نماز کو تو طوسی نہیں اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابوحنبلہ نے اور احمد بن ابی حاتم و ابی حاتم نے کہ باطل ہو جائتا ہی تہنم اوسکا اور جب تہنم

کری اور پانی باوسی پہلے اخل ہو تیکل نماز میں پس جملہ ہی علماء کا اسیر کہ تہنم اوسکا باطل ہوا ذاع الفصل الثالث
 فصل تہنم عن ابی الحسن بن محمد بن الحارث بن القاسم قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحي يثرب جمل فليكة
 رجل فمسك عليه فكم يريد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسكه بوجهه ويديه
 ثم رده عليه السلام متفق عليه روایت ہی ابی حاتم بن حارث بن صدہ سے کہا لی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کو رہن
 جمل کسی کہ سینہ میں ہی پس ملا دوشی ای شخص یعنی پہی ابوہبیم پس سلام کیا اور تہنم نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ لال دیوا
 پاس پس سج کیا سونہ تہی کو اور تون ہی کو یعنی تہنم کیا پہر جواب دیا اوسکی سلام کا روایت کی بہہ بخاری اور سلم نے و حسن عطار بن کاسی
 انه كان يحدث اَهُمْ مَسْحُوًّا وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْخَبَرِ نَضْرًا سَوًّا
 بِالْقَوْمِ الصَّعِيدِ ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا وَافْتَضَرْنَا بِأَكْثَرِهِمُ الصَّعِيدِ مَسْرَةً
 أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كَمَا كَانَ إِلَى الْمُتَاكِبِ وَالْأَبْاطِ مِنْ بَطْنِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَمْرٍو
 یا سرسی کہ وہ تہی حدیث کرتی یہ کہ صحابہ نے تہنم کیا تہی سے کہ اوسا المین کہ وہ تہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و وسطی نماز فجر کر
 پس اسی ہاتھ پہنچی تہی پہر پہر پہر ہی سونہ تہی پہر پہر نا ایک یا پہر سج و کیا پس ہاری ہاتھ پہنچی تہی پہر پہر پہر پہر ہی اتون پہر پہر پہر پہر
 مؤثر ہوں تاکہ و نیکون تاکہ نہر کی جانب اتون تہی کی سی روایت کی بہہ ابو داؤد نے کہ من طہرون یہ تہنم میں لفظ من کا ابتدا کر
 لے ہے یعنی پہلی انگلی اندر کی رخ پر تہنم پیسیری تہہ انگلی و پر کی رخ پر تہنم کر ذکر کیا ہی اوسکو تہنمانی حج باب استحباب کے یا پیسیری تہنم

کہ شروء کیا تیمم کرنا تہلیلوں سے بہت معنی مناسب ہیں اس مقام کی اور صحابہ نے جو اس طرح تیمم کیا سبب و سکا یہ تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ لفظ تکبیر
آیت تیمم کی میں مطلق آیا ہے اس لئے کہ تہنہ کا اطلاق سبب پر ہو سکتا ہے اور جو یہ حالانی نظر کر کے تیمم فرمے ہی وضو کا پس چنانکہ ضو میں ہاتھ نہ ہوتی ہیں
میں تک تیمم میں ہے ہاتھ پیرا چاہی اور سو اسکی حضرت کی تیمم میں جو آیا ہے کہ مسح کیا ذرا عین پر اوس سے ہی یہی معلوم ہوتا ہے ہی عرض
تیمم کسی مسافر اور جو کہ دروہو پانی سے ایک کوس مسافر ہوا یا مقیم خواہ شہر میں خواہ باہر شہر کی یا بیستیاری کی کہ ڈرنا ہو زیادتی اوسکی سے یا ڈرنا ہو
بیرہ کر چھی ہوتی جاری کا یا ڈرنا ہو دشمن کا یا ہندی کا یا ایساں کا یا ڈول وغیرہ نہیں ہو چھی تو ان سب صورتوں میں تیمم کرے یا ڈرنا ہو چھین میں سے
ہو یا شمشلی کی اور ریت کی اور چونکہ کی از قلی کی اور سرسہ کی اور شہر مال کی اور تیمم کی اور سب جو اہرات کی سوا ہی موتی اور رنگ کی اگر چہ ان چیزوں
غبار تھا اور جو چیز چھین زمین سے ہو اوس سے تیمم جب رست ہو گا کہ غبار ہوا اور شہر طیمم کی بہہ ہی کہ عاجز ہو استحصال پانی کی ہی حقیقتہً یا حکما اور
طہارت خاک کی ہے شہر طہری اور استیعاب ہے یعنی اعضا تیمم پر سب پر ہاتھ پیرا کہیں خالی نہ ہی اور تہتہ و سکی ہے اور ضرور ہی نیت کرے اور اس
عبادت مقصود کی کہ جو صحیح ہوتی ہو بدو ن طہارت کی یعنی نماز طہری کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کا فوراً سلام کی ہے یا کوئی تیمم کرے مسجد میں جا
لیے تو اوس نماز جائز نہیں ہونگی اور نہیں شہر طہری نعین حدیث کی یا جنابت کی اور طو تیمم کا بہہ ہی کہ دروہو ہاتھ زمین پر پاری پیرا ونگو چھڑ کر ہونہ پر
پہری پیرا و سکر دفع اس طرح کہ چھڑا ہی اور پیرا ہی تہلی درہین ہاتھ کی اور کی رخ بائیں ہاتھ کی اور اندر کی رخ پر کھنی سمیت پیرا ہی طرح
دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ پیرا ہی اور ربار ہی امین چھنی اور حدیث اور حلق اور نفاں الی اور جائز تیمم پہلی کی وقت نماز کی اور پیرا ہی
اوس سے جو چاہی افضل و نقل مانند وضو کی اور جائز ہی دراصل خوف فوت ہو نماز خانہ کی یا عید کی ابتداء و رینا یعنی پہلی سے اور در میان ہون
نہ دراصل خوف فوت ہونی جمعہ کی اور نماز وقتہ کی اور نہیں توڑنا ہی اوسکو مرتد ہونا بلکہ ٹوڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو ٹوڑتی ہی اور توڑنا اور
قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی ہے اور توڑنا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پر اور اگر کوسا فرمائی ہے اسباب میں کہہ کر کہوں گیا اور نماز پور
تیمم سے تو پیرا پانی یا داوی تو نماز کہ پیرا ہی نہیں اور محتجب ہوا اوسکو کہ وقوع کہنا ہی بائیں ہاتھ لگنے کی کہ نماز کرے نماز کو آخر وقت تک یعنی جب تک
کہ وقت مکروہ نہ آجادی اور واجبہ طلب پانی کا نہیں سو چارو ہاتھ تک اگر گمان نہ تھا ہی نزدیک و سیکھا اور نہیں تو نہیں اور واجبہ آخر دنیا
پانی کا لگاسکی پاس قیمت ہی اور وہ چھاجاتا ہی شش مثل کو یعنی پنی ہما ڈا نہیں نہیں اور اگر کسی فریق کی پاس پانی ہی تو لگلی و س پس اگر وہ نہ ہی
تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے انگلی سے پہلی یا چھنی تیمم کرے شہر میں دراصل خوف جائز کی تو جائز ہی بلقی باب الغسل المسنون

باب ہی چھ بیان غسل مسنون کی الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم من المسجد فليغتسل متفق علیہ

روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبلا ہی ایک تھا انانہ
کو پہنچا ہی کہنا ہی روایت کی بہہ بخاری اور سلم فی غسل نماز جمعہ کی ہے ہی اور ہی طہارت سے جمعہ اور کسی اور بعضی آیت میں
کہ غسل و نہی نظیر و ذکریم دن جمعہ کی ہی و غسل جمعہ کا سبب ہو کہ نماز جمعہ کی اور امام مالک نے نزدیک اسباب جمعہ کی ایک روایت کی ہونہ
و سن ابی سعید بن الحدادی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل یوم جمعۃ و ارجع علی کل
عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور روایت ہی ابی سعید حدادی ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر مانہ پر روایت
کے بہہ بخاری اور سلم فی واجب ہے یعنی ثابت ہے کہ نہیں الا ہی جو ہونا اوسکا اور یہہ معنی نہیں ہیں کہ واجب ہونا اوسکا کہ ہر نماز سے
کہا ہی علمانی کہ نہہ و غسل کی دراصل تاکہ نماز جمعہ کے جسبکہ کہتی ہیں کہ رعایت فلانی کی ہمیر واجب ہے ابتداء اسلام میں مسجد میں ہوتی ہے

اور کل صورت بہت ہی اوجھنیں بہت کرتی تھی اس جہت تک کہ پینا آگیا تو لوگ نہا پانی تھی بسبب روکی اس سے لفظ واجب فرمایا تاکہ لوگ حکم نہا نہ کیا جو بعد قبول کر لیں شیخ **بوکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ايام یغتسل فیه لیسۃ وجسدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلعم فی حق ہی یعنی ثابت و ملازم ہی بالیقین ہر مسلمان یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوی ہر تین دنوں میں ایک دن یعنی جمعہ کو کہ وہ ہودی اوہین پہننا اور بدن بنا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی ہذا

الفصل الثانی فصل دوسری عن

سمر بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعة فمما و یغتسل فیرغش فأفضل فأفضل رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارقطنی و ترمذی بن جندب کہا فرمایا رسول صلعم کہ جس نے وضو کیا دن جمعہ کی پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جس نے غسل کیا یعنی نماز جمعہ کی پس غسل بہتر ہی روایت کی یہہ جملہ ابو داؤد اور ترمذی اور داؤد ہی ف لفظ فیہا لغت کی معنی بہتر ہی فیہا لفظ فیہا لغت کی معنی بہتر ہی روایت کی یہہ بن جندب کہا فرمایا رسول صلعم کہ جس نے وضو کیا اور داؤد ہی صریح دلالت کرتی ہی ابہر کہ غسل ان جمعہ کا سنت ہی اور جب نہیں شیخ **بوکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل من جملة

جو نہلا وی مرد کو پس چاہی کہ آپ ہی نہاوی روایت کی یہہ بن احمد فی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد و فی اور جو کو فی اور ہا ہی امر و کو یعنی ارادہ کی اور نہا نہا جس چاہی کہ وضو کرے **ف** نہاوی تہران کی ہی کہ شاید پینٹین وغیرہ اسکی پڑی ہون اور یہہ اسباب کی ہی ہے اکثر عاکی نزدیکی کہ حدیث صحیحہ میں ایچا ہی کہ لازم نہیں ہے مقدمہ میں غسل جب نہلا تو اسکو اور جو کو فی ارادہ مرد کو فی اور نہا نہا کر فی وضو اس ہی کر فی اور نہا نہا جزا ہر با وضو بہرہ کا جزا ہر کہ با جو کا نماز تہہ ہی نہیں جانکی یہہ ہر ہی اسباب کی ہی ہی سبکی نزدیک شیخ **بوکن** عائشہ ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربعین من الجنابة و یوم الجمعة و یوم

الجمعة فیرغش لیسۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ ہی تخریق ہی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہی ساتہ نہا نہا کی چار چیزوں سے جنات ہی اور دن جمعہ کی اور سبکی کہچو اسکی ہی اور غل نہی سنت کی ہی روایت کی یہہ ابو داؤد فی **ف** ثابت زمین ہوا کہ حضرت فی غسل میت کو وہا ہر ہی اس سے معنی ہی غسول کی یہہ ہی ہن کہ حکم فرماتی نہا نہا اور ان چار غلو میں ہی جنات کا فرض ہی باقی تحک کہ جو پینٹنی لکواؤ دو تہران کی ہی نہاوی ناخون غیرہ ہی پاک ہوجاوی شیخ **بوکن** قبیس بن عاصم انہ اسلم فاکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء و یدہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہی قیس بن عاصم ہی کہ تحقیق یہہ مسلمان ہونی پھر

حکم کیا اور کو ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی بہہ کہ نہاؤد بن تہہ بانی اور ہیری کی پتوں کہ روایت کی بہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نہا نہا فی **ف** کافر جو مسلمان ہو اگر ضعیبی ہی تو غسل کرنا وی اور جبہ و درہ تحب و صحیحہ تہہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلی پڑی اور نہاوی بعد اور سنت ہی اور کو کہ پہلی نہا نہاکی ہر ہی اسلاوی اور ہیری کی پوسنی نہا نہا فرمایا ناخونیک اور تہران ہی حاصل ہوز **الفصل الثالث** فصل

عن جعفر مہ قال انک ناسا من اهل العراق جافا فقال ایابن عباس لوئی الغسل یوم الجمعة واجبا قال لا ولکن یوم اظہر و خیر من الغسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب و ساجدکم کیف ید و الغسل کان التماس یجوز دن یلبسون الصوف و یعملون علی ظہورہم و کان مسجداً من ضیقاً مقارب السقف انما هو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار و عرق التماس

في ذلك الوقت حتى نارت منهم رباح اذى بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم
تلك الرياح قال يا ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاعتسلوا وليمس احدكم افضل
ما يجد من دهنه وطينه قال ابن عباس بن شجاع الله بالخير ولبسوا غير الطهور
وكتفوا العسل ووسم مسخدهم وذهب بعض الذي كان يؤذي بعضهم بعضا من لعن رواه ابو ذر
سے عکریسی کہا تحقیق کتنی آدمی اہل عراق ہی آئی ہیں کہا وہ خون فی امی ابن عباس کیا اعتقاد کرتی ہو تم کہ یہاں دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ
نہیں لیکن بہت پاک کہ یہ اولابی اور بہتر ہی وسطی اوس شخص کی کہ نہادی اور جو شخص نہ نہادی پس نہیں دوسرے وجہاں اور بن خبر و تاہون
نما کو مسطح تھا شروع غسل کا یعنی سبب کی شروع ہو گیا پہل کیا ہو ہی لوگ لیں صحابہ فقیر بنی ہی صوفی اور کام کرتی ہی ہی بیہوش اور بہتر
سجدا و کئی تنگ پنچی جہت کی اور نہ تھا مگر پیر ہی ہنہون کچھو کاس کلج پیر فقیر علی السد علیہ سلم حج دن کر ہی کی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور نہ
ہو گئی لوگ پسینی من پچ اصوف کی یہاں تک پہلی دن اور بازاوی سبب کی بعضون فی بعضون کون جسک بائی رسول خدا صلی السد علیہ سلم
فی یہہ بو فرمایا کہ امی لوگو جب ہی یہہ دن پرناؤ او پچا ہی کہ لگاوی ایک تم ہی بہتر و سچہ کا کہ باوی تیل اپنی ہی اور خوشبو ہی ہی تیل
باؤ کو ٹھکانا ہی اور نہ ہو نہ کہ کہا ابن عباس فی بہر دیا السدی مال او پہنی پو خاک سوار صوف کی اور کفایت کی گئی محنت اور کنا وہ کہ گئی مسجد
او کئی اور جانی ہی بعض اور پیر کی کہ ایذا دیتی ہی سبب کی بعض اس کی بعض کہ پسینی ہی رواہ کتب بہل و او ذنی ف اور کفایت کی گئی محنت ہی ہی
کفایت کیا او کو السدی سبب سے کہ دینی کی کہ فرخ ہوئی وجہ عیشت کی بیز شرت کی اور لفظ من العرق بیان فی بعض کا او بعض یہاں مراد اکثر پسینی
لوگوں کی کہ ایذا دیتی ہی سبب حاصل ہوئی فرخت کی دفع ہوئی حاصل ساری کلام ابن عباس کا یہہ کہ غسل نہا واجب پتا اسلام میں سبب کثرت
برہ پسینی کی پیر جب وہ کہ ہاڑ منسوخ ہوا جو غسل کا اور نہ نیت بائی ہی اپنی اخیل جمعہ کا سنت ہی دفع **باب الحيض** باب پیر
بیان حیض کی ف حیض کی سنت میں جاری ہونی کی اور شرح میں مرادی اوس خون سی کہ جاری ہوتا ہی جسم عورت کی ہی پیر
سیاری اور حیض کی اور جو خون کہ سبب بنا کر کئی نکلا ہی و سکوت ہی فاشک ہی میں اور جو کہ بجز کئی کی جاری ہوتا ہی و کون فاس کہ میں اور مدت حیض
کے کہ سی کم میں ن میں اور زیادہ دن ن براس ن میں جن نکل خون دی سکا سفیدی خالص کہ وہ خون حیض کل ہی ہی خون حیض کا منہ ہی ہوا
اور سیاہ ہی اور نہ زور زور ہی و زشی کی نکل اور مانہ نکل اور حکم او سکا یہہ کہ نماز اور روزہ وغیرہ او میں نکر ہی اور بعد منقطع ہونی او سکیں
کے قضا ہی اور نماز کہ نہیں دفع **الفصل الاول** فصل پہلی عن النبی قال ان الیہود کانوا اذا خاضت المرأة
فیہم کعبین اکلوا ہا ذمہم کجامعہن فی البیوت فسأل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فانزل اللہ
تعالیٰ ولسئلونک عن المحیض الایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شیء الا التکابر فبلغ ذاک
الیہود فقالوا ما یرید ہذا الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء السید بن حضیر وعیاد بن
بشر فقالا یرسل اللہ ان الیہود یقول کذا وکذا افلا یخامعون و تغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان
وجد علیہما فخرجا فاستقبلہما ہدیۃ من ثمن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل فی آثارہما
فسعاہما فعنا اللہ لہم یجد علیہما رواہ مسلم روایت ہی الن ہی کہ کہا تحقیق یہو وہی جو وقت کہ خالص ہون میں عورتیں دین میں
نور کہانی ساتھ ہو کئی اور جمع کئی او کو گھر دین میں پو چھا صحابہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے یعنی حکم

الکتاب

نہ کہا جیگا اور نکل ساتھ حالت جھض میں جیسکے ہو ورنہ کئی ہی پر نکل کی اللہ تعالیٰ فی ہر لہرۃ اور سوال کرتی ہیں جھض سے آخریہ تک اس میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر کچھ ہوا جملہ کی پس پہونچی بہہ خیر ہو وگورس کہا اور ہونون فی ہین راو کہ تا بہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہہ کچھ ہوئی امور دین ہمارے کسی کچھ کہ مخالفت کرے ہمارا دین پس اس میں خیر اور عبادت شرعیہ الی ہیں کہا اور ن دونوں ہی ہی رسول خدا کی تحقیق ہو کہ ہستی میں ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کام اور نکال کر کیا گیا ہنشینے کرین ہم اوستی میں مشیر ہوا چہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ گمان کیا ہستی کہ فہما ہونے اور ن دونوں میں نکلی و دونوں صاحب یہاں ہی آیا اور نکل تھخہ دودہ کا طرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھض بہہ جیکے تو دیکھا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تھخہ کی حضرت کی لہی لانا ہی میں ہی حضرت فی جہی اور نکل یعنی بلا نیکی ہی ایک شخص کو کہ وہ بلا لایا اور کو میں بلا لایا تو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پر جانا اور ہونون فی کہ ہنشین حضرت ہنشین روایت کی بہہ سلم فی ف ساری آہیہ اولم ہے ویشا لو تک عن ابن الجھض قیل ہوا دوی فاعترت لواء الشار فی الجھض ولا تقر ہون حتی لظہر ن یعنی پوجہ ہی میں صحابہ جھض حکم جھض کہہ کہ دودہ پلیدی ہر میں کہ ہو ہو و عورتوں سے حالت جھض میں در نہ نزدیک ہوا و نکل یہاں تک کہ پاک ہو دین وہ پس جب یہ کہیہ اور تری تو حضرت نے اسکی تفسیر میں فرمایا کہ مژدہ کہ ہو ہونے اور نہ نزدیک ہونے ہی سی بہہ ہی کہ اور ن دونوں دن ہی جملہ کے کہ وادرب کہہ کہ یعنی ساتھ کہا نا اور بیٹھنا اور خا طلت کرنی اور ساتھ ہونا اور دین کو ساتھ لگانا ازاری اور او پر پس اس نیت سے معلوم ہوا کہ جھض کے حالت میں جو کوئی جملہ کے گناہوں گناہوں کا کہ حرام ہی اور جو حلال چاہے کہ گناہ کا ہو گناہ کیونکہ قرآن ہی بہہ حرام ہی اور کیا ہنشین کرین ہم یعنی کیا عورتوں کی ساتھ بیٹھنا اور اوٹنا اور کہا نامیانا نہ کیا کرین ہم غرض کہ اس سوال ہی بہہ ہی کہ ہو اور طعن کرنی ہیں اگر فرمایا تو ہم بہہ یائین تک کرین تا ابسیرا الفت ہی اور کوئی طعن کرے ح و عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انا و لجر و کلا تا جنت و کان یا ہب و فی فارتز و فیما نثرہ فی و انا حائض و کان یخرجہ راسک الی و هو معک کف فاعسلہ انا حائض و متفق اور روایت ہی عائشہ ہی کہا ہی میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہائی ایسا ہی اور ہوتی ہم در نون ہی اور ہی حضرت حکم فرمائی جھک پس ہانتہ ہی میں تہ بندہ پس لگاتی بدن پنا جھض یعنی آرا ڈکلی و ہر او در دین ہوتی حائض اور ہی نکالتی ہر بنا طوط میری اور وہ ہوتی حکمت میں پس ہونون زمین سرد کا اور ہوتی میں حائض روایت کی بہہ بخاری اور سلم فی ف ہر جیہ یادت عرب کی بڑا باس بہر ہوا در میان میں کہ کہا ہونا تھا اور سے دونوں صاحب چلو بہہ نہ نہائی جاتی ہی اور ہی ہی ہی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اور ہانا عورت حائض کی زیر نمان ہی زانو تک یعنی زانو تا تہ نہ لگا دی اور جملہ نہ کرے اور بہہ مطلب حدیثوں ہی ہی ثابت ہوتا ہی اور یہی نہر بیام ابو حنیفہ و ابو یوسف اور شافعی اور مالک ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا بہہ نہر بہہ کہ عورت حائضہ سے فائدہ اور ہانا سوار جملہ کی جائز ہی اور نکالتی ہر بنا طوط میری اور دروازہ جھک مسجد کی طرف کہلا ہوا ہونا تھا اور میں سر بارک جھو کہ طرت نکالتی ہی و ان حضرت عائشہ نے سر بارک کہ ہو میں اس سے معلوم ہوا کہ اعتماک والا اگر بعض حضار اپنا مسجد ہی نکالی تو عسکاک باطل نہیں ہوتا ح و عنہا قالت کنت ائتت انا حائض فتر انا و لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاه علی موضعہ فی فیشریب و انترق العرق و انا حائض فتر انا و لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاعلی موضعہ فی رواہ مسلم اور روایت ہے اور ہین ہی کہا کہ ہی میں پتی بانی اور ہوتی میں حائض بہر دیتی میں پانی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہتی و دوسرے پنا اس جگہ کہ کہتی میں موندہ اپنا پس ہی حضرت بانی اور ہوتی میں پٹی گوشت لگی اور ہوتی میں حائض بہر دیتی میں ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

اور رسول اللہ کی لام کو زبردستی اور لم نکلن ساتھ زبردستی لون کی او پیش دوسری اور لفظ لظہ لون سے اور میرک تی کہا ہی کہ اسپر کچھ
 اصل بوداودین شروع **باب المستحاضة** باب ہی بیج بیان مستحاضک ف استحاضه وس عورت کو کہتی ہیں کہ جسکی رحم میں
 سے خون جاری ہوتا ہی لغیر ایام حیض اور نفاس کی رحم میں ایک گ ہی کہ نام او کا عادل ہی وہین خون جاری رہتا ہی اور حکم او کا

یہ ہی کہ او میں نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہیں شرح **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشہ

قالت جاءت فاطمة بنت ابی جیحش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأة استحاضت
 فلا اطهر فاذا عرفت الصلاة فقال لا انا ذاک عرق وکلیس یحیض فاذا اقبلت حیضک فدی الصلوة واذ اذ

اذ بنت فاعسلی عنک الدم ثم صلی متفق علیہ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا ای فاطمہ بیٹی ابی جیحش کی طرف نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی لبر کہا ہی رسول خدا کی تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استحاضہ کرتی ہوں میں نہیں پاک ہوتی پس کیا چوڑہ دن نماز فرمایا نہیں

سوار جسکی نہیں کہ بہ خون ایک گ کا ہی اور نہیں ہی خون حیض کا پس جبوقت آادی حیض ٹیکو پس چوڑدی نماز اور جبوقت چانا ہی وہ پسر
 دہو اپنی سی خون کو یعنی درپہر تیار پھر ناز پڑہ روایت کی مہ بخاری اور مسلم فی **ف** امین ام عظمیٰ کا نہ بیسی ہی کہ اگر ایک عورت معنادر

تہ یعنی اسکو عادت ہی کہ شلا چہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب استحاضہ ہوتی دنون عادتہ کیو امین ایام حیض کی ٹھہادی اور اون
 دنونین نماز وغیرہ چوڑدی اور جبے دن تمام ہو وین تو خون ہو کر تہادی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدی ہی یعنی پہلا ع

حیض آتا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کہ تو وہ امین اکثر دن حیض کی کہ دس دن میں او نکو ایام حیض کی ٹھہری اور اور امون کی
 نزدیک عمل تیز بر کری یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر لیا نہیں ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیثائندہ میں مذکور ہی اور امام عظیم

کہتے ہیں کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ ال آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو اون میں ہی ہی مرسل در دوسری مضطرب اور نہیں ذکر
 کیا ہی رنگ خون کا کہ حدیث عروہ کی میں سو حال او کا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسین اعتبار دنون کا ہی اور وہ حسنہ جاری ہی

صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر ولی ہی اور نظا اسپر کہ یہ عورت معنادر ہی اور کہا ہی شافعی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض یعنی اپنی شرمگاہ دہویا
 کری اور امام ابوحنیفہ تی کہا ہی کہ جب قتاوی جہی دہوی ہی ہر نہ دہوی اور لنگوٹہ باند ہی اور وضو کری جلد ہی جلد ہی پھر خون جو

جاری ہی امین معنادر ہی جو چاہی ہی ہی آخرت تک شرح **الفصل الثانی** فصل دوسرے عن عائشہ بنت
 الزبیر عن فاطمة بنت ابی جیحش انھا كانت تستحاض فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذاک ان

دم الحیض فانه دم اسود یعرف فاذا اکان ذلک فامسکی عن الصلوة فاذا اکان الاخر فمستی صلی
 فانما حکم فی رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہی عروہ ابن زبیری او ہون فی نقل کی فاطمہ بیٹی ابی جیحش سے ہی یہ کہ وہ ہی استحاضہ

کرتی تھی لبر کہا ہی اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جبوقت کہ ہر پھر پسر
 نیدرہ نماز ہی پھر جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوار سیاہ کی درنگا ہو لبر وضو کر اور نماز پڑہ پس سوار کی نہیں کہ وہ خون رنگ کا ہی روایت

کہ یہ بوداوداؤد ورنالی فی **ف** پھر رنگ خون کی یا اعتبار اکثر کی فرمائی ہیں کیو کہ یہ ہی خون حیض کا پسر وغیرہ ہی ہوتا ہی اور تار
 نزدیک تقدیر صحت اس حدیث کی بہ معمول ہی اسپر جب تیز موافق ہو عادت کی یعنی جس صورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کی پھر

تو مدت حیض کی ایک جن میں عادت او کی ہی موافق عادت کی ان حیض کی تمام ہو لی اور اونہین دنونین رنگ خون کا سیاہی بطرت ہر فرخ
 ہوتی ہے

وغیر کی مایل ہو ابعد کی ہے خون حیض میں بہن مسوب ہو چکا بحقیق کی تیز ہوگی موافق عادت و سبکی ہوئی بیخ و بولانا **وکن**
 او سئلته قالت ان اظلم كانت عرق الدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستغفرت لها الله سئلته
 النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتبطل عده الليالي والا يام الي كانت يحضون من الشهر قيل ان يصيب من الليالي
 اصباها فلتترك الصلوة قد ذكرك من الشهر فاذا خلقت ذلك فلتغتسل ثم تستنظف بوجاب ثم لتصل رواه
 مالك و ابو داود والدارقطني وروى النسائي عنه اور روايت هي ام سلمة كما تخبرنا بك عورت ذ التي هي خون ما حضرت
 عند صلي الله عليه وسلم ك من لعني او سكو خون اشخاصه ك اناتها اور تبي ده معناه بس بوجيا فتوى و على اوس عورة كى ام سلمة بي بيخبر خدا صلي الله
 عليه وسلم بس فرمايا چاينى كه ديگي گنبي را ون اور دون كى بو تى هي حاضون دن و نون ميني سي پلى س كه بيخبري اد كوي سارى خون
 كه ترحي او سكو بر جاسي كه چو روى نماز موافق دن دنو كى ميني بن سي بر حوت كه كدر سي به نبي ده دن جب به صكين بن جاسي كه نها كالى
 پير چاينى كه بانهمي نكوت ساهنه كى پير نماز پيرى روايت كى به مالك ابو داود و دارقطني اور روايت كى نسائي بن معن س كل ف مستحاضه
 عورت كو چاينى كه حى القدر خون كو نكوت شى روى كى بعد كى ان خون و يكا تو نماز صحيح بوجا و يكي حاجت پير پير كى نين اور پيرى حكو سلب ال
 كا هي نوع **وكن** عدى بن ثابت عن ابي عبد الله عن جده قال سمعت ابي عبد الله بن محمد بن عبد الله بن دينار عن ابي عبد الله
 الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة اياما اقرانها الي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتوضأ
 عند كل صلوة وتضم و تصلي رواه ابو داود و دارقطني و روايت هي ام سلمة بن نابت سي اون بن نفل كى اي بابي اون بن عدى كى دارقطني
 ابا يحيى بن معين بن داود عدى كا نام او سكا و نماز هي اون بن روايت كى نبى صلي الله عليه وسلم بيهد او هون بن فرمايا مستحاضه كى چو روى
 نماز دن حيض تبي بن كه بو تى هي حاضون نين به نماز وي لعني كيار اور وضو كى نزديك به نماز كى اور روزى كه بي اور نماز پيرى روايت
 كه به ترمذى اور ابو داود بنى ف به حديث ضعيف اور ايك روايت يا هي ثورفا اوقت كل صلوة يعنى وضو كى هر نماز كى وقت
وكن همنه بنت جحش قالت كنت استحاض بصيضة كثيرة شديدا فانت النبي صلى الله عليه وسلم
 استفتيته واخبره فوجدته في بيتي اخفى من بيت بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض بصيضة
 كثيرة شديدا فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت
 هي اكثر من ذلك قال فتلجبي قالت هي اكثر من ذلك قال فالحجزي توبا قالت هو اكثر من ذلك اما الحج
 لتجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سامرك يا مريم الي ما صنعت اجراء عنك من الاخر وان قويت عليهما
 فانت علمه قال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فحضي سنة اياما او سعة اياما وفي
 عليه الله ثم اغتسل حتى اذا رايت انك قد حوت واستنقأت فصلي ثلثا وعشرين ليلة او اربع
 وعشرين ليلة واياها ووصي فان ذلك يحزنك وكذلك فافعلي كل شهر كما يحض النساء وكما يطهرت ميعات
 حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخرين الظهور وتجلين العصى فتغتسلين وتجمعين بين
 الصلوة وبين الظهور والعصر وتؤخرين المغرب وتجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوة وبين فافعلي وتغتسلين
 مع الف فافعلي وهو من ان قوت عد ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا الحجية من الى رواه احمد وابو داود والترمذى

اور روایت ہی جسنو تبحش ہی کہا اسی میں استحاضہ کیجانی استحاضہ بہت سخت ہے کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوجوں میں آتے
اور خبر دون میں ان کو لوئیں پاپا سنی دیکھو چ کہ بہر اپنی کی کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا سنی ای رسول خدا کی تحقیق میں استحاضہ کیجانی ہے
استحاضہ بہت سخت ہے کہ حکم کرنی ہو چکو اور میں تحقیق باز کہہا ہی چکو نماز اور روزی ہی فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہوں میں داخل تیری
روٹی میں تحقیق وہ لجاتی ہی خون کو یعنی چون کھلتی کی جگہ روئی بکھدی تا وہ باہر نکل گیا اسنی کہ وہ زیادہ ہی اسنی یعنی روئی سو
ہتین تک سکتا فرمایا مانند لکام کی کپڑا باندھ یعنی لنگوٹ کرنی ولی کہہ کہ کہا اسنے وہ زیادہ ہی اسنی فرمایا حضرت نے پس کہہ لو کہ پڑھا
یعنی بیچی اور لنگوٹ کی کہا اسنی وہ زیادہ ہی اسنی سوا اسکی ہتین کہ وہ اتنی ہو تین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ نہ کہ فرمایا ہی صلی اللہ
علیہ وسلم نے امر کرتا ہوں میں نیچو سا تہہ دو حکمون کی ایک جمع نا اور مین ہی کرسی کو کفایت کری نیچو دو سہری سی اور اگر قوت رکھتی ہی تو
پس تو دانا تہی یعنی حال پنا تو خوب تہی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطی او سکی کہ ہتین ہم استحاضہ مگر ایک لٹ مارنا ہی لا تو شیطان
کے ہی پس جس تہہ تو تہہ دن یا سات دن چھ علم خدا کی بہر نہا ڈال تہی بعد گذرنی مدت مذکورہ کی یہاں تک حیووت دیکھی تو پاک ہوئی اور صفائ
ہوئی پس نماز تہہ نہیں دن ذات یعنی جس صورت میں کہ ایام حیض کی سات تہہ راں یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت میں کہ حیض کے چہ دن تہہ راں
اور روزی کہہ یعنی وضوان وغیرہ کی ہر مہینی میں اسپر طرح پس تحقیق کفایت کرتا ہی نیچو اور سپر طرح ہی کرتی جا ہر مہینی میں جسیکہ حالض
ہوئی ہن عورتین اور جسیکہ پاک ہوئی ہن عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہوئی اپنی کی اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ ناخبر کری نماز تہہ کو اور
جلدی کری نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر در میان ان دو نمازوں کی کہ تہہ راں عصری اور ناخبر کری تو مغرب کو اور جلد ہی کہ تہہ راں کو بہر نہا دو
تو اور جمع کر تہہ در میان دو نمازوں کی پس کہ تو اور نہا تو سا تہہ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی ہی پس کہ تو اور روزی کہہ یعنی دن تو نہیں کہ نماز
چوتھی ہی خواہ روزی فرض ہوں یا نفل اگر طافت کہتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دو دو حکمون
میں طرف سہری روایت کلی یہاں تہہ راں دو اور تہہ راں فی وقت لا تو شیطان کی ہی یعنی اسکی سبب سے شیطان تہری طہارت اور نماز وغیرہ
میں فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی اسپر نا زبیکہ شیطان کی ہی راہ بہکانی اور خراب کرنی عبادت کی تہہ راں کھلتی ہی اس ہی اسکو واسطی
تہہ راں کیا کرات او سکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرمایا ان دو حکمون کا کہ نا شروع کیا ایک مین کا یہہ ہی تحقیق یعنی حیض
تہہ راں وہہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی بر جاری کر چہہ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر ہے کہ وہ عورت معتادہ تہی عادت اپنی حیض کے
بہر لگتی تہی کہ چہہ دن تہی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اور سکو کہ اکل کر اور سوچ کر یعنی پر بنا کر ان دونوں عدد و مین ہی فی علم اللہ
یعنی یہہ داخل ہی اور چیز مین کہ جانا اللہ تعالیٰ نے امر تہری سی اور اگر اوشک کی ہی ہو وی تو یہہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ علم کی کہ یہہ
خدا نے ہتہ ایام فرمایا یا سبقتہ ایام اور سپر طرح کہ ہر مہینی ہی یعنی ہر مہینی میں چہہ دن یا سات دن حیض کی تہہ راں ہی اور جسیکہ حالض
ہوئی ہن عورتین یعنی جسیکہ حیض کی دن تہہ راں ہی دن عورتین کہ مانند تہری عادت کی دن تہہ راں ہی اسپر طرح تو تہہ راں اور وقت حیض کے
کے اور پاک ہوئی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض دن لیکہ کا اول مہینی میں ہی پس تو ہی دل مہینی کو وقت حیض کا تہہ راں اور اگر در میان مہینی میں دن کا
وقت ہو وی تو یہی رو تہہ راں اور اگر آخر مہینی میں تہہ راں تہہ راں پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چہہ یا سات دن لیکہ تہہ راں اور بہر نماز
لے غسل کیا کر ایک کی حیلہ ان قوت اخرا تک سے بیان دو سہ حکم کا شروع ہوا اور ناخبر کر اور مغرب کے وقت ہی کہ ہی دو احتمال رکھتی ہی ایک
تو یہہ کہ بعد گذرنی وقت کی چوتھی یعنی تہہ راں عصر کی وقت مین چوتھی اور مغرب کو عشا مین جسکہ مسافر جمع کرتا ہی جو چوتھی ہر شافعی کی اور دو

احتمال ہے ہی کہ ظہر وقت میں پورا عصر کو اول وقت میں پھر مغرب آخر وقت میں اور عشا کو اول وقت میں جب تک نہ ہو تب تک نہیں تاویل کرتی
 میں جس طرح کہ فی مسافر کو ہر جمعہ صوری کہی ہیں چنانچہ حدیث تندرہ ہی پر دلالت کرتی ہے اس عاقل سے حکم دوسرے کا یہ ہوگا کہ ہر روز غسل کرے
 ایک گناہ اور عصر کی ایسی اور ایک مغرب عشا کی ایسی اور ایک غسل فجر کی ایسی اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی ایسی غسل کرنا صحیح نہیں ہوگا کہ ہوا لیکن چرچا بلکہ قویست علم
 ان تو خیر نماز تک میں شمار ہی ہر طرف اسکی کو بیکلاس عبارت ہی عاجز ہونا اور سکا غسل ہر نماز کی ہی ہر نماز کا نام ہی یہ نہ سب سے لڑنے میں علی اور عبد العزیز بن
 مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور نہ سب سے اس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازوں کی ساتھ یا غسل کی اور یہ پیشا بہتر ہی ساتھ ہی صلہ کی کہ اس میں
 آسانی ہی نسبت ہوگی کہ ہر نماز کی ایسی نہاوی چنانچہ سبکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ نہ اوجب اللہ میں الیٰ یومئذ غسل کرنا اور نمازوں کی سبکی بہت تو
 از بند ہی نزدیک ہی دوسری امر ہی کہ وہ ہر نماز کی ہی عادت شریف یہ ہے کہ جو کام امت پر ان ہوتا تھا اور سکا پسند فرماتی تھی اسلی ہی سکا پسند
 فرمایا اور ساری نزدیک ہی سنو خ ہی یا حکم کرنا ساتھ غسل کی دو صورتوں میں محمول ہی اور یہ معالجگی وسطی دور کر کے قوت خون کی اور کثرت اسکی
 ع

الفصل الثالث فضل سیر عن اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمة بنت ابی جحش

الشیطان لیجلس فی مرقن فادارت صفاة فوق الماء فتغتسل للظہر والعصر غسلا
 واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للصبح غسلا واحدا وتوضأ فیما بین ذلك
 رواہ ابو داود وقال روی مجاهد عن ابن عباس انکما غسلت ارضکما ان جمع بین الصلوات

روایت ہی ساریت عیس کہ کہا کہ ہماری ہی رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بنتی ابی جحش کی استخاضہ ہوتی ہی بتا رہی تھی مدت ہی اس میں نماز پڑھتے
 تھے اس کا بجز حکم سکا ہی حیض کا ساموس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جان اسے تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف ہی جا کر
 کہ نہیں لگن میں اس کے وہ بھی زبرد ہی بانی پر اس بیت نہاوی وسطی ظہر اور عصر کی ایک نماز اور نہاوی وسطی مغرب عشا کی ایک نماز اور نہاوی وسطی فجر کی ایک نماز اور نہاوی
 کری نماز انکی یعنی چل چل کر پڑھو سکی تو وہ عصر اور عشا کی ہی روایت یہ ہے ابو داود اور کہا کہ روایت مجاہد ہی ابن عباس ہی جبکہ شواہد ہوا اور یہ ہونا
 یعنی ہر نماز کی ایسی حکم فرمایا اور سکو جمع کرنا درمیان دو نمازوں کی یعنی ساتھ یا غسل کی ف جب وقت ملے گا شکر کہ ہر چہا ہی تو آفتاب قدری زردی
 آجاتی ہی بلکہ زردی ہی تغیر ہونا شروع ہوتا ہی اس میں لگن میں کہی ہی اسکی ہی فرمایا کہ بانی پر وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور زردی ہی ہی جاتے
 ہے پوری ہوتی ہی قریب تک کہ اور وقت نماز پڑھنی کر وہی اور یہ زردی غیر اس زردی کی ہی کہ بعد عصر کی ہوتی ہی اور وقت کہ بہت

ع کتاب الصلوة کتابہ حج بیان نماز کی عوارف میں آیا ہی کہ صلوة شتق ہی صلی ہی منی اسکی ہر

میں کہ ٹیڑھی لڑھی کو لگ سی نیتا کہ یہ نماز کو صلوة اس لیے کہا کہ آدمی میں سبب نفس مارہ کی ٹیڑھ میں ہی اور صلی کو نیتا کہ غلظت یا نیت
 کے کہ منی پہنچتی ہی اور اسکی شرمی میں کو نیت کر دیتی ہی اس سے ہر نماز میں لگنی والی لاک کی ہوا اور جو کوئی سبب کا ساتھ حرارت نماز کی اور اس سے ٹیڑھ میں
 اور سکا نکلنا اور نہ ہنہنچ داخل ہونا وانکی لگن میں گرو وسطی پورا کر کے قسم کی نظر میر کہ من لانما رشح **الفصل الاول** فصل یہ
عن ابی جحش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس واجبة علی جمیع الناس وفضلان الخ
 رمضان کلکرات لکنا لیتنن نذا الیٰ نیتا لکبار رواہ مسلم
 پانچ اور جمعہ ناحیہ اور رمضان نماز ہی ہر گناہ کو کہ جو کہ درمیان انکی ہوتی ہیں جبکہ گناہ کیہ وہ کسی ہونے روایت کی ہے یہ مسلم سے

ف یعنی سب کتا دو زبان کی بخشی جاتی ہیں مگر کبیرہ نہیں بخشی جاتی بدو نفضل الہی کی اور اگر کوئی بھی کہ سبب استغفار کو ہر روز کی نمازوں کی
مثلاً یا ترجمہ وغیرہ سکھو مثلاً اور کجا جواب سکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت سالی کی کہتی ہیں پس اگر صغیرہ گناہ ہوتی ہیں تو انکو یہ سبب شادی ہیں ان
کہتے جاتی ہیں اسطیٰ و سبب تکبیرا اور بلندی کسی جاتی ہیں درجی اور سبب ملا علی غامری نے کہا ہے اور حضرت شیخ رحمہ نے یہ جواب کہا ہے
کہ یہ کفارہ کریمو الہی اور صلاحیت اسکی کہتی ہیں الگ ایک ہوا اور صلہ ہوا ہی مثلاً اگر ایک فی تقصیر نماز میں کی اور وہ لائق کفارہ کی نہ ہوتی ہو تو
مثلاً ہی اور اگر جمعہ میں یا دونوں میں تقصیر کی رمضان و نکو مثلاً ہی اور اگر جمع ہو تو میں سبب لائق کفارہ کی ہوں تو سبب کفر و سبب کفارہ کی ہوں
بحث زیادتی تکبیر کی ہوگی اسنڈی چراغوں کی کہ کافی ایک ہے ہی لیکن کسی ہوتی ہیں تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی **وعنه** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْهُ**
دَرَنَةٌ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالِ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ إِذَا أَحْبَبْتُمْ إِلَى اللَّهِ يَبُوءُ الْحَقَّ يَا مُتَّقُوا عَلَيَّ
اور روایت ہی اور نہیں ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو جگہ اگر ہر روز ہی ایک بار کی یعنی مثلاً کہ نہانا ہی اور
ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی اسکی ہی کہہ کہا صحابہ نے نہیں باقی رہتا میل اسکی ہی کہہ فرمایا پس یہ مثال ہی باخون نمازوں کی سعادت
سے الیہ سبب کی گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور سلمیٰ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا رَجَلٌ أَصَابَ مِنْ أَمْرٍ
ذُنْبًا فَأَتَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَقْبَرِ الصَّلَاةَ طَهَّرَ فِي الشَّهَادَةِ وَزَلَعَا
مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ الشَّرَّيَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ هَذَا قَالَ لِحَبِيبِ أُمَّتِي كُلِّكُمْ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي مَثَقُوعٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ
کیا پھر آیا و حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں خبر کی تو کوئی پس حضرت نے انکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کی رہی بعد ازاں اس شخص
نے نماز پڑھی پس بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بہت اور قائم کہہ نماز کو جو دو نون طرفوں دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیاں مثالی ہیں نہ کیا
یعنی گناہ صغیرہ پر کیا اوسنی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ بات خاص فرمایا و سبب تمام امت میری نیکی اور ایک روایت میں جواب یوں کہ
کہ یہ بات و سبب اس شخص کی ہی کہ عمل کیا ساتھ ساتھ کی امت میری ہی جو بعد برائی کی پہلائی کر گیا ہے بات اسکی ہی حال ہوگی
روایت کی یہ بخاری سلمیٰ فی **ف** نام اس شخص بوسہ یعنی والی کا ابوالیسر تہارتی فی اوسنی روایت کی ہی اوسنے کہا کہ اتنی میری
پاس ایک عورت کچھ برین مول یعنی کویس کہا میں اوسکو کہ میری گھر میں کچھ برین اس سے زیادہ اچھی ہیں پس میری ساتھ گھر میں ہی پس بوسہ کیا
کیا میں ہی اوسکو کہ کیا اوسنی ڈرا میری پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جبیکہ بیان نکو ہی اور دو ٹو طرفوں دن ہی مراد ہی اول روز اور
آخر روز اول روز میں نماز صبح کی ہی اور آخر روز میں ظہر و عصر اور قائم کہہ نماز چند ساعات رات میں یعنی نماز مغرب و عشاء کی بڑھ کر
وَعَنْ النَّسَائِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْبَرْتُهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَكَمْ نَسَأَلَهُ عَنْهُ وَ
مَضَى تِ الصَّلَاةَ فَصَلَّاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْبَرْتُهُ فِي كَيْتِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ جَبَلْتُمْ عَنَّا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَاكَ
اور روایت ہی اوسنی کہا آیا ایک شخص پس کہا بار رسول اللہ تحقیق پہنچا ہوا نہیں نہ کو تین کہم کہ و اسکو مجھ کہا اوسنی
اور نہ پوچھا حضرت نے اوس حال حکمی اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اوسنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جبکہ پوچھیں

صلعم نماز کثیرا ہوا وہ شخص میں کہا اول نبی بار رسول لہ تحقیق پہنچا ہوں میں صلوا یعنی ابکام لائق حد کی گاہی مٹی میں قائم کرو مجھ علم الصدا کا
 فرمایا کیا زمین نماز پڑھی تو فی ساتھ ہماری کہا اوستی کہ ان پڑھی ہی فرمایا حضرت فی پس تحقیق صدی نبی و اسطی تیری گناہ تیری با فرمایا احد
 تیری رجابت کی بہت بخارسی و در سلم فی **ف** اگر کوئی کہی کہ لفظ صحبت صداسی بہت معلوم ہوتا ہی کہ اوستی کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ
 کہ کہ او بہ حد شرع وارد ہوتی ہوا و حضرت فی او کی بخشش کا حکم فرمایا سبیلان کی پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ ہی نمازی بخششی جاتی ہیں جواب
 اسکا ہم ہی کہ اوستی شخص فی اپنی گمان کی بوجہ کیا تھا کہ میں حد کو پہنچا ہوں اور واقع میں وہ ایسا نہ تھا یعنی حد کو نہ پہنچا تھا سبب غیر گناہ کہ نیکو
 یا حد ہی مراد اوستی تقدیر کہی و حضرت فی جو اس حال گناہ کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال و سکی گناہ کا اور بخشش
 اور سبب کا وحی ہی معلوم ہو گیا تھا **و سن** ابن مسعود قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال لله
 إلى الله تعالى قال الصلوة لو قتها قلت ثم أي قال بر الوالدین قلت ثم أي قال الجهاد في سبيل الله قال
 حدثني يحيى بن زكريا عن ابي اسحق بن عمار عن ابي اسحق بن عمار عن ابي اسحق بن عمار عن ابي اسحق بن عمار عن ابي اسحق بن عمار عن ابي اسحق بن عمار
 الصدق قال کی فرمایا نماز و حج وقت و سبب کی یعنی وقت مکر وہ میں ہوا کہ مٹی سپر کرنا عمل بہتر ہی فرمایا نیک کرنا بان آپ کہا مینی سپر کرنا فرمایا جا
 خدا کی راہ میں کہا عبد اللہ فی بیان کہن محبی حضرت فی بہت پیشینہ لی و اگر میں زیادہ پوچھا البتہ زیادہ بتلا فی مجکور و روایت کی بہت بخارسی و در سلم فی
ف جانا چاہی کہ حد میں بیچ بیان افضل اعمال کی مختلف آئی ہیں یہاں ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حد میں نہیں آیا ہی کہ بہترین اعمال
 اسلام کی کہا نا کہ اہلانا اور چر جا کہ اسلام کا اور نماز پڑھنی رات میں جو وقت کہ لوگ سوتی ہو میں اور بعضی میں آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہیں کہ لوگ
 اتہلہ و زبان تیری ہی سلامت ہو کسی میں آیا ہی کہ افضل اعمال کہ خدا کا ہی اس طرح اور اعمال کہ فرمایا ہی میں بہت پیشینہ لی و اگر میں زیادہ پوچھا البتہ زیادہ بتلا فی مجکور و روایت کی بہت بخارسی و در سلم فی
 ہر ایک موافق خدا و رحمت او کی کی با جو اپنے ہی موافق اوستی چہن کی کہ چہا نا حال و سکا اور لائق و سکل حال کی جانا پس یہ ایسا ہی جیسے کہ تیری میں بہت پیشینہ لی و اگر میں زیادہ پوچھا البتہ زیادہ بتلا فی مجکور و روایت کی بہت بخارسی و در سلم فی
 ہے اور بی محل میں راہ او کی بزرگی کا سبب یہ چیز وقت میں نہیں کہتی بلکہ راہ وہ بہت میں کہ بہت بہترین چیز کی ہی ایک وقت میں اور دو میں یا بشکاکت چہاں
 نماز و تہا ہی کو کہتی ہیں کہ سکوت بے بار کوئی چیز افضل نہیں غرض کہ ایک چیز کو نماز حال و در مقام کی افضل فرمایا ہی مثلاً جا کہ اوستی اسلام میں منسلکت و سکل حال
 فرمایا کہ سو وقت کی کو کوئی حال کی مناسبہ افضل تھا ایک رقم کو سبب و دیکھا اوستی صدقہ و خیرت و لا اور او کو افضل فرمایا اس طرح تاکہ باعتبار سبب سبب کی افضل فرمایا چہاں
 مختلف ہیں ہر ایک ساتھ وہ جو حدیث کی ہی جا فاضلتر و در سبب ہی **و سن** ابو جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة و اراه مسدود
 اور روایت ہی چاہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ در میان بندہ کی اور در میان کفر کی چوڑ و رستا نماز کا ہی روایت کی بہت
 سلم فی **ف** متعلق لفظ میں کا یہاں محدود ہی تقدیر اس تجارت کی بون ہی کہ ترک الصلوة و صلوة بین العبد و سلم و بین الكفر یعنی نماز و میان
 میں بندگی و کفر کی نیزہ دیوار کی ہی کہ بندہ او کی سبب کفر تک مین بیچ سکتا جیسا کہ چوڑ و دیو گویا دیوار در میان مین سی او ٹھہ گئی اور وہ
 ترک نماز و صلہ ہوئی یعنی سبب بجا نیکی ہوئی کہ اسکی سبب بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی بہت تخلیط و وقت بندہ ہی و بر ترک نماز کی در شمارہ ہی
 ہے کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہو جا وی اور ترک صاحب غلو ہر کی تارک صلوة کا قریب جاتا ہی اور ترک مالک در شافعی وغیرہ سبب قریب
 تارک صلوة کا اگر چہ کافر نہ ہو وی اور ترک مالک بلو صنفہ کی مارنا اور قید کرنا و سکا و جب سبب مالک نماز پڑھی **ع** **الفصل الثالث**
فصل در سبب حسن عبادتہ بن الصلوات قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسن صلوات افاد حسن عبادتہ
 الله تعالى من احسن و صبر همت و صلته همت و اتم و فقه و اتق و حشوت

كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَعْزَلَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَنْشَأَ عَقْرُكَ وَكَانَ شَاءَ
عَدَابِكَ بِرَأْوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحِيحُهُ رَوَاهُ بَنُو عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ سَيِّدِي

فرمایا رسول خدا صلعم بی پانچ نمازین کہ فرض کیا اؤنکو اور دعا الٰہی حیّ چہ کیا وضو اؤن نمازوں کا یعنی ساتھ رعایت فرالض اؤرسنتوں کی
کیا اور پڑھا اؤنکو وقت پراور پورا کیا رکوع اؤنکا اور خوشوع اؤنکا یعنی حضور قلب سے وسطی اوسکی اوسے عبدالعزیز وودہ بہرکہ بخشیدی اوسکی اؤنکو
لیٹے گناہ صغائر اوسکی اور جو کوئی نگرہ یعنی نماز اؤن پر طرح مذکور کی تہہ پڑھی اوسکی اوسے عبدالعزیز اگر چاہی تہہ پڑھی اوسکی اؤنکو
اگر چاہی خدا کی ہی اوسکو روایت کی یہلہ حمد و ابو داؤدنی اور روایت کی مالک نسائی فی مانند اسی اس حدیث میں دلیل ہی اسے کہ تا رک

نماز کا کا فرض نہیں اور تم تکبیر کی ہی اور جب نہیں ہی خدا کی بنا اور ہمیشہ و در ضمن نہیں ہی گا کہ جب سنت حاجت کلمہ ہی ہی **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَأَدْوَارُكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَأَطِيعُوا أَوْلِيَّكُمْ** تَخَلُّوا جَسَدَكُمْ كَمَا تَخَلُّونَ رُءُوسَكُمْ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پڑھنی نمازین پانچ اور روزی کہ ہونی ہی کی یعنی رمضان کے اؤر اؤر اؤر مذکورہ
بال اپنی ہی اؤر ابطلدی کہ وصاحب کلمہ ہی کی یعنی اگر ظلم شرع حکم کی عبادت کی ہشت رب سے ہی کی میں ہی درجات اوسکی لیٹکی روایت یہلہ حمد و روزہ پڑھنے
ف مراد صاحب کلمہ سی بادشاہ اور امیرین یا مراد بین علماء باعام ہیں کہ جو کار ساز تمہاری کسی کم کی ہوں **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ دَانَ لِدِينِهِ وَوَهَّأَ بِنَاءَ مَسْجِدٍ سَبْعِينَ نَهْضًا أَوْ هُوَ عَلَيْهِ نَاهٍ وَهُوَ يَتَوَكَّرُ
عَشْرًا سَبْعِينَ وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ عِنْدَهُ وَفِي الْمَضَاجِعِ عَنْ**

سَبْعِينَ بَيْنَ مَعْبَدِيكُ اور روایت ہی عمرو بن شیبہ اؤن فی نقل کی اپنی باب سی اؤن اپنی داد ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فی اگر کوہنی اولاد کو ساتھ نماز کی جیسے ہوں ات برس کی اور ماؤنکو نماز چہ روزنی پر جب ہوں وس سبکی اور جدا کہ اؤنکو پنج خواجہ ہونکہ
روایت کی یہلہ ابو داؤدنی اوسے سیطرحی روایت کیا اوسکو شرح السنہ میں عمرو سی اور صحیح میں سیرۃ بن سعد سی **ف** اؤنکو کوسات برسکی

عمری حکم کرنا شروع کری تا عادت نماز کی پڑھی اور دس سبکی عمیر بن قریب بلغ ہونیک ہی پہنچی میں بس تاکہ امارا جاہلی و حکم نماز کا ہی
کری عمر مذکور میں اور جو کہ متعلق ہیں نماز کی شرط وغیرہ اوسکی وہ ہی سکلاوی اور جدا کہ خواجہ ہون میں یعنی مثلاً میں یہاں ایک تہہ
نہ سوین اسیطرح اور ناتی دار یا جنسی مرد عورت کہ ہی ہیں نہ سوین **وَعَنْ** بَدِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَاهَا فَقَدْ هَانَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
صالح ہی ہمد کہ در میان ہماری اور در میان منافقوں کی ہی نماز ہی پس چہ روزی وہ پس تحقیق کا فرہوا اور روایت کی یہہ اصدا اور روزہ پڑھنے

اور نسائی اؤر ابن ماجہ فی **ف** یعنی ہم ہی جو بیٹا فقو نکوا میں دی کہا ہی کہ نقل نہیں کرتی اور احکام سلام کی پیر جاری کرتی ہیں
اوسکا یہہ ہی کہ یہہ مشابہت کہتی ہیں ساتھ مسلمانوں کی وجہ نماز پڑھنی کی اور جماعت میں حاضر ہونیک اور تا بعداری کہ نیکی اور احکام ظاہر میں پڑھنے

سے نماز چہ ہی کہ وہ عمد و سعیا و لوکل ہی ہیں اور کافر برابر ہوا اور معنی فقہ کفر کی یہہ میں کہ اوسنی کفر کو ظاہر کر دیا **شرح الفصل**

الثالث فصل تیسری عن جَدِّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَأْسِي
اللَّهُ إِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ فِي الْأَصْحَاءِ مَدِينَةً وَإِنِّي أَصْبَيْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسُهَا فَأَنَا هَذَا قَاقُضٌ فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ

لَهُ عَسَى لَعْنُ سُرُوكَ اللَّهُ تَوَسَّلْتُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرِدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ
اللَّهُ إِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ فِي الْأَصْحَاءِ مَدِينَةً وَإِنِّي أَصْبَيْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسُهَا فَأَنَا هَذَا قَاقُضٌ فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ

فَانظُرْ فَاَتَّبِعْهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدَّمَ عَاهُ وَتَلَى عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَاقْرَأِ الصَّلَاةَ طَرَفِي
 الْفَقْرَاءُ لَمْ يَكُنْ مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ قَالُوا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَأْتِيَنِي اللهُ
 هَذَا لَمْ يَخَافْ فَتَقَالُ بَلْ لَيْتَ كُنْتُ لَكَ رُوحًا رَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَيْتُ هِيَ عَبْدُ السَّمِيدِ بْنِ سَعْدٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ
 رسول خدا کی تحقیق منی گلی گلیا ایک عورت کو بیچ کر ماری میری منی اور تحقیق من پہنچا ہوں اور سب کو کہم ہو صحبت ہی نہیں صحبت کا الفاظ
 نہیں ہوا اور سوار اسکی بوس و کنار سب کہہ ہوا اس حکم فرمائی بیچ حق میری جو فروج میں دی پہنچی واسطی و سکی حضرت عمر کی تحقیق وہاں تھا حکم اللہ
 اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات ہی کی یعنی ہا ہوا تاکہ عبد اللہ فرمائی اور نہ جواب یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکو پہنچی واسطی ہذا حکم الہی کی اور
 کہتا ہوا وہ شخص اور چلا پس پہنچا پہنچی و سکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کو پس بلایا اسکو اور پڑھی اس پر پہلے یہ اور فرمایم کہ کہتا ہوں طرف
 دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیاں لجاتی ہیں برائیاں بہر ہی نصیحت واسطی نصیحت تانی والو کی پس کہا ایک شخص نے قوم میں ہی غیر
 حضرت عمر کی یا سجاد نے ہی نبی الہی کی بہر ہی واسطی ایک خاص یعنی یا سبھو کی ہی فرمایا بلکہ واسطی سب کون کی روایت کی بہر سلم نے فتح بیچ
 درون طرفوں دن کی یعنی نماز فجر کی دل طرف زمین ہی اور نظر اور عرض طرف آخرین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب وقت لکھا ہے ہا بن حجر نے کہ
 پہلے فصل میں جو حدیث اس طرف لکھی ہے تو وہ قصیدہ اور شخص کل ہی در بہر اور کا اور پہلے یہ ہی مکرر اسکی ایسی تری ہو کہ محققین لکھا ہے کہ
 کہندہ قصہ ہی بہر نہیں لازم تاکہ یہ ہی مکرر تری ہو اور نہ بہر حدیث بہر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت ابی وہی تاکہ پہلی کی حسین تری ہی واسطی
 سند کی اسکی یعنی پڑھی ہی شرح **وَحَسَنُ ابْنِ خَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ زَمَانَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقَ بِهَيَاةِ**
فَاتَّخَذَ بَعْضُهُنَّ مِّنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَحَصَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ بِهَيَاةٍ قَالَ فَقَالَ يَا بَاذِرُ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يَرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَهَيَاةٌ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَيَّأَتْ هَذَا
الْوَرَقَ سَمِعْتُ هَذِهِ الشَّجَرَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذری بہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل جا کی موسیٰ بن روح المہلبی کہت چہ نہ ہوتی ہی
 پس لیج حضرت نبی دوشا جنین درخت میں ہی کہا مادی نبی پس ہی او میں ہی چہرئی گلی یعنی زیادہ گری گلی جیسکے معمول ہوتا ہی کہ ہلائی آخر
 بہت چہرئی ہیں کہا پس فرمایا حضرت نبی ہی باذیر کہا نبی حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان الیتہ پڑھتا ہی نماز ارادہ کرنا اور
 ساتھ وہ سکی خاص اللہ تعالیٰ کو پس گری ہیں اس گناہ اسکی جیسکے چہرئی ہیں بہر ہی اس درخت ہی روایت کی پہلے حدیثی شاد
 کرنا ہی خاص اللہ تعالیٰ کو میں اس کے پڑھنی میں خیال کیل دکھانی سنائی جا یا عرض نبی یا ذریوی کا نہیں کہنا ہی بلکہ محض
 اسکی طلب خدا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی **وَحَسَنُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْحَجَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ**
صَلَّى سَجْدَتَيْنِ كَابَسَّ فِيهِمَا عَصْفُ اللهِ لَهُ مَا نَقَدَّمُ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی ہی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی کہ پڑھیں در رکعت نماز کی سبھو کیا اور میں یعنی فاضل نہ ہو بلکہ حضور دس پڑھیں شکر کا اللہ واسطی
 اسکی وہ چیز کہ پہلی کہی ہی گناہوں ہی روایت کی پہلے حدیثی **وَحَسَنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُورَهَا نَادٍ نَحَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُورَهَا نَادٍ وَلَا نَحَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ
وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنْدَةَ وَخَلِيفَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّحْمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شَرْحِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد السمید

وقت عصر کا اور وقت عصر کا جب تک کہ نہ دیکھو سورج اور وقت نماز نہ ہو جب تک کہ نہ نماز میں ہفتین اور وقت نماز عشا کا نہیں کہ یہی رات تک اور وقت نماز صبح کی ظاہر ہوتی فجر کی جب تک کہ نکلن قنابل میں جو وقت کے نکلنے میں بند رہے تو نماز میں یہی تحقیق وہ نکلتا ہی اور میان دو سنیکن غیبتان کی روایت کی ہے یہ سلم نبی پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اس لیے کہ پہلی حضرت جبریل فی ان کہ حضرت صلعم کو یہی نماز پڑانی تھی واسطی تعلیم وقت نماز کی اس لیے کہ نماز میں تین گنتی ہیں اس لیے وقت کا جب شروع ہوتا ہی کہ اقباب ہوتو اس لیے کہ ان کا جب نماز ہی پہنچا آسمان کی جانب سے کہ لاؤ کو زوال رہتی ہیں اور آخر وقت اور سکات ہے یہی کہ ہوسا یہ ایک شخص کا مقدار درازی تھا اوں کی سوا یہی اصل کی کہ وہ مراد ہی اس سے یہی کہ وقت زوال کی ہوتی ہی یعنی اکثر شہر و زمین کے اقباب سمت الاراس کو زمین پہنچتا وہ ان پر چڑھ کر ایک کونہ پر کی وقت ٹھوڑا سا یہ ہوتا ہی اس سوا اور اس سے یہی کہ جب یہ برابر اور چینی کی ہوجب ملک وقت ظہر کا ہی اور جب ملک نہ آوی وقت عصر کا یہ تاکہ یہی پہلی جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل کا یہ پہنچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا اس کے اقباب پہلے جملہ میں پہنچا ہوا اسکو تاکہ کی ہی پہنچا ہوا اور زمین میں اس لیے کہ در میان ظہر و عصر کی وقت مشترک نہیں ہے جیسے کہ نام ما کہتے ہیں اس لیے تدار وقت عصر کی تو معلوم ہوتی اور جب ملک اقباب نہ زمین ہوتا جیلاک اور مراد زرد ہوتی اور اقباب سے بعضوں کی نزدیک سے یہی کہ گلیہ قنابل سے متغیر ہوجاوی کہ دیکھنے ہی اس کی میں نظر خیر کی نہ گری اور بعضوں کی نزدیک سے یہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اور زمین تیار ہوجاوی اور جانا جا ہی کہ نہ ہفتیوں ناموں کا اور زمین کا اور سوای اسی کی یہ کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل نماز ہے اور بعد اسکی وقت عصر کا تا ہی اور یہ حدیث دلیل دیکھی ہے اور ایک ایسے نام ظہر سے ہی ہے سید پر آئی ہے بلکہ بعضوں کی کہ یہاں کی کہ فتور کہ ہے یہی ہے چنانچہ درختان میں کہتی کتابوں سے تریچہ ہی روایت کو دی ہے اور شہر روایت کنی ہے کہ کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے وہیں اس کے دلیل نام کی ہا یہ وغیرہ میں کہ ہیں جو جا ہی دیکھ لیں علماء کی کہ ہا ہی کہ مختار ہے کہ نظر ایک مثل کی اندر اندر پڑے لی اور عصر بعد دو مثل کی پڑے تا بلا اختلاف درست ہوں اور وقت نماز نہ ٹریک بعد غروب ہی اور اقباب کسی شروع ہوتی ہی اور تمام ہوتی ہی وقت چہینی مفتوحے کے اور شفق نزدیک کرنا ناموں کی نام ہی ہے کہ بعد چہینی اقباب کی ظاہر ہوتی ہے اور سب اہل لغت ہی ہی کہتی ہیں اور نزدیک ابوحنیفہ اور ایک طاعت علماء کی نام سفید رنگا ہی کہ بعد سرخی کی پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت ابوحنیفہ سے ہے یہی ہے کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ میں فتویٰ ہے کہ یہاں ہی اسے جتیا طیبہ چاہتی ہے کہ مغرب سے سرخی چہینی کی اندر اندر پڑے لی اور عشا بعد چہینی سفیدی کی تا نماز بلا اختلاف آدا ہوا اور وقت عشا بعد چہینی شفق کی ہی شروع ہوتی ہی اور یہ ایک ہی رات تک وقت مختار یعنی بلا کہ است باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کی وقت فجر کا شروع ہوتی ہی اور طلوع اقباب پرتام ہوتی ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضوں کی کہ ہا ہی کہ وقت مختار استقامت ہی اور بعد اسکی وقت جواز کا بیان وقت نماز کا تمام ہوا گی جو فرمایا کہ اقباب نکلتا ہی در میان دو شاخون شیطان کی بعضے دو جانب ملو سکیلی جیسے کہ باہی کہ شیطان استی قنابل کی کہ ہا ہوتا ہی وقت طلوع اور سکی کے اور نزدیک کہ تا ہی پہنچتا اس سے اور یہی ہی وقت خود ہے پس سامنی ہوتا ہی توئی کہ اقباب کو چو جتی ہیں اور واقع ہوتا ہی سجدہ کاف کا طرف اسکی پس انسا ہی چنی خیال میں اور تا بعد زوال گنتی کہیں کہ یہ عبادت اسکو کہتی ہیں در اسکی طرف سجدہ کرتی ہیں اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی منعم فرمایا اسے کہ اس وقت کی نماز چہینی ہی عبادت خدا ہے توئی کہ سجدہ غیر وقت شیطان کی چو جتی والوئی ہو دی ہے

و عن زیدنا قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلوة فقال له صبر معنا هذين يعني اليوميين فلما زالت الشمس اص يبلا لا فاذن ثم امره فاقام الظهر ثم امره فاقام العصر والشمس

کی اور کیا اوسکو اور نگہبانی کی اور پیر یعنی ہمیشہ پیشی اور باطن نہ کی بسبب بنانی اور دکھانی کی وجہ اور بخوردگی محافظت کی اوسی دین اسپنے
کی یعنی بقیہ موردین اسپنے اور جنی ضلالت کیا اوسکو پیر شخص اسطرح وچیز کی کسوا نماز کی ہی بہت ضلالت کی نیوالا ہی پیر لکھا ہے کہ پیر ہونا
خبر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یا تھلک ہوسا یا مانڈیاک تہا ربکی لعی ہوا سی سایہ صلی کی اور پیر ہونا عطر سی وقت کہ انقباض ہونے
سفیہ صاف بقدر پیر کی کچلی ہوا چہ کہ کس یا کوس ملی ڈور ہنی انقباض اور پیر ہونے وقت کہ غایت جادی سورج اور پیر ہونے غایت
کہ غائب ہونے ہی تہائی رات تک پس جو سو دی یعنی پہلی چٹاکی پس سو یوا تھیلین کی پس جو سو کو پیش سو یوا تھیلین کی پس جو سو دی پس سو یوا
انہیلین کی اور پیر ہونا صبح ایسی وقت کہ ساری ظاہر ہونے لگی یعنی صبح کی تاریکی میں پیر ہونا رات کی یہ ہاگہانی وقت جنی محافظت
نماز کی کی محافظت کے موردین جنی کی سلی کہ نماز ستون میں کا ہی اور باز کہتی ہی برا یونسی اور جنی اسکو ضلالت کیا یعنی بالکل پیر ہنی یا واجبات
اوسکی ترک کی تو وہ سوا نماز کی اور واجبات اور حجابات کو بہت ضلالت کی نیوالا ہی کو تھلک ہونے ہی حباب کا خیال نہ کیا تو غیر سیکھا گیا کہ ایک گز
اور جو فرمایا کہ پیر ہونا نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یعنی بعد اسکی متصل ساتھ و سکی کا اول وقت تھلکا اور ہر ہبات اعتبار مکان خاص کی زوال
کہ وہ ان سایہ پہلی استقامت ہونگا جسیکہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہونا ہی ساتھ اختلاف مکانوں اور زمانی کی اور سو یوا تھیلین و سکی ہر ہر وقت
ساتھ ہی الا می اور پیر ہونی کی و سکی ہی کہ لغت اقل کری نماز عشا کی اور سو ہی بغیر ہنی ہر ہر وقت باہکی تاکہ یک ہی کہا ہی ابن حجر شافعی نے
کہ اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ سوا پہلی نماز کی حرام ہی اور ہمار ہی نزدیک ہمہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد قتل ہونی وقت کی سو دی اور مکان
کہ ساری کہ تمام وقت نماز میں ہوا ہی ہونگا تو نہیں جائز ہی و سکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنی نفس پر کہ بغیر جگانی جاگ و تھونگا ایسی وقت کہ کابل
نماز پیر ہونگا وقت میں تو جائز ہی اور اگر پہلی وقت کی سو دی تو او میں اختلاف کیا ہی علما نے بعضے تو پہلی ہی تفصیل میں ہی بیان کرتی پیر
اور بعضی کہتی ہیں کہ او میں مطلق حرام نہیں اس ہی کہ پہلی وقت کی مکمل ساتھ نماز کی نہیں اور تفصیل پر پہلی صورت میں بیان کی وہ موافق ہے حد
ہر ایک ہر عرس و سخن ابن مسعود قال کان قد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطحوس فی الضیف
ثلاثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام و فی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام رواہ ابو داؤد والنسائی
اور روایت ہی ابن مسعودی کہ ہاتھ اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یومین میں قدم ہی پانچ قدم تک اور جا ہی میں پانچ قدم
سے سات قدم تک روایت کی ہر ہر ابوداؤد اور نسائی نے فی زیادتی بیچ سایہ جائز ہیں س ہی ہوتی ہی کہ سایہ پہلی اوس تفصیل میں زیادہ
ہو ناہی اور گرمی میں کم خصوصاً حرم شریفین میں والا پیر ہونے وقت برابر ہیں اور ہر تقدیر ہر ہر حدیث دلالت کرتی ہی اور پیر ہونے کی نظر
کی وقت زوال ہی اور قدم مراد ہی ساتویں حصہ قدر شخص کی ہی اور طول پیر ہونے سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکی کہ قدم کی کمانتہ
سات قدم و سلیکی ہونا ہی شرح ہر ہر جہد اول لکھی جاتی ہی کہ مناسب ہر مقام کی ہی ہمیں مقدار ہر مہنی کی سایہ پہلی کی اور اوقات
نماز کی اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکھی ہی اول بعض اصطلاحات اسکی معلوم کیا جاہنی تا مطلب کا خوب سمجھا جاو ہی جانا
جاہنی کہ ایک قدم ساٹھہ دقیقہ کا ہونا ہی اور ایک قیضہ ساٹھہ آن کا ہونا ہی اور ان ہر ہر کہ او میں گیا رہ بار لفظ ایتہ کا کہ ایک گز
اور ایک گز ہی ساتھ ہی کی ہوتی ہی اور ایک پیل ساٹھہ ریزہ کا ہونا ہی اور ایک ریزہ ساٹھہ ذرہ کا ہونا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف
ہنی کی ہونا ہی جسیکہ کہیں آن اور ذرہ مقدار ہونا ہی کہ او میں ایک حرف ہی نہ کہ سلیکیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ پل و سکو ہنی میں کہ ایک
انبار بار لفظ ایتہ کا کہیں پیر ہر ہر جہد اول فرما خیر الصبر تم فی حجب الفی واللحانۃ شاہجہان باول لکھی ہی اور حضرت شاہ ولی اندھرف دیہی روح فی سنی

ہو تاغیر سی کہا ساری اور ہوا لا میں و پھر گو کہ کہا ابو بزرہ نے نبی صبح نماز مغرب کی اور ہی حضرت کہ سبب کہی ہی ہبہ کہ ویر کر پڑھین نماز عشا اور
نماز کہ کہتی ہوا و سکون عتیمہ اور ہی حضرت کردہ کہتی ہی سولی کو پہلی عشا کی اور بات کہ نیکو چھی او سکی اور ہی پڑھی نماز صبح کو اور وقت کہ پہنا
اور ہی چندین سے آگے اور پڑھی ساہتہ آتوسنی سو آتوسن ہنگ و پچ ایک آیت کی یہہ ہی کہ نہیں پروا کرنی ساہتہ ویر لگانی عشا کی نہائی رات تک
اور نہیں درست کہتی سوا پہلی عشا کی اور بات کہ نئی چھی عشا سی روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی ف ظہر کا وقت جو امین مذکور ہوا نماز پڑھی
کہ اس وقت جا کر یک دنو نہیں پڑھی ہونگی گرمی میں تہندی وقت یہہ نماز پڑھی حضرت سی ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور عتیمہ کہی میں تا کر
گو کہ بعد غائب ہونی شفق کی پیدا ہونی ہی عشا کو عتیمہ کہتی ہی کہ ترک حضرت فی انام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سی تاخیر تہائی رات تک کہ ہی
اور کردہ کہتی ہی سولی کو پہلی عشا کی اور بات کہ نیکو چھی او سکی یعنی دنیا کا کلام نہ کر وہ کہتی ہی اس لیے کہ ختم عمل عبادت و ذکر اور پڑھو
کہ تیبہ بہن موت کی ہی اور شرح التذکرہ میں کہا ہی کہ اکثر علماء کردہ کہتی ہیں سولی کو پہلی عشا سی اور بیضون فی اجازت دی ہی اور ہی ابن
عمر دینی پہلی او سکی اور بیضون فی اجازت دی ہی رمضان میں اور کہا نووی فی جیب الکتب دی نیندا اور زخوف ہونے ہونی وقت کا تو سونا
کردہ نہیں اور کلام نہ نیکو بعد عشا کی ایک جماعت علما کی نے کردہ کہا ہی ازرا بخاندیک عبد بن سبب کہ کہتی ہی سوسہ نماز عشا سی یعنی اخیر عشا پڑھ
جسوجہ سے زیادہ طرف میری لٹو کلام کرنی ہی بعد او سکی اور اجازت دی ہی بیضون فی کلام کرنی کی علم میں و پچ او پڑھی کہ ضرور ہو جائتو ہی اور
اجازت دی ہی کلام کر یک ساہتہ گہرا دو سکی اور جہان کی یہہ طاعلی قاری سے فی کہا ہی اور شیخ عبد علی نے ہی کہا ہی کہ دو لختیر و نہیں اجازت
ہے سونا اگر ہوی ساہتہ قصد دفع عمل و حاصل کرنی نشاط کی نماز میں جائتو ہی خصوصاً وضو نماز میں اور کلام اگر ضروری ہی اور ہی ہونی
وہ ہی جائتو ہی **وعن** محمد بن عیسیٰ بن الحسن بن علی بن علی قال سالت ابا یوسف بن عبد اللہ عن صلوة اللیل فی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم قال کان یصلی الظہر یا لیلہ حجرۃ والغصن الشمس حینہ والمغرب اذا وجبت العشاء اذا کثر النجوم فلما اقلنا
اور روایت ہی محمد بن عمرو بن سن بن علی ہی کہا پڑھی جائتو ہی بعد السری حال نماز میں صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہی نماز پڑھی ظہر
دو پھر پڑھی اور پڑھی عصر اس حال میں کہ آفتاب ہوتا نذر ہوتی روشن اور مغرب جو وقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جو وقت کہ ہونی بہت
لوگ جلد ہی پڑھی اور جب قی کہ ویر کر پڑھی اور پڑھی صبح الفہری میں روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی ف عشا کی نہیں جہا او س
معلوم ہوا کہ اگر ساہتہ قصد کثرت جماعت کی نماز کو اول وقت سی تاخیر کرین جائتو ہی بلکہ سبب کہا ہی علما کی کہ امام ابو حنیفہ نے اول وقت کو ترجیح
جو اترا اول وقت کا نہیں لیا ہی ہی سبب نہیں لیا ہی نہ یہ کہ ان وقت فضل نہیں ہی اول وقت بذا بفضل ہی بلکہ سبب بعض عوارض خارجی کی
تاخیر اولی ہونی ہی اور صبح جو تاریکی میں پڑھی ہی ظاہر سبب کا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بیٹھ سلی حاضر ہونی جماعت کثیر کی ہتا کہ صحابہ
بیدا رہی رات کی سولی ہی مول ہونی ہی ہی بس سبب کو سوری ہی موجود ہونی ہی اور اس حدیث سی یہہ نہیں معلوم ہونا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی
میں پڑھی ہی اور اگر ہوی ہی تو روشنی کی وقت پڑھی میں امر واقع ہوا ہی اور امر جاری نزدیک راجح ہوتا ہی فعل سی: **وعن**
انس قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یظہر لیسجدنا علی انبیا اللہ اجمعین فمقیق عکبر و افض
اور روایت ہی انس ہی کہا ہی ہم جو وقت نماز پڑھی چھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سجدہ کرنی ہم چھی پیر و فیہر و سلی سجاوا
گرمی کی روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی اول لفظ اسکی و سلی بخاری کی ہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا سبب کو نہیں ہونی کی پڑھی پڑھی
ہے اور شافعیہ تاویل کرنی میں کہ وہ کبھی نہیں ہونی ہونی ہی بلکہ گرمی کی لیے سجدہ پڑھی پڑھی یا کر ہی او سکی نزدیک جائتو ہی سجدہ

زنا اوس کپڑی پر کہ علی سبب حرمت کفری مصلیٰ کی دو صفت اس صلیت بواب میل الصلوة میں اس خیال ہی لایا ہی کہ اول وقت میں زمین زنا
 گرم ہوتی ہی اس گرمی کی نظر اول وقت پڑھتی ہی باوجودیکہ یہ بات اس تین معلوم ہوتی کہ بعضی وقت صبح غیر اول وقت کی ہی زمین گرم ہوتی
 ہے بلکہ زیادہ تر صبح **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الا بعد ان یشد الحس فان یردوا**
بالصلوة و فی رواۃ ابی یحییٰ عن ابی سعید بالخضر فان شدة الحس من فیحہم و ان شئت النار
الی ریحاً فقلت ریت اکل بعضی بعضاً فاذن لکما ینفسین نفس فی الشتاء و نفس فی الصيف
اشد ما یجدون من الحر و اشد ما یجدون من الزمہر من متفق علیہ و فی رواۃ
ابی یحییٰ فاشد ما یجدون من الحر فہن سموھا و اشد ما یجدون من البرد فہن زمہریرھا
 اور روایت ہی یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ ہندت گرمی کی پس ہند ہی وقت پڑھو تم نماز کو اور صبح ایک روایت بخاری کی ابو سعید
 سے لفظ بظہر کا بجائی الصلوة کی آیا ہی یعنی ہند ہی وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت میں ہند زیادہ آیا ہی یعنی سخت شدت گرمی کی بہا ہے دوزخ
 کے اور شکایت کی آگ کی طرف رہی کی پہل ہی ای ریح کہ آیا بعضی سردی کی بعضیں پس اذن دیا وہی اسکی ساتھ دو دم یعنی کی ایک
 دم جالی میں اور ایک دم گرمی میں سخت اوچھیر کی کہ پانی ہو تم گرمی ہی اور شدت اوچھیر کی کہ پانی ہو سردی ہی اور زمین و دو مونکی سبب ہی کہ
 گرمی اور جالی میں ایسی روایت کی یہہ بخاری اور سلم نے اور صبح ایک ثابت کی او علی بخاری کی شدت اوچھیر کی کہ پانی ہو تم گرمی ہی سبب دم گرم
 دوزخ کی ہی ہی اور شدت اوچھیر کی کہ پانی ہو تم سردی ہی پس یہ دم سرد اوچھیر ہی کہ آیا بعض سردی ہی بعض کو یہہ کنایہ ہی تھلاط
 اور ازو حام انجرا ہی گویا ہر ایک پانی ہی کہ فنا کردی و سرد ہو گیا و بیٹی بجالی اسکی پس حکم یا ساتھ دو دم یعنی کی مراد ساتھ ہی شکل علیہ زنا اور
 باہر نکلنا او سکا ہی دوزخ ہی جسکے جوان دم لینا ہی و ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسی وقت میں نماز کو منع فرمایا باجو دیکہ شدت بہت ہوتی
 اس ہی کہ او وقت شروع حاصل نہیں ہونا اور زمین میں شبہ دار ہوتی ہیں اول تو یہہ شکایت آگ کی اور اوس سے دم سرد نکلتا ہی اسکی کیا سنی
 جواب یہہ کہ آگ ہی جبکہ اسکی ہی یعنی دوزخ اور زمین طبقہ زمہریر ہی ہی دو سرد یہہ کہ یقیناً معلوم ہوا کہ گرمی اور سردی انما راقابا و راضاع
 او سکی ہی پس اسکی نار دم یعنی دوزخ کی ہی کہا اسکی کیا و چہ جواب کا یہہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہی انما دم یعنی دوزخ کی ہی نہ چل
 گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی حسنی ہی کہ سختی گرمی اور سردی کی ہی سبب قریبا و بعد اقباب ہی جواب سکا یہہ کہ باوجود اسکی ہو سکتا ہی کہ دوزخ
 کی دم فی سخت تر کیا ہوا انکا باوجود خبر صادق کی بقیہ طریقہ اسلام ہی تسلیم یہہ کہ جو جس صلیت کی چاہی کیچ وقت سختی سردی کی نماز فجر کو ہے
 تا غیر گرمی جواب سکا یہہ کہ سردی صبح کو اقباب نکلتی تاکہ ہی ہی اگر جب تک تاخیر کریں تو وقت جاننا ہی اور اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ گرمی میں
 ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور او طرح صحابی ہی ہی مقول ہی چچ حدیث بخاری کی آیا ہی کہ صحابہ نماز ہند ہی وقت پڑھتی ہی یہاں تک کہ ٹیلوکی سا
 زمین پر پڑن گئی ہی اور میلی پہلی ہوئی ہوتی میں اتنی اونکی دیر میں زمین پر پڑتی ہیں بخلاف چیزوں دراز کی مانند نارون وغیرہ کی کہ اونکو
 سا جلدی معلوم ہوتی گئی میں اور بعضی رد تو زمین آیا ہی کہ صحابہ دیوار اونکی سا میں ہی نماز کو جاتی ہی اور دیوار میں سو وقت میں سات گز کو
 زمین اور حصون کی آدھی وقت نکلتا غیر کہ کہا ہی و بعد ہی حل کرنا برا و کو اور وقت زوال کی او علی ہند کہ اسکی یہ نسبت گرمی وقت پڑھ
 جیسکہ بعضی شافعی کہتی ہیں کیونکہ ہونا او سکا سرد تر نسبت ہوا کی خلافت شجر کی ہی اور ہا یہ میں کہا ہی سخت تر گرمی اون غہر زمین
 صبح وقت پڑھنی مناسب ہی ایک مثل کو پس ابراہیم ہوا کہ اوس ہی تاخیر گرمی حاصل یہہ کہ حدیث میں صبح پانچ بار کی بہت ہی وار ہو

ہیں اور وہ جو بیچ حدیث شباب آیا ہے کہ ہمیشہ شکر کی محاسن سے گری دو پہر کی پس قبول نہ کی عرض ہمارسی وہ معمول ہی ہے کہ اور ہونے لگا
 تاثیر کی تمام وقت کی ہی والی علم اور یہہ جو امام شافعی کہتے ہیں کہ براد حضرت ہی اور وہ ہی اونکی ایسی ہے کہ بیچ طلبت عات کی مسجدوں میں
 جاتی ہیں اور شفقت پہنچتی ہیں اور جو کہ تہا ادر کی یا مسجد قوم کی میں پڑھی دوست کہ کتاب ہوں میں کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سی یہہ مخالف
 ظاہر حدیث کی ہی اور نزدیکی ایک حدیث لایا ہے کہ دلالت کرتی ہی ہے کہ حضرت غفرین ہی حکم کرتی ہی ساتھ براد کی باوجودیکہ سب ایک ہے جا
 جمع ہی اور کہا نزدیکی کہ قول دشمن کا اگر گیا ہی طرف تاخیر نہ کرے بیچ شدت گری کی اولی اور شب سے ساتویں باع کی بیچ
**وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِصَلَاتِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مِنْ تَفْعَةِ حَيْثُ قَدْ هَبَّتِ الذَّاهِبَةُ
 إِلَى الْعَوَالِمِ فَيَا أَيُّهَا السُّكَّانُ تَفَعُّوا وَبَعْضُ الْعَوَالِمِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ
 أَوْ تَحْتَهُ مَشْفُوقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اس سی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زرد ہوتی روز
 پس جاتا جا ہوا اطراف عوامی مدینہ کی پس پہنچتا اونکی پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضی عوامی مدینہ کی جا کہ کوس پڑھی یا ماندا ہی سینے
 قریب جا کہ کوس کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ہی و عوامی صحیح عالیہ کی ہی وہ مکان ہیں مشہور یا مشہور مدینہ کی بلندی پر **ع**
**عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاتُ الْمَنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا
 أَصْفُرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَقَرَأَ آيَاتِ الْقُرْآنِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی او نہیں ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بعضی نماز عصر کی کہ اخیر وقت میں پڑھی جاتی ہی نماز منافق کی ہی چھٹا ہوتا
 انتظار کہتا ہی کتاب کا بہانہ کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سیگنوں شیطانی یعنی قریب غروب سے ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی غریب
 نماز کی ایسی پس ٹھونگیں اتا ہی چار نہیں یاد کرتا اندکرو میں گرتا ہوا روایت کی یہہ مسلم نے ہی ٹھونگیں نماز ہی چار یعنی جلدی جلدی
 سجدی کرتا ہی اخیر طہارت کی جبیکہ جانور دینہ چلتا ہی اور جبہ عصر میں ہوتی ہیں آہد اور یہاں چار فروائی اس ہی کہ پہلی سجدہ کی بعد
 جب سہرچی طرح نہا ہوا تو دونوں سجدوں میں حکم ایک سجدہ کا پڑھا یا باعتبار اسکی فرمایا کہ دو سجدہ دیکھو اور ایک کن اعتبار کیا اور خاص عصر
 کا ذکر کیا اور نماز دیکھو نہ کیا اس ہی کہ یہہ نماز وسطی ہی سکی عایت نہ کرتی بہت بیجا ہی نہت اور اونکی و کتا ہی بظہر کی کہ خبی تاقر کا
 نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونی تک پیش تحقیق مشاہد کیا اپنی کو ساتھ منافق کی کہ چونکہ منافق نہیں آرزو کرتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہی وسطی
 بچنی کی تلوا سی اور نہیں براد کرتا ہی اخیر کی اس ہی کہ نہیں چاہتا ہی تو اب بن جبہ مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی **ع**
**وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الذَّاهِبُ تَفَعُّوا الْعَصْرَ كَمَا تَوَاهَلُ وَقَالَ مَشْفُوقٌ
 عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص فوت ہو جاوے اور سی نماز عصر کی پس گویا کہ لوئی گئی اہل و سکی
 اور مال اسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ہی یعنی جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اوسکی گھر کی لوگ و مال بالکل یا ناقص
 ہونی پس چاہی کہ ڈری اسکی فوت ہونی سی مانند ڈرنی کی جاتی رہی اہل و مال کی سی بلکہ زیادہ اوس اور وجہ خاص اسکی فکر نہ کرے
 یہہ کہ یہہ نماز وسطی ہی پس ترک کا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکی ہی **ع**
وَعَنْ بَرْدِةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور روایت ہی بزید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فی جس شخص نے جو پڑھی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئی اہل و سکی روایت کی یہہ بخاری نے ہی بسبب ترک کرنی پس نماز

کہ تاہی دسکی تو ڈرہی اوسکی انداز کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس اسکی ابو ذریٰ نے تیسرا سکی پوچھی فرمایا نماز پڑھ کر تو مستحب وقت پڑھ
اگر یا تو نماز کو یعنی حاضر ہو و تیرا وقت سا پڑھو تو کئی پھر پڑھ نماز کہ یہ جو اولکی ساتھ پڑھیکانقل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام یا خطیب کسی نماز کو وقت
مستحب تو مقتدر ہو تو لگو جاہی کہ نماز اپنی پڑھ لیون اول وقت میں پھر امام کی ساتھ پڑھیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی یا دین اور یہ حکم خدا اور
مطہرین اس لیے کہ صبح اور عصر کی بعد اقل پڑھ کر وہ میں اور غریب کین کعبت ہوتین اور نقل کین کعبت شرح شریفین ہونی اور اس حدیث میں پھر حکم جو
مطلق ہی سبب ضرورت کی تھا کہ نماز اول امر کی ساتھ پڑھیں مین قنہ اوٹھنا اور درنگ کہ وہ کا ہونا آسان ہی قنہ اوٹھانی ہی یعنی ایسی ضرورت
میں اسباب ہوجاتی ہیں کہ روایات اور احادیث میں حضرت نبی خیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورہ واقع ہونی نبی سیکے زمانہ میں ہر صبح
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ مَثَلُ مَا عَلَيْكَ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا نبی ایک کعت صبح کی پہلی کھلی آفتاب کے پس تین پائی اوستی نماز
صبح کی اور تین پائی ایک کعت نماز عصر کی پہلی تو یعنی آفتاب کی پس تین پائی اوستی عصر یعنی نماز اوسکی باطل نہیں ہوگی پس چاہی کہ باقی
راکتیں پڑھ کر نماز پوری کر لی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے نقل قول کنز اہل علم کا ہے ہی کہ سب طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی نماز فجر
اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ و روادع اوسکی کی نزدیک یہہ کہ نماز فجر کی سب طلوع ہونی آفتاب کے باطل ہوجاتی ہی اور نماز عصر
سبب غروب کے باطل نہیں ہونی لیکن یہ حدیث محبت ہی اور جو اب انکا یہہ کہ تعارض واقع ہوا در میان اس حدیث کی اور اول حدیثوں کی کہ
دارو ہونی زمین نماز کی تہی مین وقت طلوع کی اور غروب کی نماز خواہ فرض ہو خواہ نقل میں عمل کیا مہنی قیاس پر جب قاعدہ اصول فقہ کی کہ
جب تعارض ہو وی دو آیتوں مین تو رجوع کر ہی حدیث میں اور اگر دو حدیثوں مین تعارض ہو وی تو رجوع کر ہی قیاس مین پس قیاس ہی ترجیح دے
حکم اس حدیث کو نماز عصر مین اور ترجیح دی حکم حدیثوں ہی کیکو نماز فجر مین اس لیے کہ وقت نماز فجر کا نام کامل ہی ہے جب ہونی ہی نماز ساتھ
صفت کمال کی اور جب سب طلوع ہونی آفتاب کی نقصان دین گیا تو ادا نہ ہونی جیسکہ جب شبلی ہی یعنی کمال اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب
اوپر نرزد ہونا ہی ناقص ہے پس جو بک سکا ہے ساتھ صفت نقصان کی ہوا پس ساتھ طاری ہونی نقصان کی سبب غروب کے فاسد نہیں ہوکر
اردا واپہنگی جیسکہ واجب فی ہی یعنی ناقص اور شافیہ ہا دیشہ ہی کو مخصوص ساتھ نوافل کی کہ تہی ہیں اور فرائض کو تینوں اوقات مین
جائز کہ تہی ہیں لیکن ظاہر حدیثوں ہی عام معلوم ہونی ہی اور ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کی یہہ ہی کہ تہی ہیں کہ جسنی پائی ایک کعت نماز صبح
پہلے طلوع ہونی آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اور کباب اگر نہیں تھا اہل عطی نماز کی پھر اہل عطی لیک تحقیق پائی رہا تھا وقت ہی بعد ایک کعت کی تو
لازم ہوتی ہی وہ نماز اوسکو: **وَعَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی وہیں ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پادی ایک تھا ایک کعت
نماز عصر سے پہلے غائب ہی آفتاب کے پس چاہی کہ تمام کر ہی نماز اپنی و جو وقت کہ پادی ایک کعت نماز عصر سے پہلی کھلی آفتاب کے پس چاہی کہ پوری
پڑھی نماز اپنی روایت کی یہہ بخاری ہی **ف** پس چاہی کہ پوری پڑھی نماز اپنی حقیہ سکی یہہ ہی کہ تہی ہیں کہ عا دہ کر ہی اوسکو یعنی قضیہ
پڑھی اوسکی اور شافیہ وہی معنی کہ تہی ہیں جو کہ پہلی حدیث مین مذکور ہونی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ناک کئی ہوئی اور بہت سی باینیں میانیں ہمیکہ معمول ہی ان عورتوں ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر شریف لائی اور مردوں کی ہوجا کر
 بہا ہونے پر جو نہ پڑے گا بھی ہی یا بہتین وہ متوجہ ہی اور کہا مان ہی فرمایا کہ یومی سیری کہتی ہی کہ تمہاری ناک کئی غرض از کئی بہت ہی کہ لوگوں کو
 کہنے سے جو بات کہ حقیقت میں بگنہین ہوتی ہی وہ بگنہین ہوجاتی اور اسکی کر نیوالی کی شخصیت میں بٹا بہتین گنا اور حضرت مولانا عبد القادر
 رحمہ اللہ فی و انکو الایامی کی قاید میں ترجمہ ہی حدیث کا لکھا ہی وہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہی علی میں کام میں دیکر
 نماز فرض جب وقت آدی جنازہ جب موجود ہو جائے عورت جب مرد علی اسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خداوند کریم کو حسب ذرا اسکا ایمان سلامت
 بہنیں اور جو نیک ہوں لوڑ ہی غلام یعنی سیاہ دہلی سی سفور نہ ہوجا دین اور تمہارا کام نہ چھوڑ دین یعنی اگر اوپر اعتقاد ہو کہ بہت نیک سخت میں
 سیاہ دہلی سی کام نہ چھوڑ دنگی تو اوٹکا ہی نکاح کر دو **و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المؤمنون الاکابر من الصلوٰۃ**
واللہ والوقت الاخر عفو اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اول وقت نماز کا سب سے شوری الکر کا ہی اور آخر وقت سب سے کم کرنی الکر کا ہی روایت کی یہ ترمذی فی وقت مراد اول وقت ہی اول
 وقت مختار ہی یہ ہے اس لیے کہا کہ حقیقہ کی نزدیک جو بعضی نماز کو تاخیر کرتی ہیں یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی میں جن وقت میں ہی اس لیے کہ اول وقت اور
 وقت مختار نہیں ان میں تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سب سے کم کا ہی وقت آخر سی ملو وقت کر بہت کا ہی مثل متغیر ہونی افتاب کی عصر میں اور
 غشا پر ہنسی بعد اس ہی رات کی پس یہ سبب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ ہے نہین ہونیکا کہ نماز فرض ہی ادا ہو گئی **و عن ابو ذر قال**
سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لا اول و قضا رواہ احمد والترمذی
وابوداؤد و قال الترمذی لا یروى الحدیث الا من حکایت عبد اللہ بن عمر العصری و هو لکین
یا لقیحی عند اهل الحدیث اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نسا علی افضل ہی یعنی بہت ثواب
 کہتا ہی فرمایا نماز اول وقت پر ہنسی روایت کی یہ احمد ترمذی ابو داؤد و فی اور کہا ترمذی فی انہیں روایت کیجانی یہ حدیث کہ حدیث
 عبد اللہ بن عمر عری ہی اور وہ بہنیں قوی نزدیک بخدوٹوں کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل ہی ہی اگر ساتھ جماعت کی یہ ہے
 اور بعضی حدیث میں درج ہوئی ہے افضل فرمایا ہی وہ فی فضیلت اضافی مراد ہی یعنی نقصا عمل بعضی چیزت اور جہت کہ فضیلت کہتا ہی خور
 عملو پورا اور بعضا عمل و جہتت اور جہتت ہی فضیلت کہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہ افضل ہی بعد ایمان کی سبب عمل
 برادر سب عبد اللہ کا یوں ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن غصم بن عمر الخطاب پر عبد اللہ حضرت عمر کی اولاد میں ہی اس لیے اسکو عری کہا اور ترمذی
 فی قولیں بالقوی کہا اور اور دن فی کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیح ہی نقل ابن مالک ح **و عن عائشہ قالت ما حکر رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم کلوا کوفہا الا من لکین حتی یبصک اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا
 نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز آخر وقت دو بار یہاں تک وفات دی اوٹکو اللہ تعالیٰ فی روایت کی یہ ترمذی سے
ف یعنی جب حضرت نماز پڑھتی وقت مختار ہی میں پڑھتی ہی مگر لکنا یا آخر وقت میں پڑھی ہی بیان جواز کی یہی شاید کہ حضرت عائشہ فی ذکر
 نماز کو اس میں بہنیں گنا ہی کہ جو حضرت فی جبرئیل کی ساتھ آخر وقت پڑھی ہی کہو کہ وہ وقت معلوم کر نیک ہی اتفاق ہوا تھا اور لکنا ایک
 سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑا کہ کہا فی وہ ہی میں مجسوم نہین کہ وہ تعلیم کی یہی ہی سوای ان دو بار کی ایک دفعہ پڑھی آخر وقت اوٹ
 معلوم کر لین کہ یہاں تک جائز ہوجاتی ہی **و عن ابی یوسف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینال امرئ من غیر**

کہ وقت آرام کا ہی منتہی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا نماز عشا کا تھا یعنی رات میں افضل ہے جیسے کہ درج
 امام اعظم رحمہ اللہ اور بھی حضرت اول وقت میں پڑھتی ہے جیکہ حاضر ہوتی ہے اکثر صحابہ جیسے کہ در حدیث میں آیا ہے کہ جو صحابہ اول جمع
 ہوتی تھی اول نماز پڑھتی تھی اور جو دیر جمع ہوتی تھی دیر پڑھتی تھی امام احمد کا مذہب ہے یہی صحیح ہے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الصَّلَاةَ تَخْتُمُ مِنْ صَلَاةٍ تَكُونُ كَمَا يُؤَخَّرُ الْعَمَلُ بَعْدَ صَلَاتِهِ تَكُونُ
 شَيْئًا وَكَانَ يُحَفِّقُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا ہے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نماز میں مانند یعنی فریضہ زون تہا کی یعنی رعایت و قنات میں باقی صفات میں اور اخیر کرتی عشا کو بعد
 نماز تہا کی کہ پہلے اور پھر سب پڑھتی نماز میں روایت کی ہے یہ مسلم نے ہی ہے جابر بن عشا کو عتہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہے اس سے شاید کہ پہلے
 پہنچنے ہی کی اول کو کہا ہوا اس لیے کہ بہ نام مشہور تھا لوگوں میں اس سے پہلے طرح پہنچان لینگلی اور یہ حدیث صحیح دلائل کرتی ہے تاخیر عشا پر
 اور پھر سب پڑھتی نماز کو یعنی پہلی سوتر میں پڑھتی کہسا ابن حجر نے کہا کہ یہ اس صورت میں تھا کہ امام ہوتی وہ اہل رعایت صنعتی قرار دے سکتے
 پڑھتی اور یہ بیات باعتبار اکثر کی ہے اس لیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتوں میں حضرت سے پڑھتی آئی ہے کہتا ہوں میں کہ یہ ہے ہی لوگوں میں
 سب سے ہی یعنی حضرت کی ساتھ نماز میں کسی کیفیت کی تھی کہ طویل قرار دین لوگوں کو بیخ نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ باری شوق کی طالب یا دینی کو
 پڑھتی تھی بخلاف اور وہ کسی نماز کی کہ وہ میں یہ بیات ہوں شکل ہی ہے **وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْكُمْ صَلَاةَ الْعَمَّةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْيًا كَمَنْ شَطْرَ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَحْذُوا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ رَأَيْتَ
 النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَقَاعِدَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَتَرَأَوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ مَا أَنْظَلَكُمْ وَالصَّلَاةَ وَكُلَّ ضَعْفِ الضَّعِيفِ سَقَمٌ
 السَّيِّئُ لَا يَخْرُجُ هَذِهِ الصَّلَاةُ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ فَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہے ابی سعید کہ کہا نماز پڑھتی ہے ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی اولہ کیا ہے ہی کہ جماعت نماز عشا کی پڑھیں ہم حضرت کی ساتھ میں تشریف لائی یہاں تک کہ دوسری فریضہ ہی رات کی فرما لازم پڑھتی ہے
 جگہ پڑھتی ہے ہی کی پہل لازم پڑھتی ہے ہی کہ جماعت پڑھتی ہے ہی کی یعنی جگہ ہوتی تفرق ہوتی ہے میں فرما تحقیق لوگ نماز پڑھتی ہے ہی کہ پڑھتی ہے ہی ہوتی جگہ ہوتی ہے ہی کی
 تحقیق تم ہمیشہ نماز میں جب کہ ہوتی نماز کی یعنی حکم از روایت ہی ہی کا حاصل ہے ہی اور اگر ہوتا صنعت اور بیاری ہی اس کا لبتہ دیر کرنا میں ہی
 کر اور ہی رات تک ایت کی پہلے اور اور رسائی ہی ہی نماز پڑھتی ہے ہی جگہ کہ چکا ہے ہی کہ کوئی اہل دین میں سے انظاف
 نہیں کی ہی نماز عشا کا اور ممکن ہے ہی کہ کہا جاوی ہے ہی میں کہ اور معلوم کی اول کہ اس مسجد میں حاضر ہوتے ہیں نماز عشا کی پڑھ کر سورہ ہے یہ
 سے مناسب ترین ساتھ قول بالبدن کی اور کم تر اول نماز کا در حدیث سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ عشا کی آدمی رات تک روئے
 بلکہ مستحب و اہل حال ہوتی منتہی کی بیخ عبادت کی ہے **وَعَنْ أَوْسَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِشْرًا تَجِيئًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ إِشْرًا تَجِيئًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا
 تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی وہ وسطی ظہر کی تھی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو اہل نماز عصر کی حضرت
 سے روایت کی ہے ہر نماز میں ہی ہی مقصود و رغبت دلانا ہے اور التزام اتباع کی ترجا اور یہ حدیث بھی دلائل کرتی ہے اور مستحب
 ہوتی تاخیر عصر کی جیسے کہ ہمارا ہی ہے **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ
 بِالصَّلَاةِ إِذَا كَانَ الْبُرْدُ عَجَلًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے انس سے کہا ہے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حسب وقت کہ ہونی گرمی مہندی وقت نماز پڑھتی اور حسب وقت کہ ہونی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہہ نسائی نے فی حدیثین جو
ظہر کی جلدی پڑھتی برتا اور دیر کر پڑھتی میں وارد ہوئی ہن احدیث سے تعارض و تکا فرغ ہو جاتا ہی کہ سردی میں جلدی پڑھتی اور گرمی
میں دیر کر **و عن عبد بن الصامت قال قال لینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما استنکون علیکم**
بعیدی امرأ یسغلتهم اشیاء من الصلوٰۃ لو وقتها حتی ینہب و وقتها فصلوا الصلوٰۃ لو وقتها فقال رجل یا
رسول اللہ اصبر لی معہم قال نعم زواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبادۃ بن الصامت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق
ہونگی تیرے پیچھی میری سردی یا زہر کہیں گی انکو جو چیز میں یعنی خواہش نفسانیان وقت پڑھنی سخت ہے نماز پڑھنی میں یہاں تک کہ جانا بھیگا وقت
اوسکا یعنی وقت کہ است کا اجاویگا پس پڑھو نماز اپنی وقت پڑھنی اگر چہ تنہا ہو لیکن اس طرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا کہا کتبہ شخص نے یا رسول اللہ
نماز پڑھو میں ساتھ ہو لی فرمایا کہ ان یعنی نماز یا دو نوبے اور فتنہ نہ اٹھنی روایت کی یہہ ابو داؤدی **و عن یحییٰ بن**
قال ما سئل اللہ علیہ وسلم ان یؤخروا الصلوٰۃ فی لکنہ و یحییٰ علیہم فصلوا معہم ماصلوٰۃ
العبادۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی قبصہ بن وقاص ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہونگی تیرے سردی پیچھی میرے تاخیر
کرتیگی نماز کو یعنی وقت سخت ہے اس وہ فائدہ ہی داخل تہاری اور وہ وبال ہی اوپر میں نماز پڑھو ساتھ ہو لی جب تک کہ نماز میں وہ طرف قبل
کے یعنی کعبہ کی روایت کی یہہ ابوداؤدی **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونگی وقت پڑھنی نماز پڑھ لی اور پھر اونگی ساتھ پڑھی تو پھر
تہاری ہی نقل ہونی نوب زیادہ باوگی اور اگر پہلی نہ پڑھی اونگی ساتھ ہی پڑھی تو ہی نہیں مضر نہیں کیونکہ نفسی داخل خوف فتنہ اور خوف
مفسدہ کی پڑھنی در وہ وبال ہی یعنی مضر ہی انکو کہ فائدہ ہی ہے کہ تاخیر ذکر فی او پھر بازرگیا انکو امور دنیائی امر عقبی ہی بوجہ ع
و عن عبد اللہ بن عبد بن النخیر انہ دخل علی عثمان و هو یخصی فقال انک امام عاقل و نزلک ملک ما تری
و یصلی لکن امام فیتب و ینحی فقال الصلوٰۃ احسن مما یصل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم و اذا ساء
فاجتنب ساء ثم رواہ البخاری اور روایت ہی عبید اللہ بن عبد بن بخاری یہہ کہ وہ داخل ہو حضرت عثمان پڑھ اور وہ ہی گرمی پڑھ
یعنی اپنی مسکنین جن ایام میں کہ شہید ہونی پس کہا تحقیق تم ایام ہو سکی اور نہ پڑھی انکو وہ چیز کہ دیتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑھنا
ہیں امام فتنہ اور گناہ جانتی میں ہم یعنی اوسکی ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز پڑھنی او پھر کی کہ عمل کرنی میں لوگ پس حسب وقت کہ نیکی کر لیں
پس نیکی کر ساتھ اونگی اور جب بڑائی کریں پس بچ برائی اونگی ہی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** امام فتنہ کا یعنی سردی یا غم اور فتنہ
کا نام اوسکا تا نین بشر تھا اور حاصل خیر حدیث کا یہہ کہ لوگوں کی ساتھ نیکی میں شریک رہ نہ دین میں اور یہہ بات حضرت عثمان رضی سبب
تہا بہت دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت میں ہی اونگی پہلا لی کو اچھا کہا اور اس میں دلیل ہی ہے کہ نماز پڑھنی ہی ہی ہر نیکی
بلکہ جائز ہی جسکیہ مذہب اہل سنت اور جماعت کا **باب** یہہ باب سے بیچ تینہ فضائل نماز کی اور اوقات اوسکی **الفصل**
الاول فصل عن عبد بن رواحہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکم التارکون
صلوٰۃ قبل طلوع الشمس و قبل غروبہ یعنی العشاء العشاء اور روایت ہی عمارہ بن روبیعہ ہی کہا سنار یعنی رسول خدا صلعم ہی کہ فرمائی
تہ ہرگز نہ داخل ہوگا اگر میں وہ شخص کہ نماز پڑھنی پہلی کلکتی اوقات اور پہلی چھینی اوقات یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نے
ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑھی ہر دو دن نماز میں وہ خوار نہ کر پاوی ظاہر احدیث گاہ لالت کرتا ہی ہے کہ جو کوئی ان دو دن نماز نہ پڑھ

مدامت کرے ہرگز دوزخ میں نہیں داخل ہو سکتا ہے بسبب ترک نماز اور نہ سبب کرنی اور نہ ہونگے اور لیکن جمہور علماء کی نزدیک یہ سبب
 تہری ہوئی ہے کہ نماز میں مستغیر و گناہ ہو نہ دو رکعتی ہیں نہ کبیر و کوبس طلبی فی اسکی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ صبح کو آدمی آرام میں ہوتا ہے اور عصر
 کی وقت تجارت میں مشغول ہوتا ہے پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہے ان دونوں نمازوں کی تو ظاہر ہے اور اسکا مقصد اسکا
 ہونا ہے اور معلوم نہیں ہے کسی زیادتی نہیں کیا جیسکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وَالصَّلٰوةُ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ کَیْفَ اُرِنَا نِزَآءَ کِتٰبِنَا
 ہے یعنی اور یہی باتوں سے جسے بخش کیجاتی ہے اسکی اور اگر گنہگار نہیں داخل ہو سکتا ہے کہ مراد مبالغہ ہے بیچ بیان کرنی فضیلت
 ان دونوں کی کہ فضیلت انکی چاہے اس بات کی کہ تہی ہے کہ محافظت کرنے والا انکا ہرگز دوزخ میں نہ جادے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَبِذْکُمْ
 اَعْرَاجَ بَرَابَرٍ اَوْ اَسْفَلَ اِیْہِیْ اِذَا جِئْتُمْ لِتُحْشَرُوْا لَہٗ فَاَنْتُمْ اَعْرَاجٌ اَوْ اَسْفَلُ اَعْرَاجٍ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُوْنِ اَوْ اَسْفَلُ اَعْرَاجٍ اُولٰٓئِکَ
 سَبَّحُوْا لِلّٰہِ صَبْحًا وَّعَلَّیْہِمْ وَاَسْمٰءُ مِنْ سَبْحِ اللّٰہِ ذٰلِذِہِیْنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفِقًا عَلَیْکَ اور روایت ہے
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنسی کہ میں نے نماز میں تہی وقت کی داخل ہو گیا بہت میں یعنی صبح اور عصر صبح اور عشاء
 کی یہ تجارتی اور مسلم نے **وَسَنَّ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَاقِبُوْنَ فِیْکُمْ مَدَکَہُ بِاللَّیْلِ
 مَدَکَہُ بِالنَّہَارِ یُجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلَوةِ النَّجْوٰی وَصَلَوةِ الْعَصْرِ یُتَعَرَّجُ الَّذِیْنَ بَاوَدُوْا فِیْکُمْ فَلِیْسَ لَہُمْ اَلْحَدِیْثُ وَہُوَ اَعْلَمُ بِہِمَّ
 کَیْفَ تَرٰکُمْ فِیْ عِبَادَتِیْ فِیْقُوْلُوْنَ تَرٰکُمْ وَہُمْ یَصِلُوْنَ وَاٰتِیْنَا ہُمْ وَہُمْ یَصِلُوْنَ مُتَّفِقًا عَلَیْہِمْ روایت ہے ابہر روای کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میں نے تجارتی تہاری ملاکہ اور فرشتی دیکھنی داخل یعنی اور کہنی اعمال بندوں کی اور جب ہوتی ہیں نماز فجر میں
 اور نماز عصر میں پھر چلتی ہیں وہ فرشتی کہ تہی ہے چہ تجارتی پس پڑھتا ہے یعنی ربنا و کاعنی احوال اور اعمال بندوں کی اور حال
 یہ کہ وہ خوب جانتا ہے احوال بندوں کا کس طرح چھوڑا تہی میری بند دیکھ کر تہی ہیں وہ پھوٹا تہی اوکواس حالین کہ وہ نماز پڑھتی ہے اور تہی
 ہم انکی پاس صحابہ کی وہ نماز پڑھتی ہے روایت ہے کہ یہ تجارتی اور مسلم نے **وَسَنَّ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 فرشتوں کی جمع ہوتی ہیں ایک تو وہ دیکھ رہی ہے تہی تم میں اور ایک کہ دیکھنی عمل کہنی کی ہے آئی میں نے طرح عصر میں جمع ہوتی ہیں وہ دیکھ
 رہی ہے اور وہ دیکھنی عمل کہنی کی ہے آئی میں پھر رات کی ہے ہوتی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہیں اور دیکھنی عصر کی بعد پس جب جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ
 پڑھتا ہے باوجودیکہ اسکو بکام عالم خوب ہے لیکن پڑھتا ہے واصلی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فرخ کی آگے ملاکہ کی کہ اوہنوں نے طعن کیا تھا
 جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کراچا نا کرا لیسو تو پیدا کرا تہی کہ خونریزیاں لگیں ورفا دکر تگی زمین میں اور اپنی تعریف کی ہے کہ
 کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کریں گی اور حدیث میں رغبت دلائی ہے لگو تو کہ ان وقت میں ہمیشہ عبادت کیا کریں تا عمل انکی ساتھ پہلانی کی عرض ہے
 میں نے **وَسَنَّ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً الصَّیْبِ فَحَیْ فِی
 ذِمَّةِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبُکُمْ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہِ شَیْءٌ فَاِنَّہٗ مِنْ یَطْلُبُہٗ مِنْ ذِمَّتِہِ شَیْءٌ یَدْرُکُہٗ ثُمَّ یُکَلِّبُہٗ عَلٰی اَیْہِیْ یَا جَہَنَّمَ
 رَفَاہُ مُسْلِمٌ اَوْ فِیْ بَعْضِ شَیْءِ الْمَصَابِیْءِ الْقَشِیْرِیْ بِدَلِّ الْقَشِیْرَہِ اور روایت ہے کہ جب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اسکی ہے بیچ عہد اور امان اسکی ہے ذمہ اور آخرت میں پس نہ طلب کرے یعنی نہ خود
 کرے تہی اللہ واصلی ذمہ تہی کی ساتھ کسی چیز کی پس وہ جیسکہ کہ طلب کرے اصلی ذمہ تہی کی ساتھ کسی چیز کی پانچواں اسکو پھر ڈالیکا اسکو
 اور ہر مہندہ و سیکلی دوزخ کی آگ میں روایت ہے کہ یہ مسلم نے اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی مشیر بھی ہے بدلی قسری کی **وَسَنَّ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و امان میں ہی پس مسلمانوں کو چاہی کہ اوس پر سلو کی نہ کریں نہ اوس کو قتل کریں نہ اوس کا مال چھینیں نہ اوس کو
 نصیب کریں نہ اوس کی بی بی بروئی کریں اگر اوس کسی فی بد سلو کی بی بی سنی اللہ تعالیٰ کی عہد میں خلل کیا پس اللہ تعالیٰ وی ہی مواخذہ کرے گا
 اور پس اللہ تعالیٰ فی مواخذہ کیا اوس کو کچھ نجات نہیں یا مرد می نہائی کردہ موجب بیان کی ہی یعنی نہ چوڑ و نماز صبح کی پس اوس کو
 سبک سکی عہد وجود در میان تمہاری اور در میان ربنا تمہاری ہی پس مواخذہ کرے گا سبک سکی شمس باع **وکن** ایہی ہر تہیہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَوْ بَعَدَكُمْ النَّاسُ مِنَ النَّبِيِّ وَالصَّيْفُ الْأَوَّلُ لَشَرُّكُمْ كَيْدًا وَالْأَمَلُ أَنْ يَسْتَهْتَبُوا**
عَلَيْكُمْ لَا سَهْمًا وَلَا يُعَلِّمُونَ مَا فِي التَّحْيِينِ لَا اسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَا يُعَلِّمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصَّيْفُ لَا تَوْهَمًا وَلَا
حَيًّا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ روایت ہی ابہر روای کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جانین آدمی کرے کیا کچھ تو ایسے اذان دینی میں اور کچھ
 ہونی صفت پہلی میں بہر بناوین کوئی وجہ تہجیر اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اور دوسرے قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان و صفت اول کی
 ایسی کہ اگر نزاع کریں پس اذان دینی پر اور صفت اول کی کہ طبری ہونی پر اور قرعہ ڈالین بلکہ نام پر پیشی تو چاہی اور اگر جانین کرے کیا
 تو بچ سوری جانی کی واصل نماز ظہر کی البتہ جلدی کریں طرف اوسکی اور اگر جانین کرے کیا کچھ تو ایسے بچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ اذان
 نماز زمین اگر چہ چلین آپس میں پر روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** منی تہجیر کی اگر یہ لین گی جو کہ مذکور ہوئی تو فیہ فضیلت سوار گری کہ
 ہونی گی کیونکہ وہ میں ظہر تہندی وقت پر منی محسب یا منی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضوں فی تہجیر کی یہ منی ہی میں
 کہ جسہ کی ہی وہ بہر کو جانا اور اگر چہ چلین سرین یعنی اگر قوت پالوئی چلنی کی نہ کہیں طرح آوین کہ سطر ح ضیف چلتی ہیں : ح ب
وکن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَيْسَ بَدَلُ الْفَتْلِ عَلَى الْمُتَّقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَا يُعَلِّمُونَ مَا**
فِيهَا وَلَا تَوْهَمًا وَلَا حَيًّا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ اور روایت انہیں ابہر روای کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی نماز
 زیادہ بہاری منافقون پر فجر اور عشا ہی اور اگر جانین و تہجیر کو کہ بچ اذنی ہی تو ایسا البتہ آوین اذان نماز زمین اگر چہ چلین سرین پر روایت کی یہ
 بخاری و مسلم فی **ف** منافقون کی فرج میں کل عبادت ہی بہت ہونا ہی اور نماز جو بہتی ہیں کہ کسان کی سانی کی ہی پیشی ہیں اور یہ
 دونوں وقت جو ہیں اسرحت اور لذت نیند اور سردی کی ہیں اور انہیں ہی ہونا ہی کہ کوئی کسی کو کہ چاہتا ہی پس اس لیے اوپر یہ نمازین بہت
 بہاری ہیں اور میں شاد ہی ابہر کہ موسیٰ مخلص کو سنا چاہی اس ضمت کما شایستہ اذنی ساتھ ہنوی باع **وکن** عثمان رضی قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ وَصَفَّ اللَّيْلَ مِنْ صَلََةِ الصَّيْفِ فِي جَمَاعَةٍ**
فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رضی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ پیشی نماز
 عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا آدمی رات و شبی نماز پیشی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پیشی تمام رات روایت کی یہ مسلم
ف پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی تو عشا ہی کہ یہ چہ حکم نماز پیشی تمام رات کی ہی یا مرد یہ ہی کہ نماز عشا کی اور اگر کسی تو قیام
 آدمی رات کا یا یا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدمی کا ثواب یا اور تو لکی پیشی ہی ثواب تمام رات کا ماہ : **وکن** ابن عمر
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا يُعَلِّمُكُمْ إِلَّا عَرَابُكُمْ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ الْمَغْرَبِ**
 قال وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يُعَلِّمُكُمْ إِلَّا عَرَابُكُمْ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ فَإِنِّي كُنْتُ اللَّهُ
 لِعِشَاءٍ فَإِنَّمَا تَعْلَمُونَ جَلَدًا لِيْلًا وَأَهْ مُسْلِمًا اور روایت ہی ابن عمری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ غالب آوین

نمبر کونرا و پر نام یعنی نماز تہار کی منکر کیا وادی اتنی تہی تہی گنوار کہ یہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب وین منکر گنوار
نماز تہار کی عشا پس تحقیق وہ اس کی کتابین عشا ہی یعنی اسل تیرین من بعد صلوة العشاء نام کا لغت قرآنی میں تحقیق وہ گنوار تاخیر کرنی تہی
سبب درود و قہمی اذمون کی روایت کی بیہ سلمنی **ف** مراد گنوار و منی گنوار جاہلیت کی میں کہ درود نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا
کو عتیمہ میں حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ یاد کرو کہ ہمیں غلبہ و نکالار تم آج ہی کیونکہ جب دعا نام رکھا ہوا یعنی لگی لوگو یاد وہ غالب ہیں کہ منکر
او لگی بولنی ہی میں جاری کی ہوا نام لو کہ کتاب سنت میں واقع ہوئی ہیں یعنی مغرب عشا پڑھا تہی غراب کو ہی تہہ غلبہ کرنی کی لیکر
حقیقت میں تہی مسلمانوں کو ہی ہوا لغت افکی ہی تا غلبہ و نکالار تم ہادی اور اس ہی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست
کرنی جاہلی ہی جو باہن کہ کفار و مجاہد زبان بجاری ہوں اول ہی پر پیکرنا چاہی اور تہی و ملت تہی کی حضرت نے بیان فرمایا کہ شاہ فرمایا
اور وجہ نام کہ تہی عشا کی عتیمہ ساتھ قول ہی کی فاہتا لغتہم بجلال لیل لفظ لغتہم صحیحہ روایت میں ساتھ عتیمہ معروف کی ہی اور عتیمہ تہی میں تہی
کو یعنی وہ اور اب ایک میں تہی ہی عشا کو سبب دہ و تہی اذمون کی کہ لیکر چاہی تحقیق کی درہنا شروع کئی تہی بعد اسکی تہی تہی ہی
اکہ روایت میں لفظ لغتہم ساتھ عتیمہ مہول کی ہی یعنی نماز عشا کی ٹاکی میں تہی جاتی تہی سبب دہ و تہی ناؤ ٹوٹکی پس عتیمہ نام اذمون
تا ایک شہور تہا عربین جنبت اسلام کی پہنچی اور نکلار اوقت میں شروع ہوئی اور عشا کو صلوة العتیمہ کہی لگی ہیں تہی کی لگی اور اس
درکہ وہ ہوا یہ نام واسطی شایہت ساتھ اصل جاہلیت کی بعضی حدیث میں جو لفظ عتیمہ آج ہی وہ پہلی تہی کی کہا ہوگا۔ **ح**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال یوم النحر و حلیس ناعن صلوة الوسطی صلوة العصر صلا اللہ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور روایت ہی عتیمہ کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کی کہ باز رکھا کا فزون
نی لیکو نماز عشا کی ہی بہر اللہ تعالیٰ دنگی گہر و نکوار و غیر دنگو آگ ہی روایت کی یہ بخاری مسلمنی **ف** دن خندق کی کہ
لو سکو یوم الافراج کہتی ہیں اس خورد کو خندق میں ہی تہی ہیں کہ در عتیمہ کی خندق کہو دلی تہی سلمان فلہی کی مشورہ ہی اور حضرت خود
ہی یا وہی کہو دنی میں شریک ہوتی تہی اور تہی ہی ہی ایسی ہی تہی کہ در عتیمہ کی خندق کہو دلی تہی اور حضرت خود ہی
چار یا سہ یا پنج میں ہوا ہی اذمون سبب ترو اور ریز اندازی کی چار یا زین حضرت کی فوت ہو میں کہ ایک دن میں ہی حضرت نے فرمایا
انہار زیادتی فضیلت کی کی فرمایا جسنا ازینک مطلب ہی دعا کا یہ کہ غدا بنا اور آخرت کی میں وہ کہ قرار میں اور حضرت کو جنگل چاہتا
نکاد ہی اتنی ہی پنج پہنچی اور بدعات کی اور یہاں کی سبب کا یہ ہی کہ یہاں ہی اللہ کا قوت ہوا کہ نماز ہی اور وہاں حضرت کی نفس پاک کافی
تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی ہی بد دعا کریں اور ہی تہی معلوم ہوا کہ صلوة وسطی نماز عصر کی ہی درقول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین اور قول
البرصیغہ کا اور احکا اور سوا ہی انیکہا ہی ہی میں قرآن شریف میں جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات و صلوة الوسطی لفظ وسطی کی معنی عصر
ہے کے لیکنی اور اگر اختلاف صحابہ و تابعین کا ہے تعین میں آتی کہ دروغ ہا ہی چنانچہ فصل بندہ میں آج کا پہلی تہی اس صحت کی ہو چکا کہ اپنی
اہتہادی کرتی ہو دنگی بعد صحت حدیث کی تعین ہوا کہ در نماز عصر کی ہی واللہ اعلم **ح الفصل الثانی** فصل در
عن ابن مسعود و ہرہ **و** **عن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الوسطی صلوة العصر **رواہ**
التِّرْمِذِيُّ حدیث روایت ہی ابن مسعود اور سمرقہ بن جندب ہی کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ میں
نکو ہی نماز عصر کی ہی روایت کی بہ ترمذی ہی **ف** کہو کہ در میان میں پہنچی در نمازوں کی لگی اور نمازوں رات کی **و** **عن** ابی ہریرہ **رواہ**

عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ان قران العجى كان مشعرا قال تشهد كل صلاة ليكة الليل فملاكة كته
 التهانيد روضة الديريني اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی تحقیق قران فجر کا ہی نماز
 کیا گیا فرمایا حاضر ہو جی من دویمین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہہ ترمذی فی قران یعنی قرانہ قران فجر سے مراد نماز
 فجر کی ہی اور سکو قران اس ہی کہنا کہ قرانہ ایک کن اور سکا ہی حبیبکہ کہو ع باسجدہ بعضی جہای نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوہین مشہور سے یہہ
 ہے کہ فرشتی عمال کہنی والی کنی اور زات کی وہین جمع ہوتی ہن جناخہ اسی باب میں تفسیل سے بیان سکا ہو چکا ہی **الفصل**
الثالث فصل میں سن زید بن ثابت وعائشہ قالہ الصلوۃ الوسطی صلوۃ الظہر رواہ مالک
 حکم بن زید بن ثابت وعائشہ روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سے کہا دونوں نے نماز وسطی یعنی نماز جمع کی نماز ظہر کی ہی روایت
 کی یہہ مالک نے زید سے اور ترمذی نے دونوں سے یعنی زید اور عائشہ سے بطریق تعلق کی یعنی ساتھ خدمت کی ف اس ہی کہ بیچ میں واقع
 ہوئی ہی دونوں طرفوں دکنی **وعن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالظہر**
وکوین صلوۃ صلوۃ اشق علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فذلت حافظی علی الصلوۃ
والصلوۃ الوسطی وقال ان قیل ان الصلوۃین بعد الصلوۃین لہذا لہذا اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر ہی نماز ظہر کی سویری اور نہ ہی کہ پڑھین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اور اصحاب ہول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وتر ہی یہہ آیت
حفاظت کہ وہ نماز فیر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت فی تحقیق پہلی اوس سے دو نمازین ہن اور چہی اوس سے دو نمازین ہن روایت کی یہہ
احتمال بودا وونی ف غرض راوی کی اس قول سے یہہ کہ صلوۃ وسطی سے مراد ظہر ہی بطرہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات زید بن ثابت نے
میں اجتناب سے نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضی نہیں ہو سکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی **وعن**
سکالک یلغہ ان علی بن ابی طالب وعبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن ابی لوفہ بن الصلوۃ الوسطی صلوۃ الظہر رواہ فی التوطا
وس رواہ الترمذی عن ابن عباس بن محمد بن عبد القیسا اور روایت ہی مالک سے بیچ ہی دکنو یہہ آنحضرت علی بن ابی طالب کے اور عبداللہ بن
تہہ دونوں فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہہ موطا میں اور روایت کی ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر سے بطریق تعلق
کے یہہ ہی اجتناب سے ان دنوں صاحبوں کا لفظ مذکور حضرت کو انکو نہ پہنچ ہی ہوگی بطریق احتمال کی یہہ کہا ہی اور مذہب امام
مالک اور امام شافعی کا ہی ہی ہی اور نووی شافعی نے کہا کہ جہتین صحیحہ وارہین ہمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور باوروی نے
کہ اللہ شافعیہ سے ہی کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہی کہ وہ نماز صحیح کی ہی ولیکن از بسکہ حدیثوں صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی یہہ
شافعی ہی ہی ہوگا جو حبیب من صیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیحہ پاؤ کہ مینی بر خلاف اوسکی حکم کیا ہو جا تو کہ مذہب میرا ہی کہ حدیث
ساتھ اوسکی دار ہوئی اور مارو مذہب میرا اور ہر ع **وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول**
من عدل إلى الصلوۃ الصیبر عندا یبدا لا یبدا من عدل إلى الصلوۃ عدا یبدا یبدا اللیس رواہ ابن ماجہ
 اور روایت ہی سلمان سے کہا سنائینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہی کہ جو شخص کہ جادوی صیبر کو طرف نماز صبح کی بجاتا ہے
 نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جادوی طرف بازار کی صبح کو لیا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہہ میں ایمنی **ف** کہا طیبی نے یہہ
 تمثیل ہی واسطی بیان کرنی شکر اللہ تعالیٰ کی اور لشکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا

اور ٹھایا اور اسے جینک شیطان کی اور لشکر اور سیکلے جیسے گھانسی نشان لیکر جلتی زمین پر بیہ المد کی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بازا زمین
جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سعی اور سکا تیرہ اور ٹھایا اور شوکت اور سکی بڑائی اور دو بیچ سمت کرنی دین کے ہے ہی پس بیہم و سکی حقین ہی کہ جو
کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظایف پڑھی بازا زمین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظایف کی جاوی ساتھ قصد طلب کرنی نذر قحط حلال کی اور پڑھا
مدینت چمائی وہ امین بہین دہل ہی بلکہ المد ہی کی لشکر میں ہی ہے **باب الاذان** باب ہی بیچ میان اذان کی
فت اذان لعنت میں یعنی خبر تکبیر ہی اور شروع میں کہتی ہیں خبر تکبیر ساتھ نماز کی ساتھ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ میں
پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی اسے ہی غیر نماز کی جیسے اذان جوڑ کی کی حائین کا نہیں جو چانی ہی اور تکبیر بہین کا ہونا
لیے ہے جو اذان کہ سنت ہی نزدیک عم پہنچی کی اور بد ظنی کی چنانچہ دلیلی نی روایت کی ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہا اور ہون نی دیکھا
مجاہدی سلم نی علی بن ابی طالب نی بنی طالبین ہی دیکھا ہون علی بن حکم کہ بعض اذان دیکھتی ہی کا نہیں بن جعفر وہ دفع کر گیا عم کو فرمایا حضرت علی بن ابی
آز یا امینی سکو پڑھا یا امینی اسکو لے آ اور کہا ہر وہی ان کی ہی حضرت علی بن ابی طالب ہی تھی تھی تیری آنا یا اسکو پس یا یا اسکو ایسا ہی اور روایت کی وہی نی حضرت
علی رضی اللہ عنہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کا برا ہو وی خلق خواہ وہ انسان ہو وی یا جانور ہو وی پس اذان دو واسکی کا نہیں
اتھی اور اذان یعنی سنت ہی واسطی فرائض کی اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ جب حضرت معراج کو تشریف لیکئی اور سر ابروہ غرت تک
پہنچے کہ محل خاص کبریا ہی حق کا تھا ایک فرشتہ واسی نکلا حضرت نی حضرت جبرئیل ہی پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا گوگنہ ہی اور
خدا کی کہ تجھ کو ساتھ حق کی بھیجا زدی کہتہ بن خلق کا ساتھ دہ گاہ غرت کی بن ہون اور ہنی نہیں دیکھا اس فرشتہ کو جب پہنچا کیا گیا ہون بن
سوا اس ساعت کی پس کہا اس فرشتہ نی المد کبر المد کبر پر وہ کن چھی سعی آواز انی کہ راست کہا تیرہ میری نی انا کبرانا کبر یعنی میں آ
بڑا ہون بعد واسکی ذکر کی ہی وہی باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت کی نقل کرنی یہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج میں سنی چنانچہ
مفسر مانتی لکھا ہی کہ تحقیق اسکے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمات اذان کے شب معراج میں سنے
لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان میں نماز کی لیے کہیں چنانچہ حضرت کہ میں یعنی اذان کے بنا
اور کرتی رہی یہاں تک کہ مدینہ میں تشریف لائی اور اس بات میں صحابہ ہی مشورہ کیا اور بعضی صحابہ میں نی اذان خواب میں سنی یہ
وحی آئی کہ وہ کلمات کہ اسمائیں ہی زمین پر سنت اذان کی ہون والی علم ع **الفصل الاول** فصل ہے عز
اللہ قال ذکر و التا و التا تو ہیں فذکر و الیہ و اللہ فی فاعلم یلا ان یشفق الاذان و ان یوتری الاقامة قال
متوکل فذکر و لا یویف فقال ذکر و الاقامة منقول علیہ روایت ہی النبی ہی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کرداتی وقت نماز
کے الگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا ہوا اور نصاری کا پس حکم کی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہ کہ حضرت کہیں کلمہ اذان کے
یعنی اول اذان میں چار دفعہ المد کبر کہیں اور باقی کلمات دو دو بار ہر وہی کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایک بار اور ایک بار کہیں کلمہ کبر
کے یعنی سوا اللہ کبر کی دل میں نماز آخر میں کہ وہ دو دو بار میں کہا اسمعیل نی کہ راویوں میں حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی صحابی اور سلم کا پس
ذکر کیا یعنی اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہی دیکھا تھا اسنی اس کو پس کہا لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنی سوای دل
اور آخر کی تکبیر وان کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایک کرتی مگر قد قامت الصلوٰۃ دیا کہتے ہی روایت کی یہ صحابی ہی سلم نی **فت** جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ کو کوئی چیز نشانی وقت نماز کی ہی مقرر کرنی چاہی تا وہ اس سے لوگ

ساتھ اللہ کی اور نہ کہڑی ہو یعنی نماز کی لمبی جو وقت کہ کھڑا ہو سو مؤذن یہاں تک دیکھو جو مسجد میں کیونکہ پہلی امام کی کہڑی ہونا صحیح بیفائدہ اور ہانا آہ اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہوگی حجرہ سی بعد شروع کرنی سوزگی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہوگی مجراب مسجد میں نزدیک کہہنی سوزگی سے علی الصلوٰۃ اور اسی لمبی کہا ہی الاموال ہمارسی لمی کہ کہڑی ہو دین امام اور قوم نزدیک سے علی الصلوٰۃ کی اور شروع کرن نماز نزدیک ثبات الصلوٰۃ کی ہے **وعن** زباید بن احوارث الصدائ قال اهل في رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اذنت في صلاة الفجر فاذنت فاذا بدلت ان يعقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احاصدوا فاذن من دن فهو عقيم رواه الترمذي اور روایت ہی زیاد دین حارث صدائی ہی کہا حکم کیا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہہ کہ اذان کہہنی وقت نماز فجر کی پس اذان کی سوز پھر ارادہ کیا بلال فی یہہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی تخبیق بہائی صدائی کی فی اذان کہی ہی اور جواز اذان کہی پس ہی تکبیر کہہ روایت کی یہہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ فی **ف** بہائی صدائی مراد ہی زیاد دین حارث صدائی ہی جو کہ لو کی اسن قبیلہ کا ہونا ہی و بسکو جو میں بہائی اوس قبیلہ کا کہتی ہیں اور امام شافعی کی نزدیک کہ وہ ہی تکبیر کہتی غیر سوزنگو موجب حدیث کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک کہ وہ یہہ ہوتے ہیں کیونکہ اکثر ہونا تھا کہ ابن ام کثوم اذان کہتی ہی اور بلال تکبیر کہتی اور یہہ حدیث دیکھ نزدیک محمول ہی ہے کہ ناگوار ہو سوزنگو تکبیر کہتی ہی غیر کہ یعنی اگر مؤذن یہاں ہی تو تکبیر ہی اور بزمانی تو کہی ہے **ع الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال كان المسلمون حين فادى المداينة يجتمعون فيتحينون للصلاة ولكن ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم الخن و امثل ناقوس الصداى وقال بعضهم قرنا مثل قران اليهود فقال عمر او لا تتبعون رجلا ينادى بالصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال لم فناد بالصلاة متفق روايت هي ابن عمر هي کہا تہ مسلمان جو وقت کہ آئی مدینہ میں جمع ہوتی پس نمازہ کرنی اور معین کرنی ایک وقت کہ اوزن وسین نماز کی ہی اور نہ تھا کہ کرنی کہ پکار کر داخل نماز کی پس گفتگو کی مسلمانوں فی الکیدن اس امر میں پس کہا بعضوں فی بنا کما نذا فوس نصاری کی اور کہا بعضوں فی بنا و سینگ نامزد سینگہ ہو دیونگی پس کہا حضرت عمر فی کیا امین ہی ہی تم ایک شخص کہ کہ اوز کر ہی ساتھ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی بلال کہڑا ہو پس اوز کر ساتھ نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** پس اوز کر ساتھ نماز کی یعنی کہ الصلوٰۃ جامعہ میں اس ہے ہی مراد ہی جو کرنی ساتھ پہلو وقت کہ نہ نماز شرعی یعنی اذان اس تو جیسی توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیثوں میں کہ ایک مجلس میں پہلی شروع کر کہ ہر طرح آگاہ کہ ناٹھ پھر اور مجلس میں عبدالرحمن زید فی خواب کہا پس حضرت فی اوزا کو شروع کیا یا تو ساتھ کرنی وحی کی یا ساتھ چہا کہ ہے **وعن** عبد الله بن زيد بن عبد ربه قال لما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس جعل ليصرب به لئلا ينسجيم الصلوة طافتي وا كانا نائم كل رجل على رجل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله اتبع الناقوس قال وما صنع به قلت نزعنا به الى الصلوة قال افلا اذ لك على ما هو خبير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله اكبر الى اخره وكذا الإقامة فلما اصيحت آتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رايت فقال انها الرواية حتى اشاء الله ففتم مع بلال فالتق عليه ما رايت فليؤذن به فانه انادى صبا منك ففتم مع بلال فجعلت الوتية عليه ويؤذن به قال فسمع بذلك عثمان بن الخطاب وهو في بيته فخرج يجرد رداءه يقول يا رسول الله الذي بعثك بالحق لقد رايت مثل ما اري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لاجل رداءه

والمداينة

باللذان
التان

ابوداؤد والدارمی وابن ماجہ الا لا الله لعمري الا قامت وقال الدرر المنثور في هذا الحديث صحيح لكنه لم يصححه غيره
 اور روایت ہی عبد الرحمن بن زید بن عبد ربیع کی کہ جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ساتھ نافرمانی سے کہ تیار کیا جاوے تاکہ میرا
 اوسکو واسطی حاضر ہونی لوگوں کی جماعت نماز کی میں خواہیں وہ کہاں دیا جگہ ایک شخص کہ اوٹھا رہا میں نافرمان کو بیچ ہاتھ پائی کی میں کہا
 میں ہی میں ہی میں ہی تو نافرمان کو کہا اوستی کیا کہ گناہوں کو کہانی میں بلا تو میں ہم سب کی طرف نماز کی یعنی نماز باجماعت کی کہا
 اوس شخص نے کیا نہ تلو تو زمین جگہ وہ چیز کہ بہتر ہی اس میں کہا میں واسطی اوسکی کہ مان بیلا ہی کہا عبد الرحمن بن کہا اوستی کہہ اسکو کہ
 آخر اذان تک رہے طرح تکبیر کہ میں جبکہ صبح کی یعنی آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں خبر دی میں اوسکو اور پھر کہ دیکھی تھی میں
 میں فرمایا تجھ میں خواب لبتہ حق ہی جو چاہی خدا میں کہڑا ہو تو ساتھ بلال کی اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکھی تھی میں میں چاہی کہ اذان
 دی ساتھ اوسکی میں تخمین بلال بلند اور نہی تجھی میں کہڑا میں ساتھ بلال کی میں شروع کیا میں بتلا تھا اوسکو اذان اور وہ اذان دیتی تھی
 کہا روایت کہ نبیالی میں میں اوسکو یعنی اوز اذان حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خطاب میں اوز وہ تھی بیچ گھر میں میں میں کہ میں یعنی میں بلال کہ
 کہتی تھی ہی رسول خدا کی قسم ہی اوس بات کی کہ میں چاہی نکو ساتھ حق کی لبتہ دیکھا میں نماز اور پھر میں کہ دیکھا گیا عبد الرحمن بن رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم میں میں واسطی خدا کی ہی تعریف روایت کی یہہ بوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ میں کہ میں نے دیکھا ابن ماجہ میں تکبیر کا اور کہا ترمذی
 نے یہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی میں میں بیان کیا قصہ نافرمان کا شاید کہ معنی حکم کر نیکی یہاں میں میں کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم لیا
 اور اسے طرح تکبیر کہ میں یہ سوید ہی ہماری مذہب کی کہ تکبیر ہی مثل اذاعتی ہی اور یہہ خواب حق ہی یعنی مجاہدی مطابق ہی وحی کی یا موافق ہی
 اجہتا دکی اور انشاء اللہ اس میں تبرک کی میں شک کی میں نہیں اور حضرت عمر نے جو کہا کہ دیکھا میں مثل و چیز کی دیکھا عبد الرحمن بن شاید کہ یہہ بات
 اوہنوں میں بعد ہی خواب تکبیر کی ہو یا مکاشفہ ہی خواب دیکھا معلوم کیا ہو اور کہا زودی میں کہ اس حدیث میں یہہ نکلا کہ مستحب ہو یا مؤذن کا بلند
 اوز خوش اوز اور شروع وقت اذان کی دوسری سال ہجرت کی میں ہوئی اور بعضوں نے کہا اول میں بیزع **وعن** ابن کثیر قال
 خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم لصلوة الصبئة فكان لا يمر بي رجل الا ناداه بالصلاة او حرره رجله او اذ
 اور روایت ہی ابی بکر ہی کہ کہا نکلا میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز صبح کی میں گذرتی تھی ساتھ ہی شخص کی مگر کہ ہمارے اوسکو
 نماز کی یا ہلاقی اوسکو ساتھ ہوا زہنی کی روایت کی یہہ بوداؤد و **وعن** ابن ماجہ ہی خواہ ہی خواہ پکار کہ جگہ دی خواہ
وعن مالك بن بلعة ان المؤمن جاء عمرا يؤذنه لصلوة الصبئة فوجدناه نائما فقال الصلوة فخره من النوم
 فاحضره ثم ان يمشي في نداء الصبئة رواه في الترمذي اور روایت ہی مالک سے پہنچا اوسکو یہہ کہ مؤذن آیا حضرت عمر کی پاس خبر دار کتا
 اوسکو واسطی نماز صبح کی میں پایا اوسکو سوتا ہوا میں کہا اوستی نماز بہتر ہی نہیں میں میں حکم کیا اوسکو حضرت عمر نے میں کہ مقرر کہ اوسکو بیچ اذان صحیح
 کے روایت کی یہہ مطابق **ف** الصلوٰۃ خیر من النوم علی ہی صبح کی اذان میں کہنا سنون تھا اب جو مؤذن میں حضرت عمر کو یہہ کہہ کہہ
 کہ جگہ یا اگوا نوا معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ جہاں کہنا سنت ہی وہ میں اوسکو کہا کہ سوتی کی چگانی کی میں سوار اذان کی نہ کہا کہ میں یہہ مراد ہی
 جعلها فی اذان الصبح ہی اور اوز ہی حتمالات لوگوں میں کہی میں مگر یہہ توجیہ **وعن** عبد الرحمن بن سعد بن عبد الرحمن
 سعد بن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حدثني ابي عن ابيه عن جده عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 بلده ان يجعل اربع عيه في اذنيه وقال الله ارفع لصوتك رواه ابن ماجه اور روایت ہی

کی اور دل اور سیکے گناہوں اور گنہگاروں کو کہ نہ تہایا ذکر یعنی پہلی شروع نمازی قسم یاد کرنی مال کسی اور جہاں سے اور بیچ اور شرعی نیکانک ہوتا ہی آدمی نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی بہت بخاری و مسلم نے وقت بعضے ہستی میں کہ گوزمانا شیطاں کا حقیقہ ہوتا ہی بس یہی کہ وہ پہی جہم کہتا ہی ہونا اسکا کچھ عجیب نہیں اور بہت سیدھیاری ہوتی اذان کی ہی اور پھر جب تک کہ کسی کو بعض دفعہ سبب ہو کہ بہت حالت ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ شیطان ایکسا داڑ کرتا ہی کہ وہ کا نہیں بہر جاتی ہی تا ادا تا اذانی نہ سنی اور کوئی شیطاں دبی گوزن کی ساتھ و سکی برائی بیان کرنیکی ہی اور خطری ڈاتا ہی درمیان آدمی کی اور دل و سیکے یعنی جاہل کرتا ہی و میں اور و سکی دلیمن و سوسی اور دلگی باتیں میں حضور نماز میں نہیں حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب کیا ہی کہ شیطان قرآن سے اور نمازی نہیں بہاگتا اور اذان سے بہاگتا ہی جو اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات اذانیں ایک بیت و عظمت رکھدی ہی کہ اوکو خوف میں ڈالتی ہی دعویٰ و سخن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع من صلی اللہ علیہ وسلم الا یسمع من صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سننی اتہارا و از مؤذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر گواہی دیگی و غلطی و سکی دن قیامت کی روایت کی بہت بخاری کہتا ہی اور اگرچہ کافی بہت ہی تھا کہ کتنی نہیں سنتی و از مؤذن کی اخرا تک مکر ذکر کرنی ہی یعنی نہایت کی ہی بہت فائدہ کہ جو جن درائن کہیں گانہیں بہنگا و از اذان کی ہی پہنچگی وہ ہی گواہی دیگی پس جو کہ اذان اذانی پاس سے سینکے بطریق اولی گواہی دیگی در اس میں غبت ظاہری ہے مؤذن کو آواز بلند کرنی پرنا کہ گواہ اونکی بہت ہی ہوں دعویٰ و سخن عبد اللہ بن عمر بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلی علیک فانہ من صلی علیک صلی اللہ علیہ و آتھو فممن سأل فی الوسیلة قلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر و بن العاص کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ سنو تم مؤذن کو یعنی اذان و سکی پس کہو مانند و چیز کی کہتا ہی مؤذن پھر وہ دو پہیو مجیر یعنی بعد فراغت کی جواب پس تحقیق جس شخص سے دو پہیو مجیر کیا رحمت بہت جا ہی اللہ و پھر سبب سکی دس بار پھر مانگو اللہ سے میری ہی وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک ہے یعنی علی جہر ہی بہت میں نہیں لائق مگر واسطی ایک بندہ کی بندہ ان الکی ہی اور امید کہتا ہی میں بہت کہ ہر نہیں وہ بندہ پس جس شخص فی کہ مانگا واسطی سیر وسیلہ کہ کیفیت اس گنتی کی الگی مذکور ہی واجب ہو اسکی ایسی شفاعت سیر روایت کی بہت مسلم نے وقت مانند و چیز کی کہتا ہی مؤذن یعنی بطرح وہ کہتا ہی تم ہی کہو مگر ہی علی الصلوٰۃ اور ہی علی الفلاح کا جواب و سطر دکر جو الگی مذکور ہو گیا اسکی کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور سطر صلوٰۃ خیر من التوکم کا جواب ہے بعینہ مذکور کہ کہ صدقت و ہر شواہد و باحق لفظت یعنی سچ کہا تو فی اور صاحب شکر تشریح کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہیں و پھر کہ وسیلہ پڑھی سبب سکی طرف ایک چیز کی اور نزدیکی حاصل کر ہی سبب سکی طرف و چیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اس ہی کہا گیا کہ جو کوئی او میں پہنچتا ہی ہر ہے قریب اللہ جہاں کی اور پہنچتا ہی میدلا و سیکو اور اور درجہ و از کو وہ بزرگان نہیں ملتین کہ جو اسکو ہستی میں در لفظ از جواز راہ تو واضح کی فرمایا کہونکہ حضرت فضل خلائق کی ہیں اور او بس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کی پس حقیقت میں بہت کتا یہ ہی یقین سے یقین ہی

ہیں شیخ **حسن** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذان طمغہ الفجر وكان یستمع الاذان فان سمع
 اذانا امسک ولا اعاک فسمع رجلا یقول لا اله الا الله اکن الله اکن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 ثور قال شہدان لا اله الا الله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرجت من النار فظروا الذی فادھو ابعی معری اذونکم
 اور روایت ہی ان ہی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوتھی ہی حیوت کظا ہر ہوتی فجر اور ہی قصد کرتی تھی اذان کا پس اگر سنتی اذان یا نہ
 سنتی لوتھی ہی اور اگر نہ سنتی اذان تو لوتھی پس سنا ایک شخص کو لوتھی اور حالت میں کہ لوت کی لپی لپی تھی کہ کتاب ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی یہاں پر سلام کی ہی یعنی اس لیے کہ اذان نہیں کہتی ہیں مگر مسلمان پھر کہا اوسے گواہ ہوں میں یہ کہ نہیں
 کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی نکلا تو اگسی یعنی سبب چوڑی شرک کی پھر دیکھا صحابہ نے طرف اوس شخص
 کے پس ناگہان وہ چڑھو الا تھا بیکر بون کا روایت کی یہ ہے سلم نبی ف یعنی عادت شریف بہہ ہی کہ کفار کی لوتھی کو جاتی تو نماز صبح کی وقت
 تشریف لجاتی نا استحان کرین کفر اور سلام او نکلیا جیسکہ کہا انس لوتھی حضرت قصد کرتی تھی اذان کا پس اگر سنتی اذان تو پھر جاتی
 لوتھی ہی جانتی کہ مسلمان ہیں اور اگر اذان نہ سنتی تو لوتھی پس انتظار ہی طیبی تھا کہ مبادا وہیں مسلمان ہوا اور انجانی ہی اوسکو لو میں اس
 یہ معلوم ہوا کہ ہوتی نہ ہوتی اذان کو حضرت نبی علامت ایمان و کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ میں آیا ہی لکار ایک قوم اذان کو ترک کر
 تو مستحق قتال کی ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن شعار سلام ہی ہی **حسن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من قال حین یسمع المؤذن الا لله الا الله وحده لا شریک لہ وان عمل بعد کعبہ وکرسولہ رضیت
 باللہ رباً وبعثت اللہ رسلاً ویا الہ اسئلک ان یغفر لہ ذنبہ رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص ہی کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی جو شخص کہی اوس وقت کہ سنی ہو ذکو گواہی دیتا ہو میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کیا نہیں شرک کوئی اور کہا
 اور گواہی دیتا ہو میں کہ تحقیق محمد بند ہی اوسکی ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نبی میں سنا ہے ہر کسے زور دیتے ہی اور ساتھ ہی محمد زور رسول ہوتی اور ساتھ سلام کی زور
 ہوتی ہی جاتی ہیں واسطی وکلی گناہ اوسکی یعنی چوٹی گناہ روایت کی یہ ہے سلم نبی ف حیوت مؤذن شہدان لا الہ الا اللہ کہی اوس
 اس کلمہ کو پڑھی یا بعد تمام ہوتی اذان کی مناسبت اخیر ہی کی بات ہی تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہوا و ظاہر ہے یہ ہی کہ یہ تو حسب
 بلکہ کہ جو اپنے ان کا دیکر بعد اوسکی سکو یہ ہی **حسن** عبد اللہ بن معقل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 بین کل اذانین صلواتہ بین کل اذانین صلواتہ قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ اور روایت ہی عبد
 بن معقل ہی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نبی درمیان ہر دو اذانوں کی نماز ہی درمیان ہر دو اذانوں کی نماز ہی پھر فرمایا تیسرا میں واسطی
 اوس شخص کی کہ چاہی روایت کی یہ ہے تجاری و سلم نبی ف دو اذانوں ہی مراد اذان اور تکبیر ہی مگر فرمایا حضرت نبی اس جگہ کو تاکہ اذان
 واسطی غیبت ولا نیکی نوافل پڑھنی پر درمیان اذان اور تکبیر کی اس لیے کہ دعائیں رد کی جاتی ہی درمیان ان دو لوگ ہی واسطی بزرگ
 اوس وقت کی اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو تو اعبادت کا ہی بہت ہوتا اور حاصل یہ ہی کہ سنت ہی یہ کہ نماز پڑھی درمیان اذان اور تکبیر کے
 اور مکروہ کہی ہیں امام ابو حنیفہ نبی نقل پڑھنی پہلی مغرب کی موجب عیث بریدہ فاسی کہ حضرت نبی فرمایا کہ درمیان دو اذانوں کی درت
 میں سوا مغرب کے اور جو شخص کہ چاہی اس یہ معلوم ہوا کہ یہ نماز مستحبہ ہے جب نہیں ذر **الفصل الثانی** فصل دوسرے
 جن ایچھ رہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا امام ضامن ولا مؤمن مؤمن اللهم اشکلا کامة واعرفہ

الصلوة فليكتب له خمس وعشرون صلوة ويكفر عنه ما بينهما رواه احمد وابوداود وابن مسكينة وروى
النسائي في قوله كل مطب وناقل له مثل الجوز كصحة اور روايت هي انبهر به هي كما في ايام رسول خدا صلعم في اذان ديني والاشهر
كيجاتي هي واطلى دكي موافق نهايت اوزا وديكي ادرگو اهي ديتي بين واطلى دكي هرز وشمك ورحاضر هو نوال نماز ك كهي جاتي بين واط
دكي بچيس نمازل وروسته بين دكي جوگانگي بين بيارد و نماز دكي روايت كني بيله خلد او داو بن ماجه و اور روايت ك نشائي في قول كل
رطبه ليس بك وركبنا في في مهب هي اور واطلى دكي هي نندو ابا و شخص ك ك نماز پهي ف موافق نهايت اوزا وديكي يعني جسد
اوزا بلند ك تا هي مغفرت بهي ا وستره تو هي هي اور اگر اوز نهايت ك بهي چا تا هي يعني جتنی طاقت تهی و تنی اوز بلند ك ك مغفرت بهي پوري پوري
اور لفيون في مهب معنی كهي بين ك اگر گناه ك جسم فرض كيا جاي اور اتني هون ك جهانگ اوزا دكي بهي توحي ادين بهر جا دين تو سبب چنه جان
بهن اور مراد طب نهامي هي يعني جو چيز نهامي هي مثل آبي اور نباتات غير دكي اور ابايس سي جمادات مراد هي يعني پير موشي وغيره و اوطيب هي في ك
به ك لفظ و شاد الصلوة عطف كيا كيا هي لفظ المؤمن يعني مغفرت كيا جاتي هي مؤذن كيا ورا وديكي ك حاضر به تا هي جماعت بين اوظاهر نزد
مخلفه ملاعلي قاري كني مهب هي ك عطف اوسكال رطب هي اسكو عطف خاص على عام كسي بين اور ضميمه كتب ك و رعنه كني شاد كير طر پهي هي
يا مؤذن كير طر و در معنی انير جمله حديث كني مهب بين ك مؤذن نماز نيكو سا نواب پاتا هي كيو كيو مهب نماز كير طر بلا تا هي اور حديث بين ابا هي ك جو بهل
بات ك باعث هون اهي اوسكو نواب هون اهي ماندر ك نوال بهلاني كني ع ر ح **وعن عثمان بن ابي العاص قال قلت يا رسول الله**
ان جعلتني امة فوجي قال انت امة منهم واقبل يا ضعيفهم والخذ مؤذنا لا ياخذ علي اذ اذنه اجز ارواه
احمد وابوداود والنسائي اور روايت هي عثمان بن ابي العاص ك كها كني اهي اهي رسول خدا ك مقرر ك و محكو امام قوم ميري كافرا ك تو
امام اذ كها هي يعني كيا ميني شكو امام اوكا اور اقد اكر تو سا تهيت ضيف وديكي اور مقرر ك مؤذن ك نيوي اور اذان كني ك فردوري روي
كسي مهب احمد اور ابو داود اور نسائي في افتد ك سا تهيت ضيف وديكي يعني امامت ميري عايت حال ضيفو كني ك قرارة اور اذ كال الير
ست ادا ك ك ضيف نك هون و جماعت چو مرون اور نهين حلال هي امام كوا و مؤذ كوفردوري يعني اور علماني كها هي ك اگر فردوري بهي پير
ذلين اور لو ك آپ بقدر حاجت اديكي بهي كين حلال هوكي پس ليق هي لو كولو ك خبر كران اكي رين اور قادي قاضيخان بين هي ك مؤذ
جو عالم نهو سا ته اوقات نماز كني تو سختي نوا ك نهين هون ابايس بهر فردوري يعني ك بطريق اولي نهين سخن هون بكار ح **وعن ابي سلمة**
قالت علمتني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقول عند اذ ان المغرب اللهم هذا اقبال ليلاك واذ بارك
هارك واصوات دعواتك فاعطني في رواه ابوداود والبيهقي في الدعوات الكسبي
اور روايت هي ام سلمه سي ك كها كها ايا محكو بغير خدا صلعم في مهب ك كهونين زديك اذان مغرب كيا اهي مهب وقت آني رات تير كها او پير
بهير في دن تير كها اولاد زين تيري بكار تير الوكي يعني مؤذو كني پس بخش محكو روايت ك مهب ابو داود في او بهي في دعوات كسر مين ف
طاهر مهب هي ك پهي جادي مهب وعا بعد جواب هي اذان كني بانثار جوابين پوسه اور مهب حديث دلالت كني هي ايسر ك اذ اكي دفت
دعا قبول جوتي ح ر ح **وعن ابي امامة او بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انك يلا لا اخذ**
في الامامة فلما ان قال قد قامت الصلوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها فا
قال في سايرا اقامته كني حديث عمر في الاذان رواه ابوداود اور روايت هي ابي امامه سي بالعضي اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہ تحقیق بلال فی شروع کی تکبیر کی پس جب کہا اذہون فی قدامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تہا
 رکھی نماز کو اسد و ہمیشہ رکھی اوسکو اور فرمایا بیچ جاتی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہاں بود اذہون فی قدامت حدیث عمر کی بیچ
 جو کاسی باب میں پانچویں حدیث گذر چکی ہی حال یہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب میطرح دیا کہ جو مؤذن کہتا گیا گھر جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح کہتی
 کی وقت الاحول پڑھی اور قدامت الصلوٰۃ کہتی کی وقت قافما اسودا ہما کہا ع **وسن** اذہون قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کایر اللہ علیہ بین الاذان الاقامة رواہ ابو داؤد و الترمذی اور روایت ہی الشہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی نہیں پھیری جاتی دعا در میان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہاں بود اذہون فی قدامت یعنی ضرور قبول ہوتی دعا اور وقت پس دعا کیا
 کہ دعا وقت میں دریاک روایت میں آیا ہی کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا انگو اسدی عاقبت دنیا میں اور آخرت میں
 اور ظاہر اس عبارت ہی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا قاف صلیہ کی لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کی مانگی دعا ع
وسن سفیل بن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتلان کانتہ ان اذہون ان اللہ عند النداء فم
 عند البائسین یلحم بعضهم بعضا و فی روایتہ و تحت المطر رواہ ابو داؤد و الدارمی ان اللہ لکف کس
 و تحت المطر اور روایت ہی اہل بن سعد ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائین میں کہ نہیں روکی جاتیں یا فرمایا
 کہ کہ روکی جاتی ہیں یعنی نہیں روہو تین ایک عانزہ یکا اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد ہی اور دوسری وقت اذان کی یعنی
 ساتھ کفار کی جو وقت کہ لین یعنی اونکی ساتھ یعنی کی یعنی جب میں قتل و قتال شروع ہو جاوی اور ایک روایت میں میں بجای وقت اذان
 آخر تک کے یہ الفاظ اور بھی مینہ کی یعنی مینہ میں کہڑا ہو کہ دعا کری روایت کی یہاں بود اذہون اور دوسری مگر دارمی نہیں کیا لفظ و تحت مطر کہ
 عبد اللہ بن عمر و قال رسول اللہ ان المؤمنین یصلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون
 فاذا اتمیت فقل بظہرہ اذہون اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہا ایک شخص فی یا رسول اللہ تحقیق اذان نبی والی بزرگی کہتی ہیں
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہہ جیسا کہ کہتی ہیں مؤذن پس جبکہ فارغ ہوئی جو اللہ ان کی ہی پس سوال کر یعنی چو چاہ و یا جاوے گا
 کے یہاں بود اذہون فی بزرگی کہتی ہیں ہمہ یعنی بیعت ہمارسی اذہون بسبب انکی ثواب زیادہ حاصل ہونا ہی پس کیا فرماتی ہو ہو کہ سبب
 لاحق ہون ساتھ اونکی یہ عرض اذہون فی کی کی اکی حضرت فی جواب فرمایا کہ بیطرح مؤذن ہی نہیں ہی بیطرح کہتی ہی گھر جی علی الصلوٰۃ جی علی
 الفلاح کی وقت الاحول پڑہ جیسا کہ و بزرگ ہوا پس حاصل ہوگا تجھی مثل اصل نوا کے ٹیکلی پہر دعا کر تیکو زیادہ جواب سے جو فرمایا اذہون اشارہ ہی
 اسپر کہ اگر جواب مؤذن کا دیکھا بعد اوسکی دعا کرے گا زیادہ ہوگا فضیلت میں اور حدیث ہی معلوم ہوا کہ مسجد میں یہی جواب اذان کا ہی ثواب
 اذان کا پادوسی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی گوئیں کہ وقت حال ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی در کار نہیں شرح **الفصل الثالث**
نصل میری سن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء یا صلواتہ
 ذہب جحتی یكون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینة علی سبتہ وتلا ین مید
 رواہ مسند روایت ہی جابری کہا سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرماتی ہی تحقیق شیطان جو وقت کہ سنا ہی اذان نماز
 کو ہٹا جاتا ہی بہانک کہ پہنچتا ہی مکان روحانک کہا راوی فی اور دعا مدینہ ہی چہنیں کوسن روایت کی یہاں بود فی قدامت
 شیطان جہن شیطان ہی یعنی بے سردا و کافظا تیر ہی ہی اور حاصل اسکی بعد کہ یہی کہ شیطان مصلی ہی اسد دور ہو جاتا ہی کہ جہن

و

سرد اور فریضہ سی دوری اور در اولی البوسنیان طلحہ بن یافع ہی کہ راوی ہی جابر بن عبد **و عن** حکمۃ بن و قاصد قال قال الربیع بن عبد
 معاویہ اذ اذن مؤذنه فقال معاویۃ قال مؤذنه حی اذ قال حی علی الصلوة قال لا حی ولا قوا لا یا للہ قلنا
 قال حی علی الصلوة قال لا حی ولا قوا لا یا للہ العظیم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلك رواه احمد اور روایت ہی علمتہ بن وقاص سی کہ کہہ متفق تہا میں نزول
 معاویہ کی ناگاہ اذان دی نمودن اولی کی پس کہا معاویہ بنی جیسا کہ کہا اولی مؤذن یہاں تک کہ جو وقت کہا مؤذن نی ہی علی الصلوة کہا لا حی
 ولا قوا الا بالیدیں جیسا کہ مؤذن نی ہی علی الصلوة کہا لا حی ولا قوا الا بالیدیں العظیم اور کہا جیسی ہی کہ جیسا کہ کہا مؤذن نی پہر کہا معاویہ بنی
 سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہی بیطرح و کہا جیسی ہی کہ لفظ العظیم زیادتی نا دی روایات میں ہے **و عن** ابی ہریرہ قال
 کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام یؤذن بنا کما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
 مثل هذا یقینا دخل الجنة رواه النسائی اور روایت ابی ہریرہ ہی کہا ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہی ہوئی بلال اذان
 کہی لگی پس جبکہ ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہہی نماز کی یقین سی داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہی ثمالی نی ف جو شخص
 کہہی نماز کی یعنی خواہ جو اذان ہی اذان کہیں ہی یا اذان ہی میں یا مطلق خلوص دل ہی متخی ہوگا داخل ہوئی جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ ہی
 یا نبی اولی ہے **و عن** عائشہ قالت کان الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن ینشئ قال وا نانا رواه
 ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فرمائی اور مؤذن ہوا اذان کی بہرہ
 ایرواؤنی **ف** یعنی جب مؤذن اذان لالہ الا اذہد ان محمد رسول اللہ حضرت ہی معلوم ہوا کہ حضرت ہی مکلف ہی گواہی دی ہی کی اپنی رسالت پرانہ تمام
 ہوں اور وہ بار لفظ انا کہنا اور علی جو ایشہاؤدین کی ہی اس ہی یہ معلوم ہوا کہ حضرت ہی مکلف ہی گواہی دی ہی کی اپنی رسالت پرانہ تمام
 امت کی پہر اختلاف تہا میں کہ حضرت گواہی انہما ہی گواہی کی ہی یا فرمائی ہی انہما ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ حضرت مثل گواہی
 ہمار کی گواہی دی ہی جیسا کہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سی گذرا کہ اوہنوں نی مؤذنگو جو ایشہاؤدین میں و اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اور
 پہر کہا کہ میں حضرت ہی ابوہنی سنا ہی اور طبیق دو لوحد مؤمنین پہر کہہ ہی اور طرح فرمائی ہوگی کہ ہی اخرج ہے **و عن** ابن عمر
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثلثی عشر سنۃ وجبت لہ الجنة وکتبت لہ
 بتاؤدین فی کل یوم ستون حسنۃ وکل اقامۃ ثلاث سنۃ رواه ابو یوسف اور روایت ہی ابن عمر
 کہ متفق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اذان دی بار بار واجب ہوئی ہی اور علی وکی بہشت اور لکھی جانی ہیں اور علی
 او علی بسبب اذان دینی اور لکھی ہر روز میں یعنی ہر اذان کے ساتھ نیکیان و بدلی ہر لکھی کی نیکیان روایت کی یہ میں ماجنی **ف** کہ لکھی
 بہ نسبت اذان کی ایشہاؤدین فرمایا کہ لکھی حاصل کہ کرنی حاضرین ہی کی ہی ہوئی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونوں کی ہی یا اذان
 محنت زیادہ ہوتی ہی اور لکھیوں کم ہے **و عن** عائشہ قالت کنا فی الدعاۃ عند اذان المغرب رواه البیہقی
 فی اللہجات الکبری اور روایت ابن عمر ہی کہ کہا ہی ہم حکم ہی گوی ساتھ دعا لکھی کی وقت اذان مغرب کے روایت کی یہ
 نے بیچ دعوات کبری کی ف شاید کہ دعا وہی جو حدیث ام سلمہ میں اور گذری یعنی اللہم اذ اذ قال لیکل من ترک باب باب بیچ مبارک
 کرنی بعضی احکام اذان کی **الفصل الاول** فصل ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا یا حی

رسول صلی اللہ علیہ وسلم واخر بلاک فاقام الصلوة فصلتہم الصیبة فلما هضی الصلوٰۃ قال من نبوی الصلوة
فایضیہا اذا ذکرها فان الله تعالی قال **اقوم الصلوة کما کرمی ذواہم مسلما** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا
سختن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیوقت کہ پھری جہا وغیرہ کسی جلی لاکو بہا تاکہ بسوقت پہنچی حضرت کو اونکہ وترسی آخر لاکو ارام کی لہی
اور فرمایا بلال کو محافظت کرو وسطی پہ رات کی یعنی صبح ہو تو بجا کرنا بہن پس نماز پڑھی بلال نے اسنہ کہ مقدمہ کی گئی تھی اور علی واسکی بیٹی
تہجد کی نماز یعنی ہو سکی پڑھی اور سورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یاد کی میں جنے ایک ہوئی فجر تک بگا یا بلال نے اونٹ اپنی سی سونہہ کر کر
فجر کی یعنی جگہ فجر کی کہ مشرق ہی تا مغرب ہو تو بجا دین پر غالب ہو میں بلال نے کہیں دن کی یعنی سو گئی اور وہ تھی ملیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ
کا پس نہ جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال روز کوئی صحابہ میں سی یہاں تک پہنچی اونکو گرمی در سوچ کہ پس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سب پہلی جاگنی والی پس گپیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا انچی یعنی کون سو گیا پس کہا بلال نے غالب
ہوئی نفس سیکرہ وہ چیز کہ غالب ہی نفس تمہاری یعنی نیند فرمایا کہ بیچ لچل یعنی اونٹ اپنی یہاں سی پس کہنچی اونٹ اونٹ اپنی تہوڑی دور
پہر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس ملیہ تھی نماز کی میں نماز پڑھی حضرت نے اونکو صبح کی پس جب پڑھکی نماز پڑھا
جو شخص ہو لجاوی نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کی پس چاہی کہ پڑھی نماز حیوقت با دو کئی اسکو پس سختن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قایم کر نماز کو وقت با
کر فی میر کی یعنی با دو کرنی نماز میر کی روایت کی یہہہ سلم نے ف تیسرہ دینہ سی میں منزل ہی ستہ ساتہ میں حضرت نے اسکو گپیر اور کہہا اور برس
روز میں شجبا ہوئی اور حضرت نے وان جو قصانہ پڑھی اور سورہ لکھی کچھ کچھ حکم فرمایا سبب کا کہ تہا چ میان کنی سبب کی اختلاف کیا سی علمائی سختی
کہ وقت طلوع کی قضا پڑھنی کو منع کرتی ہیں دو کہی ہیں کہ سبب کا یہہہ ہا کہ آفتاب بلند ہو جاوی اور وقت کہ بہت نماز کا مکمل جاوی اور
کہ قضا اسوقت میں جائز کہی ہے ان کی سبب کا یہہہ ہا کہ وہ جگہ شیطاں کی تھی جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہی اور حکم کیا بلال کو کہ کچھ
ظاہر اس پہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا میں نہیں مذہب شافعی بوجہ قول جدید کی ہے لیکن معتد اونکی علمائی نزدیک بوجہ بہت کم کی ہے
ہے کہ اذان کہی قضا کی ہی اور پڑھنے میں لکھا ہی کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ بیچ بلانہ اللہ کی یعنی اسی شب
صبح میں ساتھ اذان اور کسی کی اور شرح ابن ابیہام اسباب میں جہنم میں علم اور با دو وغیرہ سی لال میں اور کہا کہ جو کچھ مسلم سی اس قصہ میں آیا ہی
کہ حضرت نے امر کیا بلال کو پس کچھ کچھ منہنیں رکھتا کہونکہ صحیح ہوا ہی حضرت سی کہ ساتھ اذان اور کچھ نماز ادا کی پس سختی فاقام الصلوٰۃ
سے اصح میں یہہہ ہیں کہ پس ملیہ کچھ بعد اذان کی اور یہاں ایک در شکل دار ہوتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انہیں میری
سوتی میں لیکن دل بیدار رہتا ہی پس با دو دل بیدار رہی کی کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سی اگا وہ ہوئی جواب اسکا یہہہ کہ دریافت کہ اذان
اور خوب کا کام لکھو نکا ہی پس کہیں سوتی میں طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہی کہ ساتھ کشف با وحی یا الہام
کیون نہ معلوم ہوا جو ایک کا یہہہ ہی کہ یہہہ فعل بارتعالی کا ہی اس میں ہی حکمت تھی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی پھر **وکن**
ایضی قنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروى في قد خرجت منقوشة عليه
اور روایت ہی ای قناده سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوقت کہ ملیہ کچھ جاوی اور علی نماز کی پس نہ کہری ہونہہ ہا تاکہ
کہ وہ کچھ تم جھکو کہ کلام جہرہ سی روایت کی یہہہ تجاری مسلم نے **ف** قضا کی لکھا ہی کہ جب ملیہ لہی والا حی علی الصلوٰۃ کہی اسوقت مقتدی
کہری ہوں میں شاید کہ بہتر شریف لانا حضرت کا حیوقت ہونا ہو گا ج : **وکن** ایضی قنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سائتہ روزوں کی یعنی قضاء صبح کی جماعت سے اور ان کی پہنچ کر یعنی نمازی اور وہ بھی گہرے سوت اور وہی میں فرمایا میں نے
کے لیے اس کی کوئی تحقیق نہیں کی تین اردو میں ہماری اور اگر چاہتا البتہ میرا اور کو طرف ہماری بیچ غیر اس وقت کیے پہلی اس وقت کیے ثانیہ تک
سوت میں جس وقت کہ سووی ایک تہا غافل ہو کر نمازی یا پہنچا وہی نماز پہ گہرا وی طرف اس کی پہنچا ہے کہ پڑھی اور کو جیسا کہ تہا پڑھتا اور کو وقت
اور کی میں نے تہا روزانہ دریکبر اور جماعت اور تمام شراط اور آداب کی ادا کر ہی بہر اتفاقات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف ابی بکر صدیق کی میں فرمایا
شیطان آیا بلال کی پاس در وہ کڑھتا پڑھتا تھا میں تکیہ گویا اور کو پہنچا اور کو تکیہ پیکتا اور کو صبی تہنیکا جاتا ہی اور کو تہا تک سو باہر
پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انہا اور پیغمبر کی کہ خبر دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بکر کو پس
کہا ابو بکر نے گویا وہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق تم رسول خدا کی ہر روایت کی بہر مالک فی بطریق ارسال کی وقت بیچ راہ مکہ کی اس سے معلوم ہوا کہ میرا دفعہ
اور پی اور پہلا واقعہ دریکو تک وہ در میان میں خیرہ اور دینہ کی ہوا تھا اور یہ ہم مکہ اور دینہ کی در میان میں اور لفظ اذکان نیادی الصلوٰۃ اور یہ
میں یعنی جس کی ہی مانند و ان کی یعنی اذان دیکر دو روز کا حکم کیا یا اور شک کے پس ہی مگر فضل اور اکل پہلی ہی بات ہی کہو تک عید پہلی و سکی روایت
ہو اور ان کی از سلم ام بلال لہذا اذان والا قاتلہ و جیسا کہ تہا پڑھتا وقت و سکی میں ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ چہ کڑی نماز چہرہ میں در سہ کڑی نماز
میں لیکن اس میں بعضی علما خفیہ فی اختلاف کیا ہی کہ قضایا میں جہلی ہی پڑھتا اور یہ ہے اور معنی فصیحہ اسد وہ میں یعنی تکیہ گویا بلال کو جس پہلے حدیث میں
گڑھایا کہ بلال نے تہا تکیہ گویا کہ سو رہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث میں پہلی تو غفلت کو نہ کیا طرف اللہ تعالیٰ کی اس جملہ میں ابن اسیر نے عرض
اور یہ نسبت کیا اور غفلت کو طرف شیطان کی جواب کا بہر دیا گیا ہی کہ یہ سہ سہ تعلق انحال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے نیندا اور انسان
کا اور میں پس قادر کیا شیطان کو اور پیغمبر کی کرنے پر غفلت اور نہ پیدا کر ہی تم پہنچیں وغیرہ ہی اور یہی سہ میں ظاہر معجزہ کا ہی کہ حضرت نے حال بلال
کا بیان فرما دیا اس ہی حضرت ابوبکر نے تصدیق و سکی کہ شہدا خربک کہا ہے **وکن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
خصمک ان علققتک فی اعتداف المؤمن لیس یصلیہم و وصلیہم ثم دونہم اور روایت ہی ابن عمر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو چیز میں ہیں کہ ننگی ہوئی میں بیچ گروں موزوں کی و وسطی مسلمانوں کی روزی اور ان کی اور نمازوں کی روایت کی بہر ابن ماجہ نے **فت**
تکے ہوئی میں بیچ گروں موزوں کی یعنی ثابت میں ہونے کوئی و موزوں چیزیں مسلمانوں کی تا احتیاط کریں و نگی کہ وہ دو چیزیں ہیں روزی اور
نمازوں کی کہ ان کی اذان پر روزہ افطار کرتی ہیں اور نماز پڑھتی ہیں حال یہ کہ موزوں کو چاہی کہ رعایت وقت کا لحاظ کریں مالمو کوئی ان دو چیزوں پر
خلل نہ آوی نہ ع ح باب المساجد مواضع الصلوٰۃ بیچ بیان مسجد و نگی در جگہوں نماز کی **ف**
مرا جگہوں نمازی یہاں وہ جگہ ہیں کہ نماز اور میں کر وہ ہودی یا نہ کر وہ ہودی چنانچہ بیان و سکا حدیث میں اور کیا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیث
ہے اکی میں کچھ نہیں سی تو مشکوٰۃ میں مذکور ہوئی میں در کچھ اور کتا زمین میں چنانچہ ترجمہ فیض و دیکھا جیسا کہ کہا جاتا ہی تا مسلمان و سکی بزرگ
مسلموں کے عبادت کرنے اور میں غنیمت جانیں یا ہی کہ ابو ذر نے اپنی بیٹی سے کہا ای بیٹی چاہی کہ ہودی مسجد گہرا اسلیبی کہ تحقیق میں سنا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی مسجدیں گہرے متیوں کی ہیں میں جسکا ہودی مسجد خاص ہونا ہی اللہ و غلی و سکی راحت اور رحمت کا اور کو نہ
بعض اظہر سی طرف نسبت کی اور عبدالرحمن بن مغفل سے روایت ہی کہ ہم حدیث میں جاتے ہی مسجد فلعہ حکم ہی شیطان سے بچنے کی ہی اور حضرت عمر
سے روایت ہی کہ مسجدیں گہرے کی ہیں زمین میں اور حق ہی زیارت کی گئی بہرہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کی نیوالی ہی کا یعنی اللہ زیارت
کیا گیا ہی اور جابو الالا وہیں زیارت کی نیوالی ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد میں آئو اور لکھا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جگہ گناہ

آدمی مسجد میں داخل نماز کی بادا صلی ذکر اصد کی مگر کہ اصد فقال نظر گواہی طرف او سکی ساتھ مہربانی اور رحمت کی جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کے
کرنی میں ال غائبے جیکہ آجی او پیر غائبے کا اور بعضی حدیث میں جو بیکہ پڑنی مسجد میں منع آئی ہی وہاں صورت میں ہی کہ ایک جگہ یہ خاص
مسجد میں مقرر کر ہی اشرح کہ یہ پیشی اور جگہ ہوا ہی او سکی پس یہ پیش ہی اگر وہ اصل ذکر اصد کی بانماز کی جو کوئی تکلم میں خوف رکھا ہوتا ہی اور
یہ جو حدیث میں جگہ یہ کوئی فضائل میں الیٰ ہن محمول ہن اب کہ مسجد کو جگہ سکونت کی مہرادی نماز کی ہی اور ذکر کی ہی نہ وہ اصل اور فرض کے
اغراض دیوہی اور جنوہ فیہ ع الفاضل الاول فصل ہن ابن عثمان قال کنا بآد حکل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم البیت دنا فی نوا حیہ کلھا وکم یصل حتیٰ خرج منہ فلما خرج رکم کعتین فی قیل الکعبۃ
وقال ہذیہ القبۃ رواہ البخاری ورواہ مسلم عنہ عن اسامۃ بن زید
روایت ہی ابن عباس کہ اس جگہ داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں یعنی دن فتح مکہ کی دعا کی بیچ کو فون او سکی سب کو زمین یعنی چاروں
کو زمین اور زمین پڑھی نماز میں تک کہ نکلی وہیں پس جگہ نکلی زمین در کعتین سامنے کعبہ کی اور فرمایا یہ ہی قبلہ رہا بت کی یہہ بخاری
نی اور روایت کی مسلم فی انہن ابن عباس کہ فضل کی انہوں نے اسامہ بن زید ہی یہہ قبلہ ہوا کہ یہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا
کہ امر قبلہ کا اور متوجہ ہونی کی جانب کی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہیں ہونیکا اور یہہ معنی نہیں ہن کہ قبلہ ہی کی کی جانب ہوا اور متوجہ ہونا اور
طرف درست نہیں اور یہہ معنی ہن کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہری معتبر ہی اور اندر نماز درست نہیں جیسے کہ امام مالک کہنی ہن بیچ نماز فرض کے
اور سنابل علم کی نزدیک طائرین من نفل پڑھی کعبہ اندر موجودت پت عمر رض کی اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی پس گئی ہن چہ طرف جو اگر
اور منع کیا ہی اوس الکادرا حرمی بیع ہن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل
الکعبۃ هو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ النجفی وبلال بن رباح فاعلموا علیہ وکلت فیہا
فسالت بلال لاجین حج مباد اصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل علی اعن یسارہ فکی دین عن مدین وتلدت
اعلمہ وادکہ وكان البیت یومئذ علی سبۃ اعلمہ فوصل متفق اور روایت ہی عبد المدین عمری کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم داخل ہوئی کسی من اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ صحابی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال فی یا عثمان فی کعبہ حضرت یعنی تا لوگ
جو ہم نہ کر ہن اور پھر ہی حضرت اوسین یعنی اور دعا میں مشغول رہی عبد المدین عمر کہنی ہن کہ میں فی پوچھا بلال ہی جس وقت کہ نکلی بلال حضرت
کعبہ باہر گیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی معنی کعبہ میں پس کہا بلال فی کیا ایک ستون بائیں اپنی اور کسی دو ستون داہنی آخر
او دین ستون چپ ہی آجے اور رہا خانہ کعبہ و سدن چہ ستون پر یعنی ابین ستون میں پہن نماز پڑھی روایت کی بخاری مسلم فی ف اس
سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کعبہ کی اندر نماز پڑھی او پہلی حدیث ہی کہ ابن عباس نے اسامہ ہی روایت کی معلوم ہوا کہ حضرت
نے نماز نہیں پڑھی اور جب تطبیق ان دونوں حدیثوں کی یہہ کہ جب کہ یہ میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا میں مشغول ہوئی پھر
دیکھا اسامہ فی دعا اکتس پیروہ ہی دعا میں مشغول ہو گئی کسی کعبہ کی کوئی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی میں ہی اور بلال
فریہ حضرت کی حضرت فی جو نماز بعد دعا کی پڑھی انہوں نے نماز میں دیکھا اور اسامہ ہی دیکھا اس لیے کہ دور ہی اور دعا میں مشغول
تھے اور نماز ہی سکتے اور دروازہ بند تھا اور یہہ ہی آیا ہی کہ حضرت فی اسامہ کو باہر بھیجا تھا پانی لادین دلوار کی نشوونگی سنا کر
لیے پس ہنسکتا ہی کہ آن حضرت فی نماز اوس عمر میں پڑھی اپوس مختار ثابت کہ ناادامی نماز کا ہی نہ نفی اور کے بیچ ع

اِنْ هَرَبْتُمْ فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ حَقَّ يَوْمِ الْوَعْدِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اِيْمَانًا بِرَبِّكُمْ
المسجد الحرام متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد
 میری جگہ پر ہے یعنی مسجد نبوی میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کی روایت کی یہم بخاری و مسلم نے **فت**
 سوا مسجد حرام کی اگر زمین پر نسبت اور مسجدوں کی لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس جگہ میں کہ ان لوگوں کے
 جگہ ہوتا ہے اس میں جابر قول ہیں درپہ کہ وہ سوا حرام ہی اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جامع ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہاں
 اور سب کو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی اسی کو صحابہ سے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ قرائن کی نذر افضل کے
 اور نیز یہ کہ وہ مکہ ہے اور اختیار کیا ہے اس کو بعض علماء نے سبب اس حدیث ابن ماجہ کی وسلوۃ بکۃ بآلئ اللہ یعنی نماز کے میں مضاعف
 لاکھ درجہ ہوا ہے کہ وہ کعبہ ہی بہت ہی سبب لون میں شیعہ **و عن ابی سعید بن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
لا تکتبوا لکتاب اللہ الا ان تکتبوا لکتاب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجدوں کی یعنی سفر نہ کرے وہ اگر
 زمین مسجدوں کی مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس در مسجد میری بہتر روایت کی بخاری و مسلم نے **فت** ظاہر اس حدیث کا ہے
 کہ منع کیا حضرت اختیار کرنی سفر جگہ کی ہی کہ سوائے ان میں جگہوں کی ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے بسبب یا دینی بزرگی کی اول کو ممتا زاد و مفضل
 کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقریباً و عبادت کی سوائے ان مواضع کی قصد نہ کریں اور سفر نہ کریں اور اگر کچھ حاجت پڑی مثل تحصیل علم
 اور تجارت اور ادوی حقوق وغیرہ کی بہت بات اور ہی اور سفر ساتھ اس قصد کی جائز ہے لیکن سفر نہ کریں و اہل زیارت قبور صالحین اور
 واطلک منجی کی مواضع میرے کہیں اختلاف ہی بعضی مبلح ہستی میں اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار والدرالمعالم اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں
 کہ قصد کرنا بطریق نذر کی سوائے ان میں جگہوں کی درست نہیں اور اگر نذر کریں بیچ غیر ان میں مسجدوں کی واجب نہیں ہوتا و افراد سکا اور
 نیتوں کی کہا ہے کہ کلام مستجد میں ہی یعنی کسی مسجد کی ہی سوائے ان میں مسجدوں کی سفر جائز نہیں اور اور مواضع سوائے مسجدوں
 کے خارج ہیں مفہوم اس کلام کسی اور کہتا ہے بندہ مسکن عباد الخیر کہ مقصود بیان کرنا ہتھام شان ان میں جگہوں کا اور سفر لیکھا ہے کہ سبب
 ترین مقامات کی ہیں یعنی اگر سفر کریں تو طرف ان میں مسجدوں کی اور نیز لکھی مشقت کی یعنی بیغایدہ ہی نہ یہ کہ سفر سوائے ان میں جگہوں کی اور
 نہیں ہرچہ اور شاہ ولی اللہ صاحب حدیث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ بالغریب بیچ بیان معنون اس حدیث کی کہا ہے ترجمہ دینی کلام
 کا بعد یہ کیا جاتا ہے کہتا ہوں میں ہی اہل جاہلیت قصد کرتی تھی مکانات معظّمہ تاکہ انہی مکان میں ان مکانات کو بزرگ جانتی تھی اور
 زیارت کرتی تھی اور برکت حاصل کرتی تھی اور اس طرح کی قصد نہ کریں اور بزرگی جان فی میں تحریرت ورفساد ہر قدر ہی کہ نہیں پوشیدہ
 پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد بلجا وین غیر شعائر ساتھ شعائر کی اور ہنوجاوی نویلہ و اہل عبادت غیر اللہ کی اور حق نذر
 میری یہ ہے کہ قیاد جگہ بندی کر لیں کسی ولی کی اولیا میں سے اور کوہ طور بہت بلایں تھی میں یعنی ان سبب ہنوجاوی کی طرف سفر نہ کریں
استہ: و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبئ بئینی و من یبئ بئینی روضۃ لمن ریا علیہ
و من یبئ بئینی علی حوضی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے در بیان گہ میری
 کے اور نیز میری ایک باغ ہی باخون بہت کسی اور نیز میرا اور حوض میری ہی روایت کی یہم بخاری و مسلم نے **فت** یعنی جگہ

عبادت کرے گا اور سب جگہ میں کہ درمیان کہ میری کی ہی سچی کا طرف باغ کی باغوں بہت کسی اور جو کوئی لازم کرے گا عبادت
 نزدیک میری بیوی کا دن قیامت کی حوض کوثر میری اور کہا امام مالک کہ حدیث باقی ہی ظاہر نبی پر اور رخصہ یعنی ٹکڑی کی ہی یعنی میر
 جگہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہے جنت ہی اور پھر وہیں عود کرے گا اور نہیں فنا ہو گا مانند اور زمین کی اور کہا تو رشتہ ہی کہ نام کہ گیا ہی
 اس جگہ کا روضہ اس ہی کہ زیارت کرنی والی حضرت کی قبر کی اور وہ انکی بہنی والی ملائکہ اور جن انس ہمیشہ مشغول بہنی ہیں وہ میں عبادت اور
 ذکر اور میں جب جاتی ہی ایک عبادت آتی ہی اور سرسبز سلی روضہ کہا جس کی حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا **ع و عن**
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد کعبہ کل سبت ما شہدا دوا کیا فیہ صلی فیہ رکعتین متفق علیہ
 اور روایت ہی ابن عمر ہی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا میں ہر ہفتہ میں پیاد ہی اور وار ہی پس نماز پڑھتی اور میں دو کعبہ میں
ف قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس مرینہ منورہ حضرت جبکہ کبریٰ ہجرت کر کے زمین شریف الامین کی داخل ہوئی ہی پہلی ایک مسجد اور وہیں بنائی اور
 مسجد قبا کہتی ہیں میں اور میں حضرت ہفتہ کو تشریف لیتا ہجا کہ دو رکعت تحیمہ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیمہ المسجد کی ہو پڑھتی ہی اور اور
 دلیل ہی سپر کہ ملاقات کرنی صلح کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ نماز پڑھتی قبا میں مانند عمر کی ہی اور سعد بن ابی وقاص ہی روایت ہی کہ دو رکعتیں پڑھتی مسجد قبا میں محبوب بن طرف میری اس
 کہ جاؤ تین بیت المقدس دوبار اگر جانیں لوگ اس کو اب کہ قبا میں البتہ مارن طرف اوکی جگہ اور نمون کی یعنی دو دروازی مشقت سفر کے
 اور کہا کہ ابن عمر **ع و عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی اللہ مساجدھا
و ابغض الیہ لکدرا فی اللہ اسوا حجازا و اہ مسجدا اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی محبوب
 زیادہ مکانوں کی شہر دن میں طرف اس کی مسجد میں اونکی اور بہت مغفوس مکانوں شہر دن کی طرف اس کی بازار اونکی روایت کی یہ ہے کہ
ف مسجد میں جگہ عبادت کی میں اسلی اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہی اور کعبہ یعنی مسجد والوں کو خیر پہنچا تا ہی اور بازار جگہ فعال شاپوں کے
 ہے یعنی حرص اور طمع اور خیرانت اور غفلت اور جہو ہمد کی سلیسی و کلو مغفوس رکتا ہی یعنی اونکی رہنی والوں کو برائی پہنچتا ہی یہاں
 ایک شبہ دار دہوتا ہی کہ بت خانی اور شرابی او چکلے بدترین بازار ہی اونکو کیوں مغفوس ترین کہا جو اب یہ کہ بازاروں کی کہ
 کے لئے شارع کی طرف حکم ہی اور ان چیزوں کی کہنی کا حکم ہی نہیں پس جو چیزیں کہ کہنی جائز ہیں اور میں بازار مغفوس نہ ہی ذبح نہ
ع و عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی اللہ مسجد ابی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
 اور روایت ہی عثمان کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ بناوی وہ اسکی خدا کی مسجد بنا تا ہی اور اسکی او سکی گہر بہت
 روایت کی یہ ہے بخاری و مسلم فی **ف** اور اسکی خدا کی یعنی خالص و سکی رضامندی کی لمی بناوی نہ وہ اسکی در کہا فی سانی لوگوں کی ہی لمی کہا
 کیا ہی کہ جو کبھی نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اور عدم اطلاق و سکی کی در کہا طیبی نے کہ تلخ مسجد امین تغلیل کی لمی ہی یعنی اگرچہ چوٹی
 مسجد بناوی چنانچہ ایک آیت میں آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند کونسل پیڑ کی یہہ بنا لعد ہی خوردی و تنگی میں ذبح **ع و عن**
ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی اللہ مسجد اذ اح احل اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلہ لک اذ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ جاوی اول روز میں طرف مسجد
 کے باخورد زمین تیار کر تا ہی اور اسکی ہمائی او سکی بہت میں ہی جب نماز ہی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ ہے بخاری

سلم لی یہ اشارہ ہی ہے کہ گو بسجد خانہ خدا ہی تصیافت کتابی و زیارت کرنا اون اچھی کی اور محروم نہیں جو قرآن مسجد میں
جان کی وقت جو کئی بہترین کرنی جاہن میں سی ایک ہی ہی چنانچہ بیان سکا اول کتاب میں حج شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
التفصیل سے ہو چکا ہی ذبح **وَعَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظَمُ النَّاسِ جِدًا فِي الصَّلَاةِ**
أَعْدَهُمْ فَأَعْدَهُمْ مَشَى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ إِمَامٍ أَعْظَمُ أَحْسَنَ مِنَ الَّذِي
يُصَلِّيُ تَفْتِيئًا مَفْتَعًا عَلَيْكَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگو میں سی از روایت
ثواب کیج نماز کی جو دروازہ کھلیں دروازہ کھلا از روی چلبلی کی یعنی جناہر دور ہو گا مسجد سی و تنہا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہاں تک نماز پڑھی ساتھ امام کی بڑا ہی از روی ثواب کی اس شخص کے نماز پڑھی پھر سو رہی روایت کی یہہ بخاری ہی مسلم
نے **ف** یعنی جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھی اور سکوا ساتھ امام کی ثواب بہت باہری اوس کے پڑھ کر سو رہی اور انتظار امام کا ٹکری اگر کہ
وقت مختار سی میں پڑھی اور اگر کوئی بیوقوفی جماعت کی ساتھ پڑھی یا اوسکی ساتھ پڑھ لے کر حق امامت کا نہیں رکھتا ہی اور دوسرا
انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اوسکی ادا کرے کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس بہت ثواب باہری پہلی سی خصوصاً کہ پہلی
مسئل کی کری ذبح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ اللَّيْلُ فَخَلَّ الْمَسْجِدَ فَأَرَادَ ابْنُ سَلَمَةَ أَنْ يَتَّقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ**
فَبَكَمُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلِّغُونِي كَيْفَ تَقْرَبُونَ أَنْ تَتَّقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْنَا ذَٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَنْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَنْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ
اور روایت ہے جابر سی کہا کہ خالی ہوئی اگر گرو مسجد کی بس راہ کیا ہو سلمہ نے یہ کہ اوٹھہ دن نزدیک مسجد کی بس پہنچی یہہ خبر ہی
صلی اللہ علیہ وسلم کو بس فرمایا اونکو حضرت نے کہ پہنچا ہی چکو یہ کہ تم راہ گیتی ہو کہ نقل کر و بسنی اوٹھہ آؤ نزدیک مسجد کی کہا اونہون نے کہ راہ
ایسی رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہم ہی بس کہا ایسی ہی سلمہ شہری رہو ہی گھر وہیں گھی جاؤ گھنٹش قدم تہا کی شہری رہو ہی گھر وہیں
لکھے جاؤ گھنٹش قدم تہا کی روایت کی یہہ سلم نے **ف** بنو سالمہ قبیلہ ہی انصار میں سی وہ حضرت کی مسجد سی دور رہتی ہی جب گرو
مسجد کی کچھ گھر خالی ہو ہی سب بر جانی رہنی دالون اولیک یا اور جاسی جا رہنی کی نو اونہون نے آؤ وکی مسجد کی پاس آ رہنی کی حضرت
نے اوپس فرمایا کہ وہیں رہو جتنا دور ہوگی وہاں سی آنی میں قدم بہت رکھو کی وہ نامہ اعمال میں گھی جاؤ گھنٹش زیادتی ثواب کی
ہوگی ذبح **وَعَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظَلِّمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ**
إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاطِئُ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَبْعَثَ
إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ رَعَى
أَهْلَهُ ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ رَبِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ نَصَدَّقَ فَبَصَدَّقَهُ فَلَحَقَهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخص میں کہ ساریہ میں رہی گا اونکو اللہ بیچ سارے
آپ کی و سلم کہ نہیں پائے گر ساریہ اوسکا ایک ہر راہ اول در دوسرا جو ان کے جزائی حج کرے اللہ کی بندگی میں اور تیسرا وہ شخص کہ اول اوسکا لگا
مواہی مسجد میں جس وقت کہ نکلتا ہی اس یہاں تک پہنچا ہی طرف اوسکی اور چوٹی وہ شخص کہ محبت کہتی میں آپس میں واسطی اللہ کے
الہی ہوتی میں اوسکی محبت میں اور جدا ہوتی میں اوسکی محبت میں یعنی حاضر و غائب خالص محبت کہتی میں اور چوٹی ان وہ شخص کہ باور کا

الذکر و تنہا پس بہت ہی مانگے ہیں اور چنانچہ شخص وہ ہی کہ بلا یا او سکوا ایک عورتہ فی کما صاحب اور جمال کی مویشی بارادہ بظاہر ایس کہا
تحتیق میں ڈرتا ہوں لہذا اور ساتواں وہ شخص کہ دیکھو مدرس چپایا او سکوا ہاں تک نہ جا تا بائیں ہاتھ او سکی فی کہ کیا خرچ کیا دیا ہی تھا
او سکی فی روایت کی بہت بخاری مسلم فی ف سایہ میں کہی گالینی داخل کریگا رحمت اپنی میں اور محفوظ کہی گا سختیوں آخرت کیسی اور
لعضون فی کہا ہی کہ مراد سایہ سا عرش کا ہی اور آخر چیلہ کی معنی یہ ہیں کہ اس طرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہیں جانتا ہی وہ شخص کہ بائیں طرف
او سکی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی اور ہن طرف اپنی اور بعضون فی معنی اسکی ہی کہی ہیں جو صاحب جمعہ فی لکھی اس صورت میں یہ کہنا
ہے کمال پوشیدگی سی پس **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَصَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سَوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ
الْوَضُوءَ ثُمَّ سَخَّرَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَخْرُجُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَرَكَ الْمَلَائِكَةُ نُصْبًا عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ أَلَا تَلْمِزُهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ أَنْ
وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَتَى الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ الصَّلَاةُ مُحْسِنَةً وَزَادَ فِي دَعَاؤِ الْمَلَائِكَةِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ مَا لَمْ يَكْتَسِبْ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ** اور روایت ہی او نہیں ابی ہر
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز آدمی کی بیچ جماعت کے بچیں بھی زیادہ ہوتی ہی اور نماز او سکی کہ گھر میں پڑھی ہی اور نماز
میں یعنی دوکان وغیرہ میں کہ جہاں تجارت کی ایسی بیٹھتا ہی اور یہہہ ہوا سطلی کہ جسوقت وضو کیا پس چپا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرط
اور آدھے نکلا طرف مسجد کی نہ نکلا او سکوا کہ نماز ہی خاص نماز ہی کیلی نکلا کچھ اور عرض نہیں ہی نہیں رکعت کو ہی قدم گر بند کیا جاتا
دوسری او سکی ساتھ اوس قسم کی درجہ ذاب میں اور دور کیا جاتا ہی اوس سبب اسکی گناہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ہمیشہ بہت ہی فرشتی دعا کرتے
او سکوا جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ ہی کی ہی یا الہی بخشش کہ اوپر یا الہی رحمہ **بیشہ بہت** ایک تیار یا نماز میں جب تک کہ منتظر ہی نماز کا
اویچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد میں اس حالت میں کہ ہوتی ہی نماز روک فی والی او سکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرماتا
کہ یا الہی بخشش سطلی او سکی یا الہی قبول توبہ کہ اوپر جب تک کہ نہ ایذا دی او میں یعنی کسی مسلمان کو نہ زبان باناتہ ہی جب تک وضو جا دی بچہ او سکی
روایت کی بیچاری مسلم فی ف ہے معلوم ہوا کہ جس صورت ہاں کہ جماعت پڑھی اور مسجد میں پڑھی ورنہ فرشتہ کی بہت ہی دعا کرتے
دعا کرتے ہیں جب تک کہ کسی کو ایذا نہ ہی ہو اگر یہ حدیث معنوی ہی ایسی ہی کہ بعد حدیث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک کہ نہ وضو تو ہی یعنی اگر کسی کو
دیجا با وضو و بیچا تو فرشتی دعا تین کرنی کی اور اس میں یہہہ ہی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت شریف ہے اسر کسٹل نماز پڑھ کر میں ہوتا ہی اور اگر نماز پڑھ کر
اور جہاں جا رہی ہے فضیلت فوت ہوتی ہی اور فرشتی مشایخ کہ نماز پڑھ کر گوشہ میں جا بیٹھی ہیں وہ سطلی خوف تشویش وقت کی دربار کی اگر چہ بہت
نہت صحیح اور اوس میں فضیلت ذرا اور سبب کی حاصل ہی لیکن فضیلت پڑھی ہی کی بیچ جبکہ نماز کی نہیں حاصل ہوتی کہ **وَسَكُنْ إِلَى الْمَسْجِدِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَادْخُلْ
خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ زَوْا هُ مُسَلِّمٌ** اور روایت ہی ابی سیدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم فی جسوقت داخل ہوا ایک تیار مسجد میں پس جا بیٹھی کہ ہی یا الہی قبول دوسری میری دروازی رحمت ہی کی اور جب نکلی پس خیر
کہ ہی یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تیری فضل تیرا روایت کی یہہہ مسلم فی ف دروازی رحمت کی قبول سبب برکت اس مکان شریف کی

باسبب توفیق دینی نماز کی زمین یا بسبب کہو لینی خلائق نماز کی درمرا و فضل سے زرف حلال ہی کہ بعد کلنی کی نماز سے اوسکی طلب کو مانا
 سے بوج : **وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَبْ رُجُلَيْهِ**
كَعَتَرِ فَيْحَلْ أَنْ يَجْلِسَ مُسْتَقْبِلًا لِلدَّوَابِّ اور روایت ابن قتادہ سے یحییٰ بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ داخل ہوا ایک مسجد اس میں
 پس چاہی کہ پڑھی دو رکعتیں پہلی بیٹھی ہی روایت کی بخاری و مسلم نے **ف** یہ حدیث سند شامی کی ہی بیچ واجب ہونی تھی تہ لہذا
 کے اس ہی کہ وہ کہتی ہیں کہ بہر امر جو سب کی ہی اور ہماری نزدیک ہے اور امر و نجابت کی ہی بوج : **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ قَتَادَةَ**
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مَنْ سَبَّحَ بِكَلِمَةٍ فِي الصُّحُفِ فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ وَصَلَّى فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ مُسْتَقْبِلًا لِلدَّوَابِّ اور روایت ہی کعب بن لک سے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی سفر سے کہو کہ جو جاہ کے
 وقت پس جو وقت کہ آئی پہلی جاتی مسجد میں پس نماز پڑھتی اوس میں دو رکعتیں پہلی ہی اوس میں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پہلی
 مسجد میں نا لوگ سعادت بلازمت حاصل کریں اور اس ہی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد میں بیٹنا وقت آئی کی سفر سے کہو میں جاتی ہی
 سے بوج : **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ رَجُلًا يَشُدُّ ضَلَالَةَ فِي الْمَسْجِدِ**
فَيَقْبَلُ لَا تَهْتِكُ اللَّهُ عَيْنَكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ كَأَنَّ بَيْنَهُمْ هَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
 صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو کہو زندہ ہی کوئی چیز کہو ہی مسجد میں پس چاہی کہ وہی نہ پڑھی اوسکو اللہ بجز یعنی نہ پاوے تو میں نہیں
 نہیں جانی گنہگار اسکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ زبان سے کہی و پہلی زجر اور منج کی تہ لدسی بیٹہ دعا کہی اور تہ
 چاہی کہ مسلمان کہو ہی چیز اپنی زیاد ہی اور اگر کسی ہی چاہی تاہم نمازی فعل پس کی پادی اور پہلے ہی حرکت نہ کری بعد ہوا اور داخل
 ہے اس میں ہر امر کہ مسجد میں جاتی گئی ہی اسکی ہی مانند خرید فروخت وغیرہ کی اور ہی بعض سلف کہ روایت نہیں کہتی ہی تصدق کرنا مسجد میں
 سے بوج : **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتَهِيَةِ**
فَلَا يَقْبَلُ بِنَّ مَسْجِدًا تَأْتِيهِ الْمَلَائِكَةُ تَتَادَى بِمَا يَأْتِيهَا مِنْهَا إِذَا نَسَّ مُسْتَقْبِلًا لِلدَّوَابِّ اور روایت
 ہے جاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہا وہی من رخت بدو دار میں سے یعنی اس میں یا پیا زیں تہ نزدیک ہونے چاہی
 پس حق فرستی ایذا پانی میں اس چیز سے کہ ایذا پانی میں اوس دی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جسے بدو دار چہر سے آدمیوں کو
 ایذا ہوتی ہی اس سے فرستو کہو ہی ایذا ہوتی ہی میں اس میں یا پیا زہا کہ مسجد میں آیا کہ وہ کہو جگہ حضور ملا کہہ گی ہی وہ ایذا پانی کی اور اس میں داخل
 سے ہر چیز کہ بدو کہی خواہ قسم کہانی سے ہوا غیر اسکی ہی یعنی گندہ دہنی اور گندہ لہنی اور مانند لگی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلس کا
 سے یعنی مجلس عطا اور پڑھنی پڑانی اور صلحی ذکر کی اور مانند انکی کی کہو نہیں بدو دار ہونے کہ جاوی بوج : **وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَّ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبِيبَةٍ وَهَذَا تَأْوِيلُهَا مُسْتَقْبِلًا لِلدَّوَابِّ اور روایت ہی ابن قتادہ سے کہا کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے مسجد میں گناہ ہی اور کفارہ او سکاد فن کر دینا او سکا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی مسجد
 میں تہو کی نہیں اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو ہی جاوی تو وہ فیہ و سکی گناہ کا یہ ہے کہ او سکود فن کر دی بوج : **وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنَةً وَأَوْسَدُهَا وَجَدْتُ فِيهَا حَسَنَاتٍ فِيهَا حَسَنَاتٌ فِيهَا حَسَنَاتٌ فِيهَا حَسَنَاتٌ
الْأُولَى بِمَا طُوعَ الطَّرِيقُ وَوَجَدْتُ فِيهَا مَسَاوِيءَ أَعْمَالِهَا الشَّجَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رد بر ولای گئی خیر عمل است بری کی نیک اسکی اور بری اوکی پس ابی بنی سخر
 پنج نیک عملون او سیکسی سو ذی چیز کہ دور کی جاوی ماہ سی اور با یا بیچتی بری علمون او سیکسی شہو کہ ہنوی مسجد میں کہ زوقن کی جاوی
 روایت کی یہ سلمی **وکن** ابی خدیجہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقام احدکم الی الصلوۃ فکلام
 یصوت اماما فاما یناجی اللہ فاد او فی مصلاۃ ولا عن یمینہ قال کن یمینہ مکلا ولینک صوم عن یسارہ او تحت قدم
 یمینہ فہا و فی روایۃ ابن سعید یحییٰ تحت قدمہ الیسری منقوۃ عنک یہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 لے خسوفت کہ کہرا ہوا یکساں اطراف نماز کی پس نہ ہو کہ ڈال کی اپنی پس سوا ہی اسکی نہیں کہ سرگوشی کرنا ہی اللہ سی جبکہ کہ نماز کی حکمہ
 پسے میں نبی اور نہ ہو کہ الی داہنی اپنی او اٹلی کہ داہنی او سکی فرشتی میں اور چاہی کہ ہو کہ الی بائیں اپنی یا نبی یا نو اپنی کی سرگوشی
 کری او سکو اور روایت ابی سعید کی میں یون ہی کی نبی قدم اپنی کی کہ با بان ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم فی ف امین مشاہبت
 اسی مسئلہ کو ساتھ وہ شخص کی کہ سرگوشی کرنا ہی مالک اپنی ہی پس واجب ہے اور سر عایت اب کہ او ہر شہو کی نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ پاک ہی بہت
 اور مرد فرشتی سی یا تو فرشتہ سی سوا کی کرام کا تبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی اٹلی تائید اور اہام صلی کی اور وہی آہن کہ ہی کی دعا داد کہ
 پر پس اور جبکہ کہ کرام کی زمان اپنی کا زیادہ کرام کا تبین سی کہ ہر وقت ساتھ ہی میں یا احتمال ہی کہ مرد او اس کرام کا تبین میں خاص کیا
 داہنی طرف والی کو وہ اٹلی گاہ کہ نیکل سپر کہ وہ فضل ہی بائیں طرف الی سی ربت میں جسکے دریں طرف فضل ہی بائیں طرف سی اور فرشتہ
 رحمت کا فضل ہی فرشتہ خدا کی ہی ہر س ح: **وکن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فہم صیدہ اللہ
 لہ یقتنم منک لعن اللہ الیھوۃ والکھاری الشخڑ اذ فیک انبیاہم مسلحون متفقون حکم یہ اور روایت
 ہے عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا بیچار ہی اپنی کی کہ نہیں ہوتی اس یعنی تدرت نہیں ہوتی اس انفال
 ہوا او میں لعنت کری اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ پڑیں او ہون فی قبرین انبیا کی جد نہ رہا کہ یہ سچا ہے اللہ مسلم فی ف جہانہ ان حضرت
 صلہ اللہ علیہ وسلم کی کہ اجل نزدیک پہنچی اور ذری است سی کہ میا دا قبر شریف کو سجود کرین جیسکے ہو اور نصاریٰ دنیا کی قبر و لو سجود کرنی میں
 آگاہ کیا اسکی منع ہوتی پر ساتھ میں کرنی ہو اور نصاریٰ کی قبروں دنیا کو بوجھ گیا تھا اور یہہ سجود گاہ کہ ناد و طرح یہ ہوتا ہی ایک یہ کہ سجود
 قبروں کو کرین اور مقصود عبادت سادگی کہیں جیسکے بت پرست بت پرستی میں دوسرہ یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ کی کہیں لیکن عقائد
 یہہ کہیں کہ متوجہ ہونا انکی قبروں کی طرف نماز میں عبادت حق کی ہی اور وجوب قربت رضا او سکی کا ہی ہے دونوں طریق غیر مشروع اور
 پسند میں دل تو شرک و کفر صحیح ہی اور دوسرہ حرام ہی اسلی کہ او میں شرک کرنا ساتھ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک مخفی ہی اور سنت و فروع
 پر ہوتی ہی اور نماز پر ہنوی طرف قبر میں کی با و صالح کی و اٹلی بیکرک و تعظیم کی حرام ہی اور سیکو اس میں خلاف نہیں ہرچہ یہہ مضمون محقق کہا
 ہے جو تفصیل کہ کہا جا ہی اور مشروع میں کہیں **وکن** جند قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذ کان من کان
 فیکلکوا کافوا یخون دن فیک انبیا ہم مسلحون متفقون حکم یہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اور روایت ہی جب سے کہا سامعینی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی ہی خیر دار تحقیق و شخص کہ نہی پہلی تسی کہ تہی قبروں انبیا ہر
 لیکو اور نیک جنتوں اپنی لیکو سجود گاہ خیر دار ہو میں نہ بیکرک و قبر و لو سجود گاہ تحقیق میں منع کہتا ہوں لگو اس سی روایت کی یہہ مسلم فی ہر س
وکن ابی خدیجہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاۃ تکون ولا یخون وھا فی متفق عنک

اور خوشبوی بخور **و کن** ابن عباس فرماد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أمرت بشئين المساجد قال
ابن عباس لا تخرق فمها كما تخرق في البهجة والنهار رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا کہ میں ساتھ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدان کہا ابن عباس کہ کہو کہ جسبکند نیست کی سہوا در نماز کی روایت کی پہلو اور اور
نی **ف** زخرف اسل من کہتی ہیں جلاد اور اسکاں خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرین گن در سونا چڑھاؤ یعنی مسجدوں پر بہت بات ہے ابن عباس نے فرمایا
خبر دینی کی فعل دیوں کنی ہی بعد حضرت کی حسب عادت نشون کی اور بعضی مناخرون فی اسکو جائز رکھا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گھرون کو بلند اور فریز
اور مسطلا کرنی ہیں اور ہم اگر مسجدین ساتھ کلمی اور مٹی کی بناؤن تو شاید عوام کی نظر میں تعمیر اور ذیل معلوم ہوں اور حضرت کی مسجد حضرت کی
زمانہ میں مینٹون کی اور کجور کی ہینٹون کی ہی اور تون کجور کلمی کی ہی بہر حضرت عمرنی اسطرح بنائی بہر حضرت عثمان بنی تغیر کیا اسکو
بہت بڑائی اور دیوار اور ستون اسکی ساتھ تہ نقش داک بنائی اور چست سال کی بزح س: **و کن** النبی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليك سلامك ان من اشراط الساعة ان يتركوا في المساجد رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّيْثِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے انس ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں فیاست کیسی ہی بہر کہ فخر کنگی لگ مسجد و زمین روایت کی پہلو
ونسائی و دارمی ابن جہلی **ف** یعنی بڑی بڑی مسجدین بناؤنگی اور آراستہ کنگی اور کولطین فخر اور ریاریگی تا لوگ دنکی تعمیر کرین بزح
و کن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حضرته علي الجوزي حتى القادحة يخرج منها الرجل من المسجد
وخرجت علي ما دون ما عظم من سنو من القار او اية او غيرها حتى لا يراه الزبير بن العوام
اور روایت ہے ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رو برو کی گئی مجھ تو اب است میری یہاں تک کہ تو اب کو مڑی اور خاک کا
کہ کالی اور سکو آدمی مسجد اور رو برو کی گئی مجھ گناہ است میری کہ میں دیکھا میں کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کیسی یا آیت کہ دیا گیا ہلو سکو
ایک شخص پہر پہلا دیا اور سکو روایت کی بہر ترمذی بودادونی **ف** یعنی سورہ آیات قرآن کی ایک شخص فی سبکی تو بڑی نعمت اسکو تو
پہر اوستی جو بہلادی ناشکری کی اور نعمت کی کہ قدر اسکی بخانی اور بہلادی بس بڑا گناہ گار ہوا بس: **و کن** يزيد بن عمار قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المشائين في الظلمة الى المساجد بالخير الا انهم يوم القيمة رَوَاهُ الترمذي
وَابُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اور روایت ہے بریدہ ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
دسی چلنی والون کو بیچ اندھیرون کی طرف مسجد دن کی ساتھ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہ ترمذی بودادونی اور روایت
کے یہ ابن ماجہ بنی اسهل بن سعدی اور انس **ف** یہ اشارہ ہی اس آیت پر لوزم یعنی میں ایسہم بابا یا نہم ليقولون ربنا انتم ان لوزنا یعنی نور
ہوگا نور اگی ہونٹون کی اور وائیں دنکی پہنگی ہی رہتا ہی پورا کہ ہماری ہی نور ہمارے بس **و کن** ابی سعید بن الحدادی قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يعاهد المسيء فاشهدوا له بالايما فان الله يقول انما يعمر
مساجد الله من امن بالله واليوم الآخر الا جزعناه الترمذي وابن ماجه والدارقطني اور روایت ہے ابی سعید خدری ہی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہی مسجد کی پگن ہی تو وہ مٹلی اسکی ساتھ یا مان اس ہی کہ تحقیق اسکا
فرمایا ہی کہ نہیں آباد کرتا مسجد دن اسکی لوگ وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اسکی اور دن چھپی کی روایت کی یہ ترمذی ابن ماجہ دارمی بنی
ف خیر گیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی اور مرست کرتا ہی اور چہاڑو دیتا ہی اور نماز وسین پڑھتا ہی اور عبادت اور در علم

ویشی بن شعل رایتہای او سلی گویا می دور که در مومن می بود : **و عن عثمان بن مظعون قال قال رسول الله ان الله انزل لنا في الاختصاص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ليس منا من خصى ولا اخصوا ولا اخصوا مني الا صلبا** فقال ان كان في السباحة قال ان سباحة امي لحي اذ في سبيل الله فقال ان كان في الترهيب فقال ان ترهيب امي لحي اذ في مساجد الصلوة رواه في شرح السنن وروایت ہی عن بن مظعون سی کہا ای رسول خدا کی اذن دو دو میری بیخ خورج ہونی کی یعنی ناخوردہ زناسی بچوں میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمیں یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ خود کہی کسیکو یا خود کہی بنی تین تین جو چہ ہونا است میری کار روزہ کہنا ہی یعنی اس سے شہوت جاتی ہستی ہی پھر عرض کیا عثمان نے ہونا دو دو اسلی میری بیخ سیر کرنی کی فرمایا تحقیق میری جہاد کرنا ہی بیخ راہ الصد کی پھر عرض کیا کہ حکم مجھ ہی مجھ کو بیخ ترسے پس فرمایا ہمت نے تحقیق یہاں بیت است میری کی بیٹنا مسجد و ہونی اسلی نظار نماز کی روایت کی بیٹہ شرح السنن میں **ف** سیرت میری کی جہاد ہی یعنی جان اور بیہ زان میں کہ محمود ہی و اسلی جہاد کی جہاد پھر نامی اور پھر ہی پھر زان میں این بیہ وہ جبیکہ بعضی فقیر ہوتی ہیں بنی فائدہ ہی پھر ازل جہاد ترسے بن یعنی جبیکہ بعضی اس کتاب کرتی ہیں کہ گوشت نشینی اختیار کرتی ہیں و شغل نیکی اور لذتیں و سلی بالکل چھوڑتی ہیں اور عورتوں کی پاک نہیں جانی درنگ ہون سی اور جب ہدفن سی کہ ہون تو ہی میں کہ یہ کام کرنی ترسے ہیں و راہی کر نیز تو نگور ترسے ہی میں اس حضرت نے فرمایا کہ ترسے سیر است کا مسجد بن بیٹنا ہی و اسلی نظار نماز کہ سب لوگوں سی اور جب ہون سی وہ نہ پیر کر متوجہ ہون درگاہی کر بیٹنا اور ترسے کہ کہ راہب کی میں کہ نہیں اور انجام اسکا جہان میں : **و عن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله انزلنا في الاختصاص فقال فيهم يختصم الملك الاعلى قلت انت اعلم قال فوضع لعه بين كتيبي فوجدت بردها بين يدي فعلت ما في السموات والارضين وكذا لك يري ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من المؤمنين رواه الدارمي ثم سلكوا الزمزم حتى سحوا عنه وعن ابن عباس معاذ بن جبل زاد فيه قال يا محمد هل تدري فيهم يختصم الملك الاعلى قلت نعم في الكفار والذك فارت المثلث في المساجد بعد الصلوة والتمشي على الاقدام الى الجماعات وابداغ الوضوء في المنكاره ومن فعل ذلك عاش خيرا ومات بخيرا وكان من خطيبته بينهم وكذا نه الله وقال يا محمد اذ اصليت فقل اللهم اني اسالك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين فاذا اردت عبادتك فبها فبها فامضيني اليك غير مفتون قال والدجات اقصاء السلام وطعام الطعام والصلوة والتامس نيام و لفظ هذا الحديث كما في المصابيح ثم اجدته عن عبد الرحمن الا في شرح السنن**

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہ میں دیکھا میں پروردگار ہی کو بیخ بہترین بہت کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ چیز میں گفتگو کرتی ہیں فرشتی مقررین کہا میں کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کہ کسی عمل میں فرمایا یا نبی میری خدا نے پس کہا الصد تعالیٰ نے اپنا اتہہ در میان مؤمن ہون میری کی پس باہی مین سروی او سلی در میان سینی سینی کی پس جان لی مینی وہ چیز کہ تھی بیخ آما لہ اور زمین کی اور پھر ہی حضرت نے بہت یاد و اسلی طرح سی کہ کہا باہی بلایم کہ بصرنا سنا لونا اور زمین کا اور نا کہ ہر دو زمین کنوا لون میں سی روایت کی ہامی بنی بطریق ارسال کی اور فرمادی نے اور مانند ہی حدیث کی ساتھ اختلاف بعضی نطقوں کی او نہیں عبد الرحمن اور ابن

مباح و معاذ بن جبل سی اور زیادہ کیا ترمذی فی او بمن سہ کفر بابا اللہ تعالیٰ فی معنی بعد ذی علم کی پیروی کیا ای محمد کیا جانتا ہی تو نہ کچھ
چیز کی گفتگو کرنی بہن فرشتی مقررین کہا معنی کہ ان بن جانتا ہوں گفتگو کرنی بن کفارات بن معنی اول اعمال بن گناہ و انسی جہرتی بن او کونام
جہرتی بن بیٹہ نہ ہی سی مسجد و بمن بعد نماز من کی معنی وسطی ذکر اور دعا کی یا وسطی انتظار نماز و وسیر کی او جہرتی بنین پادہ جلیتی سی
طرف جامعوت کی او یو راہ پیمانیا یا فی وضو کیسی اوقات ناخوش من معنی حالت بیماری یا سردی بن درجہ بنی کیا یہہ زندہ ہرگاہ ساتھ بہلا
کے اور ہرگاہ ساتھ بہلائی کی اور ہرگاہ پاک گناہوں انہی سی مانند اسدن کی کہ جناہ و سکوانا و سکی فی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ای محمد بوقت نماز
پڑھ چکی تو بس کہہ یا الہی تحقیق من سوال کرنا ہوں تجھی کرنا نیکوں کا اور چھوڑنا برا ہوں کا اور دوستی سکینوں کی یعنی میں را و نکود دست کہو
یا وہ مجھی دوست سکینوں و بوقت ارادہ کیا ساتھ بندوں انہی کی گفتگو کا یعنی لگاری کا یا نہ پہنچا ہر گاہ میں اٹھا جھکوں طرف اپنی بیترفتہ کی یعنی
غیر گراہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی معنی وسطی زیادتی تعلیم پہنچانی کی بعد ہر کی بچان کی ادھوں فی کفارات یا کہا حضرت بنی وسطی زیادتی بیان کی تہ
کوسب حاصل ہونی علم کی جانب ہی اور درجات یعنی وہ عمل کو جنسی مرتبہ بندہ کا درگاہ حق من بلند ہوتا ہی بہہ میں پرگندہ و گناہ سلام کا یعنی
ہر مسلمان سی سلام علیک کرنی ہنسا ہوا بغیر آشنا اور کہلا نا کہا نیگا اور نماز پڑھنی را نکو او بوقت کہ لوگ موتی ہوں اور لفظ احدیت کی جسیا یہہ
میں میں نہیں پایا یعنی دنکو عبدالرحمن سی مگر شرح آستہ من فت اگر یہہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو خواہ میں تہا جسیا کہ ایک مایستہ بن آبا سی تو کچھ شکل
نہیں کیونکہ آدمی خواہ میں کسی غیر شکل کو شکل دار دیکھتا ہی و شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکھنا بیدار بہہ تہا جسیا کہ اور روایت میں
آبا سی تو بس ضرور ہوگی امین تاویل کرنی مراد ساتھ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال و لطیف ذکر کی اور اطلاق صورت کا صفت
پر اکثر آتا ہی جسیا کہ ہی ہن صورت حال کی سی ہی اور صورت منسلک کی سی ہی اور جائز ہی یہہ کہ بہہ من معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
دیکھا یعنی رہی ہی کو او میں اچھی صورت میں تہا اور کس چیز میں بحث کرتی ہن یعنی کوشی عمل من کہ فرشتی او کئی فضیلت من بحث دار گفتگو کرنی
ہن یا او کئی ایجالی من ہیچ جگہ قبولیت کی جگہ تہی ہن آپس من وہ آتا ہی من پہلی ایجا دن ہن رکہا نا تہلہ بنا یہہ کتا ہی اس سی کہ خاص
کیا انکو ساتھ زیادتی فضل اور کم اور انعام کی جسیا کہ بادشاہ کسی فادم پر ہر بان ہونی میں تو نا تہلہ و سکی پیٹہ پر کہتہ ہی ہن اور اگر وہ میں ہاتہ
ذائقہ میں پس پائی مینی سردی او سکی بہہ کتا ہی ہیچ چیز او من فیض کسی قلب شریف میں پس حبیب فیض قلب شریف میں پہنچا تو حضرت فرما
میں کہ جالی ہی ہیچ چیز کہ آسمان و زمین میں ہی اور پڑھی آنحضرت فی مناسبت حال کی اور ساتھ قصد گو اہی کی اور یہ ممکن ہونی او سکی ہیلت و
کہ کات خربک یعنی ای محمد جسیا کہ ہی جھلکا آماہ و زمین کی چیزوں کا علم دیا طرح دکھائی ہنی ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور الوہیت کی اور دیکو
من المؤمنین عطف کیا گیا ہی مخدوف یعنی دکھائی ہنی ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تاکہ ویل بکڑی ساتھ و سکی او پر جاری اور تاکہ
ہووی یقین کرینا لوہین سی اور اخیر حدیث میں شمارہ بہہ ہی کہ آدمی کو چاہی کہ جمع کرے اپنی من صفت تواضع اور خشیش اور عبادت کی
شرف و سجود است کر است سجود ہر کہا بن ہر دو ذرا عدش بز وجودہ طہیح بن **وَمَنْ** اَبَى اِمَامَةً قَالِ قَاتِلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةٌ ضَامَةٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ حَسْبُ عَارِضًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامٌ
عَلَى اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَقَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَنْزِلْهُ مِنْهَا نَاكٍ مِنْ اَجْرٍ اَوْ عِقْمَةٍ وَرَجُلٌ رَا حَرَامًا
الْمَسْجِدَ فَهُوَ ضَامٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامٌ عَلَى اللّٰهِ رَوَاؤُ اَبُو اَدُو اور روایت ہی تو
سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص من کہ سب ذمہ لیا ہی اللہ فی معنی واجب کیا ہی اپنی برہہ کہ محفوظ رکھیگا اور

سردون دینا اور آخرت کیسی ایک شخص کو نکال جاوے گی ایسی اللہ کی اومین پس وہ دوسرے ہی اللہ کی بیان تک وفات دی و سکو اللہ میں داخل
 کرے اور سکو بہشت میں یا بہرے ہی و سکو ساتھ اس چیز کی کہ کہی و سکو تو اب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورتیں سعادت میں کی حاصل ہو کر
 اور تیسری صورتیں سعادت دنیا کی فرض کہہ طرح قائمہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرے شخص وہی کہ گیا طرف سجد کی پس وہ دوسرے اللہ کی
 نے یعنی وہ سب سے اوپر کہ کوشش و ثواب او سکا حاصل نہیں کرنی کا اور تیسرے وہ شخص کہ داخل ہوا کہ اپنی میں ساتھ سلام کی پس وہ دوسرے یہ
 اللہ کی ہی روایت کی یہ ہو او ادنیٰ **ف** داخل ہوا کہ میں ساتھ سلام کی اولیٰ و معنی میں ایک یہ کہ وقت داخل ہوئی کہ گھر میں گھر والے تیر
 سلام کہی پس حضورت میں اللہ کی دوسرے اسکی ایسی یہی کہ تیر و برکت و سکو اور اولیٰ گھر والوں کو دیکھا اور دوسری معنی یہہ میں کہ لازم
 پکڑے گھر میں رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلی واسطی طلب من اور سلامتی کی صحبت خلق کیسی صورتیں اللہ کی ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت کہی گیا و سکو
 اخلاقت سے او پہلی شخص کی ایسی جو اللہ کی ذمہ پر یہہ بیان کیا اور دوسری صورتیں بیان کیا ایسی کہ ظاہر ہی ہوس : **وعندک قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته متعمدا الى صلوة فمكثت في فاجرة كما جاز الحجاج الحج ومن
خرج الى المسجد الا يصلي الا اياها فاجرة كما جاز المعتمر وصلوة على ان تصليها لا لغو بينك سائرا
كتاب في عبادتي رواه احمد وابوداود اور روایت ہی اور تین ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نکلتا
 ہے گھر اپنی بھی با وضو قصد کہیو الا طرف سجد کی او پہلی او ای فرض کی ثواب و سکا مانند ثواب حج کہ نوالی احرام باندہ ہی والی کی ہی اور جو شخص نکلتا
 طرف نفل یہی چاشت کی مشقت من والا او سکو کہ نفلوں میں نفلین خاصہ ہر قصد نماز کی نکالے تیر شریا اور فرض کی پس ثواب سکا مانند ثواب
 عمرہ کرنی والی کی ہی نماز پر یہی چھی نماز کی کہ بیہودہ کلام ہو در بیان اون دونوں کی ایسا مل ہی کہ کہا جاتا ہی علیین میں روایت کی یہہ
 داوود ادنیٰ **ف** اس حدیث میں صنو مشا بہ احرام کی ہی اور نماز شاہ حج کی اور وہ شہدیکہ یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی جنت
 سے کہ گھر سے نکلتا ہی تا وقت آئی گھر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب میں جمع وجوہ کہ تین خصوصہ ہی والا حج کہ نہ باعث ہوا اور عمرہ پر نسبت حج کہ
 مانند نماز نفل کی ہی نسبت نماز فرض کی اور نماز چھی نماز کی حرکت معنی اسکی یہہ میں کہ او مت کرنی بسا زہرہ و محافظت کرنی او یہہ تیرا تیرا
 اور چیز کی کہ خلاف اسکی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل علی اس ہی نہیں یہہ ملکہینا یہہ سبھا جلا ثواب علیین اور علیین نام ہی فرشتوں عمل کہی
 والوں کی دلوان کہ پہنچا فی جاتی میں طرف او سکی اعمال صاحبین کہ بس : **وعن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله**
عليه وسلم اذا قرأتم بربنا من الجنة فارتعوا قيل يا رسول الله ما ربنا من الجنة قال المساجد قبل وما التبع
يا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر مرهاته الترتيبا اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ رو تم بیج با خون بہشت کی پس بیوہ کہا کہ گیا ایسی رسول خدا کی کیا میں باغ بہشت کی فرمایا کہ سجد
 کہا گیا اور کیا ہی بیوہ کہا تا یعنی بیوہ خوری او میں کیا کہین یا رسول خدا فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ والاکرام اللہ اللہ اللہ کہ روایت کی یہہ
 تندی تی **ف** مسجد کو باغ جنت کا ایسی فرمایا کہ عبادت کرنی او میں سب سے حال ہوئی باغ بہشت کا او معنی بیع کی اصل میں میں
 یہہ کہ باغ میں جا کر جو طرح بیوی اور لذت کی چیزیں کہاوی اور نکلی طرف نہروں وغیرہ کی سیر کیسی جیکہ عبادت ہی لوگوں کی وقت تک
 باغ میں بہرہ استعمال کیا گیا ہی بیج بہشت کی ثواب عظیم کہ تو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گزرتے مسجد ان میں تو تسبیحات مذکورہ پر ہو کر اور
 سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہی پس : **وعندک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل بالمسحون من حوضه رواه ابو داود**

اور روایت ہے اوتھیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آٹھ سو مسجد میں داخل ہو کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیاوی کی لیے پس وہی نصیبہ اور سکا روایت کی یہ ہے بوداودنی **ف** یعنی اگر عبادت کی لیے آیا تو ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی لیے گیا گرفتار ہوگا
 ہوگا مضمون حدیث کا ایک جزئی انما الاعمال بالنیات کا **و** **ع** **ن** **ف** **ا** **ط** **م** **ة** **ب** **ن** **ت** **ا** **ل** **ح** **س** **ی** **ن** **ع** **ن** **ع** **ن** **ج** **م** **ل** **ہ** **ا** **ف** **ا** **ط** **م** **ة** **ا** **ل** **ک** **ب** **ر** **ی**
 قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی واغفر لی ابوابی
 رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی واغفر لی ابوابی فضلتک رواہ الترمذی
 واخذوا بنی ما لجة وفي رواية ما قالت اذا دخل المسجد وكذا اذا خرج قال لیسیم اللہ والسلا م علی رسول اللہ
 اللہ بدل صلی علی محمد وسلم وقال الترمذی لیس اسنادہ ینصیل وقاطمة بنت الحسین
 لم تدرک فاطمة الکبریٰ اور روایت ہے فاطمہ صغریٰ بیٹی حضرت امام حسین کی سی اور ہون نقل کی اپنی دادنی فاطمہ
 بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ نے اپنی بیٹی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ آئی مسجد میں درود پڑھتی اور پڑھنے کی اور سلام یعنی
 کہتے صلی علی محمد وسلم یا کہتی اللہ صلی علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری گناہ میری اور کہوں میری لیے دروازے اپنی رحمت کے اور
 جو وقت کہ نکلتی مسجد سے درود پڑھتی اور پڑھنے کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لیے گناہ میری اور کہوں اعلیٰ میری دروازے اپنی رحمت
 کے روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ اور صحیح زوایت احمد اور ابن ماجہ کی یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے جو وقت کہ داخل ہوتی حضرت
 مسجد میں اور ای طرح جو وقت نکلتی کہتی ساتھ نام اللہ کی نفل ہوتا ہوں میں درنگتا ہوں میں اور سلام اور رسول اللہ کی سجای صلی علی
 محمد وسلم کی اور کہتا ترمذی نے نہیں بنا وہی متصل در فاطمہ بیٹی حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو **ف** درود و سلام وغیرہ کی الفاظ یونانی اور یونانی انہم صلی علیہم واغفر لہم علی کہ درود و سلام کی ساتھ نہایت اس نام
 شریف کو اور ربنا غفر لی اپنی میں بنا کسا رنگتا ہی یا تعلیم امت کی لیے وہاں کہ یون کہا کرین در فاطمہ صغریٰ نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو اس لیے
 کہ حضرت امام حسین کی عمر وہی وقت میں آٹھ برس کہتی ہیں اس لیے متصل ہوتی راوی در میان میں کا شروع ہی **و** **ع** **ن** **ف** **ا** **ط** **م** **ة** **ب** **ن** **ت** **ا** **ل** **ح** **س** **ی** **ن** **ع** **ن** **ع** **ن** **ج** **م** **ل** **ہ** **ا** **ف** **ا** **ط** **م** **ة** **ا** **ل** **ک** **ب** **ر** **ی**
 شعيب عن ابيه عن حميد قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سمعت نبي الله ﷺ يقول لا شعاع في المسجد من المسجد
 الا شعيرة فيه وان ينحني الناس يوم الجمعة قبل الصلوة في المسجد
 رواه ابو داود و الترمذی اور روایت ہے عمر بن شیبہ اور نے نقل کی ہے اپنی باپ سے اور نے نقل کیا اپنی دادا سے کہا میں
 کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی شعرون کیسی مسجد میں اور جب میں اور خریدنی سے مسجد میں اور یہ کہ حلقہ باندہ کہ بیٹھیں لوگ دن جو
 کے پہلے نمازی مسجد میں یعنی اگرچہ نہ کہ علم کی لیے بیٹھیں اور شیخوں ساتھ ذکر کی ہوں روایت کی یہ ہے ابو داود اور ترمذی نے **ف**
 مراد شعرون سے شعروسی اور وہی میں کہ پڑھنا اور گانا مشروع ہے اس لیے کہ مکان عبادت کا ہی وہاں خلاف شرع بات نکر سی اور
 شرک اور نہیں توحید اللہ تعالیٰ کی در لغت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی در اون کی نابعدارون کی ہو وی یا نصیحت کہ بتین تین ہوں ہر
 حال سب کا پڑھنے متحسن میں چنانچہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اعلیٰ حسان شاعر کی کہ وہ حضرت تکمیل تفریف کرتا تھا اور اون کی دشمنوں کی ہجو کہتا
 تھا مسجد میں نہ پڑھتا اور فرمائی کہ جبریل تا ئید کرتی ہوں حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی ہونیمہ خدا کی طرف اور خرید فروخت جبسی مسجد
 منع ہی ای طرح اور معاملات دنیا کی ہے منع میں اور حلقہ کر بیٹھا مسجد میں دن جمیع کے پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب کا کیا ہی پڑ

علمانی سے کسی کئی وجہیں بیان کی ہیں اول یہ کہ حلقہ کر لینا مخالفت ہی ہے اجتماع نمازیوں کی دوسرے کہ یہ جمع ہونا اور طہی از جسمیہ اور کام میں
 اس وقت سے فارغ ہونے میں مشغول ہونا اور کام میں نہ چاہی اور حلقہ کر لینا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتوں میں ہی مخصوص ساتھ
 حلقہ کر لینا وقت خطبہ کی نہیں تیسری یہ کہ وہ وقت جب ہی کا اور مشغول ہونیکا ہی ساتھ ہی خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اس کی ہے
 اس صورت میں مراد نہیں ہے حلقہ کر لینا ہی اور صورتوں پہلی میں ہی تشریح ہی اور تیسری صورت میں ہی تشریح ہی ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارایتکم من یدبیر اویبناح فی المسجد فقولوا لا بد
اللہ تجارتک فلا تارایتکم من یشد فیہ ضالۃ فقولوا لا بد اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی
 اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچنا ہی یا خریدنا ہی مسجد میں کچھ بیچ
 ہونے لگے دی اور وہ اگر کسی تیری میں اور جب وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ دہونڈنا ہی ساتھ لینا اور ان کی مسجد میں گم ہوئی چیز کو پس ابو ہریرہ
 سلمان فرماتے ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے کسی شخص کو کہ بیچنا ہی یا خریدنا ہی مسجد میں کچھ بیچ
 علیہ وسلم ان یشد فی المسجد وان یشد فیہ فی الاشعار وان نعام فیہ الحد و رواہ ابو داؤد
 فی سننہ وصاحب جامع الاصول روایت ہی حکیم بن خزام ہی کہا منہ کیا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لجاوی یعنی بل خون کی خون کیا جاوی مسجد میں درپصہ کہ پڑھی جاویں مسجد میں شعر اور یہ کہ قبا کہ
 جاویں وہیں حدین یعنی مثل حدنا اور حد شراب نبی اور مانند ان کی روایت کن ابو داؤد نبی صحیح اور صاحب جامع الاصول صحیح اور
 حکیم ہی یعنی یعنی لفظ این حرام کی اور صحیح میں جابر ہی اور یہ رسول میں نہیں آیا گیا **وکن معاویۃ بن قرقۃ عن ابیہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی عن ہاتین الشخی تین یعنی البصل والثوم وقال من اکلھما فلا
یعقبن مسجدنا وقال ان کتم لابی اکیہما فامینتھا ما یخبرنا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاویہ بن قرقہ ہی اون نے نقل
 کے ہیں باپ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان دونوں سے یعنی پیاز اور لہسن اور فرمایا جو کوئی کہا دی ان دونوں کو پھر
 تروایت ہوئی ہماری مسجد کی یعنی مسجد سلیمان کی اور فرمایا اگر تم خواہ مخواہ کہانہ مال دیکھی پس مارداؤ کو بچا کر یعنی لو او کی دو کر و بسبب کالی
 روایت کی ہے ابو داؤد نبی صحیح میں کہا بیان ہی پہلی جگہ کا اور پس نزدیک ہونے سے یہ مسالغہ ہی بیچ نہ لینی کی مسجد میں یعنی نزدیک ہی نہ
 آوی مسجد کی چچا ہی اغرانا اور یا نہ نزدیک ہونا کتا یہی نہ داخل ہونی سے پس **وکن ابی سعید قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم لا ارض کلھا مسجد الا المقبرة والمعمرة وفارعة الطریق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق
ظہر یدیت اللہ رواہ الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہا منہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ کہ نماز پڑھی جاوی ساتھ جگہ میں بیچ جگہ نجاست پڑنی کی اور جگہ بیچ ہونی جانوروں کی اور مقبرہ کی اور بیچون بیچ راہ کی
 اور بیچ حمام کی اور بیچ جگہ بندہ ہی اونٹوں کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نبی صحیح

ہا یعنی اگلے علماء کا کہ جس سے یہی کہ نماز متغیر نہیں مگر وہی و اعلیٰ ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہیں کہ جائز ہے لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کی حرام ہے بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شرح میں اور فقہ میں مذکور ہے چاہی وہ ان کی اور فریلا اور مجرہ میں نماز پڑھنی منع ہی بسبب مذکور ہوئی نجاست کی یعنی ان مکانوں میں اگر صاف جاسی میں نماز پڑھی کہ نجاست قبر سے ہو یا نجاست پر صلی جہا کہ پڑھی تو یہی کہ وہ ہی کہ اس میں حقارت دین کی لازم آتی ہے نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ میں پڑھنی جائی ہے نہ کہ ایسی جگہی اور راہ میں اسلمی منع ہی کہ مسجد گزرنی لوگون کی نماز میں وہی ان بنیاد ہی اور لوگون کو نہ تکناہ ہوتا ہی اور اگر لوگ نماز کی آگ ہی بیضرورہ گذرین گی وہ گھنگا ہوگی اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نماز ہی گھنگا ہوگا اونکی گذرنی ہی اور حرام میں نماز نہ کر وہ ہی اس لیے کہ وہ جگہ ہی ستر کھلنی اور رہنی شیطانوں کی اور پشت کعبہ پر ہی نماز نہ کر وہ ہی اسلمی کہ بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ ساتوں جگہوں مذکور میں جو نماز پڑھنی منع ہی نہی اس میں ستر بھی ہے یا تبریزی: س ح: **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَلَتْ فِي هَذَا بَيْتِ الْغَنَمِ وَكَأَنَّ فِي الْأَعْيَانِ الْأَبْلَاءَ وَالرُّؤْيَا** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا بیزارج جگہ نہ پڑھی بکریوں کی اور نہ نماز پڑھنا بیزارج جگہ نہ پڑھی اور تو نے کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اور تو نے کی جگہ نماز اسلمی منع ہی کہ خوف ہونا ہی اونکی کہ جانی اور فریلا کالیس نماز خاطر جس میں نہیں ہو اور بکریوں کی جگہی بہتر نہیں ہوتا ہے س ح: **وَعَنْ ابْنِ جَبْرِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ مَكَاتِبِ الْعِبَادَةِ وَالْمَسَاجِدِ وَالسُّبْحِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالرُّؤْيَى وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو اور لعنت کی انکو جو بکریوں قبروں پر سجدین یعنی قبروں کی طرف بجدہ کریں اور روشن کریں چراغ روایت کی یہ بلو داؤد و ترمذی نے **ف** حضرت نے تیار اسلام پڑھنا منع فرمایا۔ تھا زیارت قبور سے بعد اسکی اجازت فرما ہی بعضی کہتی ہیں کہ یہ جازت عام ہوئی مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی پس یہ ہے پہلے ہی ایست ہی عورتوں کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہیں کہ اجازت مردوں ہی کو ہوئی عورتوں کی حق میں نہیں باقی ہی بسبب قیامت صیر اور جرح اور فرج اونکی ظاہر حدیث کا موید ہی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم ہی نزدیک ہو کہ یعنی حضرت کی زیارت سبکو جازت ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چرخ قبر پر جلانا حرام ہی و اعلیٰ سرف اور صلح کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہیں اگر کہ قبر کی پاس ہی رستہ جلتا ہو اور راؤ گبروں کی لیے چراغ رکھی یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور نہ تو جائز ہی چراغ جلتا یا پس اصول دین میں چراغ جلتا نہیں کی لیے نہ ہوا بلکہ در کام کی لیے ہوا ہے س ح: **ف** اور تحقیق میری سناؤ مگر مولانا احتی زاد اللہ شرفاکی یہ ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیح ترمذی مگر وہ صحیح ہی چنانچہ مستثنیٰ میں کہا ہی کہ سبب زیارت قبور کی مردوں کو اور کہ وہ ہی عورتوں کو انہی اور کن جیالس اور غنیمین کہا کہ ایسے عورتیں پس نہیں حلال ہی اونکو یہ کہ تکلیف میں متعارف ہی اسلمی کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ سے **أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ لَعَنَ رَوَاذَاتِ الْقُبُورِ** اور رضا بلکہ حساسین آیا ہی کہ پوچھی گئی قاضی جو انکلی عورتوں کسی طرف متغایر کے اور خرابی و قباحت بیچ تکلیف کی پس کہا است پوچھ جو انرا و فرساد ہی بیچ اسکل بلکہ پوچھ مقدار اس چیز کیسی کہ لاقح ہوتی ہے اور سکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب راؤہ کرنی ہی تکلیف کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کی اور بلا تکلیف کی اور جب تکلیف ہی گئی ہیں اسکو شیاطین ہر طرف ہی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اور بیزارج میت کی اور جب پہرٹی ہی پہرٹی ہی اللہ کی لعنت میں اسطرح بیان تاکہ پہرٹی ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ عورت تکلیف ہی طرف متغیر وہ لعنت کرتی ہیں اور سکو فرشی ساتوں آمانوں کی اور ساتوں زمینوں کی پس

ف اس مسجد بر من یعنی مسجد نبوی من کرده عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور فرع او کی ہیں اس حکم میں یعنی اور مسجد رکعت ہی ہر
حکم ہی اور نہ آدمی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکھی و سکوا یا سکھلا دی او کو سیکھنی اور کہا نیکو خاص کر ذکر کیا واسطی انہا فضیلت او کی کی و لا
نما ز اور عکاف اور تلاوہ اور ذکر ہی ہی حکم رکعتی ہیں اور دیکھتا ہی طرف باب غلغلی کی یعنی یہ مثل و س شخص کی ہی کہ آپ ایک چیز نہیں
رکعت او دیگر کی چیز دیکھ کہ حسرت ایجا ما ہی یعنی الہی ہی یہ شخص ہے جب خرمین تو ان کا دیکھ سکا کہ مسجدین خیر کی ہی حسرت کر سکا اور رخ انہا
کہ میں کہوں الہی دولت سی محروم رہا یا یہ معنی ہیں کہ جسی غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اعلیٰ بن کا کہنا منہ ہی یہی مسجدین غیر نیک کام کی ہر
آنما منہ ہی ہر س: **وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ عَلَى النَّاسِ
مَنْ مَانَ يَكُونُ حَلِيقَتَهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تَجْأَلُوا سُوهُمُ فَلَئِنْ لِيْلَهُ فِيهِمْ حَاجَةٌ مَرَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ** اور روایت ہی حسن بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو گون برزائے کہ
جو لوگ دنیا میں مسجدوں کی حلقہ میں چھوڑ دیا اور ان کی ساتھیوں کے ساتھ نہیں اگرچہ ہم کلام نہ ہو اوسنی تا شریک نہ ہو انکی پس نہیں
واسطی اس کی بیچ او کی کچھ حاجت روایت کی ہے یعنی فی شعب الایمان میں **ف** یہ کہنا ہی اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیرا ہی اوسنی اور وہ خارج
ہے میں اللہ تعالیٰ کی عہد اور پناہ ہی انہر کنا ہی ہی نہ قبول ہونی طاعت او کی کسی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی ہے کہ مسجد میں کلام نہ کیا کرنا مکروہ
ہے اور بہت سی حدیثیں کی ہیں بیچ منہ ہونی کلام ذیبا کی مسجد میں در شاید کلام ہی وہ مراد ہی کہ عبت اور بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک مکمل
ہو کہ اس مرتبہ کو نہ ہو سچی داخل میں نہر گناہ: **وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَصَّصَنِي رَجُلٌ
فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَتِي بِهَذَا بِنِجْتَيْهِمَا فَقَالَ هُنَّ أَنْتُمْ أَوْ هُنَّ آيَاتُ
أَنْتُمْ قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَجَعْتُمْ تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمْ فِي مَسْجِدِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْخَائِزِيُّ** اور روایت ہی سائب بن یزیدی کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس تکلمی ماری جو
ایک شخص نے پس دیکھا میں نے کہا ان وہ حضرت عمر بن الخطاب ہی ہیں کہا جالی سری پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں بجا کر کہنا میں کہ
رہی ہی پس لایا میں اون دونوں کو او کی پاس پس فرمایا حضرت عمر بن کن لوگو میں ہی جو تم با فرمایا کہا انکی ہو کہا اون دونوں نے ہم میں اہل
طائف ہی فرمایا حضرت عمر نے اگر موتی تم میں سے اللہ ایذا دیتا میں تکوینی اما از ایک بیان کی رہنی والی نہیں ہو اور مسجد شریف کی طرف
نہیں مخدور ہو یا سفر ہو سچی عفو اور شفقت کی ہو بلکہ کرتی ہو اور ازین ہی مسجد رسول خدا کی میں در وہ جو جو اللہ کا ادب اور سلام روایت
کہ یہ بخاری نے **ف** لفظ او کا اور میں ان آٹھ میں غلط دی کا ہی اور مکروہ ہی اور بلند کرتی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کی ہو
طیبہ **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ بَنِي عُمَرَ حَبَابَةُ فِي نَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ شَمَّى الْبَطِيحَاءِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ
يُنَشِّدُ شِعْرَ الْوَيْلِ لَكُمْ صَوْتُهُ فَلْيُخْرِجُوا إِلَى هَذِهِ الرَّجْزَةِ رَوَاهُ فِي الْمَسْجِدِ** اور روایت ہی مالک کہنا یا یا تھا حضرت عمر نے ایک چوڑا ایک جانب
مسجد کی نام تھا او کا بطیبی اور فرمایا جو شخص ارادہ کر ہی یہ کہ غلغلی کر ہی باڑھی شعر بلند کر ہی اور ازین ہی جاہی کہ تکلی طرف س
جو ترکیبی روایت کی یہہ موطا میں **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أُمَّةٌ فِي الْقَبِيلَةِ فَشَقَّ
ذَلِكَ عَلَيْكُمْ حَتَّى سَرَّاهُ فِي رَجْهٍ نَقَامُ فَحَكَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَأَمَّا إِنَّا جَوَدُ
رَبِّهِ وَإِنَّ رَبَّنَا بَيْتُهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَلَا يَبْزُقُ أَحَدُكُمْ قَبْلَ قَبِيلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارَةٍ أَوْ تَحْتِ**

قَدْ مِثْمَ أَخَذَ طَرَفَ سِرْدَانِهِمْ فَبَصَّقَ فِيهِ ثُمَّ سَرَدَ بَعْضَهُ عَلَى الْبَعْضِ فَقَالَ أَوْ يُفْعَلُ هَكَذَا سَرَدَهُ الْبَيْهَقِيُّ
 اور روایت ہی اس کے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر کچھ جانیبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت برہان نامک دیکھا
 کیا اس کے کچھ چہرہ مبارک اور دیکھ لی پس کہرتی ہوئی اور کہہ جا اوسکو ساتھ ساتھ ہاتھ پنی کی پس فرمایا تحقیق ایک ہاتھ را جوقت کھڑا ہوا ہی نماز
 میں پس سوا ہی نہیں کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار ہی اوستحقین پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس تہو کی کوئی
 ہاتھ را جانیبلہ کی دیکھن بائیں بائیں یا بچی یا لوزا ہی کی یہ رہا حضرت نبی کو چہا دراپنی کا پس تہو کا اوسمیں پہر لا بعض سلککو او پر بعض کی سپر
 فرمایا کری اطرع سی اوبت کی ہر جاری فی ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان اوسکی سنی اہلی یہ ہیں کہ وہ قصد کرتا ہے
 رہ پنی کا ساتھ ساتھ موجود ہونی کی طرف قبلہ کی پس بعد یاس کلام کی یہ ہے کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا ہے
 کہ بچاوی اس طرف کو تہو کی اور حکم تہو کی کا بائیں طرف اور بچی قدم کی اوس صورتیں اگر نماز مسجد میں پڑھا ہو اور مسجد میں اگر پڑھا ہو تو تہو کو کرے
 ایسی بن بطیبی وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ خَرَجَ
 أُمَّ قَوْمًا بَصَّقَ فِي الثُّبُلَةِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِهِ
 حِينَ فَرَجَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّي لَكُمْ فَسَمِعْتُهُ فَاخْرَجَهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللَّهَ
 وَسَمِعْتُهُ سَرَاوَاهُ أَبُو ذَرٍّ اور روایت ہی سائب بن خلاد ہی اور وہ ایک شخص ہی صحابہ نے صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہا اس
 تحقیق ایک شخص نام ہوا ایک نام کا پس تہو کا اوسنی طرف قبلہ کی اور غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
 قوم اوسکی جوقت فاغ ہوا وہ نماز کسی کہ نماز پڑھوادی اور اس ہاتھ سے پس ارادہ کیا سنی بچی اوسکی نماز پڑھوایا اوسنی اور
 پس منع کیا قوم نے اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اون نے یہ یعنی منع کرنا قوم کا امت کو روز
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نبی کہ ان اور کہتا ہی راوی ارگان کرنا ہون بن یہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نبی یعنی حج جہان
 سب سے کن امت ہی یہ کہ تحقیق زیاد ہی تونی اوسکو اور رسول دیکھو یعنی سبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہ ہے اور اون دن وَعَنْ
 مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اخْتَبَسَ عَشْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنِ صَلَاةِ الضُّمِيِّ حَتَّى كُنَّا
 نَنظُرُ إِلَى عَيْنِ الشَّمْسِ فَمَرَجَ سَرِيعًا فَشَرِبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ
 فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِكُمْ لِمَا أَنْتُمْ نَمُّ أَنْفَلُ الْيَتَامَى ثُمَّ قَالَ أَمَّا إِنِّي سَأَحِلُّ لَكُمْ مَا حَسَبْتُمْ
 عَنْكُمْ الْعِدَّةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ تَرَوُّنَّاتٍ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرْتُمْ لِي فَتَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَشْفَلْتُ فَأَذَا
 أَنَا بِرَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ثَلُثُ لَبِيكُ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي
 قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرِيئُهُ وَضَعُ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدًا أَنَامِلَهُ بَيْنَ ثَدْيِي فَجَلَى لِي كُلَّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ثَلُثُ لَبِيكُ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ
 مَشَى الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْمَجْلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ رَأْسَ بَاغِ الْوَضُوءِ
 حِينَ الْكِرْهَاتِ قَالَ ثَلُثُ فِيمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ

إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ النَّكَالِ وَاللَّيْلُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ فَكَلَّمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ إِذْ سَأَلَكَ فَعَلَّ الْخَيْرَ
وَبَرَكْتَ الْمَشْكُورَةَ وَحَبَّتِ الْمَسَاكِينُ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَقَوِّ فِي غَيْرِ مَقْتَدِنٍ وَأَسْأَلُكَ
حُبَّتِكَ وَحَبَّتْ مِنْ يُحِبُّكَ وَحَبَّتْ عَجَلٌ يُقَرِّئُ نَبِيَّ إِلَىٰ حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ
فَأَدْرَسْتُهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوا هَارَ رَاهِ أَحْمَدَ وَالزُّمَيْرِيَّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَيْتُ هَذَا مِنْ مَعَاذِ مَنْ جَلَّ سَمِيَّ بِهَا كَرِيمٌ سَمِيَّ رَسُولَ خُدَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيْكَ وَرَوَيْتُ هَذَا مِنْ مَعَاذِ مَنْ جَلَّ سَمِيَّ بِهَا كَرِيمٌ سَمِيَّ رَسُولَ خُدَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَا سَلَّمَ مِنْ نَمَازِ طَرِيقِ رَسُولِ خُدَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ تَحْقِيقِ كِنَاذِ بَنِي مِينَ فِي سَبْعِ سَلَامٍ بِهِيَ بَاكَ اسْتَهْتَمَ وَأَزَابَنِي كِي بِسَ فَرَاوَادِ مَطْلِي هَا كِي
كِي طَبِي رَوَاوِي صَدُونَ بَنِي كِي جَسِيكِهِ بُوْتَمِ بَنِي بِهِيَ طَرِيقِ هَا كِي طَبِي رَوَاوِي صَدُونَ بَنِي كِي جَسِيكِهِ بُوْتَمِ بَنِي بِهِيَ طَرِيقِ هَا كِي طَبِي رَوَاوِي صَدُونَ
صَحَّ وَهِيَ هَكَذَا تَحْقِيقُ مِنْ أَوَّلِ تَحْقِيقِ بَنِي مِينَ فِي سَبْعِ سَلَامٍ بِهِيَ بَاكَ اسْتَهْتَمَ وَأَزَابَنِي كِي بِسَ فَرَاوَادِ مَطْلِي هَا كِي
بِهِانِ هَكَذَا بِهِيَ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي هَذِهِ كَلِمَةٍ مِنْ بَارِي هِيَ بَاتِ بِهِيَ وَبَارِي هِيَ بَاتِ بِهِيَ وَبَارِي هِيَ بَاتِ بِهِيَ وَبَارِي هِيَ بَاتِ بِهِيَ وَبَارِي هِيَ بَاتِ بِهِيَ
بِهِ كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
فَرَاوَادِ مَطْلِي هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
طَبِيعَتِ كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
حَضْرَتِ نَبِيَّ كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
نَزْدِيكِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
رَوَايَتِ كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
حَدِيثِ كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ
أَوْرَاهِي حَالَتِي مِنْ هَذِهِ سَوَالِ جَوَابِ هُوَ سَبْحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ
الْمَشَيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حِفْظِي مِنَ سَائِرِ الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ وَرَوَاهُ هُوَ فِي عَدَدِ السُّنَنِ عَمْرٍو
الْعَاصِ سِي كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ هَا كِي بِهِيَ نَبِيَّ نَبِيَّ غَالِبِ

ذات او سکی کی کہ بزرگ ہی اور ساتھ سلطنت او سکی کی کہ قدیم ہی شیطان راہی ہوئی ہی فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہی کوئی یہ کہتے
کلمات وقت داخل ہونے کے بعد میں کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شہرتی بہ بندہ تمام دن روایت کی بہت بودا و دنی **وَعَنْ عَطَا**
ابن یسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبدك اشتد غضب الله على قوم
أخذوا قبور أنبيائهم مساجد مراد مالاک ہر تہنگ اور روایت ہی عطار بن یسار کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یا الہی نہ تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوخت ہر غصہ کا اس قوم پر کہ پھر میں قبر میں اپنی انبیا کی مسجد کاہ روایت کی بہت مالاک
مرسل یعنی میری قبر کو مانند بت کی بیج تطہیر کر لی لوگو کی اور بار بار ان کی اوٹکیک داخل زیارت کی یعنی بطور سبیل کی اور تو جو ہونیکل اوکی
طرف داخل مسجد کہ جسکی سنتی میں اور دیکھتی میں ہم بعضی فرزات اور مقامات کو یعنی مثل تہان غیرہ کی درجہ شدت غضب ہر تہنگ
جملہ مسافر یعنی جملہ علیہ ہی گویا کہا گیا کہ کیوں آپس دعا کرتی ہیں اور سجاو جیائے شدت آخرت یعنی ازراہ مہربانی اور شفقت کی اور راست کی
بہت دعا کرتا ہوں کہ مبادا یہ مسجد میں گرفتار ہوں جسی ہوں گرفتار ہو کر غصہ کی گئی یہ طیبی **وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَجِيبُ الصَّلَاةَ فِي الْخَيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رَوَاهُ يَعْنِي الْبَسَاتِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْنُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَنْ
اور روایت ہی معاذ بن حبل سی کہا نہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم درست کہتی ہی نماز پر یعنی باغون میں کہا بعض راویوں اس حدیث کہی کہ مراد خط
سے باغ میں روایت کی بہت نزدیکی اور کہا بہ حدیث غریب نہیں ہینا ہی ہم ہر لوگو حدیث حسن بن ابی جعفر کہی کہ تحقیق ضعیف کہا ہی اور
بجی بن سعید وغیرہ **وَعَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ صَلَاةٌ**
وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِ الْقِبْلَةِ خَمْسِينَ وَعَشْرِينَ صَلَاةً وَصَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ خَمْسِينَ صَلَاةً وَ
صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةً وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِي خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةً وَصَلَاةُ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مِائَةَ أَلْفَ صَلَاةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مالک کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
علیہ وسلم فی نماز آدمی کی بیج گراو سکی برابر ایک نماز کی اور نماز او سکی محلہ کی مسجد میں برابر بیس نماز کی اور نماز او سکی بیج مسجد کی کہ جمعہ نماز
جاوی او میں یعنی جامع مسجد میں برابر انہ نماز کی اور نماز او سکی بیج مسجد قصی یعنی بیت المقدس کی برابر بیس نماز کی اور نماز
او سکی بیج مسجد میری کی برابر بیس نماز کی اور نماز او سکی بیج مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر ایک نماز کی اور نماز او سکی بیس نماز کی اور نماز او سکی
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلَى قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ
قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ حَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَمَحَبَّتٌ مَا أَدْرَاكَ كِتَابَ
الصَّلَاةِ فَصَلِّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذری کہ کہا کہ میں ہی رسول خدا کی کوئی مسجد بنائی گئی زمین میں پہلی فرمایا
حرام کہا میں پہر کوئی فرمایا کہ مسجد قصی یعنی بیت المقدس کہا میں کتنی مدت ہی در میان اون دونوں کی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ
ساری زمین اسطی تیری مسجد ہی حکم مسجد کا کہتی ہی کہ جانتے ہی او میں نماز جہان باوی جگو نماز بیس نماز پڑھ روایت کی بہت بخاری ہی حکم
حسب یہاں ایک نکال وارد ہوا ہی کہ ابی حنیہ کی حضرت شہید علیہ السلام میں درانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور
دونوں میں فرق زیادہ ہر برس ہی اس فرق چالیس برس کا کیوں کہا جو اب سکا بہر ہی کہ ابن جوزی ہی کہا ہی کہ اس حدیث میں نماز

ہی اور اول بنا کہیں ان دونوں مسجدوں کی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیمؑ کی نہیں بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمانؑ کی بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہے کہ اول جو بنایا کعبہ کی کہی حضرت آدم علیہ السلام کی کہی بلکہ وہی دیکھی اولاد پہلی زمین میں پس ہو سکتا ہے کہ کعبہ ہی دیکھی اولاد میں سے بنایا بیت المقدس کی کہی ہو اور اوہین چالیس سکا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیمؑ کی کعبہ بنایا اور حضرت سلیمانؑ کی بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پابائینی شاہد وہی اسکلام کی رسم قصہ کو کہ ابن شہام نے کن الشیحات میں کہا ہے کہ بنایا آدمؑ کی کعبہ کو حکم کیا انکو پورہ و دیگر تعالیٰ نے وہی سیر کر نی بیت المقدس کی در بنائی اوسکیکلی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی وہ میں پس تقدیر میں فاصلہ چالیس برس کا کعبہ نہیں لگانا بعض الشرح جرح ہے اور لوجہ ایک ہماری و شاد و سنی المد رحمت کری اور پورہ یہ منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی کعبہ بنایا تو خدا جسکی مقرر کر کے ہوگی بی طرح بیت المقدس کی ہی حد مقرر کر دی ہوگی پس ہو سکتا ہے کہ اس حد پہر ادنیٰ میں فرق چالیس برس کا ہو

باب

اور حدیثین ہی بیچ بیان لباس کہ حضرت نبیؐ اور صحابہ نے اوہین نماز پہر ہی لایا ہی ہے ح: **الفصل الاول**
 فصل پہلی عن عمر بن ابی سلمة قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد أم لا قال لا في ثوبين أم سلمة وأيضاً طرفيه علي حافتيه متفق عليه روايت هي عبرت ابی سلمة ہی کہا کہ دیکھنا سنی رسول خدا صلی علیہ وسلم کو کہ نماز پہر ہی ہی ایک کپڑے میں اتمال کی ہی ہوگی اور کپڑے گرام سلمہ کی ہی ہوگی اور نظر نہیں اوسکی اور پورہ ہون ہی کی روایت کی یہ ہجری اور سلمہ نے ف اتمال کی ہی میں اوسکو کیوسی کہ نہ کہ پہر پہا کہ ہی دہری مؤند ہی پہر ہی ہا میں ہا نہیں ہی کی اور ہی اوس کہ نہ کہ ڈالا ہی ہا میں ہا نہیں پہر ہی دہین ہا پہر کہ لگا دی سینہ پر اور اکثر تنبیاح گره دہی کی سینہ پر اوس صورت میں ہوتی ہی کہ گوشی کپڑے کی دراز ہون اور خوف کھلی ایسا ہوا اور دراز ہون حاجت ہا ہی کی نہیں جیسا کہ لباس فقیروں میں کی ہی ظاہر ہوتا ہی ایسی ہیچ عبارت بعض شارحین کی فقیر گره لگانا کی نہیں واقع ہوئی اور ان صورتوں میں جو لفظ مشتمل در متوش اور مخالفت میں طرفیہ کی ہی ہا معنی اگلی ایک ہی ہا ح س **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على حافتيه منه شيء متفق عليه** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے نہ نماز پہر ہی اتمال ایک کپڑے میں نہ ہوا اور پورہ ہون اوسکی کی اوس کپڑے میں ہی کچھ روایت کی یہ ہجری اور سلمہ نے ف یعنی جیسا کہ اتمال کی صورت نہ کو یہ ہوئی اور کہا ہی اکثر علما نے کہ حکمت اس میں یہ کہ جب ایک کپڑے کا پہنند کیا اور کند ہون پراوہین سے نہ ڈالا خوف ہو گا کہ پہر لگایا اور صورت بل ای کی ہی ہی اور کہا ہی امام مالک ابو حنیفہ اور شافعی اور حنبلیہ علمائے نے کہ یہ ہی تنہ ہی ہی نہ تحریر ہی پس اگر نماز پہر ہی ایک کپڑے میں کہ کند ہون پہر ہوا اور نہ ہوا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتھ کہ بہت کی اور امام احمد اور بعضی گلی علما نے کہا ہی کہ نہیں صحیح ہو جائیگی نماز اور سلمہ نے ہون ہی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ہا ح: **وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى في ثوب واحد فليحالف بين طرفيه وراه البخاري** اور روایت ہی اوہین ہی کہ ہا سانی رسول خدا صلی علیہ وسلم کی فرمائی ہی کہ جو شخص نماز پہر ہی ایک کپڑے میں پہر ہی کہ مخالفت کری در میان دونوں طرفوں اوسکی یعنی جیسا کہ طور حال کا نہ کو یہ ہوا روایت کی یہ ہجری ہی **وعن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوبيتين** اور اہل اسلام فظنوا ان اهلنا انصرفوا قال اذ هبوا واخذوا بيدي هذا الى ابی حنيفة واثوبی بانجانی

الرجل فانه سراً و ابا داود والترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدا
 سے نماز میں اور منع کیا اس سے کہ وہ کسی آدمی کو نہ پناہ دے اور نہ ہی کسی سے بیہبودا اور نہ ہی کسی سے معنی سدا کی بیہودا کی کہ وہ کسی کو اور کسی کو پناہ دے
 موزوں ہوں پر اور وہ لوگوں میں کسی کی پناہ دے اور نہ ہی کسی سے بیہودا اور نہ ہی کسی سے معنی سدا کی بیہودا کی کہ وہ کسی کو اور کسی کو پناہ دے اور نہ ہی کسی سے
 کہ وہ ہوتی ہی اور عرب پڑھی کی کوئی سی ڈانڈا ہوتی ہی کہ وہ نہ چاہتا ہوا اس سے ہی منع فرمایا ایسی کہ فریادہ انہی طرح اس سے نہیں
 اور ہوتی اور جبکہ پورا نہیں ہوتا اور جو کوشی حاشی ال یا ڈکارلی اور کسی موزوں سے بدبو آتی ہوا اور کو نماز میں ڈانڈا موزوں کا تاہم ہی مستحب
 ہے **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفُوا الْيَهُودَ فَأَمَّا هُمْ كَالْيَهُودِ**
فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَاءَ فِيهِمْ مَرَّةً أَبَوًا اور روایت ہی شدا بن اس کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہو دیوں کا یعنی
 ساتھ اور کہنی نماز کی جو لوگوں میں اور نہ وہ میں پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتی اپنی جو لوگوں میں اور نہ موزوں میں روایت کی بیہبودا اور نہ
 اس معلوم ہوا کہ عمل کرنا انہیں مباح پر وہ صلی ظاہر کرنی خلاف مگر انہوں کی جہاں ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن انہیں ایک اور صلی کہ نہیں خلاف
 اور نکالنا ہی حکم عزیمت یعنی ولوت کا پیدا کرنی ہی ہے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَخْبَاطِهِ إِذْ خَلَعَهُ فَوَضَعَهَا عَن يَسَارِهِ فَمَا تَرَانِي ذَلِكَ الْقَوْمَ الْقَوَائِمَ عَالِمًا فَلَمَّا
تَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمُ عَلَى الْبُعَاثِكُمْ يَا كُفْرًا وَالْوَأْمِرِيْنَاكَ الْفَقِيهَاتِ
تَعْلِيمِكَ فَالْفَقِيهَاتِ عَالِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ آتَانِي وَآخِرِيْنَاكَ إِنِّي إِذَا قَدَّمَا
إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَدَّمَا فَلْيَسْتَسْهْهُ وَلْيَسْأَلْ
فِيهِمَا سَرَاوَةً أَبَوِ دَاوُدَ وَالذَّابِرِيْحُ اور روایت ہی ابی سعید خدری کہا اس وقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نماز پڑھتی اپنی یا دونوں کو ناگہ اور تارین دونوں پاؤں میں اپنی پس کہا انکو بائیں طرف تہی یعنی دوہرے ہارک بائیں طرف رکھیں پس جبکہ
 دیکھا بیہ قوم نے نکال لیا اور انہوں نے پاؤں میں اپنی پس جبکہ پڑھ چکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا ایسا باعث ہوا انکو
 اور نہ نکال دینی ہتھاری کی پاؤں کو کہا اور انہوں نے دیکھا ہمہنی ایکو کہ نکال لیا پس اپنے پاؤں میں اپنی پس نکال لیا پس ہمہنی ہی پاؤں میں اپنی
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جبریل آتی ہری پس اس خبر ہی جبکہ بیہ کہ تحقیق بیچ دونوں پاؤں میں ہی نجاست ہے
 سبوت کہ آدمی ایک ہتھارا مسجد میں لے جائے ہی کہ دیکھ لی پس اگر دیکھی پاؤں میں نجاست ہے یا بیہ کہ بیہ چھبہ ڈالی و سکو اور نماز پڑھی اور نہیں
 یعنی پاؤں میں ہی ہوتی روایت کی بیہبودا اور ہوا صلی ہی **ف** قدر ساتھ نہ برفاق اور ذال مجہد کی اصل میں کہتی ہیں اسکو کہ طبیعت
 کہ وہ دیکھی اور سکو نظر بیہ کہ جو تہی میں نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اس سے درست ہو بلکہ بیہ گناہی چیز لگی ہوگی یا نہ بیہ وغیرہ کی الا
 نماز اسکو پڑھتی کیونکہ بعض نماز اس سے ہی پڑھی ہی حضرت جبریل نے جو خبر دی اور حضرت نے اسکو اور انرا ڈالا سبب ہوا کہ حضرت کی فرما
 میں تہرالی بہت ہی لگا رہتا اور کمانا سب مباح شریعت کی تہا اور بعض شایعہ کہتی ہیں اگر نجاست پڑھ وغیرہ کو لگی رہی اور صلی کو عمل ہوگا
 ہوتو نماز ہو جاتی ہی بیہ قول قدیم شافعی کا ہی در بیہ حدیث دلیل ہی بیہ کہتا بیعت حضرت کی وجہ سے اس ہی کہ صحابہ نے ہجرت کی کہ حضرت
 کو جو تہ اور تالی دیکھا اس سے اور تالی موقوف ہو چنی سبب یہ تھا اور حضرت نے اسکو جو تہ کر کہا ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنِ يَمِينِهِ وَلَا عَنِ شِمَائِلِهِ

تَكُنْ عَنْ يَمِينِ عَمِيرِهِ إِلَّا أَنْ لَا تَكُنْ عَلَى سَيْبِهِ أَحَدٌ وَلَيْصَعُهَا بَيْنَ رَجُلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُوْلَى صِلَ فِيهِمَا
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْتَمَانٌ وَهَكَذَا تَقَعْنَاهُ أَوْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرزَةَ هِيَ ابْنُ بَرزَةَ هِيَ ابْنُ بَرزَةَ هِيَ ابْنُ بَرزَةَ
 نه کہی اپنی باپوشوں کو داہنی اڑنی اور نہ بائیں اپنی پس ہونگی داہنی غیر او سکی مگر یہ کہ نہو بائیں اسکی کوئی اور جاہی کہ کہی او کو دریا
 دروزن باغواہی کی یعنی الکی اپنی قریب اونکی اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ یا نماز پڑھی اون میں یعنی اگر باک ہوں تو اوناری نہیں روایت
 کے یہہ ابو داؤدی اور روایت سنی بن ماجہ فی منی اسکی ہے یعنی جس صورت میں کہ نماز کی بائیں طرف کوئی اگر ہوگا اور یہہ بائیں طرف
 جو تر کہ گیا تو اسکی دائیں طرف پڑ گا پس چپ اپنی دائیں طرف رکنا خوش نہا تو اسکی دائیں کیوں روایت ہا ہی لازم ہی مومن کو کہ
 دوست نہ کہی اپنی یا اسکی ہی جو کہ کہ دوست رکنا ہی اپنی اپنی در کہ وہ کہی اسکی ہی جو کہ وہ کہتا ہی اپنی ہی ہن : **الفصل**

الثالث فضل تیری سخن ابی سعید الخدری قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرائيته يصلي
 على حصيد يسجد عليه قال ورائته يصلي في ثوب واحد متوشحاً به سراواة مستله

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ داخل ہوا میں اور پڑھی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اپنی او کو کہ نماز پڑھی ہی ہی یور یہ ہے کہ سجدہ کرتے
 تھے او سپر کہا لای بی اور دیکھا اپنی او کو کہ نماز پڑھی ہی ایک کپڑے میں بطور یہی کی اپنی جیسے پہلی حدیث بائیں صورت اسکی مذکور ہو ہی
 روایت کی ہے یہہ سلم فی وقت اس میں دلیل ہی ہے کہ جائز ہی نماز او چیز پر کہ حاصل ہو در میان مصلی و زمین خواہ قسم نبات یعنی زمین کی دگی ہو
 چیز دن سی ہو مثل بورہ وغیرہ کی یا قسم نبات سی ہو مثل کپڑے و صوف وغیرہ کی اگرچہ زمین زار بورہی کا ہی لیکن علامہ سلیمان نے کہتے ہیں کہ
 سو بورہ کی صوف وغیرہ پر ہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض ہی کہ نماز پڑھی زمین پر غیر چھائی کسی چیز کی افضل ہی اسکی کہ تو وضع اور
 خشوع شکر ہی نماز میں و زمین پر پڑھی میں حاصل ہی مگر کہ حاجت ہوا نہ تیری اور کر می کی یا نجاست میں کی تو چھائنا ہی ہتھ ہی ابو حنیفہ

کہتے ہیں کہ جو چیز زمین کی لگی ہو ہی ہوا وہ یہ نماز پڑھی خوب نہیں یعنی بورہ اور مانند اسکی زرع ہا اور کپڑے اور مانند اسکی پر خوب نہیں چھا
 ح : **وعن** عبد بن شعیب عن ابنه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي أحياً وصلياً
 اور روایت ہی عمرو بن شیب کہ فضل کی اپنی باپ اس ہی داد ہی کہ کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھی ہی کہی
 ننگے پاؤں اور کہی باپوشوں سی روایت کی ہے ابو داؤدی **وعن** محمد بن المنذر قال صلى ابن جابر في ازار قد حقدت من
 قبل فقاه وثياباً موصوعاً على الشجر فقال له قائل انصلي في ازار واجلد فقال ايما صنعت ذلك ليراني
 أحق مثلك وأينا كان له ثوبان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

اور روایت ہی محمد بن منکر سی کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہماری جابر بنی بیچ ایک تھنید کی کہ تحقیق باندہا ہا او سکو جائے ہی اپنی کی اور کپڑے
 او کی کہی ہو ہی ہی ہا یہا یہا یہا جابر کہی والی ہی کہ نماز پڑھی ہی ہوا تھنید میں پس کہا او ہوں ہی کہ سوا اسکی نہیں کہ کیا میں یہہ تاکر
 محکموا حقاً نذرتی اور کو نساہتا ہم میں کہ ہوں وسطی او سکی دو کپڑے بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے ہجاری ہی وقت
 مشجب سکو تھی میں کہ او سپر کپڑے کہا کرتی ہیں اور کہی مشکا کی کی بانی ہندا ہو سکی ہی لگا دیتی ہیں کہ او سکو سیاہی کپڑے میں مانند سیاہ
 کپڑا لگی ہوتا ہی پس جابر ہی او سپر کپڑے کہندی ہی ہی اور نماز پڑھی ہی ایک کپڑے میں کہ او سکا تھنید کیا ہا اور او سکو بلند کر کہ دن پر گد لگا
 تھے نہ کہی والی ہی او سکو ترا اور خلافت حضرت کی جا کہ جابر ہی پوچھا کہ کپڑے کی ہوں ہی ایک کپڑے میں تم نماز پڑھی ہوا ہوں ہی

کہا کہ میں نے پہلی کیا ہی تھا جو کوئی جاہل مذہبی دیکھی اور جانی کہ نماز ایک کپڑے میں جائز ہے اور خلاف سنت کی نہیں جتنا سچا مسلمی اور اسکا
 اور اسحق کہا کہ اسکو کیوں تو برا جانتا ہی حضرت کل زمانی بن کو سہم من کا تھا کہ اس پاس دو کپڑے ہی اور اس جمع ہی علماء کا نماز اور
 کپڑے نہیں پڑھنی افضل ہی اور جب نہیں ایسی کہ اس میں حج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہی کبھی
 تو سبب ہوتی دوسرے کپڑے کی پڑھی ہی اور کبھی بیان جواز کی ایسی پر حاصل یہ کہ اگر ایک کپڑے میں بسبب ہی دوسری کپڑے کی یا دو اسطے غرض
 تسلیم جواز کی پڑھی تو جانتا ہی اور اگر طریق کا اپنی درحقانگی پڑھی تو چاہئیں اور اس میں تنبیہ ہی ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور غیر
 کسی ترک سنت پر اور گمان نیک ہی اونکی ساتھ یعنی یہہ جانی کہ یہہ بیان جواز کی ایسی کیا ہوگا یا کچھ اور غدر ہوگا ہوسخ **وعن**
أبي بن كعب قال الصلوة في الثوب الواحد سنة **لما نزلت** **مع رسول الله صلى الله عليه وسلم**
ولا يعاب علينا فقال ابن مسعود إنما كان ذلك إذا كان في الثياب قلة **فأما إذا أوسع الله فالصلوة**
في الثوبين أشركي رواه أحمد اور روایت ہی ابی بن کعب کہہا نماز ایک کپڑے میں سنت ہی ہم کرتی یہہ ساتھ رسول خدا صلی
 علیہ وسلم کی اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمیں کہا ابن مسعود نے ہوا اسکی نہیں کہ نہیں یہہ بات جہوت کہ تہی سچ کپڑے کی قلت پر جہوت کہ کفار
 کے العدنی پس نماز دو کپڑے میں بہتر ہی روایت کی یہہ احمد بن **باب السيرة** **باب حج بیان شہ کی ف** **مراد شہ**
 بیان دو چیز ہی کہ نماز کی کی کپڑے کی کجاوی مانند دیوار یا ستون یا کلاسی وغیرہ کی تا جبکہ سجود کی سبب کسی تہنیر ہوا و گزرنیوالا گل او کسی
 کھنگار ہنوی اور درازی او سکی کہ ایک تہی ہی ہوا اور پرکاری کہ ایک شہ ہی ہوا اور شہ و امام کا شہ و مقتدیوں کا ہی یعنی اگر امام کی کی شہ
 ہو تو مقتدیوں کی کیسی گزرنی جائز ہی اگر گزرنی کی کوئی چیز حاصل نہ ہو اور شہ کی ویری گزرنی جائز نہیں مگر یہہ کہ باوی آنیوالا فرج یعنی
 خالی جاگہ صفت پہلی میں نو جائز ہی و سکو یہہ کہ گزرنی کی صفت دوسرے کی کہ وہ دوسری صفت الواکما قصوری کہ آگے نہ پڑھی اور اور اسکا نام او سکی
 آگے حدیث میں مذکور ہیں **فصل اول** **فصل من** **عن** **ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم**
يعدو إلى المصلي والعنق بين يديه يحكم وتنصب بالمصلي بين يديه **فصل في البها رواه البخاري**
 روایت ہیں عمری کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز میں طرف عید گاہ کی اور چھٹی آگے او نہائی جاتی اور کپڑے کی کجاوی کی
 میں آگے دیکھیں پڑھتی طرف او سکی روایت کی یہہ بخاری ہی **ف** **معمول** **یہہ** **تہا** **کہ** **خادم** **اکثر** **اوقات** **پڑھی** **حضرت** **کی** **ساتھ** **کہ** **تہی** **تہی**
 وہ طے شہور کی اور رسول توڑنی اور مانند انکی **بح** **وعن** **ابی حنیفہ** **قال** **رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم**
يمكث وهو يلا بطي في قبة خمراء من آدم ورأيت بلالا أخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم
رأيت الناس يبتدون ذلك الوضوء فمن أصاب منه شيئاً منتهى بفرح يصيب أخذ من بلال يد صاحبه ثم
رأيت بلالا أخذ عنزة فركها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشتماً على العنزة بالناظر
العنبر رأيت الناس والذوات بين يدي العنزة متفقاً عليه اور روایت ہی ابی حنیفہ کی کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کرنے کی اور وہ
 الطح میں بیچ خیمہ سرخ کی کہ چہرہ کا تھا اور دیکھا میں بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضوء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا میں لوگوں کو کہ جلد
 لیتے تھے او سکی پانی کو پس سکو کہ بیچ گیا او میں ہی کچھ پانی مل لیا او سکو مہو تہہ اور بدن ہی براور جیکو نہ بیچا او سکی او میں تراوت تہہ
 یا بیچ کی سی بہر دیکھا میں بلال کو کہ لے بیچ ہی پس گا لیا او سکو اور بخلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑی سرخ کی کہ تہا نظر داران

... (Continuation of the text from the previous block, following the same script and style)

اور ہمالی ہوتی نماز پڑھی طرف برچی کی ساتھ لوگوں کی دور گستا در دیکھا میں لوگوں کو اور چار پالون کو کہ گزرتی تھی پڑھی برچی کی
 روایت کی یہہ بخاری مسلم فی البظ نام ایٹا لکھا ہی نزدیک کہ کی بیچ راہ مناکا دسکو محصل ببطی ایہی کہتی ہیں اوس نام کو البظ
 ایسی کہتی ہیں کہ اوسین سگریزی ہیں اور حکمتی ہیں دو کپڑوں کو ایک لٹی اور ایک طارہ اور اوسین سرخ خط تھی جسیکہ میان ہمالکل پور کی
 لنگیان ہوتی ہیں پس زاسخ مراد نہیں ہی کہ اوسکا پتلا کردہ خریشی ہی مردو کو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کی پرسی گزرتا آدمیوں در جانوڑ
 کا درستہ ہر ح : **وکن** نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرض راحلته فيصلي اليها
 متفق عليه و زاد البخاري قلت اذن آيت اذ هبت الرياح قال كان يأخذ الرجل فيصلي اليها اخرجه
 اور روایت ہی نافع ہی کہ نقل کی بن عمری یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی سامنی بٹھاتی اور ٹھاپنی سواریکا پس نماز پڑھتی تھی طرف اوسکی روایت
 کے یہہ بخاری مسلم فی اور زیادہ کیا بخاری فی کہا نافع ہی کہ کہا میں بن عمری کہ خرد و بچکو کہ جب طابت اورٹ چرئی اور پانی پینی کو کو لکھا
 کرتی تھی حضرت یحییٰ پیر کبیر کو سترہ کرتی تھی کہا ابن عمر ہی تھی کہا وہ پس درست کر گرا کی کہ پتی دسکو یہہ نماز پڑھتی طرف چمپلی لکڑی
 اوسکی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تھی **وکن** طلحة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اذا وضع احدكم بين يديه مثل حجرة الرحل فليصل ولا يبالي من من وراء ذلك رواه مسلم
 اور روایت ہی طلحة بن عبد الله ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوقت کہ کہی ایک تمہارا اگلی ہی سترہ مانڈ بچمپلی لکڑی
 لگا دی کیسی پیمانہ پڑھی اور نہ پر داری جو کوئی گزری پڑھی اوسکی روایت کی یہہ سلم فی فی بڑی بڑی نمازی گزرتا کیسا اگلی ہی سترہ
 قطع نہیں کرینکا یا معنی یہہ میں کہ پر دانگی گزرتا لنگنگا نہیں ہونیکا گزرتی ہر ح : **وکن** ابی جہیم قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اذا وضع احدكم بين يديه المصلي ماذا عليك لكان ان يقف اربعين خيالا من ان يمش
 بين يديه قال ابو الصبر اذ يح قال اربعين يوما او شهرا او سنة متفق عليه اور روایت ہی ابو جہیم ہی کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جانی گزرتا اگلی مصلی کی سی کر گیا گناہ ہی اور پیر الیتہ ہودی ٹھہر رہنا اور نہ گزرتا اگلی مصلی کیسی چالیس
 تک پرتل وکل ای گزرتی ہی گلی مصلی کی کہا ابو نصر فی کہ ایٹا دی احمد شاکہی کہ نہیں جانتا میں کہ کہا چالیس ن یا چالیس میں یا چالیس
 روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی **ف** کہا امام حمادی فی مشکل الامارین کہ مراد چالیس میں ن یا چالیس میں اور نہ چالیس ن اور یہہ
 بات ثابت کی ہی وہنوں فی حدیث ابی ہریرہ کیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گزرتا ہی گلی ہمالی ہی کی عرض
 اوس چالیس کردہ سرکوشی کرتا ہے ربیع ہی یعنی اگر گناہ ہکا جانی تو البتہ ہودی ٹھہری رہنا جگہ میں بیسورس بہتر واسطی اوسکی
 قدم ہی کہ کہی دسکو پیر **وکن** ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى الشيء يستنج
 من التمار فارد ان يجنبا بين يديه فليدفعه فان ابى فليقلبه فالتما هو شيطان وهذا لفظ البخاري
 اور روایت ہی ابی سعید ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوقت کہ نماز پڑھی ایک تھا طرف ایک چیز
 کہ ٹوٹا کی دسکو لوگ نہی یعنی سترہ لکڑی کہ حائل جو در میان اسکی اور در میان لوگوں کی پس راہہ کری کوئی یہہ کہ گزرتی اگلی دسکی پوز
 سترہ کی دیرسی پس چاہی کہ باز کہی دسکو پیر گزرتا ہی پس قتل کری اوسکو پس ہوا اسکی نہیں کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہیں
 اور واسطی مسلم کی معنی اسکی **ف** قتل کری اسکی یہہ معنی نہیں ہیں کہ جائز ہی قتل دسکا لکہ مراد یہہ کہ بہت بڑی اوسکی اگلی ہی

گذرنا نیز در او سکو بشاوی او که قاضی عیاض بی کس اگر دفع کر می او سکو ساتھ و سجده کی که جائز ہی دفع کرنا ساتھ او سکی و روزه هر جا در
 پس نہیں قصاص بی ساتھ اتفاق علماء کی اور دیت وجب ہونی اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں واجب ہی ہی بعضی کہتی ہیں نہیں پیر
 وہ شیطان ہی یعنی شیطان بی بہ کام اوس ہی کروایا یا مردیہ کہ وہ شیطان آدمیون کا ہی بیلی کہ شیطان کی معنی سرکش کن کن
 خواہ جنون میں ہو خواہ آدمیوں میں ہی بیلی شہر راوی کہ شیطان انس کہتی ہیں بطیبی و وسکن ابی ہریرہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوة المذمومة والجمام والکذب ویفتی ذلک فی مثل المؤمن
 السکران ^و اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی تو طوطی ہیں نماز کو عور اور کر گنا اور گنا اور گنا
 اس تو زیکو رکنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی چلی کجا ویکی عور روایت کی بہ مسلم بی ف جبہور علماء و صحابہ وغیر ہم کا بہہ نہیہ کہ لکڑی
 چیز یا کوئی شخص اگر بمصلی کی گزی نماز تو شتی نہیں خواہ یہ بیون چیزوں ہوں یا غیر او مکی اور جدین جو اس باب میں آئی
 میں مجہول ہیں اور بالعدہ اور ناکید کی کج کپڑ کر کنی ستر کی یا مرد بیہ ہی کہ بہہ چیزوں خشوع اور حضور نماز کو کہ سہ اور روح نماز کی میں کہہ
 ہیں یا مرد بیہ ہی کہ قریب کہ لوث جاوی بی مثل ہونی دل مصلی کی ساتھ مکی اور خاص ان فتون چیزوں کو ایلی ذکر کیا کہ انہوں
 دل بہت مشغول ہو جا تا ہی عورہ کا حال تو ظاہر ہی اور گدی کی ساتھ شیطان کثر ہوتی ہیں ہی سخت عفو پذیر ہی وقت بکنی
 اور کی اور نماز میں نہیہ ہی جن : **وَسَكَنَ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَرَدًّا
 اللَّيْلُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفَيْلَةِ كَأَعْرَاجِ الْمَنَاءِ** ^{منہ} اور روایت ہی عائشہ ہی کہا ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا
 راگھو اور میں عرض ہن ہوتی در میان حضرت کی اور در میان قبلہ کی یعنی سامنی تند عرض میں ہونی جنازہ کی نماز یوں کہ
 کے بہہ بخاری اور سلم بی ف بیہ شہر ہی طرف او سکی کہ تمام سامنی ہوتی نہ ایک شہہ میں اور باوجود او سکی حضرت نماز ادا کرتی بی سلم
 ہوا کہ اگلی آنا عورہ کا نماز میں نماز کو نہیں توڑتا بح : **وَسَكَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَأْيَ عَالِي النَّانِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ
 نَاهَرْتُ الْأَحْزَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عَمِّي إِلَى غَيْرِ جِدَادٍ فَصَرَّخْتُ
 بِأَيْنِ يَدِي بَعْضَ الصَّغِيرَاتِ تَذَكَّرْتُ وَأَنَّهُ سَلَّمَ الْأَتَانَ تَرَعَّ وَدَخَلْتُ فِي الصَّغِيرَاتِ فَكَيْفَ بِيئْتُ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ**
 اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا آیا من سوا گدی ہی پر اور میں تھا اور دن قریب بلوغ کی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا
 تھے ساتھ لگوں کی منایں بدون دیوار کی یعنی بدون سترہ کی پس گذرا میں کی بعض صفت کی اور چہوڑ ڈی گدی ہی کہ چرتی ہی اور دخل
 ہوا صفت میں ہیں بجا کیا اسکا بچہ کسی بی روایت کی بہہ بخاری اور سلم بی ف عرض بن عباس کی بہہ گدی ہی کی گزی ہی
 نماز توڑتی اور بہہ ہوز مال نہ ہی ہی بیلی کینی کی گنی گذر ہی بہہ ایسا نکلیا : **الفصل الثانی** فضل روزه
**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ نِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا
 فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ فَلْيُضِيبْ عَصَاهُ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيُحْطِطْ حِطًّا ثُمَّ لْيَضْرِبْ مَا قَرَأَ مَا كَرَأَ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ**
 روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی جب وقت کہ نماز پڑھی ایک تم میں ہی پس چاہی کہ کہی سامنی ہونہ
 ایسی کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند مکی اور کچھہ میں گزنی ہی کہہ پس چاہی کہ کہہ کر ہی عصا اپنا لیں گزہ ساتھ و سکی عصا
 پس چاہی کہ کہی خطیہ ہر زخم کر گیا او سکو وہ گذر گیا اگلی و سکی یعنی خشوع نماز میں خلل نہیں ڈالینا روایت کی بہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ

اور روایت ہی الی صحیحہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں توڑنی نماز کو کسی چیز کہ گزری اگلی نماز پر اگلی روز کو جسے کہتے ہیں
 ہوسکتی یعنی اوس چیز کو کہ اگلی گزری نماز کی یعنی تا حضور و شروع نماز کہیں خلل نہ آوی بس سوا اسکی نہیں کہ وہ گزریو الا شیطان جو
 روایت کی یہہ ابو داؤدی **ف** اس میں لیل ہی یہ کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہیں توڑتی ہوس **الفصل الثالث**
 فصل نسیری عن عائشۃ قالت کنت انام بیدن یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلیتہ
 فاذا لکن غنبت فی فقبضت برجلی وراذا قام لیسطہنہما قالت والبیوت یوصع لیس فیہا مصابیح منفق علیہ
 روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا ہی بن موسیٰ اکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بانوسیری طرف قبلاؤ کی یعنی جبکہ سجدہ اور کھیل سونے
 بس جبکہ سجدہ کرنی ہوگئی بجگہ بس بیٹھتی من بانواہی اور جبہ قت کہ کھڑی ہوتی ہوگیتی من بانواہی کہا حضرت عائشہ نے اور گزراؤ
 دو نہیں ہی اور نہیں چراغ روایت کی یہہ بخاری اور سلمنی **ف** گویا یہہ عذریان کیا حضرت عائشہ نے حضرت سجدہ گاہ من بانواہی
 پہنچایا کہ کہ بے بیٹھتی ہوتی چراغ کی سجدہ کی جگہ حضرت کی من بانواہی کہتی ہی اور بعد ہونے کی دو بار وہ پہنچایا یعنی تین تین بار
 یہہ وہ طی تقریر حضرت کی یعنی جائز کہنی حضرت کی دیکھا اور یہہ حالت کی ہوس **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لو یعلم احدکم ما لہ فی ان یتربین یدی اخیہ مضعجا فی الصلوۃ کان کان یقیم
 صیائتہ کلیم خیر لہ من الخطیۃ التي خطا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی الی ہریرہ ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جان اپنا کہ کیا گناہ ہی وہ طی و سکی بیچ گزرنی کہ اگلی ہائی ہی کی عرض من بیچ حالت نماز کی ہو وی
 اللہ کہ ہر بار سوس برس بہتر وہ طی و سکی و س قدم ہی کہ ہی روایت کی بلہ بن جری **وعن** کعب بن جری قال لو یعلم اللہ
 بیدن یدی المصی ما د اعلیہ لکان ان یجسف بہ خیرا لہ من ان یتر بین یدینہ و فی روایۃ اھون علیہ من ہذا
 اور روایت ہی کعب بن جری کہا کہ اگر جان گزریو الا اگلی نماز پر نہیں سکی کہ کیا گناہ ہی اور پیر اللہ ہو وی ہس یا جانا اور سکو بہتر وہ طی
 گزریو الا اگلی و سکی در بیچ ایک وایت کی یہہ بہتر ہی کہ آسان ہی و سجدہ روایت کی یہہ مالک **وعن** ابن عباس قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر الشترۃ فانیہ یقطع صلواتہ الحرام و الخیر و الیہ ہدی الخیر
 والمراد بالخیر ای عتہ اذا تر ا بین یدیہ علی قنقہ یحجر رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چشمہ کہ نماز ہی کہ ہر بار بعد و ن سترہ کی بس شہیخ توڑنا ہی نماز اور سکی کہ اور سو اور سو اور سو ای دعوتہ اور کفایت کرنی
 بیچ من اس گزرنی اگلی اور سکی در بیچ پہنچتی بہتر کی روایت کی بلہ ابو داؤدی **ف** یعنی جننی دور بہتر جا کہ پرتا ہی اور پرتا ہی نماز ہی اگلی ہی ہی ہی
 چیزیں گزرنے کہ یہوں گزرنے کہ جان من کفایت کرنی ہی نہیں توڑنی نماز ہی و تقویٰ نماز میں نہیں آتا اور کہا ہی علماری کہ در او بہتر پہنچتی ہی حاری ہی ہر چیز کی ہی ہو کہ
 کہ حرمین شاردن بار ہی ہر ہر اور سکتی ہی ہر ہی کہ ہے اور اوایل ہی صیت پہنچنے میں کچھ کہ در او نماز کی ہی ہی ہی **باب صفۃ**

الصَّلوة یہہ اس بیچ بیان صفت نماز کی **ف** یعنی اس میں اوصاف نماز کی کہی ہیں کہ یوں کہ سجدہ ہی اور ارکان اور
 جزا و سکی کا میں ہوس **الفصل الاول** فصل یہہ عن ابی ہریرۃ ان رجلا دخل المسجد ورسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلى ثم جاء فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ارجع فصل فانک لم تصل فرجع فصل فرجع فصل ثم جاء فسلم

فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَمْرًا جَمًّا فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ اَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِمَنِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَلْيُتَمِّمْ مَا تَسْبِرُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
 ثُمَّ اِرْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى اسْتَبْرَأَ ثُمَّ اَسْبِغْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
 جَالِسًا ثُمَّ اَنْبِئْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رَوَايَةٍ اَنْفَعْ حَتَّى تَكْتُمَ قَائِمًا ثُمَّ اَنْفَعْ اِذَا رَكَعْتَ فِي صَلَاةٍ اَوْ مَقْعُودًا
 اور روایت ہی الی ہر پر ہی یہ کہ ایک شخص داخل ہو اسی میں در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی تھی کوئی سجدہ میں بس نماز پڑھی اور
 شخص نے اپنے اور رعایت تبدیل کران اور قومہ در جلسہ خوب پھر آپا بس سلام کیا حضرت پڑیں فرمایا و سطلی او سطلی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی اور چہ پہر ہی سلام پھر چاہیں نماز پڑہیں و پس تحقیق تو فی ہنہن پڑھی بس پھر گیا وہ بس نماز پڑھی یعنی جس طرح کہ پہلی پڑھی تھی پھر اب پھر
 سلام کیا پھر فرمایا حضرت فی اور پھر ہی سلام پھر چاہیں نماز پڑہیں و پس تحقیق تو فی نماز پڑھیں پھر ہی بس کہا اور شخص فی بیخ میسر با سگی با
 اور بس میں کہ بعد پھر ہی ہی یعنی چوتھی با میں سکھلا و محکوم ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھر ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کہ پڑھتا
 کا بس پورا کہ وضو پھر سامنی کپڑا موقبلہ کی بہر کہ پھر پڑھو جو آسان ہوساتہ تیری قرآن ہی پھر رکوع کہ یہاں تاکہ تیری تو رکوع میں پھر
 اوٹھا یعنی سر رکوع ہی یہاں تاکہ سیدنا ہو پھر پھر سجدہ کر یہاں تاکہ خاطر جمع ہی کر پھر سجدہ پھر پھر یہاں تاکہ خاطر جمع ہی پھر
 پھر سجدہ کر یہاں تاکہ خاطر جمع ہی کر پھر سجدہ پھر پھر اسرا یہاں تاکہ خاطر جمع ہی پھر تو اور بیخ ایک روایت کی یہ ہے کہ پھر اوٹھا تو سر پھر
 تاکہ کہ سیدنا پھر ہو تو یعنی دوسری کتہ کی لہی اس روایت میں جلسہ شراحت کا ذکر نہیں پھر کہ یہ ہے ساری نماز میں روایت یہ ہے بخاری و مسلم
 نے و اس حدیث میں لیل کہ دوسری ہی امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف ح فی اور فرض ہونی طاعت کی رکوع اور جو در قومہ اور جلسہ میں
 اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی او سطلی ہونی ہی نفسی کی نماز کی در یہہ نشان قرینیت کا ہی کہ ایک فصل بسبب ہونی او سطلی کہنتی
 اور باطل ہو جاوی اور طمانینہ و سکوتی میں کہ خاطر جمع ہی رکوع وغیرہ میں پھر ہی کہ جو رکن کی اپنی اپنی جا قرار پڑ جاویں اور طمانینہ
 رکوع اور جو دین نزدیکہ حنیفہ اور محکم کی وجہ سے فرض اور قومہ اور جلسہ میں سنت ہی در یہہ توجیہ احمدیث کی یون کرنی میں کہ اور
 ہونی نماز ہی ہونا کمال و سکیم کا ہی کیونکہ بیخ آخر اس حدیث کی ساتھ روایت الی داود اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فی فرمایا جو تا م کیا تو فی اسکو تمام ہونی نماز تیری اور جو کہ کہ ناقص کیا تو فی اسے ناقص کیا نماز پڑھی ہی در یہہ نشان وجوب اور
 سنت کا ہی کہ فعل لغیر او سطلی ناقص ذکر تمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پھر پھر او سطلی شخص کو اس ہی فرمایا نا نمازی کہ نسبت اور نقصان
 کے ہو ہی نہ اس لہر باطل اور محدود ہی و اگر فرض ہونی تو اول ہی منع کرنی اور او سطلی باز کہنتی اور پھر ہونی او سطلی کہ لغیر فرما
 نماز اور کہ ہی اور اس حدیث میں لیل ہی پھر کرنی کری جاہل پر مسائل سکھانی میں در دلیل ہی پھر کہ مستحب سلام کرنا وقت ہونی کی اگر
 کہ رہا اور پھر ہی ویر کی بعد ہوا در دلیل ہی پھر کہ جو کوئی غفل لاوی بعضی اجابت نماز میں تو نہیں پھر ہونی نماز او سطلی در وہ مصلح نہیں
 کہلا تا بلکہ کہ میں کی کہ نہیں نماز پڑھی اور پہل روایت میں جلسہ شراحت کا ذکر ہو یعنی پہلی در تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ کی بعد
 پھر کہ اور تھی میں یہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیکہ در امام عظیم کی نزدیکہ سنت نہیں تحقیق اس کی ہی ہوگی بیخ س : و سکن
 حَالِثَةٌ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفِهُمُ الصَّلَاةَ بِالْكَبِيرِ وَالْقَرَأَةَ بِالْحَدِيدِ وَاللَّحْدَ بِاللَّحْدِ
 الْعَلِيِّنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ فَمَّ سَرَادَةً

مِنَ الرَّجُلِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَمِرَّ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا سَرَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَمِرَّ جَالِسًا وَكَانَ
 يَقُولُ فِي كُلِّ الرَّكْعَتَيْنِ الْعِبَادَةُ وَكَانَ يَفْرَشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ
 وَيَنْهَى أَنْ يَفْرَشُ الرَّجُلُ ذِمْرَ عَيْنَيْهِ أَفْرَاشَ الشَّمْسِ وَكَانَ يَخْدَعُ الصَّلَاةَ بِالشَّلِيمِ مَرَدًا مُسْتَلِيمًا
 اور روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتھ تکبیر کی اور شروع کرتی قنوت ساتھ الحمد للہ
 العالمین اور یہی جب کوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ بہت کرتی سر کو لیکن در میان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور
 پیشہ برابر رکھتی اور یہی جسوقت کراؤٹھاتی سر اپنا کوع ہی نہ سجود کرتی یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہوتی اور یہی جسوقت کراؤٹھاتی سر اپنا سجود
 سے نہ سجود کرتی یعنی دوسرا یہاں تک کہ سیدھی بیٹھی اور یہی بیٹھی بعد دوسرے کوعوں کی التحیات اور یہی سجپاتی بائیاں بالوڑیاں یعنی اور
 بیٹھے اور کراؤٹھاتی وہاں بالوڑیاں اور یہی ستر کرتی عقبہ شیطانی اور ستر کرتے یہ کہ بچاوی آدمی دلوڑنا تہلہ ہی بچاوی دلوڑنا کا
 اور یہی ختم کرتی نماز ساتھ سلام کی روایت کی یہہ سلم فی وقت شروع کرتی قنوت ساتھ الحمد للہ العالمین یعنی ساری سوکرو فاضل
 بیٹھی اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ جبکی بیٹھی تو کبھی جیسی کہ یہ ہے ستر ہی اور یہی سجپاتی بائیاں بالوڑیاں کراؤٹھاتی وہاں بالوڑیاں ظاہر اس حدیث ہے
 یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دلوڑو قعدون میں چون بیٹھی تھی اور یہی قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی فتراش یعنی بالوڑ
 بچاوی بائیں قعدون اور ٹورک یعنی کولی پر بیٹھا دوسرے قعدون میں ہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دلوڑو
 قعدون میں ٹورک ہی ہے اور امام احمد کی نزدیک جس نماز میں کہ دو تشہد ہیں بیچ تشہد اخیر اسکی ٹورک ہی اور حسین ایک تشہد ہی فتراش
 ہے اور وجہ قول امام ابوحنیفہ کی یہہ کہ بہت حدیثوں میں مطلق بچیاں بالوڑیاں واقع ہوا اور آیا ہی کہ سنت تشہد میں یہہ اور بیٹھا حضرت
 کا تشہد میں یہہ طرح تھا بلکہ قعدہ پہلی اور دوسری کی درجہ سطح کا بیٹھا کہ پہنی خیار کیا ہی شواری اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ افضل
 اعمال کی شواریوں کی ہیں بعضی حدیثوں میں قعدہ چہرہ میں کہ کولی پر بیٹھا آیا ہی جیسکہ یہہ شافعی ہی محمود ہے اور حضرت حالت صنف
 اور کیر سن میں اس طرح بیٹھی تھی یہی سلیبی کہ قعدہ اخیر میں بیٹھا زیادہ ہوتا ہی اسان کی یہی طرح بیٹھی تھی اور عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دلوڑو کولی پر
 کو لگاوی اور دلوڑو بیٹھا کھڑی کر ہی اور کبھی دلوڑا تہہ زمین جیسکہ کہنا بیٹھا ہی پس سطح التحیات میں بیٹھا ساتھ اتفاق علماء کی کہ روڑہ
 اور طیبی ہی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہہ کھدو لون کولی دلوڑا تہہ زہر کہی یہہ ساتھ لفظ عقبہ کی بہت مناسب میں اور مع کیا یہہ کہ بچاوی
 مرد دلوڑو پہنچی ہاتھوں کی زمین پر یعنی وقت سجود کے اتند بچاوی دلوڑو کولی یعنی کئی وغیرہ کولی و قید مروکی زمین سلیبی ہی کہ عورت
 کبھی سجپاتی ہیں چاہیں کہ زمین ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرتی نماز کو ساتھ سلام کی یہہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہے اور
 ہمارے نزدیک جب روح : وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَا حَقٌّ كُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِدَاءً مِنْ كَيْدِهِ وَإِذَا أَمَرَ كَمَّ آمَنًا بِلَايَةٍ
 عَنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ حَضَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا سَرَعَ رَأْسَهُ اسْتَمِرَّ حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقْدًا مَكَانَهُ فَإِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ
 وَلَا قَائِمًا وَأَسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْعِبَادَةَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اجْلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنُصِبَ الْقَمْرُ
 فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنُصِبَ الْأُخْرَى
 وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ شَرَاهُ الْبُخَارِ ثُمَّ

اصحاب رسول خدا صلی الله علیه وسلم کسی میں خوب یاد رکھنا ہوں تم میں سے نماز رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی کو دیکھا میں نے اور جو بوقت کہ بکھرتی
 کرتی دونوں ہاتھ یعنی مقابلوں میں ہوں اپنی کئی وجوہات کے کسے کہ کئی محکمہ کئی دروازوں ساتھ دونوں ہاتھوں کی بہرہ جاتی بیٹھتی یعنی تا
 برابر گردن کی ہودی پس جو وقت کہ اوٹھاتی سر پائے کھڑی ہوتی سیدھی یہاں تک پہنچتا ہے جو چوڑھائی اپنی پس جو وقت کہ سجدہ کرتی کرتی ہوتی
 ہاتھ یعنی زمین یعنی مقابلوں میں ہوتی سیدھی یہاں تک پہنچتی اور نہ سمیٹتی اور نہ طرف پہلو کی درستی کہنی اور نگلیان پالو اپنی کی طرف قبلہ کی
 پس جو وقت کہ بیٹھتی بعد در رکعت کی بیٹھتی اور پائین پالو اپنی کی اور کھڑا کرتی دامن پس جو وقت کہ بیٹھتی بیچ رکعت خیر کی گئی نکلتی
 مانیان پالو اپنا اور کھڑا کرتی دوسرے یعنی دامن اور بیٹھتی کو اپنی اپنی بروایت کی یہ سجاری فی وقت جب تک سیر کرتی کرتی ہاتھ یعنی متقابل
 اور دونوں ہاتھوں اپنی کی ہر شب فرضی میں یوں میں کرتی میں درباری نزدیکی متقابل کو کونکے کہی کہ یہ ہے یا ہی حدیثوں میں توضیح
 روایتوں میں اور کئی جانبوں تک ہی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ فی متروک کو اختیار کیا اور امام شافعی فی بیچ تطبیق ان روایات کی کیا
 ہے کہ نگلیان ہاتھ کی مقابل کا نہ ہی کی ہیں اور انگوٹھی برابر کوئی درسلو نگلیو تک متقابل و پر کی جانب تک کہی کہ اس طرح عمل
 سب ایٹھنہ ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ پہلے وقت مختلفہ میں ہوں یعنی کہی سید طرح اوٹھاتی ہوں کہی سید طرح اور محکمہ کئی دونوں
 زانو ساتھ دونوں ہاتھوں کی اور کٹا وہ رکھتی ہوں و نگلیان اور کھانسی علمانی کہ اوٹھائی رکوع میں کٹا وہ رکھی اور جو زمین بند ہی ہو
 اور بیچ بکیر تحریر اور شہد کی بطور دو چوڑھی اور نہ سمیٹتی اور نگلیان اور نگلیان زمین پر کہی اور بیچ اور بازو اوٹھائی ہو
 الگ پہلو کی کہی کہ اگر کیر بچا بچا ہی تو ہی ہی کل جائی اور اس حدیث میں نہ کو ہوا کہ نوسہ کی سجدہ میں جاوی پہلی زانو میں پر کہی
 یا ہاتھ دونوں طرح درست ہی اگر پہلی زانو کئی فضل اور بخنا اگر نوسہ کی میں : ح : و سکن ابن عمر ان رسول الله صلی الله
 علیه وسلم کان یرفع یدیه حد و منکبیه اذا افتتح الصلوة واذا کثر الركوع واذا رفع راسه من الركوع
 رفعهما کلک قال سمع الله لمن حمده ربنا ک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود مشفق علیہ
 اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم ہی اوٹھاتی ہاتھ اپنی برابر ہون کی جبکہ شروع کرتی نماز اور جو وقت
 بکھرتی و اسطی رکوع کی اور جو وقت اوٹھاتی سر پائے رکوع ہی اوٹھاتی دونوں ہاتھ سید طرح ہی اور کھتی شاہدنی و اسطی و سکی کہ حمد کی
 او سکی یعنی قبول کی تعریف و سکی ای ریتا ہی و اسطی تیری ہی حمد اور ہی حضرت امین کرتی ہی بہرہ سجودن کی روایت کی بہرہ سجار
 اور سلم فی وقت و اسطی تیری ہی حمد یعنی جو کوئی سکی تعریف کرنا ہی تیری ہی تعریف کرنا ہی کیونکہ عید انوار الاسبغ کا تو ہی پس تعریف
 مصنوعی حقیقت میں صالح ہی کی ہوتی ہی اور اس معلوم ہوا کہ ہر نماز پر دینو الامسح السدا اور بنا و لو کہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیکت ہم
 ہنہا پہنچی والی کی حقیقت میں ہر ہنہا ہوا امام سمح السکر کی اور مقتدی رہنا اور صاحبین کے نزدیک امام ہی دونوں زمین کہی اور
 اسکو اختیار کیا ہی امام طحاوی فی اور ایک روایت امام ابوحنیفہ ہی اسطی منقول ہے اور مقتدی فقط رہنا ہی کہی ان کی نزدیکت ہے اور زمین کرتی ہی
 سجدہ زمین یعنی جب سجدہ زمین جاتی اور سر اوٹھاتی سجدہ کرتی تو ہاتھ نہ اوٹھاتی مختاراً غافیہ کا ہی ہی کہ ان قوتوں میں ہاتھ نہ اوٹھاتی غافیہ
 کے نزدیک جو رفع پرین صحتہ کو پہنچا ہی زمین جگہوں میں وقت بکیر تحریر کی در رکوع کی جائیک وقت درسلو ہنہا کی رکوع ہی اسوا
 ان میں جگہوں تک ثابت نہیں ہوا ہی کذا فی سفر السعادة : ح : و سکن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوة کثر ورفع
 یدیه واذا رفع راسه من رکوعه رفع یدیه واذا قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه واذا قام من الركعتین

رفع بکبرتہ و رفع ذلک ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہی مافعی کہ تحقیق ابن عمر ہی جس وقت کہ داخل ہوتی نماز
 میں بکبرتہ اور اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی اور جس وقت کہ سر کر فی اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی اور جس وقت کہ ہی سبح اللہ من حمد اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی
 اور جب بکبرتہ ہی دو رکعتوں ہی اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر ہی روایت کیا کہ حضرت نے
 اس طرح کیا روایت کی یہہ بخاری ہی **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ**
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ سَرَّاسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَعَلَّ مِثْلَ
ذَلِكَ دَفَنِي رَدَايَةَ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهَا فَرْعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حورث ہی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جس وقت بکبرتہ ہی اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی یہاں تک برابر کرتی اوکو بائیں کانو کی و جس وقت اوٹھاتی سر ہٹا کر کوع ہی پس کبھی سبح اللہ من
 حمد کہ تانی مانند اسکی یعنی دو نو تا تہمتہ برابر کانو کی اوٹھاتی اور بیچ ایک ایست کی یوں آیا ہی یہاں تک برابر کرتی دو نو تا نو کو اوپر کی جانب
 کانو کی ہی کی روایت کی یہہ بخاری ہی **فَعَلَّ جَانَا جَاهِي** کہ اوٹھانا نو تک اسو ہی تکبیر شکر می کہ مختلف فیہ ہی در میان ہمارا اور شکر
 کہ اور ہی یہہ ہی کہ حدیث میں زلفا دو نو جانب میں موجود ہیں یا تو یہہ ہی کہ ہی اوٹھاتی ہون گئی نہیں یا یہہ اول اوٹھاتی ہون گئی نہیں منسوخ ہوا بلکہ
 اب تہمتہ اوٹھاتی ہی ذکر کی جاتی ہیں تا حق ظاہر ہو جانا چاہا کہ ترمذی ہی جامع ترمذی میں دو باب لگی ہیں اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک
 رکوع کی اس میں حدیث میں عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گزری اور دو سہ باب لگی ہی کہ نہیں دیکھا گیا تہمتہ اوٹھانا گزردیک شروع نماز کی اس باب میں
 حدیث علیہ کہ عبد اللہ بن مسعود ہی لایا ہی کہ ابن مسعود ہی اپنی یاروں ہی فرمایا کہ ادا کی مینی ساتھ تہمتہ ہی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود ہی نماز اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی گزارا بل او راوی ہی باب میں کہا کہ برائے بن عازب ہی یوں ہے آیا ہی
 اور کہا ترمذی ہی کہ حدیث میں مسعود ہی حسن ہار ساتھ تہمتہ ہی قائل ہیں اکثر اہل علم صحابہ زین العابدین اور قول سفیان ثوری ہی او راہل کو فہم کا ہی
 یہ ہے اور جامع الاصول میں حدیث میں مسعود کی کو ابی داؤد اور نسائی ہی اور حدیث بار بن عازب کو ہی او راوی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود
 نے کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹھاتی دو نو تا تہمتہ ہی دو نو کند ہون کی نزدیک تک پہنچے عود کرتی اور ایک
 روایت میں کہ پہنچا اوٹھاتی اداں دو نو تکو یہاں تک فارغ ہوتی نماز ہی اور ابو داؤد ہی جو کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیحہ نہیں ہی احتمال کیا
 کہ مراد نہ صحیحہ ہونا ساتھ ہی علی بن عاصم کے ہودی پس ضرر نہیں کہ تا بیچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال کہتا ہی کہ ثابت کہنا حدیث حسن کا ہوا
 موافق ہوگی کہ ترمذی ہی کہا ہی اور حدیث میں بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسیکہ مقدمہ میں معلوم ہوا اور امام محمد ہی بیچ موٹا اپنی کی بعد
 از روایت مینی حدیث میں عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک مراد اوٹھاتی کی رکوع سنی ہی ہی کہا ہی کہ نسبت یہہ کہ کہ یہہ
 ہر جگہ ہی اور اوٹھتی میں لیکن رفع یدین سو ابتدا نماز کی لیکار ہی زیادہ ہوا اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی اور بیچ اسکی آثار بہت ہی میں بعد اسکی
 عاصم بن کثیر ترمذی ہی کہ اوٹھتی روایت کی اپنی باب گروہ العابدین حضرت علی کسی ہی ساتھ تہمتہ خود در روایات لایا ہی کہ حضرت علی رفع یدین
 سو اکبر اولی کی نہ کرتی ہی اور عبد الغزیز بن حکیم ہی لایا ہی کہ کہا دیکھا مینی ابن عمر نے کہ اوٹھاتی ہی تہمتہ بیچ اول تکبیر قشاح کی اور نہیں
 اوٹھاتی ہی سو او اسکے در مجاہد ہی روایت کی ہی کہ کہا اوٹھتی مینی پڑھی مینی نماز ہی بن عمر کی پس تہمتہ اوٹھاتی ہی مگر کبر اولی میں اور سو
 نے روایت کی ہی کہ دیکھا مینی عمر بن الخطاب کہ کہ نہیں اوٹھاتی ہی تہمتہ ہی مگر کبر اولی میں پس حضرت عمر اور علی و ابن مسعود اور ابن عمر
 رض کہ نہایت فرج حضرت ہی کہتی ہی جلیب کا علی عدم رفع پہر لوٹیں جو کچھ کہ خلاف اسکی نقل کریں اولی و لائق ساتھ قبول کی ہوا اور شکر

امام بن ابی حنیفہ دارقطنی سے اور ابن عدی سے نقل کی محمد بن جابر سے اوسنی حماد بن ابی سلیمان سے اوسنی ابراہیم سے اوسنی علقمہ سے اور
 عبد اللہ سے کہ ہاں ادا کی یعنی نماز ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی پس نہ اوٹھائی اور نہ ہونے کی اتہامی گمزدیکت
 نماز کی اور منقول ہے کہ صحیح ہوئی امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کی مکی من بیچ دارالخلافین کی پس کہا اوزاعی کی کیوں نہیں اتہام اوٹھاتا
 ہوتم نزدیکت کو ع کی اور سر اوٹھانیکے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب کہ صحت کو نہیں پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لیے
 میں کہچہ پہنچا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجھکو نہ رہی کی سالم سے اوسنی اپنی بات ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی اتہام جو وقت کہ شروع
 کرتی تھی نماز اور نزدیکت کو ع کی اور سر اوٹھانیکے اوس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجھکو حماد نے ابراہیم سے اوسنی علقمہ اور سوڈی کہ
 دونوں نے نقل کی عبد اللہ بن سوڈی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹھائی تھی اتہامی گمزدیکت شروع کرتی نماز کی پھر نہ عود کرتی تھی ساتھ
 کسی چیز کی اس اوزاعی نے کہا میں روایت کرتا ہوں نہ رہی سے کہ اوسنی نقل کی سالم سے اوسنی ابن عمر سے اور لو اوسکی مقابلہ میں روایت
 کرتا ہی حماد سے کہ اوسنی نقل کی ابراہیم سے اوسنی علقمہ سے یعنی یہ سنا دیکھتا ہوں ساتھ اوس سنا دیکھتا ہوں کہ عالی ہی کہاں پہنچی ہی پس ابو حنیفہ نے
 کہا حماد فقیہ نہ رہی سے اور ابراہیم فقیہ نہ رہی سے سالم سے اور علقمہ کہ ابن عمر سے یہ فقہ ہیں کہ چہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت محمد صلی
 اور سوڈی کہ ہی بہت فضیلت ہے اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہیں یعنی اسکی کیا تعریف کیجا دی کہ درجہ اور سکا پنج فقہ کی اور قرب کے ساتھ
 حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہے پس اوزاعی نے ترجمہ دی حدیث کو سبب علی جوئی سنا دیکھتا ہوں اور ابو حنیفہ نے اسبقت سے ہونی
 اظہار کی اور نہ سبب نکالی ہے ہی کہ راویوں فقہ کو ترجمہ دیتی ہیں غیر فقہوہر جیسکے اصول نہیں کہا گیا ہے اور یہ چہ بناہ شہر ہدایہ کی کہا ہے کہ
 عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ دیکھا اوٹھوں نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام میں اور اوٹھاتا تھا دونوں اتہامی گمزدیکت کو ع کی
 اور نزدیک سر اوٹھانیکے رکوع سے لیکر ابن زبیر نے کہا اسات کہ یہ ایک چیز ہے کہ کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکی ترک
 کیا یعنی جیسکے اوائل میں تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتہام اوٹھائی تھی اور حضرت
 نے ترک کی تھی تھی ترک لینی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا عشرہ شہر و جہین اوٹھائی تھی اتہام گمزدیکت شروع کرتی نماز کی اور جو
 مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیکت افسی کی اوس سے روایت کی گئی ہے عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا سالیانچہ ابن
 عمر رضی اللہ عنہ کی نماز ادا کی تھی اور برگزیدہ کیا میں کہ رفع یدین کیا ہونے نزدیکت شروع کرتی نماز کی عمل ساتھ حدیث کی ساقط ہوگا سلیسی کہ متعذر ہوا
 اصول حدیث میں کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کرے اسکا ثبوت اس حدیث کی ساقط ہوگا انتہی بت معلوم ہوا کہ اخبار اور اناج جانب تہ
 اوٹھائی اور نہ اوٹھائی کی دونوں کی ثابت ہیں اور ایک جماعت صحابہ غیر ہم کی خصوصاً ابن مسعود اور ابوالعباس نے اسکی بیچ جانب اتہام اوٹھائی
 ہیں محل اسکا سوا اسکی نہ ہوئی کہ کہیں ہم اوقات مختلفہ میں دونوں فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وجود میں آئی اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا
 اور شاداؤنکی منہی طرف سے ابن مسعود اور ابوالعباس نے اسکی ہی در طریقہ اذکار عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نے یہی ہی اختیار کیا ہم آپس
 عقیدہ پر ہیں اور علماء نے پہنچا رہی کی ساتھ سقاہ کی اتقا نہیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ حکم اتہام اوٹھانیکے منسوخ ہے سلیسی جیسابن عمر
 کو کہ راوی سے حدیث رفع یدین کہیں کہیں کیا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل برخلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے
 باوجود کثرت روایات اور اجادیت کی بنیابین واللہ اعلم تھی یہہ خلاصہ شرح منظر السعاده کا ہے چاکہ حضرت شیخ عبدالحی رح نے
 تصنیف کی ہے جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہوا زمین دیکھی ہے اور حاصل ذمکی تحقیق کا یہ ہے کہ ادا کی نزدیکت اتہام اوٹھائی

اور وہاں دو نو سنت ہیں لیکن نہ اوہما نہ انوکھا اولی اور اگر حج ہی و را در علماء حنفیہ فی کہا ہی کہ اہل ہند وہاں ہی نسخ ہوئی والہ علم و حدیث
 اناہ سراجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاذا کان فی ویزین صلواتہ کہ یہ بھض حتی لیستہ و قاعدہ رواہ البخاری
 اور روایت ہی ابوہنبلہ کہ تحقیق اوہون فی دیکھا جی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی ہی بس جو وقت ہوتی بیح طاق رکعت کی نماز ہی
 سے نہ کڑی ہوتی بیان تاکہ سید ہی بیٹھی ہی روایت کی یہہ بخاری فی وقت یعنی پہلی رکعت میں اور تیسری میں بعد نماز وہاں تک سجدی دو سجدہ
 بیٹھی ہی بعد اسکی وہی ہی ہی و سکو جائتہ رحمت کا کہتی ہی کہ شافعیہ کی نزدیکت ہی اور کثیفت اسکی شکل کیفیت بیٹھی کی ہی پہلی قدر
 میں اور بعد بیٹھی کی ساتھ دولونہا تہوئے تکلیف زمین پر گر کر اور وہی میں دنزد دیکھ نام الوضیفہ در امام احمد کی ساتھ روایت مختار کی یہہ
 بسببے ریکرن وغیرہ کی تہا لیس جو حاجت اسکی تہوا اسکی تخمین سنت نہیں در امام شافعی کی ہی حدیث ہی اور دلیل ہمار ہی حدیث
 البہرہ ہی کی کہ تندی ہی ہی لایا ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوہتی اور پشت قدموں کی یعنی بغیر اسکی کو بیٹھیں اور اگر چہ بعضی
 طرف سے حدیث کی صنعت ہیں لیکن صحیحہ الامل میں کذا قال الشرحین الام اور ابن ابی شیبہ میں مسعودی لایا ہی کہ وہ اوہتی ہی نماز میں
 اور پشت قدموں ہی کی بغیر اسکی بیٹھیں اور حضرت علی و حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر ہی ہی اسطرح لایا ہی در نعمان بن ابی
 عباس سے لایا کہ پایا میں بہت صحابہ کو کہ جب سر اوہاں ہی ہی دو سجدہ سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کسی اوہتی ہی جسکی ہوتی ہی بغیر اسکی
 کہ بیٹھیں اور در نماز اناس میں بہت ہیں بعضی حدیثین کہ خلاف اکل ہی میں محمود و دیگر میں اور ضرورت کی میں باح و کثرت
 وائل بن حجر لکرا ہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیه حیث دخل فی الصلوۃ کثیرۃ التختف ہنودہ ثم وضع
 یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیه من التویب ثم رفعہما و کبر و رفع فلما قال سمیع
 اللہ من جملہ رفع یدیه فلما سجدا سبح بین کفہ و سرواہ مستقیم اور روایت ہی وائل بن حجر ہی کہ تحقیق اوہتی
 دیکھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوہاں دو لونا تہا ہی او وقت کہ داخل ہوئی نماز میں تکبیر ہی پہرہ ہاں کے ساتھ کڑی اپنی میں پہرہ کہا
 ہا تہا پانا میں ہا تہا پہرہ پہرہ چاہا را وہ کیا یہ کہ کو رخ کرین نکالی دو لونا تہا ہی کڑی پہرہ اوہاں او دیکو اور تکبیر ہی پہرہ کو رخ کیا یہہ جسکی
 سبح اللہ سجود اوہاں اپنی دو لونا تہا پہرہ پہرہ کیا سجدہ کیا در میان دونوں انوں ہی کی روایت کی یہہ سلم فی وقت و ہاں کے ساتھ کڑی پہرہ
 ظاہر ہے کہ چا در میں ہاں کے او بعضوں فی کہا مراد یہہ کہ آستین میں ہا تہا چہاں لکھا ہی علماء فی کہ یہہ شاید بسببے ت جا رکھی تہا اوہاں
 و اپنی ہا تہا کا یا میں پر متفق علیہ ہی در میان اماموں کی مگر امام مالک سے نزدیک چہور ہی رکنا لونا تہا ہی اور جائز ہی ہا تہا پہرہ ہی لیکن امام
 ابوحنیفہ کی نزدیکت اکل ہی ہی ہا تہا کڑی ہی در امام شافعی کی نزدیکت برسببے کثیفت ہی اور چہرہ میں دونوں جانب میں ہی ہا تہا رکھا
 علماء فی کہ امر اس باب میں ہی ہی جو کچھ کہی درست ہی و ذاکل ہی شیخی رکنا لونا تہا کا یا اسببہ پر خاص کثرت ہا تہا میں ہا تہا اوہتین نہیں
 یعنی خاص لکھی چیز ثابت نہیں بلکہ دونوں طرح آیا ہی لیکن یہہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ فی جو کچھ کہ مقرر اوہتاد بیح صورت اسکی ہی اختیار
 کیا کہ و ذاکل ہی شیخی رکنا ہی در اس حدیث ہی معلوم ہوگا اوہاں کو وقت تکبیر ہی کی اور اوہاں تکبیر ہی نکال ہی ہی باح و کثرت
 سنہیل بن سعد قال کان الناس یومرون ان یصنع الرجل الید الیمنی علی ذمرا علی الیسری فی الصلوۃ رواہ البخاری
 اور روایت ہی سہل بن سعد ہی کہ کہا ہی لوگ حکم ہی جاتی یہہ کہ کہا ہی دمی ہا تہا و ہا تہا اوہاں میں ہا تہا ہی کی نماز میں روایت یہہ بخاری
 فی اس میں شمار ہی ہی کہ لاتی ہی کڑی ہوئی کو الکی جبار کی کہ اوہاں ہا تہا ہی ہی بلکہ ہا تہا کو ہا تہا پر کڑی اور سر چہا کڑی

بیتہ

صحیحہ فی روایت لانی داروین حلیت ابی حمید ثم فرغ فوضع یدہ علی ذکبتہ کانتہ قاض علیہما
در شریکینہ فتحا ہما عن جنبہ وقالہ ثم سجد فامکن انفہ وجہتہ الاخرض وحی ایدہ عن جنبہ
ووضع کفہ عن حد و متکبہ وقد تم بین فحدیدہ غیر حامل بطنہ علی شیء عن
نجدیہ حتی فرغ ثم جلس فافترش ریحلہ الیسی و اقبل صدر الیمنی علی قبلیتہ و وضع کفہ الیمنی علی ذکبتہ
الیمنی و کفہ الیسی علی ذکبتہ الیسی و اشار ید صیغہ یعنی السبایہ و فی آخری لہ و اذا اعد فی الشریکتین
فعد علی بطن قدمہ الیسی و نصب الیمنی و اذا کان فی الزاویۃ افضی بورکہ الیسی الی الاخرض
و آخرہ قد مینہ من ناحیہ و احدثہ اور روایت ہی ابی حمید ساجد سی کہ کہا ہے دس شخصوں کی صحابہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہ میں خوب جانتا ہوں کسی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہا صحابوں نے اس بیان کو کہا ابی حمید
نے کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کھڑی ہوتی طرف نماز کی و وہاں تو نا تہلہ نبی یہاں تاکہ برابر کرتی اور کو موٹہ ہوں
اپنے کئی تکبیر تہی پہر قرآن پڑھتی سپر تکبیر تہی اور اوٹھاتی دونو نا تہلہ نبی یہاں تاکہ برابر اوٹھاتی اور دونو کو موٹہ ہوں پھر
کہ پہر رکوع کرتی اور کھڑی دونو تہلیان اپنی ہٹوں پہر سیدہ کرتی کمر میں نہ چکا تی سرفرا اور نہ بلند کرتی یعنی بیٹھتا اور سرفرا
کھڑی پہر اوٹھاتی سر اپنا پس تہی سمع اللہ من حمدہ پہر اوٹھاتی دونو نا تہلہ نبی یہاں تاکہ برابر کرتی دونو موٹہ ہوں نبی کی در حالیکہ
سیدہ کھڑی ہوتی پہر تہی اللہ اکبر جکتی طرف زمین کی سجدہ کی پس در کھڑی دونو نا تہلہ نبی دونو ہٹوں اپنی ہی اور موٹتی اور کھڑی
یا زوایں کے یعنی اس طرح کہ اوٹھکیوں کے فہمہ کی طرف ہوتے پھر اوٹھاتے سر اپنا سجدہ سے
اور موٹتے بانیاں پاؤں سے یعنی بیٹھتے اور سپر پہر سیدہ ہوتے یہاں تاکہ
کہ پھر سرتے یعنی ہوجانی سر تہی طرف کھانی نبی کی در حالیکہ برابر ہوتی یعنی یہہاں تکبیر یعنی لفظ یعدل کی پہر سجدہ کرتی یعنی
تکبیر کرتی ہوتی پہر کسی اللہ اکبر اور اوٹھتی اور موٹتی بانیاں پاؤں پہر تہی اور سپر یعنی جلد سے راحت کرتی پہر اعتدال کرتی یعنی تہی سرتے
خاصہ جمع ہی یہاں تاکہ پہر تہی کھانی اپنی پہر کھڑی ہوتی پہر کرتی دوسرے رکعت میں مانند اسکی یعنی سوا کسی اللہ اور اوٹھ کر
شروع رکعت میں پہر جو وقت کہ کھڑی ہوتی در رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر تہی اور اوٹھاتی دونو نا تہلہ نبی کد ہوں تاکہ جسکے تاکہ تہی
تہی نزدیک شروع کرتی نماز کی پہر کرتی اس طرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہاں تاکہ جب تک تا وہ سجدہ کی کھڑی اسکی ہی سلام یعنی اخیر رکعت
کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بانیاں پاؤں پہر اوٹھتی کوئی پراور بائیں جانب اپنی کی پہر سلام پہر اپنی کہا
اور دس صحابوں نے کہ یہ کہتا توئی اس طرح ہی حضرت نماز پڑھتی اور ایت کی پہلو بود اور دارو داری ہی اور روایت کی تہی اور
ابن ابی ہشام نے اسکی اور کہا تہی ہی یہہ حدیث حسن صحیحہ ہی اربع ایک روایت ابی داؤد کی حدیث ابی حمید کسی یہہ آیا ہی کہ پہر رکوع
کیا پہر کھڑی دونو نا تہلہ نبی اور دونو نا تہلہ نبی کی گویا کہ کھڑی ہوئی میں اور کو اور مانند چلی کی کیا دونو نا تہلہ نبی کو یعنی
دور کیا کہنیت کو پہلو و سنی گویا کہنیاں مشایہ چلی کی ہوئیں اور پہلو نشا بہ کمان کی جسکے لگی کہا پس دور کیا کہنیت کو دونو پہلو و
آپ سے اور کہا راوی ہی پہر سجدہ کیا پس تہی اپنا کھڑی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پراور کیسے کیا دونو نا تہلہ نبی کو یعنی کہنیت کو
کو پہلو و دس ہی اور کھڑی دونو نا تہلہ نبی برابر موٹہ ہوں اسکی اور کشادگی کی در میان دونو نا تہلہ نبی کی نہ لگانیاں ہی ہی پیش نبی

کو کسی چیز پر زوالوں بنی سی بیان تاکہ فارغ ہوئی سجدوں پہ پہنچی ہر جہا یا بانیاں پاؤں بنا اور متوجہ کی نسبت دہنی پاؤں بنی کو قبلہ
کی طرف اور کہا دہنا ماتہہ و گہنشی دہنی کی اور بانیاں ماتہہ بنا اور بانین گہنشی کی اور اشارہ کی ساتھ اوگلی بنی کی یعنی سیاہ کی اور بیچ
اور روایت ہے داؤد کی یون ہی اور جو وقت کہ پڑھتی بیچ دو رکعتوں کی بیٹھتی اور بیٹھتی پاؤں بانین بنی کوئی دیکھ کر لڑتی دہنا بنا تو ایسا اور
جو وقت کہ ہوتی بیچ چوتھی رکعت کی لگاتی بانیاں کو اطراف زمین کی دیکھ کر لڑتی دو دو پاؤں بنی ایک طرف ہفت میں خوب بنا ہوں
تسے ناز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے معلوم ہوا اگر کوئی دعویٰ زیادتی علم کا موافق واقع کی وسطی ایک صلوات کے کر ہی بغیر نفاذیت
کے تو درست ہی اور پہر گہنشی ہی صحیح معلوم ہوا کہ گہنشی خرمیہ صحیحی ماتہہ اوٹھائی کی گہنشی ہی جیسا کہ نہ پہلے مالم لو حنیفہ کا ہی اور پس نہیں بانیاں
اور پیشانی کو زمین پر اس ہی معلوم ہوا کہ جودہ ساتھ ناک اور پیشانی کی دلوں کی کرنا چاہی کہ آنحضرت ہتیر موافقت کرتی تھی اور
اور حدیثیں ہی موافق آئی ہیں میں پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ گہنشی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دو زمین ہی رکھا بسبب نذر کی
مکروہ نہیں اور اگر بغیر نذر کی ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھے زمین پر اور ناک کبھی تو جائز ہی اجماعاً لیکن مکروہ ہی اور اگر ناک
بالعکس کیا یعنی ناک کبھی اور پیشانی نر کبھی پس جائز ہی بلکہ اہمست نزدیک مالم عظم کی اور نزدیک صلیحین کے نہیں جائز و علیہ الفتویٰ اور
اشارہ کی ساتھ اوگلی کی یعنی سیاہ کی سیاہی میں شہادت کی اوگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی بنی کی اس اوگلی کو اوٹھنا
تھی پہلی سکو سیاہی تھی کہ سب کے گالی کی میں سلام میں حکام سجدہ ساتھ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کی دسکو اوٹھائی میں پس اس
حضرت اشارہ کیا وقت پڑھتی کلمہ شہادت الخیات میں کہ وقت کہنی یعنی شہدان لالا کہ اوگلی اوٹھائی اور وقت اثبات
کے یعنی الا اللہ کہنی پر کہدی ہر حرف وی علی گہری و سکن واثنین من حجاز انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین
قام الی الصلوٰۃ رفع یدیه حتی کاننا یحییٰ منکبہ وحادا انہا مینہ اذنیہ ثم کثر رواہ ابو داؤد ورفی مردا یب فی
کہ یرفع انہا مینہ الی شجۃ اذنیہ روایت ہی دلیل بن حجر ہی یہ کہ دیکھا اوٹھوں فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت
کہ گہنشی سو طرف نماز کی اوٹھائی دو نو ماتہہ بنی یہاں تاکہ ہوتی متقابل دو نو موٹھ ہوں اوٹھکی اور اوٹھائی انکھوتی اپنی برابر کا
اپنی کی پہر گہنشی روایت کی یہہ بود و دنی اور بیچ ایک است بل داؤد کی یہہ ہی کلا دہناتی تھے انکو ٹھائی کا ٹون کی لوون تاکہ
یہہ حدیث ہی موافق ہے صلح جنیفہ کی ہی کہ گہنشی تھی جی ماتہہ اوٹھائی کی اور انکو ٹھائی کا ٹون کی لوون تک دہناتی تھی :
ح و سکن قبضۃ بن ہلک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فیما ُخدن شمائلہ
بیمینہ مرداۃ اللزمدی وابن ماجہ اور روایت ہی قبضۃ بن ہلک کہ وہ روایت کرتی میں باپ نے ہی کہ کہا تھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہمست کرتی ہماری پس پکڑتی بانیاں ماتہہ بنا ساتھ دہنی ماتہہ بنی کی یعنی قیام میں روایت کر
یہہ تندی اور ابن ماجہ بنی وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل اقصیٰ فی المسجد ثم جاء فسلم علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعد صلواتک فانک لم تصل فقال علمتی
یا رسول اللہ کیف اصلي قال اذا توجهت الی القبلة فکبیر ثم اقرع بائم القران وما شاء اللہ ان تقرؤ
فاذا رکعت فاجعل رکعتک علی رکبتیک و مکن رکوعک و امدد ظہرک فاذا رکعت فاقم صلبک
واقم راسک حتی ترج العظام الی مفاصلها فاذا سجدت فمکن للشیء فاذا رکعت فاجلس

عَلَى فِعْرِكَ الْبَشَرِي ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتَّى تَطْمَئِنَّ هَذَا لَفْظُ الْمَصَائِرِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
مَعَ تَغْيِيرٍ لِبَسِيرٍ وَرَوَى الثَّرْمِذِيُّ وَالشَّيْخِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلثَّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ
كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِيمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ فُزَانٌ فَأَقْرَأْ وَلَا فَاحِمْ اللَّهُ وَكَبِّرْ هُ
وَهَلِةٌ ثُمَّ اسْرُكْعْ اورد روایت ہی غائبین رافع سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی سجدین بہر کیا پس سلام کہتی تھی صلوات
علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہر پڑھ نماز پڑھی سو اٹھی کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس کہا اسنی سکھلاؤ جو کلامی رسول اللہ کی
کہ کس طرح پڑھو نہیں نماز فرمایا جو وقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس لہذا کہہ بہر پڑھ سورہ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑھی تو پھر
سورہ فاتحہ کی ساتھ اور سورہ جو چاہے پڑھ پس جو وقت کہ رکوع کر ہی پس رکھ پڑھی تا کو تا کو اپنی زانو و سپر اور پھر رکوع اپنی میں اور
پہلا اور برابر رکھ پڑھ اپنی کو پس جو وقت اوٹھا وہی تو سر اپنا پس سجدہ ہی کہ بیٹھ اپنی اور اوٹھا سر اپنا یعنی سید اکبر ابو یہان کے
پہر آویں بتیان طرف اپنی جوڑوں کی پس جو وقت کہ سجدہ کرتو پس پھر وسطی سجدہ کی پس جو وقت اوٹھا کی تو سر اپنا پس بیٹھ اور پھر
ران اپنی کی بہر کہ یہ بیچ ہر رکوع اور سجدہ کی یہاں تاکہ اطمینان کہتو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ میں یہہ لفظ میں مصباح
کے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ساتھ تہوڑی تغیر کی در روایت کی ترمذی اور نسائی نے منعی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی
میں یوں آیا ہی کہ کہا جو وقت چاہی گو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کی پس صورتو جیسا حکم کیا جو اللہ نے ساتھ و سکی بہر کلمہ شہادت پڑھ یعنی جیسا
کہ وضو کی بعد پڑھنا آیا ہی کہ پڑھی فضیلت رکھتا ہی یا معنی شہد کی یہہ بین کہ اذان کہہ پھر اچھی طرح نماز ادا کر کے اقامت کی بیٹھتی ہیں کہ
بکیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیری قرآن اپنی یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد لہ کہہ اور اللہ کہہ پھر رکوع
ف اس سی معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہ ہو سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر بحامی قرآن کی پڑھی جیسے کہ کوئی مسلمان ہو انور
نماز کی نیکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی ہند رکہ نماز میں پڑھنا فرض ہی اور اس عرصہ میں اگر یاد نہ ہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل
کر ہی جو حسن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنیٰ مثنیٰ
تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتُخَشَعُ وَتُضَمُّعُ وَتُمْسَكُنْ ثُمَّ تَقْتَضِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى الرِّيَاحِ مُسْتَقْبِلًا
بِطَرَفَيْهِمَا وَجْهَكَ وَقَوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّابٌ وَكَذَّابِي رِوَايَةٌ فَهِيَ خَدِجٌ رَوَاهُ الثَّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی فضل بن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو رکعت ہی اشحات ہی بیچ ہر دو رکعت کی در خوشوع
ہے اور عاجزی ہی اور ظاہر کہ ناخبر می گاہی پھر اوٹھا تو دونو تہل پڑھی کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ تقنع یعنی کہ یہہ کہتی تھی حضرت
اور مرد کہتی تھی اس قول ہی یہہ کہ لیند کہ تو اذکار کو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کہ تو لا اہو تہلیان دونو تا تو کی منہ اپنی کی یعنی جیسا
کہ ادب عاکا ہی اور کہ تو ای رب سید امی رب ہر ہی و جس شخص نے کیا یہہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعائے کی پس وہ شخص یا نماز و سکی
الئے اور ایسی ہی یعنی ناقص ہے اور ایک روایت میں یوں ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نے ف نماز دو رکعت ہی
یعنے نماز نفل میں فضل یہہ ہی کہ دو رکعت پڑھی خواہ دن ہو خواہ رات نام شامنی ہی ہی عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک چار
چار رکعت فضل میں رات میں ہی اور دو میں ہی اور صاحبین کی نزدیک تین دو دو اور دو میں چار چار رکعت فضل میں دلیل امام
شامنی کی تو ہی حدیث ہی در صاحبین نے قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ صحت کو پہنچا ہی کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑھتی تھی اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑھتی تھی اور یہ بھی ہے کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے بسبب در تک پہنچنے کی وجہ سے عبادت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے فصل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو رکعت سے مراد اس کی پہلی رکعت کا نصف طاق نہیں بلکہ دونوں درجہ دو رکعتیں ہیں یعنی عجزی کرئی ہے باطن میں اور تضرع عاجز کرئی ظاہر میں **ح الفصل الثالث** فصل تیسری عن سعید بن الحرث بن المغلی قال قال صلی اللہ علیہ وسلم **بِحکمہ یکتبیر حین مرفع رأسہ من السجود وحین لیجأ وحین مرفع من الرکعتین** وقال **هلک اراکیت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری** روایت ہے سعید بن حارث بن علی سی کہ کہا نماز پڑھا کر جو کہ ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر وسوقت کہ اوٹھا یا سہل بنا سجدی اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوسوقت کہ اٹھی اور رکعت پڑھ کر اور کہا اسطرح دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری فی مقصود یہ کہ امام سب تکبیر میں پکار کر کہی اور صاحبین نے چند تکبیر میں الفاظ بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے ہی بیان کیں اور بیچ روایت ہمیں کی ذکر تکبیرات کا پہلی یا ہی کیا گیا ہے باغایب ہی ابو ہریرہ میں داک نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہیں تکبیرت شرع نماز کی اور کوع کی بیان کی سنا حدیث **ح** عن عکرمة قال صلی اللہ علیہ وسلم **خلف شیئہ بکلمة فکلمة ثنتین وکثیرتین تکبیرة فقلت لا یبن عبا میں انہ احق فقال لعلتک امانک سنتہ ابي القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری** اور روایت ہے عکرمة سی کہ کہا نماز پڑھی میں ہی پکار کر پڑھی کی یعنی ابی ہریرہ کی کہ میں پس کہیں یا میں تکبیر میں پس کہا میں واسطی ابن عباس کے تحقیق یہ شخص احق ہے پس کہا ابن عباس نے کہ کری تجھ کو ان تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے روایت کے یہ بخاری فی مقصود یہ تکبیر میں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریر ہے اور مردان اور نبی میں یہ تکبیر میں پکار کر کہی چوتھوں میں نہیں پکار کر کہی ابو ہریرہ کی پکار کر تکبیر میں کہی ہے **ح** وعن علی بن الحسین مرسلًا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکتبیر فی الصلوة کما خفض ورفع فلم یزل تکبیرا لصلوة صلی اللہ علیہ وسلم حتی لقی اللہ رواہ مالک اور روایت ہے علی بن حسین بطریق رسال کی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کبھی نماز میں جب تک کہ یعنی رکوع مسجد میں اور اوٹھتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ و قیام کی پس ہمیشہ رہی یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات پائی روایت کی یہ مالک **ح** وعن علقمة قال قال النابن مسعود الا اُصلی بکم صلوة فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی لکم یزعم بدیہ الا مرة واحدة مع تکبیر الا فتیاح رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی وقال ابوداؤد کینس ہذا صحیح عن علی بن ابی طالب اور روایت ہے عکرمة سی کہا کہ واسطی ہماری ابن مسعود نے کیا ہے پڑھا کر جو کہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھی اور وہاں ہی دو نماز تہا میں مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرئی نماز کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ابوداؤد نے یہ صحیح نہیں اور اس معنون کی **ح** ترمذی نے دو باب لکھے میں اول تو رفع یدین میں اور دوسرے باطلیم رفع یدین میں اور اس دوسری باب میں یہ حدیث لایا ہے اور کہا کہ اس مقدمہ میں برابر بن عازب سے ہے حدیث اسی ہے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکی فائل میں بہت صحابہ و تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے ہے ہی لیکن ان عبد اللہ بن مبارک سے پہلی باب میں نقل کیا ہے کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہے

ابن مسعود کی حدیث صحیح عدم رفع یدین کی ثابت نہیں اور سوائے اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی جبار اور انار نسبت میں جبار صحیح
 مذکور ہو میں : **وَعَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ**
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ رواه ابن ماجه
 وسلم جس وقت کہ کھڑی ہوتی طرف نماز کی سانس ہی ہوتی قبلہ کی اور اوٹھاتی ہاتھ پٹائی اور کہتی صد کہ بڑی روایت میں یہ ہے بن جبرئیل **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ فِي مَوْجِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ قَامَ سَأَلَ الصَّلَاةَ
فَلَمَّا سَأَلَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قُلَانِ الْاَلْتَمَعِي اللَّهُ الْاَلْتَمَعِي لَيْفَ نَضَمِي رَأْسَكُمْ تَرْتُونَ
أَنَّهُ يَخْفَى عَلَى سَنِيٍّ عِمَامَاتُ الصُّعُونَ وَاللَّهُ ابْنِي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رواه أحمد
 اور روایت ہے اہل ہیرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اوجہ اخیر صرف ایک شخص تھا میں میری طرف
 پڑھتا تھا نماز میں جب سلام پہرا دیتی پکارا اور سکو نیمہ خد صلی اللہ علیہ وسلم نے ای فلائی کیا نہیں ڈرنا تو اللہ سے کیا نہیں دیکھتا تو
 کس طرح پڑھتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہ کہ پوشیدہ ہوتی ہی مجھ پر کوئی چیز اس چیز سے کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق
 میں البتہ دیکھتا ہوں بھی اپنی ہی جیسا کہ دیکھتا ہوں اگلی اپنی ہی روایت کی یہاں حدیث میں ہے دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 آگے اور پیچھے ہی بطریق خرق عادت یعنی معجز کی تھا ساتھ وحی یا الہام کی اور کہی کہی تھا ہمیشہ اور موندگی یہ حدیث ہے کہ جب اللہ نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم ہوا کہ کہاں گئی منافقوں نے کہا کہ مجھ کہتا ہے میں خبر آسمان کی پہنچا ہوں اور یہ نہیں جانا کہ اوپر
 اوسکی کہاں ہی میں فرمایا حضرت نے و اللہ نہیں جانتا میں مگر جو کہہ کہ معلوم کر وادی جگہ پروردگار میرا اب دیکھا یا جگہ پروردگار میری
 لئے کہ وہ ایسی ایسی جگہ ہی اور ہمارا دوسکی ایک بک رحمت کی بنا میں اگلی ہوئی ہی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ میں بشر ہوں نہیں جانتا میں
 بغیر معلوم کردانی حق کی اسن یوانگنی بھی کیا ہی لی حالت نماز فضل و در علی حالتوں حضرت کی تھی ظاہر ہونا حقائق آسکا اور مظلم
 ہونا اور اس حالت میں بہت کامل تھا اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا کائنات سے نہ تھا یعنی حالت حضور میں اور چیز میں حضرت سے
 پوشیدہ ہوتی نہیں حضور کا ملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ نے کہا ہی کہ نماز مقام کثرت اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور اعتراض
 کا اور بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کی دونوں موند ہوں کی درمیان میں دوسرا نہ ہی اولیٰ ہی دیکھتی تھی یہ بات غریب
 اور روایت صحیحہ میں ثابت نہیں **أَبَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ** باب ہی بیچ بیان و سچیز کی کہ پڑھی بعد
 تکبیر تحریر کہ **ف** صحیح حدیثوں میں دعائیں اور ذکر کار کہ بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوئی میں مثل وجہت آخر تک کی اور بیچ
 اللهم اور سوار اولیٰ صحیح پڑھنا اور نماز دیکھا فقیہ کے بیچ قرآن اور اول کی سب سے ہی بالعضل اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور
 کے فقط سبحانک اللهم آخر تک پڑھی اور جو کہہ کہ سوا اسکی روایت کیا گیا ہی محمول دین اول کی ہی یعنی نفلوں میں حضرت
 پڑھتی تھی کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللهم اورانی وجہت دو لو پڑھی اور مختار طحاوی کا ہی ہی ہی ایجازی
 اختیار کرتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللهم کی پڑھی یا پہلی اور سکل و شہود ہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللهم کی پڑھے
فصل الأول فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَسْتَبِينَ التَّكْبِيرَ وَبَيْنَ التَّكْبِيرِ لَسْتُ كَأَنَّكَ تَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ

الْقَرَأُ مَا تَقُولُ قَالَ اقْرَأِ اللَّهُمَّ بِإِسْمِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مَنَ لِحَطَايَا كَمَا تَقْنِي الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالشَّلْوِ وَالْبَرَكِ مُتَّقِنٌ عَلَيْكَ

روایت ہی الی ہر یہ رہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب یہی یعنی پکار کر نہ پڑھتی درمیان تکبیر و درمیان قنوت کی جب یہاں
پس کہا یعنی فرمان ہر باب میرا تہا ہی اور ان سیرا ہی رسول خدا کی پوجتا ہوں میں تسی جب یہی تہا ہی کو درمیان تکبیر و درمیان قنوت
کہ کہ کیا تہی ہو تو او سین فرمایا کہتا ہوں میں بالہی دوری ڈال درمیان سیر اور درمیان گناہوں میری کی جسیکہ دوری کہی
تو میں درمیان مشرق اور مغرب یعنی بہت بخش گناہ میری بالہی پاک کر چکو گناہوں ہی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفیدیل ہی یعنی خوا
پاک کر گناہوں ہی بالہی دہو ڈال گناہ میری ساتھ پانی اور برت اور اولوں کی روایت کچھ بخاری اور مسلم نے ف اخیر کی جملہ ہی مراد
یہہ ہی کہ پاک کر چکو گناہوں ہی ساتھ طرح طرح کی بخشوں کی پس یہاں جبالغہ منظور ہی بخشش میں ان چیزوں دہونا حقیقتہ ہنہیں
مراد ہی : وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي رِزَاةٍ كَانَتْ أَيْ الصَّلَاةَ كَبَّرَ
ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ
سَرِيٌّ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي
إِلَى خَيْرِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا أَحْسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ لَبِّيكَ وَ
سَعْدِيكَ وَالْحَمْدُ كُلُّهَا فِي يَدَيْكَ وَالشُّكْرُ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ تَبَارَكْتَ وَقَعَلَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُو
الْيَكُ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمِعْتُ وَبَصَرِي وَبِحُجِّي وَعَظْمِي
وَعَصِيَّ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَادَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا أُمِدَّ مَا نَشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ
وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُدِ وَالتَّسْلِيمِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي زَوَابِيهِ
لِلشَّافِعِيِّ وَالشُّرَيْكِيِّ وَالْمُهَذَّبِيِّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ

اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیوت کہ
کہ ہی ہوں ہی طرف نماز کی اور ایک روایت میں یہہ ہی کہ ہی حیوت کہ شروع کرتی نماز خدا کی تہی سب کچھ کی متوجہ کیا یعنی منہ اپنا
در اسطی و سکی کہ یہ کیا آسمانوں اور زمین کو درخالیکہ متوجہ ہوں اولوں طرف حق کی در سیرا ہوں وین باطل ہی اور نہین میں
شُرک کر نیوالوں ہی تحقیق تہا ہی اور عبادت میرا اور زندہ رہتا میرا اور زنا میرا اسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالموں کا تہا ہی
کو ہی شُرک سکا اور ساتھ ہی حکم کیا گیا ہوں میں و میں ہوں مسلمانوں ہی بالہی تو بادشاہ ہی تہیں کو ہی محبوب و مکر تو ہی پروردگار
سیرا اور میں بندہ تیرا ہوں ظلم کیا ہی نفس اپنی پر اور اقرار کیا ہی ساتھ گناہ اپنی کی یعنی اور تو ہی فرمایا ہی کہ جو بندہ

گناہوں کا اقرار کرنا ہوا اوی سیری درگاہ میں بخشون میں و سکو پس بخش و اسی میر گناہ میری سار سلیسی کہ نہیں بخشنا گناہوں کو مگر تو اور
 راہ دکھا مجھ کو واسطی بہترین اخلاق کی راہ نہیں کہا تا واسطی بہترین مخلوق کی کوئی مگر تو او بہتر مجھ سے اخلاق بدخصی میں بہتر تاجہ سی
 اخلاق بد مگر تو حاضر ہوں خدمت تیرے میں اور حکم بجالاتی تیرے میں اور خیر تمام بیچ ہاتھ تیرے کی ہی اور برائی نہیں نسبت کے جاتی طرف تیرے
 میں قائم ہوں ساتھ فوت تیرے کی اور رجوع تیری طرف کہتا ہوں بابرکت ہی تو اور ملنے ہی تو یعنی عقل کی کتنے ذات اور صفات تیری
 کو نہیں پہنچے بخشش گناہوں تیری اور تو یہ کہتا ہوں طرف تیری اور جس وقت کہ کوع کرئی حضرت کہتی یا الہی واسطی تیری رکوع کیا
 معنی اور ساتھ تیری ایمان الایمان اور واسطی تیری اسلام الایمان عاجزی کی واسطی تیری شنوائی تیری اور بیعت تیری اور
 گودی تیری اور پٹی تیری اور پٹی تیری پس جس وقت کہ اڑھائی سر اپنا کہتی یا الہی ہی رب تباری تیری ہی ہی حمد ہی آسمانوں بہ اور
 زمین بہ اور بقدر ریزہائی اوس چیز کی کہ در میان نکلی ہی اور پہرائی اور چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بغیر آہان
 اور زمین وغیرہ کی اور معدوم چیز میں جو پیدا کرنی چاہی اور جس وقت کہ سجده کرئی کہتی یا الہی تیری ہی ہی سجده کیا یعنی اور ساتھ تیری ایمان
 الایمان اور تیری ہی ہی سلام الایمان سجده کیا معنی تیری ہی واسطی و سکی کہ پیدا کیا اسکو اور صورت دی اسکو اور کھولی کان اسکی اور کھول
 اسکی بہت بابرکت ہی اللہ سیکرین پیدا کرنا پھر توئی آخر اور چیز کی کہ کہتی در میان احمیات و سہلام کی یہ دعا یا الہی بخش تیری وہ گناہ
 کہ گئی کسی میتی اور جو چچی کسی میتی اور جو پوشیدہ کسی میتی اور جو ظاہر کسی میتی اور جو کہ زیادتی کی میتی یعنی اعمال میں اور خراج کرنی مال میں
 اور دو گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی او کو محسوس تو ہی آگئی کرنی والا جسکو چاہی بندوں میں ہی قدر اور عزت میں اور تو ہی سچی ڈالنا اسکو
 چاہی نہیں کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ مسلم فی اور بیچ روایت شافعی کی بعد لفظی بیک کی لولن یا ہی دفتر منسوب میں طرف تیری
 اور ہدایت کیا گیا وہ ہی کہ جسکو ہدایت کیا توئی میں قائم ہوں ساتھ فوت تیری کی اور رجوع طرف تیری کہتا ہوں نہیں نجات تیری اور
 نہیں پناہ مگر طرف تیری بابرکت ہی **توف** اور برائی نہیں نسبت کی جاتی طرف تیری یعنی ازراہ ادب اور تعظیم کی اگر چہ سب تیری ہی
 سے ہی اور حقیقت میں چہ پیدا کرنی کی برائی نہیں ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی میں سکتے ہیں برائی اگر ہی تو مخلوق قائم ہی
 جسیکہ فرما میں شراخلوں یعنی پناہ مانگتا ہوں برائی مخلوق کی سی اور بعضی کہتی ہیں کہ معنی التیسر لیک کے یہ ہیں کہ شرمین نزدیک
 کر نیوالی طرف تیری کہ اوس ہی تیری درگاہ میں نزدیک حاصل کیجا دی یا شہر نہیں چڑھتی طرف تیری یعنی مشبول نہیں ہوتی جسکے
 فرما یا اللہ الصعد الکلم الطیب یعنی اوسکی طرف چڑھتی ہیں یا میں پاکیزہ روح : **وَعَنْ اَنْسَلَانَ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَالَ**
حَفْزَةُ النَّسْفِ قَالَ اللَّهُ اكْبِرُ اللَّهُ اكْبِرُ اللَّهُ اكْبِرُ اللَّهُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَمَا أَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ
قَالَ أَقِيمُوا النَّكْمَ بِاللَّكْمِ فَأَقَامَهُ الْقَوْمُ فَقَالَ أَقِيمُوا النَّكْمَ بِاللَّكْمِ فَأَقَامَهُ الْقَوْمُ فَقَالَ أَقِيمُوا النَّكْمَ بِاللَّكْمِ فَأَقَامَهُ الْقَوْمُ فَقَالَ أَقِيمُوا
فَقَالَ رَجُلٌ حَدَّثَ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَعَلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ انْتِي عَشْرًا كَمَا يَنْتَدِرُهَا أَيُّمُ يَوْفَعِي رَاوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی انس سے یہ کہ آیا ایک شخص میں داخل ہوا صمت میں اور تحقیق چڑھتا تھا اسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑھی سب تعریف
 واسطی اسکی تعریف بہت پاکیزہ برکت کے گئی اور میں پس جیے کہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کہا کون تم میں ہی کہتی ال
 تھا ان کلموں کو پس چپ سے قوم یعنی جو کہ حاضر ہی لحاظ اسکی کہ شاید سہمی خطا ہوئے کہ اس کے سبب کسی خطاب
 و عتاب کے گئی پھر فرمایا حضرت فی کون تھا تم میں ہی کہنیو الا ان کلموں کو پس چپ سے قوم پھر فرمایا حضرت فی کون تھا تم میں کہنیو الا ان

کلمہ کو جس میں تحقیق اور سچائی نہیں ہے قیامت کی بات میں کیا ہے۔ یہ شخص نے کہا کہ آیتا میں اور تحقیق چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہی میں یہ کلمات میں فرمایا حضرت عمر
تحقیق دیکھی میں بارہ فرشتی جلدی کر رہی تھی ان کلمہ کو کہ کون اور نہیں ہی اور کہا کہ لجا وی اور کلمہ یعنی جتا بل ہی میں روایت کی یہ ہمہ سلم نے
ف اور شخص نے جو ذکر دم چڑھنی کا کیا بیان واقع تھا الا بیچ کہی ان کلمات کی اعذار کر سکی اور اس دخل نہیں رکھتا بیچ نہ
الفصل الثانی فصل دوسری **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **لا اذ**
افتخ الصلوۃ قال سبحانک اللہم بحمدک وتبارک اسمک وتعالی جسدک ولا ائله غیرک
رواہ الترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجہ عن ابی سعید وقال الترمذی **هذا حدیث لا یخرجه**
الاصحاب وقد **کریم** فیمن قبل حفظہ روایت ہائے کہ ہا تھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ شروع کرتی نماز کہتے ہا کہ ہی تو یا اہم
اور یا کی بیان کرنے میں ہم تہہ تعریف تیری کی اور بار برکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیری روایت کی
ترمذی اور ابو داؤد ابن ماجہ ابی سعید اور کہا ترمذی میں یہ حدیث نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت حارث کی ہے
اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اسکی بسبب اسکی طبعی روح شافی میں کہا ہی کہ یہ حدیث حسن شہوری عمل کیا ہی ہے ہر خلفا
راشدین میں عربین خطابت اور یہ حدیث مسلم میں ہی ہی تھی اور بہت ہی تعریف اس حدیث کی تعویث میں کی ہی جو چاہی
دیکھ لے **عن جابر بن مطعم** انہ ذای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **صَلُّوا عَلٰی**
قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا **اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا** **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ**
كَبِيْرًا **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَبِيْرًا** **وَسُبْحَانَ اللّٰهِ تَكْوِيْنًا** **وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُرِيْرِ**
نَفْعِي **وَهِيَ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيْہ** **اَلَا اِنَّهٗ لَمُرِيْدٌ كُوْرٌ** **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَبِيْرًا** **وَذِكْرٌ فِى الْخُرْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُرِيْرِ** **وَقَالَ**
عَمْرُو نَفْعِي **الْكِبْرُ وَنَفْعِي** **الشَّيْخُ وَهِيَ الْمُرِيْرَةُ** اور روایت ہی جیسے میں مطعم سے کہ تحقیق ادھون میں دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلی نماز کہتی تھی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اور بہت بڑی بڑی اور بہت بڑی بڑی اور بہت بڑی بڑی اور تعریف ہی واسطی اللہ
کے بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور یا کی بیان کرنا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ
میں بار یعنی حجان اللہ بکرہ و صیلا کو ہی ہیں بار پڑھتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کی شیطان سے تکبر اسکی سنی اور
شعرون اسکی سنی اور وسوسہ اسکی ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں مگر ابن ماجہ میں نہیں ذکر کیا لفظ والحمد لہ کثیرا کا اور
ذکر کیا بیچ آخر اسکی من الشیطان ارجہم اور کہا حضرت عمر نے لفظ شیطان کا کہہ ہی اور لفظ اسکا بیٹین میں اور ہذا اسکا جنون
مراد لفظ شیطان سے تکبیر اور خود پسند ہی کہ آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبیر کہ تا ہی اور اسکو اسکی نظر میں اچھا کر کہ دیکھنا
ہے گو یا کہ تکبیر او میں ہونکتا ہی اور مراد لفظ سے کہ معنی دم کر سکی ہی سحر کہا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اس کی کوتاہی اور یہ
مغنی مناسب ترین ساتہ قول اللہ تعالیٰ کی ومن شر الفئات فی التقد کہ مراد ذاتا سے عبور میں سحر کنوا یا ان ہیں اور بعضوں نے
کہا کہ مراد لفظ سے شعریہ مضمون میں کہ آدمی کی چین ڈالتا ہی اور اسکی منہ سے نکلتا ہی اسکو نا ہی اسذہبی منترون کی اور ان شعرون کہ
کہ جن میں جو مسلمانوں کی اور الفاظ کفر و فسق کی ہوں اور مراد ہنسی غیبت و طعن کرنا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہنر شیطان سے وہوسہ
اور اسکا مراد ہی جسبکہ ہنرات سے اسل نہیں اعوذ بک من ہنرات الشیطان موسیٰ اسکی مراد کہی ہیں پس یہ معانی جب مراد ہوں

کہ سننی اگر کبھی تین حدیث میں حضرت عمرؓ کی ثابت ہوں اور قول کسی اور کی کا ہوا اور اگر تفسیر کسی حضرت عمرؓ سے ہی صحت کو پہنچی کی تو ہر دو ہی
 سے ہوں گی نہ اور کچھ نہیں ہے : **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً**
إِذَا الْكَبْرُ وَسَكَنَتْ إِذَا فَرَعَهُ مِنْ قِرَاءَةِ عِبْرِ الْعَصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَصَدَقَهُ أَبِي بِنُ كَعْبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَسَدَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ خَشَوَةَ اور روایت ہی ہمزہ بن جندب کہ
 تحقیق روایتی یا در کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی دیکھی یعنی جب ہنا ایک جب ہنا جو وقت کہ بکیر تحریر کہہ چکتی اور دوسرے جہت ہنا جو وقت
 کہ خارج ہوتی پڑھنی غیر المعصوب علیہم ولا الضالین کیسی ہیں یہاں کیا اوسکو الی بن کعب روایت کی یہہ ابوداؤدنی اور روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ اور دارمی فی اننا سکی ف پہلی سکتی ہی مراد نہ ہنا کہ پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی در میان سب علی کی وہ سطلی پڑھنی اور
 کہ اور سکتہ دوسرے سنت ہی نہ ویکش فعی کی نامقصدی سورہ فاتحہ پڑھنا اور نہ سارعت امام کی ساتھ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور نہ
 حقیقہ اور مالکیہ میں یہہ سکتہ مکر وہ ہی ہے : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**
عَفَّضَ مِنَ التَّرَاكُفِ الْبِثَانِيَةَ اسْتَفْحَمَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَمْ يَبْكُ هَلْكَاءَ فِي حَيْضَةِ مُسْلِمٍ
وَذَكَرَ التَّحْمِيذِيُّ فِي أَفْرَادِهِ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی
 کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کہی ہوتی دوسرے کعت پڑھ کر شروع کرتی پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ جب ہی پڑھتا
 صحیح مسلم میں ہی اور ذکر کیا اوسکو حمیدی فی بیج کتاب ہر دو ہی کی در ہی طرح ذکر کیا جامع الاصول والی فی فقط مسلم ہی ف یعنی
 جب کعت کی بعد دوسرے شفعہ شروع ہوا تو جگاہہ تو ہم پڑھنی استفتاح کی ہی اپنی بیان کیا کہ جب دوسرے شفعہ شروع کرتی تو سکتہ واسطی
 پڑھنی وہاں ہی استفتاح کی نہ کرتی بلکہ پڑھنی شروع کر دیتی اور یہہ ہی احتمال ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ جب کبھی ہی ہوتی واسطی کعت دوسرے کی شروع
 کرتی پڑھتا الحمد کا بیج ہے **الفصل الثالث فی فضل تیسرے** **عَنْ جَابِرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْحَمَ الْكَبْرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ
وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِنِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ رَفَعْنِي سَبْعَ الْأَعْمَالِ وَسَبْعَ الْأَخْلَاقِ
لَا يَبْقَى نَسِيمَتُهَا إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ الشَّيْخُ اور روایت ہی جابر ہی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ شروع کرتی تھا الحمد
 کہتی پڑھتا ہی تحقیق نامیر ہی اور جوادہ میر ہی اور زندہ رہنا میر اور مرنا میر واسطی اللہ پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک و سکا
 ساتھ سبکی حکم کی گیا ہو نہیں اور میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الہی راہ دکھا مجکو واسطی بہترین اعمال کی اور بہترین خلقوں کی نہیں راہ
 دکھا تا واسطی بہترین اعمال اخلاق کی اگر تو بچا مجکو بڑی علموں ہی اور بڑی خلقوں ہی نہیں بچا نامیر ہی علموں اور بڑی خلقوں
 کہ تو روایت کی یہہ نسائی فی **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکھا ہی علمانی کہ یہہ بات خاص حضرت ہی کی لٹی ہی کہ اول
 سے اسلام اور نہیں کا ہی کہو کہہ ہر غیر سابق ہوتا ہی اسلام میں ہی امت بیز اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں کہیں اور سوا
 حضرت کی اور یہہ بات درست نہیں آئی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضوں نے کہا ہی کہ ناما نس ہی فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہہ ہی
 کہ اگر قصد تلاوت آیت قرآنی کا کری نہ خبر دنیا حالت اپنی ہی تو ناما نس فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر میں جملہ کو خبر اور

اور مقتود الشاہ محمد مراد ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہوا ایک جبر کہتا ہی جسیکہ تا بعد اربادشاہون کی وقت وترتی
طرک کی کہتی ہن جو حکم ہوا اور پہلی جو فرمان برداری کرونگا میں ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور الشافعی اور اطاعت کا ہی والی سلم
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَرَّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَجَهَّتْ وَجْهِي لِلَّذِي قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِينًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ
الْآيَاتِ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَدِيثِكَ
ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةَ النَّسَاءِ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہری ہوتی پڑھتا
نفل کہتی السبیت پڑا ہی متوجہ کیا یعنی مندر بنا وسطی و سکی کہ پیدا کئی آسمان اور زمین در حالیکہ من توجہ کرنا الاہون اور زمین ہن
شکر کئی اور ذکر کی حدیث اتند حدیث جابر کی مگر یہ کہ کہا محمد بنی وانا من المسلمین یعنی اور جابر بنی وانا اول المسلمین کہا ہا ہا یہ کہا یا الہی
تو ہی بادشاہ ہی نہیں کوئی مہبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجھ کو پڑھتی قرآنہ یعنی بعد عود و سبلہ کی روایت کی یہہ تسائی بنی
بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ باب قراءۃ کا بیچ نماز کی **ف** قراءۃ نماز میں نزدیک سب علما کی فرض ہی نزدیک شافعی
کے ساری نماز میں اور نزدیک لکے تین رکعت میں باعتبار لاکر حکم الکحل کی اور ہمار سی نزدیک دو رکعت میں در نہ سب نام احمد کا
قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت میں موافق ہمار سی اور نزدیک حسن بصیری اور نزدیک ایک کت میں فرض ہی ہ
ح: الفصل الأول فصل پہلی عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرءه بفاتحة الكتاب متفق عليه وفي رواية لمسلم لمن لم يقرأ
بأمر القرآن فصاحداً روایت ہی عباد بن صامت کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبین ہوتی نماز پوری اور
شخص کہ نہ پڑھی الحمد روایت کی یہہ بخاری سلم بنی اور ایک وایت مسلم کی میں یون کہ نہیں ہی نماز اور سکی کہ نہ پڑھی الحمد اور زیادہ
اور **ف** یعنی الحمد اور ساتھ اسکی کچھہ و زہبی پڑھنا ضروری سند کئی ہی ساتھ اس حدیث کی امام شافعی بنی اور احمد بنی بیچ ایک
روایت کی ویر فرضیت پڑھنی فاتحہ کی نماز میں اس ہی کہ نفسی کی نماز کی اس کی کہ فاتحہ پڑھی اور نزدیک تاری نفسی نکال کی ہی یعنی
غیر اسکی نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہمار سی قول اللہ تعالیٰ کا ہی فاتحہ انا تیسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت
نے سبے ایک عربی کو فرمایا اور انا تیسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو ساتھ تیری قرآن ہی پس فرض کہ نماز بغیر اسکی روا
ہو پڑھنا ایک آیتہ باتین آیتہ کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوا اور سکی اور کچھہ در پڑھنا فاتحہ کا واجب کہ نماز بغیر اسکی ناقص
ہوتی ہی **ح: وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بأم القرآن**
فهي خدك ثلاثاً غير تكلم قبيل لا في هريرة أنا نكون وراء الإمام قال اقرأ بها في نفسك فإني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قممت الصلوة بيبي ودين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فإذا
قال العبد الحمد لله رب العالمين قال الله تعالى محمد بن عبداً وإذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى انني على عبدي
وإذا قال مالك يوم الدين قال مجدي عبدي وإذا قال إياك نعبد وإياك نستعين قال هذا بيني
و بين عبدي ولعبدي ما سأل فإذا قال إهدنا الصراط المستقيم صراط

الَّذِينَ انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين فَاكْ هَذَا الْعَيْدِي وَعَيْدِي مَا سَكَانَ رُوَاةُ هَذَا
اور روایت ہی الی ہر ہرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ نماز پڑھی اور پڑھی اور میں نے محمد پس وہ نماز ناقص سے
کہا اسکو تین بار نہیں پوری ہوتی پس کہا گیا وہ اعلیٰ البہرہ کی تحقیق ہوتی ہیں انہی میں ہی امام کی یعنی جسے بیہوش نہیں کہا اور ہونے پڑے وہ تو اسکو
اس ہتہ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تھی فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ تقسیم کی یعنی نماز درمیان اپنی اور
بندی ہے کہ آدھوں آدھ یعنی حمد ثنا میری ہی ہے اور دعابندی کی لپی اور وہ اعلیٰ بندی میری کی ہی جو مانگی پس جب کتابی بندہ اچھلے
رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندی میری فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھ پر
میرے ہی فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ ملائیم الدین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تنظیم کی میری بندہ میری فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ ایاک
نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی ہی ہے اور ہر دو مانگی بند
کے ہی ہے اور وہ اعلیٰ بندی میری ہی جو مانگی یعنی رواؤسکی کہنا ہوں اور جو وقت کہتا ہی بندہ ایدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وہ اعلیٰ بندی میری کی اور وہ اعلیٰ بندی میری کی جو مانگی روایت کی ہی ہے مسلم فی کہ تقسیم کی ہی
نماز اور نمازی یہاں سورہ فاتحہ ہی درپہی و پڑھی لیل کپڑی البہرہ کی ساتھ اس حدیث کی وہ اعلیٰ پڑھی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی جنتیست
فاتحہ کی ہی ہے تو ضرور پڑھنا اور سکا نماز میں اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتیں سن من خالص اللہ کی ثنا میں ملائیم
الدین ہل اور ایک آیت یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بند ہی اور خدا کی کہ آدمی آیت میں یعنی ایاک نعبد من افراد و سکی عبادۃ تکا ہی
اور آدمی آیت میں یعنی ایاک نستعین میں طلب حاجت ہی بند ہی کی اور میں جو اسکی لید میں اور میں خاص بنی ہی اللہ تعالیٰ ہی اور یہ ہے
حدیث دلالت کرتی ہی ہر کہ سبکہ داخل شکر کی اور جزا و سکا نہیں جسبکہ مذہب ہا ہی کہونکہ اگر داخل سکی من تو انہی آیتیں ہوتی ہیں پس تقسیم
صحیح نہیں ہوگا یا طرت لای چاہیگا بلکہ طرت لای میں ہوں نہ کہاں نا اور میرے سے دلالت کرتی ہی کہ کائنات آیتوں میں ہی صراط الذین
انعمت علیہم ہی پرچہ **وَسَنَ اَنْسُرَنَّكَ اِنَّ الشَّيْءَ صَعَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَمَّا اَبَا بَكْرٍ فَمَنْ كَانَا يَفْتَنُكَ بِحَسْبِ الصَّلَاةِ**
یا محمد اللہ ربک العالین رُوَاةُ هَذَا هُوَ مُسْتَمِرٌّ اور روایت ہی اس میں ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ہی شروع کرتی نماز ساتہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ مسلم فی فظا ہر حدیث ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت محمد کی پہلی بسم اللہ پڑھی تھی ولیکن
پڑھنا اور سکا متفق علیہ ہی کہ کسی کو خلا و وسمن نہیں دے اور حدیثوں میں پڑھنا اور سکا ثابت ہوا ہی خواہ سبکہ کو جزا فاتحہ کا کہ میں جبکہ
شافعی کہتی ہیں باجز نہ کہیں جسبکہ حنفیہ کہتی ہیں پس شافعیہ تاویل کرتی ہیں اس حدیث کی کہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سورہ فاتحہ
جسبکہ کہتی ہیں کہ الم پڑھی اور سورہ بقرہ مراد ہوتی ہی پس یہ اس کے کلا کلسلہ پڑھی تھی اور ہم کہتی ہیں کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ سبکہ
پکار کر پڑھی تھی نفی مطلق پڑھنی کی نہیں کیونکہ ثابت ہوا ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور خلفاء راشدین ہی اور اور صحابہ رضوا
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پکار کر نہیں پڑھی تھی لیسیم اللہ کو اگر یہ نماز جہر ہوتی اور شیخ ابن ہمام فی بعضی حفاظ ہی یعنی جبکہ بہت سے
حاشیہ میں یاد ہوتی ہیں نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی ہی کہ جہر ہو بیچ جہر کرنی لیسما کی بلکہ اسکی اسناد میں کلام ہی تخر
اور کہتی ہی صحابہ و تابعین اور تبع تابعین وغیر ہم ہی ان گنت مشغول ہی کہ جہر نہیں کرتی تھی اور اچھا نا اگر بعضو لشی جہر روایت
کہا گیا ہی تو وہ اعلیٰ تعلیم کی تھا یا بسبب کمال تریب کے مقتدیوں فی ثنا اور ترمذی فی دو باب لہی میں ایک میں حدیثیں جہر کرنی لیسما

کہے ہیں اور دوسرے میں ترک جہر کی اور ترجمہ دی ہی حدیثوں ترک جہر کی اور کہا ہی کج اس جانب کی ہیں اکثر اہل علم کی اصحاب ہی مثل ابی
بکر اور عثمان در علی غیبہ ہم کی اور تابعین غیر ہم ہی ہج : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَقْفَ تَامِيئَةً تَامِيئَةً الْمَلَائِكَةُ عِزَّهُ لَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ مَرَدَّدِي**
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ عِبْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَالصَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَقْفَ
قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ عِزَّهُ لَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ مَرَدَّدِي هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ وَفِي الْخَرِيِّ لِلْبُخَارِيِّ
قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْبُخَارِيُّ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ مَنْ وَاَقْفَ تَامِيئَةً تَامِيئَةً
الْمَلَائِكَةُ عِزَّهُ لَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ مَرَدَّدِي اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیثوت کہ
آئین کہی امام پس میں کہ یعنی جب امام بعد قراۃ فاتحہ کی میں کہتا ہی وسوقت فرشتی ہی آمین کہی میں پس ہم ہی وسوقت میں کہو اور
کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوی آمین و اسکی در آمین فرشتوں کی بخشا ہی السد وسطی اسکی جو اگی گذری گناہ اسکی روایت کی یہہ بخاری
مسلم فی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت فی حیثوت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ تطاہر
ہو کہتا اور سکا کہی فرشتوں کی بخشے جا رہیگی سطلی اسکی جو اگی گئی گناہ یہہ لفظ بخاری کی ہیں در مسلم میں انڈا اسکی اور چہ اور روایت
کی بخاری میں کہا حیثوت آمین کہی پڑھنی فلا قرآنکا یعنی امام یا مطلق پڑھنی فلا پس آمین کہو پس کی تحقیق فرشتی آمین کہی میں پس جو شخص
کہ موافق ہو آمین و اسکی آمین فرشتوں کی بخشا جاتی ہا ہی وسطی اسکی وہ کہ گلی میں گناہ اسکی **ف** سنے آمین کن یہہ میں کہ یا السد قبول
کردعا میری اور مرد فرشتوں ہی حفظ یعنی فرشتی عمل کہنی والی ہیں اور بعضوں میں کہا کہ در فرشتی میں سوا اور کی ہج س **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَقَرُّ لِيْعِي مَكْرَمٌ
أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَثُرَ فَكَلِمَةٌ وَأَوْلَادًا قَالَ عِبْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَالصَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَثُرَ
وَرَكْعَةً فَكَلِمَةٌ وَأَوْلَادًا كَقَوْلِ الْإِسْلَامِ يُرْفَعُ فَبِكَلِمَةٍ وَيُرْفَعُ فَبِكَلِمَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِكَلِمَةٍ بِبَنَاتِكَ
قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّكَ الْحَمْدُ لِيَسْمَعِ اللَّهُ
لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَإِذَا قِيءَ فَأَنْصِتُوا اور روایت ہی ابی موسیٰ شحرور
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیثوت کہ پڑھو تم نماز میں سیدھی کرو اپنی صفوں کو پیر امام ہوا یک تہا را پس حیثوت کہ اللہ
کہی امام پس لکری کہہ اور حیثوت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین قبول کریگا دعا تہا ہی السد حیثوت کہ اللہ کہی امام
اور کج کری پس اللہ کہہ اور کج کر دوسرے تحقیق امام رکوع کر تا ہی پہلی تہا ہی اور او تہا ہی پہلی ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی پس یہہ بدلی اسکی فرمایا حضرت فی اور حیثوت کہ کہی امام سنا السد فی وسطی اسکی کہ حمد کر تا ہی اسکو پس کہو یا اسنے اسی رب
ہا سنی در سطلی تری احمد ہی سنتا ہی السد تہا ہی روایت کی یہہ سلم فی اور ایک روایت مسلم کہیں ابی ہریرہ اور قنادہ ہی یہہ لفظ
زیادہ ہی اور حیثوت پڑھی پس چپ رہو **ف** پس یہہ بدلی اسکی یعنی جا ہی کہ مقدار رکوع متعدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ
وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام فی ساتھ اسکی تہہ پہلی رکوع کر نیکی پورا ہو جا تا ہی ساتھ اس لحظہ کی کہ تاخیر کی اسکی سستی بعد سر
اور تہا ہی اسکی رکوع ہی یعنی جب ہی امام کی بعد رکوع میں گئی ہی و پس آ او تہی ہی بعد اسکی پس مقدار رکوع امام کی ور

مقتدی کی برابر ہوئی دریں کہو اللہم ربنا کما سبحنا اور ایک روایت بن رینا وکلم محمد ساتھ وادکی یہی آباہی اور ایک روایت میں اللہم ربنا
 وکلم محمد یہی اور حدیث میں دلیل ہی البصیفة کی یہی کہ وہ کہتی ہیں امام مسیح السلام حج وہ کہتی در مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک و لون
 کلمہ کی امام ہی اور مقتدی ہی اور منفر وہی اور نزدیک صاحبین کے امام ہی دونوں کہی مثل منفر کی اور امام البصیفة ہی ایک روایت میں
 اس طرح ہی لیکن ربنا چلی کہی اور کلاما غازی دونوں کلمی کہی بالانفاق اور کلاما ایک پر یہی جائز ہی اور ظاہر یہی کہ انکفار بنا پر
 کہی اور مع السلام وہی ہوئی کہی اور ربنا حالت قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام البصیفة کی یہی کہ مقتدی امام کی یہی کہ
 نہ پڑھی چیکا کھڑی نماز چہر ہی ہوا یہی ہج : **وکن ابی قتادہ قال کان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فی الظہر
 الأولین یا اول الکتاب سورۃ تین فی التوکیثین الاخرین یا اول الکتاب ویسمعون الایۃ احیاناً
 ویطول فی التکعة الاولی ما لا یطیل فی التکعة الثانیة وھکذا فی العصا**
 وھکذا فی الصیفة متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ ہی کہنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیستی ظہر میں چہر میں رکعتوں کے سورہ فاتحہ اور
 یعنی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ اور دو رکعتوں کی چلی میں سورہ فاتحہ حفظ اور سنائی ہوا ایک کہی دروازہ کرتی قرآن پہلی رکعت میں دروازہ کہ درواز
 کہی دو رکعت میں اور یہ سطر حصر میں کہتی اور اس سطر ہی صبح میں روایت کی یہہ بخاری اس سلم کی **فت** ظاہر یہی کہ یہہ سنانا ایسہ کا
 قصہ تھا نا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کی سورہ پڑھتی ہیں یا خلائی سورہ پڑھتی ہیں اور تخصیص ظہر کی تفاق ہی در پہلی رکعت دروازہ ہی ہون
 ایا ہوئی بس ہی سبنا زمین اور نہ ہلنا محمد کا یہی ہی ہی ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث ہی ثابت کیا ہی اور نہ رکعت عشا کو قیاس
 ایسہ کیا ہی اور عبدالرزاق بیچ آخر اس حدیث کی لایا ہی کہ ہم گمان کرتی ہیں کہ مقصود انحضرت کا اس دروازہ ہی ہی یہہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت
 یابون اور ابوداؤد اور ابن خرمیہ ہی ہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام البصیفا و ابویوسف کی یہہ مخصوصا تہہ نماز فجر کی ہی کہ
 وقت نہندا و غصلت کا ہی والا دونوں رکعتیں بیچ استحقاق قرار کی برابر میں مقتدی برابر ہون چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آباہی کہ
 حضرت ہر رکعت میں بقدر تیس تیک پڑھتی اور دروازہ ہنا جو اس حدیث میں آباہی محمول ہی ابیہ کہ دعا ہفت تہا اور عود اور بسم اللہ پڑھا
 تہہ اور تین آیتوں ہی کہ زیادتی ہوئی ہی اور خلاصہ میں کہا ہی کہ قول امام محمد کا ہے یعنی جہاں کذا فی شرح ابن الہمام ہج :
**وکن ابی سعید الخدری قال کنا نحن رقیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الظہر والعصا فحضرنا
 قیامہ فی التکعتین الاولیین من الظہر قدر قراءة السم تنزیل السجدة و فی روایة فی کل رکعة
 قدر تلکین آیة وحزینا قیامہ فی الاخرین قدر البصیفة من ذلک وحزینا فی التکعتین الاولیین
 من العصا علی قدر قیامہ فی الاخرین من الظہر و فی الاخرین من العصا علی البصیفة من ذلک و ہم اور روایت**
 ابی سعید خدری ہی کہ کہا ہی ہم اندازہ کرتی کھڑی ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں اور عصر میں بس اندازہ کرتی ہم کھڑی
 ہونی حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کی ظہر ہی مقدا پڑھنی الم تنزیل السجدة کی اور ایک روایت میں یوں کہ پڑھتی ہی ہر رکعت میں
 بقدر تیس آیتوں کی در اندازہ کیا ہمہنی کھڑی رہتی انحضرت کا چلی دو رکعتوں میں مقدا آرد ہی کی اس اندازہ کیا ہمہنی کھڑی رہتی انحضرت
 کا بیچ پہلی دو رکعتوں نماز عصر ہی اور مقدا کھڑی ہونی اولیٰ و لیکن چلی دو رکعتوں میں ظہر ہی اور بیچ پہلی دو رکعتوں کی عصر ہی اور مقدا کھڑی
 او سیکی روایت کی یہہ سلم فی **فت** مقدا پڑھنی الم تنزیل السجدة کی یعنی دو لوں رکعتوں میں مقدا پڑھتی ہی ہر رکعت میں اور یہ

مؤمنوں کی موافق ہی روایت ہے کہ لفظ تیسریں یہ توکت پڑھتی ہی سلیبی کہ سورہ مذکورہ میں اوقیس تین ہزار و پندرہ معنون اول کی پڑھ
 لے کر وہ حالت ہو ہی اس روایت کی اور پھر اس کے دو کتبوں میں مقدار آدھی کی اوس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی اخیر کی دو کتبوں میں ہی سورہ
 پڑھتی ہی تیسریں سہل ہی قول جدید امام شافعی کا موافق اس کی ہی لیکن فتویٰ قول قدیم پڑھی کہ وہ موافق نہ سبب بوحیفہ کی ہی پس کل
 کیا جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پڑھنے سنت پر یعنی کہی یہ طرح پڑھتی ہی اگر لوگ سکا جائز ہونا معلوم کریں جانا
 چاہی کہ سبب قائل ہیں کہ اخیر کی دو کتبوں میں اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور پھر ہی نزدیک کہ سبب کہی یا سکوت کری تو ہی
 جائز ہی لیکن قرآنہ افضل ہی اور تھی اور تھی اور تمام علماء کو فرق کی پھر تین درمیان میں کہا ہی کہ اگر قصد سکوت کری رہا اور اعلیٰ مخالفت
 سنت کی اور بیخ وایت حسن بن زیاد کی بوحیفہ ہی آیا کہ قرآنہ اخیر کی کتبوں میں واجبہ اور ابن ابی شیبہ فی حضرت علی اور ابن مسعود روایت
 کیا ہی کہ قرآنہ پڑھنے کی دو لون کتبوں میں اولیٰ کہ اخیر کی دو لون کتبوں میں سورہ فاتحہ اور
 کو ہی سورہ پڑھنا سجدہ ہو گا وہ سبب ہی ہوتا صحیح ہی ہی سلیبی کہ پڑھنا ہی سورہ فاتحہ کا اخیر کی کتبوں میں سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب
 نہیں اور صحیح نزدیک حدیث کی ہے کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں کر وہ نہیں کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہی کہ کہی زیادہ کرتی ہی سورہ
 فاتحہ پر بیخ دو کتبوں اخیر کی لیکن مستحب ترک کرنا سورہ کا برج: **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَعْشُرُ فِي الظُّهْرِ بِالْبَيْتِ إِذَا عَشَىٰ وَفِي رِوَايَةٍ نَسِيَتْهُ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الْعَصْرِ
 يَحْتَجُّ ذَلِكُ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلُ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہا ہی صلی اللہ علیہ
 وسلم پڑھتی ظہر میں البیت اذ اعشى اور ایک روایت میں کہ پڑھتی سج اسم اللہ الاعلیٰ و عصر میں الحمد اسکی اور صبح میں دراز اس روایت یہ مسلم فی
 بعض حدیثوں میں جو واقع ہو ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ہی قائل نماز میں قائل نماز اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتی ہی یا دو لون
 یا ایک کتب میں بلا تعین پہلی یا دو سکر کی پس یہ عبارت ان سیما کمال کوشاں ہی لیکن سچ عمل کر نیکی اور پڑھنے ہی ایک سورہ کی دو لون کتب میں
 لازم آویگی یا بعض سورہ کی یعنی تو ہی ایک میں پڑھی ہی اور ہی ایک میں اور یہ دو لون بعد میں اگرچہ جائز ہیں سلیبی کہ وقوع انکا آنحضرت صلی
 ہی نا رہی اور تمہانی کہا ہی کہ پڑھنا نام کو اگرچہ تو ہی افضل ہی پڑھی بعض سورہ کی ہی اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوا تراویح کی ہی کہ اوچسپ
 کرنا ساری میں افضل ہی چوٹی سورہ پڑھنی ہی اور عمل کرنا اور پڑھنی کی بیخ ایک کتب کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا
 صحیح عبارت کی اور سبب بعضی لغات ہوا کہ کی ہی کہ شیوا احتیون کی ہی کہ یہ جو فقہانی تعین کی ہی طوالت مفصل اور ساط مفصل اور قصار
 مفصل کی یہ پڑھنی ہی کتب میں پڑھنی ہی **وَعَنْ جَبْرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
 فِي الْمَغْرِبِ بِالْبَيْتِ مَتَّفَعًا** اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہ پڑھتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ پڑھتی ہی مغرب میں سورہ طور روایت
 کی یہ بخاری اور مسلم ہی **وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
 فِي الْمَغْرِبِ بِالْبَيْتِ مَسْكُوتًا عَنَّ فَا مَتَّفَعًا عَنَّ** اور روایت ہی ام فضل بنتی حارث کہی کہ پڑھتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ کہ پڑھتی ہی مغرب میں سورہ مسلات عفاروایت کی یہ بخاری اور مسلم ہی **فِي** یہ حدیث میں اور وہ حدیث لا و میں آیا ہی کہ حضرت
 نماز مغرب میں سورہ اعراف اور اعراف اور دخان پڑھتی ہی اور سلیبی ہی اور حدیث میں کہ مثل کی واقع ہو ہی میں دلالت کرتی ہیں اور پڑھنے
 ہونی قرآنہ کی جیسے کہ تمہانی کہا ہی کہ طوالت مفصل خبر میں و ظہر میں اور ادراسط و عشا میں اور قصار مغرب میں پڑھی ہی پس اصل دلیل

قتل ہاکی حج تعین قرارہ کی یہی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی نامہ ابو بکر بنی امیہ کو کہ حالہ کو قذی ہی کہا اوسین بعد عیال لہی ہی اوسیرام قرارہ
کا قرار یا حال یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں قرارہ کا حج طول و قصر کی مختلف تھا ساتھ اختلاف حال و اوقات کی درمستند
جواز کی بعد اوسکی تقریر امر ابو زبیر نامہ حضرت عمر کی اور ضرور ہی کہ اوکو کچھ دلیل درمستند حضرت سی سائین ہوگا اور شاید اکثر اوقات حضرت
اسطرح پڑھی ہوگی جسکا حضرت عمر نے کہا اور کہی کہی خلاصا و سکی ہوگا عرض کہ میں کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہونی میں ہج
وکن جابر قال کان معاذ بن جبل یحکمی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففتی بایوم قومک فصل لیلۃ
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم اتی قومک فامہم فافتح بسورۃ البقرۃ فاحرف رجب
فسمو تو صلی وحدہ وانصرت فقالوا لہ انما فقت یا فلان قال لا والله ولا لیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا خیرتہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انا اصحاب تو اضع نعلی بالتشاکر وان معاذ صلی معک العشاء ثم اتی قومک
فافتح بسورۃ البقرۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ وقال
یا معاذ اوتانک انت اقرأ والشمس وضحاها والضحی واللیل اذ یغشی وسیبہ السم
سک الا علی متفق علیہ اور روایت ہی جابری کہ تھا ہی معاذ بن جبل نماز پڑھی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اور
اپنی قوم کی پہننا پڑھی معاذ بنی ایک ساتھی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہننا پڑھی قوم میں میں امام موسیٰ اذکی پس شروع کی سورہ بقرہ
پس پہننا ایک شخص نمازی پس سلام پہننا پڑھی اکیل و جلا گیا پس کہا لوگوں میں اوسکو کیا متناق ہو گیا تو ہی فلانی یعنی یہی فعل متناق ہو گیا
سایا تو ہی اسی ظاہری کہ جماعت ہی نکلا اور کہاں جو دیکھی نمازی کہا اوسنی نہیں متناق ہوا میں قسم ہی اللہ کی اور البتہ اذکی کا میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دوں گا اذکی با محول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا ہی رسول خدا کی ہم اونٹ والی میں کہ بائی
کہینتی میں تہہ وکی یعنی دشمنوں در کہینوں میں دتی میں ہمت کرتی میں ہم دن کو اذکی متناق معاذ بنی نماز پڑھی ساتھ ہی عشا کی پہننا پڑھی
قوم کی پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجھی امین صح ہوا کہ دیکھا ہوا کہاں پاس متوجہ ہو ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی لہر
فرمایا ہی معاذ کیا فتنہ میں ڈالینوا لا ہی تو یعنی لوگوں ہی جماعت چہرہ و اگر دین میں خلل ڈلا تا ہی پڑہ والشمس وضحاها اور وہ لفظ ہی اور
واللیل اذ یغشی اور صح ہم ربکا علی روایت کی یہہ بخاری و در مسلم فی ف پس سلام پہننا یعنی اگر یہ حمل سلام کا تھا لیکن اوسنی چاہا
کہ نمازی ساتھ سلام کی نکلی تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت میں بعد سچ ہم ربکا علی کی یہہ سورہ میں ہی روایت
کے گئی میں اذکی السمار الفطرت اور اذکی السمار الشفتا و برورج اور طارق اور شافعیہ فی ساتھ ہی حدیث کی دلیل پکڑی ہی ہی پیر کہ فرض
پڑھنا لیکو اقد کرنا نفل پڑھنا لیکو جائز ہی اسی کہ معاذ جو حضرت کی ساتھ نماز پڑھی ہی ہی فرض داہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کی ساتھ
پڑھتی ہی نفل ہوتی ہی اور قوم کی نماز فرض ہی ہی معاذ کی اس فعل کی حضرت فی تقریر کی یعنی رو کر کہا منع فرمایا او حنفیہ کی نزدیک
یہہ جائز نہیں پس جو ایشافعیہ کو حنفیہ یہی ہی میں کہ نبی ایکام ہی کہ نہیں مطلع ہوا اوسیر کوئی مگر ساتھ خبر دینی نیت کرنی والی کی پس جائز
ہے کہ معاذ حضرت کی ساتھ نماز نیت نفل پڑھی ہوں تا یہ کہ میں حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکتا و فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کر
اور دفع کر ہی اپنی نفس ہمت متناق کی پہننا ہی ہوں قوم کی پاس اور پڑھائی ہوں اذکی نماز فرض و اعلیٰ حاصل کرنی ڈولو فضیلت

باب الصلاة

پس جل کرنا پس اولی ہی اس میں کہ یہ سبکی نزدیکاً بڑھی بخلافت پہلی بات کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ امام کو سنت ہی خفیف
 کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعفوں کی: **و عن ابن کثیر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول** **و عن ابن کثیر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول**
والتسبين والتسبيح **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين** **والتسبيح والتسبين**
 کہ کہا سنائی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پڑھتی ہے عشرین التین والتین پڑھتی اور دوسرے میں اور کچھ پڑھتی: **و عن ابن کثیر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول**
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العجوة والقرآن المجيد ويحوها وكانت صلواته بعد
تحفيظها واهمهم اور روایت ہے جابر بن سمرة سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی ہے فجر میں سورۃ فاتحہ القرآن
 اور ماہنامہ کی اور پڑھتی نماز حضرت کی بھی نماز فجر کی ہر ایک روایت کی ہے سلم بن عبد اللہ نے فرمادہ ہے کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
 کہ اس میں کردہ وقت قبولت دعا اور برکت کا ہوتا ہے: **و عن ابن کثیر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول**
وسلم يقرأ في العجوة واليخ اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق وہ ہوں ہی سنائی صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 کہ پڑھتی نماز فجر میں اللیل از عین لیلہ اور شمس کو رت روایت کی ہے سلم بن عبد اللہ نے فرمادہ ہے کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
اللهم صل على محمد وآل محمد **اللهم صل على محمد وآل محمد** **اللهم صل على محمد وآل محمد** **اللهم صل على محمد وآل محمد** **اللهم صل على محمد وآل محمد**
أخذت النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
 بن سائب سے کہ کہا نماز پڑھتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کی کہ میں نے نبی فدیج مکہ کی پس شروع کی حضور میں نبی قد
 فتح المومنون یہاں تک آیا کہ حضرت موسیٰ اور ہرون کا یاد کر حضرت عیسیٰ کا دیدن آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا ہے اس میں شروع کیا روایت کہ
 ہے سلم بن عبد اللہ نے فرمادہ ہے کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
و عن ابن کثیر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اور روایت ہے جابر بن سمرة سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
اللهم صل على محمد وآل محمد اور روایت ہے جابر بن سمرة سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
 جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ہل فی علی الانسان روایت کی ہے سلم بن عبد اللہ نے فرمادہ ہے کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
 اور خفیفی جو قراءۃ مفرکہ نکو منع کیا ہے تو اس صورت میں کیا ہے کہ لوگ مسکولانہ اور واجب بلکہ پڑھیں اور اسکی سوار اور کچھ پڑھتی کو کلمہ
 جائیں اور اگر درخطی برکت حاصل کر نیکی ساتھ قراءۃ حضرت کل دراتباع سنت کی پڑھیں ہضائے نہیں شہر طیکہ سوار اسکی اور پڑھتی کچھ بھی کہی
 پڑھیں ایصال مکان تبلیجاوین کہ سوا ہی اسکی جائز نہیں اور دلیل خفیفہ کی ہے ہی کہ دوام اس عمل کا ہے پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
 نہیں ہے بلکہ کہی کہی پڑھتی ہونگی پس کہی کہی پڑھتا ہے کہ افضل ہی اور صبح کی نماز میں سورہ حمد پڑھتی اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
اللهم صل على محمد وآل محمد اور روایت ہے جابر بن سمرة سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی اور اور وہیں اس
 قال استخلف من و ان اباهم على الحديث و خرج الى مكة فصلة لنا ابوهريرة الجمعة فقرأ سورة الجمعة
 في السجدة الاولى وفي الاخرة اذ اجاءه انما تفوق فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

وَسَمِعْتُ يَعْزَبُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عابد اللہ بن ابی رافع ہی کہ کہا خلیفہ کیا مروان فی ابو ہریرہ کہ کہ نہ پڑھ
اور کیا مروان طرف کہ کہیں نماز پڑھا بیجو ابو ہریرہ فی جمعہ کی پس پڑھی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسرے رکعت میں سورہ اذکار
النافقون پس کہا شام ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتی تھی یہ وہ دو سو مرتبہ دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ میں روایت کی مسلم
وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ كَسَيِّرِ
السُّورَاتِ الْأَعْلَى وَهَكَذَا حَكَيْتُ الْعَاشِيَةَ قَالَ فَلَاذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَكُلَّ
قُرْآنًا وَالصَّلَاةُ تَلِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر ہی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی دو نو عید دن میں اور جمعہ میں
اسم رکب اللہ اعلیٰ اور اہل تکلیف میں العاشیہ کہا نعمان بن ابی عیاد اور جمعہ ایک دن میں پڑھتی یہ وہ دو سو مرتبہ دو لو نمازوں
میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ مسلم فی اس معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دو سو لوگوں کا ان نمازوں میں سختی کہی اور یہ
یہ معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور نافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ پڑھتی تھی یہ صحیح ہے وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
سَأَلَ أَبَا وَاقِدَ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَعْيَادِ وَالْعُظْمَى
فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بَقِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَأَقْرَبَتْ السَّاعَةَ رَوَاهُ
اور روایت ہی عابد اللہ بن ابی رافع ہی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ان دو لوگوں میں سورہ
ق وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَأَقْرَبَتْ السَّاعَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فی مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو اس پوجہ ہی یہ تھا کہ حاضرین کے سینوں پر
انہی ذہن میں قرآن پڑھی والا باوجود اس فریق کہ حضرت ہی کہتی تھی اور حضرت کی حوالہ اقوال ہی واقف تھی نہ جاننا اور کیا بعد
یہ صحیح ہے وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكُفْرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی صحیح دو رکعتوں
سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم فی ابن عیاد نے فرمایا کہ کان رسول اللہ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَالْحَقُّ فِي آلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا
أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَتَيْنِ سَوِيحَاتٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ
اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی
صحیح دو رکعتوں سنت فجر کی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَابْتِغَاءَ لِبَعْضِ الْكَلِمَاتِ
الْكَلِمَتَيْنِ سَوِيحَاتٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فی پہلے آیت ساری یوں ہی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَابْتِغَاءَ لِبَعْضِ الْكَلِمَاتِ
اسٹی ولعقوب والا سباط و انہی موسیٰ علیہ السلام و اولی النبیون میں رہیم لافرق میں حضرت محمد و سخن المسلمون اور دوسری آیت آل عمران کہ
یوں ہی قل یا ایہا الکفران الی کلمتین سوائے بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشکر شیئاً ولا نتخذ لبعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ قال
توفیقہم لواء اشہد باننا مسلمون ظاہر یہ ہے کہ کہی کسی یہ ہے تائین پڑھتی ہوگی قل یا اور قل ہو اللہ احد پڑھتی ہوگی اور اس کے یہ بھی معلوم
ہوا کہ پڑھنا بعض سورہ کا خصوصاً سورہ کی درمیان میں ہی کر وہ نہیں صحیح الفصل الثانی فصل فی رُكْعَتَيْ الْجُمُعَةِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضِي صَلَاتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ لَيْسَ بِسَنَادٍ بَدِئًا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز میں ساتہ نماز الحسن الحرم

اَلَا اَعْلَمُكَ حَيْثُ سَوَّدَ لَيْلِي فَرَسًا فَعَلِمَنِي قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ كَرِهَ
 يَرْكَبُ سُرَادَتٍ بِهَا سَاحِلًا فَلَمَّا نَزَلَ لِيَصَلِّ الصُّبْحَ صَبَلِي بِمَا صَلَّوْهُ الصُّبْحَ لِلنَّاسِ فَكَلِمًا
 فَكَرَّ التَّفَتُّ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَقِبَةَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ اَحَدٌ وَاَوْدُ اَوْدُ وَالشَّاشِي عَشْرٌ اور روایت ہی
 عقبتین عامری کہ کہا تھا میں کہ سنیچا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ناوکی سفر میں کہا واسطی میری ای عقبتہ نہ سکھا اور نہیں
 بجگو بہتر سوڑتین کہ پڑھی گئیں پس سکھلائیں بجگو قتل عوذ بالفلق اور قتل عوذ بالناس کہا عقبتہ بی پس نہیں دیکھا حضرت ثانی بجگو کہ خوش کیا گیا
 میں ساتھ اول دونوں کی بہت پس جبکہ تری واسطی نماز صبح کی نماز پڑھی ساتھ اول دونوں کی نماز صبح کی واسطی لوگوں کی پس جیسا
 ہوئی پھر ہی طرف سیر پس فرمایا ای عقبتہ کیا دیکھا تو انی روایت کی یہہ ہمارو اولو اولو سانی بی ف بہتر سوڑتین کہ پڑھی گئیں یعنی متدہ لہ تو بعضی
 بنا دا گنتی میں بہترین حضرت بی عقبتہ ہی سوال کر کہ جب یہ سوڑتین سکھائیں تو دیکھا انکو کہ یہ بہت خوش انہوی اسیلی کہ او میں بیان لید بقالی
 کے و صدمت اور باکی وغیرہ کا مانند اور سوڑتین نہیں پس حضرت بی صبح کی نماز میں دیکو پڑہ کر فرمایا کہ ای عقبتہ ہی تو بی فضیلت انکی
 کہ صبح کی نماز میں فضل نمازوں کی ہی اور قرآنہ درازا وہیں تختہ انکو پڑھنی شرح بہ و کن جابر بن سمرہ قال کان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوٰۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایہا الکفرؤن و قل هو اللہ احد
 رواہ فی شرح السنۃ و رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر لا انا لہ لک ید کن لیلۃ الجمعۃ
 اور روایت ہی جابر بن سمرہ کہ کہا تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرؤن و قل هو اللہ احد روایت کی
 یہ شرح اسنتہ میں اور روایت کی بن جابر ابن عمر ہی مگر تحقیق اسی نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب مراد فرض الیکاسی اور ہمال ہی
 کہ سنت مراد ہوا اور بن جابر بی بعد لفظ قل ہو اللہ کی باقی حدیث یون نقل کی ہی فی النساء سورۃ الحجۃ والمنافقون یعنی شیعہ کی عشا میں
 یہہ دونو سوڑتین پڑھتی ہی اور کہا ہی ابن ماجہ ہی اسکی محمول دوام پڑھتیں ہی بلکہ یہی کہ پڑھتی ہی کہ یہی کہہتا لوگ جوارا و کاسلم
 کر لین بزح و کن عینیا للہ بن مسعود قال ما احدثنی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
 فی التکوین بعد المغرب فی التکوین قبل صلوٰۃ العصر یقول یا ایہا الکفرؤن و قل هو اللہ احد رواہ
 الترمذی و رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ لا انا لہ لک ید کن بعد المغرب اور روایت ہی عبد ہر
 بن مسعود کہ کہا نہیں کن سکتا میں کہ سقر سنانی پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھتی ہی قل یا ایہا الکافرؤن و قل هو اللہ احد روایت کی
 سنت کی کہ پڑھی مغرب میں اور دو کتوں میں کہ پہلی نماز فجر کی ہیں روایت کی بہت تندی بی اور روایت کیا سکوا میں جہنی ابی ہریرہ ہی مگر او
 نہیں ذکر کیا جی مغرب تک نہیں کن سکتا میں یعنی انرا حضرت کو یہ پڑھتی ہی دیکھا کہ سبت کثرت کی کن نہیں سکتا بزح بہ و کن
 سکمان بن یسار عن ابی ہریرہ قال ما صلیت وراء احد ائمتہ صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من فکان قال سکمان صلیت خلفہ فکان یطیل التکوین الا ولین من الظهر ویحقیف الاخرین
 ویحقیف العصر ویقرأ فی المغرب بقضائہ المفصل ویقرأ فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطول
 المفصل رواہ النسائی و روی ابن ماجہ االی ویحقیف العصر اور روایت ہی سلیمان بن یسار ہی اول
 نقل کی ابی ہریرہ ہی کہ کہا ابو ہریرہ بی نہیں نماز پڑھی ہی کسی کی کہ بہت مشابہہ نماز کی پڑھتی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی خلائی شخص سے کہا سلیمان فی نماز پڑھی یعنی فلا تکلی پس تہی دراز کرئی یہاں دور کعبین طہر کی اور تکلی کرئی تہی وچھوٹی اور
 لکے کرئی تہی نماز عسکر کو اور پڑھتی تہی مغربین سو تین چوٹی مفصل کی اور پڑھتی تہی عشا میں بیچ کی سو تین مفصل کی اور پڑھتی تہی صبح
 لیے سو تین مفصل کی روایت کی یہ سالی فی اور روایت کی بن حاجتی لفظ و تحیف العصر تک وقت مراد قلائی شخص سے بعضوں نے کہا کہ
 حضرت علیؓ میں ان بعضوں نے کہا یہی کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مردان کبیرت سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر میں طویل مفصل پڑھتی نہ
 بیان کیکن بلکہ محل کہا کہ دراز کرئی تہی اور عصر میں ہی تحیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتی تہی یا اوساط اور انبعاث کا عمل سیری کہ صبح اور
 ظہر میں طویل مفصل یعنی دراز سو تین مفصل کی پڑھتی ہیں اور عصر اور عشا میں اوساط مفصل یعنی بیچ کی سو تین مفصل کی پڑھتی ہیں اور مغرب میں
 قصار مفصل یعنی چوٹی سو تین مفصل کی پڑھتی ہیں اور دراز مفصل سے اوپر قول مشہور کی سو تین اخیر قرآن کی ہیں سورہ حجرات سے آخر تک مفصل
 اور کو اس لیے تہی ہیں کہ معنی فصل کی ہیں جدا ہونا پس یہاں سے سو تین چوٹی چوٹی ہیں کہ ایک دوسری جدا ہیں بسبب بیان میں ہول
 بسم اللہ کی در سو تین اور میں تین قسم کی ہیں دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چوٹی پس حجرات سے شروع تک جو سو تین میں اور کو طویل مفصل
 کہتے ہیں یعنی دراز مفصل کی در شروع سے لیکن ایک اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل بجز **وکن**
 عبادۃ بن الصامت قال کذخعت اللہ علیہ وکلم فی صلوة الفجر فقلنا فثقلت علیہ القرآۃ
 فلما فرغ قال لعلکم تقرءون خلف امامکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بیفاجتہ الکتاب
 فان لا صلوۃ لکم لہ یقرء ہما رواہ ابو داؤد والترمذی واللسانی معناه و فی رواہ لا فی د۱ و قال
 وانا قول ما فی ینازعنی القرآن فلا تقرءوا شیئ من القرآن الا جہت ذالک یا رسول اللہ
 اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تہی ہم چھپتی تہی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر میں پس پڑھا حضرت نے قرآن پس بہا ہی ہوا انہیں
 پڑھنا لیکن پڑھ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھنا کی ہو چھپتی امام اپنی کی کہا ہم نے البتہ ہی رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کہ وہم یعنی نہ پڑھا کہ وہم
 مگر سورہ فاتحہ پس شیش نہیں نماز اس شخص کی کہ نہ پڑھی یہ سورہ روایت کی یہم ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطی ثمالی کی معنی اس کے
 اور بیچ روایت ابی داؤد کی کہنا اور میں کہتا تھا یعنی تہی میں جبکہ قرآن مجید بہا ہی ہوئی کیا ہی واسطی سیری کہ نزاع کہ تا ہی جسے قرآن
 یعنی دشوار تو تا ہی پڑھنا اور سکا مجھ پس جانا ہی کہ یہ تہا ہی پڑھتی کی سبب تہا پس پڑھو کچھ قرآن ہی جس وقت کہ میں بکار کر پڑھوں مگر
 سورہ فاتحہ **ف** بہا ہی ہوا پڑھنا سید پیا ہی ہونیکا یہ تہا کہ لوگوں نے حضرت کی چھپی قرآن پڑھی اور چکی ہو کہ حضرت کی قرآن سنسی
 اس دن کی نماز میں نقصان آیا اسنی تاثیر کی حضرت کی قرآن میں کہ کامل میں ہی کہی تاثیر ناقص کچھ جاتی ہی جبیکہ کتاب الہام شریف گنہا
 کہ ایک روز حضرت نے صبح کی نماز میں قرآن شروع کی اورنگی بہر بیان سبب کہی کہ ایک کہ ایک تو میری چھپی کہ تہی ہوتی ہی کہ وضو خوب
 نہیں کرئی یعنی دوسری جہہ میں تاثیر کی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑھنا سورہ فاتحہ کا نماز میں در علمانی اس میں خلتا
 کیا ہی امام عظیم صاحب مذہب بن امام اور کملی نمازی کو پڑھنا اسکا وجہ ہے اور امام کی چھپی نہ پڑھی تا سیری ہوا چھری دلیل دینی ایہ
 کلام اللہ کی ہی ڈاؤر قرآن فاتحہ کو کہ **وکن** یعنی جب قرآن پاجاوی پس خود چکی رہو اور حدیث کو محمول کرئی ہیں بتدار
 یعنی یہ حکم اتدار سلام میں تہا اور باقی اللہ کا اختلاف اگلی مذکور ہی بجز **وکن** آئی ہر بیچ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم انصرف من صلوة جہر فیما یقرءون فقال هل من احد منکم ان یفاجتہ فقال رجل نعم

اعظم کی زکیا کی نماز کی کچھ اور نماز میں کچھ نفلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں اور تو یہ سنتی تھی کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز میں کچھ
 نظر ظاہر اطلاق حدیث کی تو کہیں گے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہو گا نہ فرض میں جیسا کہ بیچ حدیث خذیفہ کی آیا ہے کہ جب حضرت نماز شب کے ادا کر
 تے تھے یہ سختی تھی آیت رحمت پر گر کہ میری تھی اور طلب رحمت کی کرتی تھی اور نہ پہنچتی تھی آیت عذاب پر مگر کہ میری تھی اور نہ وہ مانگی تھی عذاب
 سے اور کسی نے اون نماز میں کہہ کر کہ تھی تھی فراغ ہی روایت نہیں کی شرح **وکن** جابر قال حسن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم على اصحابه فقال عليكم سورة الرحمن من اولها الى آخرها فاستكثروا فقال لعبد قيس بن عدي
 الحنن ليك الحنن فكانوا احسن مما دودا منكم كنت كلما ايت على قوله في اي الايام ركبنا
 تكذابين قالوا لا يشع من يومك ربنا تكذب فلك الحمد رواه الترمذي
 وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی جابری کہ کہا نکل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب پائیں پڑھی اور سورہ الرحمن
 اول ہی آخر تک پائیں صحابہ سب سب کچھ ہی پیر فرمایا حضرت نبی خلیفہ عظیم ہی تھی یہ سورہ جنوں یا اوسنات کہ جمع ہو تھی جن یعنی ایمان لانگی
 یسی اور قرآن ہی کی ہی پس تھی وہ بھی جو اب نبی میں تھی تہا میں جیکر پہنچتا تھا اور کہنی سن تہ کہ فیما الار بکا تذب بان یعنی پس کو سنتی
 نعمت کو نعمتوں پر دروگا راہی کی ہی جہتالی ہو تم ای جن پس کو کہنی جو اب میں لایا تھی من لک فکذب فکذب یعنی نہیں کوئی چیز نفل
 یہی ہی ای جہتالی میں پس تھی ہی سب لیت ہی لیک یہ تھی اور کہا تھی یہ حدیث غریب **الفصل الثالث**

فصل تیسری **وکن** معاذ بن عبد الله السجستاني قال ان رجلا من هذيل اخذ من الله سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم قرا في الضحى اذا ازلت في السكتين كلتيهما فلا ادرى الشئ امر قرأ ذلك عمدا رواه ابو داود
 روایت ہی معاذ بن عبد اللہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا سعید بن کاخر دی و سنی معاذ کو یہ کہ سنا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا
 نماز فجر میں سورہ اذا ازلت کو کہ تو میں پس نہیں جلیا یعنی کہ پہل گئی یا پڑھی یہ قصہ روایت کی یہ ابو داود ہی **ف** یعنی ساری سورہ
 پہلے کہت میں پڑھی پھر ساری دوسری میں ظاہر یہ ہی کہ اس طرح قصہ اسختر شانی پڑیا بیان جو ان کی ہی کہ اصل سنہ سین دا ہو جاتی ہی
 افضل عدم تکرار سے یعنی ایک سورہ دو کہ تو میں مکر نہ پڑھی خصوصاً ان الض من ذرع **وکن** ثنا رواه قال ان ابان بن
 الصديق حدثني الضحى فقال فيهما بسورة البقرة في السكتين كلتيهما رواه مالك اور روایت ہی عودہ ہی
 کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونوں کہ تو میں سورہ بقرہ روایت کی یہ مالک **ف** یعنی متفرق ایک سورہ
 میں پڑا کہ کچھ ایک میں کچھ ایک میں یہ ہی بیان جو ان کی ہی کیا وامت او پیر حضرت سنی ثابت نہیں ہوئی اکثر پڑھی سورہ طہ ہی تھی اور
 یہ تفریق پڑھنا نادر تھا **وکن** الثعالبی بن عمار الجعفی قال اخذت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قرآن عثماني
 ابن عفان اياها في الضحى من كثرة ما كان يردد ههنا رواه مالك اور روایت ہی فراغتہ بن سعید ہی کہ کہا نہیں
 سیکرے ہی سورہ بقرہ پڑھی عثمان بن عفان کی سہا و سکو نماز صبح میں سبب ہی تھی وکیل و سکو روایت کی یہ مالک ہی **ف**
 اگر کوئی ہی کہ علما مکر وہ کہتی ہیں وامت کہ یہ سورہ معینہ پیر سلیم کی اس میں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی پس یہ منافی حدیث کی سہا
 ہوتا ہی جو اب و سکا یہ کہ علما جو مکر وہ کہتی ہیں ہر او ان کی بدامت کرنی تمام نمازوں میں ہی اور حضرت عثمان ہی جو ثابت ہوا ہی یہ
 نہیں بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز میں اور بعضی علما نے کہا ہی کہ وامت کرنی سورہ بقرہ کے پڑھنی پر باعث ہی حاصل ہونی سہا

شہادۃ و عن عامر بن ربیعۃ قال صلیت ما واداء عن ابن الخطاب الصبح فقرأ فیہ ما یسور یوسف و سورۃ الحجر قراءۃ بطیئۃ قیل للراد القعد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ

متا لک اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی یعنی صبحی بن الخطاب کے صبح کی پس پڑھی اور میں سورہ یوسف اور سورہ حجر پڑھی پھر پڑھا کہ گیا اور سنی عامر کی اور وقت البتہ کھڑی سہو ہوئی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کھڑی ہوتی ہوں گی کہ اس قدر پڑھتی تھے کہا کہ ان روایت کی یہہ لکھتے اول وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہے اس میں کچھ خلاف نہیں پس یہہ حدیث محمول ہی جو ازیرتہ مختار یعنی اولیت پڑھنی کہ حدیث میں نہیں ہی دلالت اور ہمیشگی اسکی ذریعہ **و عن** عبد بن شعیب عن ابن جریج عن جابر بن عبد اللہ عن الفضل بن شاذان عن صغیرہ و لا یکرہہ الا انما قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوٰۃ یضامن الناس فی الضلوعۃ المک توبۃ رواہ متا لک اور روایت ہی عمر بن شعیب سے اون بنی نفل کی اپنی باپ یعنی شعیب سے اون بنی نفل کی اپنی دادا عبد العزی کہ کہا اوسنی نہیں مفصل سی کوئی سورہ چوٹی اور نثر پڑھی مگر کہ میں سنی بیورل خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتی تھی ساتھ اسکی لوگوں کی نماز فرض میں روایت کی یہہ لکھتے **و** یہہ بیان جو ان کی ہی تھا کہ لوگ معلوم کرین کہ سورہ پڑھنی نماز میں جائز ہے **و عن** عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ المغرب یحرم اللہ الخان رواہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز مغرب میں حم و خان روایت کی یہہ نسائی بنی طریق ارسال کی **ف** حم و دون رکعتوں میں پڑھی ساری حم بالعیض فرع **باب الکرع** باب ہی صحیح بیان رکوع کی **ف** معنی رکوع کی لغت میں ہن چکنا اور یہہ مکن ہی نماز کا ساتھ کتاب سنت کی و خاص ہی ہی نماز میں اور اسنو کی نماز میں نہیں ذریعہ **الفضل الاول**

فصل فی **عن** ابن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ایموا التوکلوا واللسجوا فواللہ اودک رکعت** میں یعنی مستغنی علیہ روایت ہی اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز رکوع اور سجود کو پس قسم اللہ کی سختی میں البتہ دیکھتا ہوں تلوک چھی ایسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** مراد سیدنا کریم سے یہہ یہہ کرنا ہی ہی سجدہ اور رکوع کی دا کر نہیں جلدی نگر ہی اور دیکھتا ہوں چھی ایسی یہہ دیکھنا ازراہ عجز کی نہا تحقیق اسکی باصنعتہ اصلوۃ کی ہنسے فصل میں گذر چکی ہے ذریعہ **و** **عن** البلاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد و یبکی الشجدین وادار مع من التوکلوا فاحلوا فیہم و القعود و یبکوا من الشراء مستغنی لک اور روایت ہی براسی کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور ہوتا اونکا در میان دو سجدوں کی و جب وقت کہ اوٹھنی رکوع ہی سو کہ پڑھی اور ہنسی کی یہہ چاروں چیز میں ہوتی ہیں قرینے برکی روایت یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی قیام کہ اوٹھنی قراءہ پڑھتی ہی البتہ دراز ہوتا تھا اور فقو کہ حسین الخیات پڑھتی ہی وہ ہی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قعود و سجدہ اور جلسہ سبب میں قریب برابر کی ہوتی ہی مقدر میں ذریعہ **و عن** ابن قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدک فاحسب نقول فتدا و نھم شہ لیسجل و یفعل بین الشجدین حتی نقول فتدا و نھم رواہ مسلم اور روایت ہی اس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدت کہ کہتی سمع اللہ من حمدہ کھڑی رہتی یہاں تک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور اوٹھتی در میان دو لون سجدوں کی

میں کہا ہے کہ تبدیل مکان کی یعنی رکوع و سجود میں آنا بیہ ہرگز اجنبی نہیں کہانی پر جاوین فرض ہی نزدیک الیہ دست کی اور تڑپنے
 الامون کی بوجہ سجدت کی اور ادنیٰ مقدار اور کسی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجباً نزدیک بوحیفہ و محمد رح کی بہر کہا شرح منیہ میں کہ
 ہے سطح قوسہ رکوع اس اور جلدیہ دون سجود زمین اور طمانیت سب یہ فرض میں نزدیک الیہ دست کی اور نزدیک عظم اور امام محمد رح
 کی سنت میں اور ابن ہمام ل کہا ہے لائق ہی کہ ہر وی قوسہ اور جلدیہ واجب ہے **و سن** عقبۃ بن عاصم قال لما نزلت
 فسبح باسم ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركوعكم فلما نزلت سبح باسم
 ربك الا على قال اجعلوها في سبوحك ثم رواه ابو داود وابن مسعود والدارقطني اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ کہا
 جب تری یہ بہت پس باکی بیان کر نام پروردگار اپنی تری ہی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تم مضمون اس آیت کا رکوع اپنی
 میں یعنی کہو سبحان العظیم بہر جب تری یہ بہت تریا کی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کہ تم مضمون اسکا سجدی ہی میں یعنی تڑپنے
 سبحان بل الاصلی روایت کی بہر الوداد اور ابن ماجہ اور دارقطنی **و سن** معون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع احدكم فقال في ركوعه سبحان ربّي العظيم ثلاث مرات فقد استودع نفسه
 وذلك ادناه وذلك استجد فقال في سجوده سبحان ربّي الاعلى ثلاث مرات فقد استودع نفسه وذلك
 ادناه رواه الترمذي و ابو داود وابن ماجه وقال الترمذي ليس استاذ من تصلي كان
 عونا لك يتيقن ابن مسعود اور روایت ہی معون بن عبد اللہ صلی و سنی نقل کی بن مسعود ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس وقت کہ رکوع کرے یا سجدہ کرے یا رکوع ہی میں سبحان العظیم میں بارہ مرتبہ پورا پورا رکوع اسکا اور یہ ہی او ناورد جہا دستکا اور
 جس وقت کہ سجدہ کرے یا سجدہ اپنی میں با کہ ہی پروردگار سیر بلند میں بارہ مرتبہ پورا پورا سجدہ اسکا اور یہی دونی درجہ اسکا ہی روایت
 کے یہ ترقی الوداد اور ابن ماجہ ہی اور کہا ترقی ہی میں نہیں نہ اسکی متصل سوسطی کہ تحقیق معون ہی نہیں ملاقات کی بن مسعود ہی **و سن**
 یعنی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا میں باہر ہی والاہل سنت کیا میں ہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ باہر ہی اور اعلیٰ درجہ
 ساتھ بار اور نہایت کمال کی کہہ حد نہیں ہی بعضوں ہی دس تک کہا ہی اور بعضوں ہی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتداوں
 کے لازم ہی اور ساتھ حدیث منقطع کی دلیل بیکر ناصر نہیں رکنا اس کی کہ اوپر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی اجماعاً ہے **و سن**
 حذيفة بن اسيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه سبحان ربّي العظيم وفي
 سجوده سبحان ربّي الاعلى وما اتى على اية سجدة الا وقف وسأل وما اتى على اية عذاب الا وقف
 و تعود رواه الترمذي و ابو داود والدارقطني وروى النسائي وابن ماجه الى قوله الا على وقال
 الترمذي عن هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی حذیفہ ہی کہ او نہیں ہی نماز تڑپنے ہی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تڑپنے
 حضرت کہتی رکوع اپنی میں سبحان العظیم و سجدہ اپنی میں سبحان العظیم ہی اور بعضوں ہی اسکی ہی عجزت بزرگ کہ تڑپنے اور تڑپنے عاود نہیں ہی کسی آیت عذاب کے
 بزرگ کہ تڑپنے اور پناہ انگشتی عذاب روایت یہ ترقی اور الوداد اور دارقطنی ہی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ ہی قول دیکھی الا علی تک
 اور کہا ترقی ہی میں یہ حدیث حسن صحیح ہی **و سن** کہا ہی سجدت کو علما بہار ہی اور الکلبی ہی بہر کہ یہ نماز حضرت کی نقل ہی اس ہی کہ
 وہ جائز نہیں کہتی میں بنا و انگشتی اور دعا انگشتی در میان قراۃ کی نماز فرض میں اور ممکن ہی عمل اسکا جو ازر کہ کہی حضرت ہی بیان

کچھ لکھا نہیں سو اس پر رکوع ہو **وکن** النعمان بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتلون في الشارب
 وانتم ان في الشارب فذلك قبل ان تزل فيم احذرو قالوا الله ورسوله اعلمو قال هسن فاحش وفيه عقق
 واسوء الشربة الذي يسرف من صلواته قالوا وكيف سميت قال من صلواته يا رسول الله قال كايكبر وكونك
 ولا سجود هارواه مالك وروى الدرر في

اور روایت ہی نعمان بن مروی
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گمان کرتی ہو بچ حق شہر اسبغ والی کی اور تار کنی والی کی در چوری کرنی والی کی یعنی گنا
 انکا کشف ہی اور یہ پوچھا پہلی نازل ہوئی حدوں کی تھا کہا صحابہ نے اللہ ورسول و سکا دانہ تری کہا کہا یہ ہیں گنا کہ یہ اور ان میں
 سزا اور بہت بچور چوری او سکی ہی کہ چورادی نمازی میں ہی کہا صحابہ نے اور کس طرح چورادی نمازی میں ہی رسول خدا کی فرمایا
 پہلورا کری رکوع او سکا اور نہ سجدہ او سکا روایت کی یہ ہے اور روایت کی دومی نی مانند اسکی ف لفظ ترون سے تری ہی ہی
 او سکی یہ ہیں کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ میں ت کی پیش ہی ہی معنی اسکی یہ ہیں کیا گمان کرتی ہو اور یہ پہلی نازل ہوئی حدوں کی
 چہا یہ راوی نے بیان کیا جو سوال کو کہ حضرت نے یہ سوال پہلی و تری حدوں کی کیا تھا کہ جب کہ تری ان افعال کی ہی طرح معلوم
 تے اور بعد اترنی حدوں کی شک تہ اکی برائی بن چہ **باب السجود وفضلہ** اسے بچ بیان کیفیت سجدہ کر
 کے اور بزرگی و سکی کی ف سے سجدہ کی لغت میں ہیں سز میں پر کہنا اور عاجزی کرنی اور شروع میں معنی اسکی یہ ہیں کہ سز میں

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَجَ أَنْ أَسْبَحَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْجِبْتِ وَالْيَدَيْنِ وَاللَّحْيَتَيْنِ وَأَطْلُفَ
 الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَلْفُفَ التِّيَابِ وَلَا السَّعْرَ مُنْفَقًا عَلَيْهِ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم کیا گیا ہو نہیں یہ کہ سجدہ کروں میں یا تلوپویشانی پر اور دونو تلوپویشانی اور گھٹنوں پر اور پنچم پر دو نو قدموں کی اور نہ انہا کرین ہم کپڑو نکلو اور
 نہ بالوں کو روایت کہ یہ بخاری اور سلم نے ف سجدہ کرو میں سات تلوپویشانی سجدہ کی وقت یہ سب میں پر کہوں اور اگر نماز کا نہ حصہ
 ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دو لون سے کری بغیر اسکی سجدہ روا نہیں ہونا اور امام ابوحنیفہ اور صاحبین کی نزدیک گیشانی سے فقط کری جائز
 ہے لیکن کردہ ہی بغیر عدلی اور ناک سے فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک ہے نہیں گرجگہ پیشانی سے عذر ہو تو ناک سے جائز ہی اور امام
 ابوحنیفہ سے دو روایتیں ہیں ایک است میں جائز نہیں اور ایک است میں جائز ہی لیکن کردہ اور کہنا قدموں کا سجدی میں ضرور ہی اگر دو
 پاؤں سجد میں ادھنالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک تہالی تو مکروہ ہی اور سجد میں فرض ہی کہنا اور گلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو
 اور اگر تری تو نہیں جائز اور لوگ سے ہی میں غافل کذا فی الدائم المتخار اور اور جگہ در مختار میں ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتھ
 پیشانی کی اور دونوں قدموں کی اگر کہنا ایک گلی کا دونوں قدموں میں سکتے طبی اور کہنا نماز کا سجدہ ہی نزدیک حنفیہ اور
 شافعیہ کی اور تلوپویشانی کی دونوں قدموں میں سکتے تا خاک کو وہ نہیں اس سے ہی منع فرمایا بغیر اس غرض کی ان
 میں سببیں یاد امن باندہ لین یہ ہے منع ہی اور کہا کرنا تلوپویشانی کہ حج کر دنا وغیرہ میں رکہہ لی یہ ہی کردہ ہی جا ہی لون کہ

وکن النبی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اعْتَدُوا لِي وَاسْجُدُوا
 وَكَيْفَ سَمِيَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ سَمِيَتْ قَالَ كَيْفَ سَمِيَتْ قَالَ كَيْفَ سَمِيَتْ قَالَ كَيْفَ سَمِيَتْ

دعا کرتی کی تہذیب و تمدن قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی میں دعا کرتا ہوں اورصال ہونی شفا و تیر میں گوشتش کرتا ہوں بسططیکہ جو کچھ فرماؤں تو وہی آپ پر
 عمل کرے گی کہ ماہ قاتل ہونی شفا اور تیر سیر کا کہ یہی ہے فتح قتل روید کاید ستاسی عزیزہ جہنم از دست تو می خوانند تیرہ اور احدت سی
 معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوار کی اور راضی کرنا اور انکو موحیہ دست و حصول کرامت کا ہی حضور صاف راضی شد کہ کائنات کی کہ خلاصہ وجود آگاہ ہیں
 صوابات اللہ و سلا علیہ الرحمہ و علیہم السلام اور ہمیں تہذیب ہی سیرک طالع صیادق کو چاہی کہ مطلوبہ سبھی نعمتوں آخرت کی کہ باقی اور زاد ہم ہی تہذیبی اور
 طرف از تو نون دنیا می فانی کی لغات تکرری لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی میں اپنی طرف ہی قصور نہ کرے تیری ہوسل دراز در اکتفا نہیں کرتی کہ کجا
 بیٹھنا اور از رو کھنی لو اسکو کوٹنا ہی سے کارکن کار گذار گرفتارہ کا ندرین راو کار دار و کار شح ع **وَعَنْ مَعْقَدَانَ بْنِ طَلْحَةَ**
قَالَ لَقِيتُ تَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلِهِ يَدْخُلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَلَيْكَ بِكَمَثَرَةِ الشَّجْرِ لِلَّهِ نَأْتِكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا مَرَعَفَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا أَحْطَبَةٌ
قَالَ مَعْقَدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَنِي تَوْبَانُ ذَرَاهُ مُسْلِمًا اور روایت ہی سعدان بن طلحہ سے کہ کہا ملاقات
 میں توبان سے کہ چیلہ زاد ہمارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بس کیا مینی خبر دو مجھ کو ساتھ ایک عمل کی کہ کر دو زمین او سکونا داخل کری مجھ کو اللہ سبب
 اور کسی بہت میں اس چیلہ پوچھا مینی و سکون چیلہ پوچھا مینی و س قیری بار بس کیا پوچھا مینی پوچھا مینی پوچھا مینی پوچھا مینی پوچھا مینی پوچھا مینی
 لازم کرانی پر بہت سجدہ کرنے دراصلی خدا کی سخت توبہ نہیں سجدہ کر ہی گا اور اصل اللہ کو کی سجدہ کر لینا کری گا مجھ کو اللہ سبب سکن اعتبار و وجہ کی اور
 دو کر ہی گا شجری سبب سکی گناہ کہا سعدان نے پھر ملاقات کی ہنی اور دواسی بس پوچھا مینی توی بس کہا و اصلی سیر مانند او چیز کی کہ کہا مینی توبان
 نے روایت کی یہ مسلم **ف** توبان نے دو بار میں جواب دیا تا غیبت و رشوق سائل کو زیادہ ہوا اور مرد سجدہ و نشی سجدی نماز کی میں بالاملا
 کہ یا شکر کی ہر ع **الفصل الثاني** فصل دوم **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ سُرُكَيْتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سے کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سوقت کہ ارادہ
 کرتی سجدہ کرتی کہ کہتے روزن کہتے مینی پہلے ہاتھوں اپنی ہی اور جب سوقت کہ ارادہ اوٹھنی کا کرتی اوٹھانی دونو ہاتھ مینی پہلے کہتے مینی پہلی
 روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نے **ف** یہی قول ہی ابو حنیفہ و شافعی کا اور ایک روایت ابو داؤد
 کے میں آیا ہی کہ اوٹھتی ہی حضرت کہتے مینی پراوٹھکتی ہی ہاتھ اپنی ران اپنی پراوٹھکتی ہی علماری کہ کہنا اعضا سجدہ کجا زمین برا اعتبار
 فریب کی کہ جو حضور میں ہی نزدیک ہی کہنا او سکا پہلے ہی اور اوٹھانی میں برخلاف اسکی و بیچ کہتے مینی مثنائی اور انک کی ترتیب نہیں کر دینے
 بیچ حکم ایک عضو کی ہن و نزدیک یہ حضور کی ناک پہلے کہتی کہ نزدیک تہی ساتھ زمین اور شمنی زمین کہا ہی کہ اگر دشوار ہو کہنا نانو و کجا پہلے
 ہاتھ کی کہتے ہنڈر کی مانند سوزہ وغیرہ کی تو کہی ہاتھ پہلی زانو کی **ع** **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَيَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاللَّيْثِيُّ قَالَ أَبُو سَلَيْمَانَ الْحَطَّائِيُّ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَثْبَتَ مِنْ هَذَا وَقِيلَ هَذَا مَشْهُورٌ
 اور روایت ہی ابو ہریرہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوقت کہ سجدہ کر ہی ایک ہاتھ ران پہلی جیسا بیٹا پہلی

اور چاہی کہ کہی دونوں آیتیں پہلی زانوؤں کی روایت کن پہلو بودا و اور نسائی اور دارمی نے کہا ابو سلیمان خطابی نے کہ حدیث میں
 بن حجر کی نسبت ثابت ہی حدیث سی اور کہا گیا یہ حدیث سنوختی ہے **و** نہ بیٹھی انہیں بیٹھی و نش کی یعنی گھٹنی نہ کہی پہلی زانوؤں کی جسکے
 اونٹ بیٹھا ہی مشابہت وہی و سوسا تہہ بیٹھی اونٹ کی باوجود دیکھا اونٹ کہتا ہی ہاتھ پہلی زانوؤں کی سلیسی کہ گھٹنا آدمی کا یا زونین
 ہونہا ہی اور گھٹنا جانور کا ہاتھ میں لپٹ گیا گھٹنی پہلی کہی تو مشابہ ہوا اونٹ کی بیٹھی کی پس یہ حدیث مخالفت ہونہی حدیث اول کی کہ
 دلالت کرتی ہی اور کہتی زانوؤں کی پہلی زانوؤں کی اور در میان ناموں کی یہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اولاد حنیفہ در شافعی دراجہ بن حنیفہ
 عمل حدیث وائل بن حجر کہ پہلی گذری کرتی ہیں کہ زانو پہلی زانوؤں کی کہتی ہیں اور ایسا در او را حنی اور ایسا در جماعہ علماء کی عمل حدیث
 ابو ہریرہ پر کرتی ہیں کہ ہاتھ پہلی زانوؤں کی کہتی ہیں پس لکھا ہی علماء نے کہ حدیث اہل کی صحیحہ اور مشہور تر ہی حدیثیابی ہریرہ کہتی ہیں اور ایسا
 نے حفاظ سی اور سکو تصحیح کیا ہی اور ترجمہ دیا ہی اور جب حدیثیں مختلفاتی ہیں تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر کرتی ہیں اور حضور ان کہا ہی
 کہ حدیث اہل کی نسخ ہی حدیثیابی ہریرہ کی اور صحیح ابن خزیمہ کی یہی باہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے ہیں تو آیتہ ان کی ہی
 گھٹنوں کی میں نہیں دونوں دونوں ہر شامہ کی مولف نے ساتھ قول ہی کی قال ابو سلیمان آخر کتاب **و** عن ابن عباس قال کان
 النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدة بين السجدة اعفوني وانزعوني رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی در میان بن دونوں سجدوں کی باہر
 بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ اور ہدایت کر مجھ اور عافیت کر مجھ یعنی بیانات دارن در امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دی مجھ روایت کی
 یہ بودا و اور ترمذی نے **و** عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدة بين السجدة اعفوني
 رواه النسائي والترمذي حدیث سی حذیفہ سی کہ تحقیق ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی در میان بن دونوں سجدوں کی ہی **و** عن ابن عباس
 کے یہ نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ماجہ کی روایت میں اس کہ کہتے ہیں بارگشا آیا ہی **الفصل الثالث** فضل
عن عبد الرحمن بن شبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نفضت الغراب فافترقت
السهم وان بوطن النحل في المكان في المسجد كما يوطن البعير رواه ابو داود والنسائي والترمذي
 روایت ہی عبد الرحمن بن شبل کی کہا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونکا رنی کوئی کی سی اور چچا دینی درندگی کی سی اور یہ کہ چاہتے
 کہ کہی آدمی سجد میں جیسا کہ مقرر کرتا ہی و نش روایت کی پہلو بودا و اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ماجہ کی حدیث کہ عابد ناوٹھا یا کر ہی جسکے
 کو اوانا اوٹھا نیکی وقت جلبدی چون زمین پر اس کہ رانا اوٹھا لیتا ہی اور جب کی وقت پہنچتے ہیں پر بیچا آدمی جسکے درندگی جانور ہاتھ چما کہ
 بیٹھی ہیں شل کہتی بیٹھی وغیرہ کی اور سجد میں نماز کی ہی ایک جایی مقرر کر ہی کہ اپنی سوا کسی کو دان نہ بیٹھی دی جیسی اونٹ ایک جایی مقرر کر
 لیتا ہی در اونٹ دان نہیں بیٹھا مسجد جگہ سے لانا تو کسی ہی اپنی ہی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور او کو اس سے منع کرنا کہ وہ اور متوخت ہی
 اور حال ہی سے منقول ہی کہ ہماری علماء کی نزدیک کہ وہ ہی یہ کہ کبھی مسجد میں مکان حسین کر او میں نماز پڑھی سلیسی کہ عبادت عبادت عبادت
 ہے او میں اور ہماری ہوتی ہی اسکی غیر میں اور عبادت عبادت ہوتو ترک کر ہی و سکو چنا سلیسی کہ وہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پر کیا جا
 ہے اور سکا مسجد میں جگہ مقرر کر ہی و اسکی عرض فاسد کی **و** عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يا علي اني احييت لك هذا البيت يعني اكرمك واكرمك انفسه و تعمر بين السجدة رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی صحیح کہ کرنا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی تحقیق میں دوست کہتا ہوں تیری لمبی وہ چیز کہ دوست کہتا ہوں وہی نفسِ امّی کی اور کہو وہ کہتا ہوں
تیری لمبی وہ چیز کہ کہو وہ کہتا ہوں وہی نفسِ امّی کی نہ اتفاقاً در میان دو سجود ان کی روایت کی ہے ترمذی فی معنی فقہار کی یہ ہیں کہ
لکھو وہی نفسِ امّی کی زمین ہی اور کھڑا کھڑی ران اور پند لیون کو اور کھڑی ہاتھ تہی زمین پر مانند گشتی کی قول صحیح معنی فقہار کی میں ہی ہے اور
لے نہیں معنی کہی ہیں کہ کھڑی کھڑی کر کر ایڑیوں پر در میان سجود و رکعتیں اور اور ہی معنی فقہار کی علمائے کبار نے بھی ہیں غرض کہ یہ کہو وہی
علماء کی نزدیک شرح ہے: **وَمَنْ طَلَّقَ بِنِ عَيْنِ الْحَسَنِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ**
عَنْ وَجْهِ الْوَاصِلَةِ عَيْنًا يَغْتَمُّ فِيهَا صُلْبُكَ يَكُنْ خَشُوعًا وَسُجُودًا هَادِيَةً اور روایت ہی طلح بن علی حنفی ہی کہ کہا یا یا یا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا سعزت والا بزرگی والاطرف نماز اوس بندگی کہ نہیں سید ہی کرنا اوس میں پیشہ یعنی وقت رکوع کی اور
سجود کی روایت کی ہے محمد بن ف یعنی نماز قبول نہیں کرنا ہی الصلوٰۃ کی کہ رکوع اور سجود میں پیشہ یعنی سید ہی اور درست نہیں رکھنا
وَمَنْ نَافِعٌ أَنْ يَنْتَهَى عَمَّا كَانَ يَقُولُ مِنْ وَضَعَهُ جَهَنَّمَ يَا الْأَرْضُ فَلْيَصْغِي كَعَيْنِهِ عَلَى الَّذِي
وَضَعَهُ عَلَيْهِ جَهَنَّمَ شَرًّا ذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَشْتَكِيَانِ لِحُجْرَتِهِمَا فَالْأَرْضُ دَرُورًا تَنْفَعُ
سے یہ کہ ابن عمر ہی کہتی جو شخص کہی پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجود کر ہی پس چاہی کہ کہی دونوں ہاتھ تہی اوس جگہ پر کہ کہی ہی اسی
پیشانی اپنی پر جو وقت اٹھتی پس اٹھادی دونوں ہاتھوں کو اسیے کہ دونوں ہاتھ تہی ہی سجود کرتی ہیں جیسے کہ سجود کرتا ہی ہنہ
روایت کی ہے مالک بن ف کہی دونوں ہاتھوں جگہ پر کہ کہی ہی و سپر پیشانی اپنی یعنی تہہ پر پیشانی کی جگہ کی کہی جیسے کہ خنجر
تزدیک ہے نہ برابر موٹ ہون کی جیسے کہ خنجر شامی کا ہی یا معنی یہ ہیں کہ ہاتھ تہی زمین پر اوسط کہی کہ سطح پیشانی کی ہی یعنی قبلہ رخ
شرح ہے: **بَابُ التَّشَهُّدِ** باب صحیح بیان تشہد کی معنی شہادہ کی میں خبر سچ دہی کہ اوس میں دل ساتھ نہ بانی
سوافق ہوا اور لو اسی دی نی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ ولید بن اشروع میں تشہد کہتی میں شہدان لا الہ الا اللہ وان محمد
رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ فقہہ نماز میں پڑھتی ہیں یعنی التحیات و تشہد اس کے کہا کہ اوس میں کلمہ شہادتین کا ہی ہوتا ہی شرح ہے: **بَابُ الْعَصَا**
الْأُولَى فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **مَنْ أَدَّأ فَعَدَّ فِي التَّشَهُّدِ**
وَضَعُ يَدَاهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْ الْيُسْرَى وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْ الْيُمْنَى وَعَقَلَ
ثَلَاثَةً وَحَمَّسَيْنِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانِ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعُ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ
وَرَفَعُ رُكْبَتَيْكَ الْيُمْنَى تَلَى الْيُسْرَى يَدْعُو بِهَا وَيَدَاهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْكَ بِأَسْطِهَا عَلَيْهَا رَأَاهُ مُسَلِّمٌ
اور روایت ہی ابن عمر ہی کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کہتی بیچ تشہد کی کہتی بانیان ہاتھ بائیں گھٹنی اپنی پر اور کہتو
دائیں ہاتھ بائیں گھٹنی اپنی پر اور بند کرتی ہاتھ ساتھ گھٹنی زمین اور اشارہ کرتی ساتھ دھنگل شہادت کی اور ایک دھرت میں ہون ہی کہ
کہ ہی جو وقت کہ کہتی نماز میں کہتی دونوں ہاتھ تہی اپنی اور گھٹنوں اپنی کی اور اوٹھاتی دھنگل اپنی دہی وہ جو زودیکہ گھٹنی کی ہی دعائے
ساتھ دسکی یعنی اشارہ وحدانیتہ کا کرتی ساتھ دسکی در کہتی بانیان ہاتھ بائیں اور پوز انو اپنی کی کہلا ہوا اسیہ روایت کی ہے سلم فی
ہاتھ کہلا ہوا قبلہ رخ قرینہ نو کی یعنی ران پر کہتی اور بند کرتی ہاتھ ساتھ گھٹنی زمین کی یعنی اہل حساب گھٹنی کی وقت اذکھان
بند کرتی جاتی ہیں اور ہر ایک کو و اٹھی عدد و صحیفین کی مقرر کیا ہی کہ اکا ہون کی یعنی یہاں کہی اور اکون کی یعنی یہاں دیکھو

اولاً مرضاً أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ثم ليخبر من الدعاء أحجبه إليه في دعوه
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد المدین مسعود کہ کہا ہے ہم جو وقت کہ نماز پڑھتی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی پھر
 بیٹھتی تشہد کی پہلی شرف فرماتا ہو اسکی کی سلام اللہ علیہ پہلی سلام پڑھتی کی اور بندہ دن و سکی کی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر
 سلام ہی اور غلامی کی یعنی اور فرشتی ہر فرشتوں میں باہمی پابندی میں ہی پس یہہ کلمات عوض النجات کی پڑا کرتی ہی پس جبکہ پہری ہی صلوات
 علیہ وسلم یعنی فلاح ہوئی نمازی منوجہ ہوئی ہمہ ساتھ ہونہ نبی کی یعنی نہ ساتھ سری کلام کی فرمایا انہو سلام اللہ علیہ وسلم کی اللہ خود سلام ہی بخیر
 سالم ہی نفسی بالون ہی اور آفتون ہی اور دینا ہی سلامتی بندہ کو آفات ظاہر اور باطن کی سی یس سلامتی اسکی ہی ثابت ہی اور
 اوستی ہی اور دعا کرنی ساتھ سلامتی اسکی ہی چاہی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے کہ تہا انما زمین میں چاہی کہ کہو
 بندگی اسکو کہنی کیے جو کچھ ہونہی پڑھیں اور چہ بات نہ کالی ہیں اللہ ہی اور بندگی بن کی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوٰۃ وغیرہ
 یہہ ہی اللہ کی ہی سلامتی ہی ہمہ سب تون سی ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہمہ یعنی جو کہ حاضر ہیں قسم انسان اور ملائکہ
 اور جنات ہی اور اوپر بندہ دن نیک نجات اللہ کی پس تحقیق کہ جتنا ہی بہہ دعا نمازی پہنچتی ہی برکت اسکی ہر بندگی نیک کہ آسمان میں ہی اور
 زمین میں اللہ اولی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار واصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گو ہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی مسبود قابل بندگی کہ
 سوا اللہ کی اور گو ہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندگی اسکی ہیں اور رسول اسکی پہر چاہی کہ اختیار کری دعائیں ہی جو کہ خوش دلی و سکو پس دعا گو
 اللہ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم ہی کہ کہا ابن ملک شکر روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہو تو نشانا کی اللہ
 تعالیٰ کی ساتھ ان کلمات کے التجات بعد و لصلوات الطہبات پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی السلام علیک ایہا النبی رحمت اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فی علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہ انجبرئیل فی شہد ان لا الہ الا اللہ اور شہدان محمد رسول اللہ ہی اور قید صلح کی اس لیے گئی کہ
 سلام کرنا نہیں لائن ہی مسند کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندہ دن کی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
 رح فی فرمایا ہی کہ صلح ایصال ہی کہ زوال ہوا راہ ہی کا اور قائم ہو مرد حق پر چاہی کہ ایسا ہی برضا اور سستی والا امور اپنی کا طرف
 اللہ تعالیٰ کی ہو جیسی اگر کالج اتہہ دایک اور نیست ہی اتہہ ہلایہ انوال کی اتہی جیسہ اسحال کو پہنچتا ہی تو ضرور سب آفات نفسانی اور زما تکر
 سے امن ہوتا ہی اور التجات پڑھتی دو نو قعدہ دن میں اور قعدہ حج کا واجب اور قعدہ اخیر کا فرض پرع ح وعن عبد اللہ
 ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التَّشَهُدَ كما یعلمنا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ
 یَقُولُ الْحَيَاتُ الْمُبْرَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
 وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدًا مَسْنُومًا وَكَمْ أَجَدٌ
 فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ الْإِيفِ وَلَا مِ وَلَا لَكِنْ
 سَرَاوَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَيْنُ التَّرْمِذِيِّ اور روایت ہی عبد المدین عباس کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سکھاتی پکو تشہد جیسکہ سکھاتی ہجو سورۃ قرآن ہی پس اتہی کہتی یہہ کہ عبادتین متہ ہی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان
 مال کی اللہ ہی کی ہی بن سلام ہی تیر ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہی اتہہ اور اوپر بندہ دن اللہ کی کہ نیک نجات ہیں اور
 دینا ہونہ میں کہ نہیں کوئی مسبود اور اللہ اور گو ہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہیں روایت یہہ سلم فی وہین الیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بین الصبحین برکت اللہ علیہ وسلم

اور سلام علینا کی غیرالت ولام کی لیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والی فی ترمذی ہی **ف** اس شہدائین عباس کے پر عمل اکثر شافعیہ ہر
اور ہمارے مذہب میں عمل ہی بن مسعود کی تشہد پر جو کہ پہلی مذکور ہو الگ ہا ہی محدثین کی کہ شہدائین مسعود کا صحیح ترمذی اور شیخ ابن حجر شافعی نے
کہا کہ صحیح ترمذی حدیث کہ روایت کی گئی ہی شہدائین حدیث بن مسعود کی ہی اور ذہب علیام احمد کی میں ہی ہی ہی اور اکثر اہل علم صحابہ و زنا بعد
سے ایسی ہیں اور ام فرمایا ہی حضرت فی اوکل سلیمنی اور سکھائی کی بی امام احمد کی سند میں آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ان
کو کہ تعلیم کرنا و سکھو لوگو کو اور ایک آیت میں آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ما تمیر الابی اتہ میں وتعلیم کیا جانے
تشد جبیکہ تعلیم کرتی ہی بجگو قرآن و حدیث بن مسعود کی بخاری و مسلم میں اور حدیث بن عباس کی فرا و مسلم ہی و تشہد امام مالک
کا تشہد عمر کا ہی اھیات بعد الرأیات للطلیبات بل الصلوة للسلام علیک یا اللہ النبی اخریک دیکھا ہی علما نے کہ جائز ہی جسطرح کہ طبری کلام
اولی اور فضل میں اور صحیح تشہد ابن عباس کی مصباح والی فی سلام علیک سلام علینا غیرالت ولام کی ذکر کسی ہیں و سپر صلوٰت شکرۃ
کے فی اعتراض کیا ساتھ اس قول بنی کی ولم اجد اخریک اصل و سکھایہ کہ لانا صاحب مصباح کا اسکو پہلی فصل میں صحیح ہوا والی علم بالصلوات
الفصل الثانی فصل دوم **عن** وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال **نَحْرُ جَلَسَ فَاَقْتَرَشَ رَجُلُهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى الْفَخْذِ الْيُسْرَى وَحَدَّثَ فَرَفَقَهُ الْجُمْنَى عَلَى الْفَخْذِ الْيُسْرَى وَفَقَّصَ ثَلَاثِينَ وَحَلَّتْ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ اصْبِعَهُ فَمَرَّ بِئِنَّهُ يَحْرُ كَمَا يَدْعُو بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالذَّهَبِيُّ**
روایت ہی وائل بن حجر ہی اون فی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا سپر ہی حضرت یعنی بعد اوٹھائی سر کی سجدی ہی لیکن امام
بانیان یا نون بنا اور کہا بانیان اتہ بنا اور بانیان را الہی کی اور الگ ہی کہ ہی و امین و پر دین را الہی کی یعنی کہ ہی پہلوی ملا ہی نہیں
وقت کہ کہ ہی و سل کی راں پر اور زبیر کیں دونوں و نگلیان یعنی چنگیلیاں اور اوکل باسل کی و نگلی اور حلقہ کیا خانہ کہ یعنی بیج کی و نگلی اور انگوٹھ
سے جیسکہ خفیہ کرتی ہیں پر اوٹھائی و نگلی الہی یعنی شہادت کی ہیں کیا میں اوکل کہ ہلائی ہی اسکو دعا آگتی یعنی اشارہ توحید کرتی ہی
ساتھ و سل **ف** لفظ ثم جلس سے گذر احادیث کا ہی کہ باقی بیان نہیں مذکور ہوئی و میں حضرت کی سارا نماز کا طور ذکر کیا ہی بیان فقط
کیفیت جلسہ کے ذکر کی ہی اور امام مالک کے ان وقت اشارہ کی و نگلی ہلائی جاتی ہیں اور امام عظیم کی ان نہیں ہلائی کیونکہ حدیث مابعد کی
فخالف الکی ہی کہ او میں الایح کر کہا اور ممکن کہ مراد حرکت رہی ہی ہی ہی بین اوٹھانا و نگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹھانی میں ہلائی لازم ہی سپر
اس توجیہ سی تلبیق حاصل ہو جاتی ہی احمدیث میں و حدیث الکی کی من ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْشِئُ بِأَصْبِعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْرُ كَمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
اور روایت ہی عبد البر بن زبیر ہی کہ کہا ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی ساتھ و نگلی الہی کی حسب وقت کہ دعا کرتی یعنی کہ شہادت
تعدیمین ورنہ ہلائی ہی اسکو روایت کی پہلے بودا و اولٹھائی فی اور زیادہ کیا بودا و فی اور نہیں تجا و ز کرتی ہی لفظہ اوکل اشارہ
سے **ف** یعنی جس را نگلی ہی کا اشارہ کرتی لفظہ اس ہی تجا و ز کرتی یعنی وقت و نگلی اوٹھانی کی نظر و نگلی ہی بر کہ ہی اور طرف دیکھتی ہی
توحید کا دل میں حاضر ہی اور حضور او حضور حاصل ہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّخَائِرِ الْكَبِيرِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا حقین ایک شخص اشارہ کرتا ساتھ و نگلیوں کی یعنی دونوں شہادت کی و نگلیوں ہی وقت پر ہی تشہد

پس فرمایا کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کیا وہ نکلے گا کی شہادہ کہ ساتھ ایک انگلی کی روایت کی بیہ تندی اور نسائی نے فرمایا کہ
 نے دعوات کبیر میں وقت **ف** مروی ہے حدیث سعد بن ابی قاصص صحابی میں جس کا ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں آیا ہے **ع** : **وَعَنْ**
بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدَيْهِ يَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الْبُخَارِيُّ وَرَوَيْتَهُ هُوَ أَنَّ يَعْتَدِ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا خَفَضَ رَأْسَهُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بیہ کہ بیٹھی آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرے تو الا ہوا ہی ہاتھ یعنی منع فرمایا اس کہ تہجد کی وقت زمین پر ہاتھ تکیہ کر بیٹھی یا اوٹھتی وقت
 ہاتھ زمین پر تکیہ کر اوٹھی روایت کی بیہ احمد ابو داؤد و دینی اور ایک روایت ابو داؤد کہ میں ہی کہ منع فرمایا حضرت نبی بیہ کہ تکیہ آدمی اپنے
 ہاتھ جو وقت کہ اوٹھی نماز میں **ف** یعنی سجدہ وغیر وہی جو اوٹھی تو ہاتھ تکیہ کرنا وہی یونہی اور ہاتھ کھڑا ہوا مام اعظم ج کا عمل ہی بیہ اور امام
 شافعی کی ہاں ہاتھ تکیہ کر اوٹھتی میں سند اوٹھی بیہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دیکھا یعنی ہاتھ تکیہ کر زمین پر اور ہاتھ نماز کی
 بیہ حدیث معمول ہی بڑا ہی کی حالت کہ حضرت سیدت کبریٰ کبریٰ حضرت سہیلہ بنت ابی سفیانہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّدْفِ حَتَّى يَقْتَضِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد الدین سعیدی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتوں پہلی کی یعنی پہلی قعدی میں کہ تہجد
 کے یہی بیٹھی کہو یا کہ اوپر بیٹھ کر کم کی بیٹھی والی ہی یہاں تکیہ کہ ٹھہری ہوتی روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مروی ہے کہ
 قعد میں کم بیٹھی ہی درود دعا ہے ہر ہی ہی الخیات بیٹھی ہی اور ہاتھ کہ ٹھہری ہی جیسی کوئی گرم پتھر پر یا دو بیٹھی نہیں سکتا جلد اور ہاتھ پر
 ہے **ع** : **الفصل الثالث فصل في سجدة جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
يُعَلِّمُ النَّسْفَةَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ لِيَسْمَعَ اللَّهُ وَيَاللَّهِ الْخَيْرَاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَمِنْ حَمْدِ اللَّهِ وَبِرَكَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 روایت ہی جابری کہ کہا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھائی یہ کوئی تہجد جیسی سکھائی یہ کوئی سورۃ قرآنی یعنی اسکی ہی الفاظ مختلف
 میں جیسی کہ الفاظ قرآن کی مختلف ہیں باعتبار قرآنہ کی چنانچہ اس روایت میں یونہی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اللہ
 نیک کی سنتی کہ نبی کی واسطی خدا کی ہی اور نیک کی بدن کی اور نیک کی مالک کی یہی اللہ کی ہی سلام ہی تیسری ہی اور رحمت اللہ کی اور
 برکتیں وہی سلام ہی ہمیں اور اوپر بعد دن نیک بخت اللہ کی گواہی دیتا ہوں میں بیہ کہ نہیں کوئی مسجد و دیگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں بیہ
 کہ محمد نبی اوٹھی اور بھی ہو ہی وہی ہیں انکنا ہوں میں اللہ ہی بہشت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کی و فرخ ہی روایت کی بیہ نسائی
وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَصَّغَ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ
وَأَبْتَمَهَا بَصْرَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَابَةَ
 رواہ احمد اور روایت ہی نافع سی کہ کہا نبی عبد الدین عمر جو وقت بیٹھی نماز میں کہتے دو لون ہاتھ اپنی اوپر دو لون گھٹنوں اپنے
 کے اور اشارہ کنی ساتھ وہی کنی کی اور دیکھی ہی کنی وہی کنی کہو یہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہ بہت سخت ہی شیطان پر لڑو
 سے کہا راوی نبی مروی کہ نبی حضرت ساتھ صمیمی ہی کی اوٹھی شہادت کی یعنی ہمارے ساتھ ہاؤد و نکلے ہی سخت ہی شیطان پر نیر و غور

اسی ہی روایت کی پہلے حدیث میں ہے کہ سبب ارادہ لینی توحید کے طبع شیطان کی منقطع ہو جاتی ہے واقع ہوئی مصلیٰ کی کسی شکر کے کفر
 میں نہ چ : **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشُّكْرِ اخْفَاءُ الشُّكْرِ رِوَاةُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَرِوَاةُ ابْنِ مَسْعُودٍ**
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنت سی ہی ہے تہمتہ پڑھنا شہد کا روایت ہے ابو داؤد اور ترمذی
 نے اور کہا ہے حدیث حسن و صحیح ہے جب ایک صحابی ایسا کلمہ کہی کہ سنت یوں ہی نہ وہ بیچ حکم اس قول کو سکی کی ہی قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث میں ہے کہ حکم میں ہی ہے یہی ہے جو صحیح ہے اور فقہاء کا بائع : **بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا باب ہی بیچ بیان درود کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فضیلت
 اس کی کہ **ف** صلوة کی سنتی ہیں دعا اور رحمت اور استغفار اور درود و حضرت پر بند و کئی طرفی طلب کرنا ہی رحمت کا جنابا ربی تعالیٰ
 سے اونکی لپی کہ وہ رحمت شامل ہو پہلا سنی دنیا اور آخرت کیلئے اور اللہ تعالیٰ ہی بند و کلمہ ساتھ صلوة و سلام پہنچنی کی حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پر اس آیت میں یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علامہ نے یہ کہ یہ سلام واجب کی کسی میں بعضوں نے کہا ہی کہ
 واجب ہے درود پہنچنا ہر ایک نام مبارک ہی اور بعضوں نے کہا ہی ایک با فرض ہی ساری عمر میں جیسی گواہی دینی ساتھ نبوتہ اونکی کی افزا واد
 اسپر تحب اور سنون سنون اور شعار سلام ہی ہی اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ ہی مومنوں پر کہ صلوة و سلام پہنچین و سکی
 پیغمبر پر اور نہیں کیا اونکی لپی وقت معین ہے جب ہی کہ بہت کہا جاوی درود اور غفلت کی جاوی وہیں بعضی علامہ نے قول اول کو صحیح
 کہا ہی اور شافعی نے فرض کہا ہی و سکو شہدین در کہا ہی علامہ نے کہ یہ قول شافعی ہی شافعی ہی موافقت نہیں کی ہی اونکی بیچ اسکی کہیں اور
 مستند نہ ہو بلکہ بعضی کی یہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنی تو ایک بار واجب ہوتا ہی درود پہنچنا اور ہر بار مستحب و التجات میں درود
 پڑھنا سنت ہی اور اختلاف کہا ہی علامہ نے کہا صلوة و سلام جائز ہی غیر انبار بالاستقلال یا نہیں مختار نہ ہو کہ ہر ایک ہی کہ مخصوص ہی ساتھ
 انبار کی اور شریک نہیں ساتھ کئی سوا اونکی وہیں بلکہ درون کی نام پر غفر و العز و الرحمة اللہ اور رضی اللہ عنہم کسی اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ سوا
 انبار کی درون پر درود پہنچنا خلافت اول کہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ حرام ہی یا کہ وہ کہ بہت تحریری یا تحریری کر اہلی اور صحیح ہے ہی کہ غیر انبار او
 ملائکہ پر صلوة و سلام پہنچنا ابتدا اگر وہ تہذیب ہی ایسی کہ شمار اہل بدعت کا ہی اور انکی ساتھ در پہنچنا جائز ہی جیسی کہین صلی اللہ علیہ وسلم
 اور صحابہ وسلم اللہ علم نہ چ : **الفصل الاول** فصل ہے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ قَالَ**
لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عَجْرَةَ فَقَالَ لَا أَهْدِيكَ هَدْيًا سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى
فَأَهْدِيهِ لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلًا
الْمَدِينَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَدَّ عَلَمًا كَيْفَ تُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مَسَلْنَا لَمْ يَدِكْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعِ
 روایت ہے عبد الرحمن بن ابی کلیل سے کہ ہا ملاقات کی مجھ سے بن عجرہ نے ہی پس کہا یا ایہا یحییٰ بن وہابی تیری ایک شخصہ اور کلام کہ سنائے
 اور سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے ان میں پہچا اور سننے کو میری لپی پس کہا کہ یہ پوچھا میں نے یعنی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پس کہا میں ہی ہی صلوات کی طرح درود پہنچین ہم آپ پر ہی اہل بیت نبوتہ کی پس خیر اللہ تعالیٰ ہی سکھائی ہو کہ نصیبت سلام پہنچنی کی آپ

فرمایا کہو یا الہی رحمت بہر او بر محمد کی در او پیراں محمد کی جدیکہ رحمت پہنچی توئی براہیم برادر آل براہیم تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الہی رحمت
 پہنچ محمد برادر آل محمد جیسی برکت پہنچی توئی براہیم برادر آل براہیم تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی کرم سلم فی ہمز
 ذکر کیا علی براہیم کو درون جگہہ ف کس طرح درود پہنچین ہم آپ پر حاصل کیا یہہ کہ اللہ تعالیٰ فی جو کہو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام پہنچینی
 کرو تو کیفیت سلام پہنچینی کی یہی معلوم کی کہ یہ تعلیحات میں کہا ہی السلام علیک یا نبی پس درود کو نکرنا چہین درید جو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت
 سلام پہنچینی کی تو مراد یہہ کہ حضرت کی زبان فی تعلیم کردائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اس ہی کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ
 وہ احکام نہیں بیان کرتی ہی گستاخہ ہی کی اول محمد پر آل معنی اہل عیال کی ہی اور ہلک معنی زوالدار کی ہی آئی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ
 ہر مومن آل ہی اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ حدیث میں مراد آل ہی بالعموم ہیں اور بعضوں نے آل کو تفسیر کیا ہی
 اہل بیت کی یعنی وہ کہ جو صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اول یہہ کہ اہل بیت اندراج اور اولاد حضرت کی ہیں اور حضرت
 علی پہی مثل وہین ہیں بسبب اختلاف اولاد کی ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس میں ذکر حضرت براہیم ہم ہی کا کیا اور ہی کا نہ کیا اسلی کہ جب حدیث
 کے میں اور حکم کیا گیا ہی ساتھ شایستگی کی اصول میں بین اور برکت پہنچینی ہمیشہ کہہ اور شایستگی کہہ دیکھی ہی جو بزرگی کہ دی ہی اولاد
 اوسکو اور اگر مسلم فی نہیں ذکر کیا علی براہیم کو درون جگہہ یعنی پہلی درود میں نہ درو میں الفاظ اولاد میں کہا صلیت علی آل براہیم اور کہا کہ
 علی آل براہیم شرح بوع **وَعَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُتَّقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی ہی کہ کہا کہا صحابہ
 نے اسی رسول اللہ کی کس طرح درود پہنچین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہو یا الہی رحمت بہر محمد برادر آل محمد
 اور اوٹکی اولاد جیسی رحمت پہنچی توئی براہیم برادر آل محمد جیسی رحمت پہنچی توئی براہیم برادر آل محمد جیسی رحمت پہنچی توئی براہیم
 تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** الفاظ صلوة کی مختلف آئی ہیں اور پڑھنا اون درود نکال کہ اول حدیث
 مذکور ہوئی کا فی ہی کذا سمعنا من المشايخ وبعضی رواہ یونین جو ورحم کما رحمت ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کذا قالوا وبعضی
 محدثین نے کہا ہی کہ روایت یہہ زیادتی و ترجمہ علی محمد قال محمد کما رحمت علی براہیم و علی آل براہیم کی حدیث حسنہ واللہ تعالیٰ اعلم شرح بوع
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَآلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَشْرًا اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کوئی
 کے یہہ مسلم فی **ف** در جن میں حکم اس تکی ہوتی ہیں من جاہا بحمدہ فہ عشرہ مثلاً یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اوسکی لپی
 دس برابر اوسکی ہی شرح **الفصل الثالث فی فضل دو کہ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله**
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَآلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَشْرًا صَلَوَاتِي وَحَقَّتْ عَنْهُ عَشْرُ حَطِيئَاتٍ وَمَنْ فَعَلَتْ
لَهُ عَشْرًا دَرَجَاتٍ سَرَدَاهُ الشَّيْطَانُ روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کوئی
 پہنچے محمد درود ایک بار رحمت پہنچی گا اللہ وہ دس رحمتیں اور بخشی جاوے گی اوسکی دس گناہ اور بلند کی جاوے گی اوسکی لپی دس در
 جتے ہی قریب ہی کی روایت کی یہہ نسائی نے **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْى النَّبِيُّ**

فی یوم القیامۃ اکثرتم علی صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آئینہ الصلوٰۃ ^{میں} بت ہی ابن مسعود کی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک کر کے
 کے ساتھ میری دنیا سے کی اکثر اونکی میں مجھ پروردگار نے والی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کہا ابن حبان نے بھی روایت کی کہ اس
 غیر ابن حبان صحیح ہے اس پر کہ قریب تر لوگوں کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت میں ہونگی اصحاب حدیث کی اس لیے کہ نہیں ہے
 اس امت میں کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود پڑھتی والی حضرت یرشع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَأْتِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَايِعُونِي مِنْ أَهْلِ السَّلَامِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ قَالَ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن
 مسعود کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ کی کہتی فرشتی ہیں پہلی والی زمین میں پہنچاتی ہیں جگہ سے امت کی طرف
 سے سلام روایت کی یہ سالی اور دارمی نے **ف** امت کی طرف سے سلام کیسے سلام پہنچتی ہیں مجھے قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اس کی
 لیے کہ وہی فرار شریف ہی یعنی جو وہاں جا کر پہنچتا ہی تو بلا واسطہ حضرت سنتی ہیں احتیاج فرشتوں کی پہنچانے نہیں اور اس میں شمار
 ہے طرف حیات نامی حضرت کی درخش ہونی اونکی کی سبب پہنچتی سلام امت کی در شاہدہ طرف قبول سلام کہ قبول کرتی ہیں اس کو فرشتی اور اولیاء
 پہنچاتی ہیں طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگ آویجا کہ حضرت جو اس سے سلام کا دیتی ہیں اس کو کہ سلام پہنچتا ہی پہرا اور ایک روایت
 میں آیا ہی کہ فرشتی نام لیتی ہیں اس کا مثلاً کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ یعنی وہ سلام عرض
 کرتا ہی خدمت بابرکت میں سے جان میدہم ورا زہای قاصداً آخر با زکوہ ورجلس آن نامین حرفی کہ انما میر ودرج **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا كَرِهَ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى آذُنِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہیں کوئی شخص کہ سلام پہنچے مجھ پر کہ کہہ جیتا ہی اللہ کا بجز روح میرے ہر ہر ایک کہ جو اب یتا ہوں اور یہ سلام کا روایت کی یہ بلو داؤدی اور یہ ستر
 نے دعوات کبیرت **ف** عقیدہ ہی اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں عالم برزخ میں ایسی حیات النبی کہتی ہیں
 اور اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت زندہ نہیں ہیں وقت سلام کرنی کسی کی روح بدن مبارک میں آتی ہے جو اس سال نکال کا یہ کہ مراد
 روح پہنچتی ہی یہ نہیں ہے کہ روح بدن مبارک میں نہیں ہی ایسی پہنچتی ہیں بلکہ زندہ ہیں کہ روح مبارک جو شاہد در ب الغمرہ میں مستغرق ہے
 اس کو اس حالت ہی افاقہ دیکلاس عالم کی طرف متوجہ کرنی ہے ماصلاۃ و سلام ہی اس توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یوں کہا کہ پہنچتا ہے
 اللہ روح مجھ پر والا نبیا صلوات اللہ علیہم وسلم زندہ ہیں قبروں میں بس کلام آمین راکہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنی والوں کی ہے
 ہے یا عام ہی ظاہر یہ ہے کہ عام ہی یعنی خواہ دور سلام پہنچے یا فرار مبارک پر جا کہ گمیر کہ سلام زیارت کرنی والوں کا جو اسٹہ ملائکہ کی سنتی
 ہیں اور اور ذکا بلو اسٹہ ملائکہ کی جیسا کہ حدیث بلو ہریرہ کہ تیسری فصل میں ہی ظاہر ہوتا ہی **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا أَيْوَاتِكُمْ قَبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا أَقْبِرِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلَغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ کی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 کہ فرماتی ہے نہ تھرو گھر ونگو مانند قبروں کی اور بت تھراؤ قبر میرے کو عید اور ذود ہر جو مجھ پر تحقیق درود تھرا پہنچتا ہی جگہ جہاں ہو
 تم روایت کی یہ سالی نے **ف** نہ تھراؤ گھروں کو مانند قبروں کی کہ مثل مردوں کی و نہیں پڑی اور سوئی ہوا اور کچھ عبادت
 اور نماز و نہیں ہکر و بلکہ جسی سجد و نہیں عبادت کر کہ الزوار حاصل کرتی ہوا زمین ہی گھر و زمین ہی کچھ کرتی رہون الزوار اور ہر کات اس

ادب دعا کا سکھایا اور در حدیثوں میں معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی بعد یعنی حمد و صلوة پڑھی کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکی
 اس تعریف کی اسکی اور درود پہنچانی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور دعا کی پس فرمایا اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای نماز پڑھنی اور
 دعا کر قبول کجاوی گئی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور نسائی نے انما اسکی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَكَمَا جَاسَتْ بَدَائِلُ
بِالنَّبَاءِ عَلَى اللَّهِ فَفُزَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ نِعْمَةً سَأَلْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم شریف کہتی تھی اور ابو بکر اور عمر ساتھ تھے وہی حاضر تھی پس جب بیٹھتا ہوں یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ پر
 پھر درود پہنچانی صلی اللہ علیہ وسلم پھر دعا کی نبی و اسکی نبی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **يَا جَادُ يَا جَادُ يَا جَادُ يَا جَادُ يَا جَادُ يَا جَادُ** کی یہ
 ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُقِلَّ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَلَى الْأَبْرَاهِيمِ وَأَزْوَاجِهِمُ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى الْأَبْرَاهِيمَ إِيمَانًا حَمِيدًا فَحَسْبُكَ سَرَّاهُ أَبُو دَاؤُدَ روایت ہی ابی
 ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگی اسکو یہ کہ دیا جاوی تو اسے تہہ پستانہ بوری کی یعنی جسکو خواہ
 ہو کہ نواب پورا اور بہت سائل جسوقت کہ بھیجی درود میرا اہل بیت نبوہ کی میں پس چاہی کہہی یا الہی رحمت بیچ محمد پر کہ نبی سے ہیں
 اور او کی بیسیوں پر کہ ان میں مسلمان کی ہیں اور اولاد او کی پر او راہل بیت او کی پر جیسکہ رحمت بھیجی تو انی او پر اولاد او پر جسیم کی تحقیق
 تو تعریف کیا گیا نیز کہ ہی روایت کی یہاں بودنی **ف** امی لقب خاص حضرت کا ہی کہ مذکور ہی نوریت اور انجیل میں اور تمام کتاب
 میں جو کہ آسمان سے اتری ہیں! امی لغت میں اسکو کہتی ہیں کہ نہ کہہ جاؤ نہ کہہی کو پڑھ سکی اور مکتب میں نہ گیا ہوا و کسی سے سیکھنا
 ہو یہ پیشو ہے! ام کی یعنی ممالی طرف یعنی جیسا کہ ممالی پیش ہی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی نے لکھا یا پڑھو یا انہیں سے لکھا
 کہ مکتب نرفت و خط نہ نوشتہ بغیر مسئلہ آموز صد مدرس شدہ پیٹھی کہ تا کہ وہ قرآن درست پڑھتا نہ چندانہ شبستہ پشلیم
 و ادب اور اچہ شبستہ کہ خود آفازا و آدمو رب نہ او بعضوں نے کہا ہی کہ امی مشوبہ طرف ام الغریبی کی یعنی کہہ کی کہ وہ اصل ہے
 ساری زمین کی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَن ذَكَرْتَهُ**
عِنْدَهُ فَكَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ
 اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نخت بخیل ہی کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نیز
 اسکی پس نہ درود پہنچا مجیر روایت کی ترمذی نے اور روایت کی یہ احمد بن حنبل نے رضی اللہ عنہ کہ کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن
 صحیح غریب ہے یعنی مالکی خواہش کی سبب سے ایچک جبلت طبع کی آدمی بخیل کر تا ہی کہ سیکو مال نہیں دیتا پس اسکا بخیل تو یہ ہی
 بڑا بخیل وہ ہی کہ ساتھ حکم سل و غفلت کی ایک کلمہ پیام آنسوہ کی نفس نے کسی بہتین نکال سکتا اور ادای حق اور شکر نعمت
 کا نہیں کرنا احسان و انعام او کی لیس ہی کہ اگر جانین او کی نام برفدا کرین بچا ہی چہ جامی ایک کلمہ سے مرچا ہی پکشتہ تا خان

به رسام دوست به نام جان از سر عبت فدای نام دوست : **ح** : **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَأَيْبًا أَلْبَغْتُهُ رِوَاةَ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجی مجھ پر تو ایک برس میری ستائش میں برائی ہوگی اور جو درود بھیجی مجھ پر تو میری پہنچا یا جاتا ہوں اور کو روایت کی یہ تھی نبی شکیبایان میں **ف** یعنی پاس ایسا لگا درود خود ستائش میں باطن اور درو والی کا درود ملاکہ سیاحین پہنچانی میں در جواب سلام کا یہ صورت دینا ہوں اس سلام کیا جا رہی کہ حضرت پر سلام بھیجی کی کیا بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بھیجی والی کو خصوصاً بہت چینی والی کر کا شرف حاصل ہوتا ہی اگر نام عمر کی سلام تو نکا ایک جواب دی ہوتا ہے جو جاسی کہ ہر سلام کا جواب وی ہے ہر سلام میں بخیر و جواب تکین اب : **ب** : **كُلُّ عَدُوِّ سَلَامٍ مَرَّ بِكَ جَوَابًا تَوْبِ ح** **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَرَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً رِوَاةَ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا جاسی درود بھیجنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت چینی ہی اللہ اور سپرد فرشتی اور سنی شریف و حسین روایت کی یہ احمدی **ف** شاید کہ بہت ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کی ہو اس لئے کہ دارود ہوا ہی کہ تو ایسا اعمال کا جمعہ میں شرف حصہ ہوتا ہی اسی ہی جگہ اکثر شرح برابر ہوتا ہی اور یہ حدیث اگرچہ موثف ہی یعنی قول ابن عمر کا ہی لیکن حکم مرفوع میں ہے اس ہی کہ تو ایسا اعمال کا یعنی نبی کی حضرت سے نہیں کہہ سکتی **ح** : **وَعَنْ** مَرْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي لَوْ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رِوَاةَ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی مروان سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجی اور مجھ کی اور مجھ سے یعنی بعد درود بھیجی کی یا اللہ اور تو راؤ سکونج جگہ کی کہ مقرر ہے نزدیک تیری دن قیامت کی واجب ہوتی ہی و سنی ہی شفاعت میری روایت کی یہ ہر سند **ف** مراد جگہ نبی مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت ہی ہے بلاتون کی ہی لیکن اسکو زہر خاص قابل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اسکی ہی اور اس میں شہادت ہی طرف اشارہ کی ساتھ حسن خاتمہ کی **ح** **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَخَّرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ خَلَاةً فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى حَشَيْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَقَّاهُ قَالَ فَحِثَّتْ أَنْظُرُ فَرَفَعَهَا سَهًا فَقَالَ مَالِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي إِلا أَتَيْتُكَ إِلا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَوَةٌ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رِوَاةَ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ داخل ہوئی بلخ کجورون کی میں ہر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہاں تک کہ ڈرا میں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وفات ہی اونکو کہا عبد الرحمن نے پس آیا میں دیکھتا تھا میں کہ آیا دوزندہ میں یا مردہ پس دہا یا حضرت نے میرا پانس فرمایا کیا ہی و اسی تیری یعنی کوئی چیز پیش آئی تجھ کو کہ خبر سلامت عم اور گبر ہا ہست کی پائی جاتی ہی میں نے فرمایا جی ڈرنا پسا و اسی اونکی کہا وی نے میں فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھ کو کہ نہ خوشخبری دون میں تجھ کو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرمایا تیری ہی کہ جو شخص درود بھیجی تجھ پر ہمت ہجرت کا میں او سپرد اور جو سلام بھیجی تجھ پر سلام بھیجے تو نکا میں او سپرد روایت کی یہ احمدی **ف** اور زیادہ کیا احمد نے بیخ بعض روایات

کے کہ فرمایا حضرت نے پس سجدہ کیا میں نے اسے اسد کی انتہی کہا سجادہ میں ہی کفعل کی یہ ہے یعنی نبی صیح خلافت کی حاکم سی اور کہا یہ حدیث صحیحہ سی اور نہیں جانتا میں صیح سجدہ کی کوئی حدیث صحیحہ اس اور اسکی یہی طرق متعدد میں : ع **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّىٰ تَنْصَلِيَ عَلَىٰ نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا پڑھی کرتا ہی در میان آسمان اور زمین کی نہیں پڑھتی قرآن سے کچھ یہاں تک کہ درود پڑھی تو اوپر پہنچی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود پڑھنے پر اور درود خود مقبول ہی بظنیل اور توسل اسکی کی دعا ہی مقبول ہوتی ہے سے سورسکن ہوسی وقت کہ در کعبہ سیدہ دست در پای کیوترزرو ناگاہ سیدہ اور حصن حصین میں ہی کہ کہا شیخ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہا جب لگی تو اللہ تعالیٰ ہی حاجت ہے پس تیار کر ساتھ درود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کر جو چاہے ختم کر ساتھ درود کی اوپر اس میں کہ اللہ سبحانہ اپنی کرم سی قبول کرنا اور دونوں درود کو اور وہ بجز رگتر ہی اس میں کہ چہرہ وی اوس دعا کو کہ در میان اون دونوں کی ہی یعنی اسکی کرم سی بعید ہے کہ اون کی در میان میں کی دعا قبول کر سی اور کہا طبعی کہ احتمال ہی کہ یہ کلام حضرت عمر کا ہو جس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح ہے کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محقق ہے علماء حدیث نے کہ مثل اسکی راوی اپنے طرف سے نہیں کہہ سکتا ہی پس یہ مرفوع ہی حکماً اور یہ مرفوع ہی روایت کی گئی ہی **بَابُ الدُّعَاءِ**

فِي التَّشَهُّدِ : اب ہی صیح دعا کی تشہد کی یعنی بعد التحيات اور درود کی کہ سنت ہی اسوقت دعا کا کرنا اور تشہد کی کتابوں میں مذکور ہی کہ بعد پڑھنی التحيات اور درود کی دعا کر سی جو کہ خوش آوی او سکو لیکن مشابہ کلام لوگوں کی تہو مشابہ لوگ کہے کہ یا اللہ روئی دی مجھ کو وغیرہ اور پھر باب التثبہ کہ حدیث ابن مسعود کہ میں ہی گذرا کہ پھر اختیار کر سی دعا سی جو کہ خوش آوی اور اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائیں خاص ہی وار ہوئی ہیں تشہد میں پڑھنی کی یہی پس مراد دعاؤں خوش آئید ہی ہونگی دعا کہ حضرت سی مقبول ہوئیں ہونگی حاصل یہہ کہ چلنا سنا ساتھ دعاؤں کی اولی اور فضل ہی کہو کہ جامع ہیں مشابہ دنیا اور آخرت

كُوْبَحُ : الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فضل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَالْجُنَّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ اللَّامِ مِنَ الْغَرَقِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا لَسْتَ بَعِيدٌ مِنَ الْغَرَقِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ رَوَيْتَ** حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا لگتی نماز میں یعنی بعد تشہد کی کہ ہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تم تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ کا فی مجال کی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگی کی سی اور فتنہ موت کی سی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری گناہ سی اور عرض ہی پس کہا واطی او تکلی ایک کہ سی او نے بہت توجہ ہے پناہ مانگتا تھا اقرض سے پس فرمایا تحقیق جو وقت آدمی فرضہ پڑھا ہی بات کرتا ہی پس جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلافت کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مجال خیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعویٰ خدا کا کر سگا اور لوگوں کو گمراہ کر سگا آخر کتاب میں ذکر اسکا اور سچہ و مجال کو اس میں کہ ہی کہ ہی کہ ایک کہہ دے سکی علی ہونگی

چنانچہ کسی گناہ کو گناہ یا مسموح ہوگا یعنی یہی ہوگا تمام پہلا تینوں ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اس لیے ہی کہ اصل و سکنی سجا ہی یعنی مہربان
 کے زبان عبرانی میں مسیح کی معنی ہیں بہت سیر کرنے والے اور لفظ مسیح دو تو غیر اطلاق کیا جاتا ہے لیکن جب بنا مسیح بولتی ہیں تو حضرت عیسیٰ
 مراد ہوتی ہیں اور جب دو ملعون مراد ہوتا ہے تو مقید کرتی ہیں ہاتھ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ اگر فتنہ
 ہو بلا میں ہاتھ ہوتی ہیں اور رضا کی اور امور کا باعث پہننے کی راہ رست سی ہوں اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان دوسوی ڈالے حالت
 نزع میں اور حال سنگ گنہ کا اور غدا بے جا اور غدا بے جا کی اور لفظ ماتم یا تو صد رہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کا باعث گناہ کا ہو اور آدمی
 جب فرخندار ہوتا ہے بات کرتا ہے یعنی نصیحت جو اس کی ادا میں ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں اس کی غمزدگی تہید میں جو بولتا ہے اور وہ غم
 کرتا ہے وہی ادا کا زمانہ آئندہ میں بس خلاف کرتا ہے: **ع ح و ع ن ا ن ی ہ ر ی ک ا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا فرغ احدکم من التشہد الاخر فليتعوذ باللہ من أربع من عذاب جہنم
ومن عذاب القبر ومن فتنۃ الحیا والمات من مسیح الدجال اور روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ فارغ ہو ایک تہارا التعمات بچلی سی پس جا ہی کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کی جا چیزوں سی عذاب دوزخ کی
 سی اور عذاب تہب کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرئی کی سی اور دوائی مسجد دجال کی سی روایت کی ہے کہ منہ لم فی فتنہ بنا ویکرم علی یعنی یوں
 بیسی اللہ انی اعوذ بک من عذاب جہنم اخراک **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ**
الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ
سَمَاوَاهُ مُسْتَلِيمًا اور روایت ہے ابن عباس سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکھائی صحابہ اور اب بیت کو یہہہ دعا ہے
 سکھائی سورہ قرآن کی فرمائی کہو یا الہی تحقیق میں بنا ہا مانگا ہوں ساتھ تہری عذاب دوزخ کی سی اور پناہ مانگا ہوں ساتھ تہری
 عذاب تہری کی سی اور پناہ مانگا ہوں ساتھ تہری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگا ہوں ساتھ تہری فتنہ زندگانی اور مرئی کی سی
 روایت کی ہے کہ منہ لم فی **وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْهُ فِيْ صَدَاكُ**
قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالْظُلْمِ اَلَا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَعْفَرَةً مِنْ عِنْدِكَ
وَاَسْأَلُكَ اَنْتَ الْعَفُوْرُ الرَّحِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ کہا کہ منہ لم فی یا رسول اللہ
 سکھلا ویکجو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ وکیل پی نماز میں یعنی بعد تشهد وورد کی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا منہ نفس اپنی بظلم
 بہت اور نہیں جہتنگا ہوں کو کوئی مگر تو پس بخش مجھ کو بخشا خاص نزدک ہے سی اور رحم کر مجھ تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت
 کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ تہرا اس روایت میں ہاتھ فی مثلثہ کی ہے اور بعضی روایت مسلم کی میں کہہ ساتھ ہی ہوا
 کے آیا ہے میں کہہ ہی تہرا اور کہہ ہی کبیر اُنع: **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَسْرَى رَسُوْلِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ عَنِ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى اَسْرَى بِيَاضَ حَدِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
 ہے عامر بن سعد سی نقل کی کہ وہی آپ ہی باپ سی کہ کہا تہا میں دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سلام پہیرتی واپس اور یا میں اپنے
 یہاں تک کہ دیکھتا میں سفید ہی رخسارہ اوکلی کی روایت کی ہے کہ منہ لم فی **ف** یعنی چہرہ مبارک تہا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم

ہو رہا ہے سعادت اولیٰ کہ پہلو اولیٰ میں ہوتی ہے کا شکل اندر نماز جا سہو پہلو ہی تو نہ تا بتقریب سلام افق نظر بروی تو بوح :
 وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَّى أَيْ قَبِلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہی سمر بن جندب کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ نماز پڑھ چکتی تو وجہ ہوتی ہمہ ساتھ منہ نبی کی روایت کو
 پہنچا ہے یعنی جب نماز پڑھ چکتی تو منہ کی طرف منہ کر کے بیٹھی ہے : وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا صَلَّى يَتَصَرَّفُ عَنْ يَمِينِهِ مَرَّاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتی یعنی کہی مصلی ہی وہ
 اپنی ہی روایت کی پہنچا ہے : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ
 لِيَرَى أَنْ حَقَّ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَقَوْلِهِ إِذَا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
 مسعود ہی کہ کہا ہے مفر کر ہی ایک بار اوصلی شیطان کی حصہ نماز نبی میں ہی اعتقاد کی بہہ کہ لازم ہی او سپر نیمہ کہ نہ پہری مگر داہن ہی
 اپنے سے تحقیق کہہا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر با دہر ہی تہی بائیں طرف نبی ہی روایت کی بخاری اور مسلم ہی حاصل
 بہہ کہ بعد سلام پہرنی کی کہی تو پہرنی تہی داہن طرف سی دہشتی تہی بائیں طرف اور اکثر وفات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پہرنی اور دعا
 نامتی اور جانب حجہ شریف کی کہ بائیں طرف ہی تشریف لی جاتی اور کہی برعکس مل کر تی کہ بائیں طرف ہی پہرنی اور داہن طرف ہی
 اول کو غیب یعنی اولویت حاصل کیا ہی کہ او میں داہن طرف ہی شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل انحضرت کا اکثر سیطرہ تھا لیکن این معبود
 رقم کہتی ہیں کہ دو صورت یعنی بائیں طرف ہی پہرنا اگرچہ حضرت یعنی جائز ہی اور کہتی ہیں لیکن سنت میں اعتقاد واجب ہوئی کا مگر ہی پیغمبر
 پہلے صورت کو واجب بخانی اور حضرت بلع کی سی کہ دوسری صورت ہی اجراض نمکی کہ حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ دوست
 کہ کتا ہی بہہ کہ عمل کیا جاویں حضرتوں او سکی بر جب با کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاویں غرضتو پورا و شافعیہ فی ان دو نو حدیثوں ہی
 نکلا ہی کہ مصلی کو چاہی کہ پہرنی طرف حاجت کی اگر حاجت داہن طرف ہی یعنی مثلاً مکان او سکا دوسری با کچھ اور کام رکھتا ہی
 او طرف تو داہن طرف پہرنی اور اگر بائیں طرف ہو بائیں طرف پہر اور حضرت علی رضی ہی ہی سیطرہ منقول ہی کہی ہی حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم منہ یون کی طرف ہی منہ کر کے بیٹھی اور پشت قبلہ کی طرف جیسکہ او پر حدیث میں گزرا اور حصہ شیطان کا اس میں ایسی کہا کہ
 کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی بر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رکمال مانا او سکی کا کہا طے ہی کہ اس میں دلیل ہی ہے کہ
 حسنہ اصرار کیا ایک مرتبہ براور کیا او سکا لازم اور نہ عمل کیا حضرت پر پیشینہ او سپر شیطان گزرا کہ نیکو پس کیا حال ہی او سکا
 کہ اضرار کی بدعت اور خلاف شریعہ براور یہ چاروں حدیثوں یعنی حدیث عامر کی اور عمرو کی اور انس کی اور عبد اللہ کی شفاعت
 اس باب کی ہیں : وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ قَبِي عَدَا بَكَ يَوْمَ
 بُعِثْتُ أَوْ يَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب کہ کہا ہے ہم جب نماز پڑھتی تھی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست کہتی تھی ہم بہہ کہ ہون داہنی حضرت کی تو متوجہ ہون ہمہ ساتھ منہ نبی کی یعنی وقت سلام کی
 اول ہمارے طرف متوجہ ہون کہا برار ہی نبی نبی حضرت کو کہ فرماتی تھی بعد سلام کی ای رب میری بجا کجا خدا ہے

اوسان کر اور نماز کو جامع کرنا اپنی نیت و مکروریت کی بیہ مسلمنی **ف** اور جمع نیک وی ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے
 عبادت اللہ درپہرہ دعا حضرت نے تعلیم مت کی ہے کہ بازو تواضع کی ہے **ع** **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمْتَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فَمَنْ وَثَبْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرَأَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرَّجُلُ وَهُوَ الْبَخَّارُ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھیں عورتیں چہرہ بانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہن جنسرت
 کہ سلام پہنچانے نماز فرض ہی کہڑی ہو تو یعنی ہن کہ چائی کی ہے اور یہی رہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص نماز پڑھتا
 مرد و زن ہی جس قدر کہ جائتا اللہ تعالیٰ پس جب کہڑی ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوتی مرد و روایت کی ہے چاری
ف یعنی حضرت نبی ہی اور عورتیں وہمہ جاتین اور عورت راستی میں بل بخاؤں پس کہی ہتہ رہتی کہ اللہ انہ
 السلام آخر تک پڑھتی و کہہ ہی اتنا بیٹھی کہ دعا کرنی اور قرآن پڑھنی اور احکام الہی بیان کرنی اور کہی وصل میں بیٹھی قات
 تک بیٹھا نفلت تہا مجبہ نفلت و اوقات کی دراست معلوم ہوا کہ سبب امام کہڑی رہتا اس غرض کی ہے اور حسب مقتدا
 گو کہ وہ نہیں ہلی امام کی ہے **ع** **وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الصَّحَابَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمْتَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فَمَنْ وَثَبْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرَأَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرَّجُلُ وَهُوَ الْبَخَّارُ** میں ذکر کرنی **الفصل الثاني** فصل در سر عن
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَخَانَ بَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَدْرَعُ أَنْ تَقُولَ فِي ذَمِّي كُلَّ صَلَاةٍ تَرْتَأِي عَلَيَّ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ سَمِعْتُهَا أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنْ أَبَا دَاوُدَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ مُعَاذُ وَأَنَا أُحِبُّكَ
 روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا پڑا انہ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھیں میں دوست رکھتا ہوں تجھ کو ای معاذ
 پس کہا میں اور میں ہی دوست رکھتا ہوں انکو یا رسول اللہ فرمایا کہ جب ست رکھتا ہی تو مجھ کو تو جس محبوبا سکھو کہ کہی تو بعد نماز کی ہی
 سب سب مرد کہڑی اوپر نوکر کرنی اپنی کی اور شکر کرنی اپنی کی در چہی کرنی عبادت اپنی کی روایت کی ہے احمد اور ابو داؤد اور نسائی
 نے مگر یہ کہ ابو داؤد نے نہیں کہہ ہی ہر لفظ کہہ معاذ فی وانا احبک **ف** ایہی عبادت یہہ ہی کہ عبادت کمال حسن و طلب کہ
 گوا کہ بیٹا ہی بڑا سر کہ جبکہ اول کتاب میں پچ ایک بیٹ کی معنی حسن عبادت کی ہے فرمائی ہیں اور احمد ہی معلوم ہوا کہ جو کو
 سیکو دوست کہہ ہی اور حسب اکاوس ہی انہا اپنی محبت کا کہ وی اور یہہ حدیث سلسل ہی ساہلس فعل قول کی اخذ بیدی و
يَسْئَلُونَ نَا اِحْبَابَكُم مِّنْ M
 روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 پہنچانی وہی ہی کہہ ہی السلام علیکم ورحمت اللعین سلام تہر اور ہر بانی اللہ کی یہاں تک کہ کہلائی وہی سفیدی وہی چہا

علاء اللہ الرحمن العزیز تعالیٰ علیہ وسلم
 صحیح مسلم
 کتاب السنن
 باب عبادت اللہ
 حدیث ۱۰۰۰

اولیٰ کی اور سلام پہ پہر تہی بائیں آدھی سلام علیکم ورحمۃ اللہ بیان ملک دکھلائی دینی سفیدی بائیں خسار کی روایت کی بیہ البراد وادو
 زندی اور سانی بن اور نہیں ذکر کیا ترمذی ہی حتیٰ بری بیاض خدہ اور روایت کی ابن جری عمار بن باسری **ف** یعنی ترمذی
 نے حتیٰ بری بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہی دونو جائی اہقر کہا کان سلیم عن سیدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن یسارہ السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ اور ظاہر بیہ ہی کہ ابن جری ہی ساری حدیث روایت کی ہی بغض اسکی مانند ترمذی کی **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرَ أَنْصَرِافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوَاتِهِ إِلَى شِقَائِهِ أَكْبَرًا
 إِلَى الْجُرْتِ مَرَّاهُ فِي شَرَاخِ الشُّنَّةِ اور روایت ہی محمد الدین حسود ہی کہ کہا تھا بہت پہر بائیں صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نماز پڑھی جا نبائیں کی طرف حجرہ وہی کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تہا طرف مسجد کی بائیں
 طرف محراب کی پس دو پہر تہی بائیں جانب پڑا اور داخل ہوئی تہی حجرہ ابنی بن **ع** وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
 عَنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ إِلَّا ضَامًّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي
 صَلَّى فِيهِ حَتَّىٰ يَتَحَوَّلَ مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور روایت ہی عطاء خراسانی ہی اون نی نقل کی مغیرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ نماز پڑھی امام اوس جگہ
 کہ نماز پڑھو چکا ہی اوس میں بیان ملک کہ سرکہ جاوی روایت کی بیہ البراد وادنی اور کہا البراد وادنی کہ عطاء خراسانی تہی نہیں ملاقات
 کے مغیرہ ہی یعنی پس یہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہاں فرض پڑھی ہن وان سنت نہ پڑھی بلکہ جگہ بدل کر اوجای پڑھی اور
 یہ حکم خاص نام ہی کی ہی نہیں ہی بلکہ مستند ہون کی ہی پڑھی اور منع اس ہی اس ہی کیا کہ انا انوالا بیہ گمان نکری کہ مصلی منور نماز
 فرض ہی میں ہن با اس ہی کہ دونو جابہین گو ہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی گناہ ذکر الشیخ رحمہ اور ملا علی رح فی لکھا ہی کہ کہا
 بعضیوں تہی کہ بیہ حکم اون نماز وہن ہی کہ بعد اذکی سنتین رائیہ ہن اور جنکی بعد سنت نہیں اناند صبح اور عصر کی بیہ حکم ہن اور بعضیوں
 نے کہا ہی کہ بیہ حکم سبجا زوین **ع** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَمَ حَلِي الصَّلَاةِ
 وَتَهَضَّمُ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ أَنْصَرَا فِهِ مِنَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس کہ تحقیق منور
 صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلائی تہی صحابہ کو نماز پڑھنی پرا ومنع کیا اذکو بیہ کہ بہرین وہ پہلی پہر تہی حضرت کی نمازی روایت کی بیہ ابو داؤد
 نے **ف** رغبت دلائی نماز پڑھنی تاکہ کرتی اور رغبت دلائی نماز تہی نماز جماعت کی پرا مطلق نماز پرا ومنع فرمایا کہ پہلی حضرت
 کے نماز ہی نہ پہرین نامر و عورت رشتی ہن مل جاویں جسکیہ اوپر حدیث میں گذرا کہ حضرت اور لوگ ٹپھی رہتی تہی یہاں ملک
 کہ عورتین چلی جاتی تہن پہر اٹھتی حضرت اور لوگ اس صورت میں تہی تڑھی ہوگی در احتمال ہی کہ مراد پہر تہی ہی اوٹھتہ کہ پڑھی رہتا سنو
 کا ہی پہلی سلام امام کی پس بیہ حرام ہی ہا نزدیک **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **ع** عَنْ شَدَّادِ بْنِ
 أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَوَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّباتَ فِي كَأَمْرِ الْعِزَّةِ
 عَلَى الرَّشَاءِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ لِعَمَلِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ
 خَيْرِ مَا نَعَّمْتَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعَّمْتَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا نَعَّمْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی شدا و بن اوس ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑھنی ہن یعنی بعد

نشدہ کی آجی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی ثابت رہا دین کی مقدمہ میں اور قصد کرنا دیت بڑا در مانگتا ہوں تجھی شکہ لغت میری کجا اور تو جو
 نیک کن میری اور مانگتا ہوں تجھی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہوں تجھی پہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور مانگتا ہوں ساتھ تیری بڑائی
 اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور خوش ناک مانگتا ہوں تجھے پہلی مانگتا ہوں کہ کہ جانتا ہی تو روایت کی پہلی فی اور روایت کی احمدی نماندگی و قصد کرنا
 یعنی لایم کروں یہ سنا اور عید تیرے پر ہوں مانگتا ہوں کہ تم کو شکر و نعت کثیرہ طاعت میں یعنی قائم ہوں شکر حکم بڑا اور چون محمود
 چیزوں ہی اور جو عبادت تیرے آدا کروں اوسکو ساتھ شریط اور ارکان و سکی آئی اور قاب لیم یعنی پاک بری عقیدہ دانی اور میل کرنی تو
 نحو اشون نفسانی پر اور خالی ہوا سو اللہ ہی وہ مالک من خیر العالم لفظ کا اس جلد میں موصول ہے یا موصولہ اور عائد محذوف ہی اور
 من زائد ہے یا بیانہ اور میں محذوف ہی تقدیر سکی ہوں ہی ہمالک میں جو خیر العالم یعنی مانگتا ہوں میں تجھی اکابر کہ وہ بھی ہو جو کہ
 جانتا ہی تو کہ وہ بھی ہی نہ جو کہ میں بھی جانتا ہوں اسلی کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامرن وہ جو ہوتی ہی سبہ و عا
 نے تعلیم است کی لہی کی ہی کہ لو کہ یزین والا حضرت کو سب پہلا بیان حاصل تہین اور برائون ہی محفوظ تہی اور گناہ و گنہ جہاں تجھی کو
 ع ح و ع ن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلواتہ بعد الشہد
 احسن الکلام کلام اللہ و احسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی اور روایت ہے جابری کہ ابی ہریرہ
 اللہ علیہ وسلم کہتی ابی نازین بعد التحیات کی بہترین کلام ان کا کلام اللہ کا اور بہترین طریقہ کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی پر سنا
 نے و ع ن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم فی الصلوۃ تسلیماً یلقا
 وجہاً ثم یمیل الی الشق الیمین شیخا رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی عنہا کہ ابی ہریرہ
 نازین ایک سلام سانس منہ لہی کی پر جبکہ ہی طرف امین جانب کی تہوڑا روایت کی یہ تندی فی ف یعنی ابتدا سلام کی قبلہ
 رخ کرتی بہر در میان سلام میں کچھ دایم طرف مائل ہوتی ایسا کہ سفیدی رخسار مبارک کی معلوم ہوتی جیسے پہلی روایتوں میں گذرا
 اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی فریب میں ایک سلام ہی نظر ظاہر احمدی کی اور تینون امام اور اور علماء قائل دو سلاموں کہ
 میں وسط وارد ہوتی بہت حدیثوں کی سن میں اور تاویل حدیث کی یہ ہے کہ بکار کرتی ہی کی سلام اور دو سلام چکی ہی بیح
 و ع ن سمرقہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرکد علی الاضام ونختاب وان یسلم
 بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سمرقہ ہی کہ کہا سنا کیا بکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرن ہم
 وقت سلام پہرنی کی جو سلام امام کی کی اور یہ کہ محبت کرن ہم پہرنی اور یہ کہ سلام کر ہی بعض ہم میں بعض کو روایت کی ابوداؤد
 نیت کرن ہم یعنی مقلد ہی جو سلام پہرنی نیت کرن کہ امام کی سلام کا جواب ہی ہن جو کہ امام کی دایم طرف ہوں دوسری سلام میں نیت جواب
 کے کرن اور جو کہ بائیں طرف ہوں چھپے سلام میں نیت کرن اور جو کہ مقابل امام کی ہوں دونوں سلاموں
 میں نیت کرن اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو ہی سلام پہرنی ہی نیت کرنی چاہی کہ مقابل ہوں برسلاام کہ ناموں
 اور محبت کرن ہم پہرنی یعنی نمازوں ہی اور نام ہوں نون ہی محبت کرن اور خوش خلقی ہی پیش اورین آگے اسکا فرمایا کہ سلام پہرنی ہر
 بیح نماز کی پہرنی ایک دوسرے کی ہی نیت کرن یعنی دایم طرف میں دایم طرف والوئی اور بائیں طرف میں بائیں طرف والوئی نیت
 کہ ہی اور ہر نماز کو دونوں سلاموں میں نیت ملا کہ نہ ہی کرنی چاہی کہ یہ ہی حدیثوں میں آجی کہا ہی بعض علماء ہجری ہی کہ

سنت ہے اور لوگوں نے اسکو ترک کر دیا ہے **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ** باب ہے بیچ بیان ذکر کو
 بیچ ہی نماز کی **ف** مراد وگسی عام ہے و دعا ہو یا غیر و سکی اور اختلاف ہے اس میں کہ متصل بعد اون نمازون کی کہ سنتین ہیں کشتدر
 بیٹھی درختار میں لکھا ہے کہ گروہ ہے تاخیر کرنی سنتوں کی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللہ ہم انت اسلام اخراجات اور کہا حلوانی فی ہنیر
 مضائقہ ساتھ فصل کی ساتھ اور ادکی در اختیار کیا اسکو کمال فی کہا جلی فی اگر ارادہ کی جاوی ساتھ کراست کی کراست تشریح
 نواوٹھہ جاتا ہی خلاف کہتا جو نمین اور بیچ یاد میری ہی حل کرنا پڑھنی کا قلیل پر اور مستحب ہے کہ استغفا کر ہی تین بار اور پڑھ
 ایہ الکرسی اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تین تینتیس بار اور پڑھنی تسلیل پوری سو کر نیکو اور دعا مانگی اور تم
 کری ساتھ سبحان ربک بالعرفت ترک کبہہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت در مختار کا اور مستحب ہے کہ قوم تو بڑ ڈالین صفو نکو اور امام اگی باچھی
 ہٹ کر کپڑا ہی نا مشتبہ ہنودی انبوا لہ و پڑھنوز جماعت میں ہن اور کوئی انبوا الہی تو ہم پر اگر اقتدا کری تو قاسد ہوی اقتدا
 اور سکا اور اختلاف ہے اس میں کہ فضل پہر نادین طرف ہی بابائین طرف در صحیح ہے کہ اختیار رکھتا ہی جس طرف چاہی پہر کی اور
 اکثر اس میں کہ بائین طرف پہر تا بائیان اور سکا دانیان ہر دو اربع مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجر و شریف او دہری ہی پہر تا
 افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑھ لینا سنتوں معمولی کا منافی نہیں ہی اور بعض کہ بیچ بعضی ان اور ادو کار کی حدیثو نمین و افسوس
 ہے اور تحصیل قیام کی وسطی سنتوں مغرب کی منافی نہیں پڑھنی آئی الکرسی اور مانند او سکی کی جسیکہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہی کہ پڑھی بعد
 خیر اور مغرب کی دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملائکہ والرحمہ و علی کل شیء قدیر اور بعضی آدمی جو جلد ہی کرتی ہیں کہ ایہ ذکر
 مغرب کے سنتوں میں پڑھی ہیں کچھ نہیں اور مخالفت سنت کی ہی کہ پڑھنا قیل باور قیل ہو اور احد کراچ سنت مغرب کی وارد ہوا ہی
الفصل الاول فصل ہے عن ابن عباس قال کنت اعرف انفضاء صلواتہ من رسول اللہ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّكْبِيزِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هِيَ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَالَتْهَا مِنْ بَعْجَانَا نَامُ هُوَ نَا مَارَسُولِ خَدَّ صَلَّيَ اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكَا سَاتِهَ كَهَيِّ الدَّارِ كِي رَوَيْتُ كِي بَهْ بَخَارِي اَوْرِ سَلَمَ نِي **ف** اختلاف کیا ہی شاخصین فی بیچ بیان کرنی مراد کی
 ساتھ کبیر کی بعضون نے کہا ہی کہ مراد کبیر ہی یہاں ذکر ہی جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے آیا ہی کہ او از بلند کرنی ساتھ ذکر کو
 وقت فارغ ہونی لوگوں کی نماز فرض سے بیچ زانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر ہی کہا ابن عباس نے کہ بیچانا تھا میں تمام ہونی
 نماز کو ساتھ او سکی پہر لا آیا ہی بخاری احدث تو بس معلوم ہوا کہ مراد کبیر ہی مطلق ذکر ہی اور دخل کیا ہی شافعی نے حضرت کی اس جہر کو
 اسکر تھا وسطی نقلیہ متذکرین کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل بکری ہی چکی ذکر کرنی پر ساتھ جہر صحیحین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حکم کیا صحابہ کو ساتھ ترک کرنی جلالی کی کہ ٹھیل کبیر بکار کرتی ہی اور فرمایا کہ تم نہیں بکار فی ہو پہر کی کو اور نہ غائب کتب تشریح وہ
 ساتھ تھا ہی ہی سنابہی فریبے از ہی و بعضون نے کہا ہی کہ مراد کبیر ہی وہ کبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمیدی ساتھ دس بار یا تیس بار
 پڑھی ہیں اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت کی زمانی میں بعد نماز کی کبیر ہی ہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نے کہا کہ یہ ایام مناسبت
 تھا کہ تکلیف تشریح کی کہتی ہی اور بہر تقدیر مشکل ہے کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہی کہ سلام ہی تمام ہونا نماز کا نہ جائز
 ہے اور کبیر ہی جانتی جواب سکا پہر ہی کہ وہ چوٹی ہی شاید کہ ہمیشہ جماعت میں نہ حاضر ہونی ہون گی اور احتمال یہ ہے ہی کہ
 جماعت میں ہونی ہون لیکن پہلی صفت میں کبیر ہی ہوتی ہون میں نہ بیچانی ہی تمام ہونی نماز کو ساتھ سلام کی **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ**

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْعِدًا مَا يَقْبَلُ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت عیاشہ
 سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پہنچتی تھی بیٹھتی مگر مقدار اور چیز کی کہ کہتی یا الہی تو ہی سالم یعنی سب عیبوں سے اور کبھی
 سے ہی سلامتی یعنی بندوں کی سلفیوں سے بابرکت ہی تو ہی صاحب کی اور خشش کی روایت تک یہہ سلم فی بعضی خبری
 کے بعد سنتیں ہیں انکی سلام کی بعد نہیں بیٹھی مگر مقدار کہ حسین یہہ دعا پڑھ لین اور جن نمازوں کی بعد سنتیں نہیں ہیں مثل صبح کی اور عصر
 نماز ہو ہی بیٹھا حضرت کا زیادہ اس اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تاکہ اور اس عا میں جو والیک رجوع السلام صحیح بنا مانا
 وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہیں ہی اصل یعنی حدیث سے ثابت نہیں اور کاف جیہ بیٹھنی کی یہہ ہی کہ بیٹھت نماز بیٹھنی ہی
 مگر اسقدر کہ حسین یہہ دعا پڑھین یا بیٹھتی ہی یعنی ایسا ناگرا اسقدر مولانا امجدی نے **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 پہر ہی نماز اپنی سے استغفار کرتی تین بار اور کہتی یا الہی تو ہی سلام اور پڑھی سے ہی سلامتی بکت ہی تو ہی صاحب بزرگی اور
 خشش کی روایت کی یہہ سلم فی بعضی استغفار کرتی تین بار یعنی کہتی استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ کہتی تین
 بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم والوہاب الہی **ح : وَعَنْ الْمُخَيْرَةَ بِنْتِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ**
سَلَّمَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْمَ لِمَا آعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلْدِ مِنْكَ الْجَلْدُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سنیہ بن شعبہ سے یہہ کہتی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی جی ہی نماز فرض کی نہیں کوئی چیز
 مگر اللہ کیلئے کہتی شکر کا اول ہی آباد شہت اور سوا کی ہی تشریف ر وہ چیز پر قادر ہی یا الہی نہیں کہہ سکتا اور بعضی روایتوں میں
 کوئی چیز والا اور چیز کو کہ مع کی توئی اور بہین فائدہ دیتی دو تہمتہ کو عذاب تیری سے دو تہمتہ ہی روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی
 جانا چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کلمات اور اوراد کا کہ حدیث نہیں آئی ہیں پڑھی ہی اور کہا ہی علماری کہ بعضی اوقات
 سلام پہنچتی اور اوٹھتے ہی ہوتی بغیر کسی کہ کچھ پڑھین اور بعضی اوقات یہہ اور کار کل بالعیض نہیں ہی پڑھی اور بعضوں نے اس
 ترتیب پڑھنی کی کہا ہی کہ اول استغفار کری بعد اولی اللہم انت السلام بعد اولی لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھی اور اوراد کا اور دعائیں
 بہت ہیں حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں آیا ہی کہ اول بعد نماز پڑھی ہی اور بعد ہی ہی مراد نہیں ہی کہ متصل
 وضو کی پڑھی بلکہ اگر بعد سنتوں کی پڑھی تو ہی بعد ہی پڑھنا کہلا دیکھا **ح : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا أَحْوَالَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَاشَفَ
إِلَّا آيَاتَهُ لَهُ التَّعَمُّهُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام جس وقت کہ سلام پہرین نماز پجی سی کہتی ساتھ کہ اور بلند کی نہیں کو کئی مجھو دیگر اللہ کیلئے انہیں کوئی شریک نہ رکھا اور کسی
 بے ہی بادشاہت اور رومی کی ایسی ہی نسبت لیت اور وہ چیز پر قادر ہی نہیں باگشت گناہوں سی اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر گناہ
 اللہ کی نہیں کوئی مسبو و مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتی ہم مگر وہ کو اور کسی ایسی ہی نسبت یعنی نسبتیں ادسی کی طرف سی ہیں اور اس
 کی ایسی ہی بزرگی اور اوس کی ایسی ہی تعریف یا نہیں کو کسی مجھو دیگر اللہ مخالف کنی والی ہیں ہم و اسکی بندگی کو اگر چہ کہ وہ کہیں
 کافر و دایت کی یہہ سلم فی ہذا یہہ کلہ ہی حضرت پکار کر پڑھی اور اسی تعلیم است کی اور نوری فی کتابین بین لکبا ہی کہ افضل
 چیکے پڑنا ہی صحیح اسن عار کی اور وہ اسکی کی خواہ نام ہو و یا منفرد مگر یہہ کہ حاجت ہو وی ساتھ تعلیم اسکی کی تو پکار کر پڑھی اور اس پر
 حل کیا گیا ہی پکار کر پڑھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سکوا اور بعد اسکی کہ ادا ہوا اور کو کونو جبکہ پڑھا افضل ہی صحیح ح =
 وَعَنْ سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ ذُبُّ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ أَمْرِ ذَلِ الْعُسْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَكَذَا ابِ الْقَدِيرِ سَرَاوَةَ الْبُخَارَى ^۵ اور روایت
 سے سعیدی یہہ کہ سعیدی تعلیم کرتی اپنے اولاد کو یہہ الفاظ کہتی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بناہ پکرتی ساتھ ان کی
 کے چھپی نماز کی یا الہی تحقیق میں بناہ پکرتا ہوں ساتھ تیری نام کسی اور بناہ پکرتا ہوں ساتھ تیری بخیلی سی اور بناہ پکرتا ہوں ساتھ
 تیری ناکار و عمر سی اور بناہ پکرتا ہوں ساتھ تیری فتنہ دنیا کی سی اور خدا بقرسی یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب تیر کی ہیں روایت
 کے یہ بخاری فی **ف** مراد جن سے یہاں نہ جبر و کرا طاعت پر ہی اور مراد اصل سی یہہ ہی کہ نہ نفع پہنچا وی غیر کو
 ساتھ ال کی با علم کی یا غیر خواہی کی وغیر ذلک اور ناکار و عمر یہہ ہی کہ عقل میں خالی جاوی اور حضار ضعیف ہو جا وین ایسی عمر کو
 بنا دانی اس کی کہ مقصود عمر سی یہہ ہی کہ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اپنی طرح ادا کر سی اور ایسی عمر میں یہہ عرض فوت ہوتی ہی
 ح = وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْوَأَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
 قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذِّكْرَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا
 نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتَفُونَ وَلَا نَعْتَفُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعَلِمْتُمْ شَيْئًا تَذَكَّرُونَ بِهِ مِنْ سَبَقِكُمْ وَكَسِبْتُمْ بِهِ مِنْ
 بَعْدِكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعٍ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا أَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ
 وَتَكْبِيرُونَ وَتُحَدِّثُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ مَرَّجَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ يَفْعَلُونَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ
 فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى الْآخِرَةِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارَى
 وَسِتِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتُحَدِّثُونَ عَشْرًا وَتَكْبُرُونَ عَشْرًا **ب** لَدَلْ ثَلَاثًا
 وَثَلَاثِينَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق فقیر ہاجرین کی ایسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
 بس کہا اور انہوں نے تحقیق لی کسی دولت والی ذبحی بلکہ یعنی ثواب و قرآن رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے

یعنی او ہونے کی جرات حاصل کیا اور لایق بہشت کی نشوونما کی ہوئی پس ہمارا کیا حال ہی پس فرمایا حضرت نے کیا سبب عرض کیا حضرت نے فرمایا
 نماز پڑھتی رہیں جیسی ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزی رکھتی رہیں جیسی ہم روزے رکھتے ہیں یعنی روزے میں کھانے پینے سے روک دینی سکتی اور وہ انکار کرتی کہ میں روزے
 میں آزاد کو سکتی یعنی سبب فلاس کے ہیں انکا ثواب وہ نہیں کہ حاصل ہی اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب عرض کیا
 انکو ایسی چیز کہ پہنچ جاوے سبب سکی درجی اور ان نشوونما کی کو کہ بڑھ گئی ہیں تم ہی پہلی تمہاری سلام لای ہیں اور بڑھ جاؤ تم سبب اس
 دن لوگوں پر کہو چھی تمہاری ہیں یعنی ایمان میں پایداری ہے اور نہ ہوگا کسی یعنی غنیاء میں ہی بہتر ہی مگر وہ شخص کہ کری مانند او سمجھ کر
 کہ وہ تم یعنی کہ جو غنی کی کہہ سکتی ہے پھر تمہارے جگہ اس ہی تم بہتر نہیں ہوتی کی بلکہ وہ تم ہی بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا اور ہونے بہتر فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد اللہ پڑھو چھی ہر نماز کی تینتیس بار کہا ابو الصالح نے پس پھر فقہاء و مہاجرین کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پس عرض کیا اور ہونے کی کہ سنا بہا تینوں ہماری نی کہ مالدار ہیں پھر کہہ کہ گئی تھی پس کیا اور ہونے کی مانند اس کی یعنی بہتر فضل ہے
 ہوئی وہ ہمیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فی فضل اللہ کا ہی دیتا ہی وہ جسکو چاہتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ہونے
 قول نبی صلح کا آخر تک مگر نزدیک سلم کی اور بچ ایک روایت بخاری کی یہ ہی کہ سبحان اللہ پڑھو چھی ہر نماز کی دس بار اور الحمد اللہ پڑھو چھی
 بار اور اللہ اکبر پڑھو چھی دس بار یعنی تینتیس بار کی پہلے روایت میں جو آہا ہی کہ پڑھو چھی ہر نماز کی تینتیس بار اس عبارت میں میں احتمال
 میں یا تو یہ کہ تینوں ملکہ تینتیس بار ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد اللہ گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار
 ہو چنانچہ عمل مشائخ کا یہ ہی اور یہ فضل ہی اور بعضی روایت میں جو یہ ہی آہا ہی یا یہ تینوں ملکہ تینتیس بار پڑھو چھی کہ آہا ہی ہر ایک
 تینتیس بار ہو جائیگا اور یہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دنیا اعتناء کو یہ فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو چاہتا ہی صبر کروا و فضل اللہ ہی
 پر رہی ہو کہ اوسنی بزرگی دی ہی بعضی بندوں کو بعضوں پر اور اس میں شمارہ ہی ہے کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر ہی لیکن حال
 نہیں ہی غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی ہی اور فقیر امن میں اس ہی کہا ہی الام غزالی رح نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے
 اس مسئلہ میں پس گئی ہیں جنید اور خواص و در اکثر لوگ طرف غنیلت فقر کی اور کہا ہی ابن عطاء نے غنی شاکر کہ حق غنا کا ادراک نامہ
 افضل ہی فقیر صابر ہی **عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَةُ الْخَيْرِ
 قَائِلُهُمْ أَوْ قَاعِلُهُمْ ذُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَارْبَعٌ
 وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی کعب بن عجرہ ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہنے الفاظ میں نماز کی چھی کی کہی کی نامید نہیں ہوتا ثواب کہنے والا اور کہا یا فرمایا کہی والا اور کہا چھی ہر نماز فرض کی تینتیس
 سبحان اللہ کہتا اور تینتیس بار اللہ اکبر کہتا روایت کی یہ سلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ
 ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَلَيْسَ فِيكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَفَّرْتُ خَطَايَا هَذَانِ كَأَنْتَ فَمِثْلُ زَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہی چھی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد
 اللہ کہی تینتیس بار اور اللہ اکبر کہی تینتیس بار پس نماز میں ہوئی اور کسی اور طے ہو کر کہی سیکڑی کی یہ کلمہ نہیں کو کسی شریک و سکاوی

لے ہی بادشاہت و رادہ ہی کی ایسی سبب ملے کہ وہ ہر چیز پر قابو رہی بخشی جاوے گی گناہ اوکل اگرچہ ہون مانند جہاں کی ریاضی بہت ساری
 کے بہرہ مسلم فی وقت بعضی روز تو نہیں بعد ولا الحمد کی بھی ویسا اور بعضی میں یہ بخیر ہی زیادہ آیا ہی اور یہ کلمات کہ نماز کی جیسی پڑھی جاوے
 میں عدد انکی مختلف آئی ہیں کہی حضرت ک سطح پڑھتی ہی کہی ک سطح انہن سی جس طرح پڑھنا سنت واد ہو جائی گی اور کہا ہی حافظ ذہن
 عراقی نے کہ بہرہ سلیبی میں اور جو زیادہ ہیں پس وہ پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالیٰ کی اور ثنات ہلہ ہی کہ ان حضرت سلمی اللہ علیہ وسلم گنتی تہر
 تسبیح کو ساتھ درہ ہی ہاتھ کی اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے شمار کر و ساتھ لکھو کہ ایسی کر وہ پوجی جاوے گی اور طلب بائی کی کی جاوے گی
 اور صحابی سی کچھ کر کے لکھو کہ پر ہی پڑھنا ثنات ہوا ہی افضل لکھو کہ پڑھنا ہی اور جائز لکھو کہ غیر وہ پر ہی پڑھنا ح : الفصل
الثانی فصل دوسری عن ابی امامة قال قیل یارسول اللہ انی الذعاء اسمع قال جوف الکیلا
 الاخر و ذبیر الصلوة لکن ثبت بان رواه الترمذی روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سی وقت ہوا
 بہت قبول ہوتی ہی فرمایا در میان رات میں کہ جا نیا خیر میں ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازوں کی عجمی روایت کی یہ ترمذی نے
وعن عقیبة بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرعہ بالموعد آت فی ذبیرا
کل صلوة سواہ احد و ابوداؤد والنسائی والبیہقی فی الدعوات النکبیر اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا
 حکم کیا کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھو نہیں معوذات عجمی ہر نماز کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور عجمی نے
 دعوات کہ یہ ہیں **ف** معوذات وہ سو ترین ہیں کہ جمل سری لفظ معوذ کا ہی یعنی قتل عوذ بر البلق اور قتل عوذ بر الناس و لفظ معوذتہ
 کا جمع ایسی لائی کہ اقل جمع دو ہیں و بعضیوں نے کہا ہی کہ قتل ہوا اللہ اور قلیا ہی معوذات میں قتل میں تنبیا یعنی قتل عوذ بر البلق و
 اور قتل عوذ بر الناس کو غلبہ دیکر کل کو تیسرے معوذات کر لیا اگرچہ اول و دوم لفظ عوذ کا نہیں ہی پس بموجب اس قول کی چار سو ترین پڑھنا
 ہو فرمایا قتل یا اور قتل ہوا اللہ اور قتل عوذ بر البلق اور قتل عوذ بر الناس پڑھنا **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم لان اقل صاع قوم ینکرون اللہ من صلوة الغداة حتی تطلع الشمس احب الی من ان
اعتیق امر بعة من و لکن استعجل و لان اقل صاع قوم ینکرون اللہ من صلوة الغدیر الی ان
تغرب الشمس احب الی من ان اعتیق امر بعة من و اہ ابوداؤد
 اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البیتہ بیٹنا میرا ساتھ ہے کہم کی کہ یاد کر میں اللہ کو وقت صبح کی اقامت
 تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آنا و کون میں چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی اور البیتہ بیٹنا میرا ساتھ ہوں قوم کی
 کہ یاد کر میں اللہ کو وقت نماز عصر کی سعی قناب غروب ہونی تک بہت بہتر ہی نزدیک میرا اس کہ آنا و کون چار غلام روایت کی یہ ابوداؤد
ف ظاہر یہ ہی کہ اخیر میں ہی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی مراد ہوں و در احتمال یہ کہ مطلق ہوں اور تخصیص اولاد
 حضرت اسمعیل کی اس میں ہی کہ افضل عرب میں و حضرت انکی اولاد میں عجمی **وعنه قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد ینکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت
لہ کاجر حجة و عفرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نامة نامة تاکتین و اہ الترمذی اور روایت ہی
 انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی جماعت میں یہ پڑھی یاد کر میں اللہ کو قناب کلمتی تک پڑھنا

الذنب ان يدبره الا الشرك وكان من افضل الناس عمدا الا رجلا يفضله يقول افضل مما قال رواه
احمد وروى الترمذي نحوه عن ابي ذر الى قوله الا الشرك وكنه كذا صلوة المغرب
ولا بيده الخبير وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہی عبد الرحمن
بن غنم ہی اور نبی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نبی جو شخص کہیں پہلی پہر کی جگہ نمازی اور پہلی مؤثر نبی بانوہی کی نماز
مغرب اور صبح ہی یعنی سطرح تشهد کی لمی بیستیا ہی اسی ہدیہ پڑھتے بعد مغرب اور صبح کی یہ کہہ کر کہ نہیں کوئی معبود و مگر اللہ کہ اکیلا ہی ہے
کوئی شریک اور سکا اور سکی لمی ہی باو شہت اور او سکی لمی ہی تو لطف و سکی اتہہ بن ہی پہلانی و زبردہ تا ہی اور اتا ہی اور وہ ہجرت
پڑھا دہی دس بالکھی جاتی ہی وسطی اوسکی ساتھ ملاک کی دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اوسکی دس جرایان اور لیندگی جاتی
ہیں وسطی و سکی دس دروازوں ہی ہیں یہ کلمات وسطی اسکی المان ہر بری چیز ہی در بناو شیطان را ندی ہونہی سی اور نہیں ہنچتا وسطی
کے گناہ کی یہ کہ ہلاک کسی اوسکو یعنی سبقتی فوق استغفار یا مغفرت کر دگا کہ اگر شکر یعنی اگر شکر کہ لگا نہیں بخشنا جاشی کا اور ہوا
بہترین لوگوں کا از روئی عمل کی کہ وہ شخص کہ زیادہ ہو اوس یعنی زیادہ کہی اور پھر سی کہ کہا اوسنی روایت کی یہ محمد نبی اور روایت کی
تردنی ہی مانند اسکی ابو ذری تا قول وکی الا لشرك و زہین و کر کیا نماز مغرب اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا فَبَلَغَ فَبَعَثُوا عَنَّا كَثِيرَةً
وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا كُنَّا بَعْثًا أَسْرَعُ رَجْعَةَ وَلَا أَفْضَلُ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا
صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَدُورُونَ اللَّهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ الرَّوِّيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی فجر طرف ملک نجد کی بس غنیمت لائیں غنیمت بہت اور جلدی
کے انہوں نے پہر نبی میں یعنی طرف میندگی بلکہ ایک شخص نبی ہم میں ہی کہ یہ نکلا ہا نہیں کہی جسکی کوئی فجر کہ جلد ہو پہر نبی میں اور زیادہ
ہو غنیمت میں اس فجر ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لی کیا نہ تبارا نہیں نکلا ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پہر نبی میں اور اتا
ہوں جن وہ قوم کہ حاضر ہونے نماز صبح میں پہلی یا دکنی رہی اللہ کو یہاں تاکہ نکلا اقباب پس یہ لوگ میں بہت جگہ پہر نہیں اور
زیادہ غنیمت میں روایت کی یہ ترندی ہی اور کہا یہ حدیث غریب اور حواصی ابو حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرتی ہیں
ف یعنی اول لوگوں کو متاع دنیا تہہ لگی اور وہ قاتی ہی اور او کو ملا تو روئی دیر میں بہت سائواب غنی کا اور وہ جاتی ہی جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نبی اعندکم نیتد واعند الصداق یعنی جو کچہ تمہاری پاس فانی ہی اور جو اللہ کی پاس باقی ہی پس یہ ہوی انہیں
اور نبی غنیمت میں در پہر ہی جلدی انہی ہے ؛ **بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ**
وَمَا يَأْخُذُ مِنْهُ باب سے بیان اور پھر کی کہ نہیں جائز کرنا اور سکا نماز میں اور اور پھر کی کہ جائز ہی نماز میں
یعنی اس باب میں کمروا اور حرات اور مشغلات اور مباحات نامہ کی مذکور ہیں ؛ **الفصل الاول**
فصل من سئل عن معاوية بن الحكم قال بيئنا انا اصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

کبیرا حرام ہے نمازین اور غنیمت مارا کہی اور حضرت ابی و س شخص نماز کی پہرہ کی کا حکم اسی کی کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سنا تھا کہ کلام کرنا
نمازین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کبھی نمازی یہ حکم مد باطل ہوتی ہے نماز اس کی سلیبی کہ خطا کیا اور سکو اور اگر کسی بوجہ سے نمازین
باطل ہوتی اور کہا ابن تیمیہ نے کہ اگر کسی اپنی نفس کی بسی یہ حکم سے نہیں فاسد ہوتی ہی جیسی ریختی اس کی کہنی میں نہیں فاسد ہوتی اور نہیں
لائی ہی اس میں بالذاتی دیون کیسی یہ پہلی فرمایا کہ تا کجا جادوی اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہ کہ کلام میں لیکن نہیں راہہ کیا جانا ساتھ
انکی خطاب کہ انکو لوگو اور سبھا نا انکو اور مراد باقون آدمیوں کی ہی وہ کلام ہی کہ خطاب کی سلیبی ساتھ وہ کی لوگو کو اور ما باک سلیبی و سکو لوگو
سے لکھا ہی فقہاری کہ اگر نماز پڑھتی ہوئی ہی کوئی پوچھی کہ کس جس کا ہی ال تیرا اور وہ کسی نخل البقال الحمیدی یا ایک زینتینی والی کی لکھی
کہا ہے ہری ہی اور ایک شخص نے بھی نامی کہڑا ہی اور اوسنی کہا یا بھی خدا لکنا یعنی ہی بھی لی لی کتابیں دونوں اگر یہ نہیں قرآن
کے میں لیکن یہ سیکہ بقصد خطاب کی پڑھنے یا سہم گوی نماز اور اگر راہہ قرآۃ کا ہونا فاسد نہیں ہوتی اور کہا میں عرب میں دن کو کہتی تہو
کہ وہ ساتھ چھتا اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت کہتی تہی اور شیاطین خیرین سچ اور جہت اولو کہہ جاتی تہی اور وہ
دعوی علم غیبی کہ کہ لوگو کو خیرین دیتی تہی پس وکی باس جانیس منہ فرمایا چنانچہ اور روایت میں ہی آیا ہی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی جاوی شیخ عراقی باس یا کاہن پاس پس چرمانی اونکی کہنی کو پس تحقیق وہ کا فر ہوا ساتھ وہ جس چیز کی کہ اقرار ہی گھر
محمد یعنی قرآن پہ نام احمد بن روایت کی ہی ساتھ سند صحیحہ کی اور بہرہ ہی اور معنی کا کہن کی تو معلوم ہو ہی اور حواہ او سکو کہتی ہیں کہ یہاں
کہ تا ہی معرفت چیزوں کی اور جو ہی کی چیزوں کا اور مکان گم ہو ہی چیز کا اور ایک بنی خطا کہنی ہی یعنی حضرت ادریس پادریاں
علیہا السلام اور اس عبارت ہی کو ہی بہتہ ہی کہ علم راجع ہی بلکہ یہ تعلق بالحال ہی کہا خطاب فی کہ حضرت فی فن و افق خطا زرا
نہج کہ فرمایا ہی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں موافق ہو سکتا خطا کیا ساتھ خطا اس ہی کی اس ہی کہ خطا اونکا مجزہ تھا انہی اور معرفت
خطا کی غیر معلوم ہی اس کہ نہیں معلوم ہوتی معرفت مگر تو اسی ایضاً کہ منقول ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مال جیسی خطا ہی
میں کیونکہ معلوم ہو کہ وہ ہی ہی سلیطہ کہنی تہی او سکو ثابت کہ انصاف یا تو اسی جا ہی اور بہرہ خیال ہی پس خطاب فی او سکی ہوا
تو کہ تا ہی او سکو درست ہوا اور نکال کیے اور در اعمال اسی قبیلہ کی ہیں نزدیک علماء متقدمین و دشانج تحقیق کہ ہی حکم کہتی ہیں اور اخیر
عبارت کا مطلب ہی کہ لفظ انذام صلیحہ کی ہی جو چاہی ہیں اور ایک نظر منظرہ عدم صحت کا کہتا ہی نشان صحت کا کہ نہیں تو لفظ
انذام او سب کہتی ہیں جیسکہ صا باص کہتی ہیں حاصل یہ کہ لفظ کنی کا ثابت ہی صولیدان رساقط ہی مصابیح میں میں منظرہ عدم صحت کا
اوپر نہ کرنا چاہی کہ جامع الاصول میں لفظ انذام صلیحہ او سکی کہ وہی کہ اصول میں یون ہیں شرح و عن عبد اللہ
ابن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو فی الصلوة فیرد علینا فکنا نرجعنا
من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یا رسول اللہ کنا نسلم علیک فی الصلوة
فیرد علینا فقال ان فی الصلوة لکنا صلیحہ علیہ اور روایت ہی عبد الدین سعوی کہ کہا ہی ہم سلام کرتی اور یہی صلیحہ
علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نمازین میں جواب ہی ہوگی جسکے پہرہ کی ہم نجاشی کی پاس سلام کیا ہم ہی اور یہ میں جواب آیا
پس کہا ہم ہی ہی رسول خدا کی ہی ہم سلام کرتی آپ بر نمازین میں جواب کہتی ہی آپ کو یعنی الی ہی جواب کیوں نہ دیا فرج آیا
حضرت فی تحقیق نمازین البیہقوی ہی روایت کی یہ بخاری اور سلم فی نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور دین نصاری کی تھا

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا تو ریت کی بجائے غیر کچھ معلوم کر کر حضرت پر سلام لایا تھا اور سن تو مجھ کو یہاں انتقال و سکا ہوا اور حضرت نے صحابہ کی ساتھ کھڑی ہو کر غائبانہ اوکلی جنازہ کی نماز پڑھی پس وہ اڑا لیکر حضرت سی عقیدت تہایت کہتا تھا صحابہ فی جنت رکرا کہ تمہارا کہ میں باقی تو اوکلی ملک میں اکثر صحابہ کی اسی صحابہ کی ان کو غنیمت جان کر خوب مسرت گذاری کی حسی صحابہ فی حضرت کی خبر سنی کہ ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افزا ہوئی ہیں وہ یہی حاضر ہوئی پس اس وقت کا حال بن مسعود بیان کرتی ہیں کہ میں نبیؐ کو قافلہ میں تھا موافق پہلی عادت کی منی سلام حضرت پر کیا حضرت نے جوائٹ یا ادونا کی بعد فرمایا کہ نماز میں نفل ہی نبی شغل پڑھنی قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ النبیؐ کا نام کر سب سے زیادہ دیکھو گے پس اس معلوم ہو کر جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہی اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا نامہ سے یا سہری دی یا کوئی اور کچھ طاعت ہی پس وہ اشارہ کر ہی سہرا لگھون سی بان کا یا نہ کہ نہیں فاسد ہونی نماز اوکلی لیکن مذکورہ ہوتی ہی ذبح : **وَعَنْ مَعِيْقِبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاجًا لَأَفْوَاحِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ** اور روایت میں ہے کہ نبیؐ نے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سچ سچ کہا ہے کہ پوچھا اسی حال نفل ہی کا کہ میں مبارک نامہوں نے نماز میں کچھ پکی گھبر میں فرمایا ہے اوسکی جواب میں کہ نبیؐ فرمایا ضرور لیکر ایک بار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مذکورہ ہی لکھ کر سجدی کی لگی سی ہٹائی مگر جو سجدہ لکھ سکی بسبب تثنیہ فراز کی تو برابر کر لے کیا بار بار زیادہ اس لکھ کر ہی ذبح : **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَضِرِ فِي الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ کہ نبی سے پہلے نماز میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِثْمَاعَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِدَاعٌ سَخَطْتَهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعِبَادِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچھا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر ادھر دیکھنی سے نماز میں پس فرمایا کہ وہ ایسا لبتا ہی کہ ایسا لبتا ہی و سکو شیطان نماز بند کی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ادھر دیکھنی سی شیطان ایسا لبتا ہی نماز بند کی سی کمال و سکا اور ادھر ادھر دیکھنی سی یہہ ہی کہ گردن پھیر کی ادھر ادھر دیکھی طرح کہ منہ قیلہ سیطرت سے پیر جاوی پس یہہ مذکورہ ہی اور اگر اس طرح دیکھی کہ سینہ ہی بالکل قبلہ سے پیر جاو نماز فاسد ہوتی ہے اور کن لکھیں ان سے ادھر ادھر دیکھی تو نہیں فاسد ہوتی اور نہ مذکورہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی ذبح : **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَبَانِ أَقْوَامٍ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لِحُطْفِ أَبْصَارِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللبتہ باز میں لوگ و ڈھائی نگاہ اپنی کی سی وقت دعا کی نماز میں طرف آسمان کی یا اچھو کر جاوینگے لکھیں ان و کچھ روایت کی یہہ سلم نے **ف** یعنی جاہی کہ باز آوین او ڈھائی نگاہ کی سی والا اچھو جاوین گے لکھیں و کئی در نماز میں مطلق نظر او پرا ڈھائی مذکورہ ہی خصوصاً وقت دعا کی اس کے وہم جانا ہی اسکا کہ اللہ تعالیٰ کی پس مکان معین ہی او پر وہ پاک ہی مکانیت سے اور روایت کی گیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم او ڈھائی تہی نماز میں نظر اپنی جینا نزل ہوئی یہہ بیت والزمین ہم فی صلواتہم فاشعون بیت کیا حضرت نے سر مبارک بناوا اور خارج نماز سے وقت دعا کی نگاہ او پرا ڈھائی منہ اختلاف

پہنچتی ہے کہ وہ کہتی ہیں بعضی بار صحیح یہ ہے کہ نہ اونہاوی پوجہ و سخن ابی قتادہ قال سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ يُبْنَى عَلَى الْعَاصِ عَلَى عَائِقِهِمْ فَإِذَا سَرَّعَ وَضَعَهَا
 وَإِذَا سَرَّعَ مِنَ الشُّجُوذِ أَحَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
 امامت کرتی تھی لوگوں کی اور امامیہ بی ابو العاص کے ہوتی اور پر موٹھی حضرت کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی تھا وہی یعنی ساتھ
 اشار کی اور جسوقت کہ اونہتی نجدی سی اونہا لبتی اوسکو ابی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے حضرت ابی العاص اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی خاند حضرت زینب بیٹی ان حضرت کی اولی بیٹی تھیں امامہ و ساس پر ایک سہ وارزہ ہوا ہے کہ یہہ اونہا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور کہنا زمین پر اور یہہ اونہا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل ہے ہر کو وہ تو ضرور ہوگا پس خطا
 کہتا ہے کہ اونہا امام آنحضرت کا امامہ کو قصداً نہ تھا بلکہ وہ بسبب نیابت الفت کی کہ حضرت سی کہتی تھیں نماز میں ہے انکہ حضرت سی جسٹ
 جاتی تھیں اور گندھی پر چڑھتے تھے اور وقت رکوع کی گندھی شریعت سے گزرتے تھے حضرت اذکولسی اوتارتی تھی پس اونہا اور اذکارا حضرت
 سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلوں کا طرف حضرت کی مجاز ہے پس حاجت نہیں ہے اسکی کہ کہیں کہ بفعل کثیر تھا فعل کثیر ہوتا ہے کہ بی دربی
 ہوا اور ایسا تھا یا تو جسے اسکی ہے کہ یہہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیری تھی یا یہہ مخصوص ساتھ حضرت کی ہوا واللہ اعلم ع ح و سخن
 ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انتاعب احدكم في الصلوة فليكن ظم
 ما انتاعب فان التيبظن يدخل رواه مسلم وفي رواية للبخاري عن ابى هريرة قال اذا انتاعب
 احدكم في الصلوة فليكن ظم ما انتاعب ولا يفعلها قائماً ذكره من التيبظن يضحك منه
 اور روایت ہے ابی سعید کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز میں چاہی کہ بندگی جب تک
 کہ ہو سکی پس تحقق شیطان گھر چاہی یعنی منہ میں روایت کی یہہ مسلم نے اور بیخ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا جسوقت کہ جمائی
 لی ایک تمہارا نماز میں چاہی کہ بندگی جب تک کہ ہو سکی اور نہ کہی لفظ کا یعنی جیسی جمائی کی وقت لی اختیار یہہ لفظ کہی منہ سے نکل
 جاتا ہے سوار اسکی تھیں کہ یہہ شیطان سی ہی ہنستا ہے وہ اس وقت جمائی بسبب بہرنی اور کہ وزت جو اس وقت برن کی ہوتی
 ہے اور باعث کسل کی ہے عبادتیں اسکو نسبت شیطان کی طرف کے جمائی لی نی من منہ میں گھسن جائی یعنی ایسی حالت میں ہوجاتا
 اور باز کہنا عبادت سے خوب کسکو میسر ہوتا ہے اونہنی سی وکی یہہ مراد ہے کہ خوش ہوتا ہے ایسی حالت دیکھ کہ یہہ باعث کسل کر
 ہے عبادت میں پس فرمایا کہ جہاں تک ہو سکی رکول و سکو اور منہ بند کر اور طور منہ بند کر سکا ہے کہ ہونٹ پہنچی اور نچی کا ہونٹ دانوز
 میں پکڑی یا پشت بائیں ہاتھ کی منہ پر ہے ع ح و سخن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان عفریتا من الجن تغلت البارحة ليقطع على صلواتي فامكنتني الله عنته فاحذنه فامردت
 ان ارضيه على سارية من سواري المسجد حتى تنظر واليه كلهم فذكرت دعوة اخي
 سليمان رب هب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فردده حاسداً متفقاً عليه
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک یوحنا تھیں ہی یعنی شیطان سرکش جبت آیا
 اچکی رات تاکہ توڑی مجھ پر میری بر قدرت دی مجھ کو اسکو میرے بیٹا اور میں اوسکے لیل اور کیا تھی یہہ کہ باندہ کیوں اور سکو ایک سوار

الحمدی

سے ستونوں میں مسجد کسی یعنی مسجد نبوی کی بھی تاکہ دیکھ لو طوطا و سب سب پس پاؤں کی ہنسی دعا بہانی اپنی سلیمان کی ہی رجبش میری ہی تاکہ
 کہ لایق ہو اور اس کی بھی سیر میں نکاحا یعنی اسکے حوا زردایت کی بہہ بخاری اور سلم فی ف چہت یا یعنی جو زمین میں ہی کند کیا ہی اور کو حضرت
 سلیمان فی یعنی جزیر وغیرہ میں اور تاکہ توڑی مجھے نماز میری یعنی و سکو ڈال کر کمال نماز میری کا کہودی اور مراد ملک سے مسجد کربلا جن اور شیاطین
 کا اور تصرف کرنا زمین ہی از سیکہ حضرت سلیمان علیہ السلام فی بہہ عاکی تھی اور یہہ ملک خاص اپنی ہی ایسی جا یا حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم فی نجا تاکہ اظہار اپنی تصرف کا اوسین کرین اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑین والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی
 علیہ وسلم کی زیادہ اوس تھی اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ہر ج ع و سکن بہہ بن سعد
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ عَنِّي صَلَوَاتِهِ فَلَيْسَ بِمُتَّقٍ فَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ
 وَفِيهَا وَإِيَّاهُ قَالَ التَّصْفِيْقُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ اور روایت ہی سہل بن سعد کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ درپیش آؤ اور سکو کہہ نماز میں پس جا ہی کہ سبحان اللہ کہی پس سو او اسکی نہیں کہ دستک رنی و اٹلی عورتوں
 کے ہی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا و اٹلی عورتوں کی اور دستک ملے اور سکو توڑی روایت کی بہہ بخاری اور سلم فی ف
 درپیش آؤی کہہ یعنی جسیکہ تاکہ کہ میں پڑھتا ہی اور اسکو کسی فی پکارا یا اون مانگا کہہ میں آئی کی ایسی اور وہ جانتا نہیں کہ بہہ نماز
 میں ہی تو اس صورت میں مرد کو جا ہی کہ سبحان اللہ کہ لگا کہ وہی اور عورت دستک بجا ہی اس ہی کہ او سکی آواز ہی عورت ہی اور
 دستک یوں بجا وہی کہ تیلی زمین تک ہا میں ہاتھ کی پشت پراری اور تیلی پہلی ہر نہ تار ہی جسیکہ کہ نبوالی مارتی ہیں اگر اس طرح
 مارگی تو نماز فاسد ہو جاوگی ہر ج ع و سکن بہہ بن سعد
الفصل الثاني فضل دو سے عن عبد اللہ بن مسعود
 قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَبَرَدَ عَلَيْنَا
 فَمَا نَرْجِعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَنْتَبَهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا أَقَضَى
 صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنْ مِمَّا أَحَدَتْ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَكَرَدَ
 عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِدَاعَةِ الْقُرْآنِ وَذَكَرَ اللَّهُ فَإِذَا كُنْتُمْ
 فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكُمْ سَرَاةً الْبُودِ أَوْدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود ہی کہ کہا تھی ہم سلام
 کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ہوتی نماز میں پہلی اس کے کہ او میں ہم زمین جیشہ کی میں پس جواب سلام کا وہی ہا کہو بہہ حبیب
 کہ بہہ کر امی ہم زمین جیشہ کسی کی میں اون پس پس با یا میں حضرت کو نماز پڑھتی ہی سلام کیا میں اذ نہیں پس نہ جو با یا مجاویان تاکہ کہ جس وقت
 پڑو سکی نماز ہی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا ہی حکم ہی جو چاہتا ہی و تحقیق و پھر ہی کہ ظاہر کیا یہہ ہی کہ تبولہ کہ نماز میں بہہ جو
 مجہر سلام کا اور فرمایا سو اسکی نہیں کہ نماز و اٹلی پڑھتی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہی پس جس وقت کہ ہو وی تو نماز میں پس جا ہی کہ ہو وی
 یہہ حال تیر یعنی پڑھنا قرآن کا اور ذکر نماز روایت کی بہہ بو داود فی ف کہا میں ملک کہ کہ اس میں دلیل ہی بہہ کہ مستحب ہے جواب ینا سلام
 کا بعد فرائض کی نماز ہی و سب طرح اگر بچا نہ پڑھتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور کو ہی سلام کر ہی تو مستحب ہے بعد فرائض ہر نیکی جواب ینا او سکی سلام
 کا ع و سکن ابن عمر قَالَ قُلْتُ لِدَلَالِ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ صَلَاتِهِمْ حِينَ كَانُوا يَسْلَمُونَ
 عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُبَيِّنُ بِيَدِهِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ حَوْضٌ بِدَلَالِ صُحَيْبٍ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہ میں نے وہی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دے ہی صحابوں کو جس وقت کہ سلام کرتی
 اون پر اور وہ ہوتی نماز میں کہا کہ تم نے اشارہ کرتی ساتھ تہمتی کی روایت کی یہ ترمذی فی اور بیچ روایت نسائی کی مانند اسکی در پہلی بلال
 کے صہیب سے یعنی ترمذی کی روایت میں ہی کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہی کہ صہیب سے پوچھا انہما
 اس طرح کرتی پوچھا تہمت کا کھول کر تہمتی زمین کی طرف کرتی جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ میں آئی ہے اور کہیں کہ تہمتی کے اشارہ ابونعفل کی فتاویٰ
 ظہر سے ہیں ہی کہ اگر اشارہ کرے سلام کی جواب میں تہمت سر کی یا تہمت کی یا اونگلی کی نہیں پاسد ہوتی نماز اور خلاصہ میں کہ کہ سہانا تہمتی اگر
 جواب سلام کا دیوے فاسد ہوگی نماز اور شرح منیہ میں ہی کہ کہ وہی بہ کہ جواب سلام کا ہی صلی ساتھ شاری تہمت کی یا سر کی پس اس حدیث
 کو صحت پر کرین گی کہ یہ شمار ہی جواب میں پہلی نسخہ ہونی کلام کی ہی نماز میں تہمتی کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوا جواب نماز بان سے
 اور اشاری ہی ہی مع ہوا اس ہی کہ اشارہ ہی مع معنی کلام کی ہی ح ع ؛ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ سَرَفِجٍ قَالَ صَلَّيْتُ
 خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَجْزَابًا مَبْرُكًا فِيهِ مَبْرُكًا عَالِيًا كَمَا كَانَتْ
 رَبَّنَا وَيَرْضَى فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنْ الْمُسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ فَأَمَّ بِتَحْلِيمِ
 أَحَدُكُمْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ شَرًّا قَالَهَا الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَرَفَاعَةُ
 أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَأَ هَذَا بَعْضُهُمْ
 تَلْتُونَ مَكَامًا أَهْتُمْ بِصَعْدِهِ يَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی زفاعة بن رافع سے کہ کہا نماز میں
 میں نے پیچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس چہنکار میں یہ کہا میں نے سب تعریف ہی وہی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالصت برکت
 اور برکت کی گئی اور یہ جیسا کہ دوست کہتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف پس جب زبڑہ جبکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پھر ہی پس فرمایا کون ہی کلام کرتی والا نماز میں پس بولا کون ہی یعنی اس ڈھی کہ غصہ مگر بن پھر فرمائی یہ بات دو کمر بار پس بولا کون
 پھر فرمائی یہ تیسری بار پس کہا رفاعہ نے میں ہوں یا رسول اللہ پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کہ جان سے
 تہمت او سکی میں ہی البتہ تحقیق جلدی کرتی ہی اس کلمہ کی لی جانی کی ہی یعنی اور میں فرستی کہ کونسا اور میں ہی پوچھا ہی اور سکروا
 کے یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ہی کہا کہ ابن عباس کی یہ حدیث دلالت کرتی ہی ہے کہ جانتی ہی حمد کرتی نماز میں وہی
 چہنکتی والی کی لیکن اول یہ ہی کہ جو دین کی ہی یا سکوت کری وہی کلمتی کی خلاف ہی جیسا کہ شرح منیہ میں ہی ؛ وَعَنْ أَبِي
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتَابُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ
 فَلْيُكَلِّمْ مَا أَنتَ طَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْآخِرَى لَهُ وَلَا بَيْنَ مَا جَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى
 فِيهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی یعنی نماز میں شیطان سے
 ہے پس چھوٹ کر جمائی لی ایک تھا اب اس طرح ہی کہ روکی و سکوت تک کہ ہو سکی روایت کی یہ ترمذی فی اور بیچ اور روایت ترمذی اور
 ابن ماجہ کی یہ ہے پس چاہی کہ کہیں تہمت پانچواں ہی ہر شیطان سے ہی اس ہی کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہی اور
 شیطان ان چیزوں سے خوش ہوتا ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوْعَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَشْكُرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

قَالَ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی کتب بن حجر و کتب دیگر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے ایک تم میں سے جس نے اچھا کرے وضو اپنا
 پہر نکلی قصد کر کہ طرف مسجد کی بسن تشبیک کرے در میان او گلگون اپنی کی اس کے کہ تحقیق دو نماز میں ہی روایت کی یہ ہے حمد اور
 ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** اچھا وضو کرے یعنی ساتھ دایہ و سرشاہد اور حضور کی کرے اور لکھا ہی علماء نے
 کہ جب قدر تو جہاں حضور و وضو میں حاصل ہوگا وہی قدر نماز میں ہی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنی اول گلیان ایک تہہ کی دو سر تہہ کی اول گلیان
 میں نڈالی سے کہ جب نیت نماز کی جاہی تو گویا نماز ہی میں ہونا ہی اور تشبیک نماز میں ممنوع ہی اس لیے کہ منافی ہی خشوع و خضوع
 کے پس راہ میں ہی ممنوع ہو اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز میں ممنوع ہی راہ میں ہی نہ کرے چاہی اور زمین یعنی ہی اس کے لیے
 چاہی کہ نماز کی راہ میں ساتھ حضور اور خشوع اور دایہ و ردقار کی جاؤ اور بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب لکھا ہے وہ سطح تشبیک
 کے مسجد میں راہ میں دو حدیثیں لایا ہی کہ دلالت کرتی ہیں اسکی جواز پر پس علماء نے لکھا ہی کہ نہی اوس صورت میں کہ بطریق کسی
 ہوا اور جائز ہی بطریق تشبیل کی یا ممکن کہ حل کرے اور مسکو پہلی ہی ہی ہی **ع** : وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا اللَّفْتُ
 انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی الدعزت والا بزرگ والا متوجہ بندہ پر اوس حالت میں کہ دو نماز میں ہوتا ہی جب تک کہ اوہ راہ
 نہیں دیکھتا یعنی گردن پہرے پس جبکہ اوہ راہ دیکھتا ہی تو اللہ ہی وہاں متوجہ رہتا ہی روایت کی یہ ہے حمد اور ابوداؤد اور نسائی
ف کہا این کلمات کہ مراد منہ پہرے ہی کہ دینا تو ابکا ہی و ترمذی حدیث انس سے لایا ہی و صحیح کی ہی کہ جب کہ اوہ ہوتا ہی بندہ نماز
 میں متوجہ ہوتا ہی اوہ سر پروردگار تعالیٰ ساتھ ذات بزرگ اپنی کی اور جب اوہ راہ دیکھتا ہی اور غیر کس طرف دیکھتا ہی بندہ تو فرمایا
 اللہ تعالیٰ ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہی تیری ہی کوئی ہی پہرے ہی اسکی طرف دیکھتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب بارہا اوہ
 اوہ دیکھتا ہی تو پہرے ہی جل علی سطر فرماتا ہی اور جب تیری بار دیکھتا ہی تو میرے لیتا ہی حق تعالیٰ بنا روی مبارک اس سے
ع : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُنْسُ اجْعَلْ بَصْرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكِبَرِيِّ مِنْ حَرْبِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ہی کہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہی انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجود کرتا ہی تو روایت کی یہ ہے ترمذی نے سنن کبریٰ میں طریق حسن سے انس سے کہ فرمودہ
 کیا ہی اسکو **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اس پر کہ مستحب ہے نظر کرے ہی سجود کی جگہ ساری نماز میں اور یہی ہی عمل شافعیہ کا لیکن
 طبعی ہی کہا ہی کہ مستحب ہے کہ قیام میں نظر سجود کی جگہ کہی اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجود میں ناک کی طرف اور اللہ تعالیٰ میں گود
 کس طرف اور یہی نہ ہے حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکی کہ سلام میں کندہ ہونے پر نظر کہی اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ حرم شریف میں نظر کہیہ
 کہی اور اس حدیث سے یہ ہے معلوم ہوا کہ لکھنے بندہ کی نماز میں کر وہی اور اصل مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہو چکی کسی
 شراح نے یہ عبارت لاوی ہی بسبقی ترک **ع** : **ع** : وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ فَإِنَّهَا لَتَلْقَى فِي الصَّلَاةِ هَلْكَةً فَإِنْ كَانَتْ فِي النَّظَرِ لَتَلْقَى فِي النَّظَرِ لَتَلْقَى فِي النَّظَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی اس سے کہ کہا فرمایا اوسطی پیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بی بی میری بیچ لٹاؤ اور اوپر دو ہر دو کبھی سی نماز میں اس وقت کہ اوپر
دو ہر دو کبھی نماز میں یعنی گردن پیر کر سبب ہلاکی کا پس اگر ہوضہ درون نفلوں میں نہ فرغون میں روایت کی یہ ترمذی نے ہی سبب
ہلاکی کہا ہے یعنی آخرت میں اس ہی کا اطاعت شیطان کی کی پس اگر ہوضہ یعنی اگر راضی ہوتا ہی ساتھ نقصان نماز کی اور قوت ہوئی کمال
کے پس نماز نفل میں کر کے کاراوسکا یہ نسبت فرض کی اہل ہی نہ نماز فرض میں کہ اتہام کمال کرنی اوسیکھا ضروری اور حقیقت میں نقصان
نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہی اس کے لفظ کلمات ذرا لفظ کی ہیں پس غرض اس سے یہ نہیں ہی کہ نفلوں میں اوپر اوپر
دیکھنا کہ وہ نہیں ہے بلکہ رغبت دلائی ہے کہ فرضوں میں یہ فعل نکر ہی خوب جنابا طرکری وہ میں دظاہر تر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی
کہ کہ است اس فعل کی نفلوں میں کہ ہی نسبت فرضوں کی ذبح ع: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْخِطُ فِي الصَّلَاةِ مِثْمَا وَشِمْمَا وَكَالْيَوْمِ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کن کہیوں سے دیکھتی نماز میں دامن اور بائیں اور تر یہ ہی
تہہ گردن لٹی چھی بیٹہ ہی کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ہی اس طرح دیکھنا اس ہی تھا کہ نا لوگ معلوم کریں کہ یہہ نماز کو باطل
ہنیں کرتا یا اوسطی دیکھتی احوال مستعد یوں کی تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ وہ پیر نماز گردن کا ہی نہ کنا ہیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک ولی
ہے ذبح: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعَطَّاسُ وَالنَّعَّاسُ وَالشَّائِطَانُ وَرَبِّي
الصَّلَاةَ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالشَّرَّافُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عدی بن ثابت
سے اون نے نفل کی اپنی باپ سے اون نے نفل کی عدی کی داد اسی کہ اون نے چنانچہ حضرت تک فرمایا حضرت نے کہ چہینکنا اور اوگنا
اور چنانچہ یعنی نماز میں اور حیض آنا اور قی آئی اور نکسیر یہ یعنی شیطان ہی ہی روایت کی یہ ترمذی نے ہی یعنی یہہ سب چیزیں
کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے میں یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزوں سے اور مرد چہینکی سے چہینکنا اکثر تہ ہی پس یہہ نہیں مٹانی ہی
اس حدیث کی کہ الدرد دست رکھتا ہی چہینکے کو سلیبی کہ مردا دوس سے چہینکنا معتدل ہی اور چہینکنا معتدل یہہ ہی کہ میں سے کم ہو
اور ظاہر وجہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہہ ہی کہ دو سب رکھتا ہی الدردنالی چہینکی کو خارج نماز کی اور چہینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز
کے ہے اور اون چیزوں شیطان خوش سلیبی ہوتا ہی کہ چہینکنا منع قرآنہ اور حضور کا ہی اور اونگنا درجائی باعث کسل و سستی
کے ہیں عبادت میں اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہیں اور پہلی میں چیزوں کی بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کر کے جدا کر دیا اونکو میں چیز
آخر سے اس کے کہ میں چیزوں اخیر کی مفسد نماز کی میں خجلا ت میں چیزوں پہلی کی کہ وہ مفسد نہیں ہے ذبح: وَعَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشَّيْخِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَحِجْرُهُ اَزْبُرُ كَا زْبُرِ
الرَّجُلِ يَعْطِي يَمِيكِي فِي رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ اَزْبُرُ كَا زْبُرِ
الرَّجُلِ مِنْ الْبُكَاءِ سَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الْاَكْبَرُ وَرِوَايَةٌ الْاَوَّلَى وَابْنُ اَبِي اُوْدٍ الثَّانِيَةَ
اور روایت ہی مطرف بن عبد الدین بخیر ہی ان نے نفل کی اپنی باپ سے کہ کہا یا میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وسحالت میں
کہ دو نماز یہ ہی اور اونکی اندر سے وازرائی ہی مانند آواز جوش کرنی تو بکے یعنی روتی ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا دیکھتا فر
بشے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز یہ ہی اور سینیہ اونکی میں آواز بھی مانند آواز چکی کی زولی سے روایت کی یہہ حمدی اور روایت کر

نسائی فی روایت پہلی اور ابو داؤد فی دوسری **ف** احمدیث سے معلوم ہوا کہ روتی سے نماز باطل نہیں ہوتی اور یہاں سے کہتا ہے کہ اگر کراہی یا کپڑی یا اونٹنی یا اونٹنی سے روئی اگر یاد کرنی بہشت اور دوزخ سے ہی نہیں تو طہنی نماز اور اگر درود و مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہے

شرح **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسِيهِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِعُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ**

اور روایت ہی ابی ذری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص صحت کے برابر ہو وہی ایک نماز باطل نماز کی پس نہ دور کری تاہم ہی نکلے پس بخین رحمت سے ہوتی ہے او سکی روایت کی پہلے حماد زرندی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** رحمت سانس ہوتی ہے پس نہیں لائق ہے کہ اس مقام میں ادبی کری اور کیسی ساتھ نکلے کی تا بانی انوار فضل و رحمت کی ہی محمود ہونوی **شرح** **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامًا لَيْقَالُ لَهُ أَقْلَمُ إِذَا لَبَّيْكَ نَفْخَ فَنَقَالَ يَا أَقْلَمُ تَرْتَبُ وَجْهَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا دیکھا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہاتھ کہا جاتا تھا اور سکو اٹھ صیقت کہ سجدہ کرتا ہونکہ مارا یعنی زمین پر تا متہ گردین نہ بہی پس فرمایا حضرت نے ایسی غلامی خالک لودہ کرتے تھے کہ روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہونکہ مارا تہنہ خالک لودہ ہودی کہ یہ قریب تر ہی طرف عاجز اور بہت نور حاصل ہونا ہی اس میں **شرح** **وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةٌ لِأَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي تَشْرِيحِ الْمَشْرِقِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر تاہم کہنی نماز میں بہ صورت ہی راحت دوزخ میں کی روایت کی یہ شرح السنہ میں یعنی دوزخ اور ہا دیگی سبب بہت کپڑی ہنی کی محشر میں پس رام طلب کیگ ساتھ تاہم کہنی کی پہلو میں حالت نماز میں اسطرح کپڑی ہونکو منع فرمایا مشابہت ساتھ دوزخ میں کی ہنہ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلُوا الْأَسْوَدِينَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعَرَبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللِّسَانِيُّ وَمَعْنَاهُ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مار دود کالون کو نماز میں مراد دکان سے سانپے بچھو میں روایت کی بہ حماد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی معنی اسکی **ف** کہا ہاں ملک نے کہ جائز ہے مانا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نہ زیادہ اس اس لیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ میں کہا ہے کہ کہا بعض مشائخ نے کہ یہ اوس صورت میں ہی کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلنی کی یعنی تین قدمی درپہ کہنی کی اور نہ طرف کام بہت کی یعنی تین جو ٹون بی درپہ کی پس جب محتاج ہو انکا اور جلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جاتی گی نماز اس لیے کہ یہ عمل کثیر ہی ڈر کیا اسکو سر دہی فی ہسوط میں پہر کہا اور ظاہر یہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوی اس میں اس لیے کہ یہ شخصت ہی مانند چلنی کی بیج بیش آئی حدیث کی اور صحیح یہ ہے کہ نماز میں فاسد ہو جاتی ہی لیکن بیاح ہی فاسد کرنا اسکا سبب عذر کی جیسکہ مباح ہی اور اسطرح فرمایا درسی کسی مظلوم کی یا در اسطرح بیحالی کسی ہلاک سے جیسکہ کوئی گرا پڑتا ہے چہت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے تو توڑی نماز اور بیجاوی او کو اور اسطرح جب خوف ہو ضائع ہونی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی و قیمت اسکی ایک ہرہم ہو تو جائز ہے کہ نماز توڑ ڈالی اور لی وہ چیز اور یہاں میں کہتا ہے کہ جانتے ہی ہر طرح کی سانپ کو مارنا شخصیت کالی ہی کی نہیں اور حدیث

بین فید کالی کی تعلیم ہی سے : وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُعْلَقٌ فَمَثَتْ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَيْتُ فَمَثَيْتُ لِي ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَصَلِّي
وَذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ حَوْهً
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی عنہا کہ آپ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور دروازہ ہوتا اور پیر نہ پس میں آتی
اور کھلواتی پس جلتی حضرت اور کہول درسی پچاسی پہر پچہ طرف نمازی جگہ یعنی کی اور ذکر کیا حضرت عائشہ نے یہ کہ دروازہ
تہا جانب قبلہ کی روایت کی پہلہ حمد اور ابو داؤد اور ترمذی فی اور روایت کی نسائی فی انہ اسکی دروازہ تہا جانب قبلہ کی
یعنی دروازہ کہولنی کی لیس جو حضرت شریف لاتی تھی تو قبلہ سے منہ نہ پھرتا تھا سلیبی کہ سامنی تہا قبلہ اور وصلی پہر جو آتی تو
پچھلے پانوں ہٹ کر آتی تھیست بر قبلہ ہون اور لکھا ہی علماء فی کہ گہر تک تہا ایک دو قدم سی زیادہ چلنا نہ چڑھتا تھا کہ فعل کثیر
ہوتا لیکن اشکال سچھرا تی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کہولنا اور پہر آنا یہ سب کثرت فعل کثیر میں جواب ہے ہی کہ پہر فعال ہی در
ہوتی تھی کہ فعل کثیر ہوتا ہے : وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَسَى أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُصْرَفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِيدِ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مع مرنا یاد دہ و تفصیل اور روایت ہی طلق بن علی رضی عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جسوت
کہ نکلی بائی بلا آواز کسی تم میں نماز میں پس چاہی کہ پہری اور وضو کری اور پہر پڑھی نماز روایت کی یہ ابو داؤد فی اور روایت
کہ ترمذی فی ساتھ زیادتی اور نقصان کی جب بائیں کسی نکلی تو وضو کر کہ از سر نو نماز پڑھنی افضل ہی جیسکے اس حدیث
سے معلوم ہوا اور بنا کر فی ساتھ شراطل کی کہ فقہ میں مذکور ہیں جائز ہی امام اعظم رح کی نزدیک کہ اور حدیث سی او ہون فی
نات کی ہی اور تینوں امور کی نزدیک نہیں جائز اور اگر قصد بائیں نکالی تو وہ جیسے از سر نو پڑھنا نماز کا : وَعَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدٌ أَخَذَ كُرْسِيًا فِي صَلَاتِهِ
فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لْيُصْرَفْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ذ اور روایت ہی حضرت
عائشہ رضی عنہا کہ او ہون فی کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جسوت کہ لوئی ایک تہا رکھا وضو نماز اسکی میں پہر
چاہی کہ پڑھی نا کہ لیس پہر پڑھی روایت کی یہ ابو داؤد فی فیٹ یعنی اسے صورت میں ناک پکڑ کر وضو کی لیس جاوی تا لوگ گمان
کریں کہ کسیر ہوئی ہی یہ سلیبی فرمایا کہ عین عیب چھپتا ہی اور یوں میں چلا جاوی گا تو عین بیجالی لازم آئی گی پہلی عادت
اس فعل کہ لوگ چل نقصان کی کہ تھی میں اور لوگ غیبت میں پڑین گی سلیبی لکھا ہی علماء فی کہ جو کوئی نفس الامر میں
محتی ایک بات کا ہوا و نظر میں محل عرض کا اسکو چاہی کہ اپنی دلیل و دسکو پوشیدہ کہی تا لوگ بے پردہی مکرین اور ساتھ اس
عیب کہ نہ کرتا ہونسوب مکرین و یہ پہر چوٹ کی قبیلہ ہی تہیں بلکہ قبیلہ معارض سی ہی برج : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدٌ أَخَذَ كُرْسِيًا وَقَدْ جَلَسَ فِي الْخُرْصَلَةِ
قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رضی عنہ کہ کہا فرمایا رسول

تجسے پہ فرمایا لعنت کرنا ہون میں نکلوسا تہ لعنت خدا کی تین بار اور کہوں کہ اتالیقی گویا کہ پکڑنی میں کسی چیز کو پس جب طاع ہو ہی نماز سے کہا منی یا رسول اللہ تحقیق شاہمنی کی کو کہتی تھی نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہے آپ کو کہتی پہلی سح اور دیکھا منی آپ کو کہہ لیتی تھی اتالیق اپنا فرمایا تحقیق دشمنی کا اکیلا مسل یا شعلہ آگ کا ٹاڈ ڈالی و سلکو تہ سیری برس کہا منی پناہ مانگنا ہون میں ساہل اللہ کی تجسسی تین بار پہر کہا منی لعنت کرنا ہون میں نکلوسا تہ لعنت خدا کی الیسی کہ پوری ہی میں ہٹا کہا منی یہ یعنی جو کہ نہ کو رہو اتالیق میں بار پہر ارادہ کیا منی تہ کہ پکڑو ن میں و سلکو قسم ہی اللہ کی اگر نہ ہوتی دعا ہائی ہماری سلیمان کی لبتہ صبر کرنا شیطان بند ہا ہوا یعنی ستون ہی کی پستی ساتھ اور سکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہ مسلم فی و فی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام فی دعا جنات کی سحر ہونی کی اور تصرف کی اور غیر کی تہ بنا شجر شجر اسکی بیچ آخر فصل دل کی حدیث ابو سعید کہ میں گذر چکی اور میں لیل ثوی ہی اس کے ابلیس جنوں میں ہی ہی رح غ و عن نافع قال ان عبد الله بن عمر فرس على رجل وهو يصلي فسلم عليه فردد الرجل كلاما فرجع اليه عبد الله بن عمر فقال له اذا سلم على احدكم وهو يصلي فلا يتكلم ولا يشتر بیده رواه مالك اور روایت ہی ہی نافع ہی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذری ایک شخص پر اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اور سپرس جواب دیا سلام کا اس شخص فی ابن عمر کو بولکہ پس پہر طرف اسکل عبد اللہ بن عمر پہر کہا و سطلی و سکی جسوقت کہ سلام کیا جاوی اور اسکا ہتھاری کی اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو پیش بولی اور چاہی کہ اشارہ کری ساتھ اتالیق ہی کی روایت کی یہہ اللہ فی بیان اسل اشارہ کا دوسرے فصل میں بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہہ حکم پہلی تھا پہر مسوخ ہوا **بَابُ السَّهْوِ** بیچ بیان سجدہ سہو کی ف جانا چاہی کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتھ خبر منی کی اور بیچانی حکم کی میں جائز نہیں اور افعال میں ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل سکی سبک میں بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام یصلي جاءه الشیطن فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلك احدکم فلیسجد سجدة تین وهو جالس متفق علیہ روایت ہی اہل ہر رد ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق ایک تھا را جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہی آہی اور سلو شیطان پہر شبہ ڈالتا ہی اور پہر بیان تاکہ ہمیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پادی یہہ ایک تھا را پس چاہی کہ کری و سجد اس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی و فی یہہ صورت شک کہ ہی اور فرق در میان شک و سہو کی یہہ کہ سہو میں یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک میں تردد ہوتا ہی کہ یہہ ہی یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک میں پہر نہیں پہر سبب شک کہ شیطان ہی ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان لبتہ ہوا ہی سبب شک ہوا ہی متفرق اور تو جہ کی طرف اس عالم کی اور حکم شک ہی مثل حکم سہو کی ہی بیچ واجب پہر سجدہ سہو کی و حکم ہکا تفصیل حدیث تینہ میں مذکور ہوگا بیچ **و عن عطاء بن یسار عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلواتہ فقام یدرکم صلی فلما اذکما فلیطرح الشک و لیکن علی ما استیقن ثم یسجد سجدة تین قبل ان یسلم فان کان صلی اخصسا شفعن له صلواتہ وان کان صلی ائاما ما لا ربح کانتا ترغیما للشیطن رواه مسلم و رواه مالك عن عطاء مرسل و فی روایتہ و شفعتها بها تین السجدة تین اور روایت ہی عطار ابن**

یسارسی اور فی النفل کی بی سجدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوٰتہ کہ شک کی ایک تہا را نماز اپنی میں پڑھانی کہ
کتنی نماز پڑھی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہی کہ دو رکری شکسا در بنا کر می او چیز برکہ یقین رکھتا ہی بہر کر می دو سجدہ ہی پہلی
اس کہ سلام پہری پس اگر نماز پڑھی ان فی پانچ رکعت جفت کردگی یہ پانچ رکعتیں بسبب دو نوسجدہ دن کی واسطی و سکی نماز
اوسکیکو اور اگر نماز پڑھی ان فی پوری چارہوں کی بہ سجدہ ہی سبب نفلت کی واسطی شیطان کی روایت کی بہہ سلم فی اور روایت
کی مالک فی عطا سی نظر فی ارسال کی اور یہ ایک روایت مالک کیوں ہی کہ حجت کردی گا نمازی دن پانچ رکعتوں کو بسبب ان
دو سجدہ ذمکی **ف** پس چاہی کہ دو رکری شک کو معنی اوس رکعت کو کہ او سمین شک ہی اور بنا کر می اوس چیز برکہ یقین ہی
ہونا اوسکا یعنی کسر شلا شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پڑھی اور او سپر بنا کہ ہی بہر دو سجدہ ہی کری جیسکے سہو کی کوئی تہا
پہلے اس کہ سلام پہری بخاری کی روایت میں بہہ قید نہیں ہی سبب اختلاف کیا ہی الامون فی بیح ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام
کے یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل کی بیح شرح اور حدیث کی مذکور ہوگی بعد اوسکی فائدہ دو نوسجدہ دن کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی ان کی
پانچ رکعت یعنی شک ہو اگر تین پڑھی ہیں چار اور بنا کہ ہی تین برادر واقع میں چار پڑھے تہا کہ ایک رکعت اور پانچ رکعتیں ہوں ششم کردگی یہ پانچ رکعتیں
ان دنوں سجدہ دن کے کچھ حکم ایک رکعت کہ تین مصلی کے لیے نماز اوسکیکو یعنی بہ پانچ رکعتیں تہا ان دو سجدہ دن اوسکو کچھ حکم چہ رکعتوں ہوتی ہیں اگر نماز پڑھی ان
پس چار رکعت جیسکے واقع میں تین تہا ہیں رکعت کہ بنا تین برکہ ایک رکعت اور پانچ رکعت تمام ہوں تہا تہا ہی بہر دو سجدہ ہی سبب نفلت کے
شیطان کی یعنی اگر چہ اس صورت میں جناب سجدہ میں کی نہیں ہی کہ حجت کریں نماز کو جیسکے پہلی صورت میں ہی لیکن فائدہ چہ تہا
کا دلیل کہ شیطان کا ہی کہ دو چاہتا تھا کہ شک میں ڈالی اور عبادت سی باز نہ کر ہی اور مصلی فی بیگنا اوسکی سجدہ کیا اور عبادت میں
زیادگی کی جانا چاہی کہ ظاہر حدیث کا دلالت سپر کرنا ہی کچھ صورت شک کی بنا اقل پر کر می کہ یقینی ہی اور جعل ساتھ تخری کی
یعنی غالب ظن کی تہا کی اور مذہب جمہور ائمہ کا یہی ہے اگر شک لے بار ہو دی یعنی شک تا عادت اوسکی نہیں ہوا تو از سر نو نماز پڑھی والا تخری یعنی
کری نماز کو اور امام ابوحنیفہ کہتی ہیں کہ اگر شک لے بار ہو دی یعنی شک تا عادت اوسکی نہیں ہوا تو از سر نو نماز پڑھی والا تخری یعنی
اٹھل کر می اور بعد تخری اگر غالب ظن کا ایک جانب پڑھو او سپر عمل کر می اور اگر غالب ظن کا حال ہونا راقل پر کہی اور سجدہ سہو کا کر می اسیلو
کہ بنا کہ تہا ظن غالب پر ایک صل مقرر ہی شرح میں جیسکے قبل اور مانڈا و سیکہ ہیں اور صحیحین میں ان مستحذایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم فی حیوٰتہ کہ شک کی ایک تہا را پڑھ ہی کہ حجت کردی اوس رکعت کی اور متام کرنے اوس پر لایا ہے
احدیث کو شمنی بیح شرح نقایہ کی اور جامع الاحوالین حدیث لسانی ہی بیح تخری صواب کے لایا ہی اور امام محمد فی مواظب میں کہا ہی
کہ اگر بیح باب تخری غالب ظن کی بہت آلی ہیں اور کہا اگر ایسا نہ کیا جا دی پس نجات سہو اور شکستہ مشکل ہو اور اعادہ میں بیح صورت
کثرت شک کے بیح عظیم ہی انتہی کہا ہی بندہ ضعیف یعنی بیح تخری صواب کے حاصل مقام کا یہ ہے کہ اس باب میں تین حدیثیں ہیں اول
تو یہ کہ جب شکسا کر می پس از سر نو پڑھی دوسری بہہ کہ جو کوئی شک کر ہی اپنی نماز میں پس تخری کر می صواب کے تیسرے یہ حدیث کہ اگر
باہین مذکور ہی کہ مستحسن ہے او پر بنا کہ تہا کی یقین بر پس جمع کیا ابوحنیفہ فی درمیان تینوں حدیثوں کی اس طرح کہ حمل کیا اول
کو اور پیش آئی شک کی اول بار میں اور دوسری کو او پر صورت واقع ہونی تخری کی ایک جانب برادر تیسرے کو اور بندہ واقع ہونی تخری
اور بہہ مال جامعیات اور نہایت تحقیق ہی بیح مذہب امام عظیم رح کی والدہ اعلم فرج **و** مکن عبد اللہ بن مسعود

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظَّاهِرَ خَمْسًا فَيَقِيلُ لَهُ أَرَيْدُكَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَلَا
صَلَيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَأْيِي إِيَّاكَ أَنَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ وَأَنْتَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَذَانِيَّتِ
فَذَكَرْتَنِي وَإِذَا سَلَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَخَّرْ الصَّوَابَ فَلْيَتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد المدین سعودی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی او علی کیا
زیادتی کی گئی نماز میں بس ایک کیا سبب عرض کیا صحابہ بنی پڑھی بنی نماز پانچ رکعت پس سجدی کی کسی حضرت نبی بعد سلام کی دو سجدی اور ایک
روایت میں ہے کہ فرمایا سو اسکی نہیں کہ میں ہوں آدمی مانند تمہاری ہوتا ہوں جیسی تم ہوتی ہو میں جسوقت ہوں لو نہیں پس بادلا
مجاہد اور جسوقت کہ شک کری ایک تہار نماز پانچ میں بس چاہی کہ صد کری صواب پس چاہی کہ پورا کری اور پھر سلام پھیری
پھر سجدی کری دو سجدہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے حدیث میں ذکر بنا رکھا اور باقی کی نہیں اور مرد وہی ہی یعنی
اگر تخری فائدہ مگر بنا اقل پر کسی اور تمام کری اور شافیہ جو قائل نہیں ہیں ساتھ تخریک مراد تخری صواب اقل نہیں انگریزی میں
اور حنیفہ کی نزدیک صح صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہی کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ ہی اور اٹھ کھڑا واسطی پانچون رکعت کر
پھر باوی طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہیں کیا ہی پانچون رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض و بیغائدہ گئی پانچون رکعت
اور اگر قعدہ اخیرہ کر ادا تھا پہل سلام ہی رجوع کری طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہیں کیا ہی پانچون رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام
ہوئی فرض و علی اور ملاوی ساتھ و علی چہٹی رکعت اور سجدی کری واسطی سہو کی سلام ہی اور یہ حدیث محمود ہی اسپر کہ حضرت
بعد چار رکعت کی بیٹھ کر پانچون کی لیلی و طہی ہی و ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلامی
نہیں چہٹی رکعت اور اتنا کیا ساتھ سجدہ سہو کی جیسے کہ پیشانی ہی جواب کا ساتھ کہ احتمال ہی کہ حضرت پیر بیان جواز کی ہی کیا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ سَمِعْنَا هَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي
مَرَّ حَيْثُ نَجَّيْتُهَا عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَضْبَانٌ وَوَضَعُ يَدَهُ الْيَمِينِي عَلَى الْيُسْرِي وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمَ وَوَضَعَ خَدَّهُ
الْيَمِينِ عَلَى ظَهْرِ كَتِفِهِ الْيُسْرِي وَخَرَجَتْ سَرَاعُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُضِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي
الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا هَا أَنْ يَكَلِمَا هَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ حُلٌّ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنْسَيْتَ أَمْ قُضِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْضَرْ فَقَالَ كَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا لَعَنَ فَقَدْ مَ
فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّزَ وَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ
أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نَبِيْتُ أَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَخَارِيِّ وَفِي الْخُرِيِّ لَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ لَمْ أَنْسَ
وَكَمْ تُقْضَرُ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اور روایت ہی ابن سیرین ہی ادا کی نقل کی بل پھر یہ ہی کہا ابو ہریرہ نماز پڑھا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز اور
میں ہی کہ بعد وال کی میں یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے لیکن یہول گیا میں کہا ابو ہریرہ نے

پس نماز پڑھی ساتھ ہماری پیغمبر خدائی دور کعت پہر سلام پیر العینی میری کوت کی لپی نہ اونچی پہر کئی ہوئی طرف کٹھی کی کو
 میں اتنی ہی مسجد کی پس تکبیر کیا اور سپر کا کھنسی تھی اور کہا دہنا تہہ پنا میں پر اور نگلیان انگلیو میں ڈالین اور در کہا خسارہ
 اپنا دہنا اور پشت بائیں ہاتھ پی کی اور کھلی جلد باز لوگوں میں دروازوں مسجد کی ہی یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرتی نماز کی ذکر اور دعا
 کے لیے نہیں نہیں تھی وہ چلی گئی پس کہا صحابہ نبی کیا ہو گئی نماز یعنی چارسی وہی ہو گئیں کہ حضرت نبی دو پڑھیں اور صحابہ میں یعنی
 جو کہ مسجد میں باقی رہی لوگو اور عمر پہنچیں ڈری دو اور حضرت سی یہ کہ کلام کرین اولن سی اور صحابہ میں تھا ایک شخص بیچ اتہہ
 اوسکی کی تھی درازی کہا جاتا تھا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحبے مالون کی بسبب درازی ہا تو کئی یہ لقب سکا ہوا تھا کہا اوس
 ای رسول خدا کی کیا ہوں گئی آپ یا کم ہوی نماز پس فرمایا حضرت نبی نہیں ہوں لاین اور نہ کہ ہوی نماز پیر فرمایا یعنی صحابہ سی کیا
 تم بہی کہتی ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ فی کہ ان یون میں ہی جلیسی کہتا ہی وہ پس لگی پڑھی حضرت پیر نماز پڑھی
 کہ چوڑی تھی پیر سلام پیرا پیر تکبیر کی اور جود کیا مانند سجدی ہی کی کہ نماز میں کیا تھا یادار نہ تیرا دہنا پیرا اور تکبیر کی پیر در جود
 کیا مانند سجدی معمولی ہی کی یادار نہ تیرا دہنا پیرا اور تکبیر کی پس اکثر سوال کیا لوگوں فی ابن سیرین سی پیر سلام پیرا پیر
 ابن سیرین خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ عمران بن حصین فی کہا پیر سلام پیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی اور لفظ اسکی واسطی بخاری
 اور بیچ اور روایت اندون کئی یہ ہی کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بدل لم اسقم القصر کی سبب تہا پس کذا ذوالیدین فی
 تہا کچھ سمیٹن ہی رسول خدا کی و پس اکثر سوال کیا ابن سیرین یعنی یہہ جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت
 کر چکی تو اون ہی بطریق استفہام کی اکثر لوگوں فی پوچھا تم مسلم یعنی آیا کہا ابو ہریرہ فی تم مسلم یعنی سجدی سو کی بعد سلام کی کر ہی یا
 پہلے پس اسکی جواب میں ابن سیرین فی کہا کہ خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین فی اپنی حدیث میں کہا تم مسلم یعنی یہہ لفظ حدیث
 لایسیرہ کہے نہیں یاد رکھتا میں لیکن چکو پیر ہی ہی کہ عمران بن حصین فی کا اوسنی ہی یہہ حدیث روایت کی ہی اوسمیں تم سلم
 کہا اور میں ہی جو حدیث پیرا یہہ کہ میں تم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سی ہی کہ اس جگہ لایا ہوں اور شرح اس حدیث کی فتح الباری
 نے بہت دراز لکھی ہی اگر سب لکھی جاوی کلام طویل ہوتا ہی لیکن اس پر دو شبہ وار دہوتی ہیں بیان کرنا اونکا ضرور پڑا اول تو
 یہہ کہ علماء کی نزدیک یہہ بات پیر ہی ہوئی ہی کہ حضرت کو سہ ہونا اخبار میں جاوے میں ورافعال میں خلافت اور یہاں جو حضرت
 نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہہ بخاری خلافت واقع کی اور دو سال یہہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نماز کی درمیان میں واقع ہوئی اور باوجود اسکی حضرت فی فوی نماز پوری کی زسرنو نہ پڑھی جو الکل شبہ کا یہہ ہی کہ نہ جاسا
 ہوتا نسیان کا بیچ اون احوال و اخبار کی ہی کہ متعلق ہیں ساتھ بتلیم شرائع اور احکام اور وحی کی نہ شبہ ہون میں اور دو
 اشکال کا جواب علماء نے یہہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ منفس نماز کی ہیں اوس صورتیں ہیں کہ قصد ہوں نہ ساتھ یہہ کی جیسا کہ
 شافعی ہی لیکن یہہ جو اضالی ضعف ہی نہیں اور موافق مذہب حنفی کے ہی نہیں کیونکہ اونکی نزدیک کلام عمدہ اور سہواً منظور
 منفس نماز کا ہی پس وہ یہہ جو ابی بی ہیں کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلی نسخہ ہونی جواز کلام اور افعال کی سی ہی نماز میں ورتیبہ
 امام احمد کا یہہ ہی کہ کلام نماز میں قصد اور سہواً منفس نماز کا ہی گو یہہ کہ واسطی مصلحت نماز کی ہوا ام سی یا مقصدی سی تو منفس
 نہیں جیسا کہ بیان ہوا ہج ع و کون عبد اللہ ابن نجینہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَشَرَ النَّاسُ فَسَلِمَهُ
 كَثْرًا وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَةً تَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفِقًا عَلَيْكَ اور روایت ہی عبد اللہ
 بن جبینہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کڑھی ہوئی پہلی دو رکعتوں میں ہینین بیٹی یعنی قحود
 اولیٰ کی لپی پس کڑھی ہوئی لوگ ساتھ حضرت کی یہاں تک کہ جب پڑھ چکی نماز اور منتظر ہوئی لوگ سلام پہننے کی بلکیر کسی حضرت نے اس حالت
 میں کہ وہ بیٹھی تھی پس کسی دو سجدی پہلی سلام پہننے سے پہلے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے حضرت نے سب سے پہلے فقہی میں
 سجدی سہو کی سلام سے پہلی ہی کرتی ہیں بموجب حدیث کی لیکن در روایتوں میں ابابہ کی حضرت نے سجدہ بعد سلام کی کیا اور
 ثابت ہوا ہی سجدہ کا حضرت عمر کا ہی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی ابیر کہ یہ حدیث منسوخ ہی ہے؛ **الفصل**
الثالث فصل دوسری عن عمر بن الخطاب بن حصین ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى
 بهم فسهى فسجد بسجدة تين ثم تشهد ثم سلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن
 حسن غريب اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو پیر پہول کسی پہر سجدی کسی
 دو سجدی پہر التحیات پہر پہ سلام پہر روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے پہر سجدی کسی دو سجدی یعنی
 بعد سلام پہر ہی کی جیسکے نسیری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور
 اور حدیثوں میں ذکر تشہد کا نہیں ہی اور یہ حدیث موافق نہ بہت ہی کی ہی اور نہ سلام احمد کا ہی ہی ہی اور بعضی مالکیہ اور شافعیہ
 سے ابیر ہیں اور اختلاف ہی اس میں کہ در واد بر دعا التحیات میں کسی ہیں اس تشہد میں پہر ہی اور مدین میں پہر ہی صحیح ہی ہی اور بعض شرواح ہدایہ کی ہیں
 کہ بعد سجدہ کی ہی کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہی کہ دوسرے تشہد میں پہر ہی اور مدین میں کہا ہی صحیح ہی ہی اور بعض شرواح ہدایہ کی ہیں
 کہا ہی صوب پہر کہ اول میں پہر ہی اور طحاوی نے کہا کہ دونوں میں پہر ہی اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کہ میں خوب خدا ہی
 کذا فی فناوی قاضی خان غر ح؛ **وَعَنْ الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْأَمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ
 وَكَيْسَجِدَ سَجْدَتِي الشَّهْرُ دَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی نسیرین شعبہ سے کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ کھڑا ہوا ام دو رکعت پڑھ کر یعنی در قعدہ پہلا کیا پس اگر یاد آوی پہلی اس سے کہ سیداکھڑا ہو پس
 چاہی کہ بیٹھ جاوی اور اگر سیداکھڑا ہو چکا ہیں پہر ہی اور سجدی کری دو سجدی سہو کی روایت کی پہلے دو اور ابن ماجہ نے
 یہ حدیث دلالت کرتی ہی ابیر کہ معتبر پور اکھڑا ہوا اور نہ نماز اور غلط نہ بہت را یہہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹھنی کی ہو پہر بیٹھ جاوی اور تشہد پہر
 اور اگر قریب تر ہو قیام کی نہ بیٹھی اور قریب تر بیٹھنی کی دسکو ہستی ہیں کہ نچی کا بدن سیدنا ہو جاوی اور اگر سیدنا ہو جاوی تو قریب سلام
 کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتباراً قریبیت میں ایک روایت ابو یوسف کسی ہی کہ اختیار کیا ہی ایک مشائخ بخاری نے ابن
 زبیر سے ہی کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوی بیٹھ جاوی اور صحیحہ روایت ہی ہی اور شاید کرتی ہی اسکی یہ حدیث ہی پس اگر پہلی پہر
 ہونی کی بیٹھ جاوی کا تو سجدہ نہیں تھا اور کھڑا ہو جاوی کا تو آدمی کا اور بعد کھڑی ہونی کی بیٹھی نہیں اگر بیٹھ جاوی کا تو نماز
 ٹوٹ جاوی گی غر ح؛ **الفصل الثالث** فصل نسیری عن عمر بن الخطاب بن حصین ان

سے فعل سے نزدیکاً اور حقیقت کی نسبت کہ اصول فقہ میں مذکور ہے اور مذکور ہے کہ جس جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہے سلام کی گائی ہے سلام کی گئی اور چونکہ بعد سلام کی گائی ہے سلام کر کے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ قول قوی تر اور قریب ساتھ صحابہ سے اور جانا چاہی کہ اختلاف مذکور ہے میں کہ بعد سلام کی گئی یا پہلی بیچ فضیلت ہے ہی بیچ اول جواز کی اختلاف نہیں مذکور ہے یہ کہ کتابوں ائمہ اربعہ میں اور ہر ایک میں لکھا ہے کہ صحیح ہے کہ دو نو لفظ سلام پتیر کر سجدہ ہونے کا ہے : ح : ب کا

سُجُودِ الْقُرْآنِ باب بیچ بیان سجدوں قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب نزدیکاً م عظم رح کی

پہلی والی اور سنی والی پر اگرچہ قصداً نسبی اور الامون کی نزدیک سنت ہے وہ ایک سجدہ ہی وہ ایک سجدہ ہی در میان دو تکبیروں کی شرط ہے اور میں وہ چیز کہ شرط ہے نماز میں یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشهد اور سلام کی : ح : ب : **الفصل الاول** وفضل نبی عن ابن عباس قال سجد التبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجیم والکھم وسجد مع المسلمون والمشرکون والین والاشرکاء الخ **ف** روایت ہے ابن عباس کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والکھم میں اور سجدہ کیا ساتھ انہی مسلمانوں نے اور مشرکوں نے اور جنوں نے اور آدمیوں نے روایت کی ہے بخاری نے **ف** سورہ والکھم میں جب حضرت آیتہ سجادہ کو پہنچی سجدہ کیا واسطی فرمان بردار امر الہی کی اور مسلمانوں نے یہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت کی اور مشرکوں نے اسلی سجدہ کیا کہ ایسی نبوت کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سی یا سیدہ و سکا یہ تھا کہ حضرت الی یون کو پہنچی لگی اذرتیم الآت والعمیر اخرتین یون تک تو شیطان نے ایسی آواز حضرت کی آواز کی مشابہ کر کر بڑا ملک الغریق العلی ۴ وان شفا متین التبرجی یعنی بہریت مرغایان بلند ہیں اور حقیقت شفا عت الی البتہ امید کی گئی ہے پس مشرکوں نے گمان کیا کہ حضرت نے ہماری نبوت کی تعریف کی پس خوش ہوئی اور حضرت نے جب سجدہ کیا اونہوں نے یہی کیا اور یہ جو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے حضرت نے حیاء و انما بعدہ

سے پہنہ الفاظ یہی ہے صحیحہ اور محض باطنی اور مراد مسلمانوں اور مشرکوں اور جن و انس ہی وہ ہیں کہ جو حضرت پناہ حاضر ہے اور یہ قصہ کہ گاہی سجد الخرم میں اور لفظ انس لغت میں بعد تخصیص : ح : ب : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ نَاهِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذِ السَّمَاءِ انشقت وأرضها لم یبق کرباً ومسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سجدہ کیا ہمیں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اوقاف باسم ربک میں روایت کی ہے سلم نے **ف** اس میں مذکور ہے امام**

اک کہ وہ کہتی ہیں مفصل میں سجدہ نہیں : ح : ب : **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّجُودَ وَخَنَ فَعَبْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ فَتُرَدُّ حَتَّى مَا يَسْجُدُ أَحَدُنَا لِحَبِطٍ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر کہ گاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی سجدہ یعنی یہ سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیکاً اور اس پس سجدہ کرتی حضرت اور ہم پہنچی سجدہ کرتی ساتھ وہی پس از دام کرتی ہم بیان کیا کہ نہایتا بعض ہمارا واسطی مشائی آخر کے جگہ کہ سجدہ کرے دوسرے روایت کی ہے بخاری اور سلم نے **ف** یعنی اتنی لوگ کثرت سے سجدی کی لہی جمع ہوتی کہ نسبت جگہ کے بعض کہ اون کی ساتھ سجدہ کرنا نہیں ہوتا پس تاخیر کرنا سجدی کو اون سے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس کے واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب ہوتا تو کایسے لوگ نااہتمام اور اذہم کرتی اور سجدی کی ادا کرتے نہیں نہت ہے کہ اگر کسی بڑی والا اور صفت ہوتے

ہیں اور سنی والی میں یہ قصداً صورت ہے حقیقت : ح : ب : **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سن میں بعد اس کے اور تسلسل میں بعد ایسا مون کی وضاحت کہا ہی بقعدون پر اور اختلاف کیا ہی علماء انی بیج گنتی سجود قرآن
 کہا امام احمدی کہ پندرہ میں جسیکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی اور ہون ظاہر سن حدیث پندرہ ورام شافعی فی کہا چونکہ وہ اس طرح کہ حج میں دو میں اور سن
 میں نہیں اور باقی بدستور اور کہا امام ابوحنیفہ فی کہ جو وہ اس طرح میں کہ دو سر سجود حج میں نہیں اور ثابت کیا ہی سجود ص کا اور باقی
 بدستور اور کہا امام شافعی کہ گیارہ میں اس وقت کیا ہی ہون سجود ص کو اور تینوں سجود فصل کی اور قول قدیم شافعی کا اچھی ہی اور کہا ہر
 اور علامہ ابی نعیم حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہی اور لائق دلیل پکڑنے کی نہیں اور بعض روای میں اس کے قبول میں اور اتفاق ہی علماء کا ہے
 کہ سجود قرآن کا کیا جاوی نماز فرض اور نقل میں اور گئی میں بعضی علماء اس پر کہ جو سجود آخر سورہ میں ہوگیں رکوع کفایت کرتا ہی سجود
 سے یعنی رکوع کرنی میں اور کہا ہی یہ قول میں سجود کا ہی اور یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور فضیل سکی شرح منیہ میں اس طرح مذکور
 ہے کہ جو سجود واجب ہونا زمین میں رکوع کیا اور نتیجہ ہی کہ زمین کی اور ہونا ہی یا نیت مکی ہے سجود نماز کا کیا ساقط ہونا
 سجود قرار کا جبکہ پڑھیں ہوں بعد اس کے تین تین میں اختلاف ہے اس کے پڑھیں بعد اس کے تین ہی زیادہ میں ضرور
 ہے سجود کرنا و اسٹی اوکی قصد اور نہیں اور ہونا ساقط رکوع کی ذمہ ساقط سجود نماز کی اور سجود جو نماز میں لازم آوی خارج نماز کی کیا
 جاری ہے حج و عقیقہ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحجۃ بان یسجد تین فاک
 نعم ومن لم یسجد ہما فلا یقرأ ہما رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ہذا حدیث
 لیس اسنادہ بالقویہ فی المسائیر فلا یقرأ ہما کما فی شرح السنن
 اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ کہا کہ میں یا رسول اللہ بزرگی دی گئی ہی سورہ حج سبب کے اور میں میں دو سجود فرما با کہ ان
 اور جو سجود ہی مگر ہی وہ دونوں پیش پڑھی اور نہ دونوں سجود کی کو روایت کی بیلا بوداؤد اور ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث
 نہیں ہے اسناد کی قوی اور صحیح میں یہ الفاظ میں ہیں پڑھی اس سورہ کو جسیکہ کتاب شرح السنن میں ہے: **ف** پس پڑھی اور نہ دونوں
 سجود کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو سبب کے سجود کی یعنی سجود شروع ہوا: **ح** حج پڑھنی دال کی سبب ذلت او کی اور کہ نا سجود کا حق
 ملا وقت سے پس جبکہ ہو دلی ضائع کر نیکی پس دل ہی ترک ملا و کا ایسی کہ سجود واجب ہے پس گنہگار ہو گا سبب کے و سبب کی در ایست
 صحیح میں سنا لیا یقرہما کی فلم یقرہما ہی یعنی جنسی اسکی سجود کیگی گویا دونوں تین ہے پڑھیں اس کے عمل کیا اور یہ اور دو سر سجود حج
 کا امام عظیم رح کی نزدیک جب نہیں کہتی ہیں کہ وہ سجود نماز کا ہی ایسی کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ رکوع او کی ساتھ مذکور ہی اور یہ
 حدیث ضعیف ہی جسیکہ ترمذی فی کہا نا حدیث لیس اسنادہ بالقوی: **ح** و کن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یسجد فی صلوات الظہر ثم قام فقرأ انا قرآنہ تدریجاً فی السجۃ رواہ ابوداؤد
 اور روایت ہی ابن عمر ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجود کیا نماز ظہر میں پڑھی ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون فی
 کہ تحقیق حضرت فی پڑھی لم تنزل السجود روایت کی بیلا بوداؤد فی **ف** صحابہ فی فقط سجود کہ میں پڑھنا اس سورہ کا نہیں معلوم کیا
 بلکہ ایک ایسا یہ سورہ کی سنی اس کے جانا کہ یہ سورہ پڑھی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت کہی ایک لیتہ سورہ سی سناؤتی ہی تا معلوم کریں کہ فلا
 سورہ پڑھی یا نبی افتنا بسببنا بیت شوق و حضور کی چہر ظاہر ہونا جاتا تھا اور ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی یہ کہ بعد سجود کرنی اور
 اور ہستی کی باقی سورہ پڑھی اور رکوع میں گئی اور یہ جائز ہی اگر چہ افضل ہے کہ باقی سورہ پڑھی بعد اسکی رکوع میں جاوی شافعی

کہ یہ بیان جواز کی لیے کیا باوجودیکہ نص نہیں ہے حضرت سے یہ چیز پڑھنی باقی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوا ہے اور حضرت نے اس وقت
ساتھ رکوع کی کیا جیسے کہ ہرگز نہیں رکوع میں سجدہ اور آخر ہا ہی اسی کہ یہ فضل ہی شرح ہے وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا أَهْرَأَ بِالسَّجْدَةِ كَثُرَ وَسْجُدْنَا مَعَهُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی او نہیں ابن عمر سے یہ کہ اوہوں نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں قرآن
پس جو وقت کہ گزرتا ہے سجدہ کی بیکری کتنی در سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی ہم ساتھ دیکھی روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** پس معلوم ہوا
کہ سجدہ فارسی اور سامع دونوں پر ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے سجدہ کی بیکری مگر سجدہ کی لیے ہی عمل ہے بلوغت کا اور شام
کے نزدیک ہے کہ ہاتھ اٹھا دی اور بیکری حرام کی لیے بہتر ہے سجدہ کی لیے اور سجدہ ہے کہ کھڑا ہو ہی یہ سجدہ کر ہی ہے حضرت
عائشہ سے روایت کیا گیا ہے شرح وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ
السَّجْدَةَ فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُ الشَّرَاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّىٰ إِنَّ الشَّرَاكِبَ لَيَسْجُدُ
عَلَىٰ يَدَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی او نہیں یہ کہ اوہوں نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے
مکہ کی آیت سجدہ کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضی سجدہ کر نہوالی سوار تھی اور بعضی سجدہ کر نہوالی زمین پر بیان تک کہ سوار سجدہ کرنا
تھا اور پڑھتے ہی کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** پڑھی آیت سجدہ کی یعنی ایک تیرا دل کی اخرا و سکی ساتھ ملا کر پڑھی یا نہی آیت
پھر ہی بیان جواز کی لیے اسی نئی آیت پڑھنی خلاف احتجاج ہے سہا رز دیکھ اور سوار سجدہ کرنا تھا اور پڑھتے ہی کی یعنی ہاتھ زمین
وغیرہ پر رکھ کر سجدہ کرنا تھا کہ یا وہی سختی زمین کی حالت سجدہ میں کہا بن ملک کے کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی سجدہ کر ہی ہاتھ صحیح
ہے جبکہ چھکاوی گردن اپنی نزدیک بلوغت کی نہ نزدیک شامی کی آہنی اور یہ غیر مشہور ہے دیکھی مذہب میں اس شرح منید میں کہا ہے
اگر سجدہ کر ہی سبب از حرام کی لیے ہی ران بر جائے ہی اور یہ طرح سو ا ران کی اور چیز بر جائے ہی اگر ہوا و سکو عذر کہ منع کر ہی سجدہ سے
اور نہیں جائے ہی بلا عذر بلو جب روایت مختار کی کیذا فی الخلاصہ اور اگر کہ ہی ہاتھ زمین پر اور سجدہ کر ہی اور پڑھتے ہی بلو جب آیت
صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہ مکروہ ہی اور کہا میں ہمام کی کہ جو وقت پڑھتے ہی سجدہ کے سوا یا سجا کر نہ قادر ہو جو بر کفایت
کرنا ہی اور سکو اشارہ ہے وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ السَّجْدَ فِي شَيْءٍ مِنْ الْفُضْلِ
هَذَا نَحْوُكَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
سجدہ کیا سچ کسی سورہ کی فصل میں جب کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** جب کہ پہری طرف مدینہ کی
یعنی اگرچہ پہلی سجدہ میں سجدہ کیا اور تمام آدمیوں وغیرہ نے اوکی ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مختار ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہا
سجدہ کیا یعنی ساتھ ہی غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اذا السما الشفت کی اور اقرا باسم ربك لا اعلىٰ کی اور سلام البوہرہ کا بعد آئی
مدینہ کی ہی ساترین سال پھر پہن اور حدیث البوہرہ کی صحیحتر اور راجح ہی اور بہت صحابہ نے روایت کیا ہے سجدہ فصل میں اور بہت
مقدم آئی ہے رجال یہ کہ سجدہ فصل میں ثابت ہی حضرت سے کہ زاجا ہی اور فصل کہتی ہیں جو فی سورہ قون کو کہ وہ سورہ حمرات
سے آخر میں ہے شرح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سَجْدِ الْقُرْآنِ
بِاللَّيْلِ سَجْدٌ وَجِهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقَوِيَّتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْتِمُذِينِيُّ

وَالشَّامِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
 وسلم کہتی تھی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری لی داہلی وکی کہ پیدا کیا اوسکو اور نہایتی کان اوکی اور آنکھیں اوکی
 ساتھ قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی یہاں لودا وداور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح صحیح ہی **ف**
 قید رات کی تفاتی ہی کہ حضرت عائشہ نے یہ دعا آنحضرت سے مانگو سی تھی وہی بیان کیا اور پڑھتا اس دعا کا آنحضرت سے مطلقاً
 ملاوت میں بلا قید رات یا دن کی پہلی یا ہی اور یہ دعا ہی روایت کی گئی ہی رب اظلمت نفسی غفر لی اور ظاہرہ نسبت یہ
 کا یہ ہے کہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا سجدہ ملاوت میں کفایت کرتا ہی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں
 پڑھنا اور انکا اولی ہی یہ ہے: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْلَى خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعَتْ
 تَقُولُ اللَّهُمَّ اَكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وَزُرّاً وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهُ
 مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ
 مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلَهَا
 مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهُ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص نے نبی البوسیدہ خدری سے اس قول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ کیا میری
 بیچ میں کل ستاروں میں کسوتا تھا گو یا کہ میں نماز پڑھتا ہوں سچی ایک رخت کی پس سجدہ کیا یعنی نبی سجدہ ملاوت کا پہرہ سجدہ کیا اور رخت
 نے وقت سجود میری پس پٹائی میں اور رخت کو کہتا تھا یا اللہ کہ میری لمبی سبب سے سجود کی نزدیک اپنی نواب اور دروگر مجھ سے سبب
 اسکی گنا اور دروگر اسکو داہلی میری نزدیک اپنی ذمیرہ اور قبول کر لگو مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اوسکو اپنی بندی سے کہ داود ہی کہا ابن عباس
 سے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیہ سجود کی یعنی وہی مجلس میں مقصد پڑھتی اس نے عاکل یا اور وقت اور پہرہ سجدہ کیا پس نماز
 اذکو کہ وہ کہتی تھی یا منہ اوس چیز کی کہ خیر دی تھی اذکو اوس شخص کہی رخت کی سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ

ابن ماجہ نے نہیں ذکر کی یہ الفاظ و لقبہا منی کما تقبلہا من عبدک اور اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریبہ **ف** ظاہرہ یہ
 ہے کہ اوسنی آیہ سجود کی جو سورہ ص میں ہے ایسی ہوگی اور حضرت نے ایسی ہی پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ہے: **الفصل**
الثالث فصل تیسرے عن ابن مسعود إن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ النجم فسجد فيها و
 سجده من كان معه غير أن شيئا من قرئش أخذ لكفا من حصي أو ثراب فرمعه إلى جهنم وقال يعقوب
 هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد قتل كافر أمتفق عليه ويزاد البخاري في روايته وهو
 أمية بن خلف اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورہ نجم پہرہ سجدہ کیا اوس میں اور سجدہ
 میا دن گون گون کہی ساتھ وکل مگر ایک بڑا تھا قریش میں سیالی اودن نے مٹھی نکلے لیون یا مٹی سے پس دہا یا اوسکو طرف پیشانی آتے
 کے اور کہا کافی ہی مجھ کو یہ کہا عجد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا یعنی اوسکو بعد اس قصہ کی کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری اور
 نے اور زبواہ کیا بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا **ف** اوسنی ازرا ویکبر کے یہ حرکت کی اور یہ تصنیف

کہ کہ یہاں کا ہی ذبح ہے : **وعن ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صرقل**
سجد هكدا واذ توبه و تسجد هاشكر ا رواه النسائي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کبھی توبہ ہی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجد کیا جس میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ جس کا داد دنی یعنی بیخ قضیہ کی کہ سورہ میں من طہ ہی مذکور ہے وہی توبہ کی اور
کرتی ہیں ہم وہ سجدہ وہی شکر گزاری قبول توبہ اور نیکی کی روایت کی یہ سنائی کہ **باب اوقات التہنئة**
یہہ باب سے بیچ بیان دن قنوں کی کہ منع کی گئی ہے نماز دین **ف** پہنچاں ہی تینوں قنوں کو کہ حرام ہی نماز دین کہ دو وقت طلوع
اور غروب اور ہتوار یعنی ٹہیک دوپہر کا ہی اور شمال ہی اور دن قنوں کو کہ نماز نفل دین کہ وہی کہ وہ مالجد فجر اور عصر کا ہی اور ساری ہسب
میں ہی شامل ہی فرض اور نفل کو پین ہی تین قنوں میں جائز نہیں ادارہ قضاء مگر عصر وہی نکل اور نہیں جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ
سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہو دی وہ نہیں قنوں میں اور جائز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جا دی آتیر سجدہ
کے انہیں قنوں میں لیکن اول تاخیر ہی انکی ان قنوں ہی اور جائز میں یہہ دونوں یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضاء جنازہ
فجر اور عصر کی اور نفل ان قنوں میں ہی کہ وہ میں لیکن شروع کر لگا تو لازم ہو گئے چاہے کہ توڑ ڈالی اور قضاء گری وقت غیر
کہ وہ میں اور اگر تمام گری عمدہ آوی برانا ہی لیکن توبہ نما افضل ہی کہذانی شرح ابن الہمام عن المسوط اور زیدکاشغری اور احمد کی
جائز ہی قضاء اور نماز جنازہ کی جو حاضر ہو دی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو دخل ہو چکا سجدہ میں لیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کی ان
وقتوں میں آوی اور یا تاخیر گری قضاء کو تا کہ ان وقتوں میں ادا کر ہی جائز نہیں آہی کہ قصد کر کہ ان وقتوں میں پڑھنا ہو جب پیش کی
مستوع ہی اور سطر ح جائز ہی ونکی نزدیکی کسوتکی اور دو کعتیں بعد وضو کی اور دو کعتوں حرام کی در طواف کی سجدہ تلاوت کا
جو پڑھا جا وی ان قنوں میں اور اگر استہار نہ دیک ہر زمانہ اور ہر مکان میں ہی اور زیدکاشغری کی اور علماء کی کہ موافق ونکی میں دن
جمعہ کی وقت استوا کی جائز ہی اور کہ مظہر میں جائز ہی سب اوقات میں اور نہ حقیق کا احوط ہی آہی کہ جب مسجد اور محرم جمع ہوں پھر
محررم کو ہی واللہ اعلم **ح ع : الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يتحرى احدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها وفي رواية قال اذا طلع
حاجب الشمس فدعوا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوة
حتى تغيب ولا تحيوا بصا لو استكم طلع
الشمس ولا عن روجهما فانها تطلع بين قرني
النبي من خلفه روايت هي ابن عمر قال قال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کر ہی ایک تمہارا پس نماز
پڑھی نزدیکی کلتی آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبتی آفتاب کے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ نکل کر آفتاب
کاپس چوڑو نماز کو یہاں تک خوب ہر یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جس وقت کہ غائب ہو کر آفتاب کاپس چوڑو نماز کو یہاں تک
نماز پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہاں تک خوب ہر آفتاب نہ قصد کر وہی نماز دن کا وقت کلتی آفتاب کے اور نہ غائب ہی
آفتاب کے اسوہی آفتاب نکلتا ہی در میان دونوں میں گون شیطان کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ قصد
کر ہی اس امام شافعی کہ ہی میں کہ تحیۃ المسجد اور قضاء نماز قصد کر کہ ان وقتوں میں پڑھنی جائز نہیں اور اگر اتفاقاً پڑھی جائز ہی

اور ہم کہتی ہیں کہ مقصود حدیث سی مت کرنا ہی نمازی ان وقتوں میں طلق اور درمیان سبگون شیطاں کی لہری دو لو جانوں سر و سیکل
 کہ ہر شرتا ہی سامنے قنایے تاکہ کل در میان دو لو جانوں سر و سیکل میں ہوی قیلہ آفتاب بر ستون کا اوس وقت میں نماز کو منع فرمایا
 تا شاہت وکی ساتھ ہوی : ع : **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَلَاتِهِمْ أَنْ يُصَلُّوا فِيهَا أَوْ يُقْبِرَ فِيهَا أَوْ تَأْتِيَهُمْ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَفْعُرُونَ قَائِمًا الظَّهِيرَةَ حَتَّى يُقْبِلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَصِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی عقبہ بن عامر کی کہ کہا میں وقت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہو کہ
 کہ نماز میں ہم اومین یا دفن کرین ہم اومین مردوں کے کو یعنی نماز جنازہ کی پڑھیں والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت تکلیفی آفتاب
 کے ظاہر بیان تک بلند ہو اور اوس وقت کہ کڑا ہوسا یہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو بیان تک پہلے آفتاب ورا اوس وقت کہ میل کر ہی
 آفتاب سطحی ڈوبنے کی بیان تک ڈوب ہی آفتاب اورت کی یہ مسلم کی یہ مسلم کی **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الضُّمِيِّ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے نہیں نماز پڑھی صحیح بیان تاکہ بلند ہو آفتاب یعنی بعد زہرہ کی اور نہیں نماز پڑھی نماز عصر کی یہاں تک خالص آفتاب اورت
 کہ یہہ بخاری و مسلمین **ف** مراد نفی کامل نماز کی ہی ایسی کہ ان دو وقتوں میں نماز کر وہی نہ حرام ہے نہ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَتْ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ الضُّمِيِّ ثُمَّ أَفْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَ تَغِيبُ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِيلَ الظِّلُّ بِالرَّحْمِ ثُمَّ أَفْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ جِبْتَيْنِ تُسَجَّرُ جِهَتُهُمَا قِبَلَ الْقَبْلِ الْفَعِيِّ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَفْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَإِنَّا تَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَ تَغِيبُ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِيثِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقْرَبُ وَضُوءُهُ كَأَنَّهُ مَضَى وَيَسْتَشْفِقُ فَيَسْتَنْزِلُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخِيَا شِعْمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ لَمَّا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْإِزْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمَعُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَخَرَّ اللَّهُ وَانْتَبَهَ عَلَيْهِ وَجَدَّهُ بِالَّذِي هُوَ كَأَهْلٍ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں میں یا میں ہی مدینہ میں میں داخل ہو حضرت کے پاس میں گیا میں
 خیر و محبو وقت نمازوں کی ہی پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پہریندہ نماز سی جس وقت کہ کل قنایان تک بلند ہو اس کے تحقیق آفتاب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کرتی تھی ان دونوں رکعتوں سے پہرہ دیکھا یعنی حضرت کو کہ پڑھتی ہیں دو رکعتیں پہرہ داخل ہوئی حضرت
لے گئے کہ میں مسجد سے پڑھ کر یا صحن سے پڑھ کر اندر مکان کی آٹھی پس بیجا مینی طرف انکی لوٹو کیوں کہا مینی کہہ لو وہ طعی انکی کہتی تھی اس لئے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کرتی تھی ان دو رکعتوں کو اور دیکھا مینی ایک کو کہ پڑھتی تھی یعنی کیا ہی بہیدہ زمین کہا اسی عظیمی الی امیتہ کی چہا
تونی دو رکعتوں سے ہی چہی عصر کی اور تحقیق شان یہ ہے کہ انھی میری پاس کتنی شخص عبد القیس بن کی یعنی واسطی سیکھنی حکام دین کو
پس باز رکھا مجھ کو دو رکعتوں سے جو کہ بعد ظہر کی ہیں پس یہ تہین وہ دونوں وارت کی یہہ بخاری اور مسلم فی حال دو رکعتوں کا
کہ بعد عصر کی یعنی حضرت یہہ پڑھتی تھی باوجودیکہ منع ہی فرمایا تھا نمازی بعد عصر کی سبب سکا کیا تھا پس کہ یہہ یہہ بات حضرت عاکشہ
پوچھی اور ہونہی حوالہ حضرت ام سلمہ کا اہلی کیا کہ وہ خوب جانتی ہیں کہ اوہونہی تحقیق اور سکو کیا تھا پہر کہ یہہ پاس دل کے تینوں صحابہ
پاس کے جب وہ ہونہی پہلہ حوالہ سنکر حضرت ام سلمہ پاس ہیجا کہ یہہ جاکر وہ پیام اونکو پہنچایا اور منع کرتی تھی ان دونوں رکعتوں سے یعنی
عصر کی بعد کی دو رکعتوں سے مراد اونکی یہہ کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتی تھی اوکی ضمن میں ہی ملی ہی تھا یا بخصوص انسی منع کیا
ہو اور کہا ہی عظیمی ابو امیتہ مینی حضرت فی نوٹھی سے فرمایا کہ ام سلمہ ہی وہی سوال کا یہہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کر فرمایا اور
الایۃ نام ام سلمہ کی باکی ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی سپر کہ علیم علم دین کی اور احکام شریعت کی درہدایت لائق کو مقدم ہی نماز
نفل پڑھنی پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کی جاوی وکی بعد وقت کی جیسا کہ
مذہب فحیمہ میں ہی اور حنفیہ کی نزدیک انکی وقت میں پڑھی نہ غیر وقت میں اور تاویل میں وہ یہہ کرتی ہیں کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فی شروع کی ہون اور سبب ضرورت تعلیم کی تو پڑوی ہون اس سبب قضا انکی کی داملہ علم اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث سے
تو اتنا ہی معلوم ہو کہ حضرت نے بعد عصر کی نین ظہر کی پہن بسبب نفل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت
ہمیشہ یہہ دو رکعتیں پڑا کرتی تھی چنانچہ حضرت عائشہ سے صحیح بخاری میں آیا ہی کہ قسم ہی اوس حال کی کہ لی گیا حضرت کو اس عالم ہی ترک
لیکن حضرت نے دو رکعتیں بعد عصر کی یہاں کہ ملاقات سے روکا رفتی ہی اور سطر کئی آیتیں ان میں سے سبب سکا کیا تھا جواب یہہ کہ حدیثوں
صحیحہ سے ثابت ہو کہ نماز بعد عصر کی مکروہ ہی اور جمہور علماء ہی ہی پر ہیں اور حضرت عمر رض منع کرتی تھی اس سے اور ماری تھی اسپر
سہ ضامن حضرت کی ہی تھا انت کو درست نہیں جیسکہ آپ روزی وصال کی کہتی تھی اور لوگون کو منع فرماتی تھی فرج ع
الفصل الثاني فصل دوسری عن محمد بن ابرہیم عن قیس بن عمار قال رأی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجلاً یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح رکعتین
رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد وروی الترمذی نحوہ وقال اسناد ہذا الحدیث لیس یصلی لانت
محمد بن ابرہیم کہو لیسمع من قیس بن عمار و فی شرح السنۃ و نسیم المصابیح عن قیس بن
قہد نحوہ روایت ہی محمد بن ابرہیم سے اولی نقل کی قیس بن عمر ہی کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے شخص کو نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کی دو رکعتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتا تھا نماز صبح کی دو ہی رکعت
کہہ لیا اوس شخص نے تحقیق مینی پڑھتا تھا تہین دو رکعتیں یعنی سنت کہ پہلی دو رکعتیں صبح کی ہیں پس پڑھتا ہو مین دن دیکو اب پہر

چپ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ وہ بوداودنی اور روایت کی ترمذی فی مانند اسکی در کہا اسناد احمدیث کی نہیں متصل
 کہ محمد بن ابراہیم فی نہیں بقیس بن عمرو صلی اور بیچ شرح السنہ کی در نسخہ مصباح کی قیس بن قہدنی مانند اسکی **ف** تقدیر جلیہ صلوة الصبح کثیر
 کے یہ بھی جلیوا صلوة الصبح کثیرین اور لفظ کثیرین جو کر رہی واصلی تا کی یعنی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبح کی وہی رکعت پڑھو بعد اسکی
 اور نماز پڑھو اور جب کہ حضرت کہو تقدیر کہتی ہیں میں ہی نہیں کے اصطلاح میں کہ ایک کام حضرت کی سامنی ہوا اور حضرت کی وہی سکوت فرمایا گیا
 راضی ہوئی میں معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض ہی نہ پڑھی جاوین بعد اسکی قضا کی چنانچہ یہ سب کام شافعی ہی ہی اور نزدیک
 بلکہ حنفیہ اور ابلی درست کی قضا میں ہی سنتوں فجر کی پہلی طلوع کی اور بعد اسکی لیکن اگر فرضوں کی ساتھ فوت ہون تو قضا کجا و
 ساتھ فرض کی پہلی زوال کی اور امام محمد سبہا کہ قضا کی جاوین ہی سنتین ہی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک در دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
 کے یہ بھی کہ اصل سنتوں میں عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتھ واجب ہے اور حدیث وار وہیں ہوئی ہی مگر بیچ قضا و اولی کی ساتھ
 تبعیثہ فرض کی پس باقی رہی سوا اسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی در یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل شد کہ اسکی نہیں اور
 اس طرح اور سنتین ہی قضا کی جاوین بعد وقت کی تمنا اور بیچ قضا اولی کی ساتھ تبعیثہ فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ج ۲ ح ۲
**وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ هَذَا
 الْبَيْتِ صَلَّى إِلَيْهِ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارًا سَرَّاهُ الزَّمْعِدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ**
 اور روایت ہی جبیر بن مطعم ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ای اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو طواف کری ایسی خانہ کعبہ
 کا اور نماز پڑھی حیو وقت کہ جاویں رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی در بودا و اور سائی فی **ف** عبد مناف کی بیٹوں کو خانہ کعبہ کے
 کار و بار کی خدمت تہی دن کو حضرت نبی پہلے حکام فرمائی اور طواف کرنی میں ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ ہنسا اور کا خواہ غروب
 کا اور سوا اکل کسی کو خلاف نہیں خلاف وہان نماز پڑھی میں کہ امام شافعی کی نزدیک بیخ نظر ظاہر احمدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ
 در کثیرین طواف کی ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز ہیں در کثیرین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہیں کو کچھ
 نماز اور حکم کہ کہ نام پھردن کا سا ہی بیچ حرمت اور کر اسبت کی ایسی کہ حدیث میں نہیں کی عام میں در اور اس نول ہی کہ نماز پڑھی حیو
 چاہی ہی کہ سوا ای اوقات مکروہ کی جلیا ہی پڑھی اس سو وقت حاصل ہو جانی ہی سبت بیٹوں میں والہ علم ع ج ۲ ح ۲
**أَنَّ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ لَعَلَّ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ دَرَاهُ الشَّافِعِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منع کیا نماز پڑھنی ہی وقت
 پہر کی یہاں تک کہ پہلی آفتاب گردن جمعہ کی روایت کی یہ شافعی فی **ف** یہ سب کام شافعی کا یہ ہی کہ اولی نزدیک دوسرے روز
 جمعہ کی نماز پڑھنی درست اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں درست پہلی کہ حدیث میں مطلق نہیں کی مشہور میں اور یہ حدیث ضعیف
 از نکا متبادل نہیں کہ سنتی یا یہ کہ محرم راجح ہی بیچ بیچ **وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ لَعَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ شَجَرَةٌ
 لَعَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَرَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلِقْ أَبَا قَتَادَةَ** اور روایت ہی ابو الخلیل ہی ابی
 نقل کی ابی قتادہ ہی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ کہتی نماز دوسرے کو یہاں تک کہ اولی آفتاب گردن جمعہ کی اور فرمایا

اس کی روایت ہی جبیر بن مطعم ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ای اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو طواف کری ایسی خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھی حیو وقت کہ جاویں رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی در بودا و اور سائی فی عبد مناف کی بیٹوں کو خانہ کعبہ کے کار و بار کی خدمت تہی دن کو حضرت نبی پہلے حکام فرمائی اور طواف کرنی میں ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ ہنسا اور کا خواہ غروب کا اور سوا اکل کسی کو خلاف نہیں خلاف وہان نماز پڑھی میں کہ امام شافعی کی نزدیک بیخ نظر ظاہر احمدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ در کثیرین طواف کی ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز ہیں در کثیرین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہیں کو کچھ نماز اور حکم کہ کہ نام پھردن کا سا ہی بیچ حرمت اور کر اسبت کی ایسی کہ حدیث میں نہیں کی عام میں در اور اس نول ہی کہ نماز پڑھی حیو چاہی ہی کہ سوا ای اوقات مکروہ کی جلیا ہی پڑھی اس سو وقت حاصل ہو جانی ہی سبت بیٹوں میں والہ علم ع ج ۲ ح ۲

بعْدَ الضُّمِّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا مَلَكَتْهُ الْإِبْرَاهِيمَةُ وَرَأَى أَحْمَدُ وَدُرِّزِيُّ
 اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ کہا اور ہونے کی احوالت میں کہ چڑھی اور پڑھنے کے بعد کی جس شخص نے کسی بیچا یا محکو یعنی نام میرا اس شخص بیچا یا محکو
 یعنی بیچا یا محکو کہ نہیں بیچا یا محکو میں ہوں جنس بنامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں نماز بعد نماز صبح کی یہاں
 کہ کہ تکلیف قابل در نہیں نماز بعد نماز عصر کی یہاں تاکہ غائب آفتاب کی گین گریں مگر کہ میں روایت یہ ہے صحاح و سنن کہ کعبہ کا دروازہ
 بند ہی و سپر چڑھتی کی پس زینہ تہا چنانچہ اس بیچہ چوٹی زینہ ہی شکل منبر کی نزدیک زعفران کی سامنے کعبہ کی رکھ رہتا ہی جب غامی ہوتی ہے
 تو اسکو لگا دیتی ہیں آگ دروازہ کعبہ کی اور بعد داخل کی بہر وہیں رکھ دیتی ہیں اس حال ہی کہ اسوقت میں ہی اس طرح کا ہوا اور
 طرح کا اور ابو ذر ہی کہ نام اور نکاح زینہ پر چڑھ کر یہ بات کہی تاکہ بسبب بیچا یا محکو کی یقین کریں حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کعبہ
 نے انکی حق میں فرمایا تھا کہ زینہ اور آلا آسمان کی اور نہ اوٹھا یا زمین کی کوئی راست گزرا وہ اور ابو ذر ہی اور یہ حدیث ضعیف ہی ہے

باب الجماعة وفضلها

سنن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہما فی فرض کفایہ بیچہ بیان جماعت کی اور زرنگی و سبکی و اختلاف کیا ہی علماء انی کہ جماعت
 باہک نازک اور نہ حاضر ہو مسجد میں درست نہیں بلکہ اسکی اور امام شافعی ہی کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یارون افکی کی نزدیک
 سنت مکرہ ہی قریب واجب اور شیخ ابن الہمام فی نقل کیا اکثر شاخ جاری ہیں کہ جماعت واجب اور سنت و سکو سلیبی کہتی ہیں
 کہ ثبوت اور کانت سنی اجسی نماز عید کی اور بلع میں کہا ہی کہ واجب ہے اور حرافل بالغ غیر مندور کی حاضر ہونا مسجد میں جماعت کے
 لیے اور اگر نیادی ایک مسجد میں واجب نہیں پہر نماز مسجد نہیں اور اگر جاری اجبا ہی در قدوری ہی کہا ہی کہ اس صورت میں جمع کری اہل
 عیال کو اور گھر میں جماعت چڑھی اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ میں افضل ہی با مسجد جامع میں اور اگر دو مسجد میں ہوں محلہ
 میں اختیار کری قدیمی کو اور اگر دو لونبر بہوں اختیار کری قریب ترک اور اتفاق ہے کہ جماعت مسجد میں ساقط ہو جاتی ہی اور غدر
 بیماری ہی اور دو لون طرف سی ہاتھ پاؤ لٹھی ہوتی اور فالجہ اور چھینا بادشاہی اور صنف کا اوسے راہنہ جل سکی اور نڈان اور لعضون فی کہا
 کہ ہونہ اور کعبہ اور بہت جلال اور بہت شہرت ہی اتفاق عذر ہی قول حج میں شرح

الفصل الاول

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل صلوة الفرد بسبع وعشرين درجة متفق عليه
 روایت ہی ابن عمر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی تو ہمیں نماز ایک کی سی ستائیس درجہ زیادہ
 کے بہرہ بخارے اور سلم فی اور بعضی روایت میں چیس درجہ آیا ہی اور کہا ہی علماء انی کہ اکثر روایتوں میں چیس درجہ آیا ہی اسکا
 حدیث ابن عمر کی راہیں ستائیس درجہ آیا ہی پس تطبیق میں سپہا پہل چیس درجہ کی وحی ہوئی ہوگی بعد اسکی زیادہ کی گئی اور ان فضل
 انعام کی در یہ بہ ہی ہی کہ اختلاف سبب تفاوت احوال مصلی کی ہی اور اختلاف ہی میں کہ یہ فضیلت مخصوص تہہ جماعت کی مسجد میں ہی
 یا عام ہی لعضون ہی کہا کہ مخصوص تہہ جماعت کی مسجد میں اور لعضون کہا عام ہی ہے و عن ابی ہریرة قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد هممت ان امرأ يحطب فيحطب ثم أمر بالصلوة فيؤذن
 لها ثم أمر رجلاً فيؤم الناس ثم أحال الغلي إلى رجال وفي رواية لا يشهدون الصلوة فأحرقوا كتيههم
 بيوتهم والذي نفسي بيده لو يعلم أحدكم أنه يجذ عرقاً سميت أو امر مائتين حسنتين

كشہد الصلوة رواہ البخاری ولسلم نحوہ اور روایت ہی الی عمر یہ وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اور
ذات کی کہ جان میری اتنی اتنی ہے البتہ صد کیا مینی یہ کہ حکم کر دین یعنی کسی خادم کو ساتھ جمع کرتی کلایون کی پس جسم کجا دین
کلایان پر حکم کر دین ساتھ اذان کہنی کی نماز کی یعنی نماز عشا رک لپی لیل اذان سجاوی و سکی لپی پر حکم کر دن میں ایک شخص کو سب
امت کرے لوگو سنے پہر جاؤ عین طرف اذن لوگوں کے کہ حاضر بہنیں ہوتے ہیں نماز کے لیے
یعنی بغیر عذر کی تاہم دن میں اذنگو اچانچک اور ایک روایت میں ہے کہ جاؤن میں طرف اذان
لوگوں کے کہ نہیں حاضر ہوتی نماز میں پس جلا دین دن پر گھر اذکی اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
اتنی ہے اگر جانی یکا و نکال یعنی جو کہ نہیں حاضر ہوتی جماعت میں یہ کہ باوی یعنی مسجد میں پڑھی گوشت کی فریہ بکیرہ و دو گھر گائین یا بکیری
کے اچھی البتہ حاضر ہوں نماز عشا میں روایت کی یہ بخاری ہی اور مسلم ہی مانند اسکی **ف** اس میں دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی الام کو بسبب
عذر کی یہ کہ غلیظہ بکیری کسی اور کو اور آب جاوی ضرورت کی لپی اور امین مبالغہ ہی سچ اہتمام کرنی عذاب ہی اذن لوگوں کی کہ
جماعت میں نہیں حاضر ہوتی کہ حضرت نبی ﷺ ارادہ فرمایا کہ امت ترک کر دن اور انکو عذاب دون اور اخیر حدیث میں بیان دون
ہستی اور نیک کیا کہ الیسل فرسین بناوی میں حاضر ہوتی میں اور وہی نواب خرتا کی اور حال کرنی قرب حق کی نہیں آتی ہر
وَعَنْهُ قَالَ اَنْى النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْنَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقْرُدُنِي
اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَمَا
وَلِي اَدْعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ التَّدَاءَ يَا صَلْوَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْبِ سِرًّا وَاهُ صُؤْسُ لِمِ
اور روایت ہی اوہیں ہی کہ کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اس ایک شخص اذہ یعنی عبد اللہ بن مکتوم میں کہا اوستی اسی رسول خدا کی
تحقیق نہیں میری لپی کوئی کہنے والا کہینچا لجاوی محبو طرف مسجد کی پس پوچھا اوستی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ کہ
رضخت دین اطماع و سکی پس رٹڑ ہی ہی گہن میں حضرت حضرت اطماع و سکی پس جبکہ بیٹھہ بہرہ جلا بلایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہی تاؤ اذ
نماز کی کہا اوستی مان فرمایا کہ پس حاضر ہونا میں روایت کی یہ مسلم ہی **ف** حدیث صحیحین میں آیا ہی کہ جب عبان بن مالک شکوہ
کیا بیٹائی اسی کا حضرت نبی ﷺ دی یہ کہ نماز اپنی گہر میں پڑو یا کری اوس معلوم ہوا کہ اذہ ہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور اذہ
ام مکتوم کو اجازت دی اسی کردہ فضلا ہی ہاجرت ہی لائق تر حال و نکی کی ہی تھا کہ عمل ملی پر کریں پس پہلی اجازت دی بہرہ
سبب جو کی یا بسبب تغیر ہونی اجہاوی اور اوہ میں کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتھ ہی اذان کی **ع** وَعَنْ ابْنِ
عَمْرٍو اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتَ رِيْحٍ ثُمَّ قَالَ لَا صَلَاةَ فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتَ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقْرَأُ الْاَصْحٰوًا
فِي الرَّحَالِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر ہی یہ کہ اذہوں ہی اذان دی نماز کی بیچ ایک ہی کہ سردی ہو
اور باوی ہی پر کہ یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خیر دار ہونا نماز ہو گھر دن اپنی میں یہ کہ کا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتی
موزن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کل و زمینہ کنی کہی خبر دار ہونا نماز ہو اپنی گہر دن میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم ہی **ف**
اس معلوم ہوا کہ جو اور جائز است و ہمیشہ عذر ہی ترک جماعت کی لپی اور کہا ابن ہمام ہی کہ کہا ابو یوسف ہی کہ پوچھا مینی جو

سے حال جماعت کا کچھ نہیں کیا کہیں دست رکھتا میں ترک رکھا ح: ع: **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتَ عَشَاءَ أَحَدِكُمْ وَالصَّلَاةُ قَائِدُهُ وَإِلَيْهَا تُرْجَعُ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوَضِعُ الطَّعَامَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهُ وَرَأَتْهُ لَيْسَ يَقْرَأُ إِلَّا مَا مِمْتَقَّنَ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کر رکھا جاویں کہا عشاء کی وقت کا ایک تہہ رکھا اور قائم کجاوی نماز تو شروع کر دکھانا اور نہ جلدی کر دیاں تک کہ فارغ ہو اوس اور یہی ابن عمر کہنا جانا واسطی وکلی کہا نا اور قائم ہوتی نماز میں اتنی نماز کہ یہاں تک فارغ ہوتی اوس اور تحقیق وہ منسی قرآۃ امام کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر ہے کہ یہ حکم اوس سنو میں ہی کہ نماز پڑھتی والا ابو کا جو جاتا ہی کہ نماز پڑھو گنا تو وہاں کہانی ہی میں رہی کا تو دان اولیٰ ہی کہ یہ کہی کہا کہالی بشرطیکہ وقت ہی صبح ہو ح: ع: **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يَكْفِيهِ الْاِحْتِثَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق اوہ ہوں نے کہا شامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہے نہیں پڑ نماز ہوتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت میں کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی دونو خبیث یعنی حاجت ہو بول و برازی کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ کہ وہ ہی نماز جبکہ کہنا سامنی آدمی اور خواہش رکھتا ہو اوسکی اور سطح حقیقیہ صاف ہو بول و براز کا اور سکی حکم میں ہی ہاں درق یعنی اگلو ہی روک کر نماز پڑھی اس لیے کہ حضور نماز میں فرق آتا ہی مگر ان میں فرق ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تک ہو تو بہر حال پڑولی ح: ع: **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُمِيتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کر کہی کجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرض تو کی ہے جاہی کوئی نماز سوای نماز فرض کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس معلوم ہوا کہ بعد تکبیر یعنی مود کی سنت فجر کے بعد پڑھی بلکہ شریک ہو کہ امام کی ساتھ فرض نہیں جیسا کہ مذہب شافعی ہی در امام ابو حنیفہ کہ کہتی ہیں کہ اگر فجر کی سنت پڑھی ہیں ایک گھنٹہ ہی فرض کی تاہم گلی تو سنت پڑھ لی بعد اوسکی شریک جماعت میں ہونا تو اب سنتوں کا ہی تاہم ہی کجاوی اور تو اس حاجت کا ہی لیکن صفت الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑھی صفت میں نہ پڑھی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونو رکعت کا تو جماعت ہی میں مل جاوی سنتیں ترک کر کے تو اب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک سننتیں فجر کی سنتیں ہیں اس سبب قبل صلی اللہ علیہ وسلم کہ صلوات ان طرف ہم انجیل یعنی پڑھتے فجر کی اگرچہ مانگی مگو لشکر اس معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کی پڑھی تاکید ہی اذکو چوڑھی سننت اور کہا ابن ہمام کہ سنت فجر کی تو نہ سنتوں کی ہی یہاں تک روایت کیا ہی حسن امام ابو حنیفہ سے کہ اگر پڑھی اذکو پڑھے کہنے عذر کرے نہیں جائزی ح: ع: **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا السَّائِدَاتُ نَزَّتْ امْرَأَةٌ أَحَدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا مُتَّقَنٌ عَلَيْهَا** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کر پڑا گلی مانگی عورت ایک تہہ ہی کی طرف مسجد کی پیش منع کری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ یہہ ہی محمول ہی گرا بہتہ ہی بڑا اور کہا منظر ہی کہ اس میں دلیل ہی اور جائز ہونی تکلفی عورتوں کی طرف مسجد کی نماز کی ہی لیکن ہاری زمانہ میں کہ وہ ہی خوب فتنہ کی لیے جیسا کہ یہہ ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے کہ اگر پڑا

مجلسین زانیۃ و ان المرأۃ اذا استعصرت فخرت بالجلیس فیہا کذا و کذا یعنی زانیۃ رواہ الترمذی و کذا و کذا و کذا و کذا و کذا
اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکہہ ہی زنا کر نیوالی ہی یعنی جو انکہہ نہ نظر کر ہی شہوت سی طرف عورت
بیگانہ کی دوزنا کر نیوالی ہی ایسی کہ زنا اوسکا ویکہا نہا ہی جنبیہ کو د تحقیق عورت جو بوقت کہ خوشبو لگاتی ہی بہر لذتی ہی کسی مجلس میں
یعنی مرد و کی مجلس میں اور جا ہی کہ اتنی تمیں اوتکو دیکہا وی پس ہی ایسی اور ایسی یعنی زنا کر نیوالی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد
اور نسائی نی مانند کسی ف یعنی اپنی خوشبوسی لوگوں کو رغبت دلائی کہ اوسکو دیکہا پس اوتکو زنا انکہہوں کا حال ہوا اور یہ عورت
اوسکی ہونے گویا ایسی زنا کیا ع : وَعَنْ اَبِي بَكْرِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
فَأَمَّا سَأَلْتُ قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانٌ قَالَ لَوْ أَقَالَ قَالَ لَوْ أَقَالَ قَالَ لَوْ أَقَالَ قَالَ لَوْ أَقَالَ قَالَ لَوْ أَقَالَ قَالَ لَوْ أَقَالَ
عَلَى الْمَنَافِقِينَ وَكَوْنَهُمْ مَا فِيهِمْ مَا كَانَتْ مَمْلُوكًا وَكَوْنَهُمْ عَلَى الرِّكْبِ وَإِنَّ الصَّلَاةَ تَكُونُ عَلَى مِثْلِ صَنْتِ
الْمَلَائِكَةِ وَكَوْنَهُمْ مَا فِيهِمْ مَا كَانَتْ مَمْلُوكًا وَكَوْنَهُمْ عَلَى الرِّكْبِ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاةِهِ وَحَدَا
وَصَلَاةُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاةِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب کہہا نماز پڑھائی ہر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
صبح چہ سلام پھیرا یا کیا حاضر ہی فلا ہی نام اوسکا یا عرض کیا صحابہ ابی نہیں زنا کیا حاضر فلا ہی کسی اور کلام یا عرض کیا صحابہ نے نہیں فرمایا تحقیق ہم دونوں نماز پڑھنا
فجرا و عشا کی بہت گران ہوتی ہیں نماز زمین منافقوں بڑا اور گران ہی ہم کہہا کیچہ ثواب ہے ان دونوں میں البتہ ان تم ان دونوں نمازوں
کو اگر چہ جلدی گھنٹوں پر یعنی افغان و خیران و تحقیق صفت پہلی مذ صفت فرشتوں ہی یعنی ثواب و بزرگی میں اور قرب میں ساتھ الکر
اور اگر گران ہی ہم کہہا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتی تم اوس میں چینی کی ہی اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ کہتی ہی
نماز اوسکی ہی کیلی و نماز اوسکی ساتھ و شخصوں کی زیادہ ثواب کہتی ہی نماز اوسکی ہی ساتھ ایک شخص کی اور جب قدر زیادہ ہوں پس وہ
زیادہ تمہو بہ ہر طرف الکر کی روایت کی یہ ابوداؤد و نسائی نی ف یہ دونوں نماز میں منافقوں پر ایسی بہاری ہوتی ہیں کہ کسل نہیں
بہت ہوتا ہی اور یہ کو دخل کہ ہی ع : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ
فِي قَرْيَةٍ وَكَأَنَّ بَدْوً لَا نِقَامَ فِيهِمْ الصَّلَاةَ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا أَكْمَلَ إِلَهُكَ
الْفَاصِيَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابی درودا ہی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے نہیں تین شخص تہی میں اور نہ باہر میں کہ جماعت کیجا وی زمین نماز کی کہ تحقیق غالب ہوتا ہی اداں پر شیطان پس لازم کہ
اپنی جماعت پس سوار کی نہیں کہہا ہی بہریر اوس کیلکہ و درود پڑھو کہ ہر ایک پہلے حمد اور ابوداؤد و نسائی نی ف یعنی تین شخص تہی میں باہر میں
یعنی جنگ میں ہی ہوں و جماعت تک نہیں تو شیطان اذہر غالب ہوتا ہی : وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عَدْرًا قَالُوا وَمَا الْعَدْرُ قَالَ خَوْفُ أَوْ هَرَصٌ وَكَرْتَعْلُ
مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى امْرَأَةٌ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباس کہہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی سے ان ان کہی مال کی پیش باز کہی و سکو موزوں کی تابعداری ہی کوئی عذر کہہا صحیح
کے اور کیا ہی عذر کہہا ڈرنا یعنی دشمن یا بیماری نہیں قبول کیجا ہی اوس ہی نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑھی یعنی اگر چہ مسجد میں پڑھی ہی ہوتی

کے پہلے بودا اور دارقطنی نے کہا صحابی نے کہا ہی عذر یعنی جیلہ بن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے پوچھا کہ عذر کیا ہے اور نہون نے کہا یعنی ڈر جانکا ہوا یا بڑھکا یا مال کا اور کہا ابن مالک کہ عظیم کا ہوا یا قرضدار کا اور جو یہ مفلس اور عذر دار ہے بیان ہی ہو چکی ہیں کہ مہینہ ہوا اور بہت جاڑا ہوا یا کہا ناموجود ہوا یا حاجت استیجی کی ہو پس یہ سب چیزیں عذر ہیں اور عذر بیماری ہی یعنی کسی بیماری کے پہنچنے سے کسی مسجد میں کدافی شرح المنیہ میں حاصل ہے کہ جو کوئی اذان سنے اور پھر تہجد کی نابلداری نہ کری یعنی عبادت میں بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اسکی نہیں قبول ہوگی اور اگر عذر ہی نہ حاضر ہو تو مقبول ہی اور معنی نہ قبول ہونی نماز کی یہ ہیں کہ تو اسے نہیں پاتا وہ اس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسکہ نماز میں غصب کے گئی ہیں پھر معنی اور اسید طرح حج کرنا ساتھ مال حرام کی اور اتفاق ہی علماء کا اس پر کہ نہیں خصت ہی بیچ ترک جماعت کی کسی لمبی مگر عذر ہی سبب ہے ریش کی اور اسکی کہ پہلے گزری ہے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ فِي الْكَلَاءِ فَلْيَنْدُبْ إِلَى الْكَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَخُصْرَةُ
 اور روایت ہی عبداللہ بن ارقم کی کہ ہاشمینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے یہی جو وقت کہ قائم کیا دی نماز اور باوی ایک تھا ہا
 حاجت یا سخانہ کی پس چاہی کہ ابتدا کرے ساتھ یا سخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک نے ابو داؤد
 اور نسائی نے اسند اسکی **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ**
أَلَّا يُؤْمَرَ رَجُلٌ قَوْمًا يَخْصُ نَفْسَهُ بِالذَّكَاةِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ
يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَصِلُ رَجُلٌ وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَاللِّثْمِيُّ وَخُصْرَةُ اور روایت ہی ثوبان ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں
 کہ نہیں حلال اسطی کسیکے یہ کہ کسی اونکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کر می ذات اپنی کو ساتھ دعا کی بدون اونکی یعنی بدون شریک
 کرنی اونکی کی پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑھی اور محال ہیں کہ بندگی ہو بے حساب یا سخانہ کو میان تک کہ ہلکا ہو یعنی استیجی سے فارغ ہو روایت کی یہ
 ابو داؤد اور ترمذی نے اسند اسکی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لَطَعَامٍ**
وَيَغْيَرَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کرنا نماز
 یعنی اسکی وقت سے اسطی کہنا یعنی اور نہ وہ اسطی غیر اسکی روایت کی یہ شرح السنہ میں ہے اور جو گزرا ہی کہ کہا نا پہلی کہاں کہ
 اور نماز بعد پڑھی اور یہاں فرمایا کہ نماز کو تاخیر نہ کر و طعام وغیرہ کی لمبی تو یہ معمول ہی ہے کہ تاخیر نہیں وقت جاتا ہو تو جب یہ حکم
 سے کہ تاخیر نہ کری اور وہ حکم اس صورت میں کہ وقت فراخ ہو اور کہا نا حاضر ہو اور خواہش ہو اسکی تو جب یہ چاہی کہ پہلے کہا
 پس عارض بناتی را دونو حدیثوں میں ہے **فصل الثالث** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مَنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ قَرِيبٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ كَيْمَشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ
حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ أَسْنَانَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْتَقِيَ اللَّهَ خَدًّا مُسْنِمًا فَلْيَجِزْ عَلَى هَذِهِ

الصَّلَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَأْتِي بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَىٰ وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَىٰ وَلَوْ أَنَّكُمْ
صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَكُنْتُمْ سُنَّةً نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ
رَجُلٍ تَطَهَّرَ فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ ثُمَّ يَعْمَلُ إِلَىٰ مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً
وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ رُجُؤَ سَيِّئَةٍ وَقَدْ رَأَيْتُنَا دَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُتَأَفِّقٌ مُعَاوَمٌ التَّفَاقُ
وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتِي بِهَا بِهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ
فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد البدر بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکھا بیشی تین اور اور صحابہ کو
اوس حالت میں کہ نہیں بھی رہتا تھا نماز یا جماعت مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا منافق و سکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی
نہیں بازرہتا تھا جماعت سی یا جماعت یعنی جو کہ اصلاط میں مسجد میں آئی کرکھتا ہو وہ بھی بازرہتا تحقیق تھا مبارکہ البتہ جاننا صحابہ
دو شخصوں کی یہاں تاکت آنا نماز میں دیکھا ابن مسعود کی کہ تحقیق میں غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سگھالی ہکو طریق ہی ہدایت کی و تحقیق
طریقوں ہدایت کی سی ہی نماز پڑھتی یعنی جماعت اوس مسجد میں کہ اذان دی جاتی ہو اوس میں اور ایک روایت میں یوں ہی
کہ کہا ابن مسعود کی جس شخص کو خوش دی یہ کہ ملاقات کری اللہ تعالیٰ سی کل کو پورا مسلمان اس جا سی کہ محافظت کری ان پانچوں کی زم
بر اوس جگہ کہ اذان دیجاوی و اطلی و دکی یعنی جماعت ادا کری مسجد میں پس تحقیق اللہ تعالیٰ فی مقرر کسی و اطلی ہی نمازی کی طریق ہی ہدایت
کے اور تحقیق یہ نماز میں پانچون جماعت پڑھنی طریقوں ہدایت کی سی ہیں اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو ہی گھر و میں یعنی اگر جماعت سی پڑھو
جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہی سنی والا ایسی گھر میں البتہ جوڑوگی سنت نبوی ہی کی در اگر جوڑوگی تم سنت نبوی ہی کی البتہ گمراہ ہوگی در
نہیں کوئی شخص کہ وضو کری پس چہ وضو کری یعنی وجبات و آداب سکل بجا لاوی بہر قصد کری طرف مسجد کی ان مساجد میں مگر کہ
کہتا ہی اللہ تعالیٰ و اطلی و سکی بدلی ہر قدم کی کہ قدم کہتا ہی ایک نیکے اور باندہ کہتا ہی و سکو بسبب من قدم کی ایک جہ اور دور کہتا ہی
اوس ہی بسبب اوکی ایک ایسی اول البتہ تحقیق دیکھا یعنی جن تینوں و صحابہ کو اوس حالت میں کہ نہیں بھی رہتا تھا جماعت سی مگر منافق
ایسا کہ معلوم تھا نفاق ایسا کہ تحقیق تھا آدمی سجا کہ لایا جانا نماز میں اوس حالت میں کہ نیکہ کہتا در میان و آدمیوں کی یعنی بسبب نہایت
ضعف کی یہاں تاکت کہ لایا جانا صفت میں روایت کی یہہ سلم فی و سنن ہی یعنی وہ طریق کہ عمل کرنا اور بہر وجہ ہدایت اور ہجرت
کا درگاہ قرب اور رضائاری تعالیٰ کا ہوا فعال حضرت کی و در حکلی ہی ایک کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی ہی اور ایک کہ بطریق عبادت
کرتی جو بطریق عادت کی کرتی او کو سنن زو کہ کہتی ہیں اور جو بطریق عبادت کی کرتی ہی او کو سنن کہ کہتی ہیں بہر گل سنن ہدی کی دو
قسمیں ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرت فی بطریق مواظبت کی کہیں یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنہ
مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہاں سنن ہی سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتی ہیں او کی یہی بہر منافی نہیں آسلی
کہ واجب ہے سنن ہدی میں جنل ہی لغت اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق
ہے کہ سنا اللہ کی پکار تو مالی کو کہ پکارتا ہی طرف نماز کی پس جواب دیا و سکو روایت کی یہہ حمد اور طریق فی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور ترک کرنی جماعت کی مسجد میں اور یہہ جو کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہہ بھی سنی والا ظاہر یہہ ایک
شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا ہمارے ح: و مولانا: و حکن ابی ہریرۃ عین النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

لَوْ مَا فِي السُّبُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَأَهْرَتْ فِئَاتِي بِحُرُوفِ مَا فِي السُّبُوتِ بِالنَّاسِ
 سَرَاةً أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمایا اگر تمہیں گھر میں عورتیں اور اولاد حکم
 کرنا پڑے اگر فی نماز عشاء کا اور حکم کرنا میں خادموں میں تو کہ جلاتی اوس چیز کو کہ گھر میں ہی ساتھ لگ کی روایت کی یہہ صحابی **ف**
 یعنی عورتیں اور بچی گھر میں ہوتی میں اور ذریعہ جماعت و حسب نہیں اگر یہہ گھر میں نہ ہوتی تو حکم کرنا نماز عشاء کی برپا کرنا اور صحابہ کہہتا
 کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوں تو انکو اور اولاد کو ایسی جلاتی جلا دین اس سے معلوم ہوا کہ انکے جماعت بڑا لنگھتا ہوتا ہی کہ جسکی سزا
 یہہ ہو کہ حضرت فی ارادہ اوکی جلائیگا کیا **ع** **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَهْمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ
 فِي الْمَسْجِدِ فَرُدِّي بِالصَّلَاةِ فَلَا يَجْرَحُ أَحَدَكُمْ حَتَّى يَصِلَ إِلَى رِوَاةِ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا حکم کیا حکم رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کہ جو وقت ہو تم مسجد میں پس ان سجاوی نماز کی پس نکلی ایک تمہارا یہاں تک کہ نماز پڑھی روایت کی یہہ صحابی **ف**
 یہہ ہی ہمارے نہیں کہ ایسی ہی کہ وہ شخص منظم نہ ہو کہ جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کی کہ وہ نہیں اور اگر نماز پڑھ
 چکا ہی تو چلنا کہ وہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موزن تکبیر شروع کر دی تو ظہر اور عشاء میں جاہی کہ شریک ہو جاوی نامہم نہ ہوی
 ساتھ ترک جماعت کے اور اور اماموں کی نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جائی **ع** **وَعَنْ أَبِي الشَّعَثِ أَوْ قَالَ خَرَجَ مَرَجَلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ
 بَعْدَ مَا أذِنَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَاةُ مُسْلِمٍ
 اور روایت ہی ابی شعث ہی کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد بعد اذان کی گئی ابی ہریرہ ہی کہ کہا ابی ہریرہ ہی اس شخص فی تحقیق نا فرمان
 کے ابوالقاسم کی درود اللہ کا اور سلام روایت کی یہہ سلمی **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ الْأَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ
 اور روایت ہی عثمان بن عفان ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو شخص پاپا یا اسکوا اذان فی مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطی کسی حاجت کی اور وہ نہیں راہہ کہتا ہے انیکہ پس ہ منافق ہی روایت
 کے یہہ بن ماجہ فی **ف** یعنی لنگھتا ہی بسبب ترک کرنی جماعت کی نہ منافق کی ہوا **ع** **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ لَوْ كَانَتْ مِنْ عَدُوِّهِ رِوَاةُ الدَّارِ قُطَيْبٍ اور روایت ہی ابن
 عباس کے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمایا جسنی سنی اذان پس خواب یا اسکوس نہیں نماز یعنی کامل مقبول واسطی اوکی
 مگر عذر سنی یعنی جو عذر کہ او پر مذکور ہوئی اگر اوکی بسبب مسیح میں نہ آیا خیر کہ یہہ مضائقہ نہیں روایت کی یہہ دارقطنی فی **ف** پس
 نجومات یا یعنی زبان ہی جو اپنے یا اور مسجد میں نہ آوا واسطی جو اپنے ہی کہ مسجد میں ہی **ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالنِّسْبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَيَهْلُ حَيْدِي مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيْ تَلْعَوُ
 الصَّلَاةَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيُحْيِي هَذَا وَلَكُمْ يُرْخِصُ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن ام مکتوم ہی کہ کہا باربعون التحقیق یعنی میں بیت مسجد جانو میں اور درندہ میں اور میں ہوں انڈا
 پس ایلا پاتی ہو میری پس خصیت کہ جماعت میں نہ آون فرمایا کیا سنتا ہی تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح کہا کہ ان فرمایا پس حاضر
 ہوا ورنہ خصیت دی جو پڑنی جماعت کی روایت کی یہہ ابو داؤد وارسائی فی **ف** سنتا ہی تو خیر تک یعنی اذان تو سنتا ہی**********

عند رسا وقت کا بیان کر لیا اور کہتی کہ اس وقت میں مناسب نہیں ہے عورتوں کو نکاح کرنا اور وہ خاتم ہونی اور علییٰ اقبال کیا ہے اور انکا علمانی
 حج منع کر کے عورتوں کی بس ہدایہ میں کہا ہے کہ نہ بیت کری امام عورتوں کی ہماری زمانہ میں کہا ابن ہمام نے علییٰ کہ وہ منسفر
 کے لئے ہیں حضور جماعت ملی و ربیلی گذری ہے چکا ہے منظر ہے کہ یہہ نکلتا اور کا طرف مسجد کی نمازی ہے ہماری زمانہ میں مکر وہی
 ت ع ب و ع ن ن ج ا ہ د ی ع ن ع ب د اللہ ب ن ع م ر ا ن التی ص ل ی اللہ ع ل ی ہ و س ل م قال لا ی م ن ع ن ر ج ل ا ہ ل ہ ا ن
 ی ا ن و الم س ل ج د ف قال اب ن ل ع ب د اللہ ب ن ع م ر ف ا ن ا م ن ع ن ہ ن ف قال ع ب د اللہ ا ح د ث ک ع ن ر س و ل اللہ ص ل ی اللہ ع ل ی ہ
 و س ل م و ت ق و ل ہ ذ ا قال ف م ا ک م لہ ع ب د اللہ ح ت ی م ا ت ر و ا ہ ا ح م م د

اور روایت ہے مجاہد سی اولیٰ نقل کی عبد البر بن عمر رضی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل بی کو اس سے
 کہ آدین سجدہ زمین پر کرے ایک بیٹے عبد البر بن عمر کی یعنی بلال نے یہ منع کر لیا اور کہا جس کا عبد البر نے یہ حدیث بیان کرنا ہون
 تجسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لو کہتا ہے یہ کہ مجاہد نے یہ بولی اور عبد البر نے یہاں تاکہ وفات ہوئی روایت
 کے یہ حدیث سے اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے اور علیٰ ترک کرنی سنت کی طرح : **باب**

تَسْوِیة الصَّفِیِّ باسراج بیان برابر کرنی صفت ک ف یعنی البیہین مگر کھڑی رہیں درمیان میں جہنم

بکہ ہیں اور ان سبھی ہٹ کر نہ کھڑی رہیں برابر کھڑی رہیں اور اگر سفین کسی ہوں اس طرح کھڑی ہوں کہ فرق درمیان میں برابر
 : **الفصل الاول** فصل جے عن الثمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و سلم یسوی صغوفاً حتی کانما یسوی بہا القداح حتی ارای انما قد عقدنا عنہ ثم خرج یوماً فقام حتی
 کاد ان ینکب فرأی رجلاً یأصدہ من الصفا فقال عباد اللہ لئسوا صغوفکم
 اولیٰ الفلن اللہ بین و جوفکم ف رواہ مسلم

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہاں تاکہ گویا برابر کرتی ساتھ لڑکی تیر و نکو یہاں تاکہ دیکھا تحقیق سبھی ہم اسی یعنی برابر کرنا صغوف
 کا بہر نکالی لکیر پس کھڑی ہوئی یہاں کہ قریب تھے کہ بکیر ہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہے سینہ اور کھٹکتی ہے پس کہا اے اللہ
 اللہ برابر کرتی صفین کو یا خلافت ڈالیکا اللہ درمیان والوں تمہاری کی روایت کی یہہ سلم نے **ف** گویا برابر کرتی ساتھ اولیٰ کہ
 تیروں کو یہہ شکل ہی بیچ رہتی اور ہوا سی کی کہ تیروں ہی چیزوں کو ہوا اور سید ا کرتی ہیں یہاں یہاں اللہ ہی کہ صفین کو الیاسید ڈالو
 برابر کرتی کہ تیروں کو اسی سید ا کر سکین اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ عبارت قبول قابل ہے یہہ ہونگی کہ گویا برابر کرتی اولیٰ ساتھ
 تیروں کی اور حال خیر جمایہ کا منظر نے یہہ بیان کیا ہے کہ ادباً ہر کا علامت ہے اور باطن کا پیرل کہ نہ اطاعت کر دے اللہ اور رسول کر
 حکام کی ظاہر میں تو یہہ بیچادی کا طرف اختلاف قارب ہے بس باعث ہوا کہ گورہ کا کہ پھر ہر ایت کری گی یہہ طرف خدا تہا ہی کی پس معقول
 درمیان تمہا ہی عدا و اس طرح کی اعراض کری گا بعض تمہا بعض ہے : **ح** ع ب و ع ن ا ن س قال ا ق ی م ت الص ل و ة
 ف ا ق ب ل ع ل ی ن ا ر س و ل اللہ ص ل ی اللہ ع ل ی ہ و س ل م ی و ج ہ ف قال ا ق ی م و ص غ و ف ک م و ت ر ا ص و ا ف ا ن ی ا ر ل ک م
 م ن م ر ا ع ظ ہ ر ی ر و ا ہ الب ا م ر ہ ت و ف ن ی الم ش ف ق ع ل ی ہ قال ا م ت ر الص غ و ف ف ا ن ی ا ر ل ک م م ن و ر ا ع ظ ہ ر ی
 اور روایت ہے انس سے کہ کہا قلم کی کسی نمازیں متوجہ ہوئی ہمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نہ نبی کی پس فرمایا سید ہی کہ

اپنے صفوں کو اور ان میں نزدیک کھڑی ہو کر تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ کچھ بیٹھنے والی کی سی یعنی نماز کی حالت میں مکاشفہ سے مصلیٰ ہو کر نکلا
 معلوم کرتا ہوں روایت کی یہہ بخاری میں اور بیہ بخاری اور مسلم کی یہہ کہ بوراک و صفوں کو کس تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ کچھ بیٹھنے والی کی
ف بوراک و صفوں کو یعنی جب تک پہلے صفت پہننے کی اور صرف تمام کمر و روع : **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ
عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَكْرُمِ الصَّلَاةِ اور روایت ہے وہیں کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی برابر و صفوں اپنی کو پس تحقیق
 برابر کرنا صفوں کا تمام کرنی نماز میں سنی روایت یہہ بخاری اور مسلم کی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی انطمن تمام الصلوة کا ہی **ف** یعنی
 کلام اللہین جو آیا ہی قبول الصلوة یعنی پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور اداب پس فرمایا کہ برابر کرنا صفوں کا یہی وہیں
ع : وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ بِمَنَاكِبِنَا فِي
الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَكُنِيَ مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْكَامِ وَاللَّهُ هُوَ الَّذِي يَلْبَسُكُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہاتھ اپنی ہمارے مؤمن ہوں نماز میں یعنی جو وقت ارادہ
 کرتی نماز پڑھتی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہو کہ دل تمہاری جاہی کہ متصل ہوں میری تم میں ہی صاحبان
 بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان کی کہا ابو مسعود نے پس تم کج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہہ مسلم کی **ف**
 اور نہ اختلاف کر یعنی بدن برابر کہو ورنہ دونوں میں اختلاف بڑی کا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلوب و عضا کی تعلق عجیب اور
 تاثیر غریب کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک طرف دوسری کی انہیں کہ کھتا ہے اولو اکھلام کا ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن میں اور سطح
 باطن کی ظاہر میں ایک کی ترتیب جاعتوں کی بیان کی کہ متصل ہوں میرے پہلے صفت میں کھڑی ہوں صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تا یاد
 کرین کیفیت نماز کی در احکام اولی اور بیہ اپنی است کہ یہہ دوسرے صف میں وہ کہ قریب کی میں یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہیں لڑکیوں
 مراہتی کہتی نہیں بہر سبب صفت میں کہ قریب لگی ہیں یعنی خانی کہ علامت مرد اور زنی دونوں کی کہتی ہیں اور بعد اعلیٰ صفت خود دونوں
 کھڑی ہی وہ نہیں ذکر کی پس لہی کہتے ہیں کہ بعد اعلیٰ ہی ہیں اور پس تم کج کی دن بہت اختلاف کرتی ہوں یعنی سبب اس اختلاف و فرقی
 کا یہی ہی کہ صفت میں ہی برابر نہیں کرتی **ع : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَوْلُو الْأَحْكَامِ وَاللَّهُ هُوَ الَّذِي يَلْبَسُكُمْ ثَلَاثًا يَلْبَسُكُمْ
الْأَنْبِسَاقَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نزدیک ہوں
 میرے تم میں ہی صاحب بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہیں اولی میں بار فرمایا اور جو تم شور کر کی بازار دن کی سی یعنی سجد و نماز
 شور مانند شور بازار و کئی کہ روایت کی یہہ مسلم کی **ف** میں بار فرمایا یعنی اس وقت میں تم اللہین یلو ہم کہ تم میں بار فرمایا پس مراہت
 جا رہی پہلے حدیث میں جامع خود دونوں کی نہیں مذکور ہوئی اور یہاں مذکور ہوئی **ع : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ رَأَى**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرَ أَفْقَالٌ هُمْ تَقَدَّمُوا وَأَمْوَالِي وَلِيَاكُمْ بِيَكُم مِّنْ بَعْدِكُمْ
كَأَيُّكُمْ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہ میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارونانی میں تاخیر میں فرمایا اور اس کی دلیل کی برہم اور افتد اگر وہ میرا اور جاہلی کہ افتد کر میں ساتھ ہوتا ہے
 وہ کہ ہون چہی تہا سی ہمیشہ ہی کی ایک تم تاخیر کرتی یہاں تک کہ بھی ڈالیا اور انکو اللہ تعالیٰ رحمت و فضل نبی ہی روایت کی برہم سلم کی
فت بارونانی میں تاخیر یعنی کہا کہ پہلی صفت ہی چہی سیرت میں دیکھو فرمایا کہ اگر میرا اور پہلی صفت میں کہہ رہی رہو اور افتد اگر وہ میرا
 چہی سیرت متصل کہہ رہی رہو اور افتد سیرت میں دیکھو اور ہناری متابعت و ذکر میں کہ تہا سی چہی سیرت میں ہون ایسی کہ صفت چہی کی متابعت
 انکون کہ کرتی ہی یعنی افعال و کئی کہہ رہی ہیں اور اس طرح وہ بھی کرتی ہیں یعنی متابعت باعتبار نظر کہ ہی اور حقیقت میں شائع
 ہے کہ میں ہر وع و عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأنا حلقاً فقال
 مالي آرنكم عزين ثم خرج علينا فقال لا تصفون كما تصفون عندنا عندنا ايها افقلنا يا رسول
 الله وكيف تصف الملكة عندنا قال ايها قال ايها الصوف الاولى وبترا صون في الصفة

رواہ مسند سلم اور روایت ہی جابر بن سمرة کی کہنا پہلی صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا ہوا کہ وہی میں حلقی حلقی
 بنا لی ہوئی پس فرمایا کیا ہی وہی پہلی صفت میں دیکھا ہوا نہیں لگو جاعتیں لگو لگتی ہوں یہی جاہلی کہ علامت نا اتفاق کی ہی چہی سیرت
 پہلی یعنی اور رفتہ بعد اس میں فرمایا کہ نہیں صفت بانہی تم یعنی نماز میں بلند صفت فرشتوں کی نزدیک پروردگار اس کی یعنی جبکہ بندگی
 کے لیے کہہ رہی ہوتی ہیں پس کہا میں ہی رسول خدا کی اور کس طرح صفت بانہی میں فرشتی نزدیک پروردگار میں کی فرمایا پورا کرتی
 ہیں پہلی صفتوں کو اور لگتے کہہ رہی ہوتی ہیں صفت میں روایت کی یہی سلم کی و عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم خير صوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صوف النساء اجدها و
 شرها اولها رواه مسند سلم اور روایت ہی اب ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی بہترین صفت مردوں کی پہلی صفت
 اور بدترین صفت مردوں کی پہلی اور بہترین صفت عورتوں کی پہلی صفت اور بدترین صفت عورتوں کی پہلی صفت روایت کی یہی سلم کی
فت مراد بہتر ہی کثرت و ثواب کے یعنی پہلی صفت اول بہت ثواب پاتی ہیں اور مردوں کی پہلی صفت بہتر ہی ہوتی ہے کہ امام ہی قریب
 ہوتی ہیں اور عورتوں ہی دور اور اخیر کی بری سلیسی ہوتی ہی کہ امام ہی دور ہوتی ہیں اور عورتوں ہی نزدیک اور عورتوں کی اول صفت
 بری سلیسی ہوتی ہی کہ مردوں نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہی سلیسی کہ مردوں ہی دور ہوتی ہیں پس مردوں کو اول صفت
 کے رخت کر لی جاہلی دور عورتوں کو پہلی صفت کی ہر وع و الفصل الثالث في فضل ورسول عن انيس
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم روضا صوفوكم وقاربوا بينها وكادوا بالاعناق
 فوالذي نفسي بيده ابي لاسرى الشيطان يدخل من خلل الصفة كائنا الحدف رواه ابو داود

اور روایت ہی انس ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی ملی ہوئی کہ ہر صفت میں یعنی جس میں خوب بہر کہ کہہ رہی رہو اور زبرد
 کرو در میان صفتوں کی یعنی دو صفتوں میں آنا فرق نہ رہی کہ ایک صفت چہی میں دیکھ رہی ہو اور بار بار کہہ رہی ہوں کوئی تم میں بلند جاہلی نہ کہہ رہی بلکہ
 جاہل کہہ رہی ہوں تاکہ زمین برابر میں پس قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری اس کی ہاتھ میں، تحقیق میں دیکھا ہوں شیطان کو دخل
 ہوتا ہی چہی شکافون صفت کی گویا کہ وہ سیاہی کی کہ روایت کی یہی ابو داؤدی و عن سقال قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم اتمو الصفة المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصفة للآخر رواه ابو داود

ودر همین روایت کی بعد از دوادونی **ف** حتی بوزیر هم آمدنی انانی یعنی که یکجا آخر الامر او کو در زمین پاک یکجا بود و چو بیستی والا در زمین
 حاصل میسر که سبقت کرنی چنانچه بیلی جماعت کتف آنی جو ایسی کوالسی فوات محمود که یکا کرسی که طراز او اسکل بدلی من بیسبب سبب بودی گا
 ع و عن و ایضه بن معبد قال دای رسول الله صلی الله علیه و سلم رجلا یصلی خلف الصف
 وحده فافتره ان یعینک الصلوة رواه احمد والترمذی و ابوداؤد وقال الترمذی لهذا حدیث
 حسن و در روایت بی و البصر بن معبد که یکا دیکها رسول خدا صلی الله علیه و سلم فی ای شخص که در نماز بڑھتا تها چو بی صفت کی
 ایلا پس حکم کیا او سکو که بیسبب بی بی نماز روایت کی بیله حد اور ترمذی و ابوداؤدنی اور کہا ترمذی نی بیسبب حدیث حسن و اف بی صفت
 طاهره عالی تہی و در بیسبب و شخص چو بی کھڑا ہوا تھا او سکو تا بیسبب بی کو فرمایا از راه احتجاجی ایسی کہ فرمایا کہ وہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک نماز
 نہیں ہوئی کیلی بیسبب بی والی کی چو بی صفت کی و ترمذی و ابوداؤدنی کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن ایلی بیسبب بی چاہی نہیں کہ وہ بی بی
باب الموقف باب بیج بیان جا کہ تہی بیسبب امام کی در وقت کی **الفصل الاول**
 فصل بیلی عن عبد الله بن عباس قال کثرت بی بیئت خالکتی ميمونة فقام رسول الله صلی الله علیه و سلم
 یصلی فقلت عن یسارہ فاخذت بیدہ من ذراؤظھرہ فعدت لینی کذالك من ذراؤظھرہ الی الشیق الا یتین
 مستفق علیہ و در روایت بی عبد الدین عباس ہی کہ کبارت گذاری بی بی بیج کہ اپنی خالہ ميمونة کی پس کہ تہی ہولی
 رسول خدا صلی الله علیه و سلم نماز تہی لگی یعنی بیج کی پس کھڑا ہوا من بائین طرف حضرت کی پس کھڑا اتہم بیسبب بی بیسبب بیسبب
 محکو اسطر یعنی اتہم کہ کھڑا چو بیسبب بیسبب ہی طرف پہلو دہنی کی روایت کی بیسبب بخاری و مسلم فی **ف** شرح السنۃ میں کہا ہی کہ اس
 حدیث کی کسی سائل کیلی ایک نوٹ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت اور دوسرے بیسبب کہ مقتدی ایک ہوا امام کی دایین طرف کھڑا ہوا و بیسبب
 کہ جائز ہی تہو اساعلم نماز میں در چہ تھا بیسبب کہ مقتدی کو جائز نہیں کہ اگر ہوا امام کی ایسی کہ حضرت کی بن عباس کہ چو بیسبب بیسبب بیسبب
 بیسبب کہ جائز ہی امامت چو بیسبب و سکل کہ تہی کر لی امامت کی در دلیہ میں کہا ہی کہ اگر ایلا تازی امام کی چو بیسبب بائین طرف نماز تہی تو جائز ہی لیکن
 براسی شرح و عن و ایضه بن معبد قال قام رسول الله صلی الله علیه و سلم فحسب حقی فقلت عن یسارہ فاخذت بیدہ
 فاذا رنی حتی اقامت منی عن یمینہ ثم جاء جبار بن حجر فقام عن یسارہ رسول الله صلی الله علیه و سلم
 فاخذت بیدہ فینا جھینعا فند فعتا حتی اقامنا خلفہ رواه مسلم و در روایت ہی جابر
 سے کہ کہا کہ تہی ہولی رسول خدا صلی الله علیه و سلم نماز تہی میں پس بائین یہاں تک کہ کھڑا ہوا من بائین طرف حضرت کی پس کھڑا اتہم
 میرا بیسبب بیسبب بیسبب یہاں تک کہ کھڑا کیا محکو دہنی طرف بیسبب یعنی دایینا اتہم کہ کھڑا بیسبب بیسبب ہی بیسبب بیسبب بیسبب
 پس کھڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی الله علیه و سلم کی پس کہ تہی حضرت کی در دلیہ اتہم ہاری کہ تہی یعنی اپنی دہنی اتہم ہی با بیان اتہم
 ایس کا کھڑا اور بائین اتہم ہی دایین اتہم دوسرے کھڑا بیسبب یہاں تک کہ کھڑا کیا چو بیسبب ہی روایت کی بیسبب بیسبب ہی اس ہی محکو
 ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہوا دایین طرف کھڑا ہی اور اگر ایک زیادہ ہوں تو چو بیسبب ہی ایس ہی دیکھا قاضی کی کہ اس ہی بیسبب ہی معلوم ہوا کہ
 اتہم ہی ایس حرکت کرنی با دو بار متصل نہیں باطل کرنی تاکہ اور بیسبب زیادہ ہی اگر فرق ہی ہو ع و عن و ایضه بن معبد قال کثرت
 انا ویتیم فی بیئتنا خلف الشیق صلی الله علیه و سلم و اقم سکتہ خلفنا رواه مسلم

عائذ بالله من الشیطان الرجیم

اور روایت ہی الشی کہ کہا نماز پڑھی مینی اور شیم نی بیج گزرتی کی پھری بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم جی ہمارے روایت کی بیہ سلم کی
ف ام سلیم نام ہی نسک انکا اور شیم اوکی بہائی ہی یعنی کہتی ہیں نام او کا ضمیمہ فرمایا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صفت کی جو
 عورتوں کی صفت کی **وَحَسَنَةٌ أَنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَيْتِهِ وَأَوْثَقَ لَيْتَهُ قَالَ فَأَقَاتَنِي عَنْ يَمِينِهِ**
وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا وَوَاهُ مُسَاهِرٌ اور روایت ہی اور بیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ نسک اور ماں او سکے
 یعنی ام سلیم کی یا کہا خالو سکے یا اس نے میں کڑا کیا جگہ دہری بنی اور کڑا عورتہ کو یعنی انکی ماں یا خالو کی پھی ہمارے روایت کی بیہ سلم نے
وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ اشْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرَاكِبٌ فَرَمَعَهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ
ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تُعَدُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہی ابی بکرہ ہی بیہ کہ وہ پہنچے طرف صلی اللہ علیہ وسلم اور حالت میں کہ وہ رکوع میں پہنچے پس رکوع کیا پہلی اس کے کہ پہنچیں طرف
 کہ یعنی ہنوز صفت میں پہنچے ہی کہ نیت اور تحریر کہ رکوع میں شکر پڑھی تارکت اتہ ہی بخاری پہر علی طرف صفت کی پہن کر کیا
 کیا بیہ و اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا زیادہ کہ می جگہ المدرص یعنی طاعنہ برادر بیہ نکرنا اس طرح روایت کی بیہ بخاری ہی **ف**
 چلے طرف صفت کی یعنی ساتھ دو قدموں کی یا زیادہ وغیر متوالیہ کی یعنی نبی دربی قدم نہ کی بلکہ بیہ پڑھ کر پس ایک دو قدم چلنی میں نماز
 پہنچی نہیں آئی لیکن اول بیہ ہی کہ اس سے ہی احترازی اور لفظ لا تعدن یعنی قول ہی میں ایک نوسا ہر برت کی اور پیش عین کی عود
 سے یعنی اس طرح پہن کرنا اور دو سلسلہ ساتھ سکون عین کی اور پیش دل کی عدوسی یعنی جلدی نکرنا چلنی میں طرف نماز کی بلکہ صبر کریمان
 کہ صفت میں پہنچے پہر شروع کرنا زیادہ بیہ ساتھ پیش کی اور زیر عین کی اعادہ ہی یعنی نہ پہنچے نماز جو پڑھ چکا ہی اور قول اول صحیح ہی
 ازراہ عقل نقل کی اور بیہ حدیث دلالت کرتی ہی ابی بکر اعلیٰ کہ ہی ہنوا جی صفت کی باطل نہیں کرنا نماز کو اس ہی کہ حضرت نبی نماز پہنچی
 کو نظر آیا لیکن کراہیت بلاشبہ ہی **بُرْعٌ** **الفصل الثانی** فصل دوسری **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنْدَبٍ**
قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا سَرَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہی ہمدان بن جندب کہ کہا حکم کیا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوں ہم میں آدمی بیہ کہ انکی ہوی ہمارے
 یعنی امام ہو ایک بار روایت کی بیہ ترمذی ہی **ف** **وَأَدْوِيُونَ كَأَنَّهُمْ يَسْتَحْمُونَ** **وَأَدْوِيُونَ كَأَنَّهُمْ يَسْتَحْمُونَ** **وَأَدْوِيُونَ كَأَنَّهُمْ يَسْتَحْمُونَ**
أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلَى دَكَّانٍ يُصَلِّيُ وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حَدَّ يَفْعُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ
فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حَدَّ يَفْعُ فَلَمَّا فَرَعَهُ عَمَّارٌ مِنْ صَلَوَتِهِ قَالَ لَهُ حَدَّ يَفْعُ أَلَمْ تَسْمَعْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقْعَمُ فِي مَقَامٍ أَرْقَعَ مِنْ
مَقَامِهِمْ أَوْ يَتَخَوَّذُ ذَلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لَيْزَ لَكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہی عمار ہی بیہ کہ وہ امام ہوی لوگوں کی شہر مان میں کہ تریک بی کی ہی اور کہڑی ہوی چو ترہ پر نماز پڑھی اور مقتدی
 نیجے ہی اولیٰ پس انکی پڑھی حد یعنی صفت ہی پس کہڑی علفہ ترہ عمار کی یعنی اور کہنیجا اوکو پھی نکالا اور کر بار مقتدیوں کی کہڑی ہوں پس
 سالت انکی حد یعنی عمار ہی یہاں تک اتورا اوکو حد یعنی چو ترہ ہی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز میں ہی کہا اعلیٰ اوکی حد یعنی کیا
 نہیں اتورنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی جبکہ امام ہو آدمی ایک م کا پس نہ کڑا ہو اوس جگہ کہ بلند ہو جگہ مقتدیوں کی سلی قول

مانند کسی پس کہا عارفی اسی لیا اتباع کیا یعنی تمہارا جو وقت کہ کبھی یعنی ہاتھ میری روایت کی یہہ بودا و دنی فت کہہری ہونی چوتھی پر
یعنی اکیلی کہہری ہونی پس اگر کچھ اور وہ امام ساتھ بعضی عقیدوں کی بلند جگہ پر تو نہیں مگر وہ اور اگر معتدی اونچی پر ہوں اور امام اکیلی اونچی کہہری ہوں
تو اختلاف کیا ہی شائع کی کہا طحاوی نے کہ یہہ نہیں مگر وہ اس کی کہ نہیں شائبہ ہوتی ہی ساتھ بل کتاب کیوں کہ وہ کچھ کرتی ہی امام اپنی کو
خاص کر بند جگہ پر پس وہ منع ہی اوکی مشابہت سے زہد اور ظاہر روایت میں بہت مگر وہ ہی اسی کہ اس میں تحارث امام کی لازم آتی ہی اور بند ہی کہ
جس کی اکیلی کہہری رہنا امام کو مگر وہ ہی عقدا اور اسکی کیا ہی بعضوں کی کہا ہی کہ بقدر قدم کی اور بعضوں کی کہا کہ بقدر ہاتھ کی ہوا اور فتویٰ ہی ہی
کذا فی شرح المنیۃ و زمانہ نیز ہی یعنی عمارت نماز پر ہی کہہری ہی حقیقتہً یا ارادہ مانگا کیا چنانچہ ظاہر ہی ہی اور یا مانند اسکی یعنی حدیثہ کو لفظ
حضرت کی بعینہ یا دہ ہی اس سے یہہ کہا کہ ہی لفظ قرآنی ہی یا مانند اکل و رخیہ حدیث ہی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سئلہ عار جانتی ہی اور حضرت
سے ساتھ پس یہاں اعتراض وارد ہوتا ہی کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی حرکت کی جو ایک کامیہ ہی کہ شاید عار یہہ ہوں گی ہوں گی جب تعرض کیا
حدیثہ فی یاد کیا اور کو دعویٰ ہو کہ و سخن سہل بن سعد الشاعری اذہ سئل من ائی شیء المنبر فقال هو من اقل
یہ فلا ان مولیٰ فلانہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام علیہ من سئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عجل و وضع فاستقبل القبلة و کبر و قام الناس خلفہ فقرأ و رکع و رکع الناس خلفہ ثم رفع راسہ ثم
جہ القہقریٰ تسجد علی الارض ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع راسہ ثم رفع القہقریٰ حتی تسجد
بالارض هذا لفظ البخاری و فی الثقیف علیہ نحوہ و قال فی اخیرہ فلما فرغ اقبل علی الناس
فقال یا ایہا الناس لمتا صنعت ہذا لثبات مؤابی و لیت جملوا صلا

اور روایت ہی سہل بن سعد شاعری ہی کہ تحقیق وہ بوجہی گئی کچھ ہی یعنی اس کا یہاں تھا منبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں سہل بن
تہا جہاں بیٹھنے کی بنا یا تھا اور کو فلائی شخص کہ غلام آزاد کیا ہوا فلائی جو رکعت تھا اور اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہہری ہوں
اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور کہا گیا یعنی مسجد میں پس یہہ کیا حضرت کی طرف قبلہ کی اور یہہ تحریر کی ہی نماز کی ایسی اور
ہوئی لوگ بھی حضرت کی پیش حضرت کی قرآن در کوع کیا اور کوع کیا لوگون کی بھی حضرت کی پہر اوٹھا یا منبر بارگاہ بنا کوع سے پہر
پہلے بالو پس سجد کیا زمین پر پہر شریعت کی گئی منبر پر یہہ قرآن پہر کوع کیا پہر اوٹھا یا منبر بنا پہر ہی پہلے یا زویہاں تک سجد کیا زمین پر
یہہ لفظ بخاری کی ہیں اور یہہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی مانند اسکی اور کہا راوی فی بیج اخراوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئی حضرت متوجہ ہوئے
لوگون پر پس فرمایا ای لوگو نہیں کیا نہیں یہہ مگر تاکہ یہہ اور دوسرے اور تاکہ جاز نماز میری فت جہاں بیٹھنے کی یعنی ایک جگہ تھا لوگوں سے
سی و ان درخت بہت ہی و ان کی جہاں کا منبر بنا تھا اور فلائی کا نام با قوم رومی تھا اور فلائی کا نام عائشہ انصاریہ اور کہا ہی منبر
کہ اس منبر کی زمین زینہ ہی پانچ اس میں ترنا اور یہہی آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کی پس فعل کثیر نہیں لازم آتا تھا کہ اس کا باطل ہوتی
اور اس میں بالنت ہی سہل امام جب راوی کی تعلیم قوم کا کہ فریبہ در و در والی دیکھ سکیں تو جائز ہی ہی اونچی جگہ پر کہہری ہوں اور یہہ لفظ
بخاری کی ہیں شمارہ کیا مولف ساتھ اس عبارت کی اور عبارت البعد یہہ حدیث پہلے فصل میں لائی چاہی ہی لیکن یہاں جو ذکر
در ہی ما بعد ہی صاحب صحیح کی کہ ذکر کیا اور نہوں فی ہکوسان میں دعویٰ ہو کہ و سخن عائشہ قالت صلی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی حجر تہ و الثالث یؤمن بہ من وراء الحجر مرآۃ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ

جو کہ بعد ازیں ہوئی سیکھتی گئی قرآن چھوٹی عمر میں پہلی سیکھنی علم دین کی پس نہیں تھا صحابہ میں قاری مگر وہ کہ فقہیہ ہونا تھا انتہی پس عبد اللہ
 فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہوا تہ اسلوة کی پس اس علم کہ نبی والا معاملات کا نہیں ہے اول ساتھ اسلوة کی چھی قاری سی ع و ذکر کہ حدیث نبی
 بن الحویرثی قال بعد باری فضل الاذان اور ذکر گئی حدیث ما کہ بن حویرثی کہ چھی بانی فضیلت اذان کی ہی یعنی مضامین
 من یہاں مذکور تھی اور معنی وہاں ذکر فی الفصل الثانی فصل در سر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ویؤذونکم ثم اذونکم رواہ ابو داؤد اورایت ہی ابن عباس رضی کر کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چاہی کہ اذان بن شہاری ہی چھی تہاری اور اسلوة کرین تم میں سی جو خوب پڑھی ہوں تم میں سی
 روایت کی یہیہ ابو داؤدی و محافظت اوقات نماز روزی کی ہون کی تا تہ ہوتی ہی اور اذان بلند جاہر کہتا ہی لوگون کی گھر
 پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز روزی کی ہی کر چکا اور نظر نامحرم سی ہی بجادی گایع و عن ابی عطیة
 العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأیننا الی مصلا فینا یحدث فحضرت الصلوۃ یومًا قال ابو عطیة
 فقلنا لہ تقدّم فصلہ قال لنا قیل من ارجلہ منکم یصلی بکم و سألنا لہ لا اصلی بکم و سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من را ساقومًا فلا یؤذونکم و کیؤذونکم مرحلہ منہم و رواہ ابو داؤد و الترمذی
 و النسائی فی الا انہ اقتصد علی لفظ الثی صلی اللہ علیہ وسلم
 اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آنا ہا سی ملاقات کی طرف مسجد ہا سی کی حدیث کرتا یعنی حدیث
 حضرت کی بیان کرتا اور اور اس میں کہ تاپس آیا وقت نماز کا ایدن کہا ابو عطیہ فی پس کہا منی واسطی مالک کی گئی ہوا اور نماز پڑھا کہا مالک فی
 واسطی ہا سی گئی کہ روکنے شخص کو اپنی میں ہی کہ نماز پڑھتی تھکو اور خبر دو چکا میں کہ گویوں نہیں پڑھتا میں گویا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر آنا
 جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس اسلوة کرے وہی اور چاہی کہ اسلوة کرے وہی کوئی شخص نہیں اس روایت کی یہیہ ابو داؤد اور ترمذی
 اور نسائی فی مگر نسائی فی اقتضا کر کیا اور لفظ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی اونی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من را راجع
 اور قصہ مالک کی بیجا مسجد میں اور انکار کرنا اسلوة نہیں ذکر کیا اور مالک بنا جو اذان کی انکار کیا اسلوة واسطی عمل کرنی کی ظاہر
 ہے و عن انس قال استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اُمّ مکتوم یومئذ الناس ہو
 اجعی امرآہ ابو داؤد اور روایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عبد اللہ بن اہم مکتوم کو اسلوة
 کرین لوگون کی اور تہی وہ انہی روایت کی یہیہ ابو داؤدی و اس حدیث میں دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی اسلوة نہ ہی کی بلا اسلوة اور
 فقہیہ ہی چاہے یہ میں انہی کہ اگر انہی پیشوا قوم کا ہو جائز ہی اسلوة و اسکی در بعضیوں فی کہا ہی کہ اگر وہ علم خوب کہتا ہو پس اول ہی
 کہانی شرح اکثر نقلاً من ابیہو اور اسی طرح ہی تا یثبناہ و النظائر میں ح و عن ابی امامة قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا تجاور و صلواتہم اذ انہم العبد الا یوقی حتی یرجع و امرآہ بانئت و رجعا علیہ
 ساخط و امام قوم و ہو کہ کا رہو ہون رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث عری و
 اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی میں شخص ہیں کہ نہیں بلند ہوتی نماز اذکی کا نون او کنی سی یعنی
 قبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ کہا گیا ہوا اسلوة چھی یہاں تک کہ پڑاوی یعنی طرف اسلوة کی اور دوسرہ عورت کہ رات گزارتی کہا

حالت میں کثرت نماز کا ہوا جس سے خفا اور تیسیر وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس کو کہتے ہوں روایت کی بہتر ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے غلام کی حکم میں داخل نہیں ہونڈی یہی ترمذی اگر وہ پہاگی لگے دسکا یہی یہی حال ہوگا اور عورت کی تمہیں جو فرمایا یہ جب
ہوگا کہ خاندان خفا ہو ہوگا سبب خلقی و نسکی یا بی ادبلی و نسکی یا کم اطاعت کرنی و نسکی اور اگر خاندان خفا ہو ہوگا تو عورت نہیں
ہے گناہ بگناہ و گناہ ہنگام ہوگا اور امام کی حق میں ان ملکات کہا ہی کہ بہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ دس کا ناراض ہوں نسبت عت و نسکی
یا نسق او نسکی یا جہل و نسکی کی اور اگر آپسین کراہت اور عداوت ہو سبب مرد زبوی کی پس نہیں ہی و نسکی ہی یہ حکم بلکہ اس سے ناحق
ناراض ہوگی تو وہی گناہ گار ہوگی اور مراد امام سے عام ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع و نسق ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنہ لک تقبل عنہم صلواتہم من تقادتم قوما و انہم لہ کارہون و رجل انی الصلوٰۃ
دیبارا و الذبار ان یاتیہا بعد ان تقوتہ و رجل اعتمد فحدرہ و رواہ ابو داؤد و ابن
مجاہد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کجاتی نماز انکی یعنی
تو اب نہیں باقی نماز کا ایک شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اسے ناخوش ہوں اور دوسرا آدمی نماز تو پھیرے اور تیسری چھپی کی یہ ہے
میں کہ آدمی نماز کو بعد جاتی تہنی وقت او نسکی یعنی وقت مسخ کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھی آزاد کو روایت کی یہ ہو بود و ہنی اولاد
ماجرنی ف یعنی غلام کو آزاد کر کے خیر خدمت یعنی لگایا آزاد کیا لیکن آزاد کر نیکیا اسے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے
اور تصرف مال کو نکاسا او سپر کرنی لگایا برود مول لیا اور شرعاً صح او سکی تہنی جسی سوقت میں لوگ ہونڈی غلام مول یعنی ہیں اور پھر
او سپر تصرف مال کا نہ کرنا تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہانی لکھا ہی کہ اگر جماعت مسلمانوں کی دارالاسلامی دارالحدیثین جا کر لقمہ و غلبہ کفار
کو خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ چھوٹی خواہ بڑی بندی کر دے دارالاسلام میں لاوین یا کفار جرئی ایک ملک کے کفار جرئی اور ملک کی لیکو
اسی طرح غلبہ کر لاوین ان دونوں قسموں میں بندی کرنیوالی خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر لاکس بندی کی ہوتی ہیں ہمینا اور ہرگز
کرنا اور یہ ہے وصحبت کرنی بغیر کفاح کی اور سب تصرف مال کا نہ ساتھ لگی جائز ہیں اور ہونڈی اولاد ہی اور ہمیں کل ساحکم کہتے ہی بشرطیکہ
مالکے یا ذی رحم مالکے پیدا ہوں انسی پیدا ہونگی تو آزاد ہیں پس سوا ان اقسام کل و قسمین بر دیکل لکھ لکھ بعضی قسموں میں اختلاف
کیا ہی بعضی کو لکھا ہی کہ شرعی بر د نہیں ہونی لیکن صحیح ہے کہ سوا ہی دونوں قسموں مذکورین کی شرعی بر دی نہیں ہونی میں ہی
بہا نیو اس میں خوب حدیثا طرکی چاہی اگر شرعی ہونڈی ہو تو خدمت میں لاوی در نہ یہ نہ لگی جسیر نام ہونڈی گر کجا ہی اگرچہ شرعی ہونڈی
نہو وی اندر دہند متل جانزدون کی اس سے صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اس طرح اور تصرفات مال کا نہ ہی لکری و سکی ساتھ
دمولانا و سکن سلا مہ بنت الخیر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعة
ان یتدافع اهل البیت لایجدون اماما یصلی بھم رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ
اور روایت ہی سلامتہ بیٹی کر سکی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں قیامت کی سی ہی یہ ہے کہ فرغ کرنگی اہل مسجد
لاست کو نہیں پاوین گی امام کو کہ نماز پڑھ ہی او نکور روایت کی یہ ہے حماد ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہ کتافیہ ہی ظہور جہل و فرسق سے
آخر زمانہ میں کراہی جاہل و ذوالہل پیدا ہونگی کہ کوئی لائق امامت نہیں ہوتی کاسر کوئی اپنی نفس امامت کو دفع کر گیا یعنی آپس میں ایک
دوسرے کو کھینکا کہ تو پڑھا میں لائق امامت کی نہیں دو کھینکا تو پڑھا میں لائق اسکی نہیں پس اگر اپنی ہی فضئل کو امام کر ہی اور اپنی ہی امامت

روایت ہی النسی کہا نہیں نماز پڑھی ہی تھی کسی امام کی کہی بہت ہلکی نماز اور بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور حضرت
ہی حضرت البتہ سنتی رہنا اور کھیکاپس ہلکی کرتی نماز پڑھ سکی کہ تشویش میں بڑھی ما اوکلی روایت کی یہہ بخاری در مسلم فی ف مستی اول
جہلاں حدیث کی یہہ میں کہ نماز حضرت کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کی اور مرد سبک یہہ ہی کہ قرآنہ اور تسبیحات حدی زیادہ
پڑھتی تھی اور قرآنہ میں دو شدنی محل نمکری بیکلہ قرآنہ اوکی بی نکلت تریل کی ساتھ ہوتی تھی اور ضاحت تھی حضرت کی قرآنہ میں اگرچہ طول
ہوتی لیکن لوگوں کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قرآنہ سبک ہوتی اور کوع اور سجود اور قعدیل ارکان وغیرہ میں نقصان نہ آتا اور سبک
یہہ میں یہہ کہ نہیں ملتی ہی امام کو یہہ کہ طول کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہوں لوگ سلیسی کہ طول کرنا نماز کو سبب لغزہ دلائی کا ہی لاگو
اور یہہ کہ وہی اور اگر راضی ہوں لوگ ساتھ زیادتی کی تو مضائقہ نہیں کہ زیادہ کری اور یہہ یہی نہ چاہیے امام کو کہ کسی کری قدر اقل
سنت ہی قرآنہ میں اور تسبیح میں اسطی ملال و نلیکی اور معنی اخیر جملہ کی یہہ میں کہ تشویش میں بچان اوکلی اور جاتا ہی ذوق و حضور نماز
کا بسبب فی تھی کی کہا خطابی بی کہ اس میں دلیل ہی اسپر کہ امام جب تہت باوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کہتا ہوتا نماز میں شریک ہوتی کا اور
وہ کوع میں ہونو جاتا ہی اور سکو یہہ کہ انتظار کری اور سکا کوع میں تاکہ وہ پالیوی رکعت اور حضور بی کر وہ کہا ہی اور سکو او کہا کہ خوف کہتا ہوتا
یہہ کہ ہوی یہہ شکر دینی نہ ہلیم مالہا کہی انتہی اور نہ سبب را یہہ کہ امام اگر طول کری رکوع کو واسطی شریک ہوتی انہوالی کی نہ واسطی نہ
ڈھونڈنی اللہ تعالیٰ کی ساتھ رکوع کی تو یہہ کہ وہ تخریبی ہی اور خوف ہی اس بڑی گناہ کا وسیلہ کہ زمین ہوا سبب اس ہی کہ نہیں میت
کے ہے اسی ساتھ ہی عبادت غیر خدا کی اور حضور انہا ہی اگر کہ نہیں پہچانتا ہی امام انہوالی کو تو نہیں مضائقہ یہہ کہ طول کری رکوع کو اور حضور
یہہ کہ ترک و سکا اولی ہی اور جو طول کری رکوع کو واسطی قرآنہ تعالیٰ کی اور نہ خلیجان ہوا اوکلی میں کسی چیز کا سوا قرآنہ تعالیٰ کی پس نہیں
مضائقہ ہی اور اس میں شک نہیں کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس سلسلہ کا لقب کہا گیا ہی مسئلہ الیاسین جتیا طاوہ میں اولی ہی کذافی
شرح المنیر ح ۷ و عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادخل فی الصلوة
وانا اریذ اطا لہا فاسمع بکاء الصبی فاجوز فی صلواتی بما اکلتم من شدۃ و تجد اصابہ من بکاء
رداۃ البخاری ۱ اور روایت ہی ابی قتادہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق میں اللہ داخل ہوتا ہون نماز میں
اور میں ارادہ کیا کرتا ہوں دراز کرنی نماز کا پہرستا ہوں رونا اور کھیکاپس کہ کرتا ہوں بیچ نماز ہی کی بسبب بجزئی کہ جانتا ہوں میں شدہ
فکر مان او سلیکی سبب فی تھی کی روایت کی یہہ بخاری فی و عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی احدکم للتاس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ
فلیطول ما شاء ثم فک علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس وقت کہ نماز پڑھی اوکلی
تہا راوگو کو بس جا رہی کہ ہلکی کری نماز اس کے اور نہیں ہیا رہی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی صل خلقت میں اور بوڑھا اور جس وقت کہ نماز پڑھی اوکلی
تہا راو واسطی ہی یعنی کھلیا جا ہی اور کوز کری جبکہ سجدت کی یہہ بخاری در مسلم فی ف اور اکیلا طول کری جبکہ رجا رہی اور اسطی جب کہ
حضور قلب رکھنی والی ہوں کہ راز گے ہی کہہ لیتی تم ہوں وہ ہوا وہ میں کوئی ذکر ہی گو نہیں ہی تو یہی جبکہ رجا ہی دراز کری ۷
و عن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان سر جلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لا تاخذ
عن صلوة الغداۃ من اجل فلان طایطیل بنا فمأریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صوعطہ

الشَّدْحُضْبَانِيَهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِيْنَ فَاَيْكُمْ مَا صَلَّىٰ بِالنَّاسِ فَلْيَجُوزْ فَانَ فِيْهِمْ الضَّعِيْفُ وَالتَّكْبِيْرُ
 وَذَالتَّحَاجَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝ اور روایت ہی تیس بن ابی حازم ہی کہ کہا خبر دی مجھ کو ابو سعید نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہی اللہ یا رسول
 اللہ تحقیق میں بھی رہ جاتا ہوں نماز صبح کی ہی سبب نفلانی شخص کے کہ یعنی پڑھتا تھا نماز ہر کس نہیں کیا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
 کسی وجہ سے نہیں کی کہ سخت غصہ میں ہوں اور نسلی و سدان پہن فرمایا تحقیق تم میں سے بعضے نفرت دلانی والی ہیں یعنی لوگو کو جو جماعت ہی سبب
 طویل کرنی نماز کی پس جو تم میں سے نماز نفلانی لوگو کو کس چاہی کہ پہلی پڑھی ہو اوسطی کو اور تیس ضعیف اور بولتا اور حاجت مند ہوتا ہی روایت
 کے یہ بخاری اور مسلم نے و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون لکم فان
 اصابوا فکم وان اخطاوا فکم وعلیہم رواۃ البخاری و هذا الباب خال عن الفصل الثانی اور روایت ہی ابی ہریرۃ
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے امام اور اوسطی تمہاری پس اگرچہ ہی طح نماز پڑھا ہی پس وہ اوسطی فائدہ ہی تمہاری کی ہے
 یعنی اور اونکی لپی ہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑھائی پس تمہاری ہی تو اسے اور اوپر وبال ہی روایت کی یہ بخاری ہی
 اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری ف تمہاری ہی تو اسے اس لپ کی تمہاری ہی طح چھٹی و نیت جماعت کی کی اور اوپر وبال ہی سبب
 تقدیر کے یہ نصبت فرمائی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری حاکم جسد اور لگائی اور امامت کرنگی اور اونکی ادا کر نہیں رعایت حکام و
 آداب نہیں کرنگی پس وسوت میں تم نماز ہی درست ادا کرنا اگر وہی ہی طح پڑھنگی دوونکو مفید ہی والا تمہیں دس ہی ضرر نہیں وبال
 او نہیں پڑھو گاہ : الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن ابی العاص قال اخبرنا عہد
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امنت قومًا فاخف بهم الصلوة رواہ مسلم و فی روایۃ
 کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کہ اتم قومک قال قلت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی شیعًا
 قال ادنہ فاجلسنہ بین یدیه ثم وضع کفہ فی صدری بین ثدیی ثم قال تحول فوضعتہ فی ظہری بین کتفئ
 ثم قال اتم قومک فمن اتم قومًا فلیخفف فان فیہم التکبیر وان فیہم المرئض وان فیہم
 الضعیف وان منہم ذالحمجة فاذا صلی احدکم وحده فلیصل
 کیف مشاء ۝ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ نصبت کی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے ہی
 کہ جب امامت کر تو ایک قوم کی پس پہلی پڑھو انکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کہ میں نے طح آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم ہی کا کہا عثمان نے کہا کہ کیا میں ہی رسول خدا کی تحقیق میں پاتا ہوں سچ نفس ہی کی ایک چیز فرمایا نیز ایک
 ہو پس چہا یا مجھ کو لگی اپنی پہر کہا تھا پانچ سینے میری در میان دو چوچا توں میری کہ پہر کہا تہہ پہر پہر کہا تہہ پہر پہر در میان
 دونوں مونڈ ہوں میری پہر فرمایا امام ہو تو میں ہی کا پس جو شخص کہ امام ہو تو میں کا پس چاہی کہ پہلی پڑھا ہی نماز سلیمی کہ او میں بڑا
 ہے ہوتا ہی اور تحقیق او میں ہوتا ہی ہوتا ہی اور تحقیق او میں ضعیف ہی ہوتا ہی اور تحقیق : ان میں حاجت الہی ہوتا ہی پس حجاب
 پڑھی ایک تہا اور اکیلا پس چاہی کہ نماز پڑھی جس طح چاہی ف پاتا ہوں نفس ہی میں ایک چیز یعنی عاخری ادای حقوق امامت کہ
 سے پاک ہے اور دوسری بادقت امامت کی عجب کبر پاتا ہوں او سکی دفع کی لپی حضرت نے تا تہہ پہر اور دست مبارک کی برکت ہی
 وہ علت دفع ہونی اور اکیلا جس طح چاہی پڑھی لیکن دراز پڑھنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموں کا حال برخلاف انکی ہی

وفی زواجره کتبہ اسمع ابو بکر التامس الشکیر اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جسکے بہت بار رسولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 مال خبر دار بیکو ساتھ نماز کی پس فرمایا حکم ابو بکر کو یہ کہ نماز پڑھادی گوگو کو بولیں نماز پڑھانی ابو بکر صدیق فی اندونہن یعنی سترہ نمازین پہر
 تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بائی صحیحہ طبعہ ایسی کی کہ حضرت پس کہڑی ہوئی چلائی آئی ہی وہ شخصوں کی کہندہ پڑا تہہ چکی ہوئی اور باور
 حضرت کی کہ سختی تہی زمین میں یعنی نسبت لطافتی کی یہاں تک کہ داخل ہوئی مسجدین میں جب ابو بکر نے آہستہ حضرت کی نیکی شہود کیا
 شہادت تہہ تاکہ حضرت اکی جاکہ کہڑی ہووین پس شارت کی طرف ابو بکر رض کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ نہ نہیں اس کی حضرت
 یہاں تک کہ بیٹھی بائیں طرف ابو بکر صدیق کی پس تہہ ابو بکر نماز پڑھتی کہڑی ہوئی در تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی بیٹھی ہوئی
 یعنی نسبت لطافتی کی اقتدار کرتی ابو بکر رض ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ قنڈا کرتی تہی ساتھ نماز ابو بکر کی اور لوگ
 کہ یہہ بخاری اور مسلم فی اور صحیحہ ایک وایت ان دونوں کی یہہ کہ سناتی تہی ابو بکر کو گوگو کہ یہہ **ف** حکم کرو ابو بکر کو آخر تک شرح السنہ
 میں لکھا ہی کہ اس میں دلیل ہی اسہ کہ ابو بکر رض افضل میں گوگو نہیں بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی الکی میں ساتھ خلافت
 حضرت کی جیسا کہ صحابہ نے کہ سید کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ابو بکر کو واسطی دین ہاں کہ پس کیا دیند کہین ہم اوگو واسطی دنیا
 اپنی کی اور مردود شخصہی حضرت علی اور عباس میں اور اقتدار کرتی تہی ابو بکر آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تہی ابو بکر ہی اور سطر ح کر
 تہہ اور جو فعل ابو بکر کرتی تہی اوگو دیکھ کر اوگو کہ ہی سطر ح کرتی فی اسلی کہ حضرت بیٹھی تہی اور ابو بکر اوکی پہلو میں کہڑی تہی پس
 سنے اقتدار کی یہہ میں نہ یہہ کہ ابو بکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اوکی اسلی کہ اقتدار کا ساتھ مقتدی نہیں جائتہ ہی بلکہ
 امام حضرت تہی اور ابو بکر اور لوگ قنڈا اوگاکرتی تہی اور کہا ہی ابن عبدالبرنی کہ اجماع ہی اسہ کہ حضرت جو ابو بکر کی نماز پڑھا نہیں امام جو
 یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص ہی تہا یعنی ابو کو اس طرح درست نہیں اسلیکن امام شافعی فی اس میں خلاف کیا ہے
 اور سطر ح کی صورت قنڈا کی جائتہ ہی ہی مرقاۃ میں مذکور ہی جو چاہی سو دیکھیں اور خصوصاً کہا ہی کہ آج تہی ہی یہہ معلوم نہیں
 ہوتا کہ حضرت ابو بکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابو بکر فی نماز شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ علم اولہ میں لکھا ہی
 کہ نماز پڑھی کہڑا ہو چکی بیٹھی ہوئی کی اور اس معلوم ہو کہ جائتہ ہی سو لوگو بلند کرنا آواز کا جمع میں اور عیدین وغیرہ میں یعنی بکر
 انتقال کی بیکار کہ کہیں اسلی کہ جو در سنون امام سی وہ یہی نہیں : ع : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِينَ يَرْفَعُونَ رَأْسَهُ قَبْلَ إِهْمَامِ أَنْ يُجَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی بانی ہر یہہ سی کہ ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں ڈرنا وہ شخص کہ اوٹھاتا ہی سر بنا پہلی امام سی یہہ کہہ کر
 اللہ کا سر اوگاکر کہڑی کا سار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی کہ وہی ویکو اللہ کہ ہم مانند کسی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی صحیح
 پس ہرگا یہہ معنوی مجازاً اور جائتہ ہی عمل کرنا اسکا حقیقہ براسلی کہ ستر ہونا اس است میں جائتہ ہی جسیکہ ذکر کیا گیا ہی صحیح اب شرط
 الساعۃ کی کہذا کہ بعض علماء نا اور روایت ہی او سکا وہ جو ایک است میں آیا ہی ان بحول اللہ صورتہ صورتہ حمار یعنی نہیں ڈرنا اس ہی
 کہ کردی اللہ صورتہ اوکی کہہ ہی کی سی اوگاکہ خطابی فی جائتہ ہی ستر اس است میں پس جائتہ ہی عمل کرنا اسکا حقیقت ہر اوگاکہ ابن حجر فی
 کہ یہہ ستر خاص اور متفق ستر عام ہی جانا پڑ حدیثوں صحیحہ سی ہی ہی بات معلوم ہوتی ہی اور مؤید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہہ
 نے ستر کی طرف وشتق کی واسطی طلب حدیث کی ایک ستر ہی کہ مشہور تھا او میں پس پڑا اوس سب کہہ لیکر و شخ ڈالی کہتا تھا ہر

بیکار

ایسی اور در میان کسی پر وہ کہ نہیں معلوم ہوتا تھا منہ اسکا لہجہ وہ بہت ملازمت میں ماوسکی اور کچھ بی دینی اصول و سکل حدیث پر کھولیا
 و اسطی او سکی پر وہ بسن کیا منہ اسکا گدھی کا سا پھر کہا اوش شیخ فی ہجر ای بی اس کے سبقت کری تو امام ہی جبکہ سنی ہی یہ حدیث
 جانا مینی وقوع اسکا پس سبقت کی مینی امام ہی بس ہو گیا منہ لرجسیداکر دیکھتا ہی تو انتہی اور کتا ہون میں مینی بلا علی قاری کہتی ہیں کہ
 طاسر تر یہ کہ یہ تہدید شدیدا اور عید سو گدی یا نہیں ہوگا برنخ میں بادوخ میں ہج : **الفصل الثاني** فصل دوم
**عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ
 عَلَى الْحَالِ فَلْيَضْمَعْ كَمَا يَضْمَعُ الْإِمَامُ مَرَّاهُ الْيَوْمَ مَدِينِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرِيبٌ** روایت شیخ حضرت
 علی رض او معاذ بن جبل رض ہی کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت کہ آدمی آیتا ہلا ناکر اور امام ایک حال پر ہو
 پس چاہی کہ کری جیسا کہ تہا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی اقتدار کے امام ہوا سکی فعال میں اور
 تقدیم اور ناخیرا دوسرے نہ کری اور کہا ابن ماکہ نے فرادہ یہ کہہ کر موافقت کری امام کی ہج اور اس چیز کی کہ وہ او میں قیام میں ہوا کوع میں ہی
 انکی میں یعنی بس انتظار نہ کری رجوع کرنی امام کا طرف قیام کی جیسا کہ کرتی ہیں عوام اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہی اہر
 اہل علم کا اور نووی نی کہا کہ اسکا وہ سکی ضعیف ہی بس ترمذی کہ ارادہ کرنا تھا تقویت حدیث کا ساتھ لعل علم کی جیسا کہ ہا شیخ محلی لہیت
 ابن عربی نی یہ کہ پہنچا بھگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہی لا الاللا مد ستر ہر بار حضرت کیجاتی ہی اسطی او سکی اور جسکی ای بی پڑا جو
 یہ او سکی ہی حضرت کیجاتی ہی بس تہا میں پڑتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کی گئی کی بغیر اسکی کہ نیست کرو میں اسطی کیسکی بالخصوص
 پس حاضر ہوا میں ایک کہانی برساتہ بار دن کی و نہیں ایک جوان تہا مشہور ساتھ کشف کی بسنگان وہ کہانی میں رونی لگا پس لوجا
 نے اوس سبک سکا پس کہا دیکھتا ہوں میں مان ہی کو عدا میں پس بخشا مینی بی لومین نواب کلمہ مذکور کا او سکی مانکو میں ہنسا وہ
 اور کہا دیکھتا ہوں میں اسکو حسرت میں کہا شیخ نی بس کیجاتی مینی صحت اس حدیث کی ساتھ کشف الایکی اور جو کشف الایکی ساتھ حدیث ہر
**إِنِّي نَهَوْتُهُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَتَحْنُ مَسْجِدٌ قَائِمٌ دُونَ
 وَلَا تَعْدُوهُ شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو**
 اور روایت ہی ابی ہر رہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت کہ آدمی طرف نماز کی اور میں مسجد میں ہوں پس سجدہ کرو
 اور نہ حساب میں کہو اسکو کچھ اور حسنی پاپا کوع ساتھ امام کی بس ختی پائی اوسنی رکعت نمانک روایت کی پہل لو داو دینی فت یعنی
 مسجد میں امام کی ساتھ بلو ہو اسکو اوس رکعت ہی کہ بس میں شریک ہوگی ہونگے کو کچھ مینی جیسی رکوع میں شریک ہونیسی اور رکعت تہہ گاتی ہی ہج
 ویسی مسجد میں ایک ہونی ہی رکعت تہہ نہیں گتی اور او سکی بالعد کی عبارت کی علما رنی دوسنی ہی ہیں ایک تو یہ کہ رکعت ہی مراد رکوع ہی
 اور صلوة ہی رکعت ہی جسنی امام کو رکوع میں پاپا تو اوس رکعت کو پاپا اور رکعت میں محسوب ہوا اور شریک یہ کہ حسنی پائی ایک رکعت نماز کو
 پاپا اوسنی نماز کو ساتھ امام کی اور حال ہوا اسکو نواب نماز یا جماعت کا اور فضیلت اسکی ہج : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كَتَبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَنْ
 بَرَاءَةٌ مِنْ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْيَمِينِ** اور روایت ہی اس کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم فی جسنی نماز ہی خدا کی جماعت میں اسطی او سکی کہ باوی تکبیر اول کیجاتی ہیں اسطی او سکی روایا صیان ای خلاصی ان کے ہج

اور دوسرے خلاسی اتفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یاد کی کہ بیرونی یعنی وقت تکبیر ترمذی کہی امام کہ بیرونی اور علمائے اہل کتاب
 کہ امام کی دعا استفعا تکبیر کہ شرک ہو جاو تو یہی حکم ہے اور دوسرے خلاسی اتفاق سے یعنی اس میں کہ کتابی اور سکولہ دنیا میں اس کے عمل
 کری مناسقوں کے یعنی ریا اور کسل نماز میں اور جو پیش ہونا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل خلاص کے عملوں کی اور اکثر
 میں اس نے بگاڑا اور غصہ کیا کہ غدا ہے یا جاو لگا ساتھ دیکھ مناسق اور گواہی دیا جو کی اسکی یہ کہ یہ مناسق نہیں یعنی اس سبب کہ مناسق جب
 کھڑی ہوتی ہیں نماز میں کھڑی ہوتی ہیں کہ بلند اور حال سکا برخلاف انکی ہو کہ نماز میں پہلے ہی آمو جو ہو اور کیا بیرونی میں شرک ہو اور ہم
وَحَسَنَ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَوَّضًا فَأَحْسَنَ وَضَوْعًا ثُمَّ سَاحَ فَوَجَدَ
التَّائِبَ قَدْ صَلَّى اعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَجْرٍ مِنْ صَلَاتِهِمَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُضُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ مَن
شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی وضو کیا پس چہ وضو کیا پھر ساتھ رعایت شرائط اور آداب حضور دیکھی یہ گویا یعنی مسجد میں پس باہر لوگوں کو کہ
 تحقیق نماز پڑھو چکی ہیں دیتا ہی دیکھو اللہ تعالیٰ نماز ثواب اس شخص کو نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت میں کہ نہیں کرتا یہہہ ثواب بنا اور
 ثوابوں انکی سے کہ یہ روایت کی یہہہ الوداد اور نسائی نے **ف** یعنی اسکو جو ثواب لے تو اور نمازوں کی ثواب میں کہ ہو کہ نہیں ملا اور
 ثواب میں کسی ہو جاوے بلکہ ہونوں نے اجزائی فعل کا پایا اور اسی ثواب سبب نیت کی درست کرنی کی اور یہہہ ثواب جب پاو لگا کہ
 قصداً حاضر ہوتی ہیں قصور کیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی غرضی رہ گیا اور اگر قصد نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہہہ ثواب نہیں پاو لگا کہ
**عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْاِمْرَأُ
 بِنْتُهُ فَنَظَرَ عَلَيَّ هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ فَعَبَّامُ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ**
 اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص درخشش نماز پڑھ چکی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تمہیں کوئی شخص
 کہ بقیہ دی اسکو پس نماز پڑھی ساتھ اسکی پس کہہ اے ایک شخص اس میں نماز پڑھی ساتھ دیکھی روایت کی یہہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** سے
 دی یعنی حسان کر کے یہ کہ اس ساتھ نماز پڑھی تا حال ہو سکے تو ایجا جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو سد یا اس میں دلیل ہی ہے کہ کسیکو چاہی راہ
 بتائیں اور باعث ہوتی ہی اور یہہہ ثواب نیت ہی کا حاصل ہونا ہی اور کہا منظر کی اسکا نام صدقہ الیسی کہا کہ تصدق کرنا ہی اور یہہہ میں
 حصہ ثواب لے لے کہ اگر کسی نماز پڑھتا نہ حال ہو تو ثواب اگر ایک نماز کا اور سبب جماعت کے تا میں نمازوں کا ثواب بتا ہی **د** **الفصل**

الثالث فصل میں عن عبد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقالت لا تحيل شيئا
 عن فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى انقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصلى
 الناس فقلنا لا يا رسول الله وهم ينتظرونك فقال ضعولي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغسل
 فان هب لينوء فاعني عليه ثم افاق فقال اصلى الناس فقلنا لا يا رسول الله قال ضعوا
 لي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغسل ثم ذهب لينوء فاعني عليه ثم افاق فقال اصلى الناس فقلنا
 لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعولي ماء في الخضب ففعلنا فاغسل ثم ذهب لينوء فاعني
 عليه ثم افاق فقال اصلى الناس فقلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون

سبب سے نہ کہ ایک شخص متحرز نہ تھا مثل عباس اک طرف میں کلبہ بوقت نوبت بجائی تھی کہ یہی حضرت علی کہی سایہ مثل بن عباس کی بی اور
 روایت میں آیا ہے کہ کہا سالش کی دو شرط ایک دینی تھا اہل بیت کا شامل ہر سیدہ بنو مطہرین احتمال کی والدہ علم وح و عروا کی ہر گز
 اَنَّهُ كَانَ يَهْوَىٰ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ قَاتَنَاهُ قَرَأَهُ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَدْ قَاتَنَاهُ
 خَيْرٌ كَثِيرٌ لِّرَعَاةِ مَا لَكَ اور روایت ہی ابی ہر سیدہ کہ تحقیق وہی کہتی کہ جس شخص نے پابا رکوع میں تحقیق پائی رکعت اور جسکی روگہی پڑھنی سورہ
 فاتحہ میں تحقیق روگیا اورس ثوابت روایت کی یہ کہ کسوف یعنی جسنی سورہ فاتحہ نماز میں پڑھی اوراد سورہ طہ میں تو بہت ثواب
 اورس روگیا پس ثواب کی نماز کا ناقص ہی اور ظاہر ہی ہر شے ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا نماز میں فرض نہیں ہے ع
 وَهَذَا أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يُرْفَعُ رَأْسُهُ وَيُخَفِّضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَأْصِيئُهُ بِبَيْدِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مَا لَكَ
 اور روایت ہی اور نہیں یہ کہ کہا جو شخص اور پڑھائی اور کھادی اور کھادی رکوع جو میں ہر امام کی پس سوا ہی اسکی نہیں کہ پیشانی
 اور کی ہر اتہر شیطان کی ہی روایت کی یہ کہ اسباب **بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ مَرَّتَيْنِ** باب ہی پنج سالہ
 حال میں شخص کہ نماز پڑھی دو بار یعنی حقیقتہً بصورۃ **الفصل الاول** فصل پہلی عن جابر قال کان معاذ
 ابن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي قومًا فيصلي بهم ثم يفتق عنك روایت
 ہی جابری کہ کہا ہی معاذ بن جبل نماز پڑھتی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ان ہی قوم ہمیں پس نماز پڑھتی اور کوز روایت کی یہہ بخاری و مسلم ہی
 یعنی سنت عشا کی با نفل حضرت کی ساتھ پڑھتی ہر انی افضلیات حاصل کرین انکی ساتھ کی نماز کی اور انکی مسجد میں پڑھتی کی اور سبب ان
 اورس پڑھتی قوم میں کفر فرض ہی پڑھتی ع و ح **قال معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء**
ثم يرجع الى قومه فيصلي بهم العشاء وهي له ثابته رواه اور روایت ہی اور نہیں کہ کہا ہی معاذ نماز پڑھتی ساتھ
 نے صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پھر پھر ہی طوت قوم اپنی کی یہ نماز پڑھتی اور وہ وسطی اور اولی نفل ہوتی روایت کی یہہ
 نماز پڑھتی ہی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑھتی اور کوز ہی صلی اللہ علیہ وسلم با نفل کی نیت کرتی ہی معاذ اور نہیں
 عشا کو با نفل کی پھر پھر ہی اپنی قوم کی طرف پس پڑھتی ساتھ ہی فرض عشا کی اور وہی نماز دو بار پڑھتی ساتھ ہی جماعت کفعل در فرض پہلی نماز
 اورسکی اپنی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادہ خیر اور ثواب ہوتی اور جنہوں کی کہ معنی یہہ ہی میں کہ وہی عشا اور کوز ہر کی اورسکی اپنی نافلہ ہوتی اور
 اورسکی قوم کی اپنی فرض عشا کی ہوتی ہی اور کوز لالی چاہی معاذ ہی اورسکی یہہ بات ہی ہی سبب ہی کہ نہیں معلوم ہو سکتا یہہ عشا کی اور
 کہ کیونکہ نیت دل ہی ہوتی ہی چنانچہ ان ہر امام ہی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان ہی عت ہی نہیں دار وہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور
 صحابہ ہی اور با وجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی نہ نافلہ نہیں ہر روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں کی کہ کہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافی ہی ہی
 بنا بر جہا داو اسکی اور کتاب شکوہ میں یہاں سفیدی چھوٹی ہوتی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف ہی یہ کسی طریق کی نیت ہی یہہ لفظ نہیں یا
 اور توریشی ہی کہا کہ علماء حدیث ہی کہا ہی کہ قول ہی نہ نافلہ غیر محفوظ ہی حدیث جابر میں ع نہ ح نہ یہہ خلاصہ اکی شرح میں ہی کہا ہی
 جو مفصل دیکھا چاہی وہاں کہی اور نفل پڑھتی والی کن بھی فرض پڑھتی درست ہیں یا نہیں ہیں جو خلاصہ کیا ہی الامون ہی باساقارہ
 نے اصلوہ کی پہلی نفل میں ہر حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی **الفصل الثاني** فصل دوم عن
 ابن زيد بن الاسود قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة فقلت معه صلوة الصبر في صبيحة كان

اور روایت ہی اور نہیں یہ کہ کہا جو شخص اور پڑھائی اور کھادی اور کھادی رکوع جو میں ہر امام کی پس سوا ہی اسکی نہیں کہ پیشانی
 اور کی ہر اتہر شیطان کی ہی روایت کی یہ کہ اسباب
 حال میں شخص کہ نماز پڑھی دو بار یعنی حقیقتہً بصورۃ
 ابن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي قومًا فيصلي بهم ثم يفتق عنك روایت
 ہی جابری کہ کہا ہی معاذ بن جبل نماز پڑھتی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ان ہی قوم ہمیں پس نماز پڑھتی اور کوز روایت کی یہہ بخاری و مسلم ہی
 یعنی سنت عشا کی با نفل حضرت کی ساتھ پڑھتی ہر انی افضلیات حاصل کرین انکی ساتھ کی نماز کی اور انکی مسجد میں پڑھتی کی اور سبب ان
 اورس پڑھتی قوم میں کفر فرض ہی پڑھتی ع و ح
 اور روایت ہی اور نہیں کہ کہا ہی معاذ نماز پڑھتی ساتھ
 نے صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پھر پھر ہی طوت قوم اپنی کی یہ نماز پڑھتی اور وہ وسطی اور اولی نفل ہوتی روایت کی یہہ
 نماز پڑھتی ہی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑھتی اور کوز ہی صلی اللہ علیہ وسلم با نفل کی نیت کرتی ہی معاذ اور نہیں
 عشا کو با نفل کی پھر پھر ہی اپنی قوم کی طرف پس پڑھتی ساتھ ہی فرض عشا کی اور وہی نماز دو بار پڑھتی ساتھ ہی جماعت کفعل در فرض پہلی نماز
 اورسکی اپنی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادہ خیر اور ثواب ہوتی اور جنہوں کی کہ معنی یہہ ہی میں کہ وہی عشا اور کوز ہر کی اورسکی اپنی نافلہ ہوتی اور
 اورسکی قوم کی اپنی فرض عشا کی ہوتی ہی اور کوز لالی چاہی معاذ ہی اورسکی یہہ بات ہی ہی سبب ہی کہ نہیں معلوم ہو سکتا یہہ عشا کی اور
 کہ کیونکہ نیت دل ہی ہوتی ہی چنانچہ ان ہر امام ہی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان ہی عت ہی نہیں دار وہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور
 صحابہ ہی اور با وجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی نہ نافلہ نہیں ہر روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں کی کہ کہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافی ہی ہی
 بنا بر جہا داو اسکی اور کتاب شکوہ میں یہاں سفیدی چھوٹی ہوتی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف ہی یہ کسی طریق کی نیت ہی یہہ لفظ نہیں یا
 اور توریشی ہی کہا کہ علماء حدیث ہی کہا ہی کہ قول ہی نہ نافلہ غیر محفوظ ہی حدیث جابر میں ع نہ ح نہ یہہ خلاصہ اکی شرح میں ہی کہا ہی
 جو مفصل دیکھا چاہی وہاں کہی اور نفل پڑھتی والی کن بھی فرض پڑھتی درست ہیں یا نہیں ہیں جو خلاصہ کیا ہی الامون ہی باساقارہ
 نے اصلوہ کی پہلی نفل میں ہر حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی

قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلِيٌّ بِهِمَا فَجِي بِهِمَا شَرَّ عَدُوِّكَ فَكَلِمَا
 فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي مَرَحَلِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا
 صَلَّيْنَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَنْبَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَأَمَّا كُنَّا فَذَلِكَ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
 وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن سویدی کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی حج حج اولیکل یعنی حجۃ الوداع میں بس نماز
 پڑھی یعنی ساتھ لڑکی نماز صبح کی مسجد خیف میں پر جب پڑھ چکی نماز پڑھی اور پھر نمازی بس نماز گاہ ان حضرت بن دیکھا اور شخصوں کو ٹیپی ہوئی آخر فرم
 میں کہ نماز پڑھی ہی اور تو بس نماز پڑھتے کہ فرمایا کہ ای کو ان دو تو کو میری پاس بس لائی گئی وہ دو لوگوں کا نپا تھا گوشت سوڑا ہوا اور اولیکل یعنی
 حضرت کی میت ہی بس فرمایا بس چیزنی باز کہا نکو نماز پڑھنی ہی اسکا ساتھ میں کہا اور ہونوں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکی حج مکان
 اپنے کی فرمایا بس کہ وہم ایسا جو وقت کہ پڑھو جو کہ تم نماز بس مکانوں میں پھر اور تم مسجد میں کہ اور میں جماعت ہو ہو بس نماز پڑھو ساتھ نمازوں کے
 پس تحقیق یہ نماز تہا ہی بسی افضل ہی روایت کی یہ تہندی اولاد اور نسائی فی ف یعنی یہ جو نماز جماعت پڑھی افضل ہو چکی خواہ یہ
 نماز جماعت پڑھی ہو یا بغیر جماعت کی : **ح : الفصل الثالث** فصل سیر عن بسیر بن عیینہ عن آتہ
 كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَرَجَعَ وَحَجْنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ
 النَّاسِ لَسْتُ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتُ قَدْ صَلَّيْتَ فَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ
 رَدَّاهُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بسیر بن مجروح اور بن نقل کی بی باپ کا کہ تحقیق وہ ہی ایک مجلس میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بس دان و گئی نماز کی بسی بس کڑی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھر ہی اور حج بن ٹیپی ہوئی ہی جگہ بہت ہی میں بس فرما
 واسطی اولیکل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ چیزنی منع کیا جھو کہ نماز پڑھی تو ساتھ لوگوں کی کیا نہیں تو مرد مسلمان بس کہا کہ ان ہو
 میں مسلمان یا رسول اللہ لیکن تہا میں کہ تحقیق نماز پڑھی ہی تہی تہی حج اہل بی کی بس فرمایا واسطی اولیکل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
 آوی تو مسجد میں اور نماز پڑھ چکا ہو چکی ہی کہ میں پھر قائم کیا وہی نماز پڑھ ساتھ لوگوں کی اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہ مالک
 اور نسائی بنی و عن رجل من أسد بن خزيمه أنه سأل أبا أيوب الأنصاري قال يصلي أحدنا في صلاته الصلوة
 ثم يأتي المسجد ويقام الصلوة فأصلي معهم فأجد في نفسي شيئا من ذلك فقال أبو أيوب سألت عن ذلك
 النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت له سألهم جميع رداه ما لل
 وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ایک شخص کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ میں تھا ایک اونسی پوچھا ابو ایوب انصاری سی کہا کہ پڑھتا ہی ایک چار ایمن
 میں پھر گرا بی کی نماز پڑھتا ہی مسجد میں اور پڑھی جاتی ہی نماز بس کیا پڑھوں میں نماز ساتھ لوگی بس با تہا میں دل بی میں ایک چیز اس
 یعنی خدا شہ اور شبہ ملیں با تہا میں دوبارہ نماز پڑھنی سی کہ آیا بہتر ہی میری یا ارب بس کہا ابو ایوب نے پوچھا تہی یہ بہتر ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 فرمایا بس یہ واسطی اولیکل انصاری ہی جماعت کا روایت کی یہ مالک ابو داؤدی ف یعنی دوبارہ پڑھنی سی تو زب فضیلت جماعت کی آہ
 لگتے ہی اس ہی دل میں بہ نزلح : **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جُمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ**

فَجَاسَتْ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَمَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَالَسًا فَقَالَ كَيْفَ تَصَلُّونَ
 يَا زَيْدٌ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسَلَّمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ
 أَلِإِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنَزِلِي أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جُمِعَتِ الصَّلَاةُ فَوَجَدْتِ
 النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ تَكُنْ لَكَ تَأْفِكُهُ وَهَلْ فِيهَا مَكْتُوبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 وروایت ہی زید بن عامر کی کہ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس در وہ نماز میں تھی پس پیشا میں اور داخل ہوا میں تہہ و کلمی نماز میں
 پس جبکہ پھر نماز پڑھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تجھ کو بیٹھی ہوئی پس فرمایا کیا نہیں تو مسلمان کر نیز کہ نماز پڑھ ہی توئی کہا میں ہاں یا
 رسول تحقیق میں مسلمان ہوں فرمایا اور کس چیز میں منع کیا تجھ کو بہرہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگوں کی نماز اور کہیں کہا تحقیق تمہا میں نماز پڑھ
 چکا کہ میں میں اور گمان کیا میں بہرہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکی ہو تم میں فرمایا جس وقت کہ آدمی تو نماز کو پس با دمی تو لوگوں کو یعنی نماز پڑھتی پس میں
 پڑھ ساتھ و کلمی اگر کہ تحقیق پڑھ چکا ہو سو گ یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطی تیری نفل در وہ پہلی فرض وایت کی پہلے بودا و فی مسکن میں
 وَأَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَصَلُّ فِي بَيْتِي ثُمَّ أُخْرِجُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأَصَلِّي مَعَهُ قَالَ لَنْ نَعْمَ قَالَ الرَّجُلُ
 أَيُّهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عَسْمَرَ وَذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ
 أَيُّهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سی بہرہ کہ ایک شخص نے یوچھا اوتسی پس کہا تحقیق میں نماز پڑھتا
 بیچ گھر یعنی کی پہر پانا ہوں میں نماز کو مسجد میں ساتھ امام کی کیا پس نماز پڑھ ہوں میں ساتھ و کلمی کہا اوسکو ان کہا اوس شخص نے تو تسی میں
 نماز میں یعنی فرض نماز کو تسی پھر اون او کلمی یا آخر کی کہا ابن عمر نے اور یہہ طرف تیری ہی یعنی یہہ مقرر کرنا تیری سپرد نہیں سوار کلمی سپرد
 یہہ سپرد وطن الکبریٰ کہ غرت والا اور ریزرگی فقالا لہرادی اون دونوں میں ہی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی بہرہ مالک نے سپرد
 میدی ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو ارضیا کیا ہی غزالی نے کہ فرض ایک ہوں دونوں میں سپرد مقرر لیکن اکثر حدیثوں ہی
 صحیح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسرے نفل ہوا فی سلسلی ہی ہی سلی کی بری الذمہ ہوتا ہی ساتھ دای اول کی پس فرض
 پہلی واسطی ہج ہو حکم سلیمان صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَتَيْتَابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَمَّهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلُّونَ
 وَمَنْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَلُّوا صَلَاةً فِي بَيْتِكُمْ
 مَرَّتَيْنِ مَرَّوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سلیمان صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کسی کہا
 ہم میں عمر کی پاس طابین اور لوگ نماز پڑھتی ہی ہیں کیا میں ہی ابن عمر سی کیا میں نماز پڑھتی تم ساتھ و کلمی کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہوں
 میں اور تحقیق میں سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی نماز پڑھو تم نماز ایک دن میں یعنی ایک وقت میں دوبارہ روایت کی بہرہ
 اور بلودا و اور سنائی نے **ف** بلاط نام ایک جگہہ کا ہی سیرت مطرہ میں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر نے مسجد کا ہر سائی ہی لوگوں کی کو
 ڈاکر میں اتین کر ہی منظور ہوں وہاں بیٹھہ کر کہ میں مسجد میں کلام دینا نکلیا جوی اور نماز پڑھ چکا ہوں میں پیدیں عمر نماز جماعت ہی پڑھ
 چکے ہو کلمی یا وقت صبح کا ہو یا عصر یا مغرب کہ ان میں نماز دوبارہ نہیں ہے چاہی ہی اسے پہرہ فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر میں مخالفت ہی پہلی حدیث
 دلالت کرتی ہیں دوبارہ نماز پڑھتی ہی تطبیق میں حدیثوں میں یہہ کہ یہہ حدیث اوس شخص کے حدیث ہے کہ پہلی جماعت ہی پڑھ چکا ہوا اور پہلے
 میں اوسکی حدیث میں کہ نماز پڑھتا ہی جیسا کہ یہہ حدیث ہی با اس سی بہرہ مرادی کہ لفظ فرض تہہ کی دوبارہ نماز پڑھتی ہی اگر دوسری اصل ہے

پہر جو مضی کہہ نہیں تہنیں لکن حدیث میں عام ہن سنا زو من یعنی ہر نماز کا ہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھو یا ہو اور جماعت کی تو شکر
ہو جوادی لیکن مجتہدون فی نظر کی ہی اور حدیثوں پر کی حدیثیں بعضی اوقات نماز پڑھتی کرو فرمائی ہی بنظر او کی ادھون یعنی نماز کو کو خوا
کر لیا ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھی اسکو نہ پڑھی جتا حدیث آئندہ میں ہی تخصیص فرج ہو سکتی نافع قال ان عبد اللہ بن
عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادر کھما مع الامام فلا یعد لھا ارواہ ما لاند اور روایا
ہے نافع ہی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر ہی کہ جس ہی نماز پڑھی مغرب یا صبح کی پہر لیا اون دونوں کو ساتھ نام کی پس پہر پڑھی اون
دونوں کو روایت کی ہے مالک نے یہ ہو پڑھی نہ پہر نام الکسح کی کہ اون کی ان ان دنوں کا عاودہ نہ میں اور چھاری نہ دیکھ
کا ہی ہی حکم ہی اور شافعی کی نہ دیکھ عاودہ سبنا زون کا جائز ہی اور امین شرا ہی اس پہر پہل نماز جماعت کہ پڑھی ہو میں اور کیا یہ حکم
ہے اور اگر جماعت سے پہر چکا ہو گا بطریق اولی عاودہ نہ نا جائی ہج : **باب السنن وفضائلھا** باب ہج
بیان سنن تو کی اور فضیلتوں یعنی بزرگیوں اور کیکی ف یعنی وہ نمازین کہ فرضوں کی ساتھ پڑھی جاتی ہیں برا میں اور وہ فرض میں ایک ہی
یعنی چیز حضرت کی مداومت کی اور دوسرے غیر رواتب یعنی چیز عاومت کی مثل سننوں عصر کی اور جانا جا ہی کہ سنت اور نقل و تطوع
اور مندوب در سخت در مرغیہ اور حسن پہر بلغا طیر اذ من معنی اولی ایک ہے میں معنی اولی ایک ہے میں کہ ترجمہ وی شاعر نے اکی کر لیکو
مگر فی ہر اگر ہی بعض سنن موکہ بعض ہے ہج : **الفصل الاول** فضل پہلی عن ام حنیبہ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم وکیلہ ثنتی عشر رکعتہ نبی لہ بیت فی الجنة اربعا قبل
الظھر و رکعتین بعدھا و رکعتین بعد المغرب و رکعتین بعد العشاء و رکعتین قبل صلوۃ
العجود و اہلزمیادی و فی روایتہ مسلم انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد مسلم
یصلی لہ کل یوم ثنتی عشر رکعة نظروا غیرہ یصلی الا نبی اللہ لہ بیتا فی الجنة او الا نبی
لہ بیتا فی الجنة روایت ہی ام حبیبہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی دن اور رات میں
بارہ رکعتیں بنا یا جا تا ہی وسطی و سکی گہر بہشت میں چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت چھٹی اور دو رکعت پہلی
چھٹی عشاء کی اور دو رکعت پہلی فجر کی روایت کی ہے نہندی نی اور بیچ ایک روایت سلم کی ہے کہ ام حبیبہ فی کہا سنا میں رسول خدا صلی
علیہ وسلم کو کہ فرمائی ہی نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہی وسطی الہدی ہر دن میں بارہ رکعت نقل سو ہی فرض کی گہر بنا تا ہر
الہدی و سکی ہی گہر بہشت میں یا فرما لیا گیا جا تا ہی و سکی ہی گہر بہشت میں ف یہ سنن میں موکہ ہیں اور سنن فجر کی سب زیادہ
موکہ ہیں حتی کہ حسن بصری اور بعض تفسیر فی انکو و جب سب ہی اور حسن مغرب کی ہی دو رکعتوں کو و جب کہا ہی لیکن ہی ہی ہی رو
ایا ہی اون کی قول کو کہ و جب نہیں بلکہ سنت میں ہے و عن ابن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رکعتین قبل الظھر و رکعتین بعدھا و رکعتین بعد المغرب فی بیتہ و رکعتین بعد العشاء فی بیتہ
قال و کل شیء حفضہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین
حین یطعم العجور متفق علیہ اور روایت ابن عمر کی کہا نماز پڑھی ہی ساتھ نقل صلی اللہ علیہ وسلم کی رکعتیں پہلی ظہر کی اور دو رکعتیں
پہلی اور دو رکعتیں چھٹی مغرب کی یعنی حضرت کی یعنی حضرت خضند کی حجرہ میں کہ ہیں ابن عمر کی ہیں اور دو رکعتیں پہلی عشاء کی

بجاء لؤلؤ لؤلؤ ابن عمر بن اور حدیث کی بجو حصصہ فی ہبہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی نماز پڑھتی دور کعتین میں جس وقت کہ کعتی غمیر ہوتی
کے یہ بخاری اور مسلم نے ہفتا مختلفہ نہیں بنا فی ہی حج کے ساتھ اس توجیہ کی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیث میں اور ہجرت کے بعد اس کی کسی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چوڑتی ہی چار کعتیں ظہر کی پہلی ہبہ کہا ہی اہل اعلیٰ قاری فی اور حضرت شیخ ح نے کہا ہی کہ یہ حدیث
سند شافعی کی ہی کہ او کی نزدیک است ظہر کی دور کعتیں میں اور ہمارے نزدیک چار کعتیں میں اور او میں ہی حدیث میں آئی میں حضرت علی
اور عائشہ اور ام حبیبہ سی اور ترمذی نے کہا کہ اسیر علی ہی اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیر ہم سی اور یہی قول ہی سفیان
ثوری اور ابن المبارک در اسی کا اور شافعی اور احمد سی ہی چار کعتیں کی میں لیکن ساتھ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت گہر میں چار کعتیں
پڑھتی ہو گی ازواج مطہرات لی ویکہ روایت کین در جب مسجد میں آئی دور کعت تینہ السجی پڑھتی ہو سکوا میں عمر بن سنت ظہر کی
گمان کی اور از بسکہ ابن عمر صحیح کہ حاضر نہونی ہی وسوقت کی سنتین پڑھتی ہی حضرت حصصہ سی منکر روایت کین وَعَنْهُ قَالَ كَانَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَتَصَرَّفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اور نہیں سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کا ز پڑھتی ہی جمعہ کی یعنی کچھ یہاں تک کہ پہر تی یعنی طرف گہر میں کی میں
پڑھتی دور کعتیں گہر میں میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ہفتا کہا ابن ماکس فی مراد ہی اس سخت جمعہ کی عمل شافعیہ کا
اسی یہی سبب ایک قول کی سنت جمعہ کا ماند ظہر کی ہی اور گہر میں پڑھتی ہی سلی کہ نوافل گہر میں پڑھتی ہی فضل میں در اور حدیث میں
میں آیا ہی کہ حضرت پڑھتی ہی پہلی جمعہ کی چار کعت اور بعد اسکی چار اور ایک روایت میں بعد جمعہ کی چہرہ سی آئی میں جانا حجہ البوہوت
کے نزدیک ہے ہی وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَأَمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ
يُصَلِّي لِحِجَابِ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُشْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعًا
وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا كَلَّمَ الْعَجْرَ صَلَّى
رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْنَدُ وَرَأَى أَبُو دَاوُدَ شَرَحَ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ
صَلَاةَ الْعَجْرِ اور روایت ہی عبد البدر شقیق سی کہ ہا بوہا ہر ہی حضرت عائشہ سی احوال سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کا نفلوں اور لیکہ کایس کہا حضرت عائشہ فی ہی حضرت نماز پڑھتی میری گہر میں پہلی ظہر کی چار کعتیں پڑھتی ہی نماز پڑھتی ہی ہجرت
یعنی فرض پہر پہر داخل ہوتے گہر میں میں نماز پڑھتی دور کعت میں اور ہی نماز پڑھتی ساتھ لوگوں کی نماز مغرب پہر داخل ہوتی یعنی اپنی گہر میں
پہر نماز پڑھتی دور کعتیں پہر نماز پڑھتی ساتھ لوگوں کی عشاء کی اور داخل ہو کر پہر میں میں نماز پڑھتی دور کعتیں اور ہی نماز پڑھتی
یعنی کہی دور کعتا وغیر میں ہوتی اور ہی نماز پڑھتی را کو دیر تک گہری اور را کو دیر تک پٹی اور ہی جس وقت کہ پڑھتی گہری ہو کر کو
کرتی اور سجدہ کرتی اور سحالت کہ گہری ہوتی اور ہی جس وقت کہ پڑھتی شبہہ کر کو ع کرتی اور سجدہ کرتی میں ہی اور جس وقت نمودار ہوتی
حجرت پڑھتی دور کعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پہر نکلتی میں پڑھتی ساتھ لوگوں کی نماز فجر کی وقت اس میں دلیل
ہے ابولکنتین گہر میں پڑھتی مستحب میں در او میں وتر پڑھی ہوتی یعنی ایک کعت یا میں کعتا در حضرت کی نماز شب میں روایت میں

روایت کی یہ ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** اور بعضی روایت میں یا ہی کہ او اگر ہی جا ز رکعت ظہر کی پہلی
 کی کو ساتھ دو سلام کی اور کلام آمین ہی کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت میں یا سو انکی ظاہر ہے کہ یہ چار سوای اولیٰ ذکر
 میں لگاؤ ذکر الشیخ اور ملا علی قاری فی کہا ہی کہ دو رکعت نہیں ہو کہ میں اور دو سبب او یہ ہی کہ بڑی جاوین ساتھ دو سلاموں کی **و** **و** **و**
اَبُو بَکْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِمْ تَسْلِيْمٌ وَفَتْحٌ هَكَذَا
اَبْوَابُ السَّمَاءِ رَوَاهُ ابُو داؤد وَابْنُ مَاجِيَهٗ اور روایت ہی ابی ابوب انصاری ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 چار رکعتیں پہلی ظہر کی کہ نہیں اور نہیں سلام پہلے یعنی افضل یہ ہی کہ اخیر ہی کہ سلام پہلے ہی در میان میں یہ پہلے ہی کہ اولیٰ جاتی ہیں اولیٰ ہی
 در وازی آسمان کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد اور ابن ماجہ **ف** یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتی ہیں سبب کی انوار رحمت
 کے اور میں ہی اختلاف ہی کہ یہ چار رکعتیں سنتیں را تبظہر کی ہیں یا سوای اولیٰ ذکر پہلی و فکی بڑی جاتی ہیں جبکہ نماز فی الزوال کہ ہی میں اور
 پہلے ہی کہ یہ بخیر رواتب کی یعنی فی الزوال شرح ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِثٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُصَلِّي اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ يَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ قَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ نَفَعَتْ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاجِبُ اَنْ يَصْعَدَ
لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 بڑی ہی چار رکعت چھی دہلی ہی کتاب کی پہلی ہے ہی یعنی نماز فی الزوال در وازی تحقیق یہ وقت ہی کہ اولیٰ جاتی ہیں آمین در وازی آسمان
 کے یعنی واسطے چڑھنی اعمال صاحبین کے ہیں دست رکنا ہوں میں یہ بڑی ہی و طی میرا وہ میں عمل نیک دایت کی یہ ترمذی ہی **ف** **و**
 سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ سبب قبولیت کی ہی جو عمل نیک ہو وقت میں کر ہی قبول ہی در نماز افضل ہی اعمال میں پس بڑی سناؤ سکا افضل ہوگا
ع : وَ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِمَ اللّٰهُ اُمَّرَاً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ
الْبُخَارِيُّ وَ ابُو داؤد اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حجت کر ہی اللہ میں شخص کو کہ بڑی پہلی عصر کی چار رکعت
 روایت کی یہ ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد **ف** لفظ رحم اللہ میں شارب ہی ابو سبب فی اس نماز کی **ع : وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْضَلُ بَيْنَهُنَّ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَلِكَةِ الْمُقَرَّبَاتِ وَمَنْ
تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہلی عصر چار رکعتیں ہر قرن
 در میان و فکی ساتھ سلام کے نیکی و پرشونون مقومین کی اور اولیٰ کر نایع اولیٰ میں ہی وجو د میں مسلمانوں میں ہی اور ایمان والوں میں **ف**
 مراد تسلیم ہی یہاں التحیات یہ ہی ہی کہ دو رکعتوں کی بعد التحیات یہ ہی اور چار رکعت کی بعد سلام پہلے ہی **ع : وَ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ ابُو داؤد اور روایت ہی ابو ہریرہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز پہلی عصر کی دو رکعتیں میں ہی کہ یہ بود ادنیٰ **ف** عصر کی سنتوں میں دور روایتیں کی میں دو کی ہی اور چار کی ہی میں
 کو اختیار ہی چاہی دو بڑی چاہی چار لیکن چار افضل میں **ع : وَ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سَبْعَ رَكَعَاتٍ كَرِهَتْ كَامَةً فَبَيْنَهُنَّ سَبْعُ خَدْرٍ لَنْ لَهُ عِبَادَةٌ فِيْ شَيْءٍ عَشْرَةَ سَنَةٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ اَبِي حَتْمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ
بْنَ اَبِي عَمْرٍو يَقُولُ هُوَ مُشْكِرٌ اَلْحَدِيثُ وَضَعْفٌ جَدًّا اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو بڑی چھی عصر

چہ کہتین کہ نہ بولی در میان افکی ساتھ کلام ہیکل پر ایک جاتی ہیں در وسطی او یکی ساتھ عبادت بالذکر کی روایت کی بہہ ترمذی فی اور
کہا یہ حدیث غریب نہیں ہے چنانچہ ہم اسکو گواہ حدیث عمر بن ابی شعثہ کسب اور سنائی محمد بن اسماعیل بخاری کو کہہتی ہے کہ عمر بن شعثہ منکر حدیث
ہے اور ضعیف کیا بخاری فی اسکو بہت فہم اسکو گواہ صلوۃ الاولاد میں آتی ہیں یہ نام اسکا ابن عباس کس مقبول ہے اور حدیث ہی نہیں ہے
جاتا ہے کہ دو رکعتیں سنت معمولی کی ہے دخل چہ میں ہیں اور اسطرچ جو تیس کہتین حدیث آئندہ میں مقبول ہیں اور میں ہی دو قائل
ہیں کہا برطینی فی یسیرہ دونو سنتین علیہ اور باقی میں اختیار ہے چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی
فی ضعیف کہا ہے لیکن قضائل اعمال میں عمل کا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور اسکا بن خرمیہ فی پہلی ہی صحیح میں روایت کیا ہے اور ابن
ماجنی ہی اور کہا میرے کہ مقبول ہے عمار بن سمری کہ وہ بعد مغرب کی چہ کہتین ہی ہے اور کہا اوہنوں فی کہ دیکھا میں اپنی پیاری رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتی ہے بعد مغرب کی چہ کہتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کی چہ کہتین بخشی جاتی ہیں گناہ او سکی اگر چہ
ہوں مانند جہاں ریاضی کی روایت کی یہ طبرانی فی شرح و اور حضرت مولانا اسحق زاد الدمشقی فرمایا کہ تحقیق چار پہلے کہ چہ و پڑیس سوا
سنتوں کو کہہ کی ہیں واللہ اعلم و حسن عائشہ ؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب
عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتان فی الجنة رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ ؓ کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو پڑھے بعد مغرب کی چہ کہتین بنا نامی اللہ و سکی لہی گہر بہت میں روایت کی بہہ ترمذی فی ف مختص فی
حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ابن حجر نے کہ اس میں ایک حدیث اور آئی ہے کہ حضرت صل اللہ علیہ وسلم ہی پڑھتی اس نماز کی میں کعت اور فرمایا
کہ یہ نماز ادا ہے میں حسن پڑھے یہ مغرب کی گئی او سکی اور پڑھی سلف صالح پڑھتی او سکا کہا ایک جامعیت علماء کی فی کہ روایت کی گئیں
میں اس نماز کی چار رکعتیں اور وہ ہی ہیں قبل اسکی دو رکعت ہیں اور اکثر میں در روایت کی گئی میں سبوح صمدین بہت با ح و ح و
وعنہا ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الہ صلی الرب رکعات اوتیست
رکعات رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اوہنیں عائشہ ؓ کہ کہا نہیں نماز پڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز عشا کی
کہی پہلے ہوں نزدیک میری گھر نماز پڑھے چار رکعتیں چہ کہتین آیت یہ بوداؤد فی چار رکعتیں یعنی دو رکعتیں ہوگا اور دو رکعتیں اور روایت
کعات میں لفظ اوکا احتمال کہتا ہے کہ شاکہ لہی ہی یا تو لہی ہی ہی اور مشہور روایتوں میں بعد عشا کی دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی آیتوں
چار پڑھی آئی ہیں اور چہ کہتین سوا اس حدیث کی نہیں آہیں واللہ اعلم اور فرمایا حضرت صل اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی پڑھے پہلی عشا کی چار
رکعتیں ہوتا ہے گویا کہ تہجد پڑھی اوس رات اور جو کوئی پڑھے چار رکعت بعد عشا کی ہوتا ہے گویا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں آہ
سید بن منصور فی مستدرج شرح مومنین الرحمن و حسن ابن عتبائیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسمکم اذ بائرا النجوم رکعتان قبل الفجر و اذ بائرا النجوم رکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مراد ساتھ بیسج اذ بائرا النجوم کی دو رکعتیں فجر کی پہلی کی ہیں
یعنی سنتین فجر کی اور مراد ساتھ بیسج اذ بائرا النجوم کی دو رکعتیں مغرب کی بعد کی ہیں روایت کی بہہ ترمذی فی ف یعنی سورہ طور کہ
خیز میں جو آہی و سبح ربک عین تقوم من اللیل ف سبحہ و اذ بائرا النجوم یعنی اور بائرا کی بیان کہ ساتھ تعریف رب آہی جبکہ کٹر ہو ہی تو اور کہ
راکوس تعریف کر او سکی و وقت بیسج پیرنی ستاروں کی میں فرمایا کہ مراد اذ بائرا النجوم ہی یعنی بیسج کرنی ہی وقت بیسج ستاروں کی مراد

سننین فجر کی پین اور یہ بھی آیا ہے کہ حج و عمرہ کے قبل طلوع آسمان سے قبل مغرب من الیل قبضہ واداء السجود یعنی اور باکی بیان کرنا سنا ہے حضرت
 پروردگار اپنی کی پہلی کھٹائی قناب کی اور پہلی دوپہ کی اور کچھ رکعتوں میں باکی میان کرنا اور سبھی سجدوں کی اس سجدہ سے مراد اس کی تیسری
 فرض مغرب کی پین اور ادوار السجود سے یعنی تسبیح کرنی سبھی سجدوں کی سننیں مغرب کی ہر حج **الفصل الثالث** فصل
 عن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ارفع قبل الظهر بعد الزوال محسباً ومثلها
 في صلاة النحر وما من شيء الا وهو وسبح الله تبارك الساعة ثم قرأ **يَعْبُدُو ظِلَّهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ
 سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ** رواه الترمذي والبيهقي في شعب الایمان **روایت ہی حضرت**
 عمر رضی عنہما کہنا سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی چار رکعتیں پہلے ظہر کی سبھی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سننین ظہر کی
 حساب کی جاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں اتنے چار رکعتوں کی کہ نماز تہجد میں سبھی چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کا سا
 ثواب ہوتا ہے اور انکا اور نہیں کوئی چیز بگڑے تسبیح کرتی ہی اللہ کو اسوقت پہر پہر بہت بہتر ہے پین میں ساتی ہر چیز کی دہنی طرف ہی اور بائیں
 طرف ہی اور سجدہ کرتی ہوئی واصلی اللہ کی اور دو ذلیل ہیں **روایت کی یہ ترمذی فی اور بیہقی فی شعب الایمان میں حضرت ہی**
 رغبت دلانی کی سننا پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیت مذکورہ ہے اور راجحہ سے تا بعد از ہی خواہ بالطبع ہو خواہ با اختیار **روایت ہی**
 اوسکی حکم کی پین اور سننات میں کہ سید کیا جسکی یہی حج شروع **وَعَنْ حَائِشَةَ** قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ
مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ اور **روایت ہی حضرت عائشہ رضی عنہا کہ** کہا نہیں جو پڑھیں رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سبھی عصر کی نزدیک سے یعنی پندرہ گھر میں کہی **روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ** کہا عائشہ
 نے کہ قسم ہی اوس دن کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہیں جو پڑھیں حضرت نے یہ دو رکعتیں یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے **ف**
 یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرت کی خصوصیات تھیں کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھیں اور کو عصر کی بعد فضل پڑھنی درست نہیں کہ بہت تیار
 اسکی منع میں داروہوئی ہیں **حج شروع** **وَعَنْ** الْحُثَّارِ بْنِ فُلَيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ بَعْدَ الْعَصْرِ
فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يُضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُضَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَلِّيهِمَا
 قَالَ كَانَ يَرَاتُ نَضَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَكُنْ يَنْهَانَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی مختار بن فلفل ہی کہہا پوچھا میں انس بن مالک سے حال نفل کا یہی عصر کی پس کہا تھی حضرت عمر فاروق ہی اوسکی نفل
 کہ میت ہا نہ سنا تاکہ کہی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تھی لوگو کو بعد عصر کی نماز پڑھنی اور تھی ہم پڑھتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنی
 یہی ہے خوب ہوئی قناب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا میں انس کو کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ان دو رکعتوں کو کہا کہ تھی کوئی
 ہکو نماز پڑھتی پس حکم فرمائی ہکو اور منع کرتی ہکو **روایت کی یہ مسلم فی** نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس تقریر حضرت سے ثابت کہ
 یعنی حضرت نے روا رکھی اور خلفاء راشدین ان دونوں رکعتوں کی قابل تہنیت ہیں **قد اذاد انکا کان فی ہی اور اکثر فقہا ہی منع کرتی ہیں**
 ایسی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑھنی میں تا نیز مغرب کی **حج شروع** **عَنْ** أَنَسِ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَدِّبُ لَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

ابتداءً و التلاوة و ركعتين حتى ان الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب ان الصلوة قد صليت من كثرة
من يصلي ركوة مسلم اور روايت هي النسك كبا هي هم يميزين بح وقت اذان يتاذن عن بي والاوسلي نماز مغرب و دو رکعتي نماز
بعض صحابا با بعين طبع و سولو تکي پس پڑھتی دو رکعت یہاں تک آدمی سا فرما بھی میں پس گمان کرنا کہ تحقیق نماز پڑھ چکی ہے سبب گنت
اون لوگوں کی کہ پڑھتی نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم کی ہے گمان کرنی کہ فرض مغرب کو گ پڑھ چکی ہوں اور اسکی سنتین پڑھ رہی ہوں
اور کہا طبعی قضی کی کہ اس حدیث میں دلیل ظاہری اور اثبات ان دونوں رکعتوں کی انہی اور کہا مامل علی قاری حنفی نے ان کہ نہیں شک ہے کہ کہیں
تہا نماز اس ہی کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجمیل کرتی ہی وہ طبعی نماز مغرب کے اجماع اور لازم آتی ہی اس تاخیر مغرب کی بلکہ خروج
اس کا وقت ہے یہی نزدیک بعضی علماء کی پیشاید کہ واقع ہوا ہو بعض کے ایک وقت میں یا یہی یہ نماز پہلی ہے جو پڑھا یا اسکو جسکے کہا بعض
و عن قریب بن عبد اللہ قال آتیت عقیبة الجہمی فقلت الا اجمعیک من انی فیکم یوم رکعتین قبل صلوة
المغرب فقال عقیبة انا کنا نفعله علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فما یمنعک الان قال
التشغل و رواہ البخاری اور روايت هي مرد بن عبد السلامی ہی کہا ایا میں عقیبہ جہمی صحابی کی پاس سے کہا میں کیا پڑھتا ہے
و ان میں یہ کہ فعل ابی ہریم نامی کی ہی کہ پڑھتا ہی دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کی پس کہا عقیبہ نے تحقیق ہی ہم نے ہی کہ وہ صحابی یعنی بعض ان
پڑھتی یہ نماز پھر زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہی کہی کہا میں سچیزنی نسخ کیا تجھ کو کیا مشغل نیامی روایت کی یہ بخاری نے
ت اس میں اشارہ ہی طرف مباح ہونی اس نماز کی و در مشغل نہ مانع ہوا صحابی کو سنہ سی ہجری و عن کعب بن عجرة
قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد بنی عبد الأشہل فصلی فیہ المغرب فلما اقصوا صدقاتہم راہم
یستحون بعدھا فقال ہدیہ صلوة البیوت رواہ ابو داؤد و فی روایة الترمذی و الشافعی قام ناس یتفنون
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم یہذہ الصلوة فی البیوت اور روايت هي کعب بن عجرة سی کہا اگر
نے صلی اللہ علیہ وسلم ابی مسجد بنی عبد الأشہل کہیں کہ ایا یہ صلوات ہاں میں پس پڑھی اور میں نماز مغرب یعنی فرض سنت پر جب پڑھ چکی ہوں
بعض قوم ہی نماز فرض دیکھا اور حضرت ابی کہ پڑھتی ہیں نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب پس رہا کہ پھر یعنی سنت مغرب کی یا سئل
نوافل نماز گہر میں چھٹی کی ہی روایت کی یہ لو داؤدی اور پھر روایت ترمذی اور شافعی کی بون کہ اگر کسی ہوئی لوگ نفل پڑھتی لگی پس
فرما یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ لازم ہی مگوڑ پڑھنا اس نماز گہر و من یہ نوافل نماز گہر و کہ ہی یعنی فضل ہی پڑھنا انکا گہر و
میں اسکی کہ دور تھی ریاسی اور قرابت شرط و خلاص کہ اور گہر و ان میں گنت ہوتی اور ظاہر ہے کہ یہ حکم اسکی ہی ہی کہ ارادہ کرنا ہی پھر
طرف کلہی کی بخلاف عکاف کرنا ہی کی مسجد میں کہ وہ پڑھی ہی میں اور نہیں کرنا ہے بالاتفاق جانا چاہی کہ فضل ہے کہ نماز نفل
سوا فرض تو لگی گہر میں ہا کہی اور بطرح تھا عمل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کسی حدیث میں ہے تو خیر خصوصاً سنت مغرب کہ اکثر گہر ہی میں
پڑھتی اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد میں ادا کری سنت واقع نہیں ہوتی اور بعضوں نے کہا ہی گنہ گار نہ ہا ہی اور جو ہر پڑھ
کہ گنہ گار نہیں ہوتا اور امر استحباب کی ہی ہی اور ہا شہید پیکرین جامع صغیر ہی کہا ہی کہ اگر نماز مغرب مسجد میں ادا کری اگر گنہ گار ہی بعد
پڑھتی گہر میں مشغل ہوں و گنا گنہ گار نہ ہوگا سنت پڑھی پس صحیح مسجد میں ادا کری اور اگر یہ در نہیں فضل ہے کہ گہر میں جا کر پڑھی ع
و عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءة فی الرکعتین بعد المغرب حتی یفرق

أَهْلُ السُّجُودِ رَدَاةُ الْوَدَادِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کر فی قرآنہ کو یعنی کہی دو نور کو تو میں بھی
 مغرب کے یہاں کہ متفرق ہوتی ہیں مسجد روایت کی یہاں اور **وَدَى ف** اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد میں پڑھی جس
 محمول کسی سبب غدر برہی کہ گھر میں جانی ہی مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر ہے یہ ہی کہ حل کیا جاوی میان جواز پڑھنی اس ہی پڑھیں کہ لوگ
 معلوم ہر کہین کہ جائز ہوں ہی ہی یا اعتکاف میں پڑھی ہوں اور احتمال ہی کہ گھر میں پڑھی ہوں اور اگر متصل مسجد کی تھا کہ دروازہ طرف مسجد
 تھا ابن عباس شخصہ کو سانس ہی بہتر ہی دیکھا ہوا در بیان و سکا کیا ہوا اور ظاہر ہے کہ درازگی قرآنہ کی ہی کہی ہوتی ہو اس کی نہایت
 ہو ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نور کو تو میں قل یا اذ قل ہو اللہ بڑھی ہی ہی شرح **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى رَكْعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلَاتُهُ فِي عِلِّيِّينَ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمول تابعی ہی کہ پہنچا تا ہی اس حدیث کہ حضرت ناک یعنی روایت کی یہ کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھی بھی مغرب کے پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتیں اور ایک روایت
 میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہی نماز اور کسی علیین میں روایت کی یہ کہ محمول فی بطریق ارسال کی **ف** یہ حدیث یعنی حضرت فرعون کی بعد سنو کہ
 بعد دو رکعتیں یعنی سنتین مغرب کی باسوار اونگی اور چار رکعتیں دو اتین ہی سنت مغرب کی اور دو سو اونگی یا چاروں سو سو سنون کی پس
 یہ دو یا چار کہ سو ہی سنونگی ہوں کہ صلوة الاوابین کہی ہیں اور بلند کیجاتی ہی نماز اور کسی یعنی نفل و سکی باقر الصلوات علیین میں
 یہ کہ نہ ہی کمال قبول ہوتی اس نماز کی ہی اور بہت ثواب کہی اور علیین نام ایک عظام کا ہی ساتویں آہان یکا اور سین روایت
 سنونگی جاتی ہیں اور عمل اونگی کہی جاتی ہیں شرح **وَعَنْ جَدِيْقَةَ خُوَّةَ وَرَادَ فَمَا كَانَ يَقُولُ يَحْتَمِلُو الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ**
فَأَنْهَاهُمَا أَنْ يَفْعَا مَعَ الْكُتُبِ زَادَهُمَا أَنْ يَزِيدَ الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عِنْدَهُ لِحُوهَا فِي شَتَبِ الْآيَاتِ
 اور روایت ہی حذیفہ ہی مانند ہی اور زیادہ کیا پس ہی حضرت فرمائی جلدی پڑھو دو رکعتیں بھی مغرب کے یعنی سنتین اور کسی علیین
 کہ تحقیق وہ دونوں اٹھائی جاتی ہیں ساتھ فرضوں کی روایت کیا ان دو نور کو زمین فی او روایت کی یہ کہی ہی فی زیادتی حذیفہ ہی
 اسکی شعلہ بیان میں **ف** اسلی کہ یہ دونوں رکعتیں اٹھائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کی فرضوں ہی تا مالکہ عمل لیا ہوا
 منظر ہوں اور ظاہر ہے کہ بعد اس پڑھنا دیکھا یا ذکر کہ صحیح ہوا ہی پڑھنا اور سکا بعد فرضوں کی منافی تعجیل کہنیں یا یوں کہا جا ہی کہ پڑھنا
 اور سکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعد ہی کہ نہیں لیکن یہاں ایک شبہ آتا ہی کہ فضیلت ان دو رکعتوں کی پڑھنی کی گھر میں نہایت ہوتی ہی
 پس اگر گھر در ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی ہیں اس صورت میں کیا کری جوایت ہی کہ ظاہر ہے ہی کہ گھر اختیار کری کہ تاکہ اسکی بہت ہی واللہ اعلم
وَعَنْ جَمْرِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ عَرَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ
فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْقَضْوَاةِ فَأَمَّا سَأَلَهُ الْإِمَامُ فَمَنْتَ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ
فَمَا أَذْخَلَ أَرْسَلَ لِي فَقَالَ لَا تَقْدِمَا عَلَيَّ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكُنْ أَوْ تَخْرُجَ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَيْدِكَ أَنْ لَا تُؤْصِلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَنْتَكِرَ أَوْ تَخْرُجَ رَدَاةً
مُسْتَكْرَمًا اور روایت ہی عمرو بن عطاء تابعی ہی کہ کہ تحقیق نافع بن جابر یعنی نبی اوسکو یعنی عمر و کو طرف سائب صحابہ
 کے کہ پوچھی اولن ہی اوس جیزی کہ دیکھا اوسکو و منسی معاویہ فی نماز میں اس سائب نے کہ ان نماز پڑھی ہی ساتھ معاویہ کی جمعہ کی نہ

مشق

عشرین رکعت میں نماز روز جمعہ الفجر رواہ مسلم اور وہی نہیں جانتے کہ کہا ہے صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی را لکھو کہ کعبہ میں نماز پڑھتا
ہوئی اور دو رکعتیں میں فجر کی روایت کی ہے مسلم نے **ف** سے تین رکعتیں میں نماز کی ہوئی تھیں یہ سہل کی کہا کہ فضل سہل کی نزدیکی ہے اور نہ جی میں نماز کی ہے
روایت حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا تھا یا بھی پڑھتا تھا تین رکعتیں میں نماز پڑھتا تھا یا بھی پڑھتا تھا یا بھی پڑھتا تھا
فجر کی ہے اور نہیں میں گئی رکعتیں داخل قریب ہو چوچو کی ساتھ دیکھی اور اصل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی کہ گیا رکعتیں تھیں مس
وترکی جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے ہی ہر ہر **وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ مَسْبُوعٌ وَسَبْعٌ وَأَخَذَ عَيْشَةُ بِرُكْعَتَيْ رُكْعَةٍ وَسَوَى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہی مسروق سے کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رکھو کہ کہا کہ سات رکعتیں تھیں
اور کہی نو اور کہی گیا رکعتوں میں فجر کی نماز تھی کہ ظاہر ہے کہ یہ تعلق ساتھ رکعتیں حدیث عشر
کے ہے اور اس میں اشارہ ہی ہے کہ یہ تیرہ رکعتیں ہم دو رکعتوں میں فجر کی ہوئی تھیں لہذا ذکر الشرح اور ملاحظہ فرمائی کہ کہا ہے ایک
روایت میں جو آیا ہے کہ بندہ رکعتیں ہی تھیں وہ معمول ہی ہے کہ دو رکعتیں میں فجر کو ہی آئین گناہی یعنی تیرہ تہجد کی تھیں اور دو رکعت
فجر کی باوجود اس مانع نہیں اس کے ہونے رکعتیں تہجد کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی ہے یہ حدیث کہ جیسا کہ
ہو تین پہلے حضرت علیؓ اور جو جانی تہجد یعنی سے پڑھتی دیکھا بارہ رکعتیں **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَرَسَ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا ہے صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ہوتی ہے
را لکھا کہ نماز پڑھنے یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز ہی ساتھ دو رکعتوں میں کی روایت کی ہے مسلم نے **ف** کتاب میں لکھا ہے کہ اگر
ساتھ دو رکعتوں کی دو رکعتیں وضو کی ہیں حسب ادوہین تخفیف و نظائر تہجد ہی کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی میں ہوتی تھیں کہ قائم مقام تہجد
الوضو کی تھیں ایسی وضو کی ہی نماز علیہ وہیں ہی ہر ہر **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقِمْ الصَّلَاةَ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ ایک تہا را یعنی مندی را لکھو کہ یہی کہ شروع کری نماز ساتھ دو رکعتوں میں کی
روایت کی ہے مسلم نے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي صَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا**
فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَدَّمَ نَظَرَ
إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاجْتِلَادِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَلِيكَ إِلَّا رَبِّي الْأَكْبَابِ حَتَّى حَمَمَ السُّورَةَ ثُمَّ
قَامَ إِلَى الْقُرْبَانِ فَأَطْلَقَ شَنَاثَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفَّةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضَوْءَ حَسَنَيْنِ الرَّضْوَيْنِ لَمْ يَكُنْ رُكْعَةً وَقَدْ بَلَغَ نَقَامَ
فَصَلَّى فَحَمَمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَحَمَمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِإِذْنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَوَضَّأْتُ صَلَاةً ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رُكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ دُكَّانًا إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَذَتْهُ بِدَلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ
يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَخَرَفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي
نُورًا وَرَأْسِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَذَكَرَ وَعَصَبِي وَجْهِي وَدَعْمِي وَشَعْرَتِي وَبَشْرَتِي مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا مَا جَعَلَ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظَمَ لِي نُورًا وَفِي آخِرِهَا لَيْسَ لِي اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رات گذاری یعنی یعنی راگور زامین خورد سال میں نزدیک صلا اللہ ہی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور صبح صبح
شوک لگی یعنی اونکی نویت میں بس باتیں کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہل ہی کی یعنی میمونہ سے یہوڑی ہی در پیر سورہی پس جب
باقی رہی تہائی رات چھٹی ایک چورہ سین ہی یعنی کم تہائی ہی اوٹھ بیٹھی پس کہا طوف آسمان کی بس ٹپسی بہتہ بیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانوں
اور زمین کی اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کہی نہ پیر اور کہی جلالہ ہی گرمی کہی جاڑا کہی درازی کہی کو تا ہی البتہ نشانیاں ہیں
واسطی عقلمند وک یہاں تک تمام کی سورہ پیر کہی ہوئی طرف مشک کی بس کہو لایند او سکا پیر ڈالابانی بیالین پیر سکا وضو اجہا در میان
دو وضو تک یعنی نہ بہت پہا یا کھدا سطر فلو ہو چکی اور نہ کم ڈالا اعضاء تر نہ ہوں بلکہ سچ کی درجہ کا اجہا وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہی نہ بہت
کے پانی کی اور تحقیق پہنچا یا پانی یعنی جہاں فرض تہا پہنچا نا پیر کہی ہوئی بس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا میں یعنی سوئی ہی یا طرف مشک کے
اور وضو کیا یعنی یعنی مانند وضو حضرت کی پیر کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت کی بس پڑا کان میرا پیر پیرا محکو بائیں طرف ہی دہن طرف
سچا پس بوری ہوئی نماز حضرت کی تیر رکعت پہلے ہی اور سوئی یہاں تاک خرائی لہی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوئی خرائی لہی پس لگا
کیا حضرت کو مال فی ساتھ نماز کی یعنی ساتھ پہنچی وقت معمول نماز کی و طیار ہونی جماعت کی بس نماز پڑھی یعنی سنت اور وضو کیا اور تہی
سچ دعا اور ملیکی کہ در میان سنت اور فرض کی پڑھی یہ الفاظ یا الہی گردان سیر ملین نور یعنی نور ایمان و یقین اور میری آگاہی و نور
کا نور یعنی نور اور تہی سیر نور اور بائیں میری نور اور اوپر میری نور اور نیچے میری نور اور اوگے میری نور اور چپے میری نور اور گردان اور پیدا
کر واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویوں نے اور پیدا کہ میری زبان میں نور اور ذکر کیا یعنی اور گردان ٹپی میری نور اور گشت میری نور اور جان
میر میں نور اور باولون میر میں نور اور جلہ میری میں نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی اور گردان پیر
جان میں نور اور پڑا کہ واسطی سیر نور اور بیچ اور روایت مسلم کی یا الہی ہی محکو نور حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت پیر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور میں لیل ہی سیر کہ کلام کن اربعہ عشر کی مکروہ نہایت جسوقت کہ کلام آخرتہ ہی یا قبیلہ نصیحت یا بطریق اختلاف کی کہی لگا
اور پس جو کہی نماز حضرت کی تیر رکعت پہلے تیرہ و تسمیت ہوگی بلکہ سینتین فجر کی الکتب میں ہی بس یہ مخالفت ساتھ حدیث عائشہ کی لگا
و در کعتین فجر کی داخل تیرہ میں ہیں نماز حضرت کی مخالفت کہی واسطی کہی سچ اور خرائی یعنی علامت میں کشادگی دم نہ کی حکم کے
اور صفائی تو ہی جسمانی کی اور دعا نہ کوراکر مشائخ کی عمل میں اور پڑھنا اسکا بعد تہی کہی ہی ایسی اور سکو دعا طویل کہتی ہیں سچ
امام شہاب الدین سہروردی عوارف میں لکھا ہی کہ نہ دیکھا یعنی سیکو کہ موٹیت کی ہوا میں عار پر گر کہ نہ دیکھا و سکل ایک کت ہوتی ہے
اور یہ دعا در تہی اسکی آخرین یہ کلمات ہیں جو کہ اس روایت میں مذکور ہوئی شرح : ع وَحَسْبُهُ اللَّهُ رُفَدٌ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَ تَبْقِظُ وَتَسْوُكُ وَتَوَضُّأُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى خْتَمَ
السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اطَّالَ فِيهِمَا الْقِيَامُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَامَ حَتَّى لَقِيَ نَوْمًا
فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَسَّتِ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَأْذِنُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ كَأَنَّ
الْأَيْتِ ثُمَّ أَوْتَرَتْ لَكِ رَوَاهُ مُسْنَدُكُمْ اور روایت ہی اور میں کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ
وسلم کی سچا کی اور سواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھی ہی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانوں کی اور زمین کے یہاں تک کہ تم کی سورہ

فشا پسین ماند و در سبک سبک و درانگی اور کو تا ہی میں پسین برابر میں در معنی مفصل کی باب القراءۃ میں جلوم ہو کہ جو جب ل مشہور کی
ابتداء اور سکی سورۃ جبرائیل ہی آنخا اور یہ پورترین کہ ایک مند و در سبک میں جو جبرائیل میں سعود کی کہ کلام الجمع کیا تھا کہہتی تہذیب فی تفسیر
ان میں در تون کی بیچ کتاب ابو داؤد کی مذکور ہی وہ ایلح ہی سی کہ پڑھتی ہے غیر خدا و سوز میں ایک کعت میں سورۃ الرحمن در نجم ایک کعت
میں در تہذیب الساعۃ اور ایضا ایک کعت میں در طوارق آیات ایک کعت میں اور اذاعت الواقدہ سورہ فون ایک کعت میں و رسال
سائل اور انازعات ایک کعت میں در ویل المطفضین و عیس ایک کعت میں اور در تہذیب و در طوارق ایک کعت میں اور لاتی اور لا قسم یوم القطعہ
ایک کعت میں و در عم سبیلون اور در سلات ایک کعت میں اور در خان اور اذاع الشمن کورت ایک کعت میں کہا بود او دنی یہ ہی موافق جمع کنی
ابن سعود کی پہلی اور آخر حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ تقدیر یون کہ اگر اخیر میں سورہ تونکی حم الدخان در
ہم مثل سکی جواز شد کورت ہی در عم سبیلون در ہم مثل سکی جواز المراسلہ ہی واللہ علم اور اجماع ہی علماء کا اسپر کہ پڑجا و سی کلام اللہ
جب طبع کر مرتب ہے البیہرہ اشکو در ست ہی کہ پڑہیں اخیر طبع ہی و پہلی ضرورہ تعلیم کی در اگر نماز میں پڑہی غیر مرتب تو خلاف اولی ہی و بعضی
نے کہا کہ وہ ہی ہی نہ سلیم احمد ہی و اگر پہلی کعت میں سورہ ناس پڑہی تو وہ سیر میں کیا پڑہی کہا ابو حنیفہ فی کہ ہی پیر پڑہی اور کہا شاکر
نے کہ شروع کرنی دل فقرہ ہی مفلحون تکبیر امام ابو حنیفہ ہی بہی مشغول ہی و ناظر ہی ہی ذبح **الفصل الثانی**

فصل در سبک حذیفۃ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ
ثَلَاثًا وَالْمَلَائِكَةُ وَالْجِبْرُوتُ وَالْكَرِّيْبَاءُ وَالْعِظْمَاءُ ثُمَّ اسْتَفْتَى فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ سُكُودًا خَوَّاهُ مِنْ
قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامَهُ خَوَّاهُ مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ
لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُكُودًا خَوَّاهُ مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ فِي مَا بَيْنَ السُّجُودَيْنِ
خَوَّاهُ مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي
فَصَلَّى أَرْبَعَ مَرَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِمُ الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ
أَوْ لَا نَعْلَمُ شَكَّ شُعْبَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ رَوَيْتُ هِيَ ضَعِيفٌ يَهْرُوكَ أَسْنَى دِيكِيهَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کو تا پڑھتی را کو یس ہی کہتی یعنی بعد نبوت قلبی کی البڑا ہی میں بارو کہتی صاحب الملک اور ضعیف کا اور بڑا ایسا اور بڑا ایسا کہ پیر سجا بانک اللهم ہیستی
پیر ہیستی سورہ بقرہ پیر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع اور ایسا کہ اندیشی قریشیم اولی کی پس کہتی اپنی رکوع میں پاک ہے رب میرا پیر اور ہا ہا ہا
پنا رکوع ہی پیر تھا کہ پڑا ہا انکا یعنی قومہ قریب رکوع اور ایسا کہ کہتی یعنی بعد من حمد کی پیر رب کی لیس سب تہذیب ہی پیر سجد کیا پس
تھے مقدار سجدی اولی کی قریشی مدون کی پس کہتی سجدی اپنی میں پاک ہی رب میرا بلکہ پیر اور ہا ہا بلکہ پیر سجدی اور ہی ہیستی در میان
دو نو سجدوں کی قریشی ہی اپنی کی اور ہی کہتی یعنی جلسہ میں ہی رب میرا بخش و پہلی سجدی رب میری بخش و پہلی سجدی رب میری بخش و پہلی سجدی رب میری بخش
پیر میں و میں بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ بالانعام شکیا شعبنی کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی پہلے بود او دنی **ف** تھا رکوع قریشی
قیام کی یعنی قیام کو قدر معمولی ہی دراز کیا ایسی کہ رکوع کو یہی مقدار معمولی ہی دراز کیا نہ یہ کہ حقیقتہً مقدار رکوع کی قریب قیام کی پیر
اور کہی دونوں برابر ہی ہوتی ہی جسکے نسائی فی حدیث عوف بن مالک سے روایت کیا ہی اور لفظ رب غفر لی جو دوبار کہا احتمال ہے

کہ وہ بارگاہی ہوں اور احتمال بہ پہنچے کہ مروایت کہتا اور سکا چونکہ بیخ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يَكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كَتَبَ مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كَتَبَ مِنَ الْمُحْطَرِّينَ سَرَّوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالمعین عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی قیام کرے ساتہ دس آیتوں کی نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکھا جاتا نام اور سکا صحیفہ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتہ سو آیتوں کی لکھا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالی اور جو کوئی قیام کرے ساتہ ہزار آیتوں کے لکھا جاتا ہی بہت ثوابتہ والوں سے اور روایت کی یہ لہو بودنی **ف** قیام کرے ساتہ دس آیتوں کی یعنی پڑھی دس آیتوں کی نماز میں سوچ کر اور پھر ٹہر کر اور کہا ابن حجرنی کہ ٹہری اور کدور کعتوں میں باز یادہ میں اور ظاہر سباق حدیث ہی معلوم ہوتا ہی کہ مروایت ہے کہ سوار سورہ فاتحہ کی دس آیتیں ہوں **ف** اور ظاہر تہریم ہی کہ بہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتہ پڑھنی فاتحہ کی کسات آیتیں میں اور تین آیتیں اور کہ ادنیٰ درجہ قرآنہ نماز کی میں اور مثنیٰ قاتین کے میں سو طلبت کرنیوالی طاعت پر یاد راز کرنیوالی قیام کہ عبادتہ میں اور طبیبی کی عبارت ہی معلوم ہوتا ہی کہ بہہ حدیث **مطلو** سے عقیدہ نہیں ساتہ نماز کی اور نہ ساتہ رات کی یعنی جیسے لکھا ہی ثواب دیکھا اور ذکر کیا بغوی فی اس حدیث کوچ محل کامل ترکی یعنی باب صلوة اللیل میں یعنی رات کو پڑھنا بیکجا وغیرہ میں تو بہت سا ثواب دیکھا اور بندنی لکھا ہی کہ قیام کرنا کیا یہ ہی اس کو یاد کری اور آیتوں کو یاد کر کرے اور پڑھنی اونکی کی اور تفکر کرے اونکی معنوں میں اور عمل کرے سوائق اونکی والد علم **ع** : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِرَدْعِ ظُورٍ وَتَخْفِضِ ظُورًا سَرَّوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا پڑھتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ رات کو مختلف کپہ بلند اور کپہی بہت رواہ کی یہ لہو بودنی **ف** یعنی جیسا سنا سب حال در وقت کی جائتے ویسا پڑھتی لکھا ہی علماء کی کہ اگر تنہا ہوتی بلند آواز ہی پڑھتی اور اگر وہاں کو ساتہ ہوتا ہی سب آواز ہی پڑھتی **ع** : وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدْرٍ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحَجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا تھا پڑھتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار پوچھنے کی کہ سننا اور سکو وہ شخص ہوتا صحیح میں اور حضرت ہوتی جو میں روایت کی یہ لہو بودنی **ف** یعنی نہ بہت بلند آواز ہی پڑھتی اور نہ چلکی پڑھتی کہ بولی سنی نہیں بلکہ سطح پڑھتی جوں جوں کہ ہوا اور یہ بیان اونکی قرآنہ کا ہی اور جب میں پڑھتی نہ بہت سبکی زیادہ بیکار کر پڑھتی **ع** : وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنْ سُرَّوَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّيُ وَيُخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَهَمَّ بِعَمْرٍَ وَهُوَ يُصَلِّيُ رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ تَأَخَّرَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لِعَمْرٍَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ رَافِعًا صَوْتَكَ **ع** فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ قَطَّ الرَّسَدَانَ وَأَطْرَدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَرَفَعُ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعَمْرٍَ أَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ **ع** اور روایت ہی ابی قتادہ ہی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ ایکرات پہن لکھاں گزری البکر رض پر کہ نماز پڑھتی ہتی و سحائیکس و بہت کرتی ہتی آواز اپنی اور گزری عمر پر اور وہ پڑھتی ہتی نماز پر حالیکہ بلند کرنیوالی ہتی آواز اپنی کہا ابو قتادہ فی بسن جیکس ہتی حضرت البکر اور عمر نزدیکی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت

سفر ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لآخر قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ حتی
آری فعلہ فلما صلی صلوٰۃ العشاء وہی العمۃ اظطجہ ہر یام من الیل ثم استیقظ فنظر فی الاوق فقال ربنا
ما خلقت هذا باطلا حتی بلغ الی انک لا تخلف البعد ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
فراشہ فاستل منہ سواکا ثم اخرج فی قلیح من اداۃ عندہ ماء فاستن ثم قام فصلى حتى قلت قد
صلى قدر ما نام ثم اظطجہ حتى قلت قد نام وقد ما صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل اول مرۃ وقال
مثل ما قال ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواہ النسائی
اور روایت ہی محمد بن عبد الرحمن بن عوف ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص فی صحابہ حضرت کسی کہا کہا یعنی نبی دین یا الحیضہ بارز
یعنی اسی دن حال میں کریم تھا سفر میں تہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی قسم ہی خدا کی البتہ دیکھو نگاہ میں خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دست نماز
کے یعنی تجھ کی ہی اومہ میں تا دیکھو نہیں فعل حضرت کا یعنی در پہ میں ہی جو بیٹھ کر دیکھو کہ دن بس جڑ ہی حضرت فی نماز عشاء کی اور اوسکو
عتمہ ہی کہتی ہیں بیٹھ ہی یعنی آرام کیا دیکھتا یعنی سپر جاگی بس کجا کی آسمان میں سپر ہی یہ آیت ہی رب نیکر نہیں کہا کیا تو ہی یہ یعنی
آسمان یا آسمان وزین فیائدہ یہاں تک پہنچی آخر آیت تک وہ یہ ہی تحقیق تو نہیں خلافت کرنا وعدہ پہ قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
طرف بچوئی ہی کی بس نکال و میں سواک بہر والا بانی یا اللہ میں چھائل میں گزرتا کہ کل ہی یعنی مسواک کر نیکی ہی با وضو کی ہی بس
مسواک کی سپر کڑھی ہوئی بس نماز پہ ہی یعنی ساتھ ہی وضو کی با پہلی وضو کی یہاں تک کہا یعنی یعنی ہی گمان میں تحقیق نماز پہ ہی نماز
اندازہ اوچیر کی کہ سوئی پہر لٹ ہی یعنی سو گیا یہاں تک کہا یعنی تحقیق سوئی موافق انداز ہی اوچیر کی کہ نماز پہ ہی سپر جاگی جاسکیا
پہلے یا یعنی مسواک غیر اور کہا انداز اوچیر کی کہ کہا یعنی یہ مذکور وہ ہی بس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین بار پہلی فجر کی روایت
کے یہ نسائی فی و احتمال ہی کہ حضرت فی اس آیت یہ مذکور وہ کٹا مختلف البعد تک پہنچی ہو اور یہ ہی احتمال ہی کہ سنی والی
نے اسکی مابعد کہ سنی ہون میں اس ہی تطبیق ہو جاوی گی اس میں اور وہ میں جو کہ ابن عباس پہلے منقول ہوئی کہ حضرت فی آخر
سورۃ تک بر ابع : و عن یعلی بن ممالک انہ سأل ام سلمۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراۃ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وصلواتہ فقالت وما لکم وصلواتہ کان یصلی ثم یتنام وقد ما صلی ثم یصلی قلت ہا
نام ثم یتنام حتی یضی ثم تعنت قراۃ تہ فلا ذاہی تعنت قراۃ مفسدۃ حرقا حرقا رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی اور روایت ہی یعلی بن ممالک یہ کہ اوسنی بوجہ ام سلمہ کی کہ بی بی میں حضرت ہی صلی
علیہ وسلم کی پہر ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی در نماز اوکی یعنی نبوی بیگانہ مسلم فی اور کیا ہی و علی تہا ساتھ نماز اوکی یعنی کیا حال ہوگا تہ میں تہ
بیان کرنی قرآنہ اور نماز اوکی کہ کہاں طاقت کہتی ہو کہ افکی مثل کہ سو ہی نماز پہ ہی موافق انداز ہی اوچیر کی کہ نماز پہ ہی پہر نماز
پہر ہی بعد روس کی سوئی پہر سوئی بعد روس جیر کی کہ نماز پہ ہی یہاں تک کہ صبح ہوئی پہر بیان کی ام سلمہ فی قرآنہ حضرت ہی بس
ماگمان وہ بیان کرتی تہین قرآنہ کو خوب واضح حرف جدار روایت کی یہہ بود اور در تہی اوطالی باب ما یقول انہ
قام من الیل باب یہ بیان سچ کی کہ پہر ہی حضرت جب کہ ہی ہونی رات کو نماز الفصل الاول فصل سے
ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من الیل یتھجد قال اللهم لك الحمد انت قیوم

الحمد وهو على كل شيء قدير وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر ولا حول ولا قوة الا بالله
 ثم قال سرت اغفر لي او قال ثم دع استجيب له فان توتوا وصلي فبكت صلواته رواه البخاري

اور روایت ہی عبادت میں سب سے زیادہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگن نیندی راگو بہر کہی نہیں کوئی مسجد و گھر کے ایسا ہر
 نہیں کوئی شریف یا سخی و سخی و سخی لین بادشاہی ہی اور ایسی ہی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور جاگن ہی اللہ اور سب سے بڑا ہے
 اللہ کی ایسی در نہیں کوئی مسجد و سوا ہی اللہ کی در اللہ سے بڑا ہی اور نہیں ہے ناگنا ہی اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ ہی اللہ کی ہے کہی اور
 سب سے بڑا ہے یعنی ایسی فرمایا پھر دعا کی جینی راوی کو شہادت ہی کہ حضرت نے خاص دعا کے فرمائی ہے یعنی کہ فرمایا ایسا ہے فرمایا کہ جو دعا چاہے
 سو کرے قبول کیجا در دعا طلبی تاوکی پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجا و کی نماز اوکی روایت کی ہے بخاری نے سننے دعا کی ہے
 جاگی نیندی ہی و بعضوں نے کہا کہ روٹ الی و رابن ملک نے کہا کہ جاگی ساتھ اور کی جیسے عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز بھلتی ہی
 پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح و خیر و کی ہو اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ اس دعا کو کہ اس وقت میں کرتی ہیں دریم الکلیس

کہتے ہیں یعنی جیسی کوئی جینی کیسے میں دریم کہتا ہی و جب چاہتا ہی لی لبتا ہی الی ہی یہ دعا جب وقت مذکور میں کرتا ہی قبول ہوتی ہی
 شرح: **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
 استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك اللهم وبحمدك استغفر لك لذنبي وانسألك
 رحمتك اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني
 وهب لي من لدنك رحمة اياك انت الوهاب

رواہ ابو داؤد روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگی راگو کہتی نہیں کوئی مسجد و گھر تو پاک ہی تو
 یا الی تسبیح کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہوں میں تجھی وسطی گنا ہوں جی کی اور مانگا ہوں تجھی رحمت تیری یا اللہ زیاد
 کہ جو علم اور کچھ کر دل میرا یعنی جی سے طوط باطل کے بعد کی کہ راوہ کہا ہی تو جی مجھ کو اور بخش میری ہی زور کیا ہی ہی رحمت ہی توفیق
 اور تابی ارمان و رہایت پر تحقیق تو بہت بخشیدو الی ہی روایت کی پہلے بودنی و عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يبيت على ذر طاهرا فبقيت عار من الليل فيسأل الله خيرا الا اعطاه
 الله اياها رواه احمد وابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن جبل ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان
 کہ سوچی راگو اور ذکر اللہ کی اور حال میں کہ پاک ہو یعنی با وضو ہوا تیمم کی ہو پھر جاگن راگو اور الی اللہ ہی پہلا ہی مگر کہ رہتا ہی اور کو اللہ
 پہلا ہی یعنی دنیا میں یا آخرت میں روایت کی پہلے جلا و رلو اور دنی و عن شریق الہورنی قال دخلت على عائشة فسالته
 قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت على ذر طاهرا فبقيت عار من الليل فيسأل الله خيرا فبقيت عار من الليل فيسأل الله خيرا فبقيت عار من الليل فيسأل الله خيرا
 قبل ذلك كان اذا هبت من الليل لكثر عشاءا وحيدا لله عشاءا وقال سبحان الله وبحمده عشاءا وقال سبحان
 الملك القدوس عشاءا واستغفرت عشاءا وهلك الله عشاءا ثم قال اللهم اني اعوذ بك
 من ضيق الدنيا وضيق يوم القيمة عشاءا ثم يفتح الصلوة رواه ابو داؤد
 اور روایت ہی شریق ہورنی ہی کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ کی پاس میں بوجہ تیری و تھی کہ ساتھ تسبیح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اہل جاتی ہی ایک گروہ یعنی گروہ غفلت کے ہیں اور وضو کیا کہلتی ہی دوسرے گروہ یعنی گروہ نجاست کے ہیں اگر نماز پڑھی کہلتی ہی تیسری گروہ یعنی گروہ کسالت اور بطالت کی ہیں صبح کرنا ہی شانان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور نہ کرنا کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرنا ہی پلید نفس کا بل روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ہے بن لکے کہ مراد ساتھ گروہ کی گروہ کسالت کی ہی یعنی باعث ہوتا ہے اسکو کسل پر اور کہا ہے کہ گروہ کسالت کیا گیا ہے بیچ اس گروہ کی حیضوں کی کہا ہے کہ یہ معمول ہی حقیقت پر کہ حقیقت گروہ لگتا ہے جسکیگہ ساحر وقت سحر کی کسی گروہ لگتا ہے میں اور میری ہی اسکی آیت وایت کہ فرقات میں کہو رہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ معمول مجاز ہے ہی گویا مشابہت ہی شیطان کی مسخ کر نیکو ذکر و صلوة سے سوتی والی کل تین یا تیرہ فعل ساحر کی مسخ کر کہ مسخ کرنا ہی مراد واسکی یعنی بعضوں کی کہا ہے کہ مراد ساتھ اسکی گروہ لگتا ہے درصم کرنا اور اسکا ایک چیز ہے یعنی وہیہ دوسو سو ڈالنا ہی کرات بہت ہے ہی سو بار پس باز رہتا ہے قیام ہی اور پلید نفس یعنی نغمکس دل اور شکر اور متعیر ایسی ہیں اور کسلان یعنی نہیں کر سکتا امور اپنی جوارہ کرنا ہی اس ہی کہ مقید ہوتا ہے ساتھ قید شیطان کی اور عید ہوتا ہے فریب رحمن شروع ہو سکن الموعیة قال قام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اوردت قد ماہ فقیل لہ لہ نضع هذا وقد عفرک ما نقتد من ذنیک وما تاخر قال اذ اكون عندا بشکور امنت فوق علیہ

اور روایت ہی خیر وہی کہ کہا قیام کیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راتکو یہاں تک سوچ لئی قدم اونکی ایسا آیا وسطی اونکی سوا کرتی ہیں تیسری حال آنکہ بخشی گئی وسطی تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ چھی ہوں فرمایا کیا نہ ہوں میں بندہ شکر کرنا والا روایت کی بہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے جو میرے گناہ بخش دیے ہیں تو میں کیا مشقت عبادت کی چھوڑ دوں پس بندہ شکر گزار ہوتا ہے نہ بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتیں کہ مجھی عطا ہوئیں ہیں واسکی شکرانہ میں مجھی بہت سی عبادت کرنی چاہی تائیں بندہ شکر گزار ہوتا ہے حضرت علی رضی عنہ نقل ہی کہ فرمایا اباکم نے عبادت کی وسطی رغبت کی یعنی وسطی رغبت اور از روایت اور لڑنا ہے پس یہ عبادت سو ڈال دئی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی وسطی ڈسکی یعنی ڈر و درخ وغذا پس یہ عبادت غلاموں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی وسطی شکر کی پس یہ عبادت احراز یعنی آزادوں کی ہی ہے **و** وعن ابن مسعود قال ذکر عند اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل واقبل لہ ما نزل انما حتی اصب ما قام الی الصلوة قال سرجل بال الشیطن فی اذنیہ او قال فی اذنیہ متفق علیہ اور روایت ہی بن سوہی کہ کہا ذکر کیا نہ دیکھ جیسے اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کہ کہ گیا کہ اسکی وسطی حضرت کی روایت وہ شخص سنا ہے جسک نہیں اور مطاط نماز کی فرمایا یہ شخص کہ شاکت ناہی شیطان جہر کان دسکی کی بافرابا بیج دونوں کا لوزن اوکلی کی روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں ہوتا طوط نماز کی یعنی نماز تہجد کی لیے بانساز صبح کی گئی نہیں اور ہوتا اور شیطان کا کتاب کرنا بعضوں نے کہا ہے کہ حقیقت ہوتا ہے چنانچہ بعض صحابین سے منقول ہی کہ وہ سورہی نماز نہیں پڑھی یعنی تہجد ارضل و ہون نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص ایسی بارنگ پس اوٹھا اوسنی باون یا نہ پڑتا کیا اونکی کانیں اور پھر ہی کہ منقول ہی کہ گروہ لگتا تھا تہد بنا کان کوٹو یا تا اسکو تر اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ کتنا یہ ہی اس کہ شیطان اسکو حقیر جانتا ہی اسلیں کہ عادت ہی کہ کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو شاکتے رہتا ہی اور شروع شروع **و** عن ادم سلمة قالت استنقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فرجاً یقول سبحان اللہ ما انا ازل الیلۃ من الخزائن وما انا ازل من الفین من یوظ صواحب العجرات لیلۃ اذ رجاہ لکی یصلین ربک کا سیدہ فی النبی عامریۃ فی الاخرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ام سلمہ ہی کہ

بعضی کہتے ہیں کہ سہم ہی شل لیا یہ اللہ رکی اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ ساعت دہی راگی ہی شرح: **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ
كَانَ يَبْنَاهُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ سَلَسَاءً وَيَوْمًا وَيَقُومُ يَوْمًا وَيَقُومُ يَوْمًا مُشْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کہ
 بن عمرو ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین نمازوں میں طرف اللہ کی نماز داود کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کی روزی
 داود کی تھی وہ سو آدھی رات اور قیام کرتی تھائی رات اور پھر سو چوتھی حصی اس کی میرا روز روزہ کہتے ہیں کیلک ان در افطار کرتی کیلک ان روایت
 کہ یہہ بخاری اور مسلم فی اس طرح کی نماز محبوب ہے کہ چوبیس دن تک میں ناکو سو دیکھا کرتا طاعت میں خوب دیکھی اور روزی میں
 محبوب ہے بہن نین اس میں شمت بہت بڑی ہی شرح: **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَبْنَاهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ لَمْ يَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَبْنَاهُ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ
النِّكَاحِ الْآخِرُ جُسْبًا وَثَبَ فَأَقْضَى عَلَيْهِ الْمَاءُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُسْبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ مُشْفِقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے عائشہ ہی کہ کہا تھی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اہل شب زتہ کہتے ہیں آخر شب یعنی میداوتی پھر اگر ہوتی حضرت کو
 حاجتیں تھائی تھی کہ یعنی صحبت کے اور ان کی حاجتیں پھرتی ہیں اگر ہوتی وقت پہلی اذان کہ جنہی نواد ٹھہتی اور ٹھہرتی تھی اپنی پریانی اور اگر
 ہوتی جنہی وضو کرتی نماز کی ہی پھر پڑھتی دو رکعتیں فجر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی اس بجاہت حضرت عائشہ ہی مفصل روایت
 کے گئے ہی شامل فرمادی ہیں کہ کہا حضرت عائشہ ہی تھی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشاء کی آدھی رات تک پھر اوٹھتی سوس لیم
 اور خامس میں یعنی چوتھی حصے چوتھی پانچویں میں تہجد کی ہی پس جب تک تا وقت حرا و تر پڑھتی پھر چوتھی پرائی یعنی سوتی کی ہی پہلی کہ روایت
 ہے سدس دس میں تا کہ توت حاصل ہو بسلا و سکی نماز صبح پراور اسکی بالعدکی وہ خالفت طاعات پر جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتی
 اہل جنہی ہی پڑھتی اذان اوٹھتی پس اگر ہوتی جنہی ڈال تھی اپنی پریانی یعنی نہائی اور اگر نہ ہوتی جنہی تو وضو کرتی اور کھلتی طرف نماز کی یعنی
 بعد نشین پڑھتی کی اگر ہر اتنی احمدیث ہی و اجم ہو تھی معنی حدیث اول کی اور ظاہر یہہ کہ حضرت بعد صحبت کر تکی وضو کر کر ارام کرتی ہونگی
 اور مراد پہلی اذان ہی اذان متعارف ہی در دو سکر اذان تکبیر ہی اور احمدیث ہی معلوم ہو اگر حضرت آدھی رات آرام فرماتی اور آدھی رات میدا
 کیو کہ اول سدس یعنی چوتھی حصی شب میں عشاء تک جاگتی تھی پھر دو سکر اور تیسری سدس میں آرام فرماتی پھر چوتھی اور پانچویں سدس میں جاگتے
 تھی پھر چوتھی سدس میں سو تیس تیس سدس ہی اور تیس سدس جاگتی شرح: **الفصل الثالث** فصل دوسری سخن ابی امامہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ
قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَهْمَاةٌ عَنِ الْإِنْفِرَادِ الْإِلَهِيِّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لازم کہ قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑھنی پہلی کہ وہ طریقہ چوتھی گو کہ نگاہی کہ پہلی تہجد ہی تھی اور
 قیام رات کا سبب نزدیکی تہجد ہی کہ ہی طرف پروردگار تہجد ہی کی اور سبب دور ہونی گناہوں کا ہی اور باز کر نی والہی گناہوں تھی
 کے بہتر فرمادی فی قصہ مراد چوتھی گو گوئی انبیا اور اولیاء میں در اس میں تنبیہ ہی اسیر کہ میں یہہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہنی پہلی کہ تم
 بہتر ہو سکتے متون میں در اشارہ ہی ہے کہ جو قیام رات کا نہیں کرنا وہ صاحبین کاملین نہیں کیلک ہنوز ظاہر نہ کر کے دینی والی کی ہی نہ پڑھتے
 شرح: **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُصْحِكُ اللَّهُ لِقَوْمِهِمْ**

قام بالليل يصلي والقوم اذا اصفوا في الصلوة والقوم اذا اصبغوا في غسل العذراء في شرح الستة
 اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من طلع من لیل من کتبنا ہی الذی علی طرفنا
 یعنی راضی ہو گیا ہی دشمنی اور کھینچا ہی عزت تو مکی نہایت نظر غایت اور رحمت ایک شخص کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور دو سہ
 وہ قوم کھفت درست کرین وسطی پڑھیں نماز کی اور تیسری وہ قوم کھفت درست کرین چیرا ٹنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی
 یہ شرح التہذیب من حسن عمر بن عبد بن عکسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یكون الرب من
 العبد فی خوف اللیل الاخر قال انت تطعت ان تكون ممن یدکر اللہ فی نیک الساعۃ فکن ذرۃ البر میدر
 وقال هذا حین یحییٰ عینہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی عمرو بن عبسہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت نزدیک ہونا اور
 کاتبی ہی در میان رات پہلی کی ہی پس اگر ہو سکی تھی یہ کہ ہوں تو اول شخص ہوں ہی کہ با در کئی من اللہ کو اس وقت میں پس ہوں یعنی گوشتیں
 کہ سکی کہ ہوں تو او میں ہی روایت کی یہ تہذیب فی اور کہا یہ حدیث صحیحہ غریبہ باعتبار سند کی کہ نزدیک ہونا رکھا یعنی رضا اور ایک
 اور در میان رات پہلی کی کہ اعتبار اس کی نیک آخر ہوتی ہی اور وہ وقت او میں ہی کہ ہوتا ہی تہجد کی لیلی اور عمرو بن عبسہ مقرر ہے کہ کی اور
 درگاہ کبرائی کی میں بتدار ظہور نبوت میں کہ آنحضرت مکہ میں ہی وہ اپنی وطن میں آئے اور مکہ میں یکا یک نور توحید کا اور کہ امت بت پرستی
 اور شرک کے طبعی پس اگر مکہ میں ایک شخص پیدا ہو کہ کو کو توحید کی طرف بلاتا ہی اور بتوں کی عبادت ہی منع کرتا ہی وہ مکہ میں اور
 خبر ان حضرت کی بوجہ آنحضرت اون دنوں میں ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کی نظر اعدا رو میں کسی پوشیدہ ہی او ہونے پوچھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا
 ہوا ہی کہ رافہوش تمہاری ہی نکل کر اور میں کی طرف بلاتا ہی تو گون فی کہا ان ایک لوانہ ہی کہ طریقہ پابندی کا جو ہر دیا ہی اور ہم ہی
 نکالی ہی نہ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی نہ دیوانہ تو ہر دو جہانرا چکندہ او ہون فی کہا کہ پیر وہ کہاں ملین گی کہا تو گون فی آدی ہی رات کو
 نکلتا ہی اور گردن ظہور کعبہ پترنا ہی عمرو بن عبسہ اور رات کو نکلے اور کعبہ کی برو میں چہرے ہر گاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کتبنا ہی
 وہ کہ سب ہی خاک ستانہ او سکی میں پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور کہ کعبہ کی پترنا ہی عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کوئی شخص
 ہے تو اور میں تیر کیا ہی حضرت فی فرمایا میں رسول خدا کا ہوں اور میں میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ کہا میں اس میں کو دوست کرتا
 ہوں پس ایمان لائی وہ تیسرا جو بتی میں میں میں میں حضرت فی او کو شخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار تیرے ہی جی ایک عہدہ کیا ہی جب
 وہ پورا ہو گا منیری پاس آنا پس بعد اس کی عمرو بن عبسہ تیرے اور حضرت کی صحبت میں حاضر ہی اور کمال کو پہنچی شرح و عن
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلاً قام من الیل فصلى وايقظ امرأته
 فصلى فان ابنته نظرت في وجهها لمؤرحة الله امرأة قامت من الیل فصلت وايقظت زوجها فصلى
 فان ابنته نظرت في وجهه السماء زواہ انبؤ داؤد والنساء فی اور روایت ہی ابی ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوٹھارتا ہی پھر نماز پڑھی اور چکا یا اپنی عورت کو پس
 نماز پڑھی اوس عورت فی ہی پھر اگر عورت بجاگ یعنی بسبب بیداری کی اور کثرت کسل کی چینی دلی اوسنی منہ و سکی پرانی کی رحمت کری
 اللہ اوس عورت کو کہ اوٹھی رات ہی نماز پڑھی اور چکا یا خدا ہی کو پس بچو نماز خدا ونداؤسکی فی ہی پھر اگر بجا جا خدا و چینی دلی منہ
 او سکی پرانی کی روایت کی یہ ہوا و دینی اور نسائی فی ہر نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور اگر قضاء او سکی ذمہ ہوا اولی ہی دسکا

چنینا اور چہنچہنی ہی سی مراد یہ ہے کہ کسی کبریٰ اولیٰ و نہائی میں داخل طاعت رب کی کسی طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ ہے کہ مرد و عورت کو خواہ
 کہ البسین مردگار ہی ایک ہی کا طاعت بردار و سطح فیقول کو بھی البسین چاہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے ایک کہ جب رکنا کیسکو
 خیر بر جاتر ہی بلکہ سب شروع و حسن **ابن امامہ** قال **قيل يا رسول الله ائى الدعاء اسمع قال جوف الليل الاخر**
ودبر الصلوات المكتوبات رواه **الترمذی** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا کہا گیا اسی رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول
 ہوتی ہے دعا فرمایا اور بیان ات پہلی کی یعنی تہائی رات پہلی ہی اور بھی فرض نمازوں کی روایت کی یہ ترمذی نے **و حسن ابن امامہ**
الا شعثی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة عرقا يؤرى ظاهرها من باطنها و باطنها من
 ظاهرها **أحد الله لمن كان الكلام واطعم الطعام وتابع الصيام و صلى بالليل و التأس نيام رواه البيهقي في**
شعب الإيمان وروى الترمذی عن علي بن محرز في رواية من أطاب الكلام
 اور روایت ہے ابی امامہ شعثی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت سے میں الاغانی میں ایسی کہ معلوم ہوتی ہیں باہر
 چیزیں اولیٰ اندر اولیٰ ہی اور اندر کی چیزیں اولیٰ ہی یعنی یہ بیانیہ میں کی تیار کیا ہی انکو اللہ تعالیٰ نے وسطیٰ و شخص شخص کے گزری ہی کر ہی
 اور کھلاوی کہا نا اور بی دہلی روزی کر ہی یعنی اکثر روزی نقل کہ تھا ہی اور بی نماز اور کھلی تہی ایسی وقت کہ آدمی سوتی ہوں یعنی اگر آدمی
 سوتی ہوں نقل کی یہ بیہقی نے شب کے زمان میں و نقل کی ترمذی نے حضرت علی سے مندا کی اور اسکی روایت میں سجایا میں الان الکلام
 کے میں طالب الکلام ہی معنی دونوں کی ایک ہے **ف** کہا ہی جنہوں نے کہ ادنیٰ و درجہ بی دہلی روزی کہ ہی کا یہ ہے کہ میں روزی ہر
 میں سے کہ ہی **ب** **الفصل الثالث** فصل **سیر** عن **عبد الله بن عمرو بن العاص** قال قال **ابن**
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل فمفق عليه
 روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عبد اللہ سے ہوا مندا فلا نیکی کہ تھا قیام رکنا
 رات کو بس جو ڈر دیا قیام رات کا روایت کی یہ بیہقی سے اور سلم نے **ف** یعنی چوڑا قیام رکنا بغیر عذر کی وسطیٰ رفاست نفس کے پس داخل
 ہو گا یا بچ سلاک نکی کہ چکیں چھین کہا گیا ہی انرا لور و ملعون ہر حدیث میں شمارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عبادت
 کے نقصان ہی بعد زیادتی کی اور اس سے حضرت نے پناہ مانگی ہی نفوذ باللہ من سحر و بعد لکھو یعنی پناہ مانگی میں ہم ساتھ اللہ کی نقصان
 سے بعد زیادتی کی پس لائق ہی سلاک کہ طالب نیادتی کا ہی اور ہی ایسی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہو ہی زیادتی میں پس دو نقصان میں ہی
 شروع **و حسن عثمان بن ابي العاص** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول **كان لداود عليه السلام**
من الليل ساعة يوظف فيها أهله يقول يا آل داود قوموا فصلوا فان هذبة ساعة فيستجيب الله عز وجل
فيها لك عاكاة الا لساجر او عشاير رواه أحمد اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سائے ہی رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرمائی تھا وسطیٰ داود علیہ السلام کی ایک وقت رات میں یعنی نصف اخیر میں رکھنا کی تو میں اہل اپنی کو کہتی ہی آل داؤد کی کھڑی
 ہو یہ نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی الدعزت والا بزرگ نہیں عمار کو کہ وسطیٰ جاؤ و رکعنا شرکی روایت ہے چہنچہنی **ف** عشا
 یعنی جو کید اور غیرہ کا ناکوں وغیرہ پہنچی میں و رکوں کی مال دگی ازراہ ظلم کی بدی میں جس سے یہاں محمول یعنی پر لوگ مقرب میں پس
 فرمایا کہ ساحر کی و عشا کی دعا نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ انسی ضرر پہنچتا ہی خلق کو ایسی کہا ہی بعض علماء میں نے کہ عبادت یہ ہے

کہ بے شک کسی امر الہی کی اور شفقت کسی خلق الباریع بہ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہی الی ہر روایت کی کہ ہاں ہاں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی بہترین نماز مفروضہ کو ملے یعنی اور بعد ہفتون معمولی و سیکلی نماز در میان راہگی ہی روایت کی یہہ اشرف کہا میری کہ اس میں صحیح ہی و اصل بی اسحق مروی شافعی کی اسپر کہ نماز راہگی افضل ہی سنن روایت ہی اور کہا ہی اکثر علماء کی کہ سنن روایت افضل ہیں لیکن قول دل قوی تر ہی و اصل صحیح دلالت کرنی اس حدیث کی تھی اور تحقیق اسپن یون ہی کہ تہجد افضل ہی اس چہت کہ اسپن مشقت زیادہ ہوتی ہی لغزش پر اور بعد ہی ریاضی اور سنن روایت اس چہت ہی افضل ہیں کہ بہت تاکید ہی اونکی تہجد ہی کی ساتھ ہر وضو ملے اور تہجد میں ہر وضو کی اس کچھ منافاۃ نہیں ہا یون کہا جاتی کہ نماز راہگی افضل ہی اس کہ شتمل ہی اوپر و تہجد کی واجبہ حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی کسی نی خواب میں دیکھا ہوا کہ تہجد ہی سب سے زیادہ معاملہ کیا تہجد ہی ساتھ ہفتون نی کہا جاتی ہیں وہ اپنے کہ معارف و حقائق میں کہتا تھا میں اور فنا ہو گئی شہادی کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ مذکورہ جگہ کہ چند کھتوں نی کہ در میان شب کچھ ہوتا تھا اپنے رغبت دلائی طالبوں کو اسکی کہ اہتمام و کوشش عبادت و ریاضت میں خوب کہ اور در زعمنا ذکر و نکات تصوف پر س کا کہن کار کھنڈار کفارہ کا نذرین راہ کار و اردو کا ر شیخ بوح و مولانا بہ **وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا نَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** اور روایت اور نہیں کہ کہا آیا ایک شخص طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز تہجد ہی راہگو پس چہت ہجرت ہی پورے کرنا ہی فرمایا تہجد کہ باز کہی گی نماز اسکی اور چہت ہی کہ کہتا ہی روایت کی پہلے حماد اور سہمی نی شبکہ ہاں میں **وَف** یعنی اسکی مراد تہجد ہی اللہ تعالیٰ توفیق تو یہ کہ نصیب کہ ہوا کہ سبب سہت کرنی نورانیت اور برکت و سیکلی باز رہی گا اس فعل ہی جسکے ذراں مجید میں فرمایا ہی ان الصلوة تہجد ہی عن الغنم الراہلہ یعنی نماز تہجد ہی ہی جیانی اور ہی بات شیخ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقِظَ الرَّجُلَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ أَوْ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كَتَبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی الی سیدنا ہر روایت ہی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگادی آدمی بی بی اپنی کو راہگو پس نماز تہجد ہی دونوں نی فرمایا نماز تہجد ہی ہر ایک دور کتہیں کہتی کہی جاتی ہیں ہجہ مردوں ذکر کر نیوا لوان اور عورتوں ذکر کر نیوا لوان کی روایت کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ **و** اہل ہی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقا رب و فلام اور لونڈیاں و سکی اور راوی کوشک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مردنی اور اسکی اہل نی دور کتہیں نماز کی تہجد ہی لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی ہر ایک دور کتہیں نماز کی تہجد ہی لفظ فصلیا کا لفظ تہجد کا ایک ہی میں کہی جاتی ہیں دونوں ذاکرون کہ تفسیر اول الذکرات میں کہ جنکی فضیلت کلام المدین مذکور ہی فالذاکرین اللہ کثیر الو ذکرات اعدا اللہم مغفرة واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کر نیوالی اللہ کی مرد اور عورتیں تیار کر کہی ہی اللہنی اونکی لسی حضرت اور تو اب **ب** شیخ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَحْبَابُ اللَّيْلِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اشرف یعنی بزرگ خداست میری کی او ہاں عوالمی قرآن کی اور صاحب سیکلی روایت کی یہہ سہمی نی شبکہ ہاں میں **و** او ہاں عوالمی قرآن یعنی

قرآن یا کون اور عمل کون یا روزانہ اور کسی بعد میری ہمت میں بزرگ قدر میں جسکی اور روزت میں آیا ہی کہ جس نے حفظ کیا قرآن میں تحقیق داخل کر
 گئے نبوتہ در میان دونوں پہلووں اور کسکی گریہ کہ نہیں کجگیا توجہ طواف اور کسکی یعنی وحی جلی بہ تحقیق کے کجگیا توجہ ہی طواف اور کسکی یعنی جیہ طلب
 وحی جلی کا اور کہا طبیعتی کہ اور حضرت موسیٰ پہنچے کہ یا ذکر علی و سکوا اور عمل کری موافق اور کسکی والا ہوتا ہی تجزہ وادون لوگوں کی کہ کسکی حتمین فرمایا اگر
 اللہ تعالیٰ فی کمال کمال سنا یعنی جبکہ کتاب لیسرا ہو وی اور پھر اوپر عمل نکلیا تو وہ اسی میں جسکی گدی یہی رکنا میں اللہ تعالیٰ کججہ قائمہ نہیں
 اونکو اوسک اور صاحب کسکی یعنی جو مدت کرنی میں شبیلہ سی بلور نماز و فرکان طہنہی براد میں بنوع و وسکن ابن عمر ان آباہم عمر
 ابن الخطاب کان یصنئ من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من آخر اللیل ایفطأ أهله للصلاة یقول لهم الصلاة ثم یبتعد
 هذین الایة و امر أهلك بالصلاة و اضا طبر علیہا لا تشک ان رزقا نحن نرزو ذک و العاقبۃ

سوی مرادہ ما لای اور روایت ہی ابن عمر رضی کر اباب ذکر حضرت عمر رضی کر اباب
 تہے نماز طہنہی را کوجہ قد چاہتا اللہ پیمان کہ جب ہو کججیل رات جگاتی بنی امی کو یعنی بی بی وغیرہ کونمانکی لسی فرماتی اوکو جو ہونا زہیر فرماتا
 یہ مدت اور حکم کراہل یعنی لوگون اپنے کو ساتھ نماز کی اور صبر کراوہر نہیں مانگتی ہم جی روزی ہمیں روزی دیتی میں نکوا اور آخر
 واسطی بریزگاروں کی ہی روایت کی یہ مالک نے ف اور صبر کراوہر یعنی بہت صبر کراوہر اوہاں شفقون نماز کی و شفقون امر ال یعنی کی
 بسبب نماز کی پس متوجہ ہوتا تھا ذکی عبادت اللہ تعالیٰ کی برادر مرد و ڈھونڈ سا تھا و کسکی اوچھا ناظر و باطن سچو کی اور دست نکرا کر رزق اپنی کو
 اور فارغ کہہ دل پنا واسطی مراخرہ کی اس لسی کہ ہم قادر ہیں ہندوں کی رزق دینی برتجی رزق نہیں لگتی میں ہم کجج حال کرنی رزق اور وجہ
 سعادت اپنی کی درادرون کی سعی کری اور شفق اوہاں وی لسی کہ بزرگ ہی لسی ہم رزق دیتی میں کجج جسکے رزق دیتی میں غیر نکوا اور عاقبت
 محمود یعنی بنجام کار خیر ہونا دنیا اور آخرت میں منطی مقبول کہ ہی بنوع **باب القصد فی القمل** بسبب بیان میاں روے
 کر سیک عمل میں عمل نقل میں چاہی کہ میان روی کری یعنی کسی زیادتی نہ کری بنوع **الفصل الاول** فصل فی
 عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشہر حتی یظن ان لا یصوم منہ شیئا ویصوم
 حتی یظن ان لا یفطر منہ شیئا و کان لا تشاء ان ترأہ من اللیل مصلیا الا رایتہ و لا تا میا را
 رایتہ رواہ البخاری روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایسا نہیں میں سی یعنی اکثر ایام : پیمان ہا کہ گمان
 کرتی ہم یہ کہ نہیں روزہ رکھتی کی ہمیں کچھ اور روزی کہتی یعنی اکثر ایام اسی نہیں میں با اور نہیں میں ہی یہاں ہا کہ گمان کرتی ہم یہ کہ افطار
 کرینگل و میں سی کچھ اور تہی کہ نہ چاہی تو یہ ہر کہ دیکھی اوکو لائیں نماز طہنہی ہولی لگر کہ دیکھی اوکو اور نہ چاہی تو کہ دیکھی اوکو سوئی ہولی لگر کہ دیکھی تو
 اوکو روایت کی یہہ نجاری فی ف یعنی تہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوں میں تا ما فرط یعنی زیادتی لازم اوی اور ہمیشہ افطار کرتی تہی
 تا فرط یعنی کسی لازم اوی بلکہ ہمیشہ میں کسی روز کہ تہی اور کچھ افطار کرتی اور سطح را کونماز ہی سچا اور سوئی ہی نہ تا مشایخ طہنہی اور نہ
 تمام شب سوئیں تہا عمل حضرت کا متوسطہ زیادہ کہ بنوع **و وسکن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
لحبت لا کمال الی اللہ اذ وہا وان قل شفقت علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہت محبوب
 علو کا زور کسکے ہمیشہ کہنا علو کا ہی اگر جہم ہوں روایت کی یہہ نجاری و مسلم فی ف کہا مظهر فی کہ بسبب سچیت کل جراجانی میں اہل الصلوٰۃ
 ترک دارو کوجسکے جراجانی میں ترک و الرضخ نہی اور نظام ہر زہیم ہی کہ بہہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب سچت فی ترک کی طاعت

بیشتر درست نہیں وستی گو یا اگر اعراض کیا عبادت سوسلی میں شیخ پر جو عبادت کی مخالفت را دست کر تو ال کی کہ وہ شیخ بزبان ہی سکا کہ محبوب ہو اور اگر
 کہ مردی حاصل سیر کہ عمل قلیل ساتھ را دست اور مؤظیت کہ بہتر ہی عمل کثیری ساتھ ترک عایت اور محافظت کی بیخ و عزم تھا قالے قائلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الاعمال ما لطیفون فان الله لا یقبل حتی تملوا متفق علیہ اور روایت ہی اور ہند
 خاکشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عمو لہشی و شکر کلمات کہ جو یعنی ہمیشہ کہ تکی است کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں تانتا ایمان
 تک تک نیک ہو و تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نذر لازم کہ نفسوں سے بہت عبادت کہ نہ قدرت کہ جو ہمیشہ کرنی اور سکی بلکہ سید
 اختیار کر دو کہ ہمیشہ سکو سلی کہ اللہ طول نہیں تو یعنی ترک نہیں کرنا دنیا تو ابکی یہاں تک کہ بیل جو ہم یعنی جو ہر دو عبادہ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ
 تو عبادت پر دی جانہی ترک نہیں کرنا کہ حرکت تک کہ جو ہر دو کی اللہ تعالیٰ تو اس سے دنیا جو ہر دو کی عبادہ متوسلہ رہا ہمیشہ ہی بیخ و عزم
 و سخن انیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نساظہ و اذا فتر فلیقعد متفق علیہ
 اور روایت سن سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جاہی کہ ٹہری ناکا یا تھا ہر وقت خوشی تک و جب وقت کہست ہو میں جاہی کہ
 جاوی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حال یہ کہ چلنی دالی راہ آخرہ کو جاہی کہ کوشش کری عبادت میں بقدر طاقت کی اور جنتیا
 کری میانہ روی طاعت میں در آخرہ کری لول ہو کہ عبادت کرنی سی اور جب است ہوا اور ہمیشہ را عبادت سی اور مشغول ہوا کسی مباح چیز
 میں قسم کلام اور نیند و غیرہ او پر قصد حال ہونی خوشی کی عبادت میں تو دو گنا جا ناہی طاعت ایسی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی
 اور جانا جاہی کہ بیخ و عزم کرنی عمل کی وقت کسا لسا و ولالت کی حد میں بہت اقع ہوئی میں ایسی کہ اگر ان ہوا عمل کا نفس پر اثر کو سبب
 ترک عمل اور نقصان او سکیا جو ناہی لیکن جاہی کہ کوشش کری اور نفس بہت عمل کر نیکی حالت ڈالی اور ساتھ شقت اور ریاضت کی جو کہ
 مانند کاہل وجودوں اور آرام طلبوں کی ہو جاوی کہ تہوڑی سی عمل میں فی الحال تہا جاتی ہیں اور جو ہر دو میں اکثر تو ناہی کہ جنکو پہلی دو
 رکعت نماز کی اور ایک بارہ قرآن کا پڑھنا اگر ان معلوم ہوتا تھا اور اول ہوتی ہی اوس آدھو بہت عمل کی عادت ڈالنی سی سو رکعت نماز کر
 اور دست بارہ قرآن کی پڑھنی یہاں معلوم ہوتی ہیں بیخ و عزم **ع** عاکشہ قالے قائلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا نعت احدکم وهو یصلی فلیز قد حتی ینذہب عنہ التوم فان احدکم اذا صلی وهو ناعس کا ینذہر
 لعلہ یسئ تغفر فلیست بنفسہ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ
 اونکی ایک تھا اوس حال میں نماز بہت ہو میں جاہی کہ سو ہی یہاں تک جاتی ہی اوس نیند میں تحقیق کہ تھا از حین نماز ہوتا ہی اور کتو
 ہونی نہیں جانتا وہ چیز کہ گناہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب غفرہ کا پس بد دعا کری نفس ہی کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی مثلاً ارادہ کری کہ ہی اللہم غفر لی جیامی سلی سبب نیند کی کہہ ٹہری اللہم غفر لی ساتھ میں مہلہ اور ف کی کہ معنی او سکی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہین لیسر لکن یشاد الذین احدہا علیہ فسددوا وقاربوا و انبشروا و استعینوا
 یا لعدوۃ و الزوحۃ و شیء من الذلج تر و اہ البخاری اور روایت ہی الی ہر وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق میں آسان ہی اور نہیں کج کرنا میں کوئی مگر کہ غالباً ہی دین و میر میں میانہ روی کر و اور قریب طاقت
 کے تو عمل در خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کی اور حضرت اور کرامت کی اس سی کہ دیتا ہی اللہ تعالیٰ بہت سا نواب تہوڑی عمل

پڑھی باوجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہیں پس گئی ہیں بعضی طرف اسکی کہ نہیں جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی
 کہ ثواب سکوا برآد ہی ثواب میٹر کر پڑھی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا یہی ہے اور یہی صحیح اور اولی ہی اسطی ثابت ہونی اسکے ساتھ
 سی انتہی اور مذہب ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ یہ جائز نہیں پس کہا گیا یہ کہ حدیث صحیح فرض پڑھنی والی عمار کی ہی ایسا یا کہ ممکن ہوا و سکوا
 کبری ہو کر پڑھنا یا میٹر کر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کی مرض میں ہر

الفصل الثانی

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا
 وَذَكَرَ لِلَّهِ حَتَّى يُدْمِرَكَ أَلْتَعَاسُ لَوْ يَتَّقُكَ سَاعَةً مِنْ اللَّيْلِ لَيَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ النَّبِيِّ
 وَالْأَخِذَةِ إِلَّا عَطَاهُ آيَاهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنَنِ

روایت ہی ابی امامہ سے کہنا سنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھی جو شخص جگہ بگڑی طرف بچھوئی اپنی کی پاک ہو کر یعنی با وضو ہو کر یا میٹر کر
 اور نجاستوں سے پاک ہو کر یا پاک گناہوں سے ہو کر اور یاد کر ہی اللہ کو یعنی زبان سے یا دسی یہاں تک کہ غلجہ ہی دو سکون نہیں کر و ٹوٹ ہی
 کسی وقت رات میں اس حد تک کہ انگلی اللہ تعالیٰ سے وہیں گئی پہلا ہی پہلا بیون دنیا اور آخرت کی سے مل کر دیتا ہی و سکوا اللہ تعالیٰ وہ پہلا ہی ذکر
 یہ نہوئی فی کتابک ذکر میں ہے روایت ابن ہنی کی وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ بَعْضِ رَجُلٍ قَامَ عَن وَطَائِهِمْ وَلِحَافِهِمْ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ
 وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَكَيْتِهِ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ نَارَ عَن فِرَاشِهِ وَطَائِهِ
 مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِي مَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي

وَمَنْ رَجُلٍ عَرَفَانِي سَبِيلَ اللَّهِ فَأَلْتَمِمْ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْفِرَامِ وَمَا لَهُ
 فِي الرَّجُوعِ فَرَجَعُ حَتَّى هَرَبْتُ دَمَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَكَيْتِهِ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجْعَ رَغْبَةً
 فِي مَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتَّى هَرَبْتُ دَمَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوا ہی ب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص وہ ہمارا
 نرم بچھوئی اپنی سے اور بالا پوش اپنی سے محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ اسطی فرشتوں اپنی کی دیکھو طرف بند
 میری کی او ہٹا فرش اپنی سے اور نرم بچھوئی اپنی سے محبوبہ اہل اپنی کی پاس طرف نماز اپنی کی اسطی رغبت کر نیکی بیچ او جس چیز کی کہ نزدیک ہی
 ہی یعنی جنت اور ثواب کے اسطی ڈرنی کی اس چیز سے کہ نزدیک میری ہی یعنی دونوں اور عذاب دوسرا وہ شخص جہاد کیا خدا کی راہ میں ہر

بہا کا ساتھ یاروں اپنی کی پھر جانا اس گناہ کو کہ دوسری بیباگنی میں یعنی بلا عذر بہا گنی میں اور جانا اسوں ثواب کو کہ اسطی او کی سے
 پھر آئی میں پس پھر اور اڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی مقرب فرشتوں کو دیکھو طرف بندی میری کی یعنی لطف تعجب سے کہ پھر اور
 رغبت کر نیکی و پھر میں کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور اسطی ڈرنی کی و پھر سے کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہاں تک کہ بہا خانوں کا

یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح مستمین و لحاف یعنی جو کہ اور ہا جاتا ہی و محبوب اور اہل اپنی کی پاس سے یعنی بہ چیز بہت پیار
 ہوتی ہیں باوجود اسکی و کی پاس آو ہٹ کر رغبت کی طرف خداوت رب اپنی کی جانا کہ یہ کفر نہیں ہے کی او کو نہ قبر میں اور نہ حشر میں بلکہ نفع
 دیکھو حاجت کے بنیامین اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی عمل کا اسطی اللہ کی ساتھ مید ثواب کے کہ اس عمل ہی ساقی خلاص اور کمال کے

یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح مستمین و لحاف یعنی جو کہ اور ہا جاتا ہی و محبوب اور اہل اپنی کی پاس سے یعنی بہ چیز بہت پیار
 ہوتی ہیں باوجود اسکی و کی پاس آو ہٹ کر رغبت کی طرف خداوت رب اپنی کی جانا کہ یہ کفر نہیں ہے کی او کو نہ قبر میں اور نہ حشر میں بلکہ نفع
 دیکھو حاجت کے بنیامین اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی عمل کا اسطی اللہ کی ساتھ مید ثواب کے کہ اس عمل ہی ساقی خلاص اور کمال کے

نہیں اگرچہ منافق اہل کفر ہی اہل سنی اور اہل بدعت کی خوشنودی کی یہی عمل کرے کہ غیر اصل و ہذا لیکن مان اگر محض اسطی نواب کا باخوف غلبہ کو ذکر
 کہ اگر خالی ہو تو اب غلبہ تو عبادت سے اوکل پہنچ رہی نہیں صحیح ہوتی عبادۃ اوکل بلکہ کیا ہی نہیں ہونے کو کہ یہ کہتی ہے: **الفصل الثالث**
فصل تیسرے عن عبد اللہ بن عمر قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوا الرجل
 قاعدا نصف الصلوة قال فأكثرت فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على راسه فقال مالك يا عبد الله
 بن عمر فقلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلوة الرجل قاعدا على نصف الصلوة وانت تصلي قاعدا
 قال اجل ولكني كنت كاحد منكم رواه مسلم **روایت ہی بعد بعد اس عمری کہ کہا ہے کیا گیا میں یعنی پہنچی بھی یہی حدیث کہ تحقیق ہوا**
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل میں ہو یعنی بغیر خدا کی آہی نماز ہوتی ہی یعنی نسبت پڑھی کی کہا راوی نے پس آیا میں حضرت کی
پاس میں یا یا میں نے فرمایا پڑھتی ہی ہوئی پس کہا میں ہا ہا یا حضرت علی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کہا ہی وہی بی بی ہی عبد اللہ بن عمر کہا فر
خیر دیا گیا تھا میں رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا میں نماز آدمی کی پڑھی ہوئی برابر آدمی نماز کی ہی اور تم پڑھتی ہو پڑھی ہوئی فرمایا کہ ان اسطیج ہی ہر
ولیکن میں نہیں ان مذاک کہ تم میں روایت کی یہی ہے **فصل عادت جب تک ہی کہ جب سے کوئی بات تعجب دیکھتی ہیں نوادہ اس سر مبارک کہ پڑھ**
میں پس ان کی نزدیک بہہ بات خلافت و فکی نہیں بلکہ ازراہ فی کلمنی اور کمال لغت کی ہوتی ہی بسبب حضرت نمازی فاتح ہوئی تو عبد اللہ بن
تا ہر سر مبارک پر ازراہ تعجب کہ کہا تعجب اس لیے کیا کہ حضرت فضل پت عمل کرتی میں یہ پڑھتے کہ کون نماز پڑھتی ہیں یہ حضرت کی جو ایک حال
یہ کہ یہ پڑھتے حضرت سے بھی میری نماز کا تو باقی نہیں ہوا اسطیج پڑھوں جگہ اور دوسرے قیام نہ کر دارتہ اور دو کو مجھ پر شمع و روشن
مسلم بن ابی الجمہد قال قال رجل من خراة كنتني صليت فاسترحمت فكاتبتم عابوا ذلك عليه فقال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اقر الصلوة يا كليل ارحنا بها رداه ابا داؤد
اور روایت ہی سالم بن ابی الجعدی کہ کہا کہا کیا شخص نے قوم خراہہ میں کاشکی میں نماز پڑھوں اور رام پکڑوں پس گویا کہ لوگوں نے عیب پکڑا اور
پس کہا اوسنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی بلکہ یہ نماز کی اسی بلال راحت دیکھو ساتھ اسطیج روایت کی یہ ہو اور وہی **فصل**
پس رام پکڑوں میں یعنی ساتھ عبادت رب آدمی اور سنا جاہ اوکل کی اولادہ پڑھتی کلام اوکل کی اور بعض حاضرین نے عیب اسٹیک پکڑا کہ یہ عبادت
محتمل تھی دو معنوں کی ایک یہ کہ آرام پکڑوں میں ساتھ نماز کی اور دوسرے یہ کہ نمازی آرام پکڑوں یعنی نماز پڑھ کر آرام ہی ہو پڑھوں پس مراد اوکل سخن
اول تھی اور لوگ سمجھی دوسرے مراد ہیں اور وہ خلافت دیکھی ہیں پس انہوں نے مراد اپنی بیان حدیث حضرت کی سنا کہ حضرت نے ہی فرمایا ہر
اسی بلال راحت دیکھو ساتھ نماز کی یعنی مشغول ہونا اور کجا نماز میں راحت تھا اور کلیل یعنی سلیبی کہ وہ گنتی تھی سو نماز کی اور حال ذیو یہ کہ سنج اور
آرام پکڑوں ساتھ نماز کی اس لیے کہ اس میں سنا جاہ ہی اور اسٹیک فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوة یعنی آرام بھی نماز میں تھا ہی: **باب**
الوتر **باب سبب بیان نماز وتر کی** **ف** اختلاف ترین در میان علماء کی دو باتوں میں ہی اول یہ کہ سنت یا اور جہاں ابو حنیفہ
 کہتے ہیں وہ جب سے اور اور رام کہتی ہیں سنت ہی اور دوسرے اختلاف یہ ہے کہ وتر ایک کعت ہے یا میں کعت اکثر اماموں کی نزدیک ایک کعت ہی اور
 ہاماری نزدیک تین کعت اور حدیث میں جان بن مرثد میں اور جو کہ ایک کعت تھی میں وہ دو کعت پہلی ہو سکی پڑھ کر سلام پیر میں اور اگر پڑھ
 کہ وہ ہی: **ح: الفصل الاول** **فصل پہلے** عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 صلوة الليل مشي ثم نزلت احدى احدكم الصلوة صلى الله عليه وآله واخذة فاقبل صلى متفق عليه روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا اور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازرات کی دو رکعت ہے جس میں ایک بار اتوار ہو فی صبح کو کسی شجر ایک رکعت طلاق کر دے گی اور کسی کلمہ نماز
 پڑھے ہی رکوع کی پہلے بخاری اور مسلم فی **ف** نمازرات کی دو رکعت ہے دلیل بخاری ہی ساتھ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد بن حنفی کہ رات کو
 نفل پڑھے تو فصل پہنچ کر دو رکعتیں پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طلاق کر دے گی اور کونماز پڑھے ہی کہا ابن ملک کہ معنی اسکی یہ ہے کہ
 رات کی نماز میں پہلی جو دو رکعتیں پڑھیں تہیں وہ نماز حجت ہی بہد ایک رکعت کو طلاق کر دے گی اور یہ حدیث حجت اور اسکی شافعی کی کہ اگر
 نزدیک تر کی ایک رکعت ہی اتھی اور کہا طحاوی حنفی فی کہ معنی اسکی یہ ہے کہ ایک رکعت ساتھ دو رکعتوں کی پہلی اور اسکی پس بہد رکعت پڑ
 کر دے گی پہلی شفع کہ اور کہا ابن ہمام فی کہ نہیں ہے حدیث میں طلاق اسبکہ وتر کی ایک رکعت ہی تہہ تحریرہ علمکہ کہ دو اور دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ اگر
 وار ہوئی ہی تہہ ہی تہہ رکعت ملا علی قاری فی قراۃ من ہنہ منہ فصل کہا ہی یہاں اختصار کی یہی اسبکہ لکھا گیا جو جا ہی اور میں
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِّكَ رُكُوعًا مِنْ الْخَيْرِ اللَّيْلِ رُكُوعًا مَسْلُومًا اور روایت ہی اور میں ہی کہا کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہے ہی آخرات کو روایت کی یہ مسلم فی **ف** سے وتر ایک رکعت ہی ہوئی ساتھ دو رکعت کی پہلی
 اور اسکی یہ ہے سلیبی کہ تطبیق حاصل نہ ہو سبب پڑھنے اور وقت مختار وتر کا آخرات میں ہونا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شریح فی لکھا ہی کہ یہ
 حدیث دلیل ہی سبکہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثین کہ دلالت کہتی ہیں اور ہوئی وتر کی تین رکعت الکی وکی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكُوعًا يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسِينَ يَجْلِسُ
 فِي نَتْفِ الْأُخْرَى مُتَّفِقًا عَلَيْكَ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ تہہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی رات میں تہہ
 رکعت تہہ ہی تہہ ساتھ باجز رکعت کے پڑھتی کسی رکعت میں یعنی تہہ ہی کسی کہ تہہ جزا اور اسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** نماز
 آن حضرت کی روایت کی طرح برائی ہی ایک اور تین ہی تہہ ہی کاشہ رکعتیں تہہ ہی ساتھ جار سلاموں کی اور باجز رکعتیں پڑھی تہہ متصل تہہ
 تہہ وتر ساتھ تہہ تہہ اور یہ حدیث تہہ ہی سبب وصل باجز رکعتوں ساتھ کہا جس کے اور بہرہ مختلف تہہ ہی در میان فقہاء کی اور جو کہ
 قائل نہیں ہیں تہہ دلیل عدم جلوس ساتھ عدم سلام کی کرتی ہیں یعنی سلام نہیں پڑھتی مگر آخر میں چنانچہ بعضی روایت میں آیا ہی لم یسلم الا
 اخرین اور بعضی تہہ تاویل کرتی ہیں کہ جلوس دراز نہیں کرتی تہہ مگر اخرین اور وصل جا رکعت ہی زیادہ ساتھ ایک سلام کی جائز ہی بالافاق
 اور ہمازی نزدیک جائز ہی تہہ رکعت تک کہ تہہ اور زیادہ اس جائز ہی ساتھ کہ است کی ح **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ**
قَالَ نَظَفْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيْتَنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ لَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُضْدَانَ قُلْتُ
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيْتَنِي عَنْ وَثْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَ وَظَهْرَهُ يَبْعَثُهُ
اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسُوكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي نِسْمَ مَرَكَبَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَدُكِرُ اللَّهُ
وَيُحَدِّثُ وَبَدَعَهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدُكِرُ اللَّهُ وَيُحَدِّثُ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يَسْمَعُنَا
ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَيَتَكَلَّمُ أَحَدِي عَشْرَةَ كَلِمَةً يَا بَنِي فَالآن اسن صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاحِدَ اللَّحْمِ أَوْ تَسْبِيحَ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى فَيَتَكَلَّمُ تَسْعَ يَا بَنِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَارِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَ كُومُ أَوْ رَجَمَ عَنْ قِيَامٍ

الَّذِينَ صَلَّى مِنَ التَّوَكُّارِ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُرُكَةً وَلَا عِلْمَ لِي بِاللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى الْبَيْتَةَ إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَمَا لَا غَيْرَ مَصْنَانِ رَوَاهُ مُسْنَدُ

اور روایت ہی سعید بن مسعود کہ کہا گیا میں نے حضرت عائشہ کی پس کہا میں نے ہی اسلام انوکھ بجز دو بجو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں پڑا تو فی قرآن کہا میں نے کہ ان پڑا ہی کہا حضرت عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنی جو کچھ کہ قرآن میں اچھی خلایق و صفات مذکور ہیں حضرت نے ہی وہ اپنی منج حاصل کی ہے کہا میں نے ہی مومن کی خبر دو بجو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اور کسی ہی پس کہا میں نے ہی تیار کرتی دراصل حضرت کی سوالات کو دل پر اپنے دماغ و دماغ کیا پس دہاتا اور انکو اللہ جب چاہتا ہے کہ اوٹھا دو اور کلمات کو پس سوالات کرتی یعنی پہلی وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑھتی تو رکعتیں بیٹھتی مومن اگر آٹھویں رکعت میں پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی الخیات پڑھتی کہ الخیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہی پھر کہہ ہی ہوتی اور سلام نہ پڑھتی تیس پڑھتی تو میں رکعت پڑھتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اور دعا مانگتی اور دعا یعنی دعا مستعار پڑھتی پھر پھر سلام کہ سنانا ہی ہجو یعنی بجا کر سلام پڑھ کر پڑھتی دور رکعت بعد سلام کی پڑھی ہوئی پس یہ پڑھتا گیا اور رکعتیں آبی میری پس جب پڑھی عمر کو پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہل گیا اور پڑھتی ہی اور سات رکعتیں اور کرتی دو رکعتوں میں مانند کرنی اور ایک پہلی صورت میں یعنی وسط ج بیٹھ کر پڑھتی پس یہ پڑھتا گیا اور رکعتیں آبی میری اور پڑھتی ہی اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتی کوئی نماز دوست کہتی یہ کہ ہمیشہ کریں اور سپرد و شہی جبکہ غائب ہوتی اور کونیند یا بیماری یعنی مانع ہو کر کہی ہوتی رات کی ہی پڑھتی اول روز میں بارہ رکعتیں اور نہیں جانتی میں پچیس خد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک آیتوں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبر تاکہ یعنی دل ہی خزانہ کہ نہیں جانتی میں کہ روزی کہی ہوں ساری میں نے سوار رمضان کو روایت کیا کہ یہ سلم نے جب نماز پڑھتی حضرت اور عبادتہ کرتی تو ہمیشگی کرتی اور سپرد و ترک کرنا اور سکا ہوتا بسبب غریگی یا دراصل میان جواز کی اور روزی کہی ہوں ساری مہینی اور حضرت عائشہ ہی جو روایت ہی کہ حضرت ساری شعبان میں روزی کہتی ہی تو اسکو وضو کر دیا ہی ایک روایت ہی کہ اونی ہی کہ اکثر شعبان میں روزی کہتی پس قہ ہوا تعارض اور پڑھتا دور کو تو نکا بعد وتر کی اکثر حدیثوں میں آہی لیکن ظاہر میں یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل و تراویح فی تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علماء پر پس امام لاکت نہ ہوئی ہیں حدیث دور کثرتوں بعد وتر کی کی اور کہا ہی کہ صحیح نہیں ہی یہ حدیث اور امام احمد کی کہا ہے کہ میں نے پڑھا ہے انجان دور کثرتوں کو اور نہ منع کرنا ہو کہ کو الیٰ اور جوہر علماء قائل ہیں انکی بسبب رد ہوتی حدیثوں صحیح کی نہیں بلکہ پڑھتا انہیں در طرحی وہی ایک کہہ جو جعلوا آخر صلوتکم باللیل و تراویح میں صلوتہ سہی مراد اور نوافل میں سوامی ان دور کثرتوں کی یعنی سوامی ان دور کثرتوں کے اور نوافل بعد وتر کی پڑا دو اور دو سہرہ کہ کہی یہ دور کثرت پڑا کی او کہی فقط وتر ہی پڑا کی تاکہ عمل دو نو پڑھتا پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم و تراویح ہی استحباب نہ وجوب پھر اختلاف ہی میں کہ آیا اور کرنا دور کثرتوں کا بعد وتر کی اول شب میں تھا یا آخر شب میں پس حدیث ابوامامہ کے مطابق واقع ہوئی ہی کہ او میں پڑھتا کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور کثرتیں بعد وتر کی بیٹھ کر پڑھتی ہی اور یہ نہیں کہا کہ اول شب پڑھتی ہی یا آخر شب در حدیث ابوامامہ کی دلالت کرتی ہی کہ یہ پڑھتا را اور کرتی وتر کی ہی اول شب میں اور یہ دو نو حدیثیں اخیراً میں آئیگی اور حدیثیں بخاری و مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہیں کہ یہ پڑھتا را اور کرتی وتر کی تو بعد وتر کی یہ ہی پڑھتی ہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ دور کثرتیں لمحتی وتر کی ہیں اور قایم مقام سنتوں وتر کی ہیں شرح شرح و ثمولانا و سحر

ابن شمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا الخرصوا لكم بالليل ونزلوا في المسجدين وروایت ہی ابن عمر سی نقل
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا گردانہ نماز میں ہر رات کی دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے وف امر میں استجاب کیے ہی اور شرح
 اسکی اور مذکورہ جگہ کی ہی شرح ہے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُرِدَ الصُّبْحُ بِالْوَيْتِ سَرَّ وَاهُ مُسْتَسَلِمٌ
 اور روایت ہی او نہیں ہی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا جلدی کرو صبح ہی ساتھ وتر کی روایت کی یہ مسلم نے وف یعنی وتر
 صبح ہی پہلی پہلی بڑا لگا کر دوسری نزدیک پہلے دو جب کہیں ہی اور لگا کر دو وتر وہ جا میں نو فضا اور کسی وجہ سے کہ دکان پڑولی شرح ہے وَعَنْ
 جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقْرَأَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْ أَوَّلَهُ
 وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدَهُ فَلْيَقْرَأْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شخص کو ڈری اس کہ نہ اٹھو گا آخر رات میں پہلے ہی کہ وتر پڑھ لی اول شب اور جو امید کہی اوٹھی کی آخر
 رات میں پہلے ہی کہ وتر پڑھی پہلی رات کو اس کے نماز پہلی رات کی حاضر کی گئی ہی حاضر ہونی میں خوشی حرکت اور نواز و برکات اور پڑھنے و تراویح رات کی
 بہترین روایت کی یہ مسلم نے وف و تراویح رات کی بہترین رہیں کہ تو اب سوقت بہت ہونامی بسبب ضر ہونی ملاکہ رحمت و برکت کی اور وہ
 ہونی اول کی ہی افضل وقت میں شرح ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ لَيْلٍ أَدْرَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ
 اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَأَنْتَهَى رَوْهُ إِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہر تر تراویح میں پڑھی و رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں ہے اور پھر رات میں ہے اور آخر رات میں ہی اور آخر عمر میں پہلے پڑھتا حضرت کا سحر کی وقت میں کہ وہ چوتھا حصہ
 رات کا ہی پڑھتا یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثِ حَيَامٍ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
 وَرَكَعَتَيْ الصُّحَى فَإِنَّهُ قَبْلُ النَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وصیت کی مجھ کو دوست میرے یعنی پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم ساہتہ میں بالون کی رکوع کہتے ہیں نکی ہر مہینے میں اور پڑھنی دو رکعتیں صحیح ہے اور یہ کہ پڑھوں میں وتر پہلی اس کے سوا نہیں
 روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وف رکوع میں دن کی یعنی ایام میں کہ تیر دین اور جو دو دین اور پندر دین یا پانچ اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک روز
 اول مہینے میں اور ایک میان مہینے میں اور ایک آخر مہینے میں اور بعضوں نے کہا ہر روز ہر عشرہ کے اول میں اور بعضوں نے کہا مطلق یعنی سارے
 مہینے میں جب چاہی کہ اسے اور دو رکعتیں صحیح کی یعنی جو کہ بعد آتا بلند ہونیکل پڑھی جاتی ہیں یعنی نماز شراق یا نماز چاشت پس رکعت اولی درج
 اول نمازی اور اکثر شراق کی چہ رکعتیں میں اور چاشت کی بارہ اور تراویح ہر کہ اول شب میں پڑھنی پہلی نماز کی کہ وہ اول شب میں مشغول ہوتی ہوں
 حضرت کے حدیثوں کی یاد کرنی میں اور ذکر کرنی اولی میں پس میں رات بہت جاتی ہی تیر رات میں اور ہننا شکل تھا اور بسبب مشغولی علم کی صحیح
 کہ سب سے دو رکعتیں پڑھنی کو فرمایا میں اس معلوم ہوا کہ مشغول رہتا علم دین میں افضل ہی اور عبادت سی شرح ہے: **الفصل الثاني**
فصل در رکعتی غصیف بن الحارث قال قلت لعائشة آرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يغتسل من الجنابة في أول الليل أم في آخره قال ربما اغتسل في أول الليل وربما اغتسل في آخره قلت لله أكبر
الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قلت كان يوتر أو تر في أول الليل وربما أوتر في
آخره قلت لله أكبر الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قلت كان يجهر بالقراءة أم يخف قلت ربما جهر
وربما خفت قلت لله أكبر الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة رواه أبو داود

برخی تیسرے گنت میں بعد رکوع کی دو میں نام اگے آسکی قابل ہیں اور بعضوں نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے
اور بعضوں نے کہا پہلے سلام کی التحیات میں پڑھتی اور بعضوں نے کہا بعد میں اور نسائی کی ایک روایت میں آیا ہی کر پڑھتی تھی حضرت ابو حنیفہ
نماز میں اپنی فراخ ہوتی اور جب کہ پڑھتی تھی تیسری پڑھتا ہوا کہ اس ہمام فی مستقبل ہی کا جماعت علماء کبریٰ توفیق مکرسی دعا تو نہیں سمجھتی ایک اور
پڑھتے نہ سفر کر ہی اس کے مقرر کر نہیں دعا زبان پر جاری ہوتی ہی بغیر صلیق و غبت کی پس نہیں حاصل ہوتا اس کے مستند اور علماء نے کہا
ہے کہ یہ جو کہ غیر اللہ تعالیٰ کے ہی یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہیں اسکی سوا اور دعا و کو مقرر مکرسی کہی کوئی پڑھی کہی کوئی ایسی کہ صحابہ نے
اتفاق کیا ہی اللہ تعالیٰ کے پڑھتی پڑا اور اگر سوا اسکی اور قنوت پڑھی تو ہی جائز ہی اور ہی طرح محیط میں اللہ تعالیٰ کو ہی سنتی کیا ہی پڑھی
توفیق اسکی ہی منع نہیں اور جو کوئی قنوت زیاد کرنا ہو پڑھی ربنا انانی الذی احسنہ فی الاخرۃ حسنہ وقتنا خدا بلانا را اور کہا البولش
قرین با پڑھی اللہ تعالیٰ کے پڑھی **الفصل الثالث** فصل من ان عبائہم قبل ان ھلک فی المعین
معاویۃ ما اذکر الایمان قال اصابت اللہ فقہہ و فی روایۃ قال ابن ابی مکیۃ او تز معاویۃ بعد
العشاء یزکعہ و عندنا کہ سئل لابی عبائہم قال ابن عبائہم فاخبرہ فقال دعہ وانک قد صحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البیہقی روایت ہی ابن عباس کہ کہا گیا واسطی انکی کیا ہی واسطی انہا
سج امیر المؤمنین معاویہ کی کیا فتویٰ دینی ہوا انکی اس نفل میں کہ نہیں پڑھتی گرا ایک گنت کہا ابن عباس سے کہا کیا انہوں نے تحقیق و ذوقیہ
میں اور ایک روایت میں کہ کہا ابن ابی لیکہ فی کرد پڑھی معاویہ نے بھی عشاء کی ایک گنت اور زید کے نکل تھا معاویہ بن عباس کا پس لیا اور
ابن عباس کے پاس میں خبر دی اور کہا ابن عباس سے پوچھ دی اور کو اس کے انہوں نے صحبت سے ہی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شاید انہوں
دی کہی ہو حضرت ہی اور پڑھتے نہیں کہی ورنی روایت کی یہہ بخاری ہی **ف** ظاہر ہے کہ حضرت معاویہ نے ایک گنت پڑھی ہوگی ایسی انکا کیا کہی
اور ہی انکا روایت میں گنت پڑھی یہ ایک گنت کیوں پڑھی پڑھی انہوں نے ورنی ایک گنت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ساتھ دو گنا کی پہلے اور
پس اس وقت میں انکا روایت میں کیا کہ گفتا کیا ہوگا اور انہوں نے پڑا اور کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشاء کو پڑھی **عن** بربیعہ و قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوتوحی فمن لم یوتح فلیس منا اوتوحی فمن لم یوتح فلیس منا اوتوحی
فلیس منا اوتوحی فمن لم یوتح فلیس منا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی برید ہی کہ کہا سنا میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی و توحی ہی یعنی وہ جب اس جو نہ پڑھی ورنی میں ہم میں یعنی ہماری تابعین و توحی ہی میں جو نہ
پڑھی ورنی میں ہم میں و توحی ہی میں پڑھی ورنی میں ہم میں نفل کی پہلو اور وہی **ف** یہ حدیث دلائل کرتی ہی کیجور و جب کہ
حفظ تھی میں **و** عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر لیسب
قلیصل داؤد و داؤد انسیفظرہ الی یومئذ و یؤاد و داؤد و داؤد اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
سور و تری یا بول جاوی اور کو پس جا ہی کہ پڑھی یعنی قضا و سکی سبوت کر یا داوی یا سبوت کر جاگی روایت کی یہہ تندی ابو داؤد
علیہ **ف** یہ حدیث ہی دلائل کرتی ہی و جب پڑھی **و** عن مالک بلغہ ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر
تولیت و بارہ **و** عن عبد اللہ قال اوتوحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوتوحی المسلمون فجعل الرجل یردد
انک لا یذلل من و **و** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوتوحی المسلمون رواہ فی الوتر
و ابن ماجہ و التاریخ

اور روایت ہی اکابر سے پہنچی اور انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا میں عمری حال ترکا گیا اور جب وہ بوڑھی بنت کہہ جائے اللہ تحقیق وتر پڑھی میں نے
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھی میں سالوں نے نبی صحابہ نے اس شروع کیا اور میں شخص نے کہ لو کہ کرتا تھا اونسی اور عبد اللہ کہتی تھی وتر پڑھی میں کہ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھی میں سالوں نے روایت یہ ہے جو میں نے انکافا میں عمری ساتھ دلیل کے مدلول سے گیا کہ کہا کہ وہ وہ جب کہ ساتھ
دلیل ہو ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دراجماع اہل اسلام کی اور صحیح و صحیح اعتباراً اسلیبی کہ ساتھ تھا حضرت امین کہ یہ اور وہ شخص کہ کر کرتا تھا
اور صحیحی ظنک کے جواب صحیح کی ہے: **وکن** عَلَيَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ
فِيهِنَّ بِسْمِ اللَّهِ مِنَ الْمُفْضَلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِثَلَاثٍ سُوْرًا آخِرُهُنَّ قَوْلُهُ اللَّهُ أَجَلٌ مُرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتی میں رکت پڑھتی اور میں نے مفضل ہی پڑھتی ہر رکت میں
میں تین سو تین خراونکی ہوتی قل ہوا اللہ حد روایت کی بہتر نزدیکی میں **وکن** یعنی روایتوں میں تفصیل اس محل کی اس طرح آئی ہی کہ پڑھتی تھی
حضرت پہلی رکت میں البقرہ لکھا اور انزلنا اور افرانزلت الارض اور دو سو رکت میں البقرہ اور انا اعطينا اور تیس رکت میں قل باور
اور قل نبوا اللہ **وکن** نَارِغٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مَغِيْبَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتِنَ بِوَاحِدَةٍ
ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَهُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْ تَرَى وَاحِدَةً
سَرَّاهُ مَا لَكَ اور روایت ہی ان سے کہ کہا تھا میں ساتھ ہی عمر کی کہ میں اور آسمان پر تھا ابرس توری جہو جو جانی میں وتر پڑھا ایک
رکت پہر کہل گیا ابرس میں کہا یہ کہ ہی رات میں دو گنا نیا اور اس رکت کو ساتھ ایک دو رکت کی بہتر پڑھی گئی دو دو رکتیں بہر جگہ خون کیا صحیح
جو ایک وتر پڑھا ایک رکت نقل کی ہوا **وکن** عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِّي
جَالِسًا يَفْعَلُ أَوْ هُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْ رُمَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً فَتَأَمَّرُ
وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رُكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي التَّكْوِينِ التَّائِيَةَ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی خیر عمر میں نماز پڑھتی پڑھی ہوتی یعنی رات میں یا وہ میں اس پڑھتی تران میں
ہوتی یعنی نسبت باہ طویل کی اس وقت کہ راقی رہتا قرآن ہی قدر میں تک یا چالیس تک کی کہ پڑھی ہوتی اور پڑھتی کہ پڑھی پھر شروع کرنا
بہر پڑھ کر ہی پھر کر ہی دوسری رکت میں اتنے اسکی روئے کی بہر میں **وکن** اس طرح نماز پڑھتی جانتی ہوا اتفاق اور عکس کا نہیں جائز بیان
اسکا بالسن میں چکا ہی فروج بہ نسبت اصل میں کی ساتھ ایک کہ پڑھتا ہر ہوتی کر کہ کہا جاوگا کہ امین ذکر کیا شیخ کا کہ وہ مقدمہ
ترکا ہی شروع: **وکن** أَوْ سَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِّي بَعْدَ الْوُضُوءِ رُكْعَتَيْنِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ حَيْفَتَيْنِ هُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھتی تھی وتر کی
دو رکتیں روایت کی بہتر نزدیکی میں دو زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھی دو رکتیں ہی پڑھی ہوتی **وکن** شرح اسکی در بیان ہو چکی **وکن**
عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا أَوْ هُوَ جَالِسٌ
فَإِذَا ارْتَدَّ أَنْ يَرَى كَمَ قَامَ فَرُكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پڑھتی وتر ایک رکت پہر پڑھتی دو رکتیں پڑھتی اور میں تران میں ہوتی پس وقت کے ارادہ کرتی کہ رکتوں میں کہ پڑھی ہوتی پھر شروع کرنا
روایت کی ہوا میں ماجہ نے کہا ابن ماجہ نے کہ پڑھتی تھی پہر پہلی حدیث کی سچ کہ پڑھی پڑھی تھی اور انکو پڑھی ہوتی بغیر پڑھی ہوتی کی کہ پڑھی

اور

پہری ہوجاتی وقت ارادہ رکوع کی پڑھ : **وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا السُّجُودَ**
جَهْدٌ وَثَقَلْ فَإِذَا أَوْتِنَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْمَمْ رُكْعَتَيْهِ فَإِنْ قَامَ مِنْ اللَّيْلِ وَاللَّيْلَةَ كَانَتْ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّرَقُوتِيُّ
 اور روایت ہے ثوبان سے کہ اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تمہیں یہ سجدے کی شکل اور بہا ہی ہی پس جب تیرے ہی ایستہ بار پڑھو
 پہلے سونے کی یا تو رکعت افضل کی یا وسطی تمام دونوں کی ساتھ جگہ کی آخر اگر کوئی چاہی کہ تیرے ہی دو رکعتیں پڑ لے گا وہاں رات کو نماز تہجد کی ہی تو بہتر ہو
 اور اگر نہ اوہاں تو کسی بہہ دو رکعتیں کافی اوکل ہی یعنی اصل نماز تہجد کا اوکل ہی حال ہو جاتا ہی ان سے روایت کی بہہ ترمذی اور دارمی نے :
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُجُوهِ وَهُوَ جَالِسٌ
يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زِلْزَلَتْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم تہی پڑھتی بہہ دو رکعت سجی در کی تہی ہوتی پڑھتی اوہیں نماز زلزلت اور قراہا انکا فزون روایت کی بہہ احمدی **بَابُ الْقَنُوتِ**
 باب بیچ میان قنوت کی **قنوت** کی کنی معنی تھی پڑ طاعت کو کہی کہتی ہیں اور شروع کو کہی اور قیام نماز کو کہی اور دعا کو کہی اور اس جگہ
 مراد دعا مخصوصہ پیش فرمائی نزدیک عار قنوت اللهم اہدنی الخیر ما ہو جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اللهم اہدنا الخیر ما ہو کہ ثابت کیا ہی اوکو
 ہمارے عمارانی ساتھ طریق صحیح کی طریقہ وغیرہ ہی اور شیخ ابن ہمام البوداوسی لالی میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تھی مضر پر
 اونکی آہنیں پڑھتا اور شہارہ ساتھ سکوت کی کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ فی تجھو بواکنبیلا اور لعنت کر نیوا الاہنین پیدا کیا ہی تجھکو واسطی حضرت
 عالیہ سے پہچانی بہہ پڑھتا ہے کہ اس کا من الامر شی یعنی نہیں تجھکو کہیہ دخل سچیز میں بعد از ان جبریل صلی اللہ علیہ وسلم پہہ دعا اللهم اہدنا الخیر ما ہو
 آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی پہی سکوننا عمل الیوم واللیلہ میں لالی میں ساتھ اختلاف بعضی نظموں کی پڑح : **الفصل الاول**
فصل صلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعوا علی احد آتی
یدعوا لہ کحک قننت بعد الزکوۃ فریما قال اذا قال سبعم اللہ من حمدہ ربنا لک الحمد اللهم اے
الوالید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وکیثاش بن ابی ریحۃ اللهم اشدۃ وطانک علی مخصی اجماعنا
سینین کسینی یوسف جھمیر لک کان یقول فی بعض صلواتہ اللهم العن فلانا وفلانا
لا حیاہ من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامم
شیخ الکلیہ تھو متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حسب وقت
 ارادہ کرتی بہہ کہ بد دعا کرین کسیکو یا دعا دین کسیکو تو قنوت پڑھتی سجی رکوع کی پس بعضی وقت کہی حسب وقت کہہہ جلیقی سبح اللہ من حمدہ
 ربنا لک الحمد یا الہی نجات دو لید بن ولید اور سلمۃ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ریحہ کو یا الہی سخت کہ عذاب بنا قوم مضر را اور کر تو او علی باب
 کو قحط مانڈ قحطوسف کی یعنی عذاب بنا یا اون پس طرح کہ مسلط کر اون پر پڑا قحط سات برس کا جسدا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت میں
 مضر ہوا تھا پکار کہتی بہہ اور جنی کہتی بہہ بعضے نماز سنی کی یا الہی سخت کہ عذاب بنا قوم مضر را اور کر تو او علی باب
 اللہنی بہہ آیت نہیں اسطی تیری امری کہہہ اخرجک وایت کی بہہ خاری رسول فی بعضے صحابک کہ فرما خدا کہ تہی کفار کی قید میں کر
 نجات کی ہی حضرت عمار کی تہی و بعضی کفار قبائل عرب کہی بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید ویشی مخزومی بہا فی خالد بن ولید کہ روز بیک
 کا فر تہی فلکو عبد اللہ بن مسعود قید کیا پس بہا ہی اونکی خالد اور ہشام اور فریدہ یا جا رہے اور ہشام اور چشاکر کی کنولی گئی وہاں جا کر ولید مالک

سبوتی لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں میں تباہی پہلی فدیہ کی کیونکہ مسلمان جو ان مال ہی ہاتھ لگتا اور سلام بھی کہا خوشنما باجمعی کر لوگ کہیں قید پر صبر کیا اور سلام بی حبیبی لایا پس بہایون نے اسکو قید کیا اور زیادتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی ہی اونکی نجاست کیسی اڑی وہاں کی اونکی ہاتھ سے اور حضرت باسع نسر جوئی اور سلمتہ بن شام بہائی الوجہل کی فدیہ الاسلام تھی وکو پھر کما فزون نے مکہ میں قید کیا تھا اور خدا اب سچہ تھی وہ بھی اونکی اہرہ سے ہاگ کہ حضرت باسع حاضر ہوئی اور عیاش بن معبہ بھی بہائی تھی الوجہل کی خیانی یعنی ماں کی طرف سے اور خادیم الاسلام تھی پہلی ہجرت سے مسلمان ہو کر جلد شہ میں چھڑ کر گئی پھر مدینہ میں آئے بعد ہجرت کے پس الوجہل مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری ماں نے قسم کھائی ہے کہ سایہ میں نہیں چڑھے کہے کہ جب سچے رکھی گی نہیں پس عیاش ماں کی محبت سے اسکی ہاتھ نہ کہ میں نے الوجہل نے اسکو باندھا اور بند کیا پس بہائی اور مدینہ میں آئی آخر کہ تو کہ میں شہید ہوئی یہہ مثال اسکی تھی کہ حضرت غوثین ہومنون نے کیسی دعا کرتی تھی اور بدعا کی مثال یہ ہے اللہم شد و ادرکک و حضرت کے بد دعا اہل کہ سات برس تک گرفتار قنوت میں رہی کہ بندان مردار کی کہانی تھی اور حال بیت کا یہ ہے کہ حضرت کو بد دعا کرتی سی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اور یہ بیان ہو چکی ہے اور کہا طیبی نے کہ جب وتر کی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو سن کے باطل کی باو باکی یا پیاس کے باضر ظاہر کے مسلمانوں میں اور مانند انکی کی قنوت پڑھیں لوگ نام نمازون فرض میں پہلی در پڑھتے تو کنز رکب سے جائز ہی وقت اور تری حادثہ کی شرح ہے

و عن عاصم الأحول قال سألت أبا عبد الله عن القنوت في الصلوة كان قبل الركوع أو بعده قال فبئله إني أقنوت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الشكوة شفقاً لأنه كان بعث أناساً يقولون اللهم استمعوا دعواتنا وادعونا فاستمعنا منكم ففقت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الشكوة شفقاً يدعو عليكم متفقاً عليه اور روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا پوچھا میں اس بن مالک سے حال قنوت کا تا زین پہلے کہ علی ایہ دیکھ کر کہا پہلے رکوع کی انہی وقت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع کی یعنی صبح میں یا سب نماز و نہیں مگر مہینا پھر پڑھتے تھے تھی حضرت انکسی لوگ کہا جاتا تھا انکو قرا کہ ستر شخص تھے پس شہید کی گئی سب قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع کے مہینا بہر بد دعا کرتی تھی اور قتل کر نوالون قرا کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے قنوت کا نماز میں یعنی صبح کی نماز میں یا تو میں یا سب نمازوں میں قنوت ہونی حادثہ کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ پھر پڑھتا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ ہو رہی نہ ہے ابوصنفہ سے کہا اور یہ بھی تھی یعنی طرف بعض فیلیوں کو وسطی تعلیم قرآن اور احکام ایمان کے کتنی آدمی کہا جاتا تھا انکو قرا بسبب بہت پڑھنی اور یاد کرنی قرآن کے کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سے غریبیا بد کہہ تھی تھی صفہ مسجد میں اسکی تھی قرآن اور علم اور باوجود اسکی تھی وہ مدکار مسلمانوں کی بسبب بیان شجاعت کے جب درنا اونپہ چار دنہ اور بعضی لکریان لاکڑ بختی تھی نکو اور خریدنی ساتھ اسکی طعام وسطی اہل صفہ کی در شب کو دور کرتی قرآن کا پس وکو پہنچا تھا حضرت نے طرف اہل نجد کی تاکہ دعوتہ کریں انکو طرف اسلام کی اور پڑھیں ذیہ قرآن پس جب اونسی وہ میر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی در میان مکہ اور عسفان کی قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور حطل اور ذکوان و قارو نے کہ نہ نجاتہ پائی اونہیں ہی مگر کعب بن زید انصار کے نے سو بھی اس طرح کہ ایک من و نہیں باقی تھی اور اونہوں نے گمان کیا کہ مگر بھی پس وہ جیسی رہا یہاں تاکہ دن خندق کی شہید ہوئی اور اونہیں سے ایک عامر بن فہیر وہی کہ نہ یا گیا یمن اذکھا انکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس اون پر حضرت نے بہت غم کیا کہ انس کہتی تھی کہ کہنی نہیں کہہا حضرت کو کہ تمکین ہوئی ہوں کسی کی لمبی زندگی ہوئی و تیر اور حضرت اونکی قائلو نہ قنوت میں بد دعا کرتی تھی مہینہ بہت تک رہے تھے

سنن چار مجرمین در پیش ہوا نعرہ: **الفصل الثانی** فصل در ستر عن ابن عباس قال قنوت رسول اللہ

گناہ زیادہ کنتی باورن رپوڑ پنی کلب کے کسی روایت کی بہتر تفریحی اور مزاجی اور زیادہ کیا زین فی کہ کنتی ہی ادن لوگو کو کہ سختی ہوگی ہر
 اگ کے یعنی متون میں سے اور کہا تفریحی فی کہ کنتی پنی کلب کے کسی روایت کی بہتر تفریحی اور مزاجی اور زیادہ کیا زین فی کہ کنتی ہی ادن لوگو کو کہ سختی ہوگی ہر
 میں اور مفصل اس حدیث میں نہیں مذکور ہو ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب نہ پایا میںی حضرت کو تو میں ہا تفریحی
 اپنی پر کپڑی اپنی اور کھلی میں وہ ہونڈی ہوئی نقش قدم حضرت کی پس ناگہان وہ سجدہ کرتی ہوتی تھی بقیع میں اس دراز کیا سجدہ یہاں تک
 کہ گمان کیا میںی کہ حضرت فی وفات پائی پس جب لام پہیر التفات کیا طرف میری پس فرمایا کیا تھی تو تفریحی بہتر نہ ظلم کر دی اس تفریحی اور روظل
 اوسکا یعنی تو فی یہہ جانا کہ میں تیری بار میں آسماں دریاں گیا اور اس جملہ میں ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کی یہی ہے اس کے اسکی حال حضرت
 عائشہ کی جواب کیا یہہ ہی کہ نہیں گمان کیا میںی یہہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکی فی مجہر بلکہ گمان کیا میںی یہہ کہ تم ساتہہ حکم اللہ تعالیٰ
 یا ساتہہ جہا دا پنی کی کھلی میری پاچھ وسطی کسی جو یی پنی کی کہا ابن حجر فی کہ حضرت عائشہ اگر جواب میں نعم کہتی تو ہوتا کفر اس کے اس طرح
 جواب یا اور غدر بیان کیا یہہ حضرت فی اولی تہلی کی لہی عذر اپنی نکلتی کا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نزول فرمایا ہی یعنی متوجہ ہونا ہی ساتہہ
 صحت عام کی طرف آہٹان دنیا کی شب برات میں ملیں کہ وہ رات مبارک ہی اور پنی کلک یک تبدیلہ ہی عین کہ اولی نان بکر بیان بہت
 ہوتی تھیں پس فرمایا کہ جتنی اولی بال پہلوسنی یہی زیادہ گناہ لوگوں کی بخشی جاتی ہیں پس حاصل یہہ کہ وقت اور تفریحی برکات اور تجلیات
 رحمتیہ کا تھا میںی جا نا کہ اپنی است کی لہی دعا بخشش کے کروں اور یہہ حدیث اگر چہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف فضائل
 اعمال میں بالاتفاق جائز ہی اور اس حدیث کو اس باب میں اس کے مولف لایا کہ یہہ رات بسبب یا دنی فضیلت کے نامزد مقدمہ فرام
 کے ہی ہے و حسن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة المؤمن فی بیئہ افضل
 من صلوة غیرہ فی مسجدی ہذا الا انکم تبتے رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہی
 زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صل اللہ علیہ وسلم فی نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکے بہتر ہی نماز اوسکی سے اس مسجد میرے ہی مسجد نبوی

مگر فرض کہ وہ مسجد ہی میں طہنی بہترین روایت کی بہتر بود او اور تفریحی فی مسجد نبوی میں ایک ناز کا نواب یا نواب ہزار ناز کا
 ہوتا ہی پس گھر میں نوافل طہنی وہاں نماز طہنی ہی بہترین اسلی کہ بعد ہی یا ہی چہ حضرت فی ہر وقت فرمایا کہ چند شہ قیام رمضان میں اگر کرے
 اور غدر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اولی گھر دن میں نماز طہنی ہو اور نہ پکڑی ہی ساتہہ ہر کام مالک لا یوسف اور بعض اذنی غیر ہی فی فضل نماز اور
 یہہ کہ اپنی گھر دن میں نہا طہنی اور حضرت فی جو پڑین مسجد میں جان جواز کی لہی طہنی اور معکف اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہو علماء
 اور بعضی مالکیہ وغیرہ میں کہ افضل ہی پڑنا اوسکا مسجد میں جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب اور وصحابہ فی بعد اولی مقرر کیا اور ہمیشہ یاد
 عمل مسلمانوں کا یہی وہ شعا رین اور شہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اوسکی سبب کثرت جماعت میں ہوتی ہی اور
 چاہی کہ مسجد میں طہنی اور اگر ایسا نہیں ہے روای ہی کہ گھر میں ہر ڈاکری کذا فی کتاب الفقہ ح

الفصل الثالث
 فصل تیسری عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیکة الی المسجد
 فاداکس اوزاع متفرقون یصلی السجود لنفسہ ویصلی السجود فیصلی یصلونہ الرھط فقال
 عمر ان لو جمعت ہوا علی قاری واجد کان امثل ثم عنم جمعہ علی ابن کعب قال
 ثم کس جنت معہ لیکة احنای الناس یصلون یصلونہ قاری لهم قال عمر نعمت

او کئی زوال ہوا اور منتقل کر لی اور کئی پڑھی حال ہی خوف بر حال کی اور جانا پڑھی کہ نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح میں عدو عین
 بلکہ کیا رو بہی ثابت ہوئی ہیں اور تیرا وہی اور تیس ہی لیکن اجلع ہوا صحابہ کا ابیر تراویح کی میں کہتے ہیں ہن ہن : **و عن عبد اللہ**
ابن ابی بکر قال سمعت ابا بکر یقول کنا ننصرف عن فی رمضان من القیام فکنا ننحجل الخدم بالطعام
فخافه فوثب الشجر و فی آخری صحافنا الفجر و اذ مالک اور روایت ہی عبد الدین ابی بکر سی کہ کہا سامنی الی کو کر کر
 شبہ ہم پہرتی رمضان میں قیام ہی یعنی نماز تراویح کی ہی پس جلدی کرنی ہم خادموں کو کہا نیکی و اسطی خوف جانی تہی وقت سحر کی اور
 سح اور روایت کی و اسطی خوف ہو جانی فجر کی روایت کی یہ مالک ابی : **و عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال هل تدیرین ما فی هذه الیلکة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت ما ہیا یا رسول اللہ فقال
فیها ان ینکتب کل مولود من بنی آدم فی هذه السنۃ و فیها ان ینکتب کل ہالک من بنی آدم
فی هذه السنۃ و فیها ترفع اعمالہم و فیہا تنزل ارزاقہم فقالت یا رسول اللہ ما من
احد یندخل الجنة الا بس حمتہ اللہ تعالی فقال ما من احد ینزل الجنة الا بحمد اللہ تعالی
تثنا قلت و لا انت یا رسول اللہ فی صغیرہ علی ہامین فقال و لا انا الا ان یتعد فی اللہ مہدیہم
یعول ہا نکت صحت رواہ ابی یحیی فی اللعنات الکبیر اور روایت عائشہ سی بہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جاتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات میں یعنی رات او ہوا شعبان کی میں یعنی شبیا تمہیں کہا عائشہ نے کیا واقع ہوتا ہی امین یا رسول اللہ
 فرمایا اس رات میں یہ ہوتا ہی کہ کہا جاتا ہی ہر سید ہونی والا ہی آدم میں ہی اس برس میں اور اس رات میں کہا جاتا ہی ہر عزیر الا نبی ہم
 سے اس برس میں اور اس رات میں اونہائی جاتی ہیں عمل آدمیوں کی اور اس رات میں او ترنی ہیں رزق اونگی پس کہا حضرت عائشہ نے یا رسول
 اللہ نہیں کوئی کہ داخل بہشت میں مگر ساتھ رحمت خدا تعالی کی پس فرمایا کہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالی کی میں ہا
 فرمایا کہا یعنی اور نہ تم ہی رسول خدا کی یعنی تم ہی غیرو سکی رحمت کی بہشت میں نہیں داخل ہونی کی پس رکھا ہا تہلنا حضرت فی نبی ہر ہر
 فرمایا اور نہ میں نبی میں ہی جنت میں نہیں داخل ہونیکا مگر یہ کہ وہاں کی حکمو اپنی فضل و کرم سی اللہ ساتھ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ زمین
 بار روایت کی یہ ہے نبی نبی دعوات کہ میں **ف** کہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکھنی کی لوح محفوظ میں اور اوہائی جاتی ہیں عمل سے نکلے
 جاتی ہیں اعمال صالحہ کہ اوہائی جاوے گی اس سال میں یعنی سال بندہ میں ہر روز اور او رزق کی نازل ہونی ہی لکھنا رزق کا ہی حبیب
 کہ حدیث میں آیا ہی کہ لکھی جاتی ہیں اور سبیل جلیس اور رزق اور لکھی جاتی ہیں حاجی کہ اس سال میں حج کرے گی اور جب حضرت عائشہ نے
 سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر میں ہوتی ہیں لکھی جاتی ہیں پہلی کر نیکی سمجھیں کہ داخل ہوا جنت میں ساتھ تقدیر الہی اور فضل و سبکی کے
 ہوتا ہی نہ سبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ ختم کنی سوال کا حضرت نے جوابدہا کہ سبب اللہ کی رحمت ہی داخل ہوتی ہیں جنت میں اور
 نہیں معارض ہی سبکی قول اللہ تعالی کا وہاں جنت الہی اور تمہو ہا کہ تمہو عملوں یعنی یہ جنت وہ ہی کہ وہی لکھی ہو او سکو سبب و چیز کی کہ ہی تم
 کر تو پہلی کہ عمل سبب ہر ہی داخل جنت کا اور سبب حقیقہ رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھ اور علامہ او سکی یہ کہ عمل ہی جلد رحمت سی ہی
 نہ ہی پر پس بھنہ تقدیر نہیں داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کی اور بعضوں نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا سبب رحمت کی ہی
 اور تقاوت و درجات میں سبب تفاوت و حال کی ہی ہر ہر : **و عن ابی موسیٰ کہ شجر عین سکن رسول اللہ**

جمع کرنی عوام کی اور طلبہ کی ریاست بنو دکن وصال کرنی خانہ یکی پیر قاسم کسبی لکھنؤ والی احمد پوری کو کشش کی وہ ہون کی اوس باطل کرنی
 میں بیچ مارا اور اسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہر دن صر اور شام کی بیچ اوائل سنا آہستہ سولی اتھی کہتا ہو غیر یعنی ملا علی قاری ج کہتی میں کی بیچ بیچ
 عمل کرنا حدیث شریف پر اور غلامی جو انکا کرتا ہی اسکا سبیل حق ہوئی سنکرات کی انکا کرتا ہی اصل یہ کہ اگر نہ بنا لیا خیرا میں ان مذکور کی برہمی جاس
 سبے او کہتا ہی یغنیوں کی لکاول حدوت چراغان کا قوم برآمد سی ہو اور وہ پہلی انش پرست ہی پس جبکہ مسلمان ہوئی دخل کیا اونہون کی اسلام
 میں ایسی چیز کہ وہ ہم میں تالی کہ یہ ہیست اور شہار دین ہی ہی یعنی چراغان جلالی لگی در نماز کی وقت اور مقصود او کو عبادت کرنا لگا ہوا اسسے
 کہ کہ کوخ کرنی اور سجدہ کرنی ساتھ مسلمانوں کی طرف اس لگ کی وہ نہیں آنا شرح میں صحیحے باز یادتی چراغان کا حاجت ہی گنتی جگاہہ وہ یہ
 جو کرتی ہن عوام حاجی کہ چراغان غیر جلالی ہن جبل عرفات و شہر حرام پر اور شہی ہن پس وہ ہی ہی قبیلہ سنی اور بڑا جانا ہی طوطوسی نی
 جمع ہونا شنبہ تم ہن بیچ تراویح کی و رضیہ گنا مسنون کا اور بیان کیا ہی کہ یہ کہ عبت بدہی کہتا ہن یعنی ملا علی قاری کہتے ہن کہ رحمت کر کہ
 اللہ تعالیٰ طوطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی میں آہستہ اسکی ل حرین شریفین کی ہی یہاں تک راتوں شنبہ کہ میں حاصل
 ہوتا ہی اجتماع مردوں کا اور عورتوں کا اور لڑکوں کا اور غلاموں کا اسقہ کہ ہمیں ہوتا جمعہ میں اور کسوف میں اور عید میں اور ہر تہ سبت
 میں اور سیر فساد بہت اور سنکرات ہی ہی اور مستہ کرتی ہن چراغان کی طرف اور پیٹہ کرتی ہن بیت اللہ کی طرف اور کپڑی ہوئی ہن
 اور ہیست انش پرستوں کی بیچ عین طاف کی یہاں تک تنگ ہوتا ہی طواف کرنا الوہر مکان اور شوش ہن ثالثی ہن او کو اور ذکر کرنا اولک
 کو اور صلویوں کو اور فارلون قرآن کی کو اوس وقت سال للہ لفضو والعافیۃ والنقران الرضوان واللہ المستعان شرح باب

صلوٰۃ الضحیٰ

باب بیچ بیان نماز ضحیٰ کی وقت ضحیٰ او ضحیہ کی معنی ہن چڑھنا دن کا پس اوس وقت کی نماز کو نماز

ضحیٰ کہتی ہن اور ضحیٰ کی دو نمازین ہن ایک کو نماز شراق کہتی ہن اور دوسرے کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب ایک وقتہ کہ وقت نماز
 کا ہی اوس وقت نماز پڑھی اور یہ ہے کہ ایک یہ وقت ضحیٰ کا ہی اسکو عرفین شراق کہتی ہن اور دوسرے وقت ہے کہ جو کہ ہی ہلا اور دوپٹ میں ہن
 پہیل چا وی ایسا کہ دوسرے ہر شروع ہو دوسرے ہر تک اوس وقت کو پہی ضحیٰ کہتی ہن اور عرفین میں اسکو نماز چاشت کہتی ہن اور عربی میں ضحیہ صغریٰ کہ
 ضحیہ کہتے کہتے ہن چنانچہ نسائی میں ایک حدیث آئی ہی اصل و سجا چھہ کہ جب آفتاب مشرق کی جانب
 ایسا ہوتا کہ چلیا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے ہی
 اور جب مشرق کے جانب ایسا ہوتا کہ چلیا کہ ظہر کی وقت مغرب کے جانب ہوتا ہے تو چار
 رکعت پڑھتے ہی اس شی معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہن اور ادنی درجہ شراق کی دو رکعتین ہن اور اکثر چہہ اور
 چاشت کی ادنی دوہن اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر عمار کی چار رکعت ہن ایسی کہ حدیثین اوسکی صحیحہ اور اخبار و انا
 اوسین اکثر ہن اور حدیثین لثار بیچ فضلیت ضحیٰ کی بہت تالی ہن اور اکثر علماء اور استحاب سیکسی میں مختار قول یہی اور شرح ولی الدین بن عراقی
 نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوٰۃ ضحیٰ کی بہت تالی ہن یہاں تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اسباب میں درجہ اول
 معنوی کو پہیختی ہن و قاضی ابوبکر نے کہا ہی کہ یہ نماز اگلی بنیاد اور رسولوں کی ہی اور سیوطی ایسا ہی وہی ہی کہ اوسنی نقل کی
 حدیث ابویہرہ کی کہ صلوٰۃ ضحیٰ اکثر صلوٰۃ داود کی ہی اور ابن سجا حدیث تو بان سی لایا ہی کہ نماز ضحیٰ ایسی نماز ہی کہ محافظت
 کرنے شنبہ اوسیر آدم اور روح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم جمعہ میں ہوا نماز بیچ

الفصل الاول

صلی عن امره انی قالت ان النبى صلی الله علیه وسلم دخل بیتها

یوم ففته مکه فاعشسل و صلی ثمانی رکعات فکذا الصلوة فقط اخف منها غیر انه یتم الکرکة
والسجدة وقالت فی رواية اخرى وذلك صحیح منقول عن روات ہی مانی ہی کہ کہا تحقیق تبی الی اللہ علیہ وسلم الی انکی کہیں
دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑھی اچھے رکعتیں پس نہیں کہی ہی کوئی نماز کہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز ہی لیکن پورا کر ہی رکوع اور سجدہ اور
کہا ام مانی فی اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم ف ام مانی ہیں جن حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ

ہے اور اچھے رکعتیں ساتھ دو سلاموں کی باجا سلاموں کی پڑھیں اور ہر ایک پڑھی یعنی سورۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت ہیں پھر جمع ہوا
معاذة قالت سالت عائشة کذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلوة الضحی قالت اذین رکعات
وینید ما شاء الله رواه مسلم اور روایت ہی معاذہ ہی کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ ہی کہ کتنی رکعتیں پڑھتی رسول صلی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتی حسبہ چاہتا اللہ تعالیٰ روایت کی یہہ سلم فی حسبہ چاہتا اللہ اور بارہ

رکعت زیادہ یہہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو مشہور ہی صحیحہ صغریٰ کہی ہی اور صحیحہ کبریٰ کہی ہی
اشراق اور چاشت کو اور احیاء میں لکھا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑھی انہی الشمس اور اللیل اور الضحی اور الشرح صحیحہ و دینا و عن
ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبر علی کل سکرہ فی من اجرکم صدقة فکل
لستیحہ صدقة وکل تخمیدہ صدقة وکل تھیلکہ صدقة وکل تکبیرہ صدقة وامل
بما عرف صدقة وھی عن مشک صدقة ویحیی من ذلک رکعات یذکرہما من الضحی رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اور یہہ ہی ایک تہائی کی صدقہ پھر تسبیح
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تہجد یعنی الحمد لہ کہنا صدقہ ہی اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ کہنا صدقہ ہی اور
امر کزنا تہنئتی کی صدقہ ہی اور منع کزنا برائی ہی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہیں ان سب دو رکعتیں کہ پڑھی اور نو وقت صبح کی روایت
کہ یہہ سلم فی صبح کو پھر پڑھی سلم ہوتی ہی آفات ہی اور لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو اسپر ازراہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ایک

کہ لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہیں اور شکرانہ اونکا اور ہوجانا ہی اور کافی ہوتی ہیں ان سب دو رکعتیں صبح کی یعنی انہی
شکرانہ اور ہوجانا ہی حاجت اونکی نہیں ہے اس ہی کہ نماز عمل ہی تمام اعضا ہی بدل لیں قائم ہوتا ہی عضو ساتھ شکرانہ ہی کی پس لائق ہی
کہ عادت کر ہی سپر اور یہہ حدیث ہی محل ہی دونوں نماز فیہ یعنی اشراق و چاشت لیکن ظاہر اور اوس اشراق ہی ہنوع و مولانا وغیر ذلک
ابن ارفم انه رای قوما یصلون من الضحی فقال لقد علی ان الصلوة فی عین ہذہ الساعۃ افضل ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة الادلین جین تو مخر الفصال رواه مسلم اور روایت زید بن اسلم کہ تحقیق کہا اور ان ایام کو کہ نماز پڑھتی

صبح کی کہ تحقیق سترہین پہن کر یعنی احادیث اخبار ہی کہ تحقیق نماز غیر سوقت میں بہتر یعنی نواک سب بہت ہوتا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی نماز ما بہت جمع کہی لکن طرف اللہ کی وسوقت اگر مذہب ہی و نواک کہنے پاؤں اونکی روایت کی یہہ سلم فی جانتی ہیں لوگ یعنی زیادہ
انکا کیا اور پورا وقت نماز چاشت پڑھتی ہی اور نہ صبر کیا وقت مختار یعنی کہو کہ نماز پڑھتی ہیں اور جو عالم ہی کی ساتھ ہی کہ نماز غیر سوقت
میں افضل ہی اور گرم ہونے اور نواک کہیے جس وقت کہ غصہ کسی زمین گرم ہو جاوے اور نواک کی بیچوں کی پاؤں جلنی لگیں سوقت نماز چاشت کی پڑھتی

صلی عن امره انی قالت ان النبى صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم ففته مکه فاعشسل و صلی ثمانی رکعات فکذا الصلوة فقط اخف منها غیر انه یتم الکرکة
والسجدة وقالت فی رواية اخرى وذلك صحیح منقول عن روات ہی مانی ہی کہ کہا تحقیق تبی الی اللہ علیہ وسلم الی انکی کہیں دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑھی اچھے رکعتیں پس نہیں کہی ہی کوئی نماز کہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز ہی لیکن پورا کر ہی رکوع اور سجدہ اور
کہا ام مانی فی اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم ف ام مانی ہیں جن حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ ہے اور اچھے رکعتیں ساتھ دو سلاموں کی باجا سلاموں کی پڑھیں اور ہر ایک پڑھی یعنی سورۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت ہیں پھر جمع ہوا
معاذة قالت سالت عائشة کذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلوة الضحی قالت اذین رکعات وینید ما شاء الله رواه مسلم اور روایت ہی معاذہ ہی کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ ہی کہ کتنی رکعتیں پڑھتی رسول صلی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتی حسبہ چاہتا اللہ تعالیٰ روایت کی یہہ سلم فی حسبہ چاہتا اللہ اور بارہ رکعت زیادہ یہہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو مشہور ہی صحیحہ صغریٰ کہی ہی اور صحیحہ کبریٰ کہی ہی
اشراق اور چاشت کو اور احیاء میں لکھا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑھی انہی الشمس اور اللیل اور الضحی اور الشرح صحیحہ و دینا و عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبر علی کل سکرہ فی من اجرکم صدقة فکل
لستیحہ صدقة وکل تخمیدہ صدقة وکل تھیلکہ صدقة وکل تکبیرہ صدقة وامل بما عرف صدقة وھی عن مشک صدقة ویحیی من ذلک رکعات یذکرہما من الضحی رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اور یہہ ہی ایک تہائی کی صدقہ پھر تسبیح
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تہجد یعنی الحمد لہ کہنا صدقہ ہی اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ کہنا صدقہ ہی اور امر کزنا تہنئتی کی صدقہ ہی اور منع کزنا برائی ہی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہیں ان سب دو رکعتیں کہ پڑھی اور نو وقت صبح کی روایت
کہ یہہ سلم فی صبح کو پھر پڑھی سلم ہوتی ہی آفات ہی اور لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو اسپر ازراہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ایک کہ لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہیں اور شکرانہ اونکا اور ہوجانا ہی اور کافی ہوتی ہیں ان سب دو رکعتیں صبح کی یعنی انہی
شکرانہ اور ہوجانا ہی حاجت اونکی نہیں ہے اس ہی کہ نماز عمل ہی تمام اعضا ہی بدل لیں قائم ہوتا ہی عضو ساتھ شکرانہ ہی کی پس لائق ہی کہ عادت کر ہی سپر اور یہہ حدیث ہی محل ہی دونوں نماز فیہ یعنی اشراق و چاشت لیکن ظاہر اور اوس اشراق ہی ہنوع و مولانا وغیر ذلک
ابن ارفم انه رای قوما یصلون من الضحی فقال لقد علی ان الصلوة فی عین ہذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة الادلین جین تو مخر الفصال رواه مسلم اور روایت زید بن اسلم کہ تحقیق کہا اور ان ایام کو کہ نماز پڑھتی
صبح کی کہ تحقیق سترہین پہن کر یعنی احادیث اخبار ہی کہ تحقیق نماز غیر سوقت میں بہتر یعنی نواک سب بہت ہوتا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز ما بہت جمع کہی لکن طرف اللہ کی وسوقت اگر مذہب ہی و نواک کہنے پاؤں اونکی روایت کی یہہ سلم فی جانتی ہیں لوگ یعنی زیادہ
انکا کیا اور پورا وقت نماز چاشت پڑھتی ہی اور نہ صبر کیا وقت مختار یعنی کہو کہ نماز پڑھتی ہیں اور جو عالم ہی کی ساتھ ہی کہ نماز غیر سوقت میں افضل ہی اور گرم ہونے اور نواک کہیے جس وقت کہ غصہ کسی زمین گرم ہو جاوے اور نواک کی بیچوں کی پاؤں جلنی لگیں سوقت نماز چاشت کی پڑھتی

بہتر ہی اور ایسی گرمی تریب پڑی ہونگی ہوتی ہی اور سوقت میں فضل ایسی ہی کہ سوقت دل چاہتا ہی آرام کر نیکیوں سوقت میں کازنہی کی

مگر جو کہ رجوع کرتی ہیں اور گاہ حق میں اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور احمدیث ہی صحیح معلوم ہوا وقت جا شت کا شروع ہوا مولانا
الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی الذکوان** و ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن ابی الذکوان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورواہ ابوداؤد والدارقنی عن یحییٰ بن ہمام القطانی **عن احمد** عنہم اور روایت ہی ابی دردار اور ابی ذری کہ کہا اور

نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے در حالیکہ نفل کر رہا ہی تھی جناب لیلیٰ تعالیٰ ہی کہ وہ فرمایا ہی ہی بیٹی آدم کی تیرے در حال صلی اللہ علیہ وسلم نے
اول نمون کفایت کر دیا نیکو اور سدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی ہی اور روایت کی ابوداؤد اور داری ہی نسیم بن ہمار غطفانی ہی اور

احمد ہی اور سن **ف** کفایت کر دیا تیری حاجتوں کو اور دفع کر دیا اوچیز کو کہہ اجانتا ہی تو یعنی دل بنا فارغ کر کہہ میری عبادت کی لیلیٰ
روز میں فارغ کر کہوں گے دل تیرا روز تیرے سبب حاجت روائی تیری کی من کان لعدکان اللہ اور یہ چار کتین شراق کی میں یا جا شت کی رع
عن یسیدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الإنسان ثلاثاۃ وستون مقصدا
وعلیہ ان یتصدق عن کل مقصدا منہ بصدقة قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللہ قال الخباۃ فی
المسجد تدفئہا والشبیء تنجیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعنا الصلحی حجرتک رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی یہی وہی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی ہی کہ آدمی میں تین سو ساٹھ بند ہیں پس آدمی پر لازم ہی یہ کہ
کرمی چاہے بند یا نبی کی صدقہ کہا صحابی کون ہی کہ طاق کے کہ ای ہی نبی اللہ کی فرمایا تہو کہ مسجد میں پڑا ہوں نہ کر دینا اور سب لاینبی یہہ ہی ایک صدقہ

ہے اور دور کر دینا ایک چیز کارا ہی یعنی ہونڈی چیز کارا مانڈ نجاست اور پتھر اور کاشی کی یہہ ہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کون ہی چیز
صدقہ میں سے بقدر تین سو ساٹھ کی پس کتین ضحیٰ کی پڑھنی کفایت کرنی ہے تو یعنی پھر صیاج اور صدقہ کی نہیں ہے روایت کی یہہ ابوداؤد ہی **ف**

لازم ہی مراد کا کہہ ہی نہ وجوب شراق کی کسی نی وجہ میں کہا ہی دور کتوں ضحیٰ لیکو اور صدقات مذکورہ کو اگر وجہ ہے شراق اور عطا شکر اللہ
کے نعمتوں پر اجالا اور تفصیلا اور احمدیث میں شمار ہی طرف نماز شراق ہے ہوا مولانا **عن** النسائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم من صلی الصلحی ثلاثی عشرۃ رقعۃ بنی اللہ قصصا من ذہب لجنۃ رواہ الزمذلی وابن ماجہ وقال
الترمذی شہدا حکایت عن ابی ہریرۃ کہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما لوجہ اور روایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو پڑھی وقت ضحیٰ کی بارہ کتین بنا تا ہی اللہ اس کی لمی محل سونیکا بہشت میں روایت کی یہہ ترمذی ہی اور ابن ماجہ ہی اور کہا ترمذی ہی کہ یہہ
حدیث غریبہ نہیں ہے چنان ہی ہم صلحی اسکی یاد کر ہی وجہ ہی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی ہی ہی کتاب میں **عن** معاذ بن انس
الجبلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلدہ حین یصیرت من صدقۃ الضمۃ
حتی یتسبہ رکعتی الصلحی لا یقول الا خیرا غفرا لہ خطایاہ وکان کانت اکت من زکات البخر رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی معاذ بن انس ہی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص شہار ہی یعنی ہمیشہ ہی اپنی نماز کی جگہ میں اور وقت
سے کہہ پڑھی نماز صبح کیسی یہاں تک کہ پڑھی دور کتین ضحیٰ کی یعنی بعد ظہر اور بلکہ ہونے آفتاب کے کہتا ہو یعنی میں اسکی گزنی کتات تو یعنی چاہے
اسکی گزناہ اسکی اگرچہ بہت ہوں جہاں ریال ہی روایت کی یہہ ابوداؤد ہی **ف** جو شخص شہار ہی الخ لاعلیٰ قاری کی شرح ہی ایسا معلوم ہوا

اور روایت ہی معاذ بن انس ہی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص شہار ہی یعنی ہمیشہ ہی اپنی نماز کی جگہ میں اور وقت
سے کہہ پڑھی نماز صبح کیسی یہاں تک کہ پڑھی دور کتین ضحیٰ کی یعنی بعد ظہر اور بلکہ ہونے آفتاب کے کہتا ہو یعنی میں اسکی گزنی کتات تو یعنی چاہے
اسکی گزناہ اسکی اگرچہ بہت ہوں جہاں ریال ہی روایت کی یہہ ابوداؤد ہی **ف** جو شخص شہار ہی الخ لاعلیٰ قاری کی شرح ہی ایسا معلوم ہوا

سجہ کرتی اور جب وہ مستحکم اور چوڑی حرام اور مکروہ کی پس آخرا کو بیکت سی وجہات کہ اسکی جمیع میں سے ہوتی ہی اور یہ دل قرار پکرتا ہے
اور پڑھی دو رکعت اگر دو رکعت سنون معمولی اور تھیۃ المسجد اور شکر الرضوی میں ہی پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائے یہی لیکن او یہی ہی کہ دو رکعت
جدی پڑھنے سے شاکہ نسبت آخرا کے جو سبقت چاہی ہے سو ہی اوقات مکروہ کی اور سورۃ جنسی چاہی ہے اور بعضی روایت
میں کہ قفل یا اور قفل ہو اللہ پڑھی اور او حاصل امری من لفظ واکاشاک ہی کی ایسی ہی یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت ثنی فی دینی وسکا
عاقبۃ امری فرمایا یا ان تیون لفظ کی جگہ حاصل امری وا جلد فرمایا اور فضل ہے کہ دونوں جملہ پڑھی اور نام لہو ہی حاجت ایسی کا یعنی لفظ
کہ حدیث میں واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کریموال کی عبارت میں ہر امر خاص نہ کہو مثل ہذا السفر فدا الاقامۃ اور مانند انکیکل اور جائزہ
کہ ہذا الامر کی درپہ نام حاجت کا لہو اور ایک آیت میں استخارہ نصیحت قبول ہی اگر جلدی ہو یہ پڑھی اللهم ترنی واخرنی ولا تکلینی الی اختیار
یعنی ای اللہ میں میری ایسی درختیا کر میری یعنی جو مناسب ہے اور نہ سونپ جگہ طرف اختیار میری کی اور حضرت انس فرماتی روایت ہی کہ
فرمایا او کو یہ نصیحت خدا صلوات اللہ علیہ سلم فی کہ ای انس جو قصد کرے کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالیٰ ہی اور کی ای سات بار یہ دیکھ کہ جو کچھ کہ تیری
دل میں تھا ہوا وہ میں جرات کر کہ وہی بہتر ہی ہے عن **الفصل الثانی** فصل در سب سے عن علی قال کذا
ابو یبکی وصدق ابو یبکی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل ینیب
ذنباً ثم یقوم فیکتھم ثم ینیب ثم یتعفف اللہ الا عفف اللہ لہ ثم قن وا الذین اذا فعلوا
فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکرہم واللہ فاستغفروا الذنوب ہم رواہ الترمذی وابن ماجہ
ان ابن ماجہ توکید کر کے آیت روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا حدیث کی جگہ ابوبکر کی اور یہ کہا کہ سنائی رسول خدا
علیہ سلم کہ فرماتی ہی نہیں کوئی شخص گناہ کرے گناہ کرنا پہلے پہلے ہو پس ضروری ہے پھر نماز پڑھی پھر پیش چاہی گناہوں کی اللہ مگر کھشتا
اللہ و سکو پھر یہ آیت اور وہ لو کہ جو سبقت کرتی میں گناہ و حیالی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کبیرہ کلمہ وغیرہ کی یا ظلم کرتی میں ہی جانور
یعنی صغیرہ گناہ کرتی میں مانند لہو یعنی عورت یا لڑکی کی اور ساس کرتی کی اور نظر کر لہو کی اور مانند انکی یا کرتی میں اللہ یعنی
خدا یا سکیلو سطلتیش کی کرتی میں سطلی گناہوں ہی کی روایت کی بہتر ہی اور ابن ماجہ لہو یعنی نہیں کر کے آیت ف
ابوبکر کی یہ جملہ معترضہ ہی بیان کیا اور سکو حضرت علی نے وہ سطلی ظہار رنگی و نہایت سچی ہونی ابوبکر کی اور وہ ایسی سچی ہی جگہ نام حضرت صلی
علیہ سلم فی صدیق رکھا تھا اور یہاں ہی کہ عادی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ قبول نہ کرتی ہی حدیث یہاں تاکہ قسم دی یعنی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی ہے
یون حضرت ہی سنا لیکن جب حضرت ابوبکر ہی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم اور پس ضروری اور غسل افضل ہی اور ساتھ ٹہنڈی بالی
کہ اکمل ہی اور پھر نماز پڑھی یعنی دو رکعت پہلی رکعت میں قل یا پڑھی اور دو سیر میں قل ہما اللہس نماز کو نماز کہتے ہی میں اور پیشش چاہے
مراختش چاہتی ہی یہ کہ توبہ کرے ساتھ نہامت کی وادوس گناہ کو چھوڑ دی اور قصد کرے کہ آیت نہ کہی نہ کہو نکا اور تدارک کرے
حقوق کا اگر سکی ذمہ سکی حق ہوں اور پڑھی حضرت فی آیت لیل و سندی کہ اللہ تعالیٰ ہی اس طرح فرماتا ہی اور بعد لفظ لا تو ہم کی یون
ومن یغفر الذنوب الا اللہ و لیس علی ما فعلوا و ہم لعلیون اولک تجرا و ہم مغفرۃ من ربہم و جنت سبحان الہا ربنا خالین
فیہا و لغم انما ملین یعنی اور کون ہی کہ بخشی گناہوں کو بغیر خدا کی و ہمیشہ ہمیں رب ہی اور پس یہ کہ لہو یعنی گناہ اور وہ جانتی میں
یعنی ہمیشہ نہیں کرتی ہی فعل ای ہی جان بوجہ کہ بلکہ بجز خدا و سوا ہونی گناہ کی توبہ کر ڈالنے میں پھر گروہ ہے کہ

خداوندی بخش ہی پروردگار کوئی کی طرف سے اور باغ میں کہ چلتی ہیں اور کئی نئی بہرین ہمیشہ چلتی رہتیں : لفظ والذین کہ پہلی تیرہ میں ہی میں آیا ہی اور
لفظ وان کہ دوسرے آیت میں ہی خبر اس کی ہی سمجھنی اسطرح اسکا سمجھ لیا اور جو تفصیل ہی اس مقام کو دیکھا جا ہی اس کی تفسیر میں کہی ہی : ع ۶ : ۶
وَمَنْ حَذِيقَةٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَنَ يَدَهُ أَوْ حَنَ رِجْلَهُ أَوْ حَنَ رِجْلَيْهِ أَوْ حَنَ رِجْلَيْهِ أَوْ حَنَ رِجْلَيْهِ
خداوند ہی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ کچھ ہی اذ تک کوئی مصیبت پڑے ہی تو روایت کی یہ ہوا دونی **ف** یعنی جیسے تلو کوئی مصیبت پڑے
اے تو نماز پڑھنی اسی خلاصی عزم کی اور واسطی بجالاتی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی اے ایمان والو! ایسا اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تم کو ایسا
صبر اور نازکی ہو اور لکھا ہی علماء کی کہ صحت میں پہنچے کہ جب شغل ہو تا ہی آدمی حیا و تہن کو کھل جاتا ہی اور سپر عالم ربوبیت کا اور جس کیل
کیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس سان ہوتا ہی دلہیز ہونا دنیا کا اور ہونا اسکا پس خوش نہیں ہوتا ہونی اسکی
اور نہ خوش ہوتا ہی ہونسی جیسے کہا گیا ہی اگر ہی تو غم نہیں در اگر نہیں تو غم نہیں **ع ۶ : ۶ : ۶** **وَمَنْ حَذِيقَةٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَابَدَاكَ فَقَالَ بِنَاسِ بَقِيَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا حَذَلْتُ الْجَنَّةَ فَطَلَّ الْأَسْمَعُ خَشْخَشَتَكَ
أَمَا عِيٌّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنَتْ قَطُّ الْأَصَابِي حَكَتْ قَطُّ الْأَوْصَاتِ وَعِنْدَ
وَرَأَيْتَ أَنَّ لِلَّهِ عَمِي رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْمَارًا وَرَأَيْتَ أَنَّ لِلرَّيْمِيِّ ش اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بس بلا یا بلال کو یعنی
بعد نماز صبح کی پس فرمایا ساتھ پیر کی پہل کی تو فی مجھی طرف بہشت کی نہیں داخل ہوا میں بہشت میں کہی مگر سنی ہی آواز نا پوش سیر کی اگر
اپنی کہا بلال فی یا رسول اللہ میں اذان دی مینی کہی مگر کچھ ہی مینی در رکعتیں اور نہیں پہنچا تجھ کو برضو ہونا کہی مگر کہ وضو کیا مینی آدمی
وقت اور اختیار کیا مینی یہ کہ اللہ کی اپنی مجھ میں در رکعتیں یعنی لازم کہ میں اپنی پرورد رکعتیں اور موافقت کی و نیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
عے بسبب نہیں و چیز دن کی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہ ترمذی **ف** یعنی حضرت فی بلال کو کالی ہی دیکھا بطور خاص و مذکور
کہ سبب کا پوچھا کہ کونسا عمل توئی کیا ہی کہ اوسکی حسب ساتھ برضو خاص کہ شرف ہوا پس کی چلتی ہی مراد یہ ہے اور ظاہر معنی اگر
یعنی درست نہیں اس کی کسی شے کو ہی یہ تہ نہیں ہونا کہ حضرت بریف تاجاوی چر جائی کوئی مٹی اور سبب نہیں و نیز ذکی یعنی ہمیشہ
با وضو رہی کی اور نماز پڑھی کی کہ جسکو تلو الرضو کہتی ہیں **ع ۶ : ۶ : ۶** **وَمَنْ حَذِيقَةٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ
ثُمَّ لِيُتِنَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيُقَلِّدَ اللَّهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمَ الْكَرِيمَ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
هِيَ تِلْكَ رَضْوَى كَهَ قَضِيَّتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرَ نَبِيٍّ اور روایت ہی عبد الباقی الی وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ ہوا اسکو کو
حاجت طرف اللہ یا طرف کسی ہی آدمی یعنی حاجت در یا دنیوی پس چاہی کہ وضو کرے پس چاہی کہ وضو کرے ہی یعنی ساتھ رعایت آداب کے
پہر پڑھی در رکعتیں پہر تلو کرے اللہ تعالیٰ اور وہ پہنچے عجز خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ رب العالمین کہ پہلا

جس وقت پہلی سواخذہ نماز کا ہوگا اور بندوں کی حقوق میں پہلے خون کا اور باقی عمل ہی طور پر یعنی مثلاً اگر روزی فرض میں کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزی نفل سے اسی پورا کر دینگے اور اگر زکوٰۃ میں نقصان ہو اس کو زکوٰۃ نفل سے پورا کر دینگے اور اگر میں نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل پورا کر دینگے اور اگر کسی کا حق ہے پورا کرنا تو اس کا عمل صالحہ سے بقدر اس کی ہیکر جس دیکھو دیکھی سطح حال و در اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت میں ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کی صحیح الابد اس کی ذکر باقی اعمال کا عمل العموم کیا ہے : **وَمَنْ أَمِنَ مَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آذَنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رُكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَذُرُّ عَلَى رَأْسِهِ الْعَبْدَ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقَسْرَانَ** رواه أحمد والترمذي اور روایت ہی ابی امامہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متوجہ ہونا ساتھ رحمت کے اللہ تعالیٰ اسی بند کی بجز کسی عمل کی بہتر روکے تو کسی کہ پڑھی اور کوئی نماز نفل سے اعلیٰ ہے اور غنایت اللہ تعالیٰ کی بند پر اور میں زیادہ ہی اور علموں سے اور تحقیق علی البیہ چہ کر کی جاتی ہے اور پھر بند کی یعنی ناراض ہوتی ہے رحمت اور نور اور کیا نیک کا ہی حسب تکالیف کہ ہوتا ہے نماز اس میں اور نہیں نزدیکی حاصل کی بندوں کی طرف اللہ کی ساتھ تندرستی اور نیکوئی کے نیکوئی اور نیکوئی سے ہی قرآن مجید سے قریب ہے ہوتا ہے ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی ابی امامہ اور ترمذی نے **بَابُ صَلَاةِ الشَّهْرِ** باب چہ نماز سفر کی **ف** کے امام اور عالم کوفات نہیں ہے بیچ جائز ہونی قصر کی ساق کو لیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت ساق پر دو رکعتیں ہیں جار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولیٰ ہے **الفصل الاول** فصل پہلے کن **النَّسْرَانِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّلَّ بِأَمَلٍ يَنْتَهِي أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحَكِيْفَةِ رُكْعَتَيْنِ مُتَّفَقًا كَتَبَهُ** روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی دو رکعتیں اور پڑھی نماز عصر کی دو رکعتیں اور ترمذی نے روایت کی ابی امامہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں بیان ہے حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر کیا کا کجا حج کی ایسی تو ظہر و عصر میں پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ میں پہنچی کہ نام ایک جگہ ہے کہ میں کوس بدینہ سے ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں پڑھیں پھر امام عظیم اور شافعی کا بھی ہے کہ ساق و شہر میں جب نکلے شہر کی مکانات قصر کی شرع ہے : **وَمَنْ خَرَّاتَهُ بَيْنَ وَهَيْبِ النَّخْلَةِ عِجَى قَالَ كَسَّرَهُ** پسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَأَخْرَجَهُ أَكْثَرُ مَا كُنْتُ أَفْطَرُ وَأَمَّنَهُ عِنْدِي رُكْعَتَيْنِ مُتَّفَقًا كَتَبَهُ** اور روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منامین دو رکعتیں اور صل میں کہ ہم سے بہت سی کہ نہ تھی کسی اور سے اس میں روایت کی ابی امامہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلے حججہ اولیٰ کا ہی کہ اور ان نوین صحابہ شہداء تھے وہ اس میں ہی کفار سے ابی امامہ کہ کہا کہ سفر ہونا قصر کا موقوفہ درخوف غنہ کی کفاسی نہیں ہے اگر ظاہر قرآن کا دلالت کرنا ہی بلکہ بہر حال سفر میں قصر کرنا جا ہی چنانچہ حارثہ شہداء میں ذکر اور اس کا صحیح واقع ہوا ہے : **وَمَنْ يَعْلَى بَنِ أُمِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِمَ بَيْنَ الْخُطَابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ لَمْ يَخْتِمْ وَمَا خَتِمْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَ كَيْفَ كَرَّمْتُمْ قَاتِلُوا صَدَقْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی بن ہبہ کہ کہا کہا میں نے اسی عمر بن الخطاب کی سوا ہی کہ نہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابیہ کہ کم پڑھو نماز اگر دو رکعتیں میں آئیں نکلے دو رکعتیں کا فر ہوئی پس تحقیق اس میں سے ہیں :

ابو ذر یعنی خوف جا را بر کجا و چه نفسی که با عمری لعجبا یعنی اوس خیر می که لعجبا کوئی اوس می پس بوجای منی بغیر خدا علی السلام
 سے پس فرمایا احسان اگر احسان کیا اللہ تعالیٰ فی سائتہ و کسی نہیں پس قبول کر و صدقہ اوس کا روایت کی بیہ سلمانی ف القاطرات کی جو مذکور
 ہوئی اور یہی یون ہی و اذ انصرتم فی الارض فلیس علیکم جنح ان تقصر اسن الصلوة اخر تک و ریس قبول کر و صدقہ اوس کا یعنی خواہ خوف ہوا
 نہ ہو اور اتیہ میں قید خوف کی باعتبار حادث و راجح کے لگا ہی کہ اکثر مسافر و تکون خوف ہوا ہی خصوصاً اوس ثانی میں کہ اگر قدری انداز اسلام
 کے تھے اور یہ یعنی فاقبلا و جو کس لیے ہی میں یہی قول بخندہ کہ قصو و جب سے اور تمام ساتھ یعنی بوجای منی اوس کا باہی شرح و
 النبی قال خررنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المذینة الى مكة فكان یحسب رکعتین رکعتین حتی
 یجعدنا الى المذینة قبل کہ اقمتم بک شینا قال فعدنا باعشر اتمت علیہ اور بوجای منی سے کہ کہا کئی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بیسی طرف مکہ کی یعنی حجتہ الوداع میں پس ہی نماز پڑھی ہی دود رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھی ہی یہاں تک پہر کرئی ہم طرف مینہ کی کہا گیا
 و اصل اس کی پڑھی ہی تم کہ میں کو یعنی ایک کہا نہیں ہی ہی ہم کہ میں اس ن روایت کی بیہ بخاری اور سلمانی ف دس دن یون ہی کہ کو
 نئی کچھ کو دن پہنچی ہی اور کچھ دو دن کی صبح کو روانہ طرف مینہ کی ہوئی پس معلوم ہوا کہ دس روز کی قامت آدمی مقیم نہیں ہونا بیہ حدیث ظاہر
 میں منافی ہی نہ شبانہ کی کو انکل ان اگر قامت کری چار دن تو واجب ہوا ہی بوجای منی نماز کا تفصیل کی آگے مذکور ہو گی کی شرح
 وعن ابن عباس قال سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سفرا فاقام تسعة عشر يوما یحسب
 رکعتین رکعتین قال ابن عباس من صلی فیما بیننا و بین مکة تسعة عشر رکعتین رکعتین
 فاذا اقمنا اکتز من ذلك صلیت اذ بعار و اء البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سفرا
 نے صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک سفر پس نہیں ہی اوس دن نماز پڑھی ہی دود رکعتیں کہا ابن عباس پس ہم نماز پڑھی ہیں دود رکعت
 اوس منزل کی کہ درمیان ہمارا و در میان مکہ کی ہی اوس دن یعنی جب قامت کرتی ہیں ایک سفر میں در میان مکہ و مدینہ کی اوس دن تو دود
 رکعت پڑھی ہیں پس جو وقت کہ نہیں ہی میں زیادہ اس ہی تو پڑھی ہی ہیں چار رکعت روایت کی بیہ بخاری فی ف پس نہیں ہی اوس
 دن یعنی نہیں ہی اوس دن بغیر نیت قامت کی کہ ارادہ کو نہ کا کہتی ہی کج کل میں اور ابن عباس سے بیہ نکالا اس اگر قامت کری اوس
 دن تو قصر کری اور زیادہ ہی تو پڑھی ہی اس میں سفر میں ابن عباس اور نہ کا بیہ نہ نہیں جانا چاہی کہ ہماری نہ نہیں ہیں
 کہ اگر چند دن کی یا زیادہ اوس میں قامت کری تو نماز پڑھی اور اگر چند دن کی کہ نیت قامت کی کری تو قصر ہی کری اور اگر
 نیت قامت کی بیرون نہ تو ہی قصر کری اور یہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمری کہا بیہ طحاوی فی اور امام محمد کتاب الاذان
 ابن عمری لاکئی ہیں کہ وہ آفر بیجا نہیں چہ یعنی یہی کہ ارادہ کج کل چاہی کا کرتی ہی اور نماز مسافر اڑھی ہی اور اوصحای یہی اوکی نکلا
 تھے اور انس سے ساتھ عبد الملک سے مروا کئی دو مہینے شام میں دود مہی رکعت پڑھی ہی اور نہ شبانہ فی میں بیہ کہ اگر نیت چار روز کا
 قامت کی کری سوا دود دن ان اور کوچ کرئی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہوا تا ہی اور چار رکعت پڑھی اور اگر بغیر نیت قامت کی ساتھ قصر
 کج کل کی زیادہ اٹھا دس نہیں ہی تو پڑھی ہی نماز قول محتدا کئی ان ہی شرح و وعن حفص بن عاصم قال
 صحبت ابن عمر فی طریق مکة فضلیت رکعتین فوجاء رحله و جلس فرأی ناسا قیاما فقال ما
 یصنعون قال قلت لیسع بن قال لو کنت مسیحا التمت صلواتی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الْكَعْبَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي غَيْرِهَا
 اور روایت ہے ہی شخص
 بن عاصم ہی کہ کہا سافت کی بی بی ابن عمر کی مکہ کی راہ میں پس نماز پڑھائی ہر گز ظہر کی دو رکعتیں پہرائی اور بی بی میں اور بی بی پس دیکھا کہ تو گنو
 گہری ہوئی پس کہا کیا کرتی ہیں یہ کہہ بائیں غفلتیں پڑھتی ہیں کہا اگر موتا میں غفلتیں پڑھتی ہیں والا بوری پڑھتا میں نماز فرض اپنی یعنی اگر یہ مجھ سے
 کہتی نوافل کا ہو تو پورا پڑھتا فرض و نواہم اور اولی تھا پس جب فرض قصور کی گئی تو ترک نفل اولی ہو گا کہو کہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل ہی
 صحبت کہہ بی بی یہ غیر اصلی الصدق علیہ وسلم ہی پس کہ نہ زیادہ کرتی سفر میں دو رکعتوں پر اور صحبت کہی بی بی ابوبکر اور عمر اور عثمان ہی اسطرح یعنی
 وہ بھی سفر میں زیادہ دو رکعت ہی پڑھتی ہی روایت کی یہہ بخاری اور سلمانی کہہ ابن ملک نے اس میں دلیل ہی اس کی ہی کہ اختیار کیا کہ
 یہ کہ نفل پڑھتی ہی سفر میں اور حکم سنہ و تالیسی معمولی کا نفل دو سویرین مذکور ہو گا : **وَحَنَّ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى خَيْلٍ يَسِيرٌ وَيُحْمَلُ بَيْنَ الْغُرَفِ وَالْعِشَاءِ وَرَأَى بَعْضَ
 اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحیح کرتی در میان ظہر کی اور عصر کی جب وقت کہ ہوتی سفر میں اور جمع کرتی در میان
 مغرب و عشاء کی نفل کی یہہ بخاری فی ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیوں کا کہ اگر اونکی نزدیک سفر میں جمع کرنا در میان ظہر اور عصر کی درست
 ہے خواہ ظہر کی وقت میں عصر کو پڑھ لی یا عصر کی وقت میں ظہر کو پڑھ لی یا عصر کی وقت میں عشاء پڑھ لی یا عشاء کی وقت میں مغرب
 اور حقیقوں کی نزدیک یہ حدیث معمول ہی جمع صورت پڑھتی ظہر آخر وقت میں پڑھتی اور عصر اول وقت میں پس صورت میں جمع ہو میں اور حقیقت میں
 دونوں نماز میں اور وقت میں اسطرح مغرب و عشاء میں کہ تاخیر کرتی سفر کو اور اول وقت پڑھتی عشاء کو : **وَحَنَّ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى الْإِحْتِاجِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُؤَمِّئُ إِيمَاءً كَصَلَاةِ الْكَيْسَلِ
 إِلَّا الْعَرَاءِ وَالرِّجْلَ وَيُؤَمِّئُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی سفر میں اسطرح متوجہ کرتی سوار اور کوا اشارہ کرتی شمارہ کرنا پڑھتی سفر میں سوار پر نماز شب سوار کو
 اور در بی بی پڑھتی ہی سوار پر روایت کی یہہ بخاری اور سلمانی کہہ نماز پڑھتی سفر میں جب طرف متوجہ کرتی سوار و لیکن وقت تحریر کی متفقہ
 کی طرف کرتی جیسے کہ اس حدیث میں آیا ہے اشارہ کرتی کو جو اشارہ کرتی اور اشارہ کرتی اشارہ کو عسی کرتی اور اس حدیث میں دو حکم مذکور ہوئی ایک تو یہ
 کہ سوار پر نفل پڑھتی جائز نہیں اور فرض نہیں اگرچہ اس حدیث میں ذکر راگی نشانہ واقع ہوا ہی لیکن اور حدیثوں میں نفل عام آئی ہیں اس میں
 سنتوں منوگدہ کو اور سوا ہی اولیکو اور امام ابو حنیفہ ہی روایت ہی کہ مستحب ہے اور تاسنت فخر کی ہی اور ایک روایت میں وہ جب سوار اور سوار
 جائز نہیں ہے اور اگر نا اونکا بی بی ہوتی بغیر عبدلک و فرض سوار پر درست نہیں مگر بعد کہ جھٹل میں ہوا اور غالب میں خوف ہلاک نفس پر یا مال
 پر یعنی خوف ہو جو رکابا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑھنا یا راہ بھول جانی کا یا جانور سرکش ہو کہ او سپردانہ ہو سکی بعد اور ترکی یا مصلحت یا اور
 ہو کہ سوار اپنے سکی اور نہ کیسکو یا وہی کہ سوار کردی اولیکو یا کچھ ایسی ہو کہ نماز اور پیر ممکن ہونا عذ میں نہ کا ہو تو ان صورتوں میں فرض سوار پر جائز
 ہے اور ضرورت میں سنتی میں قواعد شرعی کذاتی شروح الہدایہ اور کہا طحاوی ہی کہ وہ جب پڑھتی وتروں کی سوار پر ہماری نزدیک یہہ کہ شاید
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ہی اور سوا ہی پہلی حکم کرتی اور تاکید کرتی وتروں کی پہر چاہی کید کی بعد اسکی اور نہ نصحت دی ہے چترک
 اسکی اور ترک پڑھتی ہوں چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمر کی کہ وہ نماز پڑھتی ہی یعنی نفل سوار اپنی زیادہ اور پڑھتی ہی نماز میں پر اور کہتی ہی
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسطرح کرتی ہی اور امام محمد ہی ہوطا میں ہوتا ہے ان صاحب اور العین لالی میں کہ وہ اور ترقی ہی وتروں کی ہی اور شخصی ہی

لہا ہی کہ نماز حفاضہ اور نماز زمرالی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑا ہو سواری پر جائز نہیں اور دو سر ایسے حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سوا
 پر ساتھ شہر و مسافر کی ہی چنانچہ جمہور ان کے سپرد اور ایک ہر تالی حنفیہ اور ابی یوسف بھی سبط ح ہی اور صحیح روایت نہ سبب حنفیہ میں ہے
 نہ شہر و مسافر کی مسافر ہو یا تہود و مسافر اگر اند شہر کی ہو جائز نہیں و سکن نقل پڑتی سواری پر نزدیک اب حنفیہ کی
 اور نزدیک محمد کی جائز نہیں لیکن مکہ و مدینہ اور ابی یوسف کہا کہ چھ مضا کے نہیں اسکا بعد از ان اختلاف کیا ہی اس میں کہ کتنی دو شہر ہی پہنچ
 لے تو نماز سوا پر جائز ہی بعضوں نے دو فرسخ ہی پہنچتوں نے تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک سول و صحیح ہے کہ جائز ہی بعد چار ہونی کہ
 گہروں شہر کی ہی جیسا کہ جو از قصر میں آیا ہی ہر جہ: **الفصل الثانی** فصل دوسرے کن عائشہ قالت
 كُلُّ ذَلِكَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَاتَّوَدَّ وَأَهُ فِي بَشْرَةِ الشَّيْخِ
 روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا حسب تحقیق کیا ہی جلی علیہ سلم نے کہ کعبین پڑھیں و پورسی ہی پڑھیں روایت ہی پیشہ سرح استہ میں من
 یعنی چار کی دو ہی پڑھیں ہیں اور پورسی چار ہی عمل شافعی ہی پڑھی کہ جائز ہی قصر ہی اور پورا پڑھنا ہی سفر میں اور ابو حنفیہ نے نزدیک نہیں جائز ہے
 پورا پڑھنا بلکہ گنگار ہونا ہی اور سکی سند میں براہیم بن بھی ہی پڑھی صحت ضعیف ہی دلیل کمال نہیں جوتی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی
 کہ یہ حدیث صحیحہ کہ نہیں پہنچی ہی اور حضرت سی امام وجود میں نہیں آیا اور واقطنی و وہبھی وغیرہ جانی جو جائز ہو کھڑا تمام کی حدیث روایت
 کے ہے اور واقطنی نے کہا ہی کہ سنا و سکی صحیح ہی میں بر تقدیر صحت او سکی حل کی جاوگی اول پر یعنی یہ بات ابتدا میں ہی ہے
 مقرر ہوا و اللہ سلم ہر جہ: **باب** صحیحہ ہی پورسی میں کہ قصر کیا حضرت لی یعنی اول نمازوں میں کہ چار رکعت کی ہیں
 اور پورسی پڑھی یعنی وہ نماز میں کہ تین رکعت و درود رکعت کی میں پس قصر ہی ہوا اور تمام ہی یہ توجیہ خوب ہے اور تکلف نہیں
 کرنا پڑتا ہوا **باب** **ابن** **عمران** **بن** **حُصَيْنٍ** **قَالَ** **خَرَّاتٌ** **مَعَ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَأَسْمَاءُ** **وَشَهِدَتْ** **مَعَهُ**
الْفَجَاءَ **فَأَقَامُوا** **بِمَكَّةَ** **ثَلَاثِينَ** **عَشْرَةَ** **لَيْلَةً** **لَا** **يُصَلُّونَ** **إِلَّا** **رَكْعَتَيْنِ** **يَقُولُ** **يَا** **أَهْلَ** **الْبَيْتِ** **صَلُّوا** **أَرْبَعًا**
فَأَناسُفَرُّ **رَوَاهُ** **أَبُو** **دَاوُدَ** **وَرَوَاهُ** **عَبْدُ** **بَن** **عَمْرٍو** **بِ** **حَدِيثٍ** **كَثِيرٍ** **كَمَا** **جَاءَ** **دِيْلَمِي** **سَاتَه** **نَبِي** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **كِي** **أَوْ** **حَاسِر**
 ہوا میں تہہ و کئی فتح کہ میں پس ہر وہ کہ میں اٹھارہ شب نماز نہیں پڑھتی ہی گرد و کشتیں و اتالی ہی شہر کی پڑھتے چار کعبین اس ہی کہ تحقیق ہے
 میں روایت کی پہلے بود ادنی **باب** اٹھارہ شب ہر او قصہ فرکا کہ ہی ہی کہ آج جلین کل جلین میں اتنی دنوں قصر پڑھی ہی اور فرمائی یعنی بعد
 سلام پہنچے یہ مقدم تقدیروں کو خطاب کر کے تم چار پورسی پڑھو اس طرح کہدنا مستحب امام کو اور اس معلوم ہوا کہ المقیم اقتدار کی مسافر کا چار کعبین
 پڑھی اور متابعت امام کی نہ کہ باقی نمازوں میں مسافر جو نماز کی تہہ کا تو سالتا تو کی کہ چار کعبین پڑھے **باب** **ابن** **عمر** **قَالَ** **صَلَّيْتُ** **مَعَ**
النَّبِيِّ **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَأَسْمَاءُ** **فِي** **السَّعْرِ** **رَكْعَتَيْنِ** **وَبَعْدَ** **هَاتَا** **رَكْعَتَيْنِ** **وَفِي** **رَوَايَةٍ** **قَالَ** **صَلَّيْتُ** **مَعَ** **النَّبِيِّ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَأَسْمَاءُ** **فِي** **الْحَضَرِ** **وَأَسْمَاءُ** **مَعَهُ** **فِي** **الْحَضَرِ** **أَرْبَعًا** **وَبَعْدَ** **هَاتَا** **رَكْعَتَيْنِ** **وَصَلَّيْتُ**
مَعَهُ **فِي** **السَّعْرِ** **رَكْعَتَيْنِ** **وَبَعْدَ** **هَاتَا** **رَكْعَتَيْنِ** **وَالْحَضَرِ** **رَكْعَتَيْنِ** **وَلَمْ** **يُصَلِّ** **بَعْدَ** **هَاتَا** **شَيْئًا**
وَالْمَغْرِبِ **فِي** **الْحَضَرِ** **وَالسَّعْرِ** **سَوَاءً** **ثَلَاثَ** **رَكَعَاتٍ** **وَلَا** **يَنْقُصُ** **فِي** **حَضَرٍ**
وَلَا **سَعْرِ** **وَهِيَ** **وَتَشْرُفُ** **وَبَعْدَ** **هَاتَا** **رَكْعَتَيْنِ** **رَوَاهُ** **الزُّمَيْدِيُّ** **وَرَوَاهُ** **ابن** **عمر**
 کہ کہا نماز پڑھی میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ سلم نے طہر کی سفر میں دو رکعتیں اور بعد اسکی دو رکعتیں یعنی سنت اور ایک ہی است

مین ہی کہ کہا ابن عمر نے نماز پڑھی یعنی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر میں اور سفر میں پس پڑھیں یعنی ساتھ حضرت کی شہر میں نظر کے
چار رکعتیں اور بعد اذکی دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑھیں یعنی نماز ساتھ ذکی سفر میں نظر کی دو رکعتیں اور پڑھی اذکی دو رکعتیں یعنی
سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی پڑھی اذکی دو رکعتیں یعنی سنت اور نماز سفر کی شہر میں اور سفر میں یا زمین رکعتیں اور نہ کم کرتی
نہی شہر میں اور سفر میں اور نماز سفر کے وتر ہی اذکی دو رکعتیں پڑھی اذکی دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہ ترمذی نے وف اس معلوم ہوا کہ بعض
ہے رکعت میں کتنے میں نہیں اور وتر کی ہی یعنی جیسی نماز وتر اور نماز کی ہی یہ نماز وتر کی ہی اور یہین تقویت ہی قول ابی حنیفہ
کے نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتھ ایسا نام کی اور کہا ابن ملک کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتیں معمولی سفر میں پڑھی یا نماز سفر
انہی اور مستحب جاری نہ سب میں سپہ کہ پڑھی اذکی نماز لیل اور جو تروی اور کورہ میں پڑھ : **وعن معاذ بن جبل قال کان**
النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك اذا رآحت الشمس قبل ان يركب كل جمع بين الظهر
والعصر وكان اذا نحل قبل ان تریع الشمس اخر الظهرا حتى ينزل للعصر وفي الغزوة مثل ذلك
اذا غابت الشمس قبل ان يركب جمع بين المغرب والعشاء وكان اذا نحل قبل ان تغيب الشمس
اخر المغرب حتى ينزل للعشاء ثم يجمع بينهما رواه ابو داود والترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوک میں جو وقت کہ ظہری دوپہر پہلی اس کے کوچ کر میں جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور کوچ کرتی
پہلے ظہری دوپہر کی دیر کی ظہر کو بہان تک اور تری وسطی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتھ عصر کی پڑھتی اور زمین کرتی یا نماز رکعتی جمع ہوتا آفتاب پہلے
کوچ کر نیکی جمع کرتی درمیان مغرب اور عشاء کی اور کوچ کرتی پہلی غائب ہئی آفتاب کے دیر کی مغرب کو بہان تک کہ اور تری عشاء کی ہی جمع
کرتی درمیان دو نمازوں کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** اس حدیث ہی شافعیہ فی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی
سے بیان اسکا اور پوچھا ہی ہی کہ اذکی نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز نہ ہی اور حنفیہ ہی میں کہ کہا ابوداود نے کہ نہیں اسے جمع تقدیم وقت کے
کوئی حدیث قوی پس کہنا ابوداود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہو پورا وہاں ہی دلیل حدیث صحیحین ہی ابن مسعود ہی کہ نہیں دیکھا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقر میں پس بلقاہ تعارض کی راچھی حدیث ابن مسعود کی اس بنا پر ہی فقہ راوی
اور سبب سے کہ وہ بڑی احتیاط والی ہی ہے **وعن النبی قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر**
او اراد ان يتطوع استقبل القبلة بناقته فكل ثم صلى حيث وجهه ركابه رواه ابو داود
اور روایت ہی نس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی شہر سے مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہہ انقل پڑھیں
سامنی کرتی قبلہ کی روشنی ہی پہر کہ پڑھی نماز مسطوف توجہ کرتی اذکی سوا اذکی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** امام شافعی کی نزدیک اس
صورت میں نہ بنا کہ طرقت کرنا شرط ہی اور ہاں نزدیک نماز میں شرط نہیں اور وضو میں شرط ہی یعنی اگر سبب صحت کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی فرض سوا اور پڑھی
تور و قبلہ ہو کہ کہ پڑھی نہ ضروری ہے **وعن مجابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم**
في حادثة فحمت وهو يصلي على ارجلكه نحو المشرق ويجعل السجود اخفض من الركوع
رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ہی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کی پس کہ یا میں دو حضرت نماز
پڑھتی ہی سوا کہ بر طرف مشرق کی در کرتی ہی سجدہ پست تر کو ہی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی رکوع و سجدہ

الفصل الثالث غسل مسی عن

دو نو اشارہ دوسری کرتی تھی پس بعد کی لمبی زیادہ ہکتی اور کوع کی ایسی کہ

ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين و ابوبكر بعد ان يركب عثمان صدى كما من جرد

شكر لكان عثمان صلى بعد اربعاء فكان ابن عمر اذا صلى مع ايهما صلى اربعاً و اذ اصدلاه و حتى صلى ركعتين

روایت ہے ابن عمر سے کہ یہاں نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منامین دو رکعتیں اور ابوبکر نے بھی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نے بھی ایسا

یابکر کی دو رکعتیں اور حضرت عثمان نے بھی پڑھیں ابتدا اور اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمان نے بھی چار رکعتیں پس تھے ابن عمر جب

نماز ساتھ باہم کی یعنی ساتھ حضرت عثمان کی پڑھتی چار رکعتیں و جب ہستی اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتی دو رکعتیں یا تکی ایسے نماز اور مسلمان

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فرماتے تھے تو وہ ان ہی نماز مسافر نماز پڑھتی اور حضرت عثمان ہی ایسا خلافت میں جب یہ کسی مسافر نماز پڑھتا

اور بعد اسکی چار پڑھتی گی و جب میں اکی گئی کہی ہیں علامہ نے باوجود ہر وجہ اگر وہ متاہل ہو گئی کہ میں چنانچہ احمدی روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان

نے منی میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے اون پر انکار کیا پس کہا اونہوں نے ای لوگوں میں متاہل یعنی قبیلہ دارہون کہ میں اور میری سنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی جو کوئی متاہل ہو وہی ایک سہرین پس پڑھتی نماز متعین کسی اور لوگوں کی انکار کرنی میں او سپر دلیل ہے

اسکی کہ حضرت پوری نماز نہیں پڑھتی تھی سفر میں اور قصر لازم ہی دالا لوگ انکار کا ہیکو کرتی یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتی تھی اور

سے بعض حکام دین کی مصلحت میں جانتی تھی انکی دلہا تک لمبی پڑھتی تھی تا وہ جائیں کہ نماز کی چار رکعتیں پڑھیں اگر وہ پڑھتی تو شاید وہ جانتی کہ نماز

کے دو رکعتیں میں یا آخر حضرت عثمان ہوا فی حضرت عائشہ کی ہوتی کہ اوکی نزدیک سے صلوات تمام دو رکعتیں پڑھی شروع : **و عن**

عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين ثم هاجس رسول الله صلى الله عليه وسلم ففرضت اربعاً و تزكك

صلوة الشعر على العن بصبه الا ولى قال ان الهري قلت لعمروة ما بال عائشة تدم قال تادعت كما

تا و ل عثمان مسعود حكى اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنی اول دو رکعتیں فرض میں

سفر اور سفر میں پھر حج کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی چار پڑھیں اور چوٹی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پر کہا نہ میری فی کہا

و اعلی عودہ کی کیا حال ہی حالہ کہ پوری پڑھیں نماز سفر میں کہا لیل کڑنی ہر عیسی دلیل پڑھنی عثمان نے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف**

اور چوٹی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پر اس معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر میں حضرت نہیں بعد از شروع ہونی چار رکعت کی بلکہ مسلسل مشروع

دو رکعتیں میں پس غزمت یعنی لازم ہیں نہ حضرت اور یہ سو یہی نہ ہے جسے شی اس کہ پوری چار پڑھیا اور پہلی تعین میں پڑھی گا تو کسی ہونگا یعنی

بارگیا اور ہونگی دو رکعتیں نفل اور اگر نہ پڑھی گا پہلی تعین کی حکا و قد و اخیر وہی ہی باطل ہوگا فرض اور سکا اور دلیل کڑنی میں ہی ایسی ہی حضرت عثمان

نے صحیح قول سے دلیل کڑنی عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ کہ کہ یہ قصر در تمام دو رکعتیں تھی جیسا کہ لگا گیا شروع : **و عن** ابن عباس

قال فرحن الله الصلوة على البسان بديكوك صلى الله عليه وسلم وفي الحضر اربعاً وفي الشعر ركعتين

وفي الحنف ركعة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا فرض کی السنن نماز اور زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمہاری کی کہ میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور دو رکعت میں ایک کت روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صحیح

ہے بخاری نے یہ ہے کہ سفر میں دو رکعتیں ہیں اور خوف میں ایک کت عمل کیا ہے نماز ہر کسی پر ایک جماعت نے ساق میں کہ اونہوں سے جس نے

اور اس نے ہی میں اور کہا جبہ و علامہ نے کہ نماز خوف کی مانند نماز مسکن ہے بیچ عدد رکعات کی اور تاویل کی اونہوں نے اس حدیث کی یہ کہ نماز

پس انکار کرنی اور یہ روایت کی بڑی ایک حدیث شاید کہ یہ نہیں روایت یعنی معمولی پرستی ہوگی یا اور نقل پرستی ہوگی سچ وقت میں کسی باوجود
 اعتقاد اسکی کہ جاہل پرستی ترک کیا جس سہل کیا جاوے گا ابن عمر کا انکار نسائی اور بزرگی نقلوں کی سچ تنگ وقت کی باہر جوارخ وقت کی اور گمان
 التزام کرنیکی وظائف میں حتی کہ حالت سفر میں بیجا وجود دیکھ امر ایسا نہیں ہی اس کے کالدعالی لکھتا ہی مسافر کی یہی نوائے عمل کا کرنا تھا نصیر
 کہ میں قسم عبادت سے اور سطح و لیض اور شیخ نصیبت کی یہی والا نام بہتر پرستی اور منع اور سکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی الدتعالی فی ارایت
 الذی نہیں بعد اذ اصل یعنی کہا دیکھ توئی اور سکو کہ منکر تا ہی بند کو جب نماز پرستتا ہی منع ہے **باب الحجۃ** باہر جوارخ
 بیان جمعہ کی وقت جمعہ نصف صبح میں ساتھ پیش جم کی اور سیم کی ہی اور ساتھ سکون سیم کی ہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسی ہو کر پیدا کر
 حضرت آدم صلی علیہ وسلم کی حج اور پوری کی کسی ہی امین اور بعضوں نے کہا ہی کہ جمعہ اسی کہتی ہیں کہ اسدین حضرت آدم حج ہوئی ساتھ حواء کی زمین
 میں اور سکون زمانہ جاہلیت میں ۶۰۰ برس ساتھ زرعین کی کہتی تھی بزح منع ہے **الفصل الاول** فصل فی بیان

ابن ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **مَنْ أَحْرَسَ الْأَخْرَسُ وَالسَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**
بَيْنَ أُمَّتِهِمْ أَوْ تَوَاتُوا الْبَيْتَ مِنْ قِبَلِنَا وَأَوْ تَبْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ تَرَاهُمْ تَرَاهُمْ تَرَاهُمْ الَّذِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَدْ نَأَى اللَّهُ لَهُ وَاللَّسْمُ لَهَا فِيهِ تَبِعَ الْيَهُودَ غَدَاً وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدَاً
 عَلَيْكَ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْتَلِيمٍ قَالَ أَخْرَسَ الْأَخْرَسُ وَالْأَخْرَسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَذَلِكَ سَخِيحٌ إِلَى الْآخِرَةِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حَدِيثٍ قَالَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي آخِرِ الْحِكَايَةِ نَحْنُ الْأَخْرَسُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَخْرَسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُقْتَضِي لَهُمْ وَقَبْلَ أَخْرَاقِ

روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی ہم حجی آنی والی ہیں یعنی دنیا میں اور پہلی ہوئی والی ہیں دن قیامت
 یعنی شروع و تہہ میں اسی اسکی کہ اہل کتاب بی گئی ہیں کتاب پہلے پہلے درو بی گئی ہم کتاب حجی ذکی پہر ہونہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اور نیز اور کہتی تھی
 حضرت تہہ ان کی دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہوں نے ہی اس میں پہلا وہ کہا ہی پہلو الدتعالی فی وسطی اسد کی ہی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاری
 وسطی ہما سہین یعنی سچ اختیار کرنی اسد کی وسطی عبادت کی تابع ہیں یہودی اختیار کیا کی کو یعنی جسے کہل کہ کہ ہفتہ ہی اور نصاریٰ ہی کل کی
 کو یعنی انوار کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور ایک حدیث مسلم کہ میں یون ہی کہ کہا ہے حجی آنی والی ہیں پہلی ہوگی دن قیامت کی اور ہم ہوگی والی
 لوگوں کہ داخل ہوگی بہشت میں سوا اسکی کہ وہ اور ذکر کیا انداز اسکی آخر تک و راور روایت مسلم کہ میں ابو ہریرہ اور حدیث سچا کہ کہا دو لون ہی
 فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی حج خردیش کی ہم حجی آنی والی ہیں ان دنیا میں اور پہلی ہوئی میں دن قیامت کی ہی حجی آنی والی ہیں کہ حکم کیا جاوے
 وسطی اور پہلے اور مخلوقات کیے حساب کیے اور جنات میں داخل ہوگی یہ وقت ہی کہتا ہے ابونعیم وکی حقیقت میں یہ ہی مشتمل ہما سہا ہی اسکی کہتا
 متاخر تا سحر پہلی کی ہی پس اس ظاہر ہو کہ قول حضرت کا سحر الخرون ہی وسطی بیان فضل کے ہی اور اس اختلاف کیا جان کہ اس حدیث میں اختلاف کیا
 ہے کہ مراد ساتھ فرض کرنی الدتعالی کی روز جمعہ کو یہود و نصاریٰ پر اور اختلاف کرنی اور کیلیکلی او میں کیا ہی بعضوں نے تو کہا ہی
 کہ مراد یہ ہے کہ الدتعالی فی فرض کیا اور نیز عبادت کو روز جمعہ میں بعینہ اور حکم کیا اور کو ساتھ جمع ہونی کی او میں عبادت کی کیجی جیسا
 کہ ظاہر الفاظ حدیث میں معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی و نہوں نے امر الہی کی اور کسرتی کی او میں جسکی عادت ہوگی تھی اور فقہاء
 کیا یہودی ہستی کی و کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا انوار کو اور انہوں نے فی دلیلین کا لین سے اظہر ہے چنانچہ لگی اند کو ہوگی و اکثر یہ ہیں کہ مراد

اگر خوب ہونی لائق کتاب و کتابی کہ حضرت طہر زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیتؑ فرستیں کرتی تھی خادموں کی کہ استغفار اور دعا مانگی کرے کہ اس
 ساعت روز جمعہ کی اور خبر کریں تا ذکر اور دعا کریں اور عین اور پورہ پھا گیا یعنی یہی کہ کوئی نہ دعا کری خطیبہ کے حالت میں اوس وقت تو حکم ہی چسپ
 رہے گا پس جو ایک کہ نہیں شرط خاصا سی تلفظ لکھ حاضر کرنا اوسکا ساتھ دل بینی کی کافی ہی اور کہا شافعی نے پہنچا ہی جگہ بہ کہ دعا قبول
 کیجائی ہی شجبہ میں ہے و السلام بح: فرع: و مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابن عباس
 قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الطَّوْرِ فَلَقَيْتُ كَعْبَ الْأَخْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوَالِدِ وَحَدَّثَنِي عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَبَّ عَلَيْهِ وَفِيهِ هَاتَتْ وَفِيهِ
 تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصْبِحَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شِعْقًا
 مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجَنِّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُضَادِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي لِيَسْأَلَ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا
 أُعْطَاهُ أَيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ كَعْبُ التَّوَالِدِ فَقَالَ صَدَقَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي بِجَلِيسِي مَعَ كَعْبِ الْأَخْبَارِ وَكَانَ
 حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ
 فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَالَ كَعْبُ التَّوَالِدِ فَقَالَ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَأَلَّا تَضُرَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
 هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضَادِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ جَلِيسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلْ
 قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَائِي وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

إلى قوله صدق كعب
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نکلامن طرف پہا لطور کی پس لاین کعب جباری پس بیٹا میں
 ساتھ ان کی پس بیان کیا رو برویہ تور بیہین اور میں بیان کی حدیث رو بروا نکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ہی بیچ اول حدیث
 کہ حدیث کی میںی اور انو حضرت سے یہ کہ کہا میںی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلام اور عین ان کتاب ان جمعہ کا ہی اور میں یہا
 کے گئی آدم اور او میں اذاری گئی حضرت اور او میں تو قبول کی گئی اولی یعنی جس جمعہ میں اور تری اولی اخیر میں تو قبول ہوتی یا اور پیغمبر
 اور او میں یعنی اور جمعہ میں وفات ہوئے اور اس کے اور او سید نہیں قائم ہوگی قیامت اور نہیں کوئی
 جانور مگر کہ وہ کان لگائی ہوئی یعنی وہ منتظر ہے قائم ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوس وقت سے کہ جمعہ نمازی یہاں تک طلوع ہوا تھا اسباب
 خوف قائم ہونی قیامت کی سوائی جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل و سگ گیا ہی ناسلسلہ حدیثت کا نہ منقطع ہو جاوی اور جمعہ میں انکے
 ہے کہ نہیں یا نا اوسکو سیدہ مسلمان اور دو نماز پڑھتا ہو یعنی حقیقتہ یا حاکم اگر استغفار نماز نہ پڑھا دعا کرنا ہوا گئی اللہ سے کہہ کر کہ دینا ہی
 اوسکو دو چیز کہا کعب یہہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو پنجہ ہر سال کی کیلن ہی بس کہا میںی نہ لکھ بہہ دن ہر ہفتہ

احمد والترمذی وقال هذا حديث غريب ولكن بسنداه صحيح اور طرايت ہی عبدالدين عمروسی کہہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ میں مگر کچھ ناہی اور سکو اللہ قسنتہ قبر کی سی یعنی سوال قبر اور عذاب
اوسکی سی روایت کی پہلے حمدنی اور ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں استاد کی متصل ہے ایک روایت میں آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مری دن جمعہ میں خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی اور آویگا دن قیامت کی ایسا المین کہ اوپر
ہوگی مہر شہیدوں کی انتہی اور اور روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مری دن جمعہ کی کہہ جاتا ہی اوسکی یعنی
شہید کا اور چایا جاتا ہی قسنتہ قبر کیسی و رور روایت میں آیا ہی کہ نہیں کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورتہ کہ مری شب جمعہ میں باروز جمعہ پر
مگر کہ سچا یا جاتا ہی عذاب قبر اور قسنتہ قبر کیسی و روتا ہی اللہ سی اور المین کہ نہیں سبک و پر اور بگا دن قیامت کی ویسا المین ساتھ اوسکی گواہ
ہوگی کہ گواہی دین گی و رطلی اوسکی یا مہر ہوگی یعنی شہیدوں کی کہ اذکر السوطی اس جگہ قبض روح اللہ تعالیٰ سدین کرتا ہی دلیل ہوتی ہے
و رطلی سعادت اور ہلائی آخرتہ اوسکی بارح : ع : وعن ابن عباس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم آلائی تک
وعندہ یوم حرمی فقال لوت من لکت ہذہ الایۃ عینک لا تحزن ناہا عینک لا تحزن فقال ابن عباس انہ قال لوت من لکت فی
یوم عینک لکن فی یوم جمعۃ ویوم عرفہ و رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس
سے یہ کہ انہوں نے پہلی پہلی تک دن پورا کیا یعنی دن ہمارا دین ہمارا آخرتہ تک و زیزدیک بن عباس ایک یہودی تھا پہلے کہا اوسنی اگر
اور تری پہلے یہ ہمہ اللہ شہرانی ہم اور سکو یعنی اوسکو کہ حسین ہے اور سی ہی عیدیک ابن عباس نے تحقیق یہہ آتہ اور سی یہ دن دو عیدوں کی ہے
دن جمعہ کے اور دن عرفہ کی روایت کی یہہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے روز عرفہ کی حجۃ الوداع میں یہہ آتہ اور تری یوم النحر کا
کہ مضمون ویسا ہے کہ اچکی دن پورا کیا یعنی دن ہمارا اور تمام کی ہی تمہر جمعہ یعنی اور پسند کیا یعنی و رطلی ہمارا سلام کو از روی دین کی پس
ایک روز ابن عباس نے یہ کہتے ہی اور اوسکی پاس ایک یہود تھا اوسنی کہا کہ اگر ہم یہہ آتہ اور تری تو اوسکی دن کو کہ حسین یہہ اور تری عید شہرانی
نسب نبیاریت خوشی اور سکون اس نعمت کی یعنی جب کہ کشتی عید شہید یا اوسکو دنا بن عباس نے کہا کہ یہہ اور تری ہی اور نہیں کہ اوسین دو عید پر
میں اللہ تعالیٰ فی اوسکو را فضل احسانی دو عیدوں کی دینین اور انبیر اسکی کہ زمین ہم اپنی طرف سی عید اسکی حجۃ الوداع دن جمعہ کی تھا
اوسین یہہ اور تر سے پس میں جب عید شہیدیک کیا ہی اسکی طرف سی و دن عید کا ہی : ع : وعن ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارک لنا فی رجب و شعبان و لیغنا
رمضان قال و کان یقول لیلة الجمعة لیلة اخرہ و یوم الجمعة یوم اظہر رفاۃ البیت فی اللیلۃ الکیبر
اور روایت ہی انس کے کہہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ انا ہیذا جبک فرماتی یا الہی برکت دی ہمارا ہی یعنی طاعت اور عبادت ہمار
میں ہے پہلی رجب در شعبان کی اور پہنچا ہکو رمضان تک کہ انس اور تری فرماتی رات جمعہ کی روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چکا روایت
کے یہہ بہت ہی دعوات کبیر میں ف پہنچا ہکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پادین اور توفیق ہو اوسکی رونوں کی اور تراویح کی اور روز جمعہ
شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی سنتو ہی یا لذات یا حبیب دت کی ہی کہ ہوتی ہی انہیں : ع : باب وجوہا باب ہر میان
و جب ہوتی جمعہ کی یعنی فرض ہوا سکی ف کہا ابن ہمام فی کہ جمعہ یعنی حکم ہے کہ ثابت ہوا کہ سنت اجماع سی کا فر ہوتا ہی مسکون اسکا
اور مراد ساتھ ذکر کی اس بت میں منع سوالی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی : ع : الفصل الاول فصل

أَوْ أَصْرَةً أَوْ صَبْرًا أَوْ قِيَامًا أَوْ نَوْمًا أَوْ فِي سَجْدَةٍ أَوْ فِي سَجْدَتَيْنِ أَوْ فِي سَجْدَةٍ أَوْ فِي سَجْدَتَيْنِ أَوْ فِي سَجْدَةٍ أَوْ فِي سَجْدَتَيْنِ

اور روایت ہی طارق بن شہاب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی ہر سجدہ میں کہ جا پر دو جب میں غلام پر کہو

کہ مکہ میں ہو اور عورت پر اور لڑکی پر اور بیمار پر روایت کی یہی بودادونی اور شرح السنۃ میں پہلے لفظ صحابہ کی ایک شخص نوم ہی اول کہ جس نے

جمعہ حق ہی یعنی ثابت ہی فضیلت اور کی ساتھ کتابت کی اور وہ جب یعنی فرض ہو کہ ہی اور جماعت جمعہ میں فرض ہی نتیجہ جماعت کی جمعہ

درست نہیں اور اختلاف کیا ہی علامہ نے کہ کئی لوگ ہوں جماعت میں صلی جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک میں ہوں سوای

امام کی اور ابو یوسف کی نزدیک ہوں سوای امام کی اور امام شافعی کی نزدیک علیہ لیس آدمی کامل چاہیں اور غلام اور کسی نصرت میں ہوتا ہی اسلی

جمعہ اور مساقط ہو اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکی کہ حق خاندکی اور کی ذمہ متعلق ہیں اور زدام ہوتا ہی مرد و نجا جمعہ میں اور لڑکا بسبب مال

ہو نیکی غیر مکلف ہی و سپہ سلی فرض نہیں اور بیمار بسبب صنعت اور ناتوانی اور دفع ضرر کی فرض نہیں اور بیمار بسبب مراد و بیماری ہی کہ بسبب

اور کسی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لوگوں کی حکم میں نفل ہی اور مسافر اور اندھی اور نگلوی پر ہی جمعہ فرض نہیں یہہ اور حدیثوں میں

ثابت ہو کہ اگر لڑکا ابن ہمام ہی کہ لڑکا کہ جسکو صنعت لاحق ہو بیمار کی حکم میں اور سپہ سلی جمعہ واجب میں و منع یعنی وجیل زسکی و سپہ ہی واجب

نہیں اور واجب نہیں ممرض یعنی بیمار داری کر توالی پر ہی اگر اوکی جائیسی بیمار ضائع ہو میں ذبح **الفصل الثالث** فصل

عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقوم بخلق من عن الجماعة لقد هممت أن أمر رجلا

بالتكبير ثم أخرج رجلا يخلفون عن جمعهم يوم روايت هي ابن مسعود هي يهمني صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور

اول لوگوں کی کہ چھپی رہتی ہیں جمعہ سے لیتے متحقق قصد کیا یعنی یہہ کہ حکم کروں میں ای شخص کو کہ نہ پڑنا ہی لوگوں کو یہہ جلا دن میں گھران لوگوں

کہ چھپی رہ جاتی ہیں جمعہ سے یعنی بغیر ضرورت کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس میں ثرو عیدی ماکر جمعہ کی ہی غور کر میں لوگ نہیں اور جمعہ کو

کے بڑن کر میں **و** عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجماعة من غير ضرورة فانه كذا

متافقا في كتابي صحيحه وفي بعض الروايات ثلثا رواه الشافعي اور روایت ہی ابن عباس یہہ کہ علی علیہ السلام

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھڑی جمعہ کو بغیر ضرورت کی لکھا جائیسی منافق ہی کہ کتاب کے نہیں مثالی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بعض

روایات کی ہی کہ جو شخص چھڑی میں جمعہ یعنی و سکا یہہ حال ہی روایت کی پیشانی **ف** بغیر ضرورت کی ضرورت یہہ کہ خون ہو ظالم غمیرہ

کا یا مینہ ہو بارف بڑنی ہو یا بچہ ہو وغیرہ کہ پس ان صورتوں میں ترک کر لیا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر سطح کی عذر نہ ہوگی اور ترک کر لیا

تو منافق لکھا جائیگا اور یہ کہ کتاب کے نہیں مثالی جاتی یعنی ناسی حال میں حاصل یہہ کہ حکم ساتھ اتفاق و سکی ہمیشہ ثابت رہاں تاکہ نہادی استعمال

اور سکی یا بخشدی خیال تو کسی آدمی کیا وعدہ شدید ہی ترک جمعہ پر عیادنا اللہ منہ ذبح **و** عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجماعة يوم الجمعة أو مسافر أو امرأة أو غيب أو مريض

فمن استغنى بالجماعة أو بخلافه استغنى الله عنه واللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رواه الأذرقطوني اور روایت ہی جابر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

کہ ایمان کہتا ہی نہہ اگر اور دن کی نزع کی فرض میں اور بیمار جمعہ دن جسکی کہ فرض میں یا مسافر یا عجزہ یا لڑکا یا غلام تو نہیں مثل نہیں کوئی بی پروا ہونا جمعہ سے کہ کسی کے ہونا

بی پروا نہ کرنا ہی اور اس سے یعنی نہیں ہونا اور اگر بیمار و اگر عجزہ یا لڑکا یا غلام تو نہیں کہ یہہ شرط **ف** یعنی جو لوگ اس کی تجارت میں مشغول نا اور نماز جمعہ کر کے اور اس سے

برو ہوتا اور بیمار اور بیمار میں ذبح **باب التذخیر والتسکین** باب چھ بیان بالی کرنی اور سوچ جانی کی جمعہ کے لیے

مرادو پاک کر نیسی یہاں پاک کرنا نہ بجا ہی ساتھ نہ پائی اولیٰ اور لیکن لو ان اور ناخون کترانی اور زینت کی بال یعنی اولیٰ و علیٰ کی بال زور
 کر نیکی اور پاک کرنا کپڑوں کا اور استعمال کرنا تو شوکا کہ بہ سب روز جمعہ کی سنت ہے اور تفصیل اسکی باب اسواک میں ہے میان فطرۃ کی گزیرگی ہے
 اور سویری جاتی سی یہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی ہی جاو اور اگر اول زمین جاو افضل ہی چنانچہ امام غزالی فی ایض سلف نقل کیا ہے
 کہ وہ وقت صبح کی جیتے کی جاتی تھی واسطی جلدی کر نیکی طرف عبادۃ کی اور مسجد شریف نبوی میں عاۃ لوگون فی یہ پکڑی ہی کہ سویر کر
 اگر مصلے سجدا جاتی ہیں جگہ رکعتی لی ہی اور چلی جاتی ہیں بیستی نہیں من عمل بعضی علما فی کلام ہا ہی کہ اگر بیٹھ کر ذکر و فکر میں مشغول
 ہوں تو بہتر ہی بیوں میں پہلی سی جگہ رکوع لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ میں تک و تنگی ح بیس اس معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامع مسجد
 ایڑی رکبہ کر چلی جاتی ہیں آگہ رون میں کہانی بینی وغیرہ کی لی یہ ہے خوبین **الفصل الاول فصل میں**
سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتكلم ما استطاع
من طهره يد له من دهنه أو مس من طيب بيته فهو محراب فكل يوم بين اثنين فهو تصبى كما كتبت
له ثم لي حضرت إذا تكلم إلا ما رواه عنك لکه ما بيته و بين الجمعة الأخرى رواه البخاري
 روایت ہی سلمان کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہادی جو شخص دن جیکہ اور پاک حاصل کر ہی بقدر کہ ہو سکی پائی رک رکاو
 تیل ہی یعنی جو کہ مسیر ہو و گہری بی تکلف اور رکاوٹی خوشبو گہری میں پہر کی طرف مسجد کی میں فرق کر ہی در میان دو شخصوں کی ہر
 نماز پڑھی جو کہ مقدس کی گئی واسطی او سکی یعنی سنت جمعہ یا قصار یا نوافل ہر چہ ہے چہ کہ خطبہ پر امام بخاری جاتی ہیں او سکی ہی وہ گناہ کو
 اوکی اور در میان جمعہ دو سکر ہی ہونی ہی یعنی جو جمعہ میں آیت ہے بخاری ہی کہ حال ہی میں کو اور ناخون کترانی اور بال زینت کی بال زور کر ہی
 اور کپڑی پاک ہی اور نہ فرق کر ہی دو شخصوں میں ہی اگر مسجد میں ہوں یا بیٹا یا فضل کہ میں کتبی ہوں ہی در میان میں پڑھی یا نوافل کر ہی دو شخصوں میں کر
 جگہ ہو در میان میں پس لوگو اور انہو و گئے اور اگر در میان میں جگہ ہو مضافاً فقہ میں یا مراد ہے کہ تہ فرق کر ہی ساتھ قدم رکھنی کی یعنی
 چیرہ بہا کر آگی جائیکہ ارادہ نہ رہی بلکہ جہان جگہ بادی وہیں بیٹھ جاوی اور اگر بغیر فرق کر ہی اور قدم رکھنی کی صنف اول میں پہر کر
 بہتر ہی یہ حکم اوس صورت بجا ہی کہ اگر جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہی کہ جاو گھا تو لوگ بخوشی جگہ کر نیکی اور اگر آگی جگہ خالی ہو تو چیرہ بہا کر آگی جا
 درست ہی اسکی کہ تصور اونکا ہی کیون نہ حاجت ہے اور حقیقت میں سجد میں شمار ہی ہے اول وقت جائیکہ تا حاجت فرق کر ہی اور ہلکا
 لوگوں نہ پڑھی بر عیج ہا در مختار **وسن** **ابن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال من اغتسل تحا**
الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصبت حتى يعبر من خطبته ثم يصلى معك غفر له ما بينه وبين
الجمعة الأخرى فضل ثلاثة أيام رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرمایا جو شخص کہ نہا یا پر آ جمعہ میں پس نماز پڑھی اور عذر کہ مقدس ہی اور او سکی پہر چہ یہاں تک فارغ ہو خطبہ پر خطبہ پہر نماز پڑھی
 او سکی بخشے جاتی ہیں لوکی وہ گناہ کہ در میان اوکی اور در میان جمعہ دو سکر ہی ہوں اور زیادہ میں دن کی روایت کی یہ ہے مسلم فی
ف بہرہ زیادتی اسکی ہی کہ ہر نیکی کا ثواب عید ہوتا ہی پس جمعہ جمعہ تک ساتھ دن ہوتی ہیں اور میں دن اور زیادہ ہونی تا وہا
 یوزا ہو جاوی **فصل** **قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نوصا فاحسن الوصی تواتر**
الجمعة فاستغفر ما بينه وبين الجمعة و زيادة ثلاثة أيام من مس احصا فضل لغار رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس شخص کو رخصت ہو گیا اور چاہا وضو کیا یعنی برتا بیضا بپہرا جبہ میں اور سنا
خطبہ یعنی اگر زمینیا اور چپا یعنی اگر در تہا بخشی جانی ہیں اسکی ایسی دو گناہ کہ در میان اسکی اور در میان جمہود میں کی ہوتی ہیں اور زیادہ تین دن
کے اور جسینی چہو انکر لوگوں میں تحقیق سپہرہ دیکھا کہ روایت کی یہ مسلم فی ف جسینی چہو انکر لوگوں کو یعنی برابر کیا انکو مسجدی کی لمبی ایکاری زیادہ
نازمین اور حضور نے کہا چہوئی سی سپہرہ دیکھا کہ وقت خطبہ کے کہلا اوتے اور یہ بڑھ گیا یعنی سنی میں کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو
مشاہدہ یعنی کیا ایسی کہ مان ہی شی خطبہ کسی شرع **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اذا کان**
یوم الجمعة فقفت الملائكة علی باب المسجد ینکثون الا وکل قال اول ومثل **المنجی کمثل الذکر**
یصد من ذلک ثم کالذکر یفردی بقرعة ثم کبشائہم دجاجہ ثم یضربہ فادخرہ الی امام حکوہ اصحفہم و
سینہم فی الذکر منقول علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا پھر تیری میں فرشتی دروازے
سجدا پر کھتی ہیں اول آنوالی کو پہرہ اسکی بعد اول نیوا لیکو اور مثل اس شخص کے کہ اول وقت گیا جمعہ کی لمبی مانند مثال اس شخص کے کہ بھجیتا
اور مث قرانی کی ہے کہ بہت اب کتابا ہی پہر مثل اسکی کہ بعد اسکی آہی مانند مثال اس شخص کے کہ بھجیتا ہی گائین کہ میں قرانی کی ہی پہر
جو کہ بعد اسکی آوی مانند اسکی پہر ہی دن پہر جو کہ بعد اسکی آوی مانند اسکی کہ تصدق کری مرغی پہر نذا پہر جبکہ نکلنا ہی امام یعنی خطبہ کی لیم
ہیستے ہیں وہ دفتر اپنی اور سنی میں خطبہ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف ٹہیرتی ہیں یعنی صبحی یا طلوع آفتاب یا وقت زوال
کے اور یہ خوب ہے اور یہ ملاکہ سوا حفظہ یعنی اعمال کہنی والوں کی میں شرع **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قلت لصباحیجک یوم الجمعة انصت و الی امام یخطب فقد لغوت اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ ہی تو وسطی یا سنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپے اس عالمین کے امام خطبہ پڑھتا ہی لیم
تحقیق تو ہی ہی لغو کیا روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف تو ہی ہی لغو کیا ایسی کہ کلام کیا وقت خطبہ اس معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت
خطبہ کے ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف و نہی منکر کی ہوا اس کے اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عیب ہی تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ
چپے ہتا اس وقت واجب ہے نزدیک کثر خلاہ الی اور امام ابوحنیفہ ہی ابوہنید میں ہیں اور لفظوں کے نزدیک سخت ہے اور امام شافعی اور حنفی میں ہی اور
مواہب لدنیہ میں لکھا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ میں دو قول ہیں یعنی وجوب اور اجابہ کے نزدیک حنفی وقت کلینی امام کہ ہی خطبہ کی لیم
شروع نماز نہ نماز اور کلام دونوں حرام ہیں اور اگر کوئی نماز میں ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز دو رکعت پر اور صا حبین کے نزدیک
مضا لقتہ میں کلام کرنا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد اونزنی کی تیسری پہلی تکبیر تحریمہ کی ایسی کہ اگر اسباب اسکی ہوتی ہی
کلام کرنا میں خطبہ نہیں سن سکتا اور یہ مقام سنی کی ہیں نہیں پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابوحنیفہ کی اوپر حرمت دونوں حضور نبی
صدیق ہی ذرا جہ الامام خلاصوہ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی ہی آطر میں اور قول صحابی کا حجتہ ہی ہماری لمبی و واجب ہے تقلید اوکو
اور لکھا ہی علماء نے کہ خطبہ کی وقت قضا نماز پڑھنی صاحب تہذیب کے کہ وہ نہیں اور اختلاف کیا علمانی اسکی تحقیق کر دو یہ بیٹا ہوا ایسا کہ خطبہ سنتا
ہو مختار ہی اگر اسکو پہن واجب ہے چپے رہنا اور حرام ہی خطبہ کے وقت کہا اور بیٹا اور کتابت اور مکر وہ ہی جواب بنا چہنیک اور جواب بنا
سلام کا اور لکھا ہی در حنا میں کلید کل حرام فی اصلوہ حرم فی خطبہ یعنی جو چیز حرام ہی نماز میں حرام ہی خطبہ میں ہی اور رو و دلیل
داخل خطبہ سنی میں آوی و ہوا صلوات و اسطرح حمد کری وقت چہنیک دلیل اور رو کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ شمارا تا ہر امام

کہ وہ نہیں ہے اور وجہ مناسبت اس حدیث کی سادہ عنوان یکا ہے کہ عنوان ہفتی ہی سو کہ جاہل کہ مرتب یا دنی تو ایک ہی وجہ وقت اس
 شخص نے لیکو نصیحت کہ چھی بات کہ وقت غلبہ نام کی تو برس لغو صادر ہوا تو اس پر ہی جاہل کا اس فوت ہوا پس چاہی کہ سو کہ جاہلی اور ایسی حرکت
 کہی کہ جس سے تو باطن ہا ہی طرح ہر روز ہوا کہ **فان جابرقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم یقینن احدکم
 احاکہ یوم الجمعة تشویحاً العت الى مقعدہ فیقعد فیہ والکن یعول افسحوا رواہ مسلم**
 اور روایت ہی جاہلی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا وی ابنا راہانی ابی کو دن جمعہ کی یہ قصد کی طرف جاہل لیکو
 پس بیٹی اور یون لیکن کسی کشادہ کر وجہ کہ روایت کی یہہ سلمنی **ف** حرام کی یکو ہنا اور سلی جگہ ہر بیٹنا بدون کرا رضا کی لیکن رضا حقیر
 ہونہ ازراہ خوف و حیا کی اور اگر لیکو پہلی یہہ جی تا اسکی ایسی جگہ ہر روک کہی تو پہلی و سکوا و ہنا ہذا حرام ہوتا ہی سلی کہ مسجد دن اور ماہنڈا و لیکو
 مستحق سبب ہی کی تہین ہونا لیکو بسکو یہہ جاہلی ہر خاص و داروس جگہ ہر کہ جسمین ہر ہا ہی دم ہونا ہی سبب ہی جاہلی ہی کی وہین اگر چہ ہر
 کہتا تھا کہ یہہ جگہ یہہ جی دالی کی ہی سلی لیکو وہ ہی و سکوا و ہنا ہذا ہا ہی دریا شا کرنا یہہ جی دالی کا اگر وہ شخص جسکی ہی یہہ اٹھا ہی کہ
 اس فضیلت میں اگر ایسی ہی افضل کو شاکر کی تو نہیں کہ وہ پس ہا ہی اولہتا کہ وہ سلی ہی کہ ایثار عبادا تمین بلا عذر کہ وہ ہی اور اللہ
 نے جو ایثار کر نیوالون کی فضیلت بیان کی ہی اس بیت میں والذین یؤثرون علی انفسہم مراد اس ایثار خطون نفس میں ہی و
 سبب ایثار کی میں غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہہ ہی کہ خادم بعضی ظالمون کی جامع مسجد دن میں جاہ
 میں اور فقیر و نکو او ہنا دینی میں اور دہکی دینی میں اور ساتی میں چنانچہ ایک طرف سی کہا گیا کہ آیا انصہین و دیکھتا تو ظلم انکا ہی ہونا
 کہا اور ہون فی انکی عبادت کا تو یہہ حال ہی اکی ظلم و گناہ کا کیا انکا ہا ہی اور کشادہ کر وجہ کہ یہہ کہنا چہ چہتا ہی کہ جگہ قابل فرقی
 کہ ہور نہ تک کی لیکو لیکو یہہ ہی نا دہجان جگہ ہا وی اگر یہ دروازہ مسجد ہوا و مناسبت حدیث کو بات ساتھ یہہ ہی کہ اس میں
 رغبت دلائی سو کہ جاہلی ہر حاجت کی و ہنا سکی ہر ہی ع: **الفصل الثانی فصل در سیر عن ابی سعید**
**ابی ہریمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعة و لبس من احسن ثیابہ
 و مسح برطیب ان کان عندہ تشویحاً الی الجمعة فلم یخط اعتاق الناس من صلی ما کت اللہ لک شراً
 انصت اذ اخرج امامہ حتی یفرغ من صلوٰتہ کانت کفارة لما بیننا و بین الیوم**
الذی قبلہ رواہ ابو داؤد روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا و لون فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو کوئی نہادی دن جمعہ کی اور پہنی چھی کپڑی اور لگا وی خوشبو اگر ہو سکی پاس پہرادی جمعہ میں ورنہ پہلاگی گردن لوگون کی پہرنا ہر ہی
 کہ مسجد کی لدنی و طی و سکی پہر چھی ہر وقت کہ نکلی امام او سکیا ہا نکت فارغ ہونا ہر پہنی ہی ہوگا لغا ہر واسطی و س چیز کی کہ در میان میں
 اور در میان و س جمعہ کی کہ پہلی و س ہی روٹکی پہر بودا و فی **ف** چھی کہ کپڑی ہر او سفید کپڑی ہی کہ پسنہنی حضرت کو ع: **فمن ادرس
 او من قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعة و اغتسل و تکب و ابانک و مشی و کمر یوم
 و دنی من الامام و استمع و کم یلم کان لک بكل خطیۃ عمل سنۃ اجز صیارتھا و قیامھا رواہ الترمذی
 ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ** اور روایت ہی و س بن اوس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہادی دن جمعہ کی
 ہا ہی آری سو کہ جاہلی اور اطہح خطیہ ہا وی اور یہا نہ جاہلی اور سوار ہوا و نزدیک ہوا امام ہی ورنہ خطیہ ورنہ ہی یہہ وہ بات ہوگا و اسط

اوسکی پہلی ہر قدم کی نفل برس روز کا تو اپنے نیمی اوسکی اور قیام اولیٰ کا یعنی ہر قدم پر نفل ایک سکی روز و نفل اور قیام راتوں اور سکی کا کہا جاتا ہے اور
 کے یہ تندی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے منہلا وی یعنی اپنی عورت کو مرد اور یہ کہ صحبت کرے جو بیوی ہی اور باعث او کی غسل کا ہر
 یا مرد اور یہ کہ در ملاوی کہ پڑھتی ہے یا سر جو ہر دو خطی وغیرہ ہی اور صحبت کرے جمعہ کو بہتر پڑھتی ہوئی کہ اس کی خطرہ زنا کا دلیلیں نہیں آتا اور حضور
 نماز میں خوب ہوتا ہے اور سلف ظہر کے قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیدا دینی بالکل سوار ہو بہر تاکید اور مایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ سادہ و
 یا تہوڑی دور پہر سوار ہوئی شرع و مولا نے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَخُذَ نَفْحًا بَيْنَ لَيْلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَايَ تَوْبِي كَمْ حَفِظْتُمْهُ رَوَاهُ أَبُو مَرْجَانَةَ**
 رَوَاهُ مَا لِكَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قباحت پر
 ایک ہا رہی کی اگر مقدور ہو یہ کہ بناوی دو کپڑی اور اٹلیں جمعہ کے سوا کپڑی کا رو بار یعنی کی روایت کی پہلے ابن ماجہ اور روایت کی ہا کہ
 یحییٰ بن سعید کپڑی کا رو بار کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گھڑن پہنی رہتا ہے کہ اوس کا رو بار گہرا ہے کہتا ہے اور اسے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
 کپڑی جمعہ اور عید کی ہی بنا کر ہی منافی نہ رہے نہیں چنانچہ حضرت کی ہی دو کپڑی ہی کی خاص جمعہ ہی کو پہنی ہی ہر ہر **وَعَنْ**
سَمُرَةَ بِنْتِ جَدْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْضِرُوا الذُّكُرَ وَأَذْ نَفَا مِنْ الْأَمَامِ فَإِنَّ
الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَتْبَعُ حَتَّى يُوْحَى فِيهِ خَيْرٌ وَأَنْ يَخْلُقَ رَأَاهُ أَبُو دَاؤُدَ اور روایت ہے ہر جمعہ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہوا ماس ہی پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یعنی پہلا ہوئی جاہوئی بلا عذر یہاں تک کہ چھپی رہے گیارہ
 داخل ہونی بہت کی اگر چہ نفل ہو بہت ہی نفل کی بہر ابو داؤد نے **عَنْ** اس میں رغبت دلالی اسیر کطلب ہی علی مورا اور راؤد نے مکی اون کی
 سے بہت بلند دار کے نزد خدا و خلق بہ باشد بقدر بہت تو اختیار تو **وَعَنْ** معاذ بن انیس **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رَأَاهُ الْقَوْمُ الْجُمُعَةَ أَخْذَ حَسْرَةً إِلَى جَهَنَّمَ رَوَاهُ
الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے معاذ بن انیس **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پہلا کی لوگوں کی گردن پر دن جمعہ کی بنا جاویگا بل طرف و فرخ کی روایت کی یہ تندی نے اور کہا یہ
 حدیث خوب ہے کہا سنی کہ لفظ عن اسبہ ازادہ سہو کی کہا ہی اس کا کہ اس با سنا و لیکو نہ روایت ہی اور صحبت ہی بلکہ صواب بن ہل
 بن معاویہ سے جیسے تندی میں ہی اور بنا جاویگا بل اسکو بلا مثل فعل سکیا لیکو جیسی لوگوں کو کوزر گا پنا کیا تھا اسکو ہی گذرگا
 لوگوں کا رنگی شرع **عَنْ** معاذ بن انیس **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ
يَخُطُّ رَوَاهُ الترمذی و أَبُو دَاؤُدَ اور روایت ہے معاذ بن انیس یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ اگر کسی دن جمعہ کی اوس
 حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ تندی ابو داؤد نے **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ
 منع فرمایا کہ سنی نیند آجاتی ہے نظم نہیں سنا اور فریب کہ حضور تو جسے ہی مگر گڑبڑا ہی پلو پریشٹ جاتا ہے حضور **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ **عَنْ** ابیہ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَفَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَّخِذْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ رَوْاهُ
الترمذی و اور روایت ہے ابن عمر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت آدمی اپنے ہار دن جمعہ کے پس جا ہی کہ بل ڈالی
 جب پڑھی یعنی جس جا گیا ہو و ماسی سر کے اور چاہے تہوڑی کہ اس خطبہ کا کہ جو چاہے گار روز کی یہ تندی نے **الفصل الثالث**

وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْمَعَةٍ مِنْ أَجْمَعٍ
 يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِمْدًا فَأَعْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيْبٌ فَلَا يُصْبِئُهُ أَنْ يَمْسُوهَا
 مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّوَاكِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ مَجْمَعٍ
 اور روایت ہی عبید بن ساقی بطریق رسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچ ایک جمعیہ میں ای گرد مسلمانوں کی
 تحقیق یہ دن ہی کہ تمہارا اسکو الہی عید پس نہاؤ اور جو شخص ہو اسکی پاس خوشبو پس نہیں ضرر کرنا اسکو یہ کہ لگا وی اور کس اور لازم ہی ہو
 کہ استعمال کرو سو اکا روایت کی کہ اس اور روایت کی بن جابر بن عبدی اور اسنی نقل کی ابن عباس متصل سے عبید بن جابر
 اور زینت کریمیا واطعی نضر اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین اور نہا لہی خوش طیار تادستہ الی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردالی کہ
 جس میں خوشبو ہو اور رنگ نہ لہی ہا نہ عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر کی کہ فضل خوشبو ہی مشک کمر اور میں گلاب ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اکثر استعمال خوشبو ہی مشک کی کرتی تھی اور نہیں ضرر کرنا اگر کہا جوی کہ یہ وہ ان بولتی ہیں جہاں گمان گناہا ہوتا ہی اور خوشبو لگانا فی خصوصاً
 ان جمعیہ کی سنت ہو کہ ہی پس کس معنی اس عبارت کی جواب یہ کہ بعضی مسلمان مرد تو ہم کرتی تھی کہ خوشبو لگانا فی عادت عورتوں کی ہی جس کی گناہ
 کے جسکے اللہ تعالیٰ فی فرمایا خدا جناح علیہ ان لطوف بہا باوجود ذکر طواف یعنی سعی صفا مردکی وجہ سے باکن ہی اور لازم ہی ہو کہ استعمال
 کرو سو اکا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک ضوا غسل کی طرح ہے و **وَسَلَّمَ الْبِرَاءُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا لَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَمْسَسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيْبٍ لَهْدِهِ فَإِنْ كَمْ يَجِدُ فَلَمَّا آتَاهُ طَيْبٌ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا كَحَدِيثِ حَسَنٍ اور روایت ہی برابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لازم ہی مسلمان
 یہ کہ نہا وہ دن جمعہ کے اور لگا وی ایک لگا خوشبو ہی ال ال ہی پس اگر نہ پا وی پس پانی واطعی وکی خوشبو ہی ہی روایت کی یہ ہے جو اور
 ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن ہے خوشبو ہی ال ال ہی پس یہ ہی کہا کہ عزمین اکثر خوشبو کہتی ہیں گویا یہ شمارہ ہی اسے کہ اگر اسکی
 خوشبو نہ ہو ہی ہی اسے اگر خوشبو نہ لانی نہ لہی ایسی نہ ہو کہ رنگ کہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ ملی پانی ہی نہا کی کہ پانی نہ لہی
 خوشبو ہی کی ہی اسلی کہ سبب ہر ایسا ہی اور بدلو اس ہی جاتی رہتی ہی اور یہ حدیث اور اوہی حدیث موید ہی نہ ہا سلام مالک کے کہ انکی
 نزدیک غسل جمعہ کا وجہ ہے لیکن جل کیا ہی اسکو چھوڑنی اور سنت ہو کہ ہونی کی ایسی کہ اور حدیثوں معلوم ہوتا ہی کہ وجہ بن اور کہا جو
 طاری کر ترک کرنا اسکا کہ وہ ہی طرح ہے **باب الخطبۃ والصلوٰۃ** باب بیچ میان خطبہ کے اور نماز جمعہ کی ہے
 خطبہ کہتی ہیں اس کلام کہ کہ خطا کیا جانا ہی ساتھ اسکی در شرع میں خطبہ کہتی ہیں ایک کلام کہ کہ مشتمل ہوا پر ذکر اور شہادتین اور
 درو اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ میں اور ادنی مقدار فرض کی امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ الحمد للہ والہ
 الامدی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ وجہ ہوا سنت نہ شرط البغیر اسکی نماز درست ہو اور صاحبین کہتے ہیں کہ ضروری ہے
 طویل کرو اسکو خطبہ کہتی ہیں عورت میں اور بیچ اور خطبہ نہیں کہتی اور شافعی کہتی ہیں جابر نہیں کہتے کہ نہ لہی ہی وخطبی اور دلیلین ہوں
 قصہ کہ کتاب میں مذکور ہیں **باب الفصل الاول** فصل بیچ سخن **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز میں الشمس رواہ البخاری حدیث روایت ہی النبی ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نماز رہتی جمعہ کے
 جو وقت کر لہا آفتاب روایت کی یہ بخاری فی **باب** جب بہت سرد ہونی تو وہ پہر بولتی ہی بڑی اور بہت گرمی میں پہر بولتی ہی

بہتر ہی ستر نماز و سنتی کہ بغیر عامتہ کی ہون اور کہا طیبی کہ اگر حدیثی ہی بہرہ نکلا کہ زینت کا کراہت ہوتا دن جمعہ کی اور عامتہ سیاہ یا باندھنا اور کراہت
 دو دن ہون ہر گز نگاہ در میان مؤمن ہون کی سنت ہی انتہی اور میرک کہا کہ یہ خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھا اور کہا زینت ہی کی کراہت
 ہے پھینا سیاہ کراہت اور صاحب فضل فی کلبا ہی کہ حضرت کا عامتہ ماتہ کا تھا اور نقل کیا ہے سیوطی فی باندھنا عامتہ سیاہ کا بہت صحابہ
 اور تابعین اس میں اس کی حدیثیں اور عامر بن یاسر اور معاویہ اور ابو ذر اور ابو ہریرہ اور عبدالرحمن بن عوف اور مالک اور سعید بن مسیب اور یونس
 اور سعید بن جبیر اور سواہل النبی اور بھی ہیں اور کہا ہے نودی فی کہ جائز ہے باندھنا عامتہ کا ساتھ چھوڑنی شلہ کی اور بغیر چھوڑنی اور کسی کی اور نہیں
 کراہت ہے کسی کی ان دونوں میں سے نہ ہو **باب** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **وهو خطب** إذا جاء
 لکم يوم الجمعة واقرأ ما ويخطب فليدركم كعتين وليتجنبا فيأراه **باب** اور روایت ہے جابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی اور حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتی تھی جبکہ وہی ایک تہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑھتا ہوں جس جاہلی کہ پڑھی دو رکعتیں
 اور ہلکی پڑھی روایت کی یہ مسلم فی **باب** شافعیہ نے اصل کیا ہے اسکو بحیثہ المسجد کہ اوکلی نزدیک **باب** اگرچہ خطبہ ہوتا ہوا اور ایسی ہی امام
 احمد کی نزدیک ہے اور ساتھ احمدیث کی دلیل پرانی ہیں وہ اوپر تہا کہ وہ جو کہ سبکی کہ وقت خطبہ کی ہے اور سا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی
 جبکہ تحت السبجی سے غیر وقت خطبہ کی نہیں ہیں تو وقت خطبہ کی بطریق اولیٰ نہیں ہوگی اور یہی ہے پڑھنا تک رسفیان توری کا اور اسیران چھوڑ
 صحابہ اور تابعین کہ اتالی التودی اور تاویل احمدیث کی وہی نزدیک ہے کہ مراد خطبہ ہی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہوں نہ کہ
 بالفعل پڑھتا ہوں نہ اوہیل کرتی ہیں اسبب قرینوں اور حدیثوں صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اور پرست نماز کی چونکہ وقت خطبہ چنانچہ آیا ہے اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی **باب** امام پس نہیں درست نماز اور کلام اور حضرت علی اور ابن عمر ہی آیا ہے کہ وہ مذکور کہتے تھے نماز اور کلام
 کو بعد تکلفی امام کی پس قول صحابی کا ہے محبت ہی اور وہ جب تقلید اوکلی ہماری نزدیک اگر منافی ہوا اوکلی کوئی اور چیز سنت ہی اور یہ
 جو صحیحین میں حدیث جابر ہی ساتھ طرق متعددہ کی آیا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی پس فرمایا خطبہ
 سے کہ آیا نماز پڑھی ہے ہی توئی ای فلائی اوسنی کہا نہیں پڑھی فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کہ ہی کہ یہ واقعہ پہلی مرتبہ
 نمازی وقت خطبہ کی تھا یا پھر مخصوص اوسنی شخص تھا اور بعضی کہتے ہیں کہ یہ قضیہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تھا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہے
 کہ منارضہ حدیث کا ساتھ اور حدیثوں کا لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت فی موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تاکہ فارغ ہوا ہونہ وہ شخص نمازی باکہ وہ
 میں یوں ہیں ہی چنانچہ واقفطنی فی روایت کیا ہے کہ فرمایا اسکو پھر خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اوکلی دو رکعت پھر آنحضرت جب کہ خطبہ ہی تھا
 تاکہ فارغ ہوا وہ نمازی شروع ہو **باب** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **من أدرك ركعة**
من الصلوة مع الإمام فقد أدرك الصلوة اور روایت ہے ابو ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس شخص نے
 کہ پائی ایک رکعت نمازی ساتھ امام کی پس باقی اوسنی نماز روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **باب** یہ حکم عام ہے سب نمازوں کی ہی خصوصیت
 جمعہ کی نہیں چنانچہ **باب** علی اماموں کی ہے ایک حدیث ہے مضمون کی گذر چکی ہے من ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة اور شرح اوکلی ہوا
 بیان ہو چکی ہے ولیکن قویہ معتد کیا ہے اسکو ساتھ جمعہ کی بقریہ حدیث میں کہ یہاں پر ایک اور ہذا میں کہا ہے کہ جو کوئی یا دی امام
 دن جمعہ کی اداری ساتھ اوکلی جو ماتہ لگی اور بنا کر ہی اوپر جمعہ کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہتم فضلاء
 وفاقتم فاقضوا یعنی جو کہہ باؤ ساتھ امام کی اداکر اور جوہرہ جادی پورا کر و اسکو پس اگر یا دی امام کو اتحیا نہیں یا سجو دہو میں بنا کر

تہا مسجد نبویؐ میں اور مسجد میں دلالت ہے اس پر کہ وہی تعدد جامعوں کا یعنی کئی بار جماعتیں کرنے میں خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہوں اور کثرت ہے اس پر کہ فرض نہیں جانے چھی نفل پر مبنی والی کی اور احقرت دو بار پڑھائی دو دو جامعوں کو اور یہ حدیث مفصل قوی ہی اور وہ حسب ہوا جماعت کے کہ ایسی حالت میں ہی جماعت پڑھوڑی اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف اور طرح مذکور کی جب بلے دم ہوتی ہی کہ جبکہ میں قوم نماز پڑھتی ہی میں سچی امام کے اور جبکہ جبکہ میں اپنے نفل ہے کہ نماز پڑھوڑی امام کا جماعت کو تمام نماز اور دوسرے جماعت کو دوسرے امام تمام نماز اور پھر پڑھوڑی ہوتی ہے ہر ایک نفل سے اگر تفضیل اسکی ہے کہ دوسرے جماعت کئی مقابل دشمن اور آرمی پہلی جماعت اپنی جگہ پر تمام کی نماز تھا اور سلام پہرہ اور کئی مقابل دشمن کے پہرہ آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تھا اور سلام پہرہ اس طرح ذکر کیا ہے بعض شارحین علماء ہجری ہی اور کہا ابن ماکہ اس طرح کہا ہے بعضوں نے اور اس پر عمل کیا ہے ابو حنیفہ سے فی لیکن جماعت میں دلالت کرتی ہے انہی ہی ہے اس طرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے بعض دس چیز پر لگتی ہیں ابو حنیفہ طرف اسکی کہ دو جانا ہی جماعت پہرہ کا اور تمام کرنا جماعت دوسرے کا اپنی جگہ پر سچی امام کی اور دلالت کرتی ہی اور تمام اونچیز کی کہ لگتی ہیں طرف اسکی ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابی حنیفہ نے ذکر کیا ہے اسکو امام محمد نے کہا بلہ انار میں اور ظاہر ہے کہ امین عقل کو دخل نہیں اس موقوف امین انہ مذموم کی ہی ہے یہ ہے صحیح ہے یہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کی نماز اپنی بغیر قرآن کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کر کی اتہہ قرآن کا مذموم ہے اور یہ ہے کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھی ساتھ ہر ایک جماعت کی دو رکعتیں اور مغرب پھر میں اور حضور میں یہ ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتیں اور ساتھ دوسرے کی ایک رکعت اور قدامون اپنی پر ہمیں اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ ہی رکوع و سجود کی ہے حالت میں اور زہدین حنیفہ میں فاسد کرتا ہی نماز کو چلانا اور سحر ہونا اور لڑنا اور اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی کہ نہیں مجال عقل کو ہمیں پس یہ حکم مرفوع میں ہی ہے **وَمَنْ يَرِدْ بَيْنَ رُومَانَ عَنِ صَلَاحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنِ صَلَاحِ بْنِ خُوَاتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَوَةَ الخُوفِ إِنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاءَ الْعَدُوُّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ تَبَتَّ قَائِمًا وَأَنَّهَا لَا كُنْفَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَجَاءَ الْعَدُوُّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ تَبَتَّ جَالِسًا وَأَنَّهَا لَا كُنْفَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِمُ مَتَّفَعًا عَلَيْهِ وَأَخْرَجَ الْبَخَّارِيُّ بِطَرِيقِ أَحْمَدَ عَنِ الْقَائِمِ بْنِ صَلَاحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور روایت ہے زید بن رومان سے اوسنی نقل کی صلح بن خوات سے اوسنی نقل کی اوس شخص کہ نماز پڑھی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کے یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صفت بانہی ساتھ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑھی حضرت نے ایک رکعت ساتھ اوس جماعت کی کہ ساتھ تھے حضرت کی پہرہ ہی کہڑی اور پوری پڑھی اوس جماعت نے دو طلی ہی پہرہ ہی وہ اور صفت بانہی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسرے کہ مقابلہ میں دشمن کے پڑھی ہی پس داکی ساتھ اولی ایک رکعت کہ باقی رہی ہی نماز حضرت کی ہی پہرہ پڑھی ہوئی یعنی حسب التعمین پڑھی اور پوری کے اور نہوں نے دو طلی ہی یعنی جو باقی رہی ہی نماز اور پہرہ التعمین شریک ہوئی پہرہ سلام پہرہ حضرت نے ساتھ اونکی روایت کی یہ ہجری اور رسول نے اور روایت کے ہجری نے ساتھ اور طریق کی قاسم کی کہ نقل کی قاسم نے صلح بن خوات سے اوسنی نقل کی سہل کی سہل بن ابی حنیفہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اوس شخص ہی کہ نماز پڑھی ہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حنیفہ تھا اسلی کہ قاسم نے

نے روایت کی ہے حدیث صلوة الخوف کی صلح میں خواتم اوسنی سہل بن احمد سی جسیکہ کی روایت میں اور ذوات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سن پانچ ہجری میں ہوا کہ اسی شخص نے صلی اللہ علیہ وسلم کفارسی اولاد کی بیہ نماز اور بیخبرگاہ کے پہری اور ذوات الرقاع اوسکو اسلیمی کہتی تھے کہ مسلمان منہ سے باون سے تھے اور باون میں سوراخ پڑ گئی تھی اور ناخون ٹوٹا تھی پس باون پر ذوات الرقاع یعنی جیتہری آتے تھے اور یہ ایک و طور ہی طوروں صلوة الخوف کسی امین سے ہر جماعت کے ایک رکعت کہتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ادا کی اور دوسرے رکعت تنہا لیکن ہر شمار نماز شخص نے کی نہ بہرہ کفصا او کی اجہ نام ان نماز شخص کی اور یہ سب سے تمام نماز حضرت پڑھتی اور اس کے پاس اور مالک نے پڑھ چوکن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع قال كنا اذا نينا على شجرة ظليمة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال جاء رجل من المشركين وسيف رسول الله صلى الله عليه وسلم معك فقلت يا رسول الله فخذ سيفك فخذ سيفك صلى الله عليه وسلم فاحذر ظنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله يمتنعني منك قال فمئذ قد فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فعن السبيغ وعلقه قال ففردى بالصلوة فصلى بطائفة ركعتين ثم تآخروا وصلوا بالطائفة الاخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللصغار ركعتان متغوثا عليه اور روایت ہے جابری کہہا ائی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تاکہ جب پہنچے ذوات الرقاع میں کہا جابری تھی ہم جبکہ گذرئی درخت سایہ دار پر چوڑی تھی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا اس وقت فرماوین جہا نو میں پس سطر کچھ کیا تھی ذوات الرقاع میں اور اوتری حضرت درخت کی کچی اسراحت کی پس کہا جابری پس آیا ایک شخص مشرکون میں سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نکلی ہوئی تھی درخت میں پس تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی تھے باغافل تھی اس پہر کبھی بیانیسی وہ پس کہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا دینی ہو تم مجھسی فرمایا حضرت فی نہیں یعنی تجھے میں کیوں ڈرنی لگا میری رجب سنوای نہ کوئی ضرر پہنچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون سچا ویگا کھو مجھسی فرمایا حضرت فی نہیں یعنی سچا ویگا کھو مجھسی کہا جابری پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی پس میانہج کے اوسنی تلوار اور لگا دیا اوسکو کہا جابری پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑ نماز ساتھ یکجا جماعت کی دو رکعتیں پڑھی گئی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنوں کی اور پڑھی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دو رکعت کی دو رکعت کہا جابری پس ہو میں واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور واسطی لوگوں کی دو دو رکعتیں روایت کی ہے ہجری اور سلم فی وف اس معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھی اور صبر کرتی تھی کفار کی ایذا و تیر اور حکم کرتی تھی اونکی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واقعی فی کہ حلب میں مشرک نے یہہ را دو کیا تو اوسکی میٹھ میں درد ہوئی لگا پس چوٹی تلوار اوسکی ہاتھ سے اور گڑھی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب سبکی بہت مخلوق فی اور ابو عوانی روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن عہد کیا یہہ کہ نہیں پڑھتا تھی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت فی نہ را دی اوسکو واسطی النیف قلبیہ کا کسی اور سبب پس اذان کہی گئی اور تکبیر کی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر اور کہا منظر فی یہہ را است مخالفت پہلی روایت کا وجود کہ جگہ ایک ہے ہی اور یہہ بسبب اختلاف اسکا ہے نہ تھی جس سلم کی جابری نے امیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی اوسکے ہمیں دو بار ایک بار تو جسیکہ روایت کی ہے فی اور دو رکعتیں پڑھی روایت کا جابری پس حمل کجا دی کی اول از صبح پڑا اور یہہ ظہر یا عصر یا صل کی جاوینکی تعدد وغو ذہب اور حضرت فی جو چار رکعتیں پڑھیں اور تو ہم

دو دو کی گئی و ہمیں طہارتی بیان کی برین و نوبت صحیح اور صواب ہے کہ یہ پہلی وترنی آیت قصر کی تھا یا چہ موضع آفاتہ کی تھا اور یہی ہے
 اہم عظیم کا ہی اور در اس قول سی کہ وہی لوگوں کی دو دو کرتین یہی کہ امام کی ساتھ دو دو کرتین ہر تین اور دو دو تہا ہر
 عدہ قال صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 العذوبیننا و بین القبلیہ فلیکما صلی اللہ علیہ وسلم و کبرنا جمعاً ثم رکعاً جمعاً
 ثم رکعاً من الشکر و رکعاً جمعاً ثم رکعاً بالشیء و الصیف الذی یلبیہ و قام الصیف
 الموحی فی نحر العذوبیننا فلیکما قضی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیء و قام الصیف الذی یلبیہ
 الحداد الصیف الموحی بالشیء ثم قاما ثم تقدم الصیف الموحی و قام المقدم ثم رکع اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم و رکعاً جمعاً ثم رکعاً من الشکر و رکعاً جمعاً ثم رکعاً بالشیء و الصیف الذی یلبیہ
 و الصیف الذی یلبیہ الذی کان موحراً فی السکۃ الاولی و قام الصیف الموحی فی نحر العذوبین
 قضی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیء و الصیف الذی یلبیہ الحداد الصیف الموحی بالشیء و
 ثم رکع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کبرنا جمعاً و آہ مستطرد اور روایت ہی اور نہیں سی کہ کہا نماز پڑائی جاوے اور
 صلا اللہ علیہ وسلم فی نمازت کہیں ہی ہر حضرت کی در فضیل و شرف اور در میان ہر کس کی ہر کس کی صلا اللہ علیہ وسلم فی نمازت کہیں ہی ہر
 لیسے و دونوں صفوں نہر رکوع کیا حضرت اور رکوع کیا ہر کس کی ہر کس کی بعد قرآن کی پڑھا یا پڑھا رکوع سی اور اوٹھا یا ہنسی الہی ہر جہ کی حضرت و وہی جگہ
 کے ساتھ اس صفت کی پاس حضرت کی اور کھڑی ہی یعنی قومین صفت پہلی مقابل شمس کے پس جبکہ رکعی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی
 ہوئی یعنی حضرت کی ساتھ دو صفت کہ پاس ہی حضرت کی چلی صفت اخیر و وہی سجدی کی پھر کھڑی ہونے لوگ صفت اخیر کی یعنی سجدی پھر اگی ہڑی
 صفت اخیر کی یعنی اور کھڑی ہونے جگہ صفت اول کی اور چھٹی ہٹی صفت پہلی پھر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازت قیام کیا اور چھٹی فاتحہ اور
 سورۃ پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہنسی الہی پڑھا یا پڑھا رکوع سی اور اوٹھا یا ہنسی الہی پھر چلی و وہی سجدی کی اور جبکہ دو صفت کہ
 نزدیک ہو گئی ہی دو کہ ہی چھٹی رکعت پہلی میں اور کھڑی ہی صفت چھٹی یعنی جو کہ اگی ہی پہلی رکعت میں مقابل شمس کی پس جبکہ رکعی ہی
 علیہ وسلم سجدہ و اس صفت کی کہ نزدیک ہے حضرت کی چلی صفت چھٹی و وہی سجدہ پھر کھڑی کیا پھر سلام پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازت
 پھر ہنسی الہی یعنی بعد چھٹی التحیات کی روایت کی یہہ سلم فی نمازت پھر اور طور ہی صلوۃ الخوض کا جیسا موقعہ وقت کا حضرت کی ہنسی الہی
 پڑتی بیان شمس یعنی تہا جاننے کی سب ایک جگہ مقابل کھڑی ہی اقلیاں چھٹی جماعت کے اور طرف پڑھی اور رکوع تک مستحق ہی و رونق
 سجدی کی جماعت کھڑی ہی اور دو سر سجدی میں گئی جسکیہ ذکر ہوا اور یہاں عرفان میں پھر حضرت فی نمازت

الفصل الثانی
 فصل و سر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالثامن صلۃ الخوف بدین نخل
 فصلی بطائعہ رکعتین ثم رکعاً طائف آخری فصلی بہم رکعتین ثم رکعاً طائف آخری فصلی بہم رکعتین ثم رکعاً طائف آخری فصلی بہم رکعتین
 یعنی صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازت لوگوں کی نماز پڑھی وقت خوف میں چہ مکان لطن نخل کی پس نماز پڑائی جماعت کو دو کرتین پھر سلام پھر پڑھی
 جماعت دو کرتین نماز پڑائی انکو دو کرتین پھر سلام پھر روایت کی یعنی صاحب صحیح فی شرح السنین و لطن نخل نام ایک جگہ کا ہی در میان
 کلا و طائف کی اور یہہ حدیث ابو جریب شیبانی کی تو محمول ہی پھر حضرت فی تضرک یا نماز لطنی یا رکعت کی دو کرتین پڑھیں اور بعد اس کے

سے ظاہر ہوتا ہے کہ گانا اور دت بجا مانع ہی ہو گا اور انہوں نے اس کی کوئی نکلج وغیرہ میں سلیکی ابو بکر صدیق کے فضائل اصحاب کے ہیں اور خوبیاں
تہہ احکام دین کے ادھون نی گانیکو نماز شیطان کہا اور حضرت فی ان کو منع فرمایا کہ اس طرح نہ کہہ یہ نماز شیطان اور حرام نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ منع
مت کر کہ کج عید یعنی حکم منع ہی اتحد لہو اور سرور کجا کستہ شیخ درجا نہی در لڑکی ان اگر اشعار کفرین دلاوری اور شجاعت کی ساتھ
آواز خوش کی گا دین مضائقہ نہیں اور حضرت سیاتہ سننی و سلیکی معید ہونی اور ابو بکر کو رغبت نہ دلالی بلکہ نفاذ کیا اور ساتھ جائز ہونی اس
اشادۃ فرمایا بس نسک نہیں ہی اسپن اور پراحت صلح اور غنار کی مطلق جیسے بعضی تکلف کئی ہیں اور اس مسلمہ میں در میان علماء اور
فقہا اگلی در پہلی کی صحابہ اور تابعین سے ہم ہی اختلاف ہی مشہور صحابہ میں حرمت اور کراہت اسکی ہی تھی کہ کہا ہی اور ہون کی کہ مراد بیچ آیت
ومن الناس من شتری لہو الحدیث کی غنا ہی در ہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی ہی اسپر اور بی طرح بیچ آیت در مستغفر من سلفقت
منہم لصدو تاک کہ مراد آواز شیطان ہی غنا ہی نزدیک بن عباس در مجاہد کی در ابن عمر ہی آیا ہی کہ منع کرتی ہی گانسی اور سننی اسکی ہی
اور حضرت شامی ابو یوسف علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی مر جاوی اور اسکی ہی گان ہوں مت نماز پڑھو اور پورا بی امام سی آیا ہی کہ کہا فرمایا
بیچہ خبر پہلی الصد علیہ سلم فی مت بیچہ گانو کو اور مت خرید کر داؤ کو اور ذر تعلیم دواؤ کو اور بیچہ مثل سلیکی نازل ہونی ومن الناس من شتری لہو
الحدیث سے سبب بعضیوں نے کہا ہی کہ بعضی حدیثین کا اور بیچہ ح ہونی غنار کی دلالت کرتی ہیں پہلی حرام ہونی اسکی سی یہیں بعد از ان
شخہ کی گنیں انہیں اس آیت کی اور ابن مسعود آیا ہی کہ ماغنا اوگا تا ہی نفاق کو جیسے اوگا تا ہی پانی سبزہ کو اور جا بر سی یہ لفظ آیا ہی جیسے اوگا تا ہا
یا کنی ہیتی کو اور انس یہ لفظ فی بین کر غنا اور لہو اوگاتی ہیں نفاق کو ولین جیسے اوگا تا ہی پانی گہانس کو اور ابو ہریرہ سی آیا ہی کہ محبت
غننا کی اوگاتی ہی نفاق ولین جیسے اوگا تا ہی پانی گہانس کو مراد نفاق علی ہی کہ پوشیدہ کہتا ہی خود ہش گناہ کو بر خلاف حال ظاہر کی اور گہانس
بن عباس نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین سے جانب میں آئی ہیں در فقہانی کہ اہل فتویٰ اور لائت اور بیچہ عادیں کی ہیں بیچہ حکم حرمت اور
کراہت اسکی بہت تشدید و تغلیط کی ہی اور قول صحیحہ اور مشہور تر جارون امامونسی یہ کہ یہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا ہی آیا ہی اور نقل کیا
قاضی ابوالطیب نے حرام ہونا اسکا تبعیہ اور غنایان ثوری اور حماد اور شیخ اور فاکہی سی اور یہی منقول ہی اہل مدینہ در کوفہ و عراق سی اور ابو نعمر
فی معالم بین کہا ہی غنا حرام ہی سبب یونین در قرطبی نے کہا خلاف نہیں بیچہ حرام ہونی اسکی کی اسلی کہ قبہ یہ لہو ولعب ہی کہ مذموم ہی وہ
باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محررات سی بلحاظ نہی تہوڑا سا شاد ولین اور عید دن میں اور ما تدا کی میں اور ایک طاعت علماء کی طرف سبح
ہونی اسکی گئی ہیں اور جانا جا ہی کہ محل اختلاف کا و غنا ہی کہ گاتی ہیں دسکو مغنی کہ شاسا بن سائہ صنعت غننا کی در اختیار کرتی ہیں شہر
نرم کہ نیوالی دل کی اور گاتی ہیں ساتھ ہرون نرم کہ نیوالی دل کی کہ شورش پیدا کرتی ہیں نسون میں در خوش کرتی ہیں نغسون کو اور جو غنار
کہ جازی ہونی ہی عادت ساتھ متحال و سلیکی وسطی خوش کرنی دلون کی اور اوٹھانی بوچوٹکی و رقطع مسافت کی بیچہ را ہون چرکی و بیچہ صفت
لعینہ و زر فرم اور مقام کی اور بیچہ ہون جہاد کی اور بیچہ صفت جہاد کا تہذیب اور صلح کیابی کی اور ماننگانی عورتون کی و سلیکی سکن بلوگ اور ماننگانی
سبلح ہی کہ سالم ہون در خوش در محلات بلکہ مستحب کہ جو بیبا ط کا ہی و پر اعمال سکر لہذا لہن نرم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی ادن علماء فی کہ قال ہیں آیت
غننا کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور صلح اکثر صحابہ اور تابعین و ترمذی البعین و در علماء محدثین و علماء درین کہ صاحب ہا و ثنونی کی ہیں در کہا ہی کہ
انکہ در بعضی اکابر سی جو الفاظ تغلیط کی وارد ہونی ہیں جمول ہیں اور غننا پر کہ سلیکین یا خلاف شرح چیز بیوی مثل فرامیر وغیرہ کی بہہ بات ہی سلیح
کہ تا تطبیق حاصل ہو جاو در میان قول و فعل کی بلکہ لہجہ ہی ستاغنا کا اور خوش کہنا اسکا منقول ہے اور قول ہے

اور فصل مشائخ طریقت کلمی و پچھلون کی یہی مختلف الہامیں سماع کی کثیرہ معتقدین اس حالت کی کہ اور ساتھ طریقت کی اور رہنمائی حق کی ہیں
 طریقتی جتنا بگاہی اور پچھنا خیرین کی روشن سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دیا سک معتدلی وقت و تشریح طریقہ قادریہ کی ہیں ایک اور وجہ تہ کی نماز
 کو جاتی تھی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانگی فکی کا نہیں پہنچی تھی گئی اور کہا آج کو نسی صحبت مجھسی وجود میں آئی کہ اسکی نسی میں تہ س
 بلا کی مبتلا ہو میں ہر چند اپنی نفس میں مل گیا کوئی بات گناہ کی نیائی جب گہر میں آئی تو تحقیق اس امر کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ یہاں تصویر دار
 خریدتا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شعی اور کسی گرفتار ہوا میں اور کلام حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ سنی ہے کہ اس تہ اسکی معلوم ہوتی تھی اور پچھی گئی
 سببے غنا ہی کہا کہ اگر تہ ہی وہ کہا لوگون فی زلیخا ہائین بعد حق کی مگر ضلال و رکہا کہ کفایت کرتا ہی بیچ کر اس تہ اسکی بیہ کہ ہی او میں شہ
 طبع اور اوٹھا ہائینوت کا اور خواہش طرف عورتوں کی اور عورت نفس کے اور خوشی اور سبکی عقل کی و در ذماتہ او مشغول ہونا ساتھ تہ کہ خدا کی
 خوشتر اور سالم تہ ہی اور کسی کو کہ ایمان لایا ہی تہ خدا کی اور دن آخرتہ کی اور شیخ ابوالحسن ذلی ہی کہ امام اور حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہیں آیا ہی کہ
 فرمایا جو کہ سماع کرتی ہیں اور کہا ناظالمون کا کہا ہی میں ان میں شہیر ہوو بیہ کہ ہی کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ تہما تحون ان لکنہ لکن لولہم
 اور الام غزالی فی کہا ہی کہ سماع کئی قسم ہے ایک سلام محض جو انکی لپی ہی کہ غالب تہ ہی ہی اور شہودہ دنیا کی پس نہیں حرکت تہ سماع و نگو کر وہ
 چیز کہ غالب دلون فکی پر صفات ہے اور دوسرے کر وہ وہاں شخص کسی ہی کہ کر ہی اور سکو عادتہ اکثر اوقات میں بطریق لہو کی اور تیسری سماع وہ
 اسکی ای ہی کہ کہ حظہ و وسطی اوکی مگر لذت اوٹھا ناساتہ آواز خوش کی اور چوتھی مندوب اوکی ای ہی کہ کہ غالب تہ ہی ہی اور تہ حرکت
 ہی اور سکو سماع سوا صفات پاک اور بزرگوار مشائخ چشتیہ صحر کی سماع سنتی تہ لیکن جلیط اور شہر اظہار آداب و اکثر اوقات قبلہ تہیز
 سنتی تہ ہی کہ وجہ اختیار اور نامحرمون ہی خالی ہونا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین ابدار قدس سرہو ہی سنتی تہ لیکن کلم مجلس میں نماز اور
 مانی تہ ہی درباروں کو اس سے منع فرماتی تھیں کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قابل ساتھ سماع کی ہیں یہ ہے کہ سماع اہل کی ہی سماع
 ہے اور بیان کسی میں شہر اظہار آداب و سکی اور عین کی ہیں اہل و سکی و حقیقت حال کی جو کچھ کہ لفظ قول سی سچی جاتی ہی یہ ہے کہ انکار فقہنا اور
 اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر شروع کی ہی کہ خفا کی ساتھ فرامیر اور مجموعہ بائین ہوں اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کی ہوں اور اللہ نفس
 راگ کہ حقیقت اوکی آواز خوش ہی مجموعہ نہیں کہ وہ سماع الہل ہی اور راگ میں صیسی متفاسد میں صالہر ہی ہیں اکثر دل کو نرم کرتا ہی و
 ذوق اور شوق اور حلاوت و شریع عبادت میں بیدار تا ہی حتی کہ لفظ نگو کہ شود اس میں خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اسپر و نہی طریقہ اتباع
 اکابر سلف اور شہادہ کہ سید عبادت کرنی اوکی لذت و سکی عبادت اور ریاضت پر تہ جو دین اور ساتھ فریب و نفس شیطان کی اطاعت شہر
 اوکی نظر میں سبک ہوا و قصور و فتور راہ پاوی التو ذبا لہ نہ پس سماع بذاتہ سبیل ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کے یعنی ذکر جو رتوں کا ہو
 یا شہر کا یا عورتہ متناہتہ آخر مگاتی ہوا و دگانا ہوا فرامیر ہوا یا قصد لہو اور خواہش نفسانی ہی ہوا و حضورنا اہل ہوا ہمیشہ سنتا ہوا و جو کہ
 سعی معرفت و محبت اور حال کی ہو کہ سماع سنتے ہیں اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فریب کا کہ ذوق طاعت و لذت ذکر اور تلاوتی
 محروم سنتی ہیں وہ ہی گرفتار کہ نفس و شیطان کی ہیں کہ او کو فریب بک صراط مستقیم پہلے ہی تاکہ روز بروز طریقہ دین کو در تہی تہ ہیں اور
 رقتہ رفتہ نمازی سوا کثرت سے برضاست کچھ نصیب و نگو نہیں ہوتا اور وہ ہی ساتھ رہا اور تکلف کی و خروج جزا کہ ہی حلالی کی کہ
 میں کاشکے یہہ ذوق و شوق نہ ہوا تو نماز روزہ خشک کر دین تو سلامت کہتی قوی تر ہے س جگہ سیر و پیر کا ہی کہ جو کچھ کہ نہ ہوں کی کیا
 باند ہو گا ہم اتباع او کا کرتی ہیں یہ محض بہانہ اور جملہ ہی بزرگوں جو کیا ہی بغیہ حال و بیخودی کی کیا ہی و کہ ہی کیا ہی و س

مصلحت وقت کی درست تہیجی بیون کی دراصل تہیجی اور صلوة نہیں تہیجی اور اجتماع خاص تہیجیت مخصوص کفرتی
دو ذوق حال کہاں وہ مصلحت نیست کہاں تہیجی ہاں کی تقلید کرتی ہیں اور باقی سب ترک و بنام کشندہ کونامی چندہ حاشا انکو پیروان کی
ساتھ کیا نسبت اور پیروان کو اپنے کہاں غنایت اور کا ماعت باب دادا کی ارشاد جاکر کرتی ہیں اغنیہ لیت کی انکی حق میں صادق ہی بیہ آیت ہے
انفوا الیہم ضالین فہم علی انہم بہر جون حال یہ کہ جو کچھ کہ شائع ہوا ہی اس مانی اور ان شہر میں ان کہ مجلس سماع اور قص کی ازراہ ست
کہاں کی اور حجابہ اور شہرہ کی مانی ہیں اور ایک ماعت اہل قص یعنی حال الانوالی مانند گو تو لگی ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد شہرہ
اور طرح اور توجہ گو گوئی اور بعضی ساتھ عرض حاصل کرتی نقد کی باطعام کی آتی ہیں حاشا کہ وہ صلوة قبلہ زبانی میں اور کسی بزرگ سی تہیجی جابر
ہو ان کو رد لون نی اون بزرگون کو اپنی مانند سمجھا ہی کہ نقل و نقل بطور لقا لونی کرتی ہیں خوب تال کرین کہ کیا کرتی ہیں معاذ اللہ یہم
کیا معیشت کا شام نہ ضرر کا اپنی بزرگ تہیجی اور لباس فقیری تہیجی شہرہ اور دیا شہرہ تغیر اونکی وہ ہے نہ تعظیم ایسی کہ تعظیم کرتی ہیں
گو یاد اور رغبت دلائی ہی اونکو اس عمل پر کہ پوتی میں بی دلون میں در قوی ہوتی ہیں اسیر اور عجب بیہ کہ ان باتون کو مشائخ کی
عسولن میں قریب اجانتی ہیں عبادا بالمدومہ الاستعانة واللیلۃ التجار للذلیل الحمد تام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام راجح **و عن**
النس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغد فی یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکل کھن و شکر
رواہ البخاری اور روایت انس کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانی عید گاہ کو دن عید الفطر کی یہاں تک کہاں کی تو
کھجور میں اور کہاں کی کھجورین طاق روایت کی بیہ بخاری نی **ف** جلدی فطار عید کو ایسی کرتی تا خفا لفت ہو پہلی دنون کی جیسی مضاف
میں نہ افطار کرنا وہ جب ہی ایسی اسدن میں فطار کرنا وہ جب ہی اور کھجورین طاق کہاں یعنی تین یا پانچ باسات یا کم اس یا زیادہ اور عبادت
طاقی ہرام میں خوب ہے ان المدومہ بل تعینی الدطاق ہی دست کہہا ہی طاق کو اور کھجور زبیر افطار ایسی کرتی کہ وہی اوس وقت کھجور
ہوئی تہیجی اور بیون نی کہاں کہ حکمت کھجورون کی کہاں میں بیہ ہی کہ وہ شیرین ہوتی ہیں اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصاً وقت
خلو معده کی بسبب روزوں کی کہ ضعف ہو جانا تھا انسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضای مان کی ہی کہاں ہی علماء کی جو کوئی خواب
میں کی شیرینی کہاں تو تجلی و سکی بیہ کہ حلاوت ایمان و سکو نصیب ہوا شیرینی ترم کرتی ہی دل کو پس ایسی افطار شیرینی سی فضل ہے
شرح **و عن** بخاری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ذاکان یوم عیدین خالف الطریق رواہ البخاری
اور روایت ہی جابری کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا دن عید کا خفا لفت کرتی راہ میں روایت کی بیہ بخاری نی **ف**
یعنی تشریف لیجاتی اور راہ ہی اور آتی اور راہ ہی اور حکمت فعل میں بیہ ہی کہ ناگو ای عبادت کی دین دنون راہ میں اور بہنی دالی
اونکی جن انسان و راہ کتنی ہی چہین لگی ہیں جو جا ہی اور شہرین دیکھتا اور حق بیہ ہی کہ یہی حالت میں ہر ایک سے خوب سمجھتا ہے کہ
کہاں ہی اسرار کی السجانی با رسول و سکا **و عن** البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال
ان اول ما نبذہ الیہ فی یومنا هذا ان نضلی ثم نرجع فنحرم فمن فعل ذلک فقد اصاب سئنا ومن
ذبح قبل ان نضلی فانما هو شاة لحم عجلہ لا ھلہ لیس من الشاک فی شئ متفق علیہ
اور روایت ہی براری کہ کہا خطبہ فرمایا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول و س چیز کا کہ شروع کریں ہم پھر اسدن
پہ کی بیہ ہی کہ نماز تہیجی ہم بہر میں اور تہیجی کریں پس شخص کہ کہا بیہ تقدیم نماز و خطبہ کے ذہر میں تحقیق پہنچا سنت ہاں کو

کہا میں یوں نہیں قسم ہی اور اس بات کی کہ جان سیر اور سکی تہہ میں ہی ہمیں لوگ تم بہتر اوس چیز میں کہ جانتا ہو میں کہی تھی بہت بات میں بار بار
 پہرا الوسعید یعنی جماعت میں شریک ہوا سبب نفل بدرود انک روایت کی بہت سلمیٰ و سدو تین بار فرمائی تاکہ کی کسی یا اشارہ
 سے طرف تین حالتوں کی یعنی سدو وسطیٰ دنیا یعنی کی اور لیدو وسطیٰ موت اپنی کی اور لیدو وسطیٰ آخرت اپنی کی اور فرما کر تھی ہن اسکو کہ
 چلین و حضرت العسین اتہہ بکڑی ہوئی اس طرح کہ اتہہ ہر ایک نزدیک کہ دوسری کی ہوا اور مردان سنہ دو ہجری میں پیدا ہوا اور دیکھا انہیں
 الصد علی سلم کو اور کثیر بن جلیت ہی پیدا ہوا حضرت کی زمانہ میں ہی سبب جامع الاصول والی بی اسکو صحابہ میں لٹا ہی اور حضور نے کہا
 کہ تابعی تھا کہ اور سکا عید گاہ کی پاس تھا اوسنی منیر تانا یا ناظبلہ و سپر ثا جا وی جیسکہ وہ سنت ہی جمعہ میں در ظاہر حدیث ہی یہ مسلم ہوا کہ او
 منیر عید گاہ میں مردان فی بنو الیاد پر پہرا احتمال تھی ہی کہ معنی اسکی بہ ہوں کہ پہرا مردان طرف منبر کی ناخطیہ تھی اور تہنی بات الوسعید
 کہ نماز پہلی خطبہ کے پڑھنی چاہی اور عید میں کی نمازیوں ہی کہ دو رکعتیں تھو اول تکبیر تحریر کی ہی پہر سچا نکال ہم پہر تین تکبیر میں ہی ہر بار تہہ کا لوز
 نکال دیا وی اور باہین تکبیر کی اتہہ چوتھی کی بقدر تین تین تکبیر کی پہرا عود و سیم اللہ لیکر سورۃ فاتحہ پڑھی اور ایک سورۃ اور ساتھ اسکی
 پڑھی در سبب ہی کہ عید میں ہن در جمعہ میں ہجرا اسم ربک علی اور ہل نکات پڑت الغاشیہ پڑھی پہر رکوع و سجدہ کری جب ہی رکعت شریع
 کری تو تبار کری ساتھ قرآن کی پہر تین تکبیر میں ہی بطور سابق اور چوتھی تکبیر رکوع میں جا وی اور بعد اسکی در خطبہ پڑھی اسکی
 خطبہ میں تعلیم کری لوگوں کو احکام فطرہ کی اور عید یعنی ہن تعلیم کری احکام قربانی کی اور تکبیر شریق کی اور واجب کہ عذہ کی فجر ہی حاضر تھو
 کہ تکبیر کیا ہر فرض پڑھنا الابد پڑھنی فرض کی اور تکبیر یوں ہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر و بعد اسمدن ع و ج پڑھنی
باب الاضحية باب ہر بیان قربانی کی و قربانی کرنی واجب ہے ہر ہفتین ہر مسلمان مقیم غنی یعنی جو کہ مال نصیب
 ہو اگر جانشانی ہو اور نزدیک نام شافی کی سنت سوکدہ ہی و مشہور و مخفیہ سبب نام احمد کی میں ہی ہی ہی شرح **الفصل**
الاول فصل ہے عن انس قال سخط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین امحان امراتین
 ذکھما ابتدیہ و سخطی و کبیر قال راایتہ واضعاً قائمہ علی صفا حہا و یقول لیس اللہ واللہ اکبر
 متفق علیہ اور روایت انس ہی کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو بیون بلق سینک مار کی یعنی دراز
 تہ سینک ٹوٹی نہ تھی ذبح کیا اؤکو ساتھ اتہہ بی کی و سیم اللہ کی اور تکبیر کہا اللہ و دیکھا میں ہی حضرت نوکہ کہی ہوئی تھی قدم اپنا اور پہلو بالکل اٹکی کر
 اوکرتی تھی سیم اللہ لیکر نفل کی بہر بخاری در سلم فی و سخط کہ قربانی ہی ہاتھ ہی ذبح کری جو کہ جانتا ہوا انبہر کی الاحاضر ہی وقت
 ذبح کی اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شری ہی ہمار نزدیک تکبیر تھی سخط سبکی نزدیک فرمائی سیم اللہ لیکر سیم اشارہ ہی ہے
 کہ لفظ و اللہ کبر و وصیت کہنا افضل ہی اور کر وہی وقت ذبح کی در و پڑھنا نزدیک جو کہی سو شافی کل کافنی نزدیک سنت ہی شرح
و عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقربن یطأ فی سواد و یبک فی سواد و
 یبک فی سواد فانی بہ لیضی بہ قال یا عائشہ هل لنی لدیہ تم قال استجین بها ففعلت ثم اخذها واخذ الکبش
 فاصعبہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللهم تقبل من محمد زان محمد و من امۃ محمد
 ثم صحتی بہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھو
 لانی ذبح سینک کی کہ چلتا ہوسیا ہی میں یعنی با نون سیاہ ہوں و بیٹھا ہوسیا میں ہی سیمہ اور بیٹ سیاہ ہوا اور دیکھا ہوسیا ہے

میں پڑھی آنکھوں کی گرد سیاہی ہو گئی تھی حضرت ایسا دیکھا کہ قربانی کرین سنا ہے وہ کسی فرمایا ای حالتہ فی او تو جہری بہر فرمایا تیرا سکو سنا
 پتھر کی پین تیر کی ذی بہر لیا او سکو اور پکا دوشی کو لٹا یا او سکو بہر ارادہ کیا فرج او سکیا پھر کہا بسم اللہ احتکات یعنی فرج کا ہون سا تہ نام اسکی یا الہی
 قبول کر محمدی اور آل محمدی اور امت محمدی بہر فرج کی ساتھ اسکی روایت کی یہ مسلم فی فرج تیرا سکو کہ وہ ہی تیرا نہ چہری کا سامنی جانو
 کے کہ فرج کیا چاہتا ہے وہی اسکو ملی کہ حضرت عمر رضی مارا ساتھ دوسری کی ایک شخص کو کہ کیا اونہی بہر او سکو وہ ہی فرج کرنا چاہتا ہے تو اسکا سامنی دوسری
 جانو تیر کی اور حضرت فی جو اس طرح کہ فرج کیا تو وہ اس ہی شکر کا ہی ثواب میں است کو یہ کہ قربانی کی طرف سے کی اس کے کہ قربانی کرنا ایک
 کے کی طرف سے درست نہیں ہے **وَحَن جَابِر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا تَجْعَلُ الْاَلِهَ مَسْتَه**
اَلَا اَنْ يَخْتَصِرَ عَلَيْكَ فَتَنْتَجِعُ بِهَا مِنْ الصَّخْرَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 فرج کر کو سکو کہ یہ کہ زیادہ ہے کہ جذعہ دنیہ یا بہر کر روایت کی یہ مسلم فی فرج شرح اس حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان او سکا جو حدیث ہے
 کے یہ ہی کہ سنہ او تو نہیں وہ ہی کہ پوری پانچ برس تک ہو کہ چھٹی میں شروع ہوا ہوا اور گالی میں آہیں میں وہ ہی کہ دو برس کا چوراہا ہو کہ تیسریں
 شروع ہوا ہوا اور دوسریں پہلے میں وہ کہ ایک برس کا اور اسکو دو برس میں شروع ہوا ہوا ان سب کام میں سستہ ہونا شرط ہی قربانی کی ہی کہ
 ذنیہ اور بہر کا اگر جذہ ہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اسکو کہتی ہیں کہ چہ ہین ہی زیادہ ہوا اور برس روز ہی کم او سکا بعضوں فی کہ یہ اس
 صورت میں درست ہی کہ فریہ ہوا ایسا کہ اگر مسنہ میں بلجادی تو مشتبہ ہو کہ ہین والی پوری کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چہ ہینا اور وہ بلا ہو درست نہیں
 اور حدیث کی ظاہر عبارتہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہر پہنچی یا قیمت او کی سیر نہ ہو تو جذعہ درست ہی اور نہیں تو نہیں لیکن فقہا کی نزدیک
 بہر معمول ہی استحباب یعنی مستحبان میں ہی کہ اگر مسنہ پہنچی تو جذعہ نہ کری اور اگر کہ پہنچی تو کو ہی پس اگر مسنہ ہو تو ہی ہی جذعہ کرنا
 تو درست ہی ہے **وَحَن عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْتِسِمُهَا عَلَى صَخْرَةٍ**
صَخْرًا يَأْتِي عَنودًا فَذَكَرَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرٌ بِهِ اَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اَصَابَنِي جَنْعٌ قَالَ خَيْرٌ مِنْهُ فَوَعَلَيْكَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دیا او کو روٹ کر لوٹا کہ
 او کو اور صحابوں نے حضرت کی بطریق قربانی کی پس باقی راہ بقسمت کی ایک بکر بکاپس ڈکریا او سکو روہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 فرمایا قربانی کر ساتھ اسکی اور ایک روایت میں ہی کہ ہائیں ہی رسول اللہ پہنچا بکرا ایک چڑھتی کا فرمایا قربانی کر ساتھ اسکی روایت کی یہ
 بخاری اور مسلم فی **وَعَنود** کہتی ہیں بکری کی بچہ کہ قوی ہوا اور برس تک ہوا ہین میل ہی اور جائز ہونی قربانی کی ساتھ بکری بچہ کی
 کہ برس دن کا ہوا اور یہی نہ پہلے رہی اور بعضوں فی کہا ہی کہ عتو دیکری کی بچی کو کہتی ہیں جو کہ چہ ہین ہی زیادہ کا ہوا اس صورت میں
 یہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہیں درست اور جذعہ ہی کا بچہ جو کہ چہ ہین ہی زیادہ کا ہوا ہے **وَحَن**
ابن عمر قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَتْبَعُ بِهَا الْمَصْلِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ
 کہ ہائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور خیر کرتی عید گاہ میں روایت کی یہ بخاری فی **وَحَن** معنی ذبح اور خیر کی باب ساوۃ العیدین کی پہلی
 فصل کا اخیر میں بیان ہو چکی ہیں اور افضل ہی کہ قربانی کا عید گاہ میں ذبح ہے **وَحَن جَابِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ الْبَقْرَةُ كَعَنْ سَبْحَةٍ وَالْجَمْرُ وَرَعْنٌ سَبْعَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **وَابْنُ أَبِي الْاَظْفَرِ** اور روایت ہی جابر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی فرمایا کہ گالی سات کی طرف سے کفایت کرتی ہی اور اونٹ ہی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اولو واوونی اور لفظ میں اولو اور

فرج کی حضرت فی سائتہ تہمینی کی اور کہا بسم اللہ والذکر یا الہی بہم سیر طوطی اور او کی طرف ہی کہ نہیں قرآن کی امت سیر سیرت مراد
 خصی سی رو ہی کہ بیضا او کی کو گر شہوت کہودی تہی بہہ دخل نقصان کی نہیں بلکہ ایسا خصی فریب ہوتا ہی اور گوشت او سکا لذیذ ہوتا ہی اور نہ ہر
 میں سیر کو سنی اختلاف کیا ہی علماری کہ ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوہ کی کسی شریعت پر عبادہ کرتی تھی بعضوں نے کہا ہی حضرت ابراہیم
 کے شریعت پر بعضوں نے کہا حضرت موسیٰ کی شریعت پر بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہ ہے کہ کسی شریعت پر نہیں
 عبادہ کرتی تھی بلکہ موافق اپنی فہم والہام کی کرتی تھی ایمان لے کر تھی تہی در نہیں عبادت کی بہت کی گہری اجاھا اور عبادہ او کی خیر معلوم ہے
 ہکو اور محمد سی اور امت او کی ہی بہہ مشارکہ یا تو محمول ثواب پر یعنی حضرت فی ثواب جزائی ہی حسین امت کو ہی شریک کیا یا محمول حقیقتہ پر ہی
 اس صورت میں بیضا لخص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تہم ہی کہ ایک تہہ حضرت فی ہی طرف ہی کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف ہی اور اس
 حدیث سی معلوم ہوا کہ حسب قرآنی کرانی ہی تہہ ہے کہ اذ ہوا ویرا کر جو عورہ ہونے و **وَعَنْ حَكْنِ حَكْنِ قَالَ رَأَيْتَ عَلِيًّا يَضْحِكُ**
يَكْبَشِينَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا
أُضْحِي عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَدِي الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اور روایت ہی حش کہ کہا دیکھا میں ہی حضرت
 علی کو کہ قرآنی کرانی تہی دو نبی پس کہا میں وہ طوطی او کی کیا ہی یہ یعنی کافی نو ایک تہہ ہی ہی قرآنی من دیو کیوں کر ہی ہو پس فرمایا حضرت علی
 کہ تین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی صحبت قرآنی تہی جیکو بہہ کہ قرآنی کر دن او کی طرف یعنی بعد وفات فیکلی پس میں سبب انہوں کی طرف روایت
 کے یہاں بودا و دنی اور روایت کی ترمذی فی اتندہ اسکی **و** حضرت علی با ترمذی قرآنی ہی تہہ حضرت طوطی جیکے حضرت در کر
 حالت میں یہ ایک بی طرف کر ہی ہوں یا کہ حضرت طوطی اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ ہوں اور یہ حدیث دلالت کر ہی ہے کہ جائز ہی قرآنی کر ہی ہی طرف
 سے اور بعضی علماء جائز نہیں کہتی کہا ابن مبارک کہ دوست مکہ ہا ہوں بہہ کہ لہر جا وی سیت کی طرف ہی اور قرآنی کیجا وی پس کہ قرآنی کر
 او کے طرف سی تو نہ کہا وی او سے کچھ اور لدی بالکل شرع **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَ نَارَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا تُضْحِيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مَلَأُ بَوْرَةَ وَلَا تَشْرَفَاءَ وَلَا حَرْفَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالشَّافِعِيُّ وَالذَّهْرِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ سِرَادُ آيَةٍ إِلَى قَوْلِهِمْ وَالْأَذْنَ
 اور روایت ہی حضرت علی رضی ہی کہا حکم کیا ہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہہ کہ خوب یکس تہم فرمایا کی انہا کہ وہ سکا اور میں سنا نقصان ہو
 کہ سبب او قرآنی درست نہو اور یہہ کہ نہ قرآنی کر ہی ہم ساتھ دوسر جانور کی کر کہ ہو کان گلی طرف سی یا پچھلی طرف سے اور نہ او میں جانور کو اور اسکی لہر
 چہی ہوں سارا یہی ہوں گول روایت کی بہہ ترمذی ابو داود اور نسائی اور دار سے اور ابن جریر ہی اور تمام ہوتی روایت ابن جریر کی تا قول **و**
 والاذن **و** نہیں جائز نہ کر شافعی کی قرآنی کر ہی ساتھ دوسر کی کر کہ ہو ہوڑا سا کان ہے اور سکا اور نہ وہ کہ بیضی کی جائز ہی کر کہ ہوں کہ
 اور ہی کہا طوطی کر عمل کیا ہی شافعی فی حدیث پر اور جو کہ ابو حنیفہ ہی کہا ہی وہ خوب سیت ہے اس کہ حال ہو جائی ہی ساتھ وکی تطبیق در سنا
 اس حدیث کی در حدیث قتادہ کی کہ ہا سائینی بن کلیب سے کہ ہا سائینی حضرت علی ہی کر فرماتی تہی منخ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عضبا
 قرن اور اذن ہی کہا قتادہ فی پس کہا میں سعید بن سبیب ہی گیا ہی عضبا اذن کہا وہ کہ گشا ہوا جو جسکا آواکان یا ادھی ہی زیادہ
 اور حال مذہب جیسے گاہیہ کہ نہیں جائز ہی قرآنی ساتھ جانور کان کی سبب ہوا اکثر یعنی ادھی سی زیادہ اور جسکا آواکان گشا ہوا و سبب
 ہے اور نہیں جائز ہی وہ کہ جسکی کان ظنی ہوں اور نہ دم کان اور کان گشا و کلہی تھا اور اعضا کیا طوطی نہیں ہی جو کہ بہہ اعتبار کیا جا تا ہی کان نہیں

لیکن وہی کسی کم دم وغیر کسی ہو تو درست ہے اور نہیں نہیں بڑو کہ خوشک برون اولیٰ ورنہ وہ کہ جسکی ایک ناکہ پہلے سوسنی بالکل جاتی ہے یا
 اکثر جاتی ہے اور نہ دیکھا کہ جسکی گود تہو اور نہ خاشی اور نہ لنگرا لیا کہ نہ جاسکی جگہہ قربانی تاکہ نہ لیا بیار کہ گھاس نہ کہا سکی اور نہ بن
 والا کہ گھاس نہ کہا سکی اور نہ نجاست خود اور جانہ ہی وہ کہ بہت جاوگان و سکا طول برج جانب نہا و کسی و رنگت ہوا بہت ہوا ہوتی ہے
 اوسکی سے نہیں ہے حدیث میں تشریح ہی ہے **عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَهَى بَعْضُ**
الْقُرْبَانِ وَأَكَاذِبُ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ اور روایت ہے اور نہیں کہہا سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کرنی ہم
 ساتھ سینکڑی کی اور کان کئی کی روایت ہے یہ بن ماجہ **ف** نہ یہ کہ حدیث میں ہے بن ماجہ کہ فرمایا ساتھ اس جانور کی کہ سینکڑی نہ
 یا ٹوٹی ہوں یا خول نہ کا اور گیا ہوں میں حدیث میں تشریح ہی ہے **عَنْ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَرَبَعًا أَرَبَعًا الْعَرَجَاءُ الْبَيْنِ ظَلَعُهَا وَالْعَوْدُ الْبَيْنِ عَن
وَالْمِرْيَضَةُ الْبَيْنِ هُنَّ ضَمَامٌ وَالْجَمَاءُ الَّتِي لَا تَقْعَى رِوَاةُ مَالِكٍ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ہار بن عازب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوسا جانور لائق قربانی کی نہیں ہے اس کا ساتھ نہ لکھوں نہ تہلہ ہی کے پس فرمایا جانور علی جانور لائق قربانی
 کے نہیں کہ تھکا تھکا اور ظاہر ہو لنگرا بن اوسکا یعنی جو چل نہ سکی اور دوسرا کا ناظہر ہو گا ناچنا و سکا یعنی ایک ناکہ سے بالکل نہ کہانی دی سکر
 یا وہی سے زیادہ دینا ہی نہ ہو اور تیسرا ہمار کہ ظاہر ہو جا سکی و سکی یعنی جو گھاس نہ کہا سکی اور جو تہا دیکھا کہ ہو گا وہاں یوں بن روایت ہے کہ
 اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
يُضْحِي بِكَبْشٍ أَوْ نَحْوِهِ يَضْحِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْشِي فِي سَوَادٍ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید کی کہہا سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ تہی سینکڑا قربانی دیکھتا ہا سنا
 ہر بن ماجہ یوں کہ گریسا ہے اور کہا ہا تہا سنا ہر بنی نہ ہے ہا اور جلتا ہا سنا ہر بنی ہا یوں ہی سیاہ روایت کی ہے ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور
 ابن ماجہ **ف** کہہا ہی علامتی کہ مستحب قربانی کرنی ساتھ جانور ہر سال کی یہاں تاکہ قربانی کرنی ساتھ بکری نہ کی افضل ہی دیکھ یوں ہی سلی و بہت
 گوشت کے افضل ہی کہ گوشت کی ہی کہ بیکہ ہو گوشت بڑا یعنی کہ بہت گوشت والا گوشت بڑا تو افضل نہیں ہے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَدَّ عَرَبِيًّا قَامَ فِي مَنَةِ النَّبِيِّ رِوَاةُ ابْنِ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ
وَابْنِ مَاجَةَ اور روایت ہے بن ماجہ سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تحقیق جید یعنی ذبیحہ یا بیکہ زیادہ ہو چھ نہیں ہی
 کہتا ہے جس سے ذبیحہ کی کفایت ہے ہی و سنی روایت کی ہے ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** یعنی جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جید کی مانہ قربانی کرنی کی
 بکری کی کہ برس کن زیادہ ہو نہی بکریوں میں وہ کہ برس کن بولہ کہ دو برس میں لگے اور لگے اور دو برس میں لگے اور دو برس میں لگے اور
 برس کو کہ کہ چھٹی میں لگی ہر دو ملا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَهَى بَعْضُ**
الْجَدِّ مِنَ الضَّيَّانِ سِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
 قربانی میں جید ذبیحہ یعنی بیکہ چھ برس کی روایت کی ہے ترمذی **ف** نہ تہی کہ حضرت نبی جید کی تاکہ جانیں لگ جائز ہے قربانی ساتھ سکی یعنی جائز
 قربانی ساتھ سکی بڑھا و ضلع کبریٰ ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَتَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فی سفر شخص الاصل فاشترکوا فی البصر سبعه وفي البصر عشرين رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه
 وقال الترمذي هذا حديث حسن وعبد بن عباس کہ کہانی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر
 پس اس بعد قربان پس شریکے کی ہم گائی میں سات اور اون میں دس آیت کی بہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
 حسن غریب ہے اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہی اسپر کہ اولی نزدیک یک دن میں جس دن میں کو شریک ہونا قربانی کی ایسی جائز ہے اور
 اور علماء کی نزدیک سے منسوخ ہی ساتھ حدیث کی کہ اور گزری کہ گامی سات گیلے فرمایا اور اون میں سات کی طرف ہی ذبح ہے **فانما شئنا**
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اذراق
الدم والله لياتي يوم العيمة يقر ونها واكشعارها واظلا فيها وان الدم ليعجز عن الله بكان
قبل ان يعجز يا كرض فظننا بها انفسا رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی حالتہ
 کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا بن آدم نے کوئی عمل دن شریک کہ محبوب ہونے نزدیک اس کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ
 جاؤز دیکر کیا ہوا اور یکادان قیامت کی ساتھ سینگون اور بالون اور کھروان ہی کی اور تحقیق خون قربانی کا اللہ قبول ہوتا ہی جناب میں پہلی آ
 گزری زمین یعنی نزدیک سے لکھنے کی پس خوش کر ساتھ اس کی نسون کو روایت کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا زمین لہرے کہ منگو
 بہہ میں کہ فضل عبادتوں میں دن کی یہاں خون قربانی کا ہی اور وہ اوگی دن قیامت کی جیسکے ہی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بلکہ
 اسکی ہر عضو کا اور سواری ہوا اسکی بل حلاط پراور پس خوش کر یعنی جرت بانستی کہ اللہ تعالیٰ قبول کرنا ہی اسکو اور دیتا ہی او سپر ثواب بہت ہے
 جائز ہی کہوں نفس تمہاری ساتھ فرما ہی خوش کر است کہ زوالی و طلی و سکی ذبح ہے **فانما شئنا** **قال قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم ما من ايا و احب الى الله ان يتعدل له فيها من عشر ذبائح يعادل حبيبام كل
يوم منها يصيبا سنة و قيام كل ليلة منها بيتا و ليلة القدر رواه الترمذي
 نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طواف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی اون میں دس دن کچھ کسی برائی جاتی ہیں روزی ہزون کی اون میں
 سے ساتھ روزوں میں کن کی اور قیام ہر شریک اون میں سی برابر قیام شریک کی روایت کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد
 اس حدیث کی ضعیف ہے اس لیے عبادت کرنی اس میں بہین محبوب ہے عبادت کرنی اور دنوں میں جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی
 کہ فضل اور محبوب تر اور علونسی ہی اور روزی ہر دن کی اون میں سی چنی اول ذبح سی عورت کا اور عشرہ کی فضل ہونی کا بیان پہلی فصل کر
 اخیر میں گذر چکا ہے ذبح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جندب بن عبد الله قال شهدت اذ ذبح
 يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو يعد ان صلى و فرغ من صلواتي سلم فاذا هو يري
 لحما اضاحي قد ذبح قبل ان يعرغ من صلواته فقال مر كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي
 فلينذبح مكانها اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم سخطت
 ثم ذبح وقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فلينذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فلينذبح
 باسم الله متفق عليه اور روایت ہی جناب میں عبادت کی کہہ حاضر ہوا میں بعد قربان میں کہ دن شریک ہی یعنی قربانی کا ساتھ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پسنی بخاوردن کا نام ہے پڑھنی ہی اور خارج ہونی نماز میں کسی ہی اور سلام پھیرنے ہی یعنی نہ سجاوردن کا نام ہی طرف خطبے پسنی کا نام ہے
 ایک ہا گوشت قربانوں کا کہ تحقیق فرمائی کہ میں اس کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور یہاں ہے کہ جو کھانے سے منع فرمایا گیا ہے وہ کھانے کی وجہ سے ہے اور وہ
 ایک استہی ہے کہ کہا جذبہ نماز پڑھنی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بعد دو دن کی ہنر خطبہ فرمایا ہے نہ کہ کیا اور فرمایا جو کوئی فوج کرے پہلی اس ہی
 کہ نماز پڑھنی ہی فرمایا پہلی اس کہ نماز پڑھنے میں ہم چاہی کہ فوج کرے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر یعنی کہ نہ فوج کیا پس چاہی کہ فوج کرے ساتھ نام اللہ کی روایت کی ہے
 بخاری و مسلم **وَمَنْ تَخَرَّجَ كِتَابَ ابْنِ عَجْرٍ قَالَ لَا تَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ يَوْمِ الْاَكْحَفِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ عَجْرٍ**
عَنْ عَجْرٍ قَالَ لَا تَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ يَوْمِ الْاَكْحَفِيِّ اور روایت ہی نافع ہی یہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قرآنی کی دو دن میں ہی دن آخر کی روایت کی ہے اللہ کے
 اور کہا ہے سچا سچا علی بن ابی طالب سے ماخذ اس کی ہی یہ عمل ہی امام ابو حنیفہ اور مالک احمد و عہدہم اللہ کے کہا اور ہونے فی تمام ہوتا ہی وقت
 قربانی کا دن چہ ہی بارون تاریخ کی اور کہا شافعی نے تیر دن تک اور یہ حدیث صحیحہ ہی اور شروع **وَمَنْ تَخَرَّجَ كِتَابَ ابْنِ عَجْرٍ قَالَ لَا تَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ يَوْمِ الْاَكْحَفِيِّ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْزُومَةَ عَشْرَةَ سِنِينَ يُحْتَجُّ رَوَاهُ الدِّرَازِيُّ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ کہا تمہاری رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس قربانی کرتے ہی یعنی ہر سال روایت کی ہے ہنر ہی فی ف ہمیشہ کہنا حضرت کا فرمانی کہ دلیل ہے
 واجب ہوا ویکلی شروع **وَمَنْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا اِضْطِرَاجٌ قَالَ سَمِعْتُهُ اَيْكُمْ اَبَا هَيْبِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ اَفْهَمْنَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ بَعْضُ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالضُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْضُ شَعْرَةٍ مِنَ الضُّوْفِ فَحَسَنَةٌ رَوَاهُ اِبْنُ عَجْرٍ وَابْنُ عَجْرٍ
 اور روایت ہی زید بن ارقم ہی کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فی ای رسول خدا کی کیا ہی یہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہاری آپ
 ابراہیم کا اور یہ سلام ہو جو عرض کیا صحابہ نے یہ کیا تو آپ نے اسطی ہماری آئین رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر حال کی جسکی ہی یعنی گناہی اور بکر کو
 کے قربانی کر زمین کا اونکی بال ہوتی بن عرض کیا صحابہ نے پس صوتی رسول خدا کی یعنی ذبی اور برہنہ اور اونٹ کی چشم کی بدلی کیا تو اب
 نما ہی فرمایا بدلی ہر حال کی چشم میں ہی ایک نیکے روایت کی ہے جہاں میں ماجنی **باب العتيرة** اسے عتیرہ کی میان میں
 سے عتیرہ کی انکی میان ہونگی **الفصل الاول** فصل یہ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَمِعْتُهُ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْعَتِيرَةُ اَوَّلُ نَتَلِجٍ كَانَ يَنْتَلِجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَ لَهَا لَطْمًا عَتِيرَةً
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ تَقَعُ عَلَيْهِ رَوَايَاتُ هِيَ اَبِي هُرَيْرَةَ هِيَ اَبِي هُرَيْرَةَ هِيَ اَبِي هُرَيْرَةَ هِيَ اَبِي هُرَيْرَةَ هِيَ اَبِي هُرَيْرَةَ
 ابو ہریرہ نے فرج پہنلا سچہ جانور کا پیدا ہونا کا فونگی مان فوج کرتی اور کو وہ طی ہونے ہی کی و عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتی جب میں روایت
 کے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرج اول سچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا فوج کرتی اور کو وہ طی ہونے ہی کی جا مالیت میں اور مسلمان ہی کیا کہ
 ابتدا اسلام میں وقت اللہ تعالیٰ کی پھر شروع ہوا اور منکر کیا گیا اوس واسطی مشابہت کفار کی و عتیرہ کہتی ہیں بکر کو کہ ذبح کی جانی جب
 کے اول وہ میں تقریب حاصل کرتی ہی ساتھ وہ مسلمان اور مسلمان ہی ابتدا اسلام میں یعنی کافر ہونے کی ہی ہی اور مسلمان اللہ کے
 کے ہی پھر شروع ہوا اور بعضوں نے کہا ہی ہی ہی کہ وہ ہی ہونے کی ہی ہی ذبح کرتی ہی اور اگر اللہ تعالیٰ کی ہی ہی جانی ہی ہی
 ظاہر ہے کہ یہ ہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستوں کی **ع** **الفصل الثاني** فصل دو سہرے **عَنْ عَجْرٍ**
قَالَ كَانُوا قَامِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْفَةِ فَسَمِعُوهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَيَّ كَلِّ

اَهْلَ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَعَيْتَرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَيْتَرَةُ هِيَ الَّتِي تَسْمَعُ بِهَا الرَّجُلُ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ عَمْرِيٌّ ضَعِيفٌ
 أَكْثَرُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَيْتَرَةُ مَنْسُوخَةٌ اور روایت ہی ضعیف بن سیم کی کہا ہی ہم نہیں ہر حال ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات میں بھی حجۃ الوداع کی پس نمازی حضرت کو کہ فرمائی ہی ای لوگو تحقیق ہر گز وہاں ہر سال میں قربانی کنی واجب اور عقیقہ و
 کرنا کیا جانتی ہو تم کیا ہی عقیقہ وہ وہی کہ نام کہتی ہو اسکا جدیدہ روایت کی یہ ترمذی ابو داؤد اور النسائی ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
 یہ حدیث غریبہ ضعیف اسناد اور کہا ابو داؤد نے غیر منسوخ ہی **الفصل الثالث** فصل فی سیرہ عن عبد اللہ بن
 عمر **ع** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَتُ بَوْمِ الْأَحْمَرِ عَيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ
 قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا صَبِيحَةَ أَنْثَى أَفَأُضْحِي بِهَا قَالَ لَا وَاللَّيْلِ
 خُدْمِنَ شَجْرِكَ وَأُظْفَارِكَ وَتَقْصُ شَارِبِكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ
 عِنْدَ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اورایت ہی عبد اللہ بن عمر روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کیا گیا میں حج دن عید قربان کی بہرہ کہ نہیں اور ابن اسکو عید منفر کیا ہی اسکو اللہ نے عید و اطمینان است
 کہ عرض کیا و اطمینان حضرت کی ایک شخص ای رسول خدا کی خبر دو جو کہ اگر نہ پاؤں میں مگر منیہ ماہو کیا فرمائی کروں میں اسکو فرمایا کہ نہیں لیکن میں
 کہ تو بال ہی اور ناخون ہی اور کتر والو کہ میں آہ اور موہن بال زینا نہ پائی کی پس ہی پور قربانی تیری نزدیک اسکی یعنی تو اس قربانی کا شاکا
 روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی و منیہ مشق ہی غریب یعنی عطار کی عرب میں ماہو ہے کہ اونسی دو دولی صحتا جو نکو دہی تہی ساتھ وہ
 اور شہم اور چوٹ اور سکی فائدہ اوہا میں وقت اخیلج تک بعد حاجت رسو کی پیرو میں اسکو منیہ کہتی تہی میں اس شخص کا اس طرح
 جانور تھا اوستی اجازت اسکی قربانی کرنا چاہی حضرت نے اسکو منہ فرمایا اسکی اسکی باس کی چیز سوارا اسکی تہی کہ استقاع اوہا ناساتہ اور
 بہر ظاہر حدیث ہی معلوم ہوا ہی کہ قربانی واجب ہر جائز نہیں و سہی ہی کہا ہی ایک حاجت فی سلف ہی کہ واجبہ قربانی نہان تک
 کہ تک سنت پر ہی اور جمہور کی نزدیک تک سنت پر حسب اگر نافرمانی کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں واجب ہر گز اسے مالک نصا
 کا اور جمہور کے نزدیک سنت مولد وہی طرح **باب صلوة الخسوف** باب ہر بیان نماز خسوف کی و مشہور لغتہ
 میں یہ کہ خسوف کہتی ہیں چاند گہن کو اور کسوف کہتی ہیں سورج گہن کو اور ہر باب میں سید بن سیرین سورج گہن ہی کی آئی ہیں سوا ہی دوسرے
 حدیث کی کہ وہ متصل ہی چاند گہن کو پس اولی تھا کہتا مولت لفظ کسوف کا بدل خسوف کی و بعضوں نے لفظ کسوف کا دو لو جای استعمال کیا
 چاند گہن میں اور سورج گہن میں اور بعضوں نے اس طرح لفظ خسوف کو دو لو جای استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کے سنت ہر دو ایک جمہور
 کے بلا خلافت و ہر جاری نزدیک نماز سورج گہن کے دو کو ہے حاجت بنیہ خطبہ کے اور چاند گہن میں حاجت نہیں ہر ایک صلا جدا پڑھی اور نزدیک
 شافعی کی دو لون تہہ جماعت نہ خطبہ کے میں ہر طرح **الفصل الاول** فصل فی عن عائشہ قالت ان
 الشَّخْصَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَتْ مُنَادِيًا يَدْعُو بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فَقَدِمَ فَصَلَّى
 اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَ
 لَا سَجْدَةً سَجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ مِنْهُ عَائِشَةُ اورایت ہی عائشہ ہی کہ کہا تحقیق سورج کہا بہر نماز

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد حجرت کی پس بھیجا ایک پکا زبوا کی کہ بخاری نماز جمعہ کنوالی ہی پس آگے طبری حضرت پس نماز چار رکوع کی
 و در کتب میں اور چار سجدی کسی کہا عالتنه فی تبیین کو جو کیا یعنی کو کلمہ کی اور نہ سجود کیا یعنی کو سجود کسی کہ ہو دراز تر اوس رکوع اور سجود ہی
 کہ نماز خسوف میں کیا یعنی یعنی یہ سب دراز ہی روایت کی یہ بخاری و در سلمنی و سنت ہی بجان اس کی زمین س طرح اصلوہ جتہ
 خصوصاً جب لوگ جمع ہوئی ہوں اور اجماع ہی علما کا سپر کہ یہی جاوی یہ نماز جماعت مسجد جامع میں بچید گا وین ورنہ طبری جاوی
 اوقات مکر وہیہ میں اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کی اور دو دو سجدی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہر رکعت
 میں ایک ایک رکوع ہی مثل و نمازوں کی دلیل دلی کسی حدیث میں کہ اونس ایک ایک رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قول ہی
 وار ہوئی ہی اور جہان قول و فعل جمع ہوئی میں تو قول کو مقدم کہتی ہیں فعل پر جمع و عتدا قالت جھن الشی صحتی
 اللہ علیہ وسلم فی صلوة الخسوف یقرأ تہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ علیہ السلام کہ کہا بخاری طبری حضرت
 صل اللہ علیہ وسلم فی نماز خسوف میں یعنی چاندن میں قراۃ اتنی روایت کی یہ بخاری و سلمنی و عن عبد اللہ بن عبد البر قال
 اخذت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 والثامن معة فقام قیاماً طویلاً نحو من قرأ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعاً طویلاً ثم رفع فقام
 قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً وهو دون الركوع الاول ثم
 رفع ثم سجد ثم قام فقام قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً وهو دون
 الركوع الاول ثم رفع فقام قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً
 وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرفت وقد تجللت الشمس فقال اب
 الشمس والغمام ایتاب من آیات اللہ لا یحسب ان یوت احداً ولا حیواناً فاذا رايتم ذلك
 فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رايتک تناذت شیئاً فی مقامک هذا ثم رايتک تکلمت فقال
 انی رايت الجنة فتناولت منها عنقوداً وانی اخذتہ لکلکم منذ ما بعیت الدنیا ورايت النار
 فلم اراک لبعث منظرک قط ان بن حنیفہ کث اهلها النساء فقالوا یا رسول اللہ قال یکفر من
 قیل یرکفرن یا اللہ قال یکفرن العشیبن ویرکفرن الاحسان لک احسنت الی احدی من
 الکھن ثم رايت منک شیئاً قالت ما رايت منک خیراً قط متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس کہ کہا تھا
 حج زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز طبری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگوں فی ساتھ وکی پس طبری ہو نماز دراز و سب
 سورہ بقرہ کی یعنی تھی دیر کہ طبری اور او میں ہر وقت و پھر وہ سب کہیں پھر رکوع پھر رکوع دراز پھر رکوع پھر رکوع دراز پھر رکوع دراز پھر رکوع دراز
 پہلی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی
 رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی
 رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی پھر رکوع کیا رکوع دراز درود رکوع کہ پہلی رکوع ہی
 خدا کی ہی نہیں ہی یہ دونوں دو اسطی امر کی کسی اور زید اسطی لکن یک دیکھتے ہیں یا درو لبر کو کہا صحابہ فی ای رسول خدا کی دیکھتا

یعنی ایچو کہ قصداً آیت لینے ایک چیز کا حج جگہ پہنچی کی کہ بہرہی یعنی نماز کی جگہ بہرہ و کیا ہمیں ایچو کہ کچھ بی بی بی بی فرمایا تحقیق دیکھی کہ بی بی بی بی
یعنی جبکہ دیکھا منی جگہ لگی بی بی بی یعنی قصداً منی یعنی خوشی انکو رکاوٹ میں اور اگر لیتا میں اسکو البتہ کہانی تم اوس میں ہی جب تک کہ بی بی
دنیا اور دیکھا منی و فرج کو یعنی جبکہ دیکھا منی جگہ کچھ بی بی بی اوس وقت و فرج ہی سامنی لالی گئی تھی پس ڈرامین کہ بی بی بی جگہ سے
اوسکے پس نہیں دیکھی میںے مانند اچھلی دن کی کوئی جگہ دیکھنی کی کہ بی بی بی بہت ہونا لگا اور دیکھین بی بی بی اکثر رہنی والی بی بی بی
عورتین پس کہا صحابہ فی سائیکس سبب کی رسول اللہ فرما سبب کی فرما کہ ان حضرت کرنی میں خانہ
کا اور کفران کرنی میں حسنا اگر تکلی کہ موطوف ایک کے اوتارن شدت تک بہرہ دیکھی تجھی کہہ چیز خلاص فرمائی گئی تھی نہیں کہ بی بی بی تجھی
نکے کہ بی بی بی روایت کی بہرہ بخاری و مسلم فی ف نشانیاں میں نشانیاں خدا ہی یعنی بہرہ نشانیاں میں وہ بہرہ دیکھی گئی تھی میں نابعدار
خدا تعالیٰ کی نہیں انکو قدرت کسی کا نفع اور ضرر کی اور نہیں قدرت اپنی ہی کہہ نہ فرج کرنی پس کیونکہ بعضی آدمیوں فی انکو معبود ٹھہرا بی بی بی
اسکے دفع فرمایا اجفاد ال جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب اللہ عظیم کی ہوتی ہیں مانند مرنی کسی بزرگ کا اور ضرر عام کی یعنی قحط وغیرہ کو
پس اگاہ فرمایا حضرت بی کہ بہرہ بی بی بی اور یاد کرد اور اللہ کو یعنی نماز پڑھو گھر اگر وقت کر اسیت نماز کا نہا اور اگر وقت کر اسیت کا تو بی بی بی
وہ بی بی بی کہ بہرہ ستغفار وغیرہ کو اور بہرہ اسحباب کی سی ہی اس کے کہ نماز کسوف کی سنت ہی بالاتفاق اور کہا فی جب تک نہا بی بی بی
کہ جو دائرہ کہا تھی اوسکی جگہ اور دائرہ پیدا ہوا تا جسکے خاصیت میمون بہشت کی ہی و سبب یعنی حضرت کا اوس میوہ کو بہرہ تھا کہ اگر
اور سکو اور دیکھنی اوسکو لوگ ایمان بالغیب نہ تارے ہوسکتے تھے بخبر کثرت ابن عبداً یذوق لث ان الشمس والنجوم والارض والانس والجن والشیع
لث الشمس وقد انجلت الشمس فخطب الناس محمد بن عبد اللہ واثقی علیہ ثم قال ان الشمس والنجوم والارض والانس والجن والشیع
آیت اللہ لا یحسب ان لث احد ولا یحسب ان لث احد فاذا ارایتکم ذلک فادعوا للہ وکبروا واصلوا وانصدقوا ثم قال
یا امم اللہ ما من احد اعلم من اللہ ان یرزق عبداً او تزین امته یا امم اللہ ما من احد اعلم من اللہ ان یرزق عبداً او تزین امته یا امم اللہ
ما من احد اعلم من اللہ ان یرزق عبداً او تزین امته یا امم اللہ ما من احد اعلم من اللہ ان یرزق عبداً او تزین امته یا امم اللہ ما من احد اعلم من اللہ ان یرزق عبداً او تزین امته یا امم اللہ
حدیث ابن عباس کہ اور کہا حضرت عائشہ بی بہرہ سجود کیا پس انبا کیا سجود بہرہ ہی ناموسی اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب بہرہ خطبہ فرمایا
یعنی ارادہ کیا خطبہ فرمائی کا سورہ ولولہ لکی پس حمد کی اللہ کی اور شاکی اللہ بہرہ فرمایا بی بی بی اور چاند نشانیاں میں نشانیاں
خدا کی سی نہیں گئی وسطی مرنی کیسی اور نہ پیدا ہوئی کیسی ایچو کہ بہرہ ہمیں ہر حال انکو اللہ ہی اور بی بی بی اور نماز پڑھو اور لید دو بہرہ فرمایا ای
است محمد کی قسم ہی اللہ کی نہیں کوئی غیر تمہارا وہ اللہ ہی او پر زنا کرنی غلام اپنی کی بالوٹدی اپنی کی ہی است محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر
جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یعنی ہول دل خورہ کی وغضب اللہ تعالیٰ کا البتہ منسوتم کم اور دو تم بہت روایت کی بہرہ بخاری و مسلم
لا ف اس روایت میں دعا کر کے سجود کی اور خطبہ و دعا اور بی بی بی و نماز اور تصدق اور اور بعضی چیز میں کہ اگر کسی مذکور میں زیادہ ہیں اور
غیر کی معنی صل میں ہیں مکر وہ جاننا شکر غیر کو اپنی حق میں اور غیرت اللہ تعالیٰ کی کر وہ جاننا سخا لفقہ امر اور بی بی بی کو حاصل بہرہ غیر
اللہ تعالیٰ کی اور کر وہ جاننا اوسکو شہدی غیر تمہاری اور کر اسیت تمہاری اور زنا کرنی ہی غلام اور لوٹدی کی بی بی بی
حسنت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم فاتى المسجد فضلى باطون
وذكر عن سبحة ما رآته قطب فعله وقال هذه الايات التي يرسل الله لا تكون لى تحت احد ولا يحيدون ولكن يحيي الله بها عباده

لا تعلق ہی ذکر الکرنا اور سجدہ کرنا نہ ہو یا قطع ہوئی کرے یا نہ لیکے تاکہ دفع ہو خدا بسبب کت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کر یعنی نماز پڑھے اور بوضو نہ
کہا مراد فقط سجدہ ہی ہے اور کہا طبعی ہے کہ لفظ آیت مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتھ وہ کسی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ
سجدہ کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند جلوس یا دستاورد زلزله کی اور سوارانگی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی محل نماز پر بھی اس
کہ آیا ہی ہے کہ جب پیش آنا حاضر نلو کوئی امر نماز پڑھتی انتہی کہا بیان ہام کہ بیچ مسبوط شیخ الاسلام کی ہے کہ کھانج مارکنی یا باوند کی پڑھنا
نماز کا اجہا ہی اور ابن عباس سے ہی کہ وہ ہون فی نماز پڑھی زلزله کی پس بصرہ میں شرح ۳: ۲۰۰: الفصل الثالث فصل سیر
عن ابی بن کعب قال انکسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى به
فقرأ سورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ سورة من الطول
ثم سلك خمس ركعات وسجد سجدتين ثم سلك كما هو مستقبل القبلة يد مع حتى تجلي كسوف في رواه
روایت ہی ابی بن کعب کہ کہا گیا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھی حضرت فی صحابہ کو پس پڑا ایک سورہ
لئے سورہ توہمیں سی اور رکوع کسی پانچ اور سجدہ کی کسی دو سجدہ پھر پڑھی ہوتی دوسری رکعت میں پھر پڑھی ایک سورہ لئسی سورہ توہمیں
پھر رکوع کسی پانچ اور سجدہ کی کسی دو پھر پڑھی وہ جیسے کہ ہے یعنی بیٹہ نماز پر سامتی قبلہ کی دعا راگتھی بیان تاکہ جا رہا کہیں آفتاب کا
نقل کی یہہ بوداودنی **عن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم**
وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انحلت الشمس رواه ابو داود وفي رواية
النسائي أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلواتي أربع ويصلي وله
في آخره أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوماً مستجداً إلى المسجد وقد انكسفت الشمس فضلحاً إلى الجحش قال
إن أهل الجاهلية كانوا يقولون إن الشمس والقمر لا يخسفان إلا لموت عظيم من عظماء أهل الأرض
فإن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا يحيى به ولا تكفهما خليفتان من خلقه يحدث
الله في خلقه ما شاء فأيها الخسف فصلحاً حتى تجلي أو يحدث الله أملاً سا وا ه
النسائي اور روایت ہی نعمان بن بشیر کہ کہا گیا آفتاب نما حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں پس شروع
کہ حضرت فی نماز پڑھی دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھیں جب کہا کہ کہلا آفتاب اور پڑھیں اسطرح پڑھی رہی کہیں تاکہ اور راگتھی یعنی اللہ تعالیٰ
سے یہہ دعا کہ روشن کر دی آفتاب یا پوجتی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑھتی دو رکعت پوجتی کہ کہا کہل گیا کہیں کرتی رہی یہہ
یہاں تاکہ روشن ہوا آفتاب قبل کی یہہ بوداودنی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پڑھی نماز اور وقت کہ کہا آفتاب
مانند نماز ہمازی کی رکوع کرتی تھی اور سجدہ کرتی تھی اور بیچ اور روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھلی ایک رکوع جلوس کرتی ہوتی طرقت
مسجد اور طلوع کہ تحقیق کہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی بیان تاکہ روشن ہوا آفتاب جب کہ تحقیق ارجحاً ہا بیت کی تھی کہ تحقیق سورج اور جا
تہیں گتی مگر وہی مرنی پڑھی کی پڑھی سردار دن اہل زمین کی سی در حال یہہ کہ سورج اور چاند نہیں گتی وہی مرنی کسی اور نہ پیدا ہوتی
کسیے ولکن یہہ دونو مخلوق ہیں اللہ کی مخلوق نہیں پیدا کرتا ہی البیچ مخلوق اپنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور انہم سیر الیس
کوئی ساون دونو نہیں ہی گئی پس نماز پڑھی بیان تاکہ روشن ہوا پیدا کر دی اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی فی

ف امتداد نماز ہمارے کی یعنی کسی کسی کو کعبہ کی بلکہ ایک ایک کو کعبہ کی ہر رکعت میں امتداد نماز ہمارے کی اور یہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہے اور امتداد مسکونی اور حدیث میں بہت کئی ہیں یہ صحیح ہے **باب سوم سجود الشکر** باب سوم بیان سجدہ شکر کی فت اختلاف کیا ہے علماء نے صحیح سجدہ ہونہا کی باہر نماز کی کہ آیا جائز اور سنون دروجہ تفریق گاہ الہی کا ہے یا نہیں حضور نے کہا بعت ہے اور امام اور شرع میں اس کی کو کعبہ ہدین اور اس میں ہر حرمت دونوں سجدہ کی بعد وتر کی اور نزدیک حضور کی جائز اور شروع ساتھ کہہ سکتے ہیں اور مفصل کلام کی یہ ہے کہ کعبہ خارج نماز کا کشتی قسم پر ہے ایک سجدہ ہے اور وہ صحیح حکم سجدہ نماز کی ہے دوسرے سجدہ ملاوت کا آمین ہے خلاف نہیں تیسرے سجدہ منا جاہ کا یعنی نماز کے ظاہر کلام اکثر علماء کا یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے چوتھا سجدہ شکر کا حال ہونی نعمت پر اور رفع بلا پر آمین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہے اور قول امام محمد کا یہی ہے ہی اور کہا اور حدیث میں آمین بہت وارد ہیں اور نزدیک امام مالک ابو حنیفہ کی مکروہ ہے وہ کہتی ہیں کہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کے ان گنت ہیں بندہ عاجز ہے انکی ادائیگی شکر سے بہت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف ہے اور چونکہ قائل ہیں وہ کہتی ہیں کہ درود نعمتوں سے مختص ہے یہاں ہونے والی ہیں کہ کبھی کبھی واقع ہون نہ دالمتا یہہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اور اولیٰ و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وقت سجدہ شکر مثل لی جبل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سجدہ مثل سجدہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت مثل ذی الشکر خارجی کی اور کعب بن لک نے وقت بشارت قبول تو سب کی کہ چھپی رہ گئی تھی غرہ بنوک سے جو قبضہ ہی اذکما فتح **وهذا الباب خاتم الفصل الاول الثالث** اور یہہ باغالی ہے پہلی فصل اور تیسری فصل سے **الفصل الثانی** فصل دوسری عن **ابن بکر** قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجاءه امر مسرورا او لبس ثيابا حسنا ساجدا شاكر الله تعالى رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث حسن **عشرون** روایت ہے ابی بکر ہے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آنا اور کوئی امر خوشی کا کہا راوی نے بجای لفظ بسر واکہ ایسے یعنی امام حضرت کو کوئی امر خوشی کہی جاتی لیسب سبک کر کے کہتے ہوں تو اس کی شکر گزارے اللہ تعالیٰ کی نفل کی پہلے بوا و دو اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے کہ ہا تو ترمذی نے کہی ہے ایک جماعت علماء کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہے اور ہوں نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہے تاؤ کی اور علماء نے اس کہا امر اس آہ سجدہ کی نماز ہے اور دلیل دینی اس قول میں یہ حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کی در کتب میں جو وقت کہ خوش خبری دی گئی فتح کی یا انی الوجل کی بجز اور کہا ابو حنیفہ نے اگر لازم کرے بندہ سجدہ کو نزدیک بہت نعمت ملی تو ایسا ایسی تو البتہ نہ خالی ہو وی سجدہ سے بلکہ شکر ہی بہر سبب کی کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہیں بڑی نعمت زندگی ہے ہی کہ ہر دم کا انائی ہی نعمت ہے اس صورت میں بڑا صحیح ہے عرض کر اس سے ایونکی نزدیک سجدہ سنت نہیں ہے **عشرون** **ابن جعفر** ان الشیء صلی الله عليه وسلم رأى رجلا من المنافسین ساجدا رواه اللہ قطی فی مسندہ وفي مسند الشیخ لفظ المصباح اور روایت ہے ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو بولوا تو نہیں سے اس کی سجدہ کرتی ہوں روایت کی یہہ دارقطنی نے بطریق ارسال کی در شرح السنہ میں موافق لفظ مصابیح کی **ف** لغاشل اور لغاشی کہتی ہیں اور شخص صلوٰۃ قدا و سکا جو نما ہو اور حاضر الخافقہ اور ضعفیت الحکمہ ہوں اس کی شخص صلوٰۃ حضرت انی دیکھ کر سجدہ کا کہا مناظر نے کہ سنت ہے سجدہ دیکھی مینلای بلا کو سجدہ شکر کا کہی اللہ کے لیے اسے کہ عافیت دالہ تعالیٰ نے اسکو اور اس بلاسی اور چاہے کہ اسے دیکھ کر ہی سجدہ ناوہ رنجیدہ ہوا اور جب یہی فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تاکہ وہ با ترمذی اور توبہ کرے یہی اور مقول ہے حضرت شبل بنی رحی کہ او ہوں نے دیکھا ایک تیار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما اتلک **عشرون**

دعا کرتی تھی اور وہاں ہی دونوں ہاتھ اپنی یعنی دعا کی لمبی اور پھیری چادر اپنی اوس وقت کراسمنی ہوتی تباہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف امام شافعی اور صاحبین نے نزدیک نماز استسقاء کی مثل نماز حدی کی ہی اور امام مالک نے نزدیک رکعت پڑھی مانند اور نماز دن کی اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک استسقاء میں نماز نہیں بلکہ دعا اور استغفار ہی دکھتی ہیں کہ اگر استسقاء کا جو اکثر حدیثوں میں آیا ہے نماز اور نہیں مذکور نہیں
فقط دعا ہی ہی اور سخت کو پہنچا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے استسقاء کیا پس قصدا کیا دعا اور استغفار پڑھ کر پڑھی نماز اگر نماز سنن
ہوتی ترک کرتی اور علم ہونا اولیٰ باوجود عدم بلو کی فریب نماز نبوت کی بعینہ اور ترک و سکا باوجود علم و سیکلی بعینہ ہی اور کہا ہے علم
کہ مراد ساتھ قول امام ابو حنیفہ کی الصلوٰۃ فی الاستسقاء ہے کہ جماعت اور خطبہ اور خصوصیات اور میں سنت اور شرط نہیں اگر ہر کوئی نماز
نفل پڑھی اور دعا اور عارضی اور استغفار کری بہتر ہی اور فتویٰ اب تک ایک حنفیہ مذہب صاحبین سے اس ہی کہ ثابت ہوتی ہے نماز حضرت سے
اور افضل ہے کہ پڑھی پہلی رکعت میں سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلیٰ در دوسرے میں اقرب السلفہ یا غاشیہ و عرض چادر پہنچنی ہی قال نکالی ہی ہے
ساتھ پھرتی حال کی کہ جیسی چادر پھرتی بلبل ہی ہی بدلی قحط کی از رانی ہو اور مینہ برسی اور طور چادر پھرنیکا ہے کہ دونوں ہاتھ پھینک کر
چیچی بجا کر پڑھی ساتھ دائیں ہاتھ پھینکی کی چیچی کا گونا بنیں جانب اور بکڑی ساتھ بائیں ہاتھ کی چیچی کا کو نہ دائیں طرف کا اور پھیری دونوں ہاتھ
اپنی چیچی پھینکی ہی اس طرح کہ ہو کر پکڑا ہو دائیں ہاتھ کا دائیں موند ہی پرا کو نہ پکڑا ہو بائیں ہاتھ کا بائیں موند ہی پس جب کہ بجا ہوں
تو ہو جائیگا دایاں کو نابا یا الیٰ الیٰ بان یا ان و دو پر کا رخ چیچی اور چیچی کا اور اور سبیلی فی کہا ہے کہ طول حضرت کی چادر مبارک چار ہاتھ کا تھا
عرض و سکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا عرض **عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَعُ يَدَيْهِ**
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَنْفَعُ حَتَّى يَبْرِي بِيَاضِ رِطْبِهِ مَتَّقُوا كَيْدَ الْبَدَائِثِ اور روایت
ہے انس کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں وہاں تھی دونوں ہاتھ اپنی ہر کسی چیز کی دعا اپنی ہی مگر استسقاء میں پس تین روایت
ہے یہاں تک کہ کہا جاتی تھی سفیدی بغلوان و نقل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اوٹھاتی تھی یعنی بہت نہ اوٹھاتی تھی کہ اونچی ہوتی
سے اور سفیدی بغلوان کی معلوم ہوتی گئی مگر استسقاء میں استسقاء وہاں تھی کہ سفیدی بغلوان کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوٹھی ہوتی پھر
بالکل معاین ہاتھ وہاں کی نفی نہیں ہے اس ہی کہ ثابت ہوا ہے مستحب ہونا تو کئی وہاں بجا و ماہین اور کہا ہے علمانی کہ سفید مطلب
دشوار اور بہاری ہوا وہاں نا تو نکا ہی بلند ہو بوجہ **بِحَدِيثِهِ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَسْقَى**
بِحَدِيثِهِ كَعَيْشَةَ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وہیں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مینہ مانگنا پس از
کیا ساتھ بہت و ولون ہون اپنی کی طرف مالکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے علمانی کہ یہہ بطریق قال نکالی کی تھا ساتھ بلندی حال
کے جبکہ چادر پھرتی میں تھا اور پھار ہی سیر کہ پیش بار کاطر زمین ہے اور ڈال ہی جو کہ وہیں یعنی مینہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی ارادہ
کرنی فہر با کافر خط وغیر وہی پس کرے بہت اتون کی طرف ہا کی دعا میں اور جو کوئی انکی نعمت اللہ تعالیٰ ہی سچا ہے کہ کہتے ہیں ان طرف آمان کے بوجہ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْمَطْرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَدِّقْنَا بِأَنْفِعِ أَعْوَابِ الْبَخَارِ
اور روایت ہے عائشہ کہ کہا تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی سوت کہ تھی مینہ فواتی بالی بیا خوب مینہ نفع دینی والا روایت کی یہہ بخاری **ف**
عَنْ النَّبِيِّ قَالَ أَصَابَنَا وَخَنَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْرًا قَالَ حَسْرَتِي عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى نَبِيِّهِ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطْرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لَا إِنَّهُ حَدِيثٌ هَدَى رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا ہکو مینداوس حالت میں کہ تہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نہیں تو بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑا سنا یعنی سپر سی یا میٹھ پر سی یہاں تک پہنچا حضرت کو مینداوس کہا ہمیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپنی بیہ فرمایا اسو اسطی کہ نیا آیا ہوا ہی پروردگار یعنی کی پاس سے نقل کی بیہ سلم فی ف یعنی نیا اور ہوا ہی ساتھ حکم سے آپ کی اور لو دو نہیں ہوا ہی ساتھ ہزار کا عالم کشف کی اور گندہ گارو کی تاہم نہیں پہنچا ان تک پس تبرک ہی و سنت ہی دعا کرنی وقت طاعتی مینداوس قبول ہوتی ہی بوجہ :

الفصل الثانی فصل دوسرے عن عبد اللہ بن زید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انزلت في عظامه الا ليس على عاقبة الا يمن ثم دعا الله سواه ايو د اود اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نظر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عید گاہ کی ایس استقار کیا اور سپر ہی چادر اپنی اوس وقت کہ سامنی ہوتی قبلہ کی پس گردانا دہنا کونا اوسکا اوپر بائیں موٹہ سپر ہی کی اور گردانا بائیں کونا اوسکا اور دائیں موٹہ ہی اپنی کی سپر دعا کی اللہ تعالیٰ ہی روایت کی بہرہ لو داؤد

الف اس حدیث میں ذکر نماز کا نہیں ہے : **وعن** انه قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يجيئنا لك سوادا فاسراد ان ياخذ اسفلها فيجعلها اعداءها فلما ثقلت قلبها على عاقبته سواه

اور روایت ہی اوہیں عبد اللہ کہ کہا استقار کیا بیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور از چادر تہی سیاہ رنگ کے پس را دو کیا بیہ کہ لیون سچی کی جائے سکی پس کرن اوسکو اوپر کی جائے جسے جیسیکہ معمول تھا چادر پہنچا پس حکیم ہاڑ ہوتی اوٹ کی چادر اوپر دونوں موٹہ ہون اپنی کی نقل کی بیہ احمد اور ابو داؤد فی ف یعنی جب سچی طرف اوپر کرنی او طرح مذکور کی دشوار ہوتی دہنا انچل بائیں کتہ ہی پر کہ لیا اور بائیں دائیں برادر چادر دوسرے خطبہ میں بہر کہ نقل اوسکا وہی ہے : **وعن** عثمان بن

ابن اللحم انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقى عند اشجار الزيت من سائر الزواجر فاني بين حتى يستسقى ثم دعا الله فيقول ويحبه كما يحبوا ويهمار الله رواه ابن داود وروى الترمذي والنسائي

اور روایت ہی عمیر سے کہ ظلام اراد کیا ہوا ابی اللہیم کا تھا بیہ کہ اوسی دیکھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استقار کرتی تہی نزدیک جارا زیت کی تو بہت درد کے کہ تہی جو دعا لگتی ہی استقار کرتی تہی اور پھانی ہوتی دونوں تاہم تہی طرف موٹہ تہی کی نہیں دیکھا کرتی تہی انکو سر اپنی ہی روایت کے بہرہ لو داؤد نے اور روایت کی ترمذی و نسائی فی مانند **الف** اشجار الزيت نام ایک جگہ کا ہی زمین میں مینداوس کا اسلی ہوا کہ اوہیں سپر سیاہ ہیں اور چلنے کو یا روغن زیتون اوپر لایا ہوا ہی درو ہوا ہی نام ایک جگہ کا ہی بانڈو مینداوس اور طرف منہ تہی کی کوئی کہی چون دعا کرتی تہی انسانی نہیں اوسکی اور گردا کہ سیدیاں پس طرف ہوتے ہیں نہیں دیکھا کرتی سپر سیاہ نہیں اور حدیث کی گزری اس سے کہ کہا لگتی تہی حضرت انہما دہانی میں درو اس کے اسکی انیون تو ہوا ہوا کہ اوپر ہی طرح باب العشاء **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انزلت في عظامه الا ليس على عاقبة الا يمن ثم دعا الله سواه ايو د اود والنسائي و ابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے استقار کی اپنی حالت میں کہ تہی ہوتی تہی نہت تو ضم کر کے پوری تہی عارضی کرنا الوہی ہاں میں تہی کرنا الوہی تہی تہی بائیں اوپر زکریا نقل کی کہ تہی اور ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ فی ف تہی کہ تہی ہوز زمین اس طرح تشریف لجاتی اور اسطی انہا راہی محتاج کی ہے : **وعن** عمر بن شعیب عن ابيہ عن جده قال كان النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَهَيِّئْ لَكَ وَأَسْقِ بِلَدَاكَ الْمَيْتَ

رواه مالك و ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شیبہ کہ اسنی نقل کی بی بی اسد بنی عبد الدری کہ صحابی

کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ استسقا کرتی تھی بالہی بلایا بی نبی بند و فکر اور اپنی جان اور دل کو اور پہلا اپنی رحمت اور زرعہ کو لہذا

سیریز کر اپنی شہر فرودہ کو یعنی خشک کن نفل کی بہ مالک و ابوداودنی و حسن جابر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَيْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا عَيْتَنَا مَجْتَمِعِينَ بِمَاءٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَرَّاءٍ غَيْرِ اجْرٍ قَالَ

فَاطَمَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ ذَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اُوْرُوَايْتِ جَابِرِي كَرِهَا دِكْبَا مَنِي رَسُوْلِ خَرَّ صَلِي اللّٰهُ عَلَیْهِ سَلَمٌ كُوَاوْمَانِي اَهْتَبَ لِسَانِي بِالْ

الہی بلا حکومت نہ فریاد ہی کری اور اپنا ہوا انجام اور رزانی کری نفع کر نیوالا نہ ضرر کر نیوالا نہ دیر لگانو والا کہا جابر بنی سیر

چاہا او میرا رزوایت کی بہ ابوداودنی **الفصل الثالث** فصل مبری عن عائشة قالت شك الناس

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المطر فأمر منبري فوضع له في المصلى و وعد الناس

يوم ما يخرجون فيه قالت عائشة خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدأ حاجب الشمس

فقعده على المنبر فكبر و حمد الله ثم قال انكم شكوتهم جباب دياركم و استنخار المطر

عن ائبان زمانه عنكم و قد امركم الله ان تدعوه و وعدكم ان يستجروا ثم قال الحمد لله

سرت العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انك انت الله لا اله الا انت

انت العلي و نحن الفقراء انزل علينا العيث و اجعل ما انزلت لنا قوه و يدعنا الى الجن ثم رفع يديه

فلم يترك الرفع حتى بدأ بياض الجبين ثم سجد الى الناس فقامه و قلب او حول بر داءه و هو

سافر يد يده ثم اجتمع على الناس في ذلك فصل في كعتين فاشبه الله سبحانه في عت و بوقت

رسول مطرث يا ذن الله فكم يات مسجده حتى ساكت الشيمون فكم اراي

سنتهم الى الكرك حتى بدت نواجذ فقال ان الله على كل شئ قدير و الذي سجد لله رسول له رواه ابوداود روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکایت کی لوگون فی طرف رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم کی نبوی مینہ کی پس حکم کیا ساتھ کہ نبی منبر کی پس کہا گیا منبر و اسطی حضرت کی جو کجاہ من و وعدہ کیا لوگونسی ایک نکایت

نکلین و میں کہا حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا نکا رہ اوتا نکا پس نبی منبر پر بس نکایت ہی اور

حمد کی الہی پہ فرمایا تحقیق نبی نکایت کی یعنی اللہ رسول ہی صخط ہوئی کی چشمہ رون اپنی کی اور دیر گئی مینہ کی وقت مقرا و اسکی کی

اور تحقیق حکم کیا حکم الہی بہر نکا لوگون ہی اور وعدہ کیا ہی ہی کہ قبول کر کجا و اسطی فقہاری پہ فرمایا سب تعریف و اسطی الہی پر و رگا عالم نکا

نخشہ والا نہ بیان مالک ان جزا کا نہیں کوئی معبود دگر الہ نکا ہی جو چاہتا ہی بالہی لوسی معبود نہیں کوئی معبود دگر ہی لوسی پر و رگا

اور ہم فقہین نازل کر ہم مینہ اور گردان نوادہ چیر کر کہ اونا ہی توئی یعنی مینہ سبب توه کا اور پختی کا یعنی اسکی سبب خوب مطالب کو

اور سکو کیا نہ جانا تو فی یہ کہ اگر کہلاتا اور سکو البتہ پاتا تو اور سکو یعنی ثواب اور سکا نزدیک میری امی بیٹی ادم کی بانی
 مانگا یعنی تجسسی پس نہ پلایا تو فی مجکو کینکا ای رب میری کس طرح پلاتا میں مجکو اور تو پلانی والا عالمو ہما ہی یعنی مجکو
 چیز کی اصیاج نہیں نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرمایا گیا پانی مانگا تجسی بندی میری خلائی فی پس نہ پلایا تو فی اور سکو کیا نہ جانا
 تو فی یہ کہ اگر پلاتا اور سکو پاتا تو اور سکو یعنی ثواب اور سکا نزدیک میری روایت کی یہ مسلم فی عیادۃ مرین کی کہ نہیں
 اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ اگر عیادۃ کرنا پاتا مجکو نزدیک و سکی اور کہلانی اور پلانکی زمین فرمایا ثواب اور سکا نزدیک میرے
 اس معلوم ہوا کہ عیادۃ افضل ہی کہلانی اور پلانی ہی ہے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَخَلَ عَلَى أَخْرَابِيٍّ يَعْوُذُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعْوُذُهُ قَالَ لَا بَأْسَ ظَهَرْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ ظَهَرْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُتِيَ كَعْوُذُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ تَزِيدُهُ الْعَبُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ سَرَّوَاهُ الْبُخَّارِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لگنے ایک گنوار کی پاس وسطی پوچھنی حال بیماری اور سکی اور ہی حضرت جب جانی بیمار پر کہ پوچھیں اور سکو فرامانی نہیں
 ہے ڈر یعنی غم نگہا اس بیماری سیلی کی پاک کر تو الی ہی بیماری یعنی گنا ہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت فی وسط
 اعرابی کی نہیں کچھ ڈر پاک کر تو الی ہی یہ بیماری اگر چاہی اللہ گنوار فی ہرگز نہیں یوں بلکہ تب ہی کہ جوش مانی
 ہے بوڑھی ہی برمی پر ملاوگی یہ تپا و سکو قبروشی یعنی مارڈائیگی پس نہ پلایا تو فی اور سکو کیا نہ جانا
 اب روایت کی یہ بخاری فی **اس حدیث ہی کمال تو واضح حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر تو شریف لیکن تعلیم
 ہے امت کی لی کہ ادنیٰ ادنیٰ کی خبر پر ہی کیا کہین اور ان اسپر حسی ہوگا یعنی مہوئی حضرت اور سپر کہ مینی ایسا ثواب
 بیماریا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو فی انکار اس نعمت کا کیا ثواب یوں ہوں ہو گیا حیرت
 تو کہتا ہی ایلی کہ نہیں ہے چرا کہ ان نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت ہی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کا فر ہو لیکن علامتی کہا
 کہ ظاہر ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اور جیشہ گنوار تھا بسبب شدت درد کی بتا ہوا کہ اس طرح کہہ بیٹھا **عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَمَلِي امْتَأَسْتُ بِأَنْفِ الْإِنْسَانِ مَسْتَحْبَةً بَيْنَهُمْ قَالَ أَذْهَبِ
 الْبَأْسَ مَرْتَبَاتٍ الثَّلَاثِينَ وَالشَّفِيفَةُ أَنْتِ الشَّفِيفَةُ لَا يَشْفَاءُ إِلَّا بِشَفَائِكَ شَعَاءٌ لَا يَغَاوِدُ مَرَسَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ بیمار ہوتا ہٹھم میں ہی کوئی آدمی بہر فی اور
 دہنا ہا تھا اپنا بہر فرماتی **دور کہ بیماری کو ای پر درد گار آدمی کی اور شفا دی تو ہی شفا وینو الا ہین شفا گنوار تیرے
 وہ شفا کہ چھوڑی کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَمَلِي الْإِنْسَانُ الشَّفِيفَةَ
 مِنْهُ أَوْ كَانَتْ يَهْ قَرِحَةً أَوْ جَرَحًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِهِ لِيَسْمَعْ اللَّهُ تَرَبَةً أَمْ حُضَابِرَ بَقِيَّةً
 بَعْضُنَا لِيَشْفَى سَفِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انھیں عائشہ سے
 کہ کہا جس وقت کہ شکایت کرنا آدمی کسی چیز کی لینے کسی عضو کی بدن اپنی ہی یعنی جب کو لے لے عضو دکھتا
 سیکھا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتی ہے صلی اللہ وسلم اشارہ کر کے ساتھ اونگے اپنے کے برکت حاصل******

کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی بیہوشی زمین ہمارے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضی ہمارے گئی تھی ہم یہ کہ شفا دیا جاویں یا ہمارا اسکا
 حکم پروردگار ہمارے روایت کی بیہوشی ہوسلم نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اور گلی پر لگاتی اور
 رکھتی اور سکو خاک پر پیر رکھتی اور کھلی خاک آلودہ اور پر جگہ درو کی اور پیرنی جانی اور سکو اس جگہ اور پڑھتی بسم اللہ
 آخر تک اور یہ ایک سرہی اسرا کہ تھی ہی سچ علاج یہوڑون اور زخمونکی اس سر کو حضرت ہی جانتی ہو گئی ہمارے عقلین
 قاصر ہیں اسکی معلوم کرنی ہی لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کی بیان کیا ہے کہ طلب معلوم ہوتا ہے کہ لعاب ہن
 کو تاثیر ہی سچ تبدیل فرام کی اور وطن کی مٹی کو یہی تاثیر ہی سچ حفظ فرام کی حتی کہ کہا ہے حکارنی کہ مسافر کو چاہئے
 کہ کچھ خاک اپنی وطن کی ساتھ رکھی اور تھوڑی سی پائیکل باسن میں ڈال دی اور وہ پانی پیتا ہے تا امن میں رہی لغب
 فرام سی پس اسٹی حضرت یہ فعل کرتی ہوں اور اور ہی شمار چین فی وہ چین اسکی بیان کی ہیں یہ سب احتمالات ہیں حقیقت
 وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف فی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اور جائز ہوئی رفیعہ یعنی نسبت شریکت
 کہ او میں کوئی حرام چیز نہ ہونامند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبانکا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک اس معنی اور اسکی معلوم
 ہوں پڑھنا درست نہیں کہ شایا لفاظ کفر کی نہوں مگر ایک منتر جو کاذب حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شحہ قرینہ آخر تک ہن
 اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہیں ہے : **عَنْهُ** **قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوَذَاتِ وَمَسَّ عُنُقَهُ بِيَدِهِ فَمَا اشْتَكَى وَبِحَفَاةِ الَّذِي تُوْحِي فِيهِ كُنْتُ
انْفَثَ عَلَيْهِ بِالْمَعْوَذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفَثُ وَأَمْسَحَ بِمِخْلٍ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّحَ عَلَيْكَ وَرَفَعَ
رِوَايَةً لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا هَضَمَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْكَ بِالْمَعْوَذَاتِ اور روایت ہی اور ہن
 عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر مسعوذات اور پیرنی اپنی پر ہاتھ پٹا یعنی جہانک
 پہنچ سکتا ہتہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوتی اوس بیمار میں کہ وفات کی گئی گئی وہ میں تھی میں دم کرتی حضرت پر مسعوذات
 وہ مسعوذات کہ تھی حضرت دم کرتی اور پیرنی ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اس طرح کہ میں پڑھتی مسعوذات اور حضرت کی مالو
 پر دم کرتی اور دونو ہاتھ اونکی بدن مبارک پر پیرنی نقل کی بیہوشی اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں
 ہے کہ کہا حضرت عائشہ فی تھی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والوں میں سی دم کرتی اور پیر مسعوذات **ف** مسعوذات
 سے مراد قل عوذ رب الفلق اور قل عوذ رب الناس ہن لفظ جمع کا باعتبار آیتوں کی کہا باقل جمع کی دوہن بادو
 سورہن یہہ اور تیسری قل ہو اللہ ان میونکو مسعوذات کہا تخلیبا اور مستعمل ہی بات ہی اور بعضیوں نے کہا قل یا ہے
 اس میں داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پیرنی ہاتھ میں ہی پس احتمال ہی کہ پیر نے ہونے لگا
 حضرت لیکن ذکر اس ہی گیا کہ دم کرتی ہی پیرنی ہاتھوں کا آپ ہی جہا جاو گیا اور احتمال یہہ ہی ہی کہ حضرت
 ترک کرتی ہوں اور سکو کہی اور اتفاق کرتی ہوں دم کرتی پر اور ظاہر اول ہی ہی اور اولی ہی ہی کہ دونوں باتیں
 کر ہی اور اس حدیث میں دلالت ہی اس پر کہ کلام اللہ کی آیتیں پڑہ کر دم کرنا سنت ہے : **وَعَنْ عُمَرَ**
ابْنِ أَبِي الْعَاصِمِ أَنَّ شَكِي لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَمَّ يَدَكَ عَلَى الْإِذْنِ يَا لَمَنْ جَسَدِكَ وَقَلَّ بِعَمِّ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقَلَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْرُوهُ وَأَحْزَانِهِ قَالَ فَفَعَلْتُ قَدْ هَبَّ اللَّهُ مَا كَانَ فِي رِوَاةٍ مِائَةً أَوْ رِوَايَتِ بْنِ عُمَرَ
بْنِ أَبِي الْعَاصِ سَيِّبَهُ كَرَاهِيَةً فِي شَكَايَتِ كِي طَرَفِ رَسُولِ خَدِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي أَيْكِ دَرْدِكِي كِي بَاقِي نَبِيٍّ أَوْ كِي
أَبْنِي بَدْنِيْنِ بِيْنِ فَرَمَايَا دَاسَلِي أَوْ كِي رَسُولِ خَدِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبَةٍ نَاهِيَةً إِبْنَاءَ دَاسِ جَكْبَهَ بِرَكِ دَكْبَتِي هِي بَدْنِ بَرَسِي
أَوْ رَكْبَةٍ بَسْمِ الدَّيْنِ بَارَا وَرَكْبَةٍ سَاتِ بَارِيْنَاهُ مَالِكُنَا هُونِيْنِ سَاتِهِيْغَتِ الدَّكِي أَوْ رَقْدَرَةٍ أَوْ سَكِي كِي بَرَأْسِي أَوْ سِجِيْنِي
سِي بَعِيْغِي وَرَكْبِيْسِي كِي بَاتَا هُونِيْنِ أِبِ أَوْ رُوْمُنَا هُونِيْنِ بَعِيْغِي زِيَادَتِي أَوْ سَكِي سِي آئِنْدَه كُو كِهَا عَثْمَانُ فِي بِيْسِ كِيَا سِيْنِي
بِيْسِ دَوْرِكِي الدَّيْنِي وَهِي رَجِي كِي تَبِي جَهِي نَفْلِي كِي بِيْهِي سَلْمِي فِي **وَكُنْ** اِنِّي سَعِيْدٌ اَلْحَادِيْ اَنْ جَبْرِيْلُ اَنْ اَنْ اَلْقُرْبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَسْتَكْبَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِيْسَمِ اللَّهِ اَرْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُوْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ
أَوْ عِيْنِ كَلِيْمَتِ اللَّهِ اَسْتَعِيْنِكَ بِسَمِ اللَّهِ اَرْفِيْكَ رَفَاهُ مُسَلِّمٌ أَوْ رِوَايَتِ هِي اَبِي سَعِيْدِيْسِي بِيْهِي كَجَبْرِيْلُ اَنْ نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بِاَسْرِ
بِيْسِ كِهَا اِي حَمِيْدِيَا بِيَا تَهِي تُوْبِيْسِ فَرَمَا بِحَضْرَتِي كِي اَنْ كِهَا جَبْرِيْلُ فِي سَاتِهِيْغَتِ نَامِ خَدَا كِي اَخْسُوْنِ بِيْهِي تَهِيْغَتِ
سِي كِي اِيْزَادِيْ مَجْلُوْبَرَانِيْ بِرِشْحُصِي كِي سِي بَا اَلْكُهِي حَسَدُ كَرِيْمَا لِيْكِي سِي اَلدِّشْفَا دِي بِيْجُو سَاتِهِيْ نَامِ الدَّكِي مَسْتَرِيْبِيْهِي تَهِيْغَتِ
كِي تَبِي نَفْلِي كِي بِيْهِي سَلْمِي فِي **وَكُنْ** اِبْنِ عَجْبَانِيْسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْعُوْدًا اَلْحَسَنُ وَاَلْحَسِيْنُ
اَعِيْدُ كَمَا بَكِيْمَتِ اللَّهِ اَلثَّامَةُ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عِيْنٍ لَا مَتَّهٍ وَيُعُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمْ
كَانَ يَعْوِذُ بِهَا اَلسَّمْحِيْلُ وَرِاسْتَحِيْ رِوَاةُ اَلْبُخَارِيْ فِي اَلْكَوْبَرِيْنِيْمِ اَلصَّالِيْحِيْمِ بِمَا عَالَفَ اَللَّهُ اَلتَّشْبِيْهَ اَلرَّوَايَتِ هِي اَبْنِ
عَبَّاسِ سِي كِي كِهَا تَهِي رَسُولِ خَدِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاهُ مِيْنِ دِيْتِي حَضْرَتِ حَسَنِ اَوْ حَضْرَتِ حَسِيْنِ رَمُ كُو سَاتِهِيْ اَسْ دَعَا كِي بِنَاهُ
بِيْنِ دِيْتَا هُونِيْنِ نَمُو سَاتِهِيْ كَلِمَاتِ الدَّعَا لِي كِي كِي بُوْرِي مِيْنِ بَرَأْسِي بِرِشْحُطَانِ كِي سِي اَوْ بَرِيْجَا نُوْرِيْ هِيْطِيْ مَارُو اَلنَّبِيْ طَلِي
كِيْهِي اَوْ بَرِيْ اَلْكُهِي نَفْرُ كَانِيْوَالِي كِيْسِي اَوْ فَرَمَاتِي حَضْرَتِ كِي تَحْفِيْقِ بَابِ تَهِيْغَتِي سِي حَضْرَتِ اِرَاهِيْمِ بِنَاهُ مِيْنِ دِيْتِي تَهِي
سَاتِهِي اِنِ كَلِمَاتِ كِي اَحْمِيْلِي وَاسْتَحِي كُو رِوَايَتِ كِي بِيْهِي بِيْجَارِي فِي اَوْ رِيْجِي اَكْثَرُ نَسْخُوْنِ مِصْحَاحِي كِي لَفْظِ بَهَا كَا سَاتِهِي ضَمِيْرِيْنِي
كِي هِي وَرِوَاكَلِمَاتِ الدَّعَا لِي كِيْسِي يَا مَعْلُوْمَاتِ اَوْ سَكِي اِهِيْ نَامِ پَاكِ اَوْ سَكِي اِكْتَابِيْنِ اَوْ سَكِي اَوْ رِشْحُطَانِ سِي بَعِيْغِي هِي
سَرَكَشِي اَوْ رَحْمَتِي بَرَهِي جَانِيْوَالِي كِي بَرَأْسِي سِي خُوَاهُ وَهِي جَنَاتِ مِيْنِ سِي هُوِيَا اَدْمِيُوْنِ مِيْنِ سِي يَا جَالُوْرِيْنِ مِيْنِ سِي اَوْ رَامَه
اَوْ سِي جَالُوْرِيْ هِيْطِي كُو كِهِي هِيْنِ كِي حَسْبِي كَالِي سِي اَوْ مِيْجَارِي مَانْدِ سَانِبِ وَغِيْرَهِي كِي اَوْ حَسِنِ زَهْرِيْلِي كِي كَا تِيْسِي سَرَكَشِي
نَهِيْدِي دَسُو سَاتِهِي كِي هِيْنِ مَانْدِ بِيْجُو اَوْ زَهْرِيُوْرِي اَوْ كِهِي حَشْرَاتِ اَلْاَرْضِ كُو بِيْ هُوَا كِهِي مِيْنِ اَوْ رِشْحُطَانِ ضَمِيْرِيْنِي كِي كِهِي هِيْطِي هِيْطِي دَوْرِي
كَلِمُوْنِ كِي كِي جَسْمِيْنِ دَاخِلِ هُوَا هِي لِيْكِيْنِ بِيْهِي كَلْفَتِ هِي اِيْلِي كِهَا هِي طِيْبِي لِي كِي بِيْهِي سَبَبِ هِيُو كِهِي وَالِي كِي هِي صَحِيْحِ سَاتِهِي
ضَمِيْرِيْنِي هِي كِي هِي بَارِعِي **وَكُنْ** اِنِّي هِيْزِيْرَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تُوْرِدُ اللَّهُ بِهِي خِيْرًا
يُصِيْبُ مِنْهُ رِوَاةُ اَلْبُخَارِيْ اَوْ رِوَايَتِ هِي اَبِي هَرِيْرَةَ سِي كِهَا فَرَمَا رَسُولِ خَدِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَسِنِ شَخْصِ كُو
كِي رَا دَه كَرَاهِي اَلدَّعَا لِي سَاتِهِي اَوْ سَكِي هِيْلَا سِيْجَا هُو جَانَاهِي وَهِي مِصِيْبَتِ زِدَه وَهِيْطِي حِصُوْلِ هِيْلَا لِي كِي نَفْلِي كِي بِيْهِي بِيْجَارِي
فِي مِصِيْبَتِ كِهِي مِيْنِ هِيْرَا فَرَمَا خُوْبِيْنِ كُو بِيْسِ هِيْجِيْنَا مِصِيْبَتِ كَا سَمِيْدِيْهِيْ اَزْرَاهُ قَهْرِي كِي نَهِيْدِي هِي بَلْكَهِي كِهِي سَبَبِ

سہرانی کی بی بی ہوتی ہی کہ گناہ چہرئی ہیں اوس سی اگر صبر کری اور راضی رہی اوس پر علامت مہر کی ہی اور اگر خیر
 نزع کری اور بخا ہو وی علامت فہر کی ہی: **ح: وَعَنْ** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا هدم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة تشاک الا ان کفر
 اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہیں پہنچتا
 مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہاں تک کہ کاٹنا پہنچا جاتا ہی اوسکو مگر چار
 ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکی گناہ اوسکی نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف معافی لفظ ہم وغیرہ کی آپس میں قرینہ
 ہیں اور فرق ہم وغم میں یہ ہی کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہی کہ کوئی امر شکل دہیش رکھتا نہوا اور بقصد کرنی اوسکی
 رنج کہنے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہی حال یہ کہ سبط کا رنج مسلمان کو پہنچی باعث چہرئی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی: **ع**
وَعَنْ عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یوعک فمسستہ بیدتی
 فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیداً فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک
 کما یوعک امرجلان منکم قال فقلت ذلک لاک لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ
 اذى من فرض فما سواه الا حط اللہ بہ سبائتہ کما تحط الشجرة ورفقاہ متفق علیہ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت سبحانین ہی پس
 لگا یا مینی اوسکو ہاتھ اپنا پہر کہا مینی ای رسول خدا کی آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان تختہ
 مجھے بخار ہوتا ہی مانند بخار درختوں کی تم میں سی کہا ابن مسعود فی پس کہا مینی یہ اوسطی کہ ہو واسطی تہاری دکن
 تو آپس فرمایا کہ ان پہر فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سی اور وہ چیز کہ سوار اوسکی مگر دور کرتا ہی اللہ
 تعالیٰ بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسکے چھاٹا ہی درخت ہی نبی نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی **وَعَنْ** عائشة قالت لکن
 احدک الوجہ علیہ اشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے
 کہ کہا نہیں دیکھا مینی کسیکو کہ بخاری اور سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بخاری سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
 نے: **وَعَنْهَا** قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقبتی وداقبتی فلا اکرہ شدت الموت لاحد انک
 بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی در میان گلہ
 میری کی اور پور سی میری پس نہیں مگر وہ جانتی میں سختی موتی واسطی کسی کہی بچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ بخاری
 نے ف یعنی وفات ہوئی حضرت اوس عالمین کہ کہی ہوئی ہی چہر میں خوب جانتی ہوں شدت موت اوسکی پس نہیں مگر وہ جانتی میں
 انج یعنی ہن گمان کرتی ہی پہلی کہ سختی موت کی ہوئی ہی بسبب کثرت گناہوں کی پس جب کہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جا مینی کثرت
 موت کی نہیں علامت بری ہونی خانہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور تہائی موت کی نہیں ہی زرگی والا حضرت
 کو بطریق اولی ہوتی **وَعَنْ** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل النخلة من الزرع
 الریح تضرعها مرۃ وتعد لها اشری حتی یابیتہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الکمزۃ الجذیۃ الی الی لا یصیبھا

لایضیہم ناشی حتی یكون الحجاة ثم اثمہ وکذا منفق علیہ اور روایت ہے کہ کبیر بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مثل ہوس کی مانند مثل شیخی و نازہ کہتے ہیں کہ یہ جہاتی ہیں و سکوباوین گرا دیتی ہیں اور سکوباوین اور سیدنا کو دیتی ہیں کہ یہ جہاتی
 لڑائی ہے و سکوموت یعنی سپیٹرخ مسلمان کو کہہ ہی گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کسی سیدنا اور درست کر دیتی ہے
 تندرستی اور مثل سناق کی مانند مثل دخت صنوبر کی ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے کہ نہیں پہنچتی اور سکوباوین سپیٹرخ یعنی سپیٹرخ
 نہ جہکتا ہے نہ گرتا ہے یہاں تک کہ ہوتا ہے اگر نازا و سکا ایک دفع یعنی سپیٹرخ منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے بغیر ضعف اور
 بیماری کی ایک بارگی ہے گر پڑتا ہے اور مڑتا ہے نقل کی یہ پیچاری اور سلمنی ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ہوسن میں خالی ہوتا ہے
 بیماری سے یا کسی مال سے یا دولت سے اور یہ سب علامتیں سعادت کی ہیں لیکن بشرط صبر اور رضا و شکر کی اور سناق باوفا ستر
 کو کہ ہوتی ہیں بیماریاں ایسی صیبتیں تاکہ نہ حاصل ہوا و لو کہ کفارہ اور نہ ثواب ۵ ح ۵ ع ۵ **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل النازع لثمن الراجح تمیله ولا یزال المؤمن یصیدہ البکاء و مثل
النافق کمثل شجرة اذا مررت لھا فزحی شتتھا منفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مثل ہوسن کی مانند مثل کہتے ہیں کہ ہوسن ہمیشہ رہتا ہے ہوسن پہنچتی ہے اور سکوباوین جہاتی ہے اور سناق باوفا ستر
 مانند مثل دخت صنوبر کی ہے کہ نہیں ہٹا ہٹا ہٹا کہ اوکھا اڑ جاتا ہے نقل کی یہ پیچاری اور سلمنی ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ہوسن میں خالی ہوتا ہے
 کہ پختی ہے دنیا میں تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے غیبی میں ۵ ح ۵ ع ۵ **و عن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علی ام السائب فقالت مالک تزفر فین قالت الحوی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحوی فانہا
تذہب خطایا بی آدم کما یدھب الذبذبت الحدید رداه مسلم اور روایت ہے جابری سے کہا
 تشریف لاسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پہنچا یا گیا ہے واسطی تیری کا پختی ہے کہا اوسنی تیرا ہی برکت دی
 اور وہ میں پس فرمایا حضرت نے بہت بڑا کہتے ہیں کہ سبب کی تحقیق تب دور کرتی ہے گناہ نبی دم کی جیسی دور کرتی ہے ہستی میں اور
 نقل کی یہ پیچاری اور سلمنی ف ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے ہوسن سے تمام خطائیں اور سبب تیرا کہتے
 کی اور ابو درداسی آیا ہے کہ تیرا ایک برات کی جہاتی ہے گناہ ایک برس کی ۵ ح ۵ ع ۵ **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر من العبد اوسا فی کتبت لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحاً رواہ البخاری
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے یعنی وہ وقت
 ہوتی ہے اوس سے سبب اسکی نوافل و آذواد لکھا جاتا ہے واسطی اسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تھا کہ میں تندرست نقل کی
 یہ پیچاری اور سلمنی ف **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادة کل مسلم منفق علیہ**
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہ پیچاری اور سلمنی
ف یعنی جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہے اور بگا گناہ نہیں اور اوس میں مر جاتا ہے تو اب شہید کا سا پانا ہے اور طاعون کہتے ہیں
 مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہے سبب اسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضوں نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہیں
 کہ زخم پڑ جاتی ہیں بدن پر نرم جگہوں میں مانند بغلوں وغیرہ کی اور گروادوں کی نسیا ہے ہوتی ہے یا سبب یا سرخی ۵ ح ۵ ع ۵

و سئل انی امریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **شہیدۃ** الخلیفۃ و المظنن و الخریق و کذا یجوز
انہما و الشہیدۃ فی سبیل اللہ مستغفرین کثیرین اور روایت ہے بی بربرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
شہید اپنا رخ میں ایک طاغون وہ دو شتر جو پٹ کی بیماری سے مری یعنی دستون و دستاوار وغیرہما ہی تیسرا ذوقی والا بدون اختیار
چوتھا دیوار یا پت کی نیچی دہنی والا پانچواں شہید بیچ راہ خدا کی قتل کی نہ پتھاری اور سلمیٰ **ف** ذوقی والا ظاہر یہ ہے
کہ درجہ شہادت کا اوس ذوقی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا یعنی اور کھنی میں یعنی
اونکو ہی ثواب شہید و نکاحا ملتا ہے جاتا چاہی کہ شہید کلمہ کی وارد ہو ہی میں حدیثوں مشہورہ میں بہت ہیں جمع کیا ہے اونکو سیوطی
وغیرہ فی پارچ تو ہی میں جو مذکور ہو ہی اور اور یہ ہیں ذات بچت والا اور جو صل کر مری اور عجزہ جو مری ساتھ جمع کی یعنی پت یا جگر
یا کہہ اور عورت کو مری حمل سے جتنی تک یا دو چھٹائی تک اور نسل والا یعنی ذوق والا اور سٹا اور سٹا فر کہ گری سوازی پر
السد کی راہ میں یعنی جہاد میں اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سجد اسلام برادر گزرتی والا گری میں اور جسکو کہا جاوے رندی
یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے اسطرح لاپنی کی یا اہل یادین یا خون اپنی کی یا منظر کی یعنی حق کی اور پت اس
راہ میں یعنی جہاد میں اپنی موت سے مر جاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت میں کہ مر جاوے بچو نون پر اور حضرت علی سے روایت
ہے کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کی پھر مر جاوے قید خانہ میں پس وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مر جاوے اوس
ماہر میں پس وہ شہید ہے اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہو تو حید کی پس وہ شہید ہے اور اس سے روایت ہے بطریق مرفوع
کی کہ تپ شہادت ہے اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ کہا اونہوں نے کہ کہا میں یا رسول اللہ کون شہیدوں میں
بزرگ تر ہے السد کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کبڑا ہو طرف امام ظالم کی پس کرے و سکوا مر بالمعروف و نہی عنکر
سے پس مار ڈالی وہ ایسا و سکوا اور ابی موسیٰ سے ہے کہ جسکو کچل ڈالی گھوڑا یا اونٹ یا مری کا نخی سے زہر ملی جانور کی پس وہ شہید ہے
اور ابن عباس سے ہے کہ جو کوئی عاشق ہو اور پر ہنگار رہنا اور چسپا یا محبت کو پھر گیا پت شہید ہے اور روایت ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی میں اور قی آدمی و سکوا اجر شہید کا ہے اور ابن مسعود سے ہے بطریق مرفوع کی
کہ اللہ تعالیٰ نے لازم کی غیرت عورتوں پر اور جہاد مردوں پر پس حسنی صبر کیا اون عورتوں میں سے یعنی سوگن کی ہونی پر ہوگا
اور سکوا ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہے بطریق مرفوع کی کہ جس نے کہی دینیں پھینکے یا ریبہ دعا اللہم بارک لی فی موت
و فیما بعد الموت پھر مر اچھوئی اپنی پر دیتا ہے و سکوا اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کہ جس نے گزرتی
ضحیٰ کی اور روزی کہی میں دن کی مہینی میں اور زہر پڑھی و تر سفر میں و تر سفر میں لکھا جاتا ہے اور سکوا ثواب شہید کا اور
اور شہید پہرین پگی مارنیوالا سا تہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مری طلب علم میں اور مراد طلب علم سے یہ ہے کہ
مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی میں اور حاضر ہو مجلس علم میں اور جو کوئی اجیتا ہے اس حالت
میں کہ مذاقات کرنیوالا ہو لوگوں کی میں شہید ہے اور جو لادھی غلط طرف مسلمانوں کی اور جو کوئی کسا و می اسنی ہوئی
اور لادھ اور لوڈھی غلام اپنی کی لپی پس وہ شہید ہے اور مرتض یعنی جو کہ بید زخمی ہو سکے فائدہ اونہا و می شہید ہے اور
ہے جنسی اگر باو الدین و سکوا کا فرانی میں اور شرق یعنی جس کی گلی میں یا بی ہینس گیا اور دم گہٹ کر گیا اور حدیث

میں آیا ہے کہ جو مسلمان اپنی مرض میں پڑے اور عاریتاً کسی کی لالہ الامت سبجا نمان کننت من الظالمین چالیس بار پھر
مری سنی اوسی مرض میں دیا جاتا ہے تو اب شہید کا اور اگر چاہتا ہوتا ہے احوال میں کہ مغفرت کیجاتی ہے و سکی در آیا ہے کہ
ناجر سبیا امانت دار شہداء کی ساتھی کا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جموع میں شہید ہے اور آیا ہے کہ مؤذن لمدان سنی والا
مانند شہید کی ہے کہ لوٹنا ہوا اپنی خون میں واجب نما ہے تو نہیں کیڑی پڑتی اور سکی قبر میں اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ حسنی رو بہ چہا
چہر ایک بار رحمت پہنچتا ہے لدا و سپردس بار اور جو کوئی دروچہ چہا ہے مجھ پر دس بار رحمت پہنچتا ہے لدا و سپر سو بار اور جو کوئی
دروہ چہا ہے مجھ پر سو بار لکھتا ہے اللہ در میان دو نو لکھوں اور سکی کی براۃ یعنی خلاصی نفاق سنی و خلاصی الگ ہے اور
رکبیکا اور سکو اللہ دن قیامت کی ساتھ شہیدوں کی اور آیا ہے کہ جو کوئی کبھی صبح کو تین بار خود بالمد السبح العظیمین شہیدان
الرحیم اور پڑے تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اور سکی ستر نزار حشرتی کہ دعا بخشش کی کرتی
میں اور سپر شام تک پھر اگر جاتا ہے اس دن میں شہید نما ہے اور جو کوئی پڑتا ہے شام کو یہی شام پاتا ہے اور آیا ہے کہ
وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب بکری خواجگاہ اپنی پڑے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مری گا تو شہید مری گا
اور جو کوئی مری گا مری گا شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مری گا یا عمرہ میں شہید ہے اور جو کوئی مری گا یا وضو شہید
اور ایسی ہی رمضان کی عید میں یا مری بیت المقدس یا کئی یا مدینہ میں شہید ہے یا مری و سکی سبکی سبکی اور جو کو
پہنچی آفت اور مری وہ صیر کنو الاضر اور پڑے بلما پڑ شہید ہے اور دعا مقابلہ السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اور
حدیث میں بہت آئی ہے جو کوئی پڑے صبر شام شہید ہے یا مری تو می برس کا پوکریا اسبب زدہ یا مری اور ما باپ و سکی
اوس سی راضی ہوں اور بیوشی نیکبخت کہ مر جاوی اور خداوند اوسی راضی ہوا اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم عمری اور
قاضی کہ حکم کر سی حق اور جو کوئی مد و کر سی ساتھ ایک کلمہ کی چلنی کی واسطی مسلمان ضعیف کی شہید ہے ۵۷ و ۵۸ و طالع
الانوار حاشیہ در مختار حسن **عَلَيْهِ سَلَامٌ فَالْتَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنَ وَكَانَ بَيْنَ اَنْ يَّعْبُدَ
اللّٰهُ عَلَىٰ مِنْ يَشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهُ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحْلِ يَغْمُ الطَّاعُوْنَ وَكَانَتْ فِيْ بَلَدِهِ صَابِرًا مَّحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّ
يُصِيْبُهُ الْاَمَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اِحْسَانِ شَيْءٍ رَّوَاهُ ابْنُ خَرِيْشٍ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کاپو چہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کیسی پس خبر دی مجھ کو یہ کہ عذاب ہے پہنچتا ہے و سکو اللہ اپنی سزا
پر چہا ہے اور تحقیق اللہ کی گردانا ہے اور سکو رحمت واسطی ہوسنو کی یعنی جو کہ صبر کرتی ہیں و سپر نہیں کوئی کہ ہو طاعون
یعنی اور سکی شہر میں پھر پھر ہے بیخ شہر اپنی کی صبر کنو الا اور طلب کر نو الا تو اب کا یعنی تو اب ہی کی سی پھر ارمانہ اور غر
کی سی جاتا ہے یہ کہ نہیں پہنچی گی اور سکو گروہ چہر کہ لہی ہی لسنی واسطی و سکی مگر کہ ہوتا ہے واسطی و سکی مانند تو اب شہید
روایت کی یہ بخاری نے حسن **اسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّ الطَّاعُوْنَ رَجِيْلٌ اَرْسَبُ
عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكَ فَاذْ سَمِعْتُمْ بِبَارِضٍ فَلَا تَقْلُوهٗ اَعْيَابِكُمْ اِذَا وَقَمْتُمْ بِارِضٍ وَاَنْتُمْ بِنِهَا
فَلَا تَجْزِيْ فِرَاكًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ساتھ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طاعون
عذاب ہے پہنچا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگوں پر کہ پہلے تسی تہی یعنی راوی کی شک ہوا ہے پہلے تہی

یہ ہے کہ معنی ایستون کی یہ نہیں ہے کہ حساب لیگا اور مومنوں سے تمام دلکی باتوں پر اور عذاب کر لیا بسبب تمام گناہوں اور لوگوں
دن قیامت کی بلکہ اس محاسب اور جزا ہی مراد یہ ہے کہ بسبب گناہ کی مواخذہ ازراہ عتاب کی دنیا میں کرتا ہے کہ بخار اور سرخ
میں گرفتار کرتا ہے تا پاک ہو گناہوں سے اور بعض عتاب کی یہ نہیں کہ ایک شخص اپنی دوست بخصہ کر می ظاہر میں بسبب
بی ادبی کی کہ ہو جاوے دس سے او دل میں و سکی محبت ہو ۵۷ ح **و عن ابن عباس** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يصيبك عبدانك فافوا اذوا و نسا الا بذنب وما يحق الله عنه الذر و عن
وقاصباكم فمن مضينكم فيما كسبت ايديكم ويعقوب عن كثير رواه الترمذي اور روایت ہی ابی موسیٰ سے
یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی ہندی کو تہوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہے اس سے یا کلمہ سے مگر
بسبب گناہ کی و وہ گناہ کہ سختی ہے اعداؤں سے یعنی بغیر سزا دینی کی اوں پر دنیا اور آخرت میں زیادہ ہل دن گناہوں
کہ سزا دینا ہی اوں پر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہے تلو مصیبت سے پس بسبب اس چیز کی کہ گناہوں
تہاری سے یعنی ذاتوں تہاری ان اور معاف کرتا ہے بہت سے یعنی بہت گناہوں سے یا بہت گنہگاروں سے نقل کی ہے
ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض و سختی وغیرہا بسبب اعان تہاری کی ہی یہ خاص ہی گنہگاروں کی ہی اور
غیر گنہگاروں کو پہنچتی ہے مصیبت واسطی بلند ہونی و چون و انکی کی لیکن بسبب شامت گناہوں سے کی جانتی ہیں نقل
ہے کہ ایک بزرگ کی قسم جوئی کو جو با کتر گیا وہ روتی تھی اور کہتی تھی آہ کیا گناہ کیا ہے میںی کہ سزا اس کی یہ پائی تھی
۵۷ ح و عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **ان العبد اذا كان على طرفة**
حسنة من العبادات لم يزل الملك يقول له مثل عمدة اذ كان عليه قبح او اذ كان عليه عيب اور روایت عبد اللہ بن عمرو
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جو وقت ہوتا ہے وہ نیک پر عبادت سے پہر جا رہتا ہے یعنی پہنچتا رہتا
ہوتا اس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واسطی خوشی کی کہ متعین ہے ساتھ اسکی یعنی نیکی لکھنی کی یہی لکھ
واسطی اسکی مانند عمل اسکی کی جو وقت کہ تندرست میانک کہ تندرست کروں و سکوا ملا لوں و سکوا سنی طرف یعنی ہی
و عن النبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال اذا ابتلى المسلم ببكرة في حسنة قيل للملك اكتب**
صالح عمدة لذي كان يعمل فان شفاه عسكه و طهره و انقصه عقره و جوارحه في شرح السنه اور روایت اس کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وقت کہ مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان ساتھ بیماری کی بیخ بدن اپنی کی کہا جاتا ہے واسطی خوشی
نیکی لکھنی والی کی لکھ و واسطی اسکی اچھا عمل و سچا جو کہ تہا کرتا یعنی پہلی اس بیماری کی میں گرفتار ہوں و سکوا اللہ نے ہوتا
اور سکوا اور پاک کرتا ہے و سکوا یعنی گناہوں سے اور اگر مارتا ہے و سکوا سختی و واسطی و سکی و ررحم کرتا ہے و سکوا نقل کن
یہ دونو حدیثیں نبوی نے شرح استین **و عن جابر بن عبد الله** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **ان الشهاد**
تة سوي القتل في سبيل الله المظنون شهيد والخير في شهيد و صاحب من الجنت شهيد والمبطل في
و صاحب في شهيد والذبي يموت تحت الهدى شهيد والمرءة التي يموت شهيد رواه مالك في الموطأ و السنن
اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت میں سوا میری جان سکی اھلین

جو دو بائیں مری شہید ہی اور جو دو بی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور میت کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی
استقامت ہو یا دست او دین وغیر ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دو بار وغیرہ کی سخی شہید ہی اور وہ
عورت کہ مری پست ہی یا باکرہ شہید ہی روایت کی نبیہ مالک اور ابو داؤد اور سانی فی فاشاہا تین یعنی تحکیسات میں ملک
زیادہ ہیں جیسک اور حدیثوں میں مذکور ہیں اور ذات الجنب بیماری شہور ہی کہ پس بیان نذر پہلو کی نزدیک ان سیکہ ہوتی
میں اور علامت اسکی بیچتی ہی کہ دم رکتا ہی ورتب و رکبا نسبی ہی ہی ۵۵ ع ۵۵ **وَمَنْ سَعِدَ قَالَ سَعِدَ اللَّهُ عَلَيْهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بِلَاةً قَالَ أَلَا نَبِيَاءُ تَحْرَأُ لِمَثَلٍ فَالْمَثَلُ يَبْتَلِيكَ الْبُكْحُلُ عَلَى حَسْبِ دِينِهِ
فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحًا اشْتَدَّ بِلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هَوَّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى
يَمْتَحِنَ عَلَى أَلَا كَرِضِي مَا لَهُ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو بَرٍّ وَمَا جَعَلَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی سعد ہی کہ پوچھی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون دمیون میں سخت تر ہی از رومی بلار کی یعنی سخت
مصیبت کی فرمایا انبیاء پر جو بہت مشابہ ہوا نیکی پر وہ کہ بہت مشابہ ہوا نیکی مبتلا کیا جاتا ہی دمی ہوا حق دین ہی کی پس
اگر ہوتا ہی پی دین میں سخت ہوتی ہی بلار او سکی اور اگر پرتی ہی او سکی دین میں نرمی ملے اور کہ کجیاتی ہی او سپر بلا پس
بیشتر ہوتا ہی یعنی سخت ترین والا اسبطرح سی یعنی گرفتار بلار اور منقرت ہوتی ہی او سکی بسبب اسکی یہاں تک کہ چلتا ہی
زمین پر نہیں ہوتا واسطی او سکی کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ دارمی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن صحیح ہی
فَإِنِّي بَأْسَتْ بِلَاةً مَبْلَاهُوتِي بَيْنَ اسْمِي كَرِهِي كَرِهِي لَذتِ بَاتِي بَيْنَ سَابِتِهِ نَعْمَتِي كَرِهِي
اور یہ بہت مشابہ اون کی یعنی اولیاء او صلحاء بلا میں گرفتار ہوتی ہیں لیکن اون سی کہ تاکہ توان بہت یا دین پر جو کم
ہوتی ہیں اون سی وچھین بلا میں ہی کہ گرفتار ہوتی ہیں اور سخت میں والیکہ بلا ہی سخت ہوتی ہی اس لیے کہ یقین والا
ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی او سپر اور جانتا ہی کہ میں لائق اسکی ہوں بسبب گناہوں کی پس کامل ہوتا ہی ایمان و سکا اور
قوی ہوتی ہی محبت او سکی و درور ہوتی ہیں گناہ او سکی اور بلند ہوتی ہیں درجات او سکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی کہ
تا وہ بی صبری نگر ہی اور دین سی نہ نکل جاوی بسبب قوی ہونی ایمان کی ۵۵ ع ۵۵ **وَمَنْ سَعِدَ قَالَ سَعِدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَخْبَطَ أَحَدٌ لَمْ يَمُتْ بَعْدَ الذِّكْرِ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں آرزو کرتی میں کسیکو ساتھ آسانی موت کی بعد سکی کہ دیکھی ہی سختی وفات رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ ترمذی نسائی فی یعنی اول آرزو کرتی ہی میں آسانی موت کی جسبی کہ حضرت کی موت
کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ ہی و اعتقاد کیا میں کہ پہلا سختی موت میں ہی آسانی میں ۵۵ ع ۵۵ **وَعَنْهَا قَالَتْ كَأَيْتُ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدْحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُجَلُّ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ تَحْتِ مِيسِرَةٍ وَجْهَهُ
تَحْتِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْبُدْنِي عَلَى مَنَكَلَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو بَرٍّ وَمَا جَعَلَهُ اور روایت ہی پھر
سی کہ ایو کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ہی حالت وفات میں و نزدیک و نکی پیار تھا اور میں بائیں آرزو کرتی ہی میں آسانی
پیال میں پھر پیرتی اپنی موندہ پھر فراتی یا ایو مدد کرو میری او پر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہ ترمذی

بیماری سلی چہا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب کنا ہون کی ہوتی ہی پس نادیم ہوتا ہی اور آئندہ کو بخیر ہو
کنا ہون سلی ورنہ فوق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی ورنہ کو یا مذہب اور پھر چوڑو یا وہ نہیں جانتا کہ کیون باندہ او سکھ
اور کیون چوڑو یعنی منافق کذبہ نہیں ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی ورنہ توبہ کرتا ہی پس نہیں مفید ہوتا او سکھ بیماری زندگ شتہ
کنا ہون کا کفارہ ہوتی ہی ورنہ زمانہ آئندہ میں نصیحت ہوتی ہی فادنگ کا لانعام بل ہم اصل اولک ہم الغافلون او نہیں قسم
میں سی یعنی اہل طریقہ بیماری سی نہیں ہی سلی کی کہ نہیں مبتلا ہوا بیماری سی بلاون میں ۵۵ ع ۵۵ ح ۵۵ **وعن** **السَّعْدِیِّ** قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرْيُومِ فَمَسُّوْهُ لَهٗ فِي أَجَلِهٖ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَبْرُدُ شَيْئًا
وَيَطْبِئِبُ بِغَضَبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ كَافَّةً قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا كَثْرًا وَأُورِدَ رَوَايَتُهَا مِنْ أَبِي سَعِيدٍ كَمَا فِي مَارِ سَوَاحِلِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْوَتِ كَدَاغِلٍ هُوَ تَمَّ بِمَارِ بِرَعْنِي خَبْرٍ وَجَنِي كِي لِي سِي وَرَكَرُوعِ عَمْرٍ وَسَاجِدَتِ زَنْدِ كَانِي اَوْ سَلِي كِي يَسْأَلُ
عَمَّ نَهَا كَجَهْرٍ وَرَبْنِي شَفَا بِوَايْكَ تَوَدَّرَ زَمْهَوِي عَمْرِي سِي لِي كِي بِرَبْنِي بِسَرِ تَا كَسِي جِي كِي لَوْ كَمَقْدَرِي وَرُغُوشِ هُوَ جَانِي اِلْ اَوْ كَا
نَقْلِ كِي بِرَبْتِ زَمْهَوِي اِنِ جَانِي اَوْ رَكَبَاتِ زَمْهَوِي نِي بِرَبْتِ غَيْبِ سِي **ف كَا سِي بَعْضُونَ نِي سَجْبِ سِي بِرَضِ كِي سِي سَوَاك**
كِرْنِي جَبْكَ قَرِيبِ هُوَ قَتْلُ نَزْعِ كَا جَانِي حَضْرَتِ سِي مَقْبُولِ سِي صَحِيحِينَ مِي كِرْنَا سَوَاك كَا وَقَتَانِ تَقَالِ كِي وَرَكَبَا سِي بَعْضُونَ
كِرْنَا سِي سَهْلِ هُوَ تَا سِي نَكْلَانِ رُوحِ كَا اَوْ رَا سِي طَرِحِ سَجْبِ سِي كَا نَا خَوْشُبُو كَا اَوْ سَطْلُ اَلْ كَلِ اَوْ رَا سِي طَرِحِ سَجْبِ سِي بِرَبْتِ اِي كِرْه
كِرْه وَنَا اَوْ رَا سِي طَرِحِ پُرَبْنَانَا زَا كَا اَوْ رَا سِي طَرِحِ نَهَا سَجْبِ سِي ۵۵ ع ۵۵ ح ۵۵ **وعن سَلِيمَانَ بْنِ صَهْبَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَوْ يَعِدُّبُ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا كَثْرًا وَأُورِدَ
اَوْ رَوَايَتُهَا مِنْ سَلِيمَانَ بْنِ صَهْبَةَ كَمَا فِي مَارِ سَوَاحِلِ خَدَا صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَبْكَ كَا رَا بِرَبْتِ اَوْ سِي نِي عِنْفِي بِرَبْتِ كِي جَمَارِ
سِي مَرِكِي شَلِ اسْتَقَالِي اَوْ رَوَا سِي غَيْرِ سَمَا كِي نَهْنِي عَذَابِ كِيَا جَا وَيَا سَجْبِ قَرَابِي كِي رَوَايَتِ كِي بِرَبْتِ اَوْ رَوَا سِي نِي
اَوْ رَا بِرَبْتِ زَمْهَوِي بِرَبْتِ غَيْبِ سِي **ف اس لِي كِي سَبَبِ سَجْبِ سِي رَضِ كِي جَبْرِ جَانِي مِي نَا گَنَاهِ اَوْ رَا بِرَبْتِ زَمْهَوِي سِي كِيَا اَوْ**
كِرْه سِي چَا سِي اَوْ رَا بِرَبْتِ كِي حَقِّ مِي نِ صَحِيحِ مَسْلَمِ مِي نِ اِي كِي هِي كَشْهِي كِي لِي بِشِي جَانِي سِي بِرَبْتِ عِنْفِي بَ گَنَاهِ سَوَاك
دِي نِ كِي عِنْفِي حَقُّوقِ وَا مِي نِ كِي وَاسْتَقَالِي اَوْ رَوَا سِي نِي **الفصل الثالث فضل تسير عن السن قال**
كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَسْجُدُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ مِنْ قَاتَانَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَعْقُوبَ
فَفَعَّلَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ اسْتَمِعْ فَتَنَلْ اِلَى اَبْنَةِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ اَطْعِمْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْأَلُكَ فَخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَنْقَدَهُ مِنْ التَّوَلَدِ
رَوَاهُ ابْنُ خَرَّازٍ

باعتقاد المرئی فی جواب المسئله
باعتقاد المرئی فی جواب المسئله
باعتقاد المرئی فی جواب المسئله

پس بیمار ہوا وہ پس فی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادہ کرتی تھی و سکی پس بیٹھی نزدیک سر او سکی کی پہر کیا و اسکی
و سکی مسلمان ہو تو میں کیا لڑکی نی طرف باپ اپنی کی اور وہ نہتا پاس و سکی پس کہا باپ و سکی نی اطاعت کرو ابوالقاسم
کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر کل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی ہی تعریف ہی اسکی ایسا اللہ کو بخاک ر
اسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لان کی نقل کی پہر بخاری نی **ف** بیٹھی نزدیک سر او سکی کی سر کی پاس بیٹھا سَجْبِ

حیات میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کا فرموی سہی اور جائز ہی عیادہ اور کتاب و کتاب خزانہ
 میں لکھا ہی کہ نہیں مضائقہ ساتھ عیادہ یہود کی و اختلاف کیا ہی علماء نے یہ عیادہ مجوسی کی و فراسق کی یہی عیادہ
 کرنی میں اختلاف کیا ہی اور حیرت برہہ ہی کہ کچھ مضائقہ نہیں اور ظاہر اس حدیث کا موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہ
 میں اسلام لانا رکھی کا صحیح ہی و لکھا ہی علماء نے کہ نام اوس لڑکی کا عبد القدوس تھا ۵۷ ح ۵۷ **و عن ابن عباس**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مِنْ السَّمَاءِ طَيْبٌ وَكَاتِبٌ مِمَّنْ شَاءَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ الْجَنَّةِ مَرَكَةٌ رَوَاهُ أَبُو مَرْجَانَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
 کہ عیادہ کرے بیمار کی پکارنا ہی بکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو جو تجھ کو دیا میں و آخرت میں اور اچھا ہو
 چنانچہ آخرت میں یا دنیا میں اور پکری تو بہت سی ایک مرتبہ بٹا نقل کی یہاں ہی **ف** اس میں اشارہ ہی اس کی
 کہ عیادت کی یہی سادہ یا جانا افضل ہی ۵۷ ح ۵۷ **و عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا**
اللَّهُ عَجَبٌ وَسَمِعَ رَجُلٌ يَدْعُوهُ فَقَالَ النَّاسُ يَا لِحَسْرَةٍ كَيْفَ اصْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اصْبِرْ لِللَّهِ بَلَدًا رَوَاهُ أَبُو مَرْجَانَةَ اور روایت ہی بن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علیؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 یہ سچ اوس بیمار ہی حضرت کی کہ وفات پائی اوس میں پس کہا لوگون نے امی ابوحنن کہ گنیت حضرت علیؓ کی ہی کس طرح صحیح کی
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صحیح کی شکر خدا کا اچھی ہو نیوالی بیمار ہی یعنی شکر ہی کہ آج اچھی میں نقل کی یہی بخاری نے
ف سے یہ ہیں کہ قریب بھت میں یہہ او نہیں نے موافق گمان ہی کی کہا با بطریق فان نسا کی دین ہی ہی کہ
 جو کوئی حال بیمار کا پوچھی سبط جواب نیک ہی ۵۷ ح ۵۷ **و عن عائشة بن أبي رباح قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ**
الْأَرِيكَ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَيْلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّخَاءُ أَوْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبِحُ وَرَأْيِي أَنْ تَكْتَسِبَ فَأَدْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا صَدَقْتُ لَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ
دَعَوْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَاوِيَكَ فَقَالَتْ أَصْبِحُ فَقَالَتْ لَيْلَى أَنْ تَكْتَسِبَ فَأَدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ تَكْتَسِبَ فَوَدَّعَاهَا مَتَّقِي عَجَبٌ
 اور روایت ہی عطاء بن ابی رباح سے کہ کہا کہ واسطی میری بن عباس آیہ و کہلاون میں تجھ کو ایک عورتہ اہلشت میں سے
 کہا یعنی بان کہ جا یہ عورتہ کالی تھی یہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا امی سول خدا کی تحقیق میں مرگی کی بیماری
 متبلا ہوتی ہوں و در میں ڈرتی ہوں تر کہل جانی سے حالت کی خود ہی میں پس عا کہ و اللہ ہی یہی پس فرمایا اگر چاہی تو
 صبر کر اور تیری یہی ہو بہت اور اگر چاہی تو عا کہ و لہ میں اللہ ہی یہہ کہ شفا ہی تجھ کو پس کہا عورتہ نے صبر کروں گے
 یہ کہ عورتہ کی تحقیق میں ڈرتی ہوں تر کہل جانی سے پس عا کہ ہی اللہ ہی یہہ کہ کہلاون میں عا کی حضرت نے واسطی او کہ
 نقل کی یہی بخاری اور مسلم نام اوس عورتہ کا شعیرہ تھا یا شعیرہ یا شکرہ ساتھ پیش میں جہل کی و ایک روایت میں یہی
 کہ وہ گنگھی کہ نیوالی حضرت خدیجہ کی تھی و اس میں اشارہ ہی طرف اس کی کہ جائز ہی ترک کرنا و اور و جا کا ساتھ صبر کر تکی
 بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اس پر تھا ہی کہ ہمیشہ زہنا مرض کا ساتھ صبر کی افضل ہی
 غایت سے لیکن نسبت بعض افراد کی یعنی اوسکی یہی کہ نہ معطل کر ہی مرض نفع رسائی مسلمانوں کی ہی و دلالت کرتا ہی یہی

چہو رو دنیا دوا کا افضل سہی کہ چہو دو اگر فی سنت ہی ساتھ حدیث ابن اود کی کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو اس میں کہ
 اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ کسی ہی دوسکی دوا سوا برائی کی دور دوا کرنی منافی توکل کی نہیں اس میں کہ اس میں
 کرنا اسباب کا ہی و حضرت نے ہی دوا کی ہی حال انکہ حضرت سردار میں تو کلون کی و ربا و جو داس کی ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل
 کن جیسا کہ کیا حضرت ابو بکر نے فی فضیلت ہی ۵۷ ع **و عن** یحییٰ بن سعید قال ان رجلاً کفأه المیت فی رمت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھینئالہ مات و کفر بیکل من جن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و یحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ بجن فکفر عندہ من سبائہ رواہ مالک مرسل
 اور روایت ہی یحییٰ بن سعید ہی کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی چانچک بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں کہا
 ایک اور شخص نے مبارک ہو اسطی سکی مرگ کر اور او نہیں گرفتار ہوا ساتھ کس مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسی تجکو
 کس چیز نے معلوم کروا یا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہو نیکی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مازنا اوسکو ساتھ بیماری کی میں و کر تبارائیان و کسی
 نقل کی یہ مالک نے بطریق رسال کی **و عن** شداد بن اوس و الضمیر اہما دخل علی الرجل من یضیع اذہ فقال
 لہ کیف اصیبت قال اصیبت بنعیرۃ قال شداد البشر کفالات السبائ و خط الخطایا فالی سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز و جل یقول اذا انا ابتلنا عبد من عبادی مؤمرا فخطی علیہ و ایتین
 فانه یقوم من مضجوعہ ذلک یوم و لدنہ امہ من الخطایا و یقول الرب تبارک و تعالیٰ انا قیدت
 عبدی و ابتلیتہ فاجزأ لہ ما کنت تجزؤن لہ و ھو صحیح رواہ احمد
 اور روایت ہی شداد بن اوس و رضنا بھی سی یہ کہ داخل ہوئی و نوایک شخص بیمار عیادہ کرتی تھی و سکی میں کہا دو نوئی و سکو مطرح
 صبح کی تو نے کہا صبح کی میںی ساتھ نعمت کی یعنی نعمت و صنا و تسلیم بقضارک و در حال خوش کہتا ہوں کہا شداد نے خوشوقت ہوتا
 چہر نے گنا ہو نیکی دور و ہونی خطاؤں کی اسلیں کہ تحقیق میںی ستا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی کہ تحقیق اللہ عز و جل
 فرماتا ہی جو وقت میں مبتلا کرتا ہوں بندہ مومن کو اپنی بندوں میں سی پس تعریف کرتا ہی میری و پرہیزا کرنی میری و سکو مستحق
 وہ کلمہ ہوتا ہی و س خواجگاہ اپنی کسی جہان بجا رہتا پاک ہو کر گنا ہو نیکی نندا اوسدن کی کہ جانتا اوسکو مان و سکل نے یا کہ شہر
 اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بڑی مینی قید کیا بندگی میںی کو اور آرمایا اوسکو میں جاری کہا و رکھو و اسطی و سکن و عمل کہ ہی تم
 جاری کرتی و دلکشی اسطی و سکل و مس حالت میں کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **و عن** عائشہ قالت قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت ذنوب العبد و لم یکن لہ ما یکفرھا من العن ابتلاہ اللہ بالجن لیکفرھا عنک
 رواہ احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت بہت ہوتی ہیں گناہ بندگی
 اور میں ہوتی و اسطی و سکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑی و نکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھ غم کی تاکہ جہاڑی گنا ہو نکو و دشمنی
 سی بسبب غم کی نقل کی یہ احمد نے **ف** ایک روایت میں آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ
 طبرانی اور حاکم نے ۵۷ ع **و عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد من یضیع لیکفرھا عنک
 یجسہ فاذا جلس اغمر فہا رواہ مالک و احمد اور روایت ہی جابر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادہ کرتا ہی بیمار کی

داخل ہوگا ورنہ میں یعنی قیامت کو پس ہوسن کو تپ ہوتی ہی دنیا میں بدلے اور داخل ہوئی کہ ہر جملہ و سکا ہی اس سے یعنی
 مذاب جو سبب داخل ہوئی ہوگا اس سے میں ہینگا و سکل بدلے بران تپ ہوتی ہی و داخل ہونا سب کو ہوگا اس سے کہ لپیٹ
 و دوزخ پر کبہ ہوگا اور سپر سب گدزین گل لیکن ہوسن کی ساتھ قید کامل کی لگانی چاہی یعنی یہ بات ہوسن کامل کی ہی ہوتی
 ہی یہاں سے کہ بعضی گنہگار ہوسن عذاب بی جا وین کے ساتھ آگ کی ہوسن اس قیدی نکل جاوین گی ۵۷ ح و مولانا ۵۷

وَعَنْ السَّيِّدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْءَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَعُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَدِي لَا أُحْرَجُ

أَحَدًا مِنْ اللَّهِ نِيًّا أُرِيدُ أَعْمَلُ لَهُ حَتَّى اسْتَوِي فِي كُلِّ حَبِيبَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسِقْمٍ فِي بَدَنِهِ وَافْتَارِي فِي رِذْقِهِ

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و بزرگوار ہر
 قسم جوہرہ اپنی کی و بزرگی اپنی کی نہیں نکالو گا میں سیکو دنیا میں اس کی ارادہ کرنا ہونیں کہ تختوں میں و سکو بہانہ کہ پورا و

میں بلا گناہ کا کہ اسکی گردن پر ہی سبب بیماری کی بیج بدن و سکی کی و رنگ کی بیج رزق و سکی کی نقل کی یہہ رزین نی ف
 یعنی گناہ جو اسکی رہ ہوتی ہیں بدلا و سکا دنیا میں یہ تیا ہوں کہ بیماریا و محتاج کرتا ہوں پس سخت جانا ہی و عذاب آخرت سے سخت

پاتا ہی مقصود یہ کہ فقر و بیماریا ورنہ بلا و رکرتی ہیں گناہوں کو ۵۷ ح **وَسَمِعْتُ سَيِّدِي قَالَ هَذَا مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ فَكُلُوا نَاهُ**

فَجَعَلَ يَكْفِي فَحَوَيْتُ فَقَالَ إِنِّي لَا أُرِيدُ لِأَجْلِ الْمَرْضَةِ لَئِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرْضُ

كُفَّارَةٌ وَإِنَّمَا الْبُكْيُ أَنَّهُ أَصَابَتْنِي عَلَى حَالٍ فَذَرْنِي وَكَلِّبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادِي كَأَنَّهُ يَكْتَسِبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ

اذا أحرص من ما كان يكسبه له قيل ان يتركك فمنعه منه المرض رواه ۵۷ ح اور روایت ہے کہ
 سس کہ بیماریا ہوسن عبد بن مسعود سے عیادہ کی ہوسن و سکی پس شروع کیا و ناپس غصہ کیا لوگون نی او پڑھیں اس گمان

پر کہ وہ رنج بیماریا و رحمت حیات سے و تی ہیں پس کہ تحقیق میں نہیں زونا و اسطی بیماریا کی اس سے کہ میں سنا ہی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی ہی بیماریا سب ہی چہر ن گناہ کا اور سوا ہی سکی نہیں کر و نا ہوں میں اسکی ہوسن

بیماریا بیح حالت سستی یعنی بڑپائی کی ورنہ میں ہوسن مجکو حالت قوہ یعنی جوانی میں سوا سطلی کہ لکھا جانا ہی و اسطی بندگی
 ثواب جو وقت کہ بیماریا ہوتا ہی جیسا کہ لکھا جاتا تھا و سکی سے پہلی بیماریا ہوسنکی پس باز رہا اس بندگی او اس عمل سے بیماریا

نی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی یا م جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتی ہیں بیماریا میں ہی بہت لکھتی ہیں اور
 بڑپائی کی حالت صحت میں عمل کہ ہوتی ہیں بیماریا میں ہی کہ لکھتی ہیں کاشکی جوانی میں بیماریا کہ عمل بہت لکھتی ہیں ۵

ح ۵۷ وَعَنْ السَّيِّدِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعُ مَرَضًا إِلَّا كَأَنَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

وَالْبُكْيُ فِي شُعْبَةَ لَا يَمَانُ اور روایت ہے کہ کہات ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادہ کرتی ہی کسی مرض
 مگر بعد میں ن کی نقل کی یہہ بڑپائی اور بیقی نی شعب لایمان میں ف جمہور علماء اسپرین کہ عیادہ مقید ساتھ ہی

زمانی کی نہیں جب چاہی کہ ہی خواہ اول خواہ آخر اور کہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی و بعضوں نی کہ کہ یہ حدیث
 موضوع ہی ۵۷ ح **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ**

يَدْعُكَ فَإِنَّ دَعَاةَ كَدَّعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے کہ کہات ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اگر آپ کسی بیمار کو دیکھیں تو ان کے دعا کرنے سے گھبرائیں گے جیسے فرشتوں کی دعا ہے۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوا تو بیمار پاس میں کہا اور سکو کہ دعا کر می تیری لمبی اسوہ طی کہ دعا واسکی مانند دعا فرستوئی ہی
نقل کی بیابن ماجہ فی فہ ما نندو عالمہ کہ کی ہی سالی کہ بیمار کو شایہت ملائکہ کی ساتھ بہت ہوتی ہی بسبب سخن کی گناہ
سی یا بسبب ہمیشہ یاد کرنی لکھ اور دعا اور زاری اور التجا کی کے ۵۶ ۵۷ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ**
الْحَيُّ الْقَيُّومُ فَالْحَيُّ الْعِيَادَةُ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ لَعَلُّهُمْ
وَأَخْبَلَهُ فَرَأَيْتُمْ قِيَامًا عَنِّي رَوَاهُ سَدِيدٌ اور روایت ہی بن عباس سی کہ کہا سنت سی ہی کہ بیہنا اور کم نقل کرنی
عیادت میں نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس فرمایا سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابین و شہدائے ہدی ہو سکی
پاس سے نقل کی یہ رزین فی فہ یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کی پاس کر وہ ہی در تفصیل اسکی یہی کی روایت ہی بن عباس
کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہرین بہت ہی چنانچہ او میں حضرت عمر سی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا اوحی
دوات وغیرہ دیکھو نہیں تمہاری ہی خط یعنی حیت نامہ گراہ ہو تم لکھا اسکی کہ بیمار حضرت عمر نے سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار غلب ہی اور دستار
پاس ان جو وہی کافی ہی تمکو کتاب لیس اختلاف کیا اہل بیت اور اولو کون فی کہ بعضا کہتا تھا لاد حضرت کی اس چینی وات وغیرہ کہہ دین و اسط
تمہارا سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا وہ میں سی کہتا تھا جو کچہ کہ حضرت عمر نے کہا چہ بہت ہوئی غل و اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور نہ کہہ تھی یہی اس سے یہ روایت بخاری سلم ہی فی فضی سی ہی کالتی ہیں حضرت خلافت کی مقدمہ میں کچہ کہتے ہی حضرت عمر نے منع کیا
جواب کا ابن حجر نے یہ لکھا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا کہ نبی کا اپنی واقع ہوا اختلاف لہین آیا حضرت کی کہ صلحت
پس نہ لکھنی کی ہی پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے نہت سار سے کیونکہ حضرت اگر صلح ارادہ کرتی ایک چیز کی لکھنی کا تو مقدمہ و زنتا
حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم رقی او میں اور بعد اس قصد کی حضرت مذہر ہی قریب تین کی کہ نہ ہی حضرت پاس عمر اور زاور صحابہ نہ ملکا اہل بیت
حضرت علی اور عباس کے حاضر رہتی ہی پس اگر صلحت دیکھتی ہی حضرت صلح لکھنی کی خلافت وغیرہ کی مقدمہ میں تو ضرور لکھتی اور سکو علاوہ اسکی کہ خلافت
حضرت نے خلافت کی مقدمہ میں ساتھ اس چیز کی کہ قریب رض جلی کی تھی یعنی امام کرنا حضرت ابو بکر کا لوگو کی ہی اپنی بیماری میں اور اس سے
کہا حضرت نے نبی سبھو کی سامنی جبکہ خطبہ پڑھا وسطی بہت کر نیکی ابی بکر نے اس کی پس کیا حضرت ابو بکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وسطی
دین ہمارے کیا نہ پس نہ کریں ہم اونکو وسطی نبیا اپنی کی تحقیق سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لکھو حضرت ابو بکر کی پاس کہ نماز پڑھا لوگوں اور بیہنا
ہو انہا اونکی پاس کہتے ہی مجھی یعنی اور باوجود اسکی مجھی امام نکلیا اور ابو بکر و عنین سی میں کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ حق ملائکہ ان
کو شہادت ہم اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سی اگر چاہی تو تو ابی بکر و دون میلان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کی لمبی گھوڑوں اور
سیا دون سی پس عہد ہوئی او سپر حضرت علی نے اور بڑا کہا اور ڈاڈا شکر و سکوتا جان لیوی وہ اور اور لوگ یہ کہ ابو بکر ایسی خلیفہ میں کہ نہیں
شک ہے حقیتہ خلافت ان کی کے ۵۶ ۵۷ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ قَوَائِقُ**
وَفِي رِوَايَةٍ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ سَلَا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْعِيَامِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْأَيْمَارِ
اور روایت ہی اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل نماز عیادت کا مقدار اس میں مانگی ہی کہ در بیان خودہ وہی ہو
کی اور یہ روایت سعید بن مسیب کی بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی عیادت ہی کہ او میں جلدی و شہدائے ہدی نقل کی یہ
یہ ہی فی شہب الایمان میں فہ حاصل پہلی روایت کا یہ ہی کہ او میں کا وہ دو بار یا تین بار کر دوسری میں ایک بار دو بار پڑھا

بیر گئی اور بچہ کو تنہا ہی لگا دیا اور خوب دوسری چیزوں کو پاس دو بار دوسری کی درمیان میں زمانہ تہور اسما ہوتا ہے
 پس فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ عیادۃ کی لیے جاوی تو اس قدر تہیڑی تا بیمار نکلیت نہاوی ایک شخص کہتی ہیں کہ ہم سر
 شقی کی عیادۃ کو گئی اور مریض الموت میں پس بہت بیٹھی ہم اور انکی پاس اور انکی پیٹ میں درد تباہ پر کہا
 ہستی اور کونو عار و ہمار ی لپی اور ہون فی کہا یا اہی سببا انکو کیفیت عیادۃ کرنی مریض کی غرض کہ اور ہون فی
 اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہی بیمار کی پاس جب و سکی عیادۃ کی لپی جاوی اور جس صورت میں جانی کہ بیمار
 زیادہ بیٹھنی کو دوست رکھتا ہی بسبب یاران کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو دوستی ہی یعنی اوس صورت
 میں جلدی اور ہٹنا افضل نہیں ۵ ع ۵ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا**
فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَبِيهِ قَالَ أَشْتَبِيهِ خُبْرٌ بُرِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ
عِنْدَهُ خُبْرٌ بُرِّ فَلْيَبْعَثْ إِلَىٰ أَخِيهِ رَسْمًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَشْتَبِيهِ مَرِيضٌ أَحَدٌ كَرِهًا فَلْيُطْعِمْنَاهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطی اور سکی کن
 چیز کی کہا نیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوستنی دل چاہتا ہی میرا گہون کی روئی کہا فی کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی جسکی پاس ہو روئی گہون کی پس چاہی کہ بیچ دی طرف بہائی اپنی کی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و
 سلم فی جوقت کہ خواہش کری بیمار ایک تم میں سی کسی چیز کی پس چاہی کہ کہلاوی او سکو نقل کی یہ ابن ماجہ
 فی **نَحْوِ** مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور وہ نشانی نحت کی ہی اور یہ ہی ہی کہ کہی نقصان نہیں
 کرید بعضی بیمار دلو کہا نا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تہوری ہو بلکہ تقویت اور صحت ہونی ہی ولکن یہ بات اوس
 چیز میں ہی کہ ضرر او سکا غالب ہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہیں جزئی ہی یعنی سکی لپی نہیں ہی بعضوں کہ
 لپی ہی اور طبی فی کہا کہ یہ یعنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جنبی کی توقع نہووی اور سکی لپی
 فرمایا کہ جو ماگی کہلا دو او سکو ۵ ح ۵ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَوِّفِي رَجُلًا**
بِالْمَدِينَةِ صَمًّا وَوَلَدَيْهَا فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ يَغْيِرُ مَوْلِيَهُ قَالَ لَوْ وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ
الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ يَغْيِرُ مَوْلِيَهُ فَيَنْسَلُ لَهُ مِنْ مَوْلِيهِ إِلَىٰ الْمُقَطِّعِ أَشَدَّهُ فِي الْجَحِيمَةِ
 رواہ النسائی و ابن ماجہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی حینہ
 میں اولن شخصوں میں سی کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ میں پس نماز جنازہ پڑھی او سپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پھر فرمایا
 کاشکی میرا ہوتا غیر جگہ پیدا لیش اپنی کی عرض کیا صحابہ فی اور کوسطی یہ ہی رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جو
 ہوتا ہی غیر وطن اپنی میں مانپا جاتا ہی واسطی اور سکی وطن اور سکی سے تا منقطع ہونی نقش قدم او سکی کی جنت میں
 نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ فی **نَحْوِ** یعنی جب آدمی سفر میں مرتا ہی تو جتنی مسافت اور سکی وطن میں اور اولن

جبکہ میں کہہ رہا ہوں ہی اور سعد بن جبکہ وسکو یعنی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد سفر سی سفر
 طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ۵ ع ۵ و مولانا ۵ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَوْتٌ عَرَبٌ شَهَادَةٌ سَرَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ
 ابی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا سفر میں شہادۃ ہی نقل کی یہ ابن ماجہ ہی **وَعَنْ**
ابْنِ هُدَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ
شَهِيدًا دُوِّي فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعُدِي وَسِرَّاحٍ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ
 سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہو کہ مرنا ہی شہید اور بچا یا جاتا ہی فتنہ قبر کی
 سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی پشت سی نقل کی یہ ابن ماجہ ہی اور بیہقی نے
 شعب الایمان میں **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ
 غریب لکھ دیا ہی بدلی مریضا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ میں مرابطا سی لکھا ہی میرک فی
 اپنی نسخہ کی حاشیہ میں صواب مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پہلو کی سچی لکھا ہی کذا فی سنن
 ابن ماجہ فی باب ماجا من مات مرابطا شہید اپہ بعضون فی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور
 بعضون فی مرض خاص یعنی استفا مراد لیا ہی اور بعضون فی اسہال اور کہتا ہوں میں یعنی ملا علی
 قاری کہتی ہیں کہ ان قیدوں کی کچھ حاجت نہیں بلکہ حدیث میں غلطی کی ہی راوی فی ساتھ اتفاق
 حفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۵ ع ۵ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ **وَعَنْ** ابْنِ مَاجَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهْدَاءُ وَالْمُتَوَقِّفُونَ عَلَى فُرُوشِهِمْ
إِلَى رَيْبِ عَدُوِّهِمْ وَجَلَّ فِي آلِ بْنِ يَتُوقُونَ مِنَ الطَّاعُونَ فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ
إِخْوَانُنَا قَاتِلُوا كَمَا قَاتَلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَقِّفُونَ
أَخْوَانُنَا مَا شَاؤُوا عَلَى فُرُوشِهِمْ كَمَا مَشَا قَاتِلُوا
رَبَّنَا انظُرُوا إِلَى جَدِّهِمْ فَإِنَّ الشَّهْدَاءَ جَرَّاحَهُمْ جَرَّاحُ الْمُتَوَقِّفِينَ
فَلَمْ يَمُتْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَادَّ جَرَّاحَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی عریاض بن ساریہ سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جگر میں کی شہید
 اور وہ لوگ کہ مری ہیں اپنی بچوں پر یعنی گہرون میں مری ہیں اور شہید حقے نہیں ہوی طرف اپنی
 عدو جل کی بیج حق ادن لوگوں کی کہ مری ہیں طاعون یعنی وبا سی پس کہیں گی شہید یہ یعنی جو کہ طاعون ہی
 مری ہیں بیانی ہماری ہیں یعنی مشابہ ہماری ہیں پس ہوں دین ساتھ ہماری مرتبہ ہماری ہیں بیان مشا
 ہا یہ ہی کہ قتل کی گئی جیسی قتل کی گئی ہم اور کہیں گی وہ کہ وفات دینی گئی بیانی ہماری ہیں یعنی مانند ہا

بین مری ابی بنیون پر جیسی مری ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخون او نیکی پس اگر شاہ
ہون خشم اون کی زخم ماری کیون کی پس تحقیق وہ اون میں سے بین یعنی لمحتی ساتھ اونکی بین ثواب میں اور
ساتھ اونکی بین یعنی حشر و مرتبہ میں پس دیکھیں گی تو نگاہان زخم اون کی مشابہ ہون گی زخون او نیکی نقل
کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کسی کسی بین جیسے ہم قتل کسی کسی یعنی جیسی ہم زخمی ہو کر کفار کی ہاتھ سے
مری ویسہی یہہ ہی جنات کی ہاتھ سے زخمی ہو کر مری کہا ہی علماء نے کہ اہل طاعون کو کہی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ کسی نے اون کو نیر ہی مارا سی ہی طاعون نام ہوا طعن سی یعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو
طاعون سی مرا شہیدون میں سی ہی اور ساتھ ہی اون کی **ح ہ ح ہ ح ہ** **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَنَاءُ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَأْسِ مِنَ الرَّحْفِ
وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهْ أَجْرٌ مِثْلُهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاگنی والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند ہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کی
سی اور صبر کرنے والا اس میں واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طبیبی نے کہ مشابہت
دی گناہ کبیرہ ہونی میں انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ ہاگن کا تو ضرور مر جائن گا اور اگر ہاگن کا تو سلاست
رہون گا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ
نہ مری **ح ہ ح ہ** **بَابُ ثَمَنِ الْمَوْتِ وَذِكْرُهُ** باب ہی سچ حکم آرزو کرنی موت
کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہما
کی مکروہ ہی اس لیے کہ علامت بی صبری کی اذرنہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور
شوق دیدار الہی اور خلاص ہونی کی اس سراسی قانی اور محبت اسکی سی اور پہنچنے کی ملک آخرت اور
نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہیں واسطی خوف ضرورین
کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکھی اور عمل کری بمقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار
کری اور مقدم رکھی نفع آخرت کو والا یاد کرنا و یاد کرنا موت کا بغیر عمل کی کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت
قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھ غفلت کی نسال اللہ العافیۃ **ح ہ** **الفصل الاول**
فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمتی
أحدکم الموتی امّا محیبنا فلعلہ
أن یزداد خیرا امّا مسیئا فلعلہ أن یتغیب روائہ البخاری
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی
اگر نیک کاری تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکاری تو پس شاید کہ وہ
رضامندی چاہی اللہ تعالیٰ سی یعنی ساتھ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگوں کی نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَنْدِعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَرَأَتْهُ لَا يَنْزِيلُ الْمَوْتِ عَنْ مَرَّةٍ إِلَّا خَيْرٌ لَهَا مَرَّةً وَرَأَتْهُ مُسْتَلِيمًا

اور روایت ہی انہیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنے کو یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی او سکو موت تحقیق جو وقت مرنے ہی منقطع ہوتی ہی امید او سکی یعنی زیادہ پہلانی کر نیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرنی مومن کو درازگی عمر او سکی کی مگر پہلانی نقل کی یہہ سلم فی وفایے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتوں پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب پڑھتا ہی جانا ہی ۵ ع ۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتُ بَيْنَ أَحَدِكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضَرْبٍ آصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بَدَّ فَاِعْلَا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَخِي فِي مَا كَانَتْ سَاحِبِيَّةً خَيْرًا لِي وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي مُشْفِقًا عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کی کہ پہونچی او سکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہی ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہی ہی کہ ہی یا الہی زندہ رکھے مجھ کو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لی یعنی مرنے سی اور مار مجھ کو جو موت کہ ہو مرنے بہتر میری لی یعنی جلیبی ہی نقل کی یہہ بخاری اور سلم فی وفایے فتویٰ دیا تو وی فی کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہی اور نقل کی ہی اس لی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہا سے اور اسید طرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا میں اس لی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہو ہی معاذ سی کہ انہوں فی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمو اس کی پس اس سی معلوم ہو کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کی ہو اور سلم میں ہی کہ جسے مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا جانا ہی شہادۃ یعنی ثواب دسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادۃ او سکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اس لی کہ بخاری میں ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شہادۃ فی سبیلک واجل موتی بیلد رسولک اور زندگی مرنے سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنا اور محنت سی اور جب امر بالکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سی اور زمانہ خالی ہو فتنا اور محنت سی تو مرنے بہتر ہی جینی سی ۵ ع ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَرْوَاحِهِ إِنَّكَ لَتَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا حَضَرَ الْمَوْتَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْبَشَرِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْبَشَرِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْبَشَرِ الْمُرْسَلِينَ
 لِقَاءِ اللَّهِ وَحَبِّ اللَّهِ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ
 وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْثَرُ إِلَيْهِ مِنْهُمَا أَمَامَهُ فِكْرُهُ لِقَاءِ اللَّهِ وَكِرَاهَةُ اللَّهِ
 لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ
 اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست
 رکھنی اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اس کے ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی
 اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اس کی کو پس کہا حضرت عائشہ نے یا کسی اور
 نبی حضرت کی بیویوں میں سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتی ہیں مر نیکو فرمایا نہیں ہی بہہ و لیکن
 مؤمن جو فوت آتی ہی اس کو موت خوش خبری دیا جاتا ہی ساتھ راضی ہونی خدا کی اس
 سی اور بزرگ رکھنی اللہ تعالیٰ کی اس کو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زمین دنیا سی بہت
 پیاری طرف اس کی اس چیز سے کہ آگے اس کی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس
 دوست رکھتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اس کی اور تحقیق
 کافر جو فوت کہ حاضر ہوتی ہی اس کو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کی یعنی قبر میں اور
 سزا اس کی کی یعنی عذاب و دوزخ کی پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اس کی اس چیز
 سے کہ آگے اس کے ہی پس ناخوش رکھتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اس کو
 ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے اور
 بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا
 تعالیٰ سی موت ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت نہیں ہی بلکہ پہر ناظر
 دار آخرت کی اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اس کے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور
 نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کی پس جسے ترک کی دنیا اور مغرور رکھا اس کو دوست رکھا
 ملاقات خدا کو اور جس نے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اس کی گروہ رکھا ملاقات خدا کو
 پہر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اس کا ہی اور حضرت عائشہ
 ہی سمجھیں نہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت ہی حضرت نے اس کو بیان فرمایا ساتھ لفظ
 لیس الامر کذلک کی یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ حکم جبلت طبعی کی محبوب
 ہو اور بالفضل آرزو اس کی کرنی چاہی بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اس کی ملاقات
 کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادتی اختیار ہی کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولكن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلی موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیے کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہیں متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اس میں دلالت ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی **ع ۵ ح ۵** **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَاتَ مُحَمَّدٌ أَن سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَّةٍ أَسْرَقَ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَإِذَا هَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعَيْلَاءُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّرَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے قنادہ سی یہ کہ حدیث کرتی ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایں جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سی اور ون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نبی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اور ون کو راحت ہوئی ہی پس فرمایا بندہ مؤمن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی سرج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جانلم ہے طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شد اوسکی سی بندی اور شہرہ اور دخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** سرج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کی اوٹھاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سی اسی لیے کہا مسروق فی کہ نہیں رشک لیجاتا ہین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند رشک لیجاتی کی مؤمن پر کہ رکھا جاتا ہی قبر میں امن میں ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا بوداودنی دوست رکھتا ہون ہین موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطی کفارہ گناہون کی اور دوست رکھتا ہون فقر کو تو واضح کی لیے واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اوکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنے دین و دنیا کو اب جو مر اس سی چٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہی ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالیٰ پس ایذا اوٹھاتی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور بسبب شوخی گناہ اوسکی کی مینہ نہیں برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پاتے

سہون ان ۵۵ ح ۵۵ و عن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتکبی فقال کن فی الدنیا کأنک غریب أو صاید سیدیل وكان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصیاح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواه البخاری

اور روایت ہی عبداللہ بن عمری کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مؤنذہ میرا یعنی واسطہ اہتمام اور آگاہ کرنی کی پہر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور تہی بن عمر کہتی جو وقت کہ شام کرمی تو پس نہ انتظار کہ صبح کا اور جو وقت کہ صبح کرمی تو پس نہ انتظار کہ شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کنی یہہ بخاری فی ف لفظ بمبکی ساتھ سکون حرف سی کی ہی مفرد اور ایک نشیہ میں ساتھ تشدید حرف سی کی ہی تشنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نہ طرف دنیا کی اس لیبی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سی طرف آخرت کی پیش ہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتوں اوسکی کی اور کیسو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتھ اونکی اس لیبی کہ توجدا ہو وی گا اون سی اور نہ خیال کرا اپنی بقاء کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ او سچیز کی کہ نہیں تعلق پکڑتا ساتھ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی میں اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ او سچیز کی کہ نہیں مشغول ہوتا ساتھ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی چاہنیکاطرف اہل وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا اوسمین زیادہ مبالغہ ہی اس لیبی کہ مسافر تو کہی سکونت ہی اختیار کر لیتا ہی شہرون سفر کی میں بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہیں سکونت کرتا اور جو وقت کہ شام کرمی تو آخر یعنی ہو وی موت شام صبح سامنی تیر جو اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنی میں نہ تاخیر کردن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک

غنیمت شمرا می شمع وصل پروانہ کہ این معاملہ تا صجدم نحو اہد ماندہ اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفالیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم میں مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی میں جس قدر عمل ہو سکی کر تا بیماری میں ویسا ہی ثواب پادوسی گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کراوسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کی پادوسی غنیمت وان جوانا دولت حسن و جوانی راہ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودا بن شد

۵۵ ح ۵۵ و عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقولن احدکم الا وهو یحس الظن باللہ رواه مسلم

اور روایت سے جابر سے یہ کہ کہا سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تین دن پہلے وفات اونکے سے کہ فرماتی تھی نہ مری کوئی تمہارا لگے کہ وہ نیک رکھتا ہو
گمان ساتھ اللہ کی نفل کی یہہ سلم فی وفات یعنی امیدوار کر کم اور مغفرتہ او سکی کا ہو اور اعتماد
کری وعدی کریم کی پر کہا ہی علماء کی نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب
ہو اور جب مرگ کی قریب پہنچی ہید غالب ہو اور یہہ ہی کہا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنی گمان
کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھی کرو اعمال اپنی حیات میں تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کی
نزدیک موت کی اس لیے کہ جسکی عمل برسی ہوں گی پہلی موت کی برا ہو گا گمان او سکا نزدیک موت
کی اور یہہ ہی کہا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکھی اور خدمت مولیٰ کری اور
نظر او سکی عطا پر رکھی نہ امید جوئی کہ باز رکھی عمل سی اور باعث ہو وی گنا ہوں پر وہ امید نہیں ہو
بلکہ آرزو اور غور ہی کہا حسن بصری فی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار
اپنی کی جو ہتہ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کی اچھی کرتا عمل ۵ ح ۵ الفصل
الثانی فصل وسر عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان شئتم انبا انكم ما اول ما يقول الله للمؤمنين يوم القيمة وما اول ما يقولون له ان
نعم يا رسول الله قال ان الله يقول للمؤمنين هل احببتمو لقا في
فيقولون نعم يا ربنا فيقول لهم فيقولون رجوت اعقوبك
ومغفرتك فيقول قد وحببت لكم مغفرتي
رواه في شرح السنن واَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ رَوَايَتِ هِيَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَيِّدِ كَبَائِرِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر چاہو تم خبر دون میں نکو او چیز کی کہ اول فرنا وی کا اللہ
واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور او چیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہستی
کہ ان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فرما وی گا مومنون کو کیا دوست رکھتی تھی تم ملاقات
میری کو کہینگے ان ای رب ہماری پس فرمویگا اللہ کیوں دوست رکھا تمنی ملاقات میری کو پس
کہینگے امید رکھتی تھی ہم در گذر کر نی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرما ویگا اللہ تعالیٰ ثابت ہوئی
واسطی تمہاری بخشش میری نفل کی یہہ شرح السنن اور ابو نعیم فی حلیۃ میں وفات احتمال ہی یہہ
کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ ہی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سی روایت
اور بعد لفظ کم کی کہا ابن ملک فی لای سبب اذ نلتم یعنی کیوں گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقا
یعنی کیوں دوست رکھا تمنی لانا میرا ۵ ح ۵ و سخن اپنی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ذِكْرٍ هَذَا مِنَ الذِّكْرِ الْمَوْتِ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت
 کر دیا کہ ہودجینی والی لذتوں کی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح
 یہی ہی کہ لفظ ماد م ذال مجھے سی بمعنی قطع کرنی والی اور بعضوں نے دال جملہ سی بمعنی ڈالنی والی
 جو نقل کیا ہی صحیح نہیں کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور
 دنیا میں مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ
 کیے نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّهُ لَا يَذْكُرُ كَثِيرًا اَلَا قَلِيلًا وَلَا يَنْقَلِبُ اِلَّا كَثْرَةً یعنی نہیں یاد کی جاتی موت ہی
 بہت مال کی مگر کہ کم کر دیتی ہی او سکو یعنی بہت مال تہو ہوا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بی رغبتی اور فانی
 جانتی او سکی کی اور نہیں یاد کی جاتی کمی مال میں مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی او سکو یعنی جب دنیا کو فانی
 جانا قناعت کرتا ہی تہو ہی مال پر اور بہت جانتا ہی او سکو ع ۵ و ع ۵ **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَا اَصْحَابَ لِي
اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا اِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلٰكِنْ مِنَ اسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَيُحْفَظُ الرَّاسَ وَمَا وَعَى
وَيُحْفَظُ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلَيْذُكَ الْمَوْتُ وَالْبَيْلُ وَمَنْ ارَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا
فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ دَوَاهُ اَحْمَدُ
 و التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہ کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ جیسا کہ حق حیا کا یعنی جیسے کہ واجب اور
 لایق ہی حیا کرنی یعنی ڈر والہ سی جیسا کہ چاہی ڈرنا او س سی کہا صحابہ نے تحقیق ہم جیسا کرتی ہیں اللہ
 سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجالاتی ہیں ہم او امر و نواہی او سکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی
 او پر توفیق دینی او سکی کی ہکو او سپر فرمایا حضرت نے نہیں حق حیا کا یہ کہ کہتی ہوتے ہم حیا کرتی ہیں
 و لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالیٰ سی حق حیا کا پس چاہی کہ محافظت کرے سر کی اور او چیز کی کہ سر
 میں ہی اور چاہی کہ محافظت کرے پیٹ کی اور او چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہی کہ یاد رکھی موت
 کو اور ہڈیوں کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا چہوڑتا ہی زمین دنیا کی پس جسنی کیا
 یہ یعنی جو کہ مذکور ہو پس تحقیق حیا کی اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
 مذکور ہی **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے او سکو بیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کرے
 بہت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھی لوگون کی دکھانی کی لپی اور نہ چہکاوی سر کو سوا ہی خدا کی اور

وَانَّ مِنَ السَّادَةِ اَنَّ يَطْوُلَ عُمَرُ الْعَبْدِ وَيَكْبُرُ فَهُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنْسَانِ
 رَوَاهُ اَحْمَدُ رَوَيْتُ هِيَ جَابِرِ سِي كَهَا فَرَمَا يَارَسُوْلَ خِدا صِلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى نَهْ اَرْزُو كَرُو
 مَرْنِى كِى اَسْلِي كِى هَوَلْ جَانْ كَنِى كَا سَخْتِ بِي اَوْ حَقِيْقْ نِيَكْ بَخْتِ سِى هِىْ بِيَهْ كِهْ دَرَا زُو هُوْ عَمْرُ بَنْدِى كِى
 اَوْ نَصِيْبْ كَرِى اَوْ سَكُو اَلدَّرْ عَزَّ وَجَلَّ رَجُوْعْ كَرِى نَاطِرْ طَاعَتِ اِهْنِى كِى نَقْلْ كِى بِيَهْ اَحْمَدُ فِى مَطْلَمْ
 اِهْتِى بِنِ بَلَنْدْ جَلْبَهْ كُو كِهْ اَوْ سِيْرْ چَرَهْ كَرِى كَسِى چِيْرْ كُو دِكِهِيْتِى بِنِ اَوْ مَرَادْ مَطْلَعِ سِى بِيَهَانْ سَكْرَاتِ مَوْتِ
 اَوْ رَشْدِ اَلدَّ اَوْ سَكِى بِنِ كِهْ اَوْلْ اَوْ سِىنْ اَدْمِى كَرِى فَرَا رَهُو لِيْتَا هِىْ جِبْتِ مَرْتَا هِىْ حَاصِلْ حَدِيْثِ
 كَا بِيَهْ كِهْ فَائِدَهْ اَرْزُو مِى مَوْتِ بِنِ كِهْ نِهِيْنْ بَنْدَهْ جُو اَكْثَرْ اَرْزُو كَرْتَا هِىْ مَوْتِ كِى سَبَبِ قَلْتِ صَبْرُ عَمْرُ
 اَوْ دَلْ تَنَكِى كِى كَرْتَا هِىْ پَسِ مَرْتِى وَفَتْحِ عَمْرُ اَوْ دَلْ تَنَكِى زِيَادَهْ هُوْ كِى بَلَكِهْ اِسْ صَوْرَتِ بِنِ سَخْتِ
 غَضَبِ اِلَهِي كَا هِىْ هُوْ كَا كِيُوْنْ اَسَكِى اَرْزُو كَرْتَا هِىْ اَوْ رَا سِى مَعْلُوْمْ هُوْ اَكْثَرْ اَرْزُو مِى مَوْتِ كِى
 سَبَبِ بِي صَبْرِى اَوْ رَتَنَكِ دَلِى كِى مَنَعِ هِىْ اَوْ رُو هُوْ جُو سَبَبِ شَوْقِ دِيْدَارِ اِلَهِي كِى اَوْ رَحْمَتِ اَدَمِ عَالَمِ
 كِى هُوْ جَانِزِ هِىْ اَوْ رِنِيَكْ بَخْتِ سِى اَنْ مَنَعِ جُو فَرَمَا يَارَسُوْلَ كَرْنِى مَوْتِ كِى سِى بِيَهْ دُو سَرِى عِلْتِ اَوْ سَكِى
 هِىْ يَعْْنِى اَرْزُو مَوْتِ كِى نَكْرُو اَسْلِي كِهْ وَدَخُوْدْ اَنْبِيَا لِي هِىْ چَنْدْ رُوْزِ دُنْيَا مِيْنِ رَهْتَا اَوْ رُوْشَهْ رَا هِىْ اَخْرَجُوْ
 كَا تِيَارْ كَرْنَا غَنِيْمَتِ هِىْ كِهْ اَلدُّنْيَا مَرْعَهْ الْاٰخِرَهْ يَعْْنِى دُنْيَا كِهِيْتِى اَخْرَجْتِ كِى هِىْ بِيَهَانْ عَمَلْ كَرِيْ كَا تُوْ اَللّٰهُ
 كَامْ اَدِيْنْ كِى ۵ ع ۵ ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ اِمَامَهْ قَالْ جَلَسْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَقَّقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَاصٍ فَاكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَلِيْتَنِيْ مِثْ
 فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ عِنْدِيْ مِثْ
 فَذَكَرْتُ لَكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ بِشَوْقٍ قَالَ يَا سَعْدُ اِنَّ كُنْتَ
 خُلِقْتَ لِلْحَيٰةِ فَمَا ظَالَ عَنْكَ مِنْ عَمَلِكَ
 فَهُوْ خَيْرٌ لَكَ مِنْهَا وَاهُ اَحْمَدُ اَوْ رَوَيْتُ هِيَ اِبْنِ اِمَامَهْ سِى كِهْ بِيَهِيْ هِيْمْ مَسُوْجَهْ هُوْ كَرِى طَرَفِ رَسُو
 خِدا صِلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِى پَسِ نَصِيْحَتِ كِى هُوْ حَضْرَتِ نِيْ اَوْ رَتَمْ كِيْ دَلِى هِمَارِى يَعْْنِى سَبَبِ يَادُوْلَانِ
 اِهْوَالِ اَخْرَجُوْ كِى پَسِ رُوْنِ سَعْدِيْنِ اِبْنِ وَقَاصِ اَوْ رَهِيْتِ رُوْنِ پِيْرْ كِهَا هِىْ كَا شَكْ كِهْ بِنِ مَرَجَاتَا يَعْْنِى
 لَوْ كِى بِنِ مِيْنِ لُوْ كُنْهَكَرْ تَهُوْتَا اَوْ رَعْدَابِ اَخْرَجُوْ سِى سَخَاةِ پَانَا پَسِ يَارَسُوْلَ خِدا صِلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اِى
 سَعْدِ كِيَا نَزْدِيَكِ مِيْرِى اَرْزُو كَرْتَا هِىْ مَرْنِيْ كِى پَسِ مَكْرُ فَرَمَا يَارَسُوْلَ مِيْنِ بَارِ پِيْرْ فَرَمَا يَارَسُوْلَ اِى سَعْدِ اَكْرِ هِىْ تُوْ پِيْدَا
 كِيَا كِيَا بِيَشْتِ كِى لِيْ پَسِ جَسْقَدْرْ كِهْ دَرَا زُو هُوْ كِى عَمْرُ تِيْرِى اَوْ رَا چِيَا هُوْ كَا عَمَلْ تِيْرِ اِپْسِ وَهْ بِيَهْرِى تِيْرِى لِيْ
 نَقْلْ كِى بِيَهْ اَحْمَدُ فِى كِيَا نَزْدِيَكِ مِيْرِى اَرْزُو كَرْتَا هِىْ يَعْْنِى بَعْدِ مِيْرِى تُوْ اَرْزُو كَرْنِى مَوْتِ
 كِهْ وَجُوْ هِىْ هُوْ سَكْتِ هِىْ مِيْرِى هُوْ تُوْ هُوْ كِهْ كِيُوْنْ مَرْنَا جَاهِشْتَا هِىْ كِهْ دِكِهِنَا جَمَالِ بَا كَمَالِ مِيْرِ

ہین اسکا یا نہی معمول ہی اسپر کہ ہوا و سکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب فی یا تو بیقرار سے
 میں بسبب شدت مرض کی کہ جسکے لپی داغ کہا سئی تہی یا بسبب خوف تو لگری کی کہ اسکی سبب سی آخر
 کو گنہ میں نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ ما بعد کا و تقدیراً
 آخر تک اور حضرت حمزہ بنی عبدالمطلب کی سید الشہداء چچا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 اذخردان ایک گہاس ہی خوشبودار چہون کی تختون پر بھی بچپانی میں اور اور بہت کام آتی ہی اور
 یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی عننی شاگرسی اسلیبی کہ تاسف کیا ایسی بڑے

صحابی فی اپنی حال پر ۵ ع ۵ باب ما یقال عند من حضر الموت

الموت باب ہی بیچ بیان او چیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک او سکی کہ حاضر ہوئی او سکوموت
ف یعنی علامت موت کی لکھا ہی علماء فی کہ علامت موت کی بیہ ہی کہ پاؤن ست ہو جاتی ہیں
 کہ اگر کھڑی کرین تو کھڑی نہ ہو سکین اور ناک کا بانسٹا ٹیڑہ ہو جاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہ جاتی ہیں
 اور پوست بیضتین کالنگ جاتا ہی اور مراد ساتھ او چیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی
 اور انالہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا لیس کا اور مانند انکی کی ہی جیسکہ حدیثون میں مذکور

۵ ح ۵ الفصل الاول فصل ہیں **عن ابی سعید و ابی ہریرۃ قال قال رسول**

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنوا موتا کم لا الہ الا اللہ
رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دو وزن فی فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تلقین کرواؤن شخصون کو کہ قریب مرنی کی ہیں کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی بیہ
 مسلم فی **ف** تلقین کی معنی ہیں سبھانا اور یہاں مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی
 تا وہ ہی سکر پڑ ہی حکم نہ کری او سکو پڑھنی کا اسلیبی کہ شاید انکار کر بیٹی اور جمہور علماء کی نزدیک
 بیہ تلقین سخب ہی **۵ ع ۵ وعن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی**

اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا
فان الملائکة یؤمنون علی ما تقولون رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوفت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ
 کی پاس پس کہو بہلائی اسلیبی کہ فرشتی کہتی ہیں امین او چیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا بہلائی کرتی ہو
 یا بری نقل کی بیہ مسلم فی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہی یعنی قریب المرگ یا میت حقیقیہ پر
 اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راؤیکہا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او متولع کی لیبی ہی اور کہو
 بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیبی اچھی اور بجا رک لیبی شفاؤ کی اور میت کی لیبی مغفرۃ کی **۵ ع ۵**

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ نَصِيبُهُ
مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرُ اللَّهُ بِهِ إِثَّا اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ اجْزَلِي
فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا
مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ
أَوَّلُ بَنِي هَاجِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُ هَا
فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اور نہیں ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ
پہونچی او سکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہی وہ چیز کہ حکم کیا او سکو اللہ نے یعنی انا اللہ وانا
الیہ راجعون یا الہی دی تو اب جگہ برب میری مصیبت کی اور بدلادی واسطی میری بہتر اوس کو
یعنی او چیز سی کہ میری ہاتھ سی گئی اس مصیبت میں مگر دیتا ہی اللہ تعالیٰ بدلاد واسطی او سکی بہتر
اوس سی پس جبکہ مری ابو سلمہ کہا میں کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرہ کی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنی کہی یہ کلمی پس دیا اللہ تعالیٰ فی مجہی عوض میں ابو سلمہ
کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح میں آئی نقل کی یہ سلم فی فاسخنا نالید
آخر تک کی یہہ میں کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدایش خدا کی ہیں اور ہم اوسکی
طرف رجوع کرنوالی ہیں پس اس آیت میں تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک میں ہماری ہی
اور جو چیز منسوب ہی طرف ہماری عاریتہ ہیں مالک وہی ہی اور اوس سے ابتدا ہماری ہی اور اوسکی
طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل میں یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی او سکوا سان
ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑھنی ساتھ جنس و فزع کی کچھ مفید نہیں اور اگر کوئی کہہ
کہ حکم اسکی پڑھنی کا کہاں ہی کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا او سکو اللہ نے جو اب یہہ کہ اسکی پڑھنی والی کی
فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجر فی ساتھ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور
ساتھ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونوں کی ایک ہی ہیں اور جب مری ابو سلمہ آخر
ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میری حضرت کی سامنی مری
تو بقصد بجا لانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی چاہا میں کہ یہی کلمات پڑھوں پھر
اپنی دل میں خیال کیا میں کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ بدلی او سکی خاوند
میرا کہ بجا بعد از ان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ آخر یعنی عیال سمیت جو لوگ
ہجرہ کر کہی سی مدینہ میں گئی تھی اون میں سب سے پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرہ

الْعَظِيمِ مُحَمَّدًا لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجِدُهُ وَأَجِدُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْعَسَى
 بن جعفری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمقین کہ وہ تم اپنی قبر میں لکھو کہ تمہیں کوئی معبود کے گرد بزرگ پاک ہی اللہ
 عرش بڑی کا سب تعریف واسطے اللہ کی پروردگار عالمو کا عرض کیا صحابہ نے اسی رسول خدا کی کیا سہلانا اسکا تذرسنو کو فرمایا بہتر اور
 نقل کی یہ ابن ماجہ نے روایت کی ہے ابن عمر کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کتنی کلمی جو کہی اور کو نزدیک وفات اپنی کی داخل ہو گا جنت میں وہ یہ ہیں لا الہ الا اللہ الاحمدمین بار محمد لہد رب العالمین میں
 بعد ان تبارک الذی بیدہ الملک بھی قریب وہو علی کل شیء قدیر ہ ۵ **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسئلہ المیتہ لحضرة الملائکة فاذا کان الرجل صالحا قال احببنا انفس الطيبة كانت في الجسد الطيب احببنا
 جسدہ والنبیہ بریحہ ویجانہ وریبہ غیر عصبان فلا ترال یقال لها ذلک حتی یخرج روحہا من السماء فیفتح لها فیقال من
 فیقولون فلان فیقال من جبا یا انفس الطيبة كانت في الجسد الطيب ادخل جسدہ والنبیہ بریحہ ویجانہ وریبہ غیر
 عصبان فلا ترال یقال لها ذلک حتی تنبہی الی السماء التي فيها الله فاذا کان الرجل الشوع قال احببنا انفس الخبيثة
 كانت في الجسد الخبيث احببنا معها والنبیہ بریحہ وعصا ق واخذ من شکله اذ واجہ فمات ترال یقال لها ذلک حتی
 تخرج روحہا من السماء فیفتح لها فیقال من هذا فیقال فلان فیقال لا من جبا یا انفس الخبيثة كانت في
 الجسد الخبيث ارجع في ميمته فافتح لك ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصير الى القبر رواه ابن ماجه
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی قبر المرگ ہو تا ہی آتی ہیں اور کسی پاس فرشتی ہیں
 جنت کہ ہو تا ہی مردنیک کہتی ہیں یعنی ملائکہ رحمت کی شکل ہی جان پاک کہ تہی بدن پاک میں نکل اور حالت میں کہ تعریف کی گئی
 ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کی اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کی اور رزق پاک کی بہت میں اور ساتھ ملاقات رب غیر غرض کہ
 ہمیشہ رہتی ہی جہان کہ کہا جاتا ہی او کو بہ یعنی جو کہ مذکور ہو ایہا نیک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لجاتی ہیں اور کو طرف آسمان کے
 پہر کہو لاجاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی او کے یعنی بعد کہ لوانی فرشتوں کی یا پہلی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتے ہیں کہ
 ہی بہ پس کہتی ہیں فرشتی جو کہ او کو لجاتی ہیں فلانا شخص ہی یعنی روح فلاں کی ہی کہ نام و نشان او کا ذکر کرتی ہیں پس کہا جاتا ہی
 ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک میں داخل ہو اور حالت میں کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کی اور ساتھ
 ملاقات پروردگار کی کہ نہیں غصی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطی او کی بہر بہانیک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوس میں ہی
 خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی را یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو اسی جان بد کہ تہی بدن بد میں نکل تو در حالیکہ برائی کی گئی
 ہی اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کی اور پیچے اور ساتھ اور ہذا بون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہو پس ہمیشہ رہتی ہی جان
 جاتا ہی واسطی او کی بہر بہان تک کہ نکلتی ہی یعنی ساتھ کراہت پہر لجاتی ہیں اور کو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت سے
 پس کہلو اسی جاتی ہیں واسطی او کی دروازی آسمان کی پس کہا جاتا ہی کون ہی بہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی خوش
 ہو جان پاک کو کہ تہی بدن ناپاک میں بہر جا رہی کی گئی پس تحقیق نہیں کہو لی جاوے گئے تیری ہی دروازہ آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی
 آسمان سے پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے روایت کی ہے ابن ابی ہریرہ سے کہ فرشتی ظاہر تریہ ہی کہ فرشتی رحمت کے اور خدا

خضر دونوں ہوتی ہیں پھر ایک پہنچتی ہیں جتنی حرکت اپنے کام کرتی ہیں اور اگر وہ کار دیکھتی ہیں جتنی عذاب کے اپنا کام کرتی ہیں اور
 مراد صالح سے یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق اللہ تعالیٰ کی اور حقوق العباد کی اور فاسق سکوت ختم ہی یعنی اسکا
 ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہے کہ وہی در بیان حق و باطل اور ہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی
 مثل اظہار میں غلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان زمین میں اور سو کہاں ہی جنت میں جہان جاسی ہی اور جگہ پکرتی ہی طرف
 قندیلوئی نجی عرش کی اور اسکو تعلق ہنہا ہی اپنی من کی ساتھ ہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑتا ہی وہ زمان اپنی قبر میں رنما ز پڑتا ہی اوچر من
 اور سوتا ماندہ سو دل کی اور کہتا ہی ف نازل اپنی کی جنت میں سب کام اور مرتبی اپنی کی پس امر و حاکم اور احوال برزخ کا اور آخرتہ کا
 تمام خوارق عادات یعنی غلاف عادات سے ہی پس من شکل بخانی انکو ۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا خَرَجْتَ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ فَذَكَرْتُ مِنْ طَيْبٍ رَجَعْتُ نَادٍ كَرَّ الْمِسْكُ ذَا لَيْفٍ أَهْلُ
 السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ عَلَى حَسْبٍ كُنْتُ تَعْرِيبُكُمْ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ
 انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى أَرْضِكُمْ لَأَجَلِكُمْ قَالَ وَلَئِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَادٌ فَذَكَرْتُ مِنْ نَجَسٍ نَادٍ كَرَّ الْمِسْكُ ذَا لَيْفٍ أَهْلُ السَّمَاءِ
 رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ يُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى أَرْضِكُمْ لَأَجَلِكُمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عَيْنٌ عَلَى هَذَا رُوحاً
 اور روایت ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی ہیں او سکود ووشی لہذا
 بین او سکو کہا حدیثی کہ روایتی کہ اسکی کہ ہی ابی ہریرہ سے پس فرمایا حضرت یا ابو ہریرہ خوشبو ہی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک لہذا
 کہا کہ آئی اوس خوشبو کی اسطرح اسلی کہا کہ اوسکی کو الفاظ کہ عینہ سے تھی یاد زہری فرمایا حضرت فی اور کہتی ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین
 بعد از ان روح کو خطاب کر کہتی ہیں جنت ہی اللہ بجز اور تیری ان پر کہ آباد کہتی ہی تو او سکو پس لیجاتی ہیں او سکوط پروردگار او سکو
 یعنی اس پروردگار او سکو کی پیر فرماتا ہی پروردگار لجاؤ اسکو وہل دیجادی قیامت تک یا حضرت تانی او تحقیق کا و جو وقت کہ نکلتی ہی
 روح او سکو کہا حدیثی اور ذکر کیا حضرت یا ابو ہریرہ فی بد او سکو اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کہ پڑنے
 پس کہا جاتا ہے لجاؤ اسکو جہلت دیجادی قیامت تک کہا ابو ہریرہ فی پس کہی رسول خدا صلی اللہ وسلم فی چادر یعنی کوزچا
 کہ ہی حضرت پروردگار او سکو کی اسطرح ہی نقل کی سلم فی ف لجاؤ اسکو یعنی تاکہ ہری جنت میں یا نزدیک او سکو آخر اہل آسمان
 پھر ہاری پس آتا ہی اور مرد اہل سے جہان تہ بنزخ ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہیں کہ در بیان میں فی اور قیامت سے ہی اور
 یعنی ابو ہریرہ فی چادر ناک پر کہ کہتا ہی کہ اسطرح سے حضرت کہ ہی ہی اور حضرت کو گو یا از راہ کشاف کی روح کا فر کی معلوم ہو
 اور بد بو اسکی آئی ایسے کو نہ چادر کار کہا ۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الْمُؤْمِنُ
 أَنْتَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحُرَيْرَةٍ بِيضَاءٍ يَقُولُونَ اخْرَجِي رَاضِيَةً مُرَضِيَةً عَنْكَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ وَرَبِّكَ وَرَبِّ عِبَادِ
 عَضْبَانَ فَخَرَجَ كَطَيْبٍ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ لَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى تَأْتِيَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ
 هِذِهِ الرِّيحُ الَّتِي جَاءَتْ مِنْكَ مِنْ الْأَرْضِ يَا أَرْضَ الْمُؤْمِنِينَ فَكُلُّهُمُ اسْتَدْرَجَ بِهِ مِنْ أَجْلِ كَرَمِ اللَّهِ بِقَدَمِ اللَّهِ فَيَسْأَلُونَ
 مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَمَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ يَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي عَمِّ الدُّنْيَا يَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا تَأْتَاكُمْ يَقُولُونَ قَدْ ذَهَبَ
 بِهِ إِلَى أُمَّهِ هَذَا وَيَوْمَ الْكَافِرِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ يُسَبِّحُونَ اخْرَجِي سَاخِطَةً مَسْخُطَةً عَلَيْهِ

إلى عبد ربك الله عن رجل ففتح كتابه في حقيقته حتى يا تون به باب الأكرض فيقولون ما أنتن هذو الرجل حتى
يا تون في لظلم الكفار وراه أهل الكلبا وروایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت کہ آتی ہی موسیٰ کو
سرت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید روشنی کی پلہ پہر کہتی ہین رو دکھو کل تو اوسا المین کہ راضی ہی تو اوسری الدراضی کیا گیا جسی طرف رحمت
خدا کی اور ذوق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہیں غضب پس نکلتی ہی روح مانند بہرین خوشبو مشک کی یہاں تک کہ تحقیق لیتے
ہین اوس رو دکھو بعضی فرشتی بعضی یعنی ماہون ہاتھ لیجانی ہین ازراہ تعظیم و کرم کی یہاں تک کہ لاتی ہین اوسکو دروازہ آسمان پر
پس کہتی ہین فرشتی ابیوسن کیا خوبسہ یہ خوشبو کہ آتی گلو زمین کی طرف سی بہر لاتی ہین اوسکو طرف روح مؤمنون کی یعنی جہان اوکلی اور جہان
ہتی ہین ہلبین ہین بہت ہین یاد وازہ جنت پر یا چچی عرش کی بسبب تزلزل ہی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب اوس رو دکھ کی ایک
تہا یہی ساتھ غائب ہوجی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین اسیطرح
سے اس موسیٰ کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہین پہر پوجتی ہین ارواحین مؤمنونکی اس روح سی کہ کیا فلا نی یعنی کیا
حال ہی فلا نی فلا نی شخصہ نکال یعنی نام لیکر پوجتی ہین احوال دن اشیا و نمکا کہ دنیا میں اذکو چھوڑ کر مری ہتی ہی پس کہتی ہین ارواحین پہلے
چھوڑ دو اوسا ہی کہ یہ ہتی غم دنیا میں ہی جیلست باورگی تب پوجتا ہین کہتی ہی یہ روح یعنی بعد راحت پائیکے کہ تحقیق مری گیا یعنی
فلا نا کہ تم احوال پوجتی ہیر کیا نہیں آیا تہا ہی پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لگتی اوسکو طرف مانا و سیکل کہ گاہ و دوح ہی اور تحقیق
کا فر جو وقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی خدا کے ٹاٹ پہر کہتی ہین فرشتی روح کا فر کو نکھل تو طرف عذاب بعد غر و جل
نا خوشس روز نا خوشی کی گئی تجھ پس نکلتی ہی روح بد بودار مانند نہایت بد بودار کی یہاں تک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازہ زمین کی ہین
کہتے ہین فرشتی کیا بڑی ہی یہہ پوجتا ہین کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی قہل کی یہہ حمد و ثناء فی فی فرشتی کی طریی جولانی ہین
شاید رو دکھ اوسہین پسٹ کی لیجانی ہین اور کیا حال ہی فلا نی فلا نی شخصہ نکال یعنی طاعت کن فی ہین تاخیر ہین ہونو سکر اور دعا کرن اوسکی لے
ساتھہ استقامت کی یا گاہ کرنی ہین نا کہ علیکن ہورین و سپر و بخشش انگلیں اوسکی ہی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی فی کہ مراد یہہ طرف
دروازی آسمان زمین و ایک کی پہلا آسمان ہی جسیکہ دلالت کرنی ہی سپر اوپر کی حدیث تم لخرج الی السماء ازرا احتمال ہی کہ مراد ہوسا تہہ
دروازی زمین پس رو کجانی ہی طرف افضل ایافین کہتا ہونین یعنی ملا علی کہتی ہین کہ ہی صواب یعنی بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی ایک
کہے ہی ہین اور ہین نام ایک گاہ ہی پچھرا و جہنم کی وہ **وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فوجدناه
محل من الأضداد فأنهينا إلى العترة وما أئخذ فجلس رسول الله صلى الله عليه وآله وجلسنا حوله كان على رؤسنا
الطير وفي يديه عود يكت به الأرض فم رأسه فقال استعبد بالله من عذاب لقيتم من بين أو ثلثا ثم قال إن
العبد المؤمن إذا كان في انقطاع من الدنيا أو قبال من الآخر خرج من إليه ملكة من السماء بيض الوجه كأن
الشمس معهم كعنق من أنهار الجنة وخرج من حوض الجنة حتى يجلسوا منه مثل البصر ثم يحيى ملك العبد عليه
حتى يجلس عند رأسها أيها النفس الطيبة أخرجني إلى محزة من الله ورضوان قال فخرج تسبيلا فما تسبيلا العطره من استسقاء
فما خذها فاذا أخذها الويد عني في يده طرفه عيني حتى يأخذوها في ذلك الكعب وفي ذلك الحوض و ما فيها كاطير
فمن ساء في حوضه ورضوان وروایت ہے براہ غائب کہ کہا نکلی ہم ہمیں ای طیبہ و سلم کی پچھرا ایک شخص انصار میں ہین ہی ہم طرف مرن کی اور ہونو**

دو کجا کیا تھا دوین بیٹی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اویسی ہی ہم گر حضرت کی گواہ ہمارے سرور پر جانور ہی پرند یعنی سرچکا کہ چکی بیٹی اور
 داہن بائیں نہ دیکھتی تھی اور حضرت کی اہم میں ایک گڑھی تھی کہ گردی تھی اور خطا کینچھے ہستی ساتھ ہر کل زمین میں چھبے جسے منکر کرتی ہیں پھر ہمایا
 سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ لکڑی عذاب تکبیرسی دو بار فرمایا یا مین باہر فرمایا تحقیق بندہ مومن جو وقت کہ ہوتا ہی سچ منقطع ہو سکتی نیاسی
 اور سو جو ہو سکتی طرف آخر کی اپنی فریب لڑکی نجاتا ہی اور زمین طواف کی قرنی آمان نہایت شہن چوتھیں تہہ مانگی گواہ کہ تہہ لکڑی میں آفتاب تہہ لکڑی کفن ہوتا ہے
 کسوزن یعنی یوتھی کہ یوتھی بہت کستی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبو یون بہت کستی ہی مشک غنیرہ دیکھا ساتھ تاکہ بیٹی میں سمانی اوکی جہانک کہ اپنی نگاہ
 یعنی اس طرح بیٹی میں سب کمال اوکے منتظر ہوتی میں رخ نکلتی کی بہرائی بن ملک موت علیہ السلام بہا ساتھ کب ہمیشہ میں نزدیک سروا سکی میں کتی میں
 ایجان باکل نکل طرف بخش کی لکڑی طرف اور خوشبو دی ویکلی فرمایا حضرت فی میں نکلتی ہی جان ہی ہوتی جیسا ہتا ہی فظوہ بالی کا مشک میں
 سے یعنی سپردہ زمزمی پس تہہ میں وکسو ملک موت لرحبت تہہ میں اوکسو ملک موت نہیں چوتھی اور فرشتی اوس جاکو ملک موت اہم میں ایک ملک
 مانگی یعنی بیٹی نیاق کی جلد سی ہوسکتی ہی بہا ساتھ کب بیٹی میں سکودہ فرشتی اور کستی میں سکوا اوس کفن میں اور اوس شیو میں اور نکلتی ہی اوس
 خوشبو ازاد بہترین خوشبو یون مشک کہ پانچا دین روز میں یعنی نام زمین پرابتدا ہی پیدا ہیں نیاسی فنا ہوتی وکی تاک اس معلوم ہوا
 کہ مومن کجاں سہل نکلتی ہی دراور روات میں ایسی کہ مومن برسی بڑی نخی ہوتی ہی سو قہ تطبیق نہیں لڑکی گئی ہی کستی روح مومن پر نکلتی
 سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلتی کی سہل کستی انجلاں روح کا فوکی کہ اوکی روح نکلتی ہی شوارحی وابلد علم مولانا **قال فیصعدون**
یہا فلا یزکون یعنی یہا علی صلا من المذککة الا قالوا ما هذا الزعم الظاہ فیقولون فلان بن فلان یا حسن انما یہ الی کا نورا
یسما بان فی الذبیحا حتی یدہموا بہا الی السماء الذبیحا فیستفحون لہ فیقولہم فیسبعہ من کل سماء مقربوہا الی السماء
التی تلیها حتی ینتہی بہ الی السماء السابعة فیقول اللہ عزوجل انکبوا کتاب عبدی فی علیین واعبدوہ الی الا اخر
فانی منہا خلقتم و فیہا اعیدتم و منہا اخرجتم تارۃ اخرى قال فتعاد روحہ فی جسدہ فیاتیہ ملک ان یجلسانہ
فیقولان لہ من ذک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما ذک فیقول ربی الاسلام فیقولان لہ ما هذا الرجل الذی بیعت فیکم
فیقول ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ وصاعدا فیقول قرأت کتاب اللہ فامنت بہ وصدقت فینادی
صناد من السماء ان صدقت عبدی فاقرشوہ من الجنة و الیسوہ من الجنة واقصوا لہ بابا الی الجنة قال فیاتیہ من
روحہا وکلیہا فیقسم لہ فی قبرہ مدہ بصرہ فرمایا حضرت پس پڑھی میں شتی اوس جاکو بس نہیں لڑکی فرشتی لوی ساتھ ہوا
 کے جماعت فرشتوں سی سرورہ فرشتی کہ درمیان آسمان زمین میں گر کہ ہستی میں کس یہ روح پاک میں شتی میں فرشتی لانیوال فلانا بشا فلا یجنا یعنی اوکسو
 روح ہی ساں کرتی ہیں اوکسو ساتھ بہترین مومن میں و صنفون انقبون مسکلی کہ تھی ان نیا ذکر کرتی اوکسو ساتھ دنی میں سبطر سوال وجو اوجی تا
 رہتا ہی بہا ساتھ کہ اپنی چیتی میں سکوا آسان نیا ملک یعنی پہلی تک پھر لکوالی میں شتی دروزہ اوکی ہی بس کہ لاجا ہا ہی آمان سے دروازہ اوکسو
 لیے پس ساتھ ہوتی ہر ایک سکی ہر جان ہی مشرب الی کہ اوس آسان بن ہیں اوس آمان کے متصل ہوا اوکی بیان کے پہنچا جانا ہی اوکسو ساتھ
 آسان تک پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ عزوجل کہ ہوتی ثابت کہ ہوتا مدہ اعمال بندہ میرکا علیین میں پھر لی جاو اوکسو طرف زمین کی یعنی بدن اوکسو
 کہ مرفون ہی زمین میں ماسعلق ہو ساتھ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہوا مطی سوال جواب اسلی کہ تحقیق میں زمین ہی ہی پیدا کیا
 ہے اوکسو یعنی برزخ میں آدم کی کو اور امین پھر ہر جانا ہوا ونگو یعنی بد نون دراور احوال دن کی کو اور اوس کجا لنگا اوکسو دو بار فرمایا

کلمه ہی ساتھ اوی ہوئی میں کاش میں عیسیٰ میں روبرو اوسکی جہانک کہ پہنچی نگاہ پر آتا ہی ملک الموت یہاں تک کہ مہتابا ہی نزدیک اوسکی
پس کہتا ہی ای جان غیبت اکل طرف عذاب کی آمد کی طرف سی فو یا حضرت تھی پس برگزیدہ ہوتی ہی جان بچ بدن کا فرکی یعنی جہتی بہر ہی
ناخوش کہتی ہی نکلتی کو بسبب خوف عذاب کی کہ دیکھتی ہی آثار اوسکی نخلان روح مؤمن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سی سبب دیکھنے اوار
انار کم کی پس کہنچا ہی کلمت اوس کو یعنی نکالتا ہی ساتھ سختی اور زور کی جیسا کہنچا جاتا ہی اگرکہ صوف ترسی کہ وقت پہنچی کی اوس
مین سی کچھ اوسکو لگتا ہی یعنی اسطرح روح کا فرکی حب کہنچا جاتی ہی انتہا اور گونگ ساتھ سختی اور وقت تو ایسا حال ہوتا ہی کہ جیکو اوس
نکل آیا اور گونگ سی کچھ پس لیتا ہی ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہی اوسکو نہیں چھوڑتی فرشتی روح کو اوسکی ہاتھ مین قد چیکے اٹکے یہاں
کہ کہتی ہن اوسکو اور ٹون کی اوس پہلے ہی اوس روحی نہایت بوی مانند بوی مردار کی کہ پائی جادی روی زمین پر پس ہی چڑھتی ہن اوسکو
پس نہیں گذرتی ساتھ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون مین سی بلکہ کہتی ہن میں شتی کون ہی یہ روح پاک پس کہتی ہن فرشتی لانی والی آ
فلانا مینا فلانا جیسی ذکر کرتی ہن آتہ بدترین صفون اوسکی جو کہ تہا ذکر کیا جاتا ساتھ اوسکی دنیا مین یہاں تک کہ پہنچا جاتا ہی اوسکو طرف آسان
دنیا کی پس کہلایا جاتا ہی اوسکی لہجی دروازہ آسان پس نہیں کہو لاجا تا واسطی اوسکی پھر پڑھی سول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی سکتا ہی
آیت نہیں کہولی جاتی واسطی کا فرنگ دروازی آسان کی یعنی کوئی دروازہ دروازون مین سی اور نہ داخل ہوگی بہشت مین یہاں تک کہ خدا
اوشبج نامکی سوئی کی یعنی جسی بہہ ام نہیں ہو سکتا ہی دشوار ہی ایسی داخل ہونا کا فرنگ جنت مین ہی نہیں ہو سیکا محال ہی اوسکو تخلیق با
کہتی ہن نہیں مانتا ہی اللہ عزوجل کہو نامہ اعمال کا سبب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی نیچے توین آسان کہ فرکی کہ نہیں پس ہن جاتی روح اوسکو
کہ پھر پڑھی حضرت نبی بہ آیت اور چھ شخص کہ شریک کی ساتھ اللہ کی پس گویا اگر آسان سی تہنہ کی بل یعنی بلند ہی ایمان تو حید سی پتی کفر و شرک
مین پڑا پس اوجک لیتی ہن اوسکو نزدیکی یعنی ملاک ہوتا ہی یا پیدیا دیتی ہی اوسکو باوچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی اہمت خدا
پس پھر ڈالی ہی روح اوسکی بدن اوسکین اور آتی ہن اوسکی پاس دو فرشتی پس تہا ہن اوسکو پھر کہتی ہن واسطی اوسکی کون ہی سہ
پس کہتے وہ باہ ہن جاتا مین پھر کہتی ہن اوسکو کیا ہی ہن تیرا پس کہتا ہی وہ باہ ہن جاتا مین پھر کہتی ہن واسطی اوسکی کون
پہن شخص کہ پہنچا گم مین پس کہتا ہی وہ باہ ہن جاتا مین پھر پکارتا ہی پکار نیوالا آسانکی طرفی یہ کہ چوٹا ہی پس زچھا واسکی یعنی چھوٹا
اگ کا اور کہو لدا واسکی ہی دروازہ طرف دونگی پس آتی ہی اوسکو گوی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ بجاتی ہی اوسپر قر اوسکی یہاں تک
کہ لگا اور آدو سر نکل آتی ہن قبر مین بیلان اوسکی ف سبب مین ایک جگہ ہی گہرا و دو زمین ساتوین کی نیچے اوسمین نامہ اعمال دو فرشتی
جاتی ہن اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ دروخ ساتوین مین کی نیچے ہی اور بچ مکان دو کور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان
اوسکو گمرا ہی مین اور دور پڑا مقام ترسب اور یہ آیت یعنی دوسری سند ہی زری اس قول حضرت کی فی سبب مین فی الارض لفظی فطر
روح حیات یہ کہ بیان ہی کا فرکا اور باہ ایک کلمہ ہی کہ تھیر ہون ہی اور فرکا فرکو تو اسطرح پہنچتی ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور لیض مؤمنون
نے بلکہ اکبر و جہن کہ لیے یعنی اولیا اللہ کی لیس صغیر فرکا پہنچا یون ہوتا کہ زمین مٹی ہی جسی ان شتیاق الی اپنی جیکو گلی لگاتی ہی
ح ۵۰ **وَيَا أَيُّهَا رَجُلٌ قَبِيحٌ الْوَجْهِ قَبِيحٌ الذَّنْبِ مَنَّتَنَ إِلَيْهِ** **وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي بَالِدٌ مَيِّسٌ لَكَ هَذَا لَوْ كُنْتُ لَدَيْكَ**
كُنْتُ نَعْدُ وَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجَّهَكَ الْوَجْهِ يَحْيَىٰ يَا لَيْتَنِي بَالِدٌ مَيِّسٌ لَكَ هَذَا لَوْ كُنْتُ لَدَيْكَ **وَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجَّهَكَ الْوَجْهِ يَحْيَىٰ** اور آتا
اوسکی پاس ایک شخص بد شکل بڑی بڑی پہنی بد بو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ اوس چیز کی کہ ناخوش کر ہی شکو بہہ وہ دن

جو وہ خود دیا جانا تھا لو بس کہتا ہی مردہ کو بس جو وہ نہ تھا ہی لانا ہی برائی بس کہتا ہی میں جو عمل تیرا بہر کہتا ہی مردہ
 اسی پر دروگا میری نہ تھا کہ تو قیامت کرے: **وَفِي سُرُورٍ وَإِيَّاهُ تَخَوُّعٌ وَرَأْفَةٌ وَإِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكَ بَيْنَ السَّمَاءِ**
وَالْأَرْضِ كُلُّ مَلَكَ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا لَهُمْ بَيْعُ عَرْنُ اللَّهِ أَنْ يُعْرَجَ بِهِ رُوحُهُ مِنْ
قَبَائِمِهِ وَيُنَزَّعَ نَفْسُهُ بِعَيْنِي الْكَافِرِ مَعَ الْعَرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكَ فِي السَّمَاءِ وَتُعَلَّقُ
أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ بَيْعُ عَرْنُ اللَّهِ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قَبَائِمِهِ ^{اور ہر} ^{اور ہر} ^{اور ہر}
 او میں جس وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی رحمت پہ جتا ہی و سپر فرشتہ کہ در میان آسمان و زمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہی اور
 کہولی جاتی ہی ہر اس کی پس دروازی آسمان کی در زمین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہیں اللہ تعالیٰ
 سے بہر کہ چڑھائی جاوی روح او کی ذمہ طرف یعنی کہ شرف ہوں سبب تہ جلتی وغیر کی اور نکالی جاتی ہی جان او کی یعنی کافر کی ساتھ
 دگوئی پس لعنت کرتی ہیں او کو سبب فرشتی در میان آسمان و زمین کی اور ہر فرشتہ آسمان میں یعنی آسمان نیا میں اور نیکری جاتی ہیں
 دروگا آسمان کی نہیں کوئی دروگا والی یعنی آسمان دنیا کی دروازہ زمین ہی مگر کہ وہ دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہی یہ کہ نہ چڑھائی جاوی روح
 او کی ہر طرف سی نقل کی پہل حدنی **ف** ساتھ رگوئی بہر شمار ہی اسپر کہ نا خوشی نکلتی ہی جان او کی اور بہت کہتا نکالتی ہی روح او کو
 اور کمال تعلق ہوتا ہی او کو بدن کی ساتھ **ع** **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةَ**
أَتَتْهُ أُمُّ بَيْشَرَ بِنْتُ الْبُرَيْدِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَقَيْتُ فُلَانًا قَافِرًا عَلَيْهِ مِنْهُ السَّلَامُ فَقَالَ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ
يَا أُمَّ بَيْشَرَ تَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ لَسُّوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْحَمَ
الْمُؤْمِنِينَ فِي ظَهْرِ خُصْرٍ تَعْلُقُ بِشَيْخِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَذَا كَرَاهٍ بَنُ مَلَكَةٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَيْعَةِ وَالنُّشُورِ ^{اور روایت ہے}
 عبد الرحمن بن کعب سی نقل کی کہ ابی بے کعب کہہا جگہ کسی کعب موت آئی او کی پاس ام بے شیری برار بن معرور کی پس کہا ہی ابا عبد الرحمن
 کہ کینت ہی کعب کے اگر ملی تو یعنی بعد میں فلا فی ہی بس کہہا او کو میری طرف سی سلام کہیں کعبے بخشی اللہ تجھ کو ہی ام بے شیری جو میں زیادہ
 مشغول ہوئی اس کہہا ام بے شیری ہی ابا عبد الرحمن کیا نہیں لونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمائی ہی تھی تحقیق روح میں مومنوں کی چیم
 قال جابور بن سبرکی کہا وہ کی بیوی در خون بہت کسی کہا ان کہا ام بے شیری بس یہہ وہ ہی یعنی یہہ وہ فضل کہ راست ہی کہ امید کہ ہی
 جاتی ہی تیری یعنی نقل کی پہل بن جینی اور بی بی بی کتاب بیعت و شہر میں **ف** عبد الرحمن بن کعب یعنی ہی تھی اور ان کی باب کعب بن
 اہک جلیل لہد صحابی تھی اور برار بن معرور ہی صحابی ہیں انصاریں ام بے شیری مٹی نہیں انہوں ہی کعبے وقت اشتغال کی کہا کہ
 فلا نکو میری طرف سی سلام کہنا اگر ملی نوادس ظاہر ہے کہ نام لیا ہو اور برار کا یا بے شیری کعبے کہا بخشی تجھ کو اللہ یہہ عبارت ان بولتی ہیں کہ
 یہاں کعبے سے اسنی تہ شہی ہر کہ کہنی نہ چاوی ہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو میں زیادہ مشغول ہوئی اس کہ وہ ان کی کو پہنچا میں اور سلام دیا
 کہ کیا پہنچا میں شہ میں پہنچا ہی حال میں گناہوں گا کہ اپنی ہی خبر نہ ہوگی چہ جا ہی جزا و نوبی اور سہ طرح سبب اپنی ہی حالت میں گرفتار ہو
 حاصل یہہ کہ وہ ان کو لٹا نہیں ہوگا کہ کسی کو سلام پہنچاوی اور وہ پہر جواب ہی بوی اگل اس علی کا جواب یا ام بے شیری کہ تو رویت سے نہیں ہے
 اگر گرفتار ہوئی بلکہ تو مومن ہیں ہی کہ میں کسی میں حضرت نبی ایسا اور ایسا فرمایا ہی نہایت خوش حال میں ہوگا اور ایک روایت میں ہی
 ہے کہ روح مومنوں کی بیچ قابو ہوں جانور ہر کی ہوگی چہ رنگی جنت میں کہا وہ کسی کو واگنی اور ہر جو ان کی بائی واگنی اور جگہ ہر کی سونگی قید ہو نہیں

نبی عرش کی حج ۵۵۵۵ عن ابنتہ انہ کان یجذب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نسئتم ان یغسل فی قبرہ
لکنہ حتی یرجعه اللہ فی حبیبہ ثم یبعثہ رواہ مالک والنسائی والبیہقی فی کتاب التیمم والشرع اور روایت عبد الرحمن بن ابی نعیم کہ حدیث کریمہ
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو امی اسکی بہنیں کہ روح مومن کی بیچ پڑے جانور کی سیوہ کہاوتی ہی بیچ و خون بہت لی پٹھانام کہ ہر لڑکا
اسکو السبح بدن او سکی اوسدن کا او تبا و لگا او سکو یعنی قیامت کو نفل کی بہ مالک نسائی فی اور بہیقی فی کتاب لغت و شورشین ف اگر
کوئی کہی کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا زبہ کہت گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ رو کو جانور کے
بدن کی ساتھ ایسا تعلق نہیں ہوتا ہی کہ بیبا اسن کی ساتھ ہوتا ہی اور تصرف امین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جسی جو ہر صندوق میں رکھتے
ہیں احتیاط کی لٹی پس امین ہی او سکی تقیظ و مکرم ہی ہی اور وضو نہی کہا ہی کہ یہ بات خاص شہد کی لٹی ہی اور بعضی کہتی ہیں مومنوں کے
لٹی ہی ظاہر حدیث سی ہی معلوم ہوتا ہی **و عن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یؤتی فقلت لعلی علی اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم السلام رواہ ترمذی اور روایت محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا میں جابر بن عبد اللہ کی پاس اور وہ تہی قریب مکی میں کہا میں
کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام میرا نفل کی بہ ابن ماجہ فی **باب غسل المیت وکفینہ** باب ہر بیان غسل میت کے
اور کفن او سکی ف یعنی ابن ماجہ ادب نہلائی اور کفانی ریت کی مذکور ہیں اور نہلا نیت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر
بعضی نہلاؤین کی کہی نہ سی زضیت اور جاوگی والا سب اہلکار ہونگی اور اختلاف ہی امین کہ غسل میت میں نیت شرط ہی یا نہیں ظاہر ہے
کہ شرط ہی کہا بہ شرح ابن ہمام فی **صحیح الفصل الاول فی غسل المیت** **و عن اوس بن اوس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
و نحن من غسل بئذ فقال اغسلنا نائلتا او خمسنا واکثر من ذلك ان رأیت ذلک بماء وسبل واجعلن فی الخیرة کافورا او
شیئا من کافور فاذا اوعتت فاذا بی فکما فرعنا اذ تاء قال لعلی البیتا حقہ فقال اشعر بھا ایما ہ و فی روایة ارغسلھا و س
نلتا او خمسنا او سبعا و ایدان یمامینھا و ما ضیم الوضوء منھا و قالک فضعفنا شعرھا نلتا و سرون
فالقیناھا خلفھا متفق علیہ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا امی ہمازی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلائی تہیں بی او کیو یعنی حضرت زینب کو پس ہا لیا کہ نہلاؤ کو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکھو تم بہت
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھ بانگی اور پتی ہر کی یعنی بانی میں پتی جوش کرو اور اس سی نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور تہرائی خوب ہوتی ہی اور
آخری بار میں کافور یا ناکچھ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو و جگلو پس جبکہ فارغ ہو میں ہم خبر کی ہمسی او کو پس الا طرف ہمار حضرت تہ نہلا یا پھر
بدن سی لگا دو اسکی اس تہ بند کو یعنی کفن کی سچی کہدو طرح کہ بدنی لگاؤ اور ایک ریت میں کہ غسل دو او کو طاف میں بار یا پانچ یا سات اور
کر دو اسکی دامن طرف اور عرضا وضو کیسے اور کہا ام عطیہ نے پس گندہ بیچے باون او کی کی تین چوہا پھر ڈالا ہمسی او کو او کو سچی نفل کی بہت
مسلم نے ف لفظ او کا امین تیب کی ہی بی خبر کی لکھو کہ اگر باک ہو جاوی بہی غسل میں تو سخت ہے تین بار نہلاؤ اور کہو وہ ہی تجاوز کرنا اس اور اگر
پاک ہو دو بار یا تین بار میں تجب ہر پنج بار و الا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہیں آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو کہو وہی کہ اذکر القاضي فی ابن ماجہ غیر
اولی بہ ہی کہ دو بار تو ہر کی ہونگی کی پانچ بار نہلاؤ جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتب ہدایہ سی اور ابو داؤد میں ابن سیرین کہ انہوں نے غسل سیکھا تھا
ام عطیہ سی وہ نہلائی تہی ہر کی ہونگا دو بار اور تیسری بار ساتھ بانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام فی کہ مراد بہی احمدیث میں کہ کافور بانی میں ملاؤ
چنانچہ پھر ہی کہتی ہیں اور کوئی کہتی ہیں کہ کافور وضو میں یعنی ریت خوشبو میں الی اور نہ نہلاؤ اور خشاک کرنی بدنی بند کو لگاؤ اور لکھنا علما کہ اگر کافور

نہ باہرے گلی تو شکست قائم مقام او سکی ہوتا ہی اور سیرکی پتون سے میل خوب دور ہوتی ہی اور جلدی مردہ بڑا نہیں اور دفع ہوتی ہیں اگر
اور کافوری جانو مودی اور تہ بند حضرت فی صاحب زاد کی لئی عنایت کیا تاکرت او سکی او کو پہنچی اس سے معلوم ہوا کہ استحباب برکت ہوتی
ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جسبیک پہلی موت کی ہی لیکن یہ چاہی کہ وہ کپڑے کفن کے کپڑوں ہی زیادہ ہوا اور شروع کرے او سکی دامن ہر
یعنی دامن تہ اور پہلو اور پاؤں اسی اتدرا کرے اور او مواضع الوضوء میں طلق جمع کی لئی ہی پس اعضا وضو کی پہلی دہونی چاہیں گے پھر
اور اعضا اور مرد اور اعضا وضوی وہ ہیں کہ جکا دیونا وض ہی پس کلی اور ناک میں پانی دینا جاری نزدیک نہیں ہی اور سوجب کہا ہے
بعضی علماء نے یہ کہ پہلا نیوالا اونگی پر کپڑے لٹیشی اور لی اوس سے دانو نکلو اور تالو اور دونوں کلو نکلو انڈر سی اور تہنوں کو اور اسپر کل کو نکلا
اور حقار یہ ہے کہ سر کی سر برادر پاؤں بعد غسل کی دہونی جاوین لگے بیٹے جب اور اعضا وضو کی دہو کو پاؤں ہی دہو کرے اور تہ دہو
پہلی ہاتھ سے لگے شرح کی ہنہ سی بخلاف جنبی کی اس لئی کہ جنبی ہاتھ پاک کرنا ہی اور اعضا دہونی لئی اور سیت پہلا یا جاتا ہی اور
ہاتھ سی او سکی ہا تون کی دہونی حاجت نہیں امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال عورت کی کہلی ہی ہنہ ہی گوند ہی نہیں ۵۷۵ **وعن**
عائشہ قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اواب يكافئ بيض ملحون لبيبة من كرسف ليس فيها قميص ولا حذاء متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ ہاتھ حق رسو سوندا اصلی المد علیہ وسلم کفن بی لگی بیچ میں کپڑوں سفیدین کی اور سوجھ کی ہونی روئی کی تہا
او میں کرنا سیا ہوا اور نہ کپڑی نقل کی بہ بخاری سلم فی ف اور نہ تہا او میں کرنا اور نہ کپڑی معنی اسکی یہ ہیں کہ کرنا اور عمامہ بالکل
حضرت کے کفن میں تہی اور بعضیوں نے یہ معنی لہی ہیں کہ کرنا اور عمامہ میں کپڑو میں تہی بلکہ سوا میں کپڑو تہی ہی اس صورت میں لازم
کہ کپڑی کفن کی پانچ تہی لیکن صحیح اول ہی معنی میں سلمی کہ ثابت ہوا ہی کہ تہ ہی حضرت کی کفن کی مگر میں کپڑی اور اسپر تہرت ہوتا ہے
اختلاف علماء کا اس میں کہ آیا استحباب ہے کہ ہوں کفن میں تہیں اور عمامہ یا نہ ہوں کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ استحباب ہے کہ تہ لفظ
ہوں ہوں او میں قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفی کہ میں کپڑی ہوں ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفظ یعنی پوت کی چادر پس
حدیث میں جو قمیص قمیص کی ہی وہ اس میں یہ تاویل کرتی ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہ تہا بغیر سینا تہا جبکہ بہان کفنی کہتی ہیں انتہی اور جو لہ
منسوب ہی سوجھ اور سوجھ نام ایک تہی ہی میں ۵۷۵ **وعن** بخاری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
راد الكفن احدكم لخواه فليحسن فکند رواه مسلم اور روایت ہے جاری کہ کہا فرمایا رسول خدا اصلی المد علیہ وسلم فی حقیقت کہ کفن دو کے
ایک تہا را اپنی بہائی کو پس جاری کہ اجہادی کفن او سکو نقل کی یہ سلم فی ف روایت کی ابن عدی نے کہ اچھی دو کفن ہوتا اپنی کو
کہ وہ ملاقات کرتے ہیں اس میں فیرون اپنی میں اور کفن اجہا یہ ہی کہ پورا ہوا اور لطیف و خید ہو بغیر اسراف کی پس اچھی سی یہ مرد نہیں ہے
کہ جو اسراف والی کفن تہی ہیں ازراہ ما بوری اور کبری کہ وہ اسد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہو ہوا دو نون برابر ہیں او میں او کہا تو تہی نے
کہ مسرفوں نے جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن میں تہی ہیں شروع میں منع ہی واطی ضیاع ہونی ال کی ۵۷۵ **وعن**
عبداللہ بن عباس قال ان رجلا کان مع الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فوفیته نائفۃ وھو حرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما عسیر لکم ان توفیوا فی قبورکم ولا تمسوا بطیثہا حتی وانما سکت فانیۃ بیعت یوم الیوم مکیبیا متفق علیہ
اور روایت ہی عبدالمہ بن عباس سے کہ ہاتھ حق ایک شخص تہا ساتھ ہی صلی المد علیہ وسلم کی پس دن تو تہی او سکی از تہی او سکی نے اور وہ تہا حرم
یعنی حج کی نیت لئی ہونی پس لگ پھر فرمایا رسول خدا اصلی المد علیہ وسلم غسل دو اسکو ساتھ پانی اور سیرکی اور کفنا او اسکو دیکھو نون او میں اور نہ لگا

اور چادر سی اور پیرٹھیں یعنی کشتی کی اور بہ کفن سنت سی یا بہ کہ بدون ٹھیس کی مراد ہون اس صورت میں معنی بہ ہونگی کہ ایک کپڑی اور کتفا
کڑی ملکہ دو کپڑی بہترین کفن کفایا اور ادنیٰ درجہ میں اور اگر تین دن سنت اور مرتبہ کمال کی اور دن بہ سیکو نکا اکثر فرہ اور فنی ہوتا ہی اس
اسکو بہتر زمانہ ص ۶۷۸ موسیٰ ابن جابر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحول ان یدع عنہم الحول والجلد وان یدفنوا
ید ما یقتلہم وشیاء یقتلہم رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچ حق شہداء احد کی بہ کہ اور تاراجاوی اوسی لو یا یعنی زرہین اور ہتیار اور چپڑی یعنی پستین وغیرہ بغیر ہری ہون میں خون کی اور بہ کہ
کئی جاویں جن میت اور کپڑوں میت یعنی جو کپڑی کہ جو میں بہری ہوں نقل کی بہ ابو داؤد و ابن ماجہ فی وف امام شافعی کی نزد میت غسل
شہید کی لٹی اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ حر کی نزدیک غسل نہیں بلکہ نثری **الفصل الثالث** فصل تیری غسل سجدتیں
عن ابنہ انک عبد الرحمن بن عوف اتی بطعک وکان صابغاً فقال قیل مصعب بن عمیر وہو خیر منی فقلت فی کفرہ ان عقیبہ
بانتہ بجلادہ وان عقیبہ بجلادہ بکاد اسدہ فاراہ قال قتلہ وہو خیر منی فقلت لیس لہ من اللہ ما یبسط او قال اعطینا
من اللہ ما اعطینا ولقد جئینا ان نکون حسناً محلتنا فحججنا لیس لہ منی ترک الطعام اور روایت ہی سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی
ابن ابی سی بہ کہ عبد الرحمن صحابی کی پاس لائی کہا نامی وقت افطار کی اور وہ ہی روز سی میں کہا کہاری گئی مصعب بن عمیر اور وہ
ہی بہتر سی کفائی گئی ایک چادر میں اگر ڈاکا جانا ہتا سر او نکا کھل جاتی ہی پائوں اوکی اور اگر ڈاکا جاتی ہی پائوں کھل جاتا ہتا سر او نکا یعنی
پہر سر ڈھاک دیا اور پائوں پراذر کہہ دی چنانچہ باب جامع المناقب میں ص ۱۳۸ اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نی کہ گمان کرتا
ہو میں عبد الرحمن کو کہ بہ ہی کہا اور ماری گئی عمرہ اور وہ ہی بہتر سی یعنی او نکا کفن ہی ایسی تہا جسبیکہ او پر نہ کر ہو اپہر کشادگی گئی
واسطی ہماری دنیا او سقر کہ کشادگی گئی یا کہا دی گئی بکو دنیا او سقر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتی ہیں ہم بہ کہ ہو وی ثواب نیکوں ہمار
جلدی دیا گیا واسطی ہماری بہر شرح کیا روانہ یعنی بسبب اسی ڈر کی جو نہ کر ہو اپہا تہا کہ چوڑ دیا کہا نا نقل کی بہ ہجاری بی وف عبد الرحمن
عشر و مشیرہ سی ہیں اور مصعب کرم جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سی ہیں اور احد میں شہید ہوئی اور حالت کفر میں بڑی فرحت
والی تہی جب سلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایک بار بہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کہ میں باندی ہوئی فرمایا حضرت فی صحابہ
کہ بیکو پاس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالیٰ فی دل اسکا ساتھ ایمان کی دیکھا میں اسکو مکہ میں کہ ان باب اسکی اسکو اچھی سی اچھا کہا گیا
تہی اور دیکھا میں کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول حسین اپنی عین اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب چچا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت فی او نکو سید الشہداء فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سی ہیں اور ڈرتی ہیں ہم یعنی ڈرتی ہیں اس سی کہ وہ
ہو جاویں اون لوگوں میں کہ جنکی حق میں اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی من کان برید الناصب محبتاً لوفیہا انکار لکن نزدیک جملہ لہم فصلیہا نہ ہو نا
یعنی جو کوئی ارادہ کرنا ہی دنیا کا جلدی دیتی ہیں ہم واسطی اوکی دنیا میں دو چیز کہ چاہتی ہیں ہم واسطی اوکی کہ چاہتی ہیں ہم ہرگز ادنیٰ
ہم اوکی لٹی فروغ داخل ہوگا او میں برائی کیا گیا راندہ ہوا از لیکہ او نہ خوف غالب تہا بہ خیال آیا کہ مبادا امین داخل ہو جاؤں والا
معنی ایت کی یہ ہیں کہ جو ارادہ کرنا ہی دنیا ہی کا اور زمین ارادہ کرنا سوائی اسکی کچھ اور ہر نام کرتی ہیں دنیا میں جو کچھ کہ چاہتی ہیں ہم ہم کو کچھ
کہ وہ چاہتا ہی واسطی اوکی کہ چاہتی ہیں نہ واسطی ہر چاہتی ہی والی اصل یہ کہ بہ آتی ہی حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمایا عبد الرحمن
تہی لیکن خوف غارتا ہرے کہ بسبب اس فرحت کی ہم ہی کہیں انہیں ہوں اور چوڑ دیا کہا نا جو شدہ احتیاج کی کہ نہ ہو تہی اسلئے

پہر فائدہ کو یونہی اور عورت کو پہناوی گنتی اور او کی بالونکو در حسی اگر او کی سین پر او پر گنتی کی ڈالی پہر اور سہی اور ڈاوی پہر از ار پشہ
پہر فائدہ ہر سید سکی اور لٹھی اور سر کی اور پانڈ کی ٹرٹی کفن باندہ دیا جاو اگر خوف ہو کہل جائیگا شقی الاسجہ اور عمر شرح لفتی اور طلی لایس

المشی بالجنازة والصلوة علیہا

باب ہی بیج بیان جنی کی ساتھ جنازہ کی اور نماز پڑھنی او سکیکے ف جنازہ کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دون جائز ہیں لیکن پیادہ چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازہ کے پیچھے چلی اور پیادہ کو آگے چھی چلنا ہوا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور جنازہ کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لیں گے سبکی ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگے والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسلی اور کھنا جنازہ کی اصلگی کی پس اس قید سی جائز نہیں ہی غایب پر اور نہ او سپر کہ جانو کہ پیٹہ پر ہو یا لوگوں کی کنہ ہونا اور نہ او سپر کہ مصلی کی میت کی پیچھے رکھا ہو اور اگر قبر نہ ملانی دفن کر دیا جائی اور ممکن نہ ہو بہر مکان او سکو بغیر قبر کو دفن کی تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز او کجاوی قبر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو مکان نکال کر غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر ادا نہ ہو بغیر غسل کی نماز پڑھی اور پڑھ کر کو دفن کی نکال کر غسل دیا بہر پڑھین زہرہ **الفصل الاول** **صلی عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جنازہ فان تک صلیحۃ فحین نقول انی اللہ وان تک سہوی ذلک فحین نضعونہ عن رقبۃک متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جلدی کو ساتھ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس پہلا ہی یعنی پہلا ہی اوسکی ٹی پہنچاؤ او سکو طرٹ پہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بد ہی رکھو او سکو اپنی گردنوں سی نفس کی بیہ بخاری و مسلم و جلدی کو ساتھ جنازہ کی یعنی جنازہ دفن کی لجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی ڈوڑنا نہیں مراد ہی بیج کی چال چلی کہ جلد جلد قدم او ہٹاؤ اور پیا پس قدم رکھی حاصل یہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی سی کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہی چال او سکا چہا پس جلدی لچلو او سکو تاکہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر چال او سکا رہی تو بھی جلدی لچلنا تاکہ سیکو بر کو اپنی گردنوں سی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازة فاحملها الرجل علی اعناقہم فان كانت صلیحۃ قالک فان کنی وان كانت غیر صلیحۃ قالک کاهلها یا اولیئہا ابن تہیبون یھا یسمعون صوتہا کل شیء اذ الہنسان وکسوم الہنسان لضعیفی رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوتہ کہ تیار کیا جاتا ہی جہا پس اونہائی ہن او سکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر نہو تا ہی سنگت کہتا ہی جلد لچلو جکو یعنی طرف منزل سیدھی اور اگر ہوتا ہی بخت ہتائنی او کو گنواوی مصیبت کہتا جاتی ہو او سکو نبی حکومتی سی آواز او سکی ہر چیز سوای آدمی کی اور اگر کسی آدمی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوے

فان موس جلدی چلنی کو کہتا ہی اسلی کہ نعتین جنت کی دیکھتا ہی اور بد بخت بسبب دیکھنی عذاب کی او ویلا کہتا ہی اور میت کا حقہ کتا اگر چہ بیخ شکل جاتی ہی اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر بہرہ ایسا ہی جسی قبر میں زندہ کیا جاتا ہی **وحدہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جنازہ فان تک صلیحۃ فحین نقول انی اللہ وان تک سہوی ذلک فحین نضعونہ عن رقبۃک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جب دیکھو تم جنازہ کی پس کھڑی ہو جاؤ پین جو شخص کہ ساتھ ہو او سکی یعنی بعد نماز کی پس بیٹھی رہنا تاکہ کہ رکھا جاو جنازہ یعنی لوگوں کی کہ ہونسی زمین پر رکھا جاو یا قبر میں نقل کی بیہ بخاری و مسلم فی ف یعنی جب جنازہ گہرین سی ٹلی تو دیکھ کر کہڑ ہو جاؤ واسطی کو ہم میت اور تنظیم ایان او سکی یا لیب ہون موت کی یہاں اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت ہی پروا نہو تا جاسی بلکہ بتیہار ہو کر اور ڈر کر اوٹھ

اگر از هر کسی او در جیب یک رکبان جاوی من پر بر نهی زمین بلکه کند ما درین کی لئی سانه همی اور کہا بعض علماء ہاری فی کعبہ نزارا مگر کی خزانہ کی تہ

جاننا تو او نہ کبڑی رہنا کر وہ ہی اکثر و کمی نزدیک اور بعضیوں کی کہا کہ خنیا رکبنا طبعی کبڑا ہری جاببیا ہری اور بعضوں کہا کہ دستب میں اور

کہا جمہور نے کہ یہ حدیثیں منسوخ ہیں سناہ حدیث حضرت علی رضی کی کہ اکی آتی ہی ۵۶ ۵۷ **وَعَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَسَّارَةَ فَتَقَالُ مَا تَقَالُ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهَا مَعَهُ قَتْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلًا كَيْفَ تَجِدُنِي فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ وَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَسَّارَةَ فَتَقَالُ مَا تَقَالُ

اور روایت ہی جابر ہی کہا کہ اگر ایک خزانہ پس او نہ کبڑی ہوئی او کی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کبڑی ہوئی ہم ساتھ اون کی کبڑی

کہا ہمیں ای سول خدا کی ہمہ ہی خزانہ ہو وہ کالینی نہ مسلمان کا کہ جسکی کرم اور تعظیم ایمان کی لئی او نہیں پس فرمایا حضرت تحقیق موت جا

کبڑا است اور در کئی ہی جہت بگو کہ خزانہ او نہ کبڑی ہو یعنی اگر کافر کا ہو تو نقل کی ہمہ بخاری و مسلم فی **وَعَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَدْ نَفَعْنَا وَقَدْ نَفَعْنَا لِيَعْنِي فِي الْجَسَّارَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ مَالِكٌ وَإِنِّي دَاوُدَ قَائِمًا فِي الْجَسَّارَةَ

اور روایت ہی حضرت علی رضی کہ کہا دیکھا ہمیں سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبڑی سوچی پس کبڑی ہوئی ہم اور سبھی پس سبھی ہم نے

بچ دیکھی خزانہ کی نقل کی ہمہ مسلم فی اربع روایت مالک کی اور ابی داؤد کی ہمہ ہی کہ کبڑی ہوئی خزانہ کی لئی پر سبھی بھی اسکی ف

پہلی روایت کی دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کبڑی ہوئی حضرت خزانہ کیو دیکر ہم ہی کبڑی ہوئی اور جب کڈر گیا اور غایب ہو انظر ہی ہمیں

اور سبھی ہمیں دو سری ہمہ کہ چند مدت خزانہ کو دیکر کبڑی ہو انکی پر سبھی رہتی اور نہ او ہستی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہو کبڑی ہو جاننا ساتھ نقل

آخر کی یعنی ہمہ حکم پہلی تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی ہی ہی دونوں معنی ہیں اور دوسری معنی ظاہر ہیں **وَعَنْ**

جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَسَّارَةَ مُسْلِمًا نَأَى وَأَحْسَبُ أَنَّ وَكَانَ مَعَهُ حَقٌّ يُصَلِّي عَلَيْهِ يَكْفُرُ وَيَبْعُ مَنْ دَفَنَ هَانَا نَفْسُهُ يَرْجِعُ مَنْ كَفَرَ حَتَّى يَفْقِدَ أَطْيَنَ كُلِّ فِرَاطٍ مِثْلَ لِحْدٍ وَنُصَلِّيَ عَلَيْهِ نَأَى رَجَعُ قَبْلَ أَنْ تَذَنُّ فَانْزِعْهُ أَوْ يَرْجِعْ

میں نے سبھی

میں نے سبھی

میں نے سبھی

میں نے سبھی

جائزہ اور خفیہ کی نزدیک ہنہن جائزہ کہتی ہیں کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کلسانی حضرت کی آگیا ہوا سلمیٰ کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر کہ دیوا
 وپہاڑ وغیرہ در بیان میں عیال ہی ہشادعی ہوں اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہیں درست نجاشی
 منقول ہی حضرت ابن عباس سی بغیر ہنادکی کہ کہا ابن عباس کہ کہو لاگیا سریر یعنی جنازہ نجاشی گاہ ہانک کہ دیکھا ہو سکو اور نماز پڑھی
 صحیح **وکن** عبد الرحمن بن ابی ذعلی قال کان زید بن ارقم یکر علی جنازہ ناریجا اولئکہ لکر علی جنازہ ناریجا فمنا لئنا ففقال
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکر ہارواہ مسرہ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی سلمیٰ سی کہ کہا ہی زید بن ارقم صحابی
 تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون فی تکبیرین کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوجا ہئی اونسی کہ بیش چار تکبیرین کہتی ہی آج پانچ کیوں
 کہیں پس کہا اور اونہون نے کہ ہی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی بیہ سلمیٰ و پانچ تکبیرین کہتی یعنی کہی یا ابتدا
 اجماع ہی سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ میں اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی زیادہ ہی منقول ہیں لیکن
 کہا ہی علماء نے کہ آخر الام حضرت چار ہی ثابت ہوئی ہیں سوائی چار کی جو منقول ہیں نسخ میں اور زید رضی اللہ عنہما کی نقل ہی قابل ہوں
 تو کچھ ضرر اجماع میں نہیں آتا صحیح **وکن** طلحہ بن عبد اللہ بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازہ فقرا فاتحہ البکرة
 اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑھی سینی چھی ابن عباس
 جنازی پر پس پڑھی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کی اور کہا پڑھی سینی سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ بیہ سنت ہی نقل کی بیہ بخاری فی
 کہا امام ابو حنیفہ فی کہ مراد سنت یہ ہی کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاو مکان شاک کی تو قایم
 ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام فی کہ نہ پڑھی سورہ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھی ساتھ نیت شاک کی اور نہیں ثابت ہوا حضرت صلی
 علیہ وسلم ہی پڑھنا اسکا اور موطن میں ہی کہ ابن عمر رضیہ تڑپ ہی ہی اسکو نماز جنازہ میں اتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے
 پس مراد سنت سی اونکی نزدیک ہے کہ طریقہ روایت کی آگیا دین میں ہے پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہوئی صحیح **وکن** عقیق بن مالک
 قال صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازہ فحفظت من دعائہ ہو یقول اللہم اعزکہ وادعہ وعاوہ اعنہ واکرمہ
 ووسعہ مدخلہ واعسلہ بالماء النایف والبرد وفضہ من الخطایا کما لقیتم التائب الا بیض من اللذیخ ابدلہ دار خیر من دارہ
 واهل خیر من اہلہ زوجا خیرا من زوجا ادخلہ الجنة واعدہ من عذاب القبر فمن عذاب النار و فی روایتہ
 فتنۃ القبر وعذاب النار قال حتی مکیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسرہ
 اور روایت عیج بن مالک سی کہ کہا نماز پڑھی سوخذ اصلی اللہ علیہ وسلم فی ایک جنازی پر پس یاد رکھی سینی دعا پڑھی حضرت کی کہ وہ نماز
 ہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہی اور رحمت کہ اسپر یعنی قبول طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو کروات سی اور صحابہ کرام سے لینے
 تقصیرات اسکی اور بہتر کھانی اسکی یعنی جنت میں اور کدہ کہ قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کی اور برف کی اور اولیٰ کی یعنی پاک کر گن ہونے
 ساتھ طرح طرح کی مغزوں کی اور پاکیزہ کر اسکو ہونی جبیکہ پاکیزہ کرنا ہی تو تیری سفید کوسل سی اور بے کد اسکو گہ یعنی اوس عالم میں بہتر گہر کہتے
 اس عالم میں اور اہل نبی خادم بہتر اہل اسکے اور بی بی بہتر بی بی اسکے اور داخل کر اسکو جنت میں یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیے کہا
 عذاب و زعلی سی اور ایک روایت میں ہے کہ گچا اسکو فتنہ قبر کی یعنی متحیر ہونسی و شتو کی جواب میں اور عذاب آگ سی کہا عوف کہ جب سینی یہ دعا
 حضرت اوس تب کی لئی سنی تو رشک لیکیا میں یہاں تک کہ از نو کی سینی کہ ہوتا میں یہہریت یعنی تو کہ حضرت میرے یہ دعا کر کی نقل کی

یہ مسلم فی فانی بی بہتری بی اسکیسے یعنی تورعین اور حورقون نیامین سی ہی بس اشکال برما کہ حورقون دنیا کی ہوگی جنت میں افضل حورقونے
بسبب نماز روزی اپنی کی جیسا کہ دارد جو ہوا یہ حدیث میں اور فقہ میں کہا ہے کہ حسب اس خاکو استبرہا اور حضرت فی بکار کر پڑی ہی تو کلم
لمی اور یہ دعائی نسائی اور نزدیکی ہی ہی روایت کی لہی بخاری نی کہا ہے دعائیں جو بیت کی لئی وارد ہوئی ہیں یہ بہ سہو نسائی صحیح ہی صحیح ہ
ہو سن ای سکتہ بن عبد الرحمن ان عائشہ بنت ابی وقاص قالت ادخلنی یہ المسجون حتی اصل علی عیالک
ذک علیہا فقالت اللہ لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی بصریاء فی المسجون سہیل لحدیث رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی یہ کہ جب فاطمہ ہوئی سعد بن ابی قاص کی کہا حضرت عائشہ فی داخل کروا کہو مسجد میں تاکہ نماز
پڑھو میں اپڑس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر بس فرمایا حضرت عائشہ فی قسم ہی خدا کی اللہ بیتیخیق نماز پڑی ہی سو بخدا اصلی اللہ علیہ وسلم
اور دونوں بیوں رضیاء کی مسجد میں یعنی ہیل اور رہائی او سکی نقل کی یہ مسلم فی فانی نام ہیل کی بیباک ہیل تھا اور رضیاء کی ہانکا
ہی اور نماز خانہ کی مسجد میں پڑھی نزدیک امام شافعی کی درست بموجب حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی کہ وہ ہی بموجب حدیث کی
کہ اس میں نہ ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ فی اسواطی کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز خانہ مسجد میں پڑھیں چنانچہ قرب مسجد کے
ایک جگہ مقرر تھی کہ وہاں نماز خانہ پڑھتی اور ابوداؤد میں منع کی حدیث ہی موجود ہی مضمون او سا یہ ہی کہ جو کوئی پڑھی نماز خانہ کی مسجد
بس نہیں ثواب و اطی او کی اور حضرت عائشہ فی جو یہ حدیث ذکر کی حضرت فی نماز پڑھی تو یہ سبب غدر کی تھا کہ نہ ہر شاہ تہا مسکت تھی چنانچہ
ایک روایت میں یہ صحیح آیا ہی کہ حضرت عکف تھی اصلی مسجد میں پڑھی صحیح ہو سن ای سکتہ بن عبد الرحمن ان عائشہ بنت ابی وقاص قالت
اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاہا فقآہ وسلم کما مشفق علیک اور روایت ہی سمرۃ بن جندب قال صلیت داء رسول اللہ صلی
پڑھی یعنی چچی رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم کی اور چخانہ کی ایک است کی کہ مرگئی تھی بیخ نفاس اپنی کی بس کہڑی ہوئی چچین او کی نقل کی یہ
بخاری و مسلم فی فانی شافعی کہتی ہیں کہ عورت کے کون کی سانس کہڑا ہو وی نماز پڑھی کی لئی اور مرد کی سر کی سانس ہی بس یہ حدیث سند نہ کی
ہی صحیح نماز جو تو کی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور جاری مذہب میں یہ ہی کہ کہڑا ہو وی سانس سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
کہا شیخ ابن ہمام فی کہ یہ حدیث ثمانی سینہ کی سانس کہڑی ہو سکتے ہیں اس لئی کہ سینہ وسط ہی تھی در میان میں پڑا ہے اعضا کی اسلئے
کہ اویر او کی سر اور ہاتھ ہیں اور نیچے او کی ٹیٹ اور باؤن اور احتمال ہی کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سانس کہڑی ہوئی ہون مایل ہون
کولون کی راوی فی بس نزدیک ہونی دونو چیزوں کی آپس میں جان کیا کہ در میان میں او کی سانس کولون کی کہڑی ہوئی اور شمس فی کہا کہ روایت
ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی ہی کہ کہڑا ہو وی امام عورت کی کولون کی سانس ہی صحیح ہو سن ای سکتہ بن عبد الرحمن ان عائشہ بنت ابی وقاص قالت
یفتقر دین کیسے کہ فقال حق فی ہذا قالوا الباری قال فلا اذنبونی قالوا دفن فی ظلمۃ الیل کہ ہناتن تو فظلمتک
خلفہ فظلمتک منفق اور روایت میں عجماس یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کڈری ایک قبر پر دفن کیا گیا تھا مردہ او میں ت کو پس فرمایا کہ میں نے کہا
یہ عرس کیا صحابہ کہڑی کی تفرایا بس کہوں خبر تمی مجھ کو عرض کیا چنانی کہ دفن کر کے اپنے کسی چچا پر اسے راسکے کر وہ جانا ہے جگنا اچا پھر کہڑی ہو وی حضرت پا
صفت بانہی مٹی ہی حضرت کے نہیں پڑ پڑی او سپر نقل کی بخاری و مسلم فی فانی نام اس مردہ کا ظلم بن بزار بن غیر تھا صحیح ہو سن ای سکتہ بن عبد الرحمن
ان امرأۃ سوائے کانتہ نعم المسجون و شاکہ فقصد ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنہا و وعدہ فقالوا مات قال فلا ندم اذ دفن
قال کانہم صبروا و امرأۃ و قال ذلونی علی قبرہ فذلیہ فصلی علیہا فقآہ قال ان ہذین العورۃ کلم علیہا ان اللہ

بِعَوْنِهَا لَكُمْ يَصْلِحُ عَلَيْكُمْ مَثَقَاتُ حَبْكَيْتِهِ وَكَفَلْتُهُ لِمُسْتَلِيمٍ اور روایت ہی بانی بربرہ سی بہہ کہ ایک عورتہ اپنی کالی جہاز و دینی
سجدین مینی سجدہ نہیں پاتا ایک حمان یعنی جہاز و دیتا تھا پس نہ پایا او سکور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اوس عورت سے
یا مرد جو ان کیسی کر گیا ہوا اور کہا ان گیا عرض کیا صحابہ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیوں نہ خبر کی محکو یعنی تا نماز پڑھتا او سکی کہا ابو ہریرہ
نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیقہ جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی بہہ خیال کیا کہ کیا ہی بہہ کہ جسکے لئے حضرت کو تکلیف دین میں نہ
میں تقسیم حضرت کی منظور ہی پس فرمایا ابتدا و محکو قبر او سکی پس بتلانی او کو پس نماز پڑھی او سپر ہر فرمایا تحقیق بہہ قبر میں بہری ہوتی ہیں تا کیوں
مرد و سپر اور تحقیق اللہ تعالیٰ روشن کر تہا ہی قبر و کو واسطی مرد و دینی بسبب زبیر کی او سپر نقل کی بہہ بخاری مسلم نے او لفظ اسکی واسطی مسلم
ف با تھا ایک جوان بہہ شک را وی ہی کہ عورت جہاز و دیتی تہا ہی با جوان آیتا تھا اور بہہ قبر میں مراد انسی وہ قبر میں کہ خیر ممکن تھا نماز پڑھنا
حضرت کا اور اختلاف ہی اس میں کہ نماز پڑھنی قبر پر جہاز پڑھی یا نہیں جمہور علماء سپر میں کہ شروع ہی خواہ پہلی پڑھ چکی ہوں یا نہ پڑھ چکی ہوں
اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر میں کہ اگر پہلی پڑھ چکی ہوں تو درست اور اگر پڑھ چکی ہوں تو نہیں درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیکی
ایک شرط یہ ہے ہی اگر پہلے گیا ہو بیت قبر میں درست ہی اور پہلے گیا ہو تو نہیں درست بعضوں نے انفرادہ اسکا میں دن کا کیا ہی کہ میں نے
کہ کا ہو تو جانی کہ نہیں پڑھا اور میں ان باز یادہ کا ہو تو جانی کہ پہلے گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ حدیثوں میں جو نماز پڑھنا حضرت کا قبروں پر آیا
خصوصیات حضرت کیسی ہی کہ حضرت قبروں کی نورانی ہوئی لئی قبر پڑھی تہا اور کو سطلق نہیں درست ہ ص ح و عن کسب
مروان بن عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن اذہ مات لک ابن بقر بن عبد یسحاق فقال یا کریم انظر ما اجتمع لک من القابر
قال فخرجت فاذا ناس من القبر اجتمعوا لک فاخبرته فقال تقول هو اربعون قال نعم قال اخرجت فانت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل من المسلمین فیقوم علی جنازۃ اربعین رجلا لا یشیرون باللہ شیئا الا سقعم اللہ
اور روایت ہی کریم ہونی ابن عباس سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے بہہ کہ مراد اونکا بشاقدیر میں یا عصفان میں کہ نام کلیوں کا ہے
قبر کے کی پس کہا ابن عباس نے ہی کریم کہ جس قدر جمع ہونی ہیں لوگ اسکی نماز کی لئی کہا کہ اپنے پہر نکلا میں پس کہا ان لوگ بہت جمع ہوئی
تہا او سکی لئی پس خبر دی مینی اونکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی مکان کر تہا ہی کہ ہوئی وہ چالیس کہا کہ ان کہا ابن عباس نے کہ نکلو جنازہ کو پھر
تحقیق مینی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تہا ہی نہیں کہ لئی شخص مسلمان کہ مر ہی پس پڑھنا جنازی او سکی پر چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتی ہوں تا بہہ اللہ کی کسی کو کہ قبول کر تہا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کے حق میں نقل کی بہہ مسلم نے **و عن عائشہ**
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت تصلى علیہ ائمة من المسلمین یبلغون مائة کلمة یسفعون لک الا شفوعا فی ذلک
اور روایت ہا کہ نہ ہی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا نہیں کو ہی میت کہ نماز پڑھی او سپر ایک جماعت مسلمانوں کی کہ نہیں سو کو
شفاعت کریں واسطی او سکی اگر قبول کجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق میں نقل کی بہہ مسلم نے پہلی حدیث میں چالیس
آدمی فرمائی اور اس میں سو ظاہر بہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہوئی فضیلت او تری ہو وی ہر ازراہ فضل و کرم کی اپنی بندوں کی حال پر
چالیس جمع ہوئی تہا ہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دو نو قد دونی کثرت ہو وی نہ عدد خاص ہ **و عن ابن**
قال مروان بن عتبہ ما خیرا فقال لیس صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم و ابا حنی فاشوا علیک ما شئنا فقال وجبت
فقال عمر ما وجبت فقال هذا انذیتم علیہ خیرا فوجبت لک الجنة وهذا انذیتم علیہ شرا فوجبت النار

روایت اوسکی لفظ انشاءناک ابریح روایت ابی داؤد کی پس مذکور کہہ اوسکو ایمان پر اور مارا اوسکو اسلام پر اور اخیر میں اوسکے
 بہ ہی اور نہ گراہ کر سکو بھی اوسکی **وَعَنْ** وَائِثَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلَى الْخَيْلِ
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَسَبَهُ عَنِّي يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا فِي دِمْتِكَ وَحَيْلُ جَوَارِكَ فَقَبِّهْ مِنْ فِتْنَةِ النَّفْسِ وَعَلَيْكَ
 التَّكْوِينُ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ أَحْسَنُ اللَّهُ أَحْسَنُ لَكَ وَأَرْحَمُهُ إِنَّكَ تَلْتَلِغُ الْجَحِيمَ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ ^{وَرَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ} اور روایت ہی ذالذہ بن اسحق
 سی کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہاری سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص پر مسلمانوں میں سی پس سنا میں حضرت کو کہ فرمائی تھی یا ابی
 شقیق فلانا بنی فلانا بنی فلانا تیر کی ہی یعنی ایسی کہ ایمان کہتا تھا تیر اور چنگل مارنا وہاں ہی ساتھ قرآن کی کہ وہ اس دینی و الہی پس بچا اوسکو
 فتنہ فرمائی یعنی عذاب اوسکی اور عذاب آگ کیسی اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندو کی ساتھ کیا ہی پورا کرنا ہی اور تو صاحب
 حق کا ہی کہ جو کچھ کہتا ہی اور کرنا ہی حق ہی یا الہی بخشش کہ واسطی اسکی اور رحم کہ اسپر تحقیق تو بخشنے والا ہر ان ہی روایت کی بہہ بوداؤد ابن ماجہ
و لفظ جبل کی کسی معنی ملاحظی فارسی فی نقل کئی ہیں اور اخیر کو کہا ہی کہ ظاہر تر یہی ہی کہ معنی اسکی بہہ ہوں کہ وہ تعلق پڑتو والا اور چنگل مارنا
 ساتھ قرآن کی تہا پس لفظ جبل سی مراد قرآن ہی جیسے کس آیت میں **وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ** یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جواری ^{ان}
 اور اضافہ اس میں سانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اوسکی باعث ہوتا ہی ایمان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذالک مع
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ^{وَرَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ} **أَذْرَأْتُمْ فَحَاسِبِينَ مَوْنَاكُمْ وَكُنْتُمْ عَنَّا مَسَاوِيَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ**
 اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یاد کرو نیکان اپنی مردوگی اور نبرد رہو ذکر کرنی برائیوں اور
 سی روایت کی بہہ بوداؤد و ترمذی فی ف یاد کرو نیکان اپنی موتی کی ایسی کہ وقت ذکر کرنی صاحبین کی اور تری ہی رحمت اور بہہ امر
 اسباب کی الٰہی ہی اور نبرد رہو ذکر کرنی برائیوں اوسکی بہہ امر وجوب کے ہی یعنی واجب ہے کہ برائی او کی نہ ذکر کرو کہا ہی حقہ الاسلام فی کہ غیبت
 اشہدی غیبت زندہ ہی ایسی کہ زندہ ہی بخشنا لینا ممکن ہے دنیا میں بخلافت ہے کہ اوس نہیں بخشنا سکتا اور کتاب از بار میں کہا ہی کہ کہا
 فی کہ جب دیکھی پہلانی والا سیت میں کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکی اور خوشبو آئی او میں سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور
 دیکھی او میں پڑی چیز مثلاً بو آتی ہو او میں سی یا کالا ہو جاوی نہہ یا بدن یا بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا مع
 ص ح **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عَالِيَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقَامَ حَيَّيَالٌ دَاخِلَةً ثُمَّ جَاءَ وَابْتِجَانَةً
 امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا بَاحِثُنَا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حَيَّيَالٌ وَسَطَّ الشَّرِيرُ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءَةُ بْنُ زِيَادٍ هَلْ كُنْتَ إِدَابَتَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامِكَ مِنْهَا وَمِنْ الرَّجُلِ مَقَامِكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 وَفِي رِوَايَةٍ أَبُو دَاؤُدَ أَحْسَنُ مَعْرُوفًا زِيَادَةً وَفِيهِ فَقَامَ عِنْدَ حَيْضَةٍ ^{وَرَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ} اور روایت ہی نافع سی کہ گنیت اوسکی ابی عالیہ سے کہا کہ نماز پڑھی ہے
 ساتھ انس بن مالک کی او پر جنازی ایک شخص کی یعنی عبد اللہ بن عمر کی پس کہڑی ہوئی مقابل سر او سکی پہر لائی لوگ جنازہ ایک
 قریش میں سی پس کہا ہی اباحترہ کہ گنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازی پر پس کہڑی ہوئی مقابل ذریبان تخت کی پس کہا واسطے
 اوسکی عمار بن زیاد کی کہ اسطرح سی دیکھا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر سچ جگہ کہڑ
 ہوئی تیر کی اوس عورت سی اور کہڑی ہوئی مرد سی جگہ کہڑی ہوئی تیر کی مرد سی یعنی حضرت کو دیکھا تونی کہ کہڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل
 سر کی اور عورت کے جنازی پر مقابل ذریبان کی کہا کہ ان نقل کی بہہ ترمذی اور ابن ماجہ فی اور بیح روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتھ یہ یاد

کی اور اوسین بہہ ہی کہیں کہری ہوئی نزدیک کوئی عورت کہتے اس میں جو اختلاف کیا ہی الامون بنی مذکور اور کا پہلی فصل میں ہے
 ہی جو چاہدہ ہوئی کہے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان سهل بن حنین قد قیس
 ابن سعد قاعدین بالقادسیہ فمس علیہما جنازۃ فقاما فقیلا لهما ما من اهل الا لصلیون من اهل اللہ متفقاً
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام فقیلا لہا جنازۃ بصری فقال البستت نفساً
 متفق علیہ روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی ہی کہہا ہی ہل بن حنیف اور قیس بن سعد ہی ہوئی قادیسیہ میں پس گذرا گیا اور
 ایک جنازہ پس کہری ہوئی دونوں پہر کیا گیا اذ کو کہ تحقیق بہہ جنازہ زمینداروں ہی یعنی ذبیون ہی پس کہا دونوں صحابیوں ہی کہ
 تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کہری ہوئی میں کہا گیا اذ کو کہ تحقیق بہہ جنازہ ہو دیکھا ہی فرمایا کیا نہیں
 ہی بہہ حساباً نقل کی بہہ بخاری و مسلم ہی قادیسیہ نام ہی ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ ہی اور ذبیون ہی یعنی زمینداروں ہی
 ذمی ہیں انکو زمیندار کہا سبب زرات اور کم رہے ہوئی اذ کی یا سبب کہ سلطان ہی مقرر رکھا اور کوزمین پر اور خرما لیا اور کیا نہیں
 جاندار کیا تہ موت ایک ہی ڈری اور عہدہ پکڑی حاصل بہہ کہ موت مقام ڈرا اور عہدہ کا ہی اسی او تہہ کپڑا ہوا میں اور اوپر گذر ہی چکا
 کہ مسخ ہوا او تہہ کپڑا ہوا تہہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دو صحابو کو طم سوج ہونیکا ہوا ہوا مع **و عن** جبناذہ بن
 الضامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبع جنازۃ لم یقعن حتی یوضع فی اللحد فوض لہ جبریل
 بالبرق فقال لہ انا ہذا نضعہ یا فقیل قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوہم فافہ الترمذی ابو داؤد
 وابراہیم قال الترمذی ہذا حدیث عبد بن بشر بن رافع الراوی لکن یقولون انہ روایت ہی عبادہ بن صامت کہہا ہی صل اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ جاتی
 ساتھ جنازہ کی نہ بیٹھی بیان تک کہ رکھا جاتا قبر میں پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہودیوں میں سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق
 ہم اس طرح ہی گئی بن ای محمد یعنی کہری سہتے بن یہاں تک کہ رکھا جاتا ہی مردہ قبر میں کہا راوی ہی پس ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم یعنی لہ اسکی کہری زہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کی یہ ترمذی ابو داؤد بن ماجہ ہی اور کہا ترمذی نے
 یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہیں قوی **و عن** علی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام آمن
 بالقیام فی جنازۃ ثم جلس بعد ذلک آمن بالجلوس وہ اہ احمد اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کہہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا کہو ساتھ کہری ہو جائی وقت دیکھی جنازہ کی پہر بیٹھی سچی اسکی اور فرمایا کہو ساتھ بیٹھی کی نقل کی بہہ احمد ہی **و**
 ظاہر اس حدیث سی یہاں سلوم ہوا ہی کہ کہ وہ ہی کہری ہو جائی اسکی تہ مع **و عن** محمد بن سیرین قال ان جنازۃ من
 بالحسن بن علی و ابن عباس فقام الحسن و لہ یضم ابن عباس فقال الحسن انیس قد قام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ یھودی قال نعم ثم جلس رواہ الشافعی اور روایت ہی محمد بن سیرین ہی کہہا ہی
 ایک جنازہ گذر حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہری ہوئی حسن اور نہ کہری ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن ہی کیا نہیں
 ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ ہو دیکر کہا ابن عباس ہی ان کہری ہوئی پہر بیٹھی نقل کی بہہ نسائی ہی **و عن** محمد بن
 تہا کہ حضرت جنازہ کو دیکر او تہہ کہری رہتی ابن رازان ہی رہتی اور نہ او تہہ ہی پس کپڑا ہوا مسخ ہوا اور حضرت حسن کہ پہر مسخ ہوا نہ ہی
 ہوگا اسی انکار کیا مع **و عن** جعفر بن محمد بن اسماعیل ان الحسن بن علی کان جالساً فمس علیہ جنازۃ فقام الناس

دفن کی لمی نجد اور کھڑی کو مجھ کرچی زمین کھڑی کرنا جیسا کہ ایک ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم
 فتح مسجد کہتی ہیں اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کھڑا کرتی ہیں جسکو یہاں منجلی قبر کہتی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مسجد فتح مسجد اور کہا
 ابن ہمام نے کہ سنت ہماری نزدیک مسجد ہی ہے کہ وہ موجود ہے یعنی زمین نرم ہوا اور خوف دہ جائیگا ہو تو شوق کری یعنی جیسی یہاں قبر میں
 ہیں اور کھڑی کو مجھ کرچی زمین یعنی ایٹھوئی اوس گواک کو بند کر دینا اور لکھا ہی علانی کہ حضرت کی قبر کا اوک تو ایٹھوئی بند ہوا تھا صحیح
وَسَكَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا كَقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت
 ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی ریح قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونی سرخ روایت کی یہ مسلم نے فتح شقران جلی آنحضرت کے
 نی اوس لونی کو بغیر کوی صحابہ کی قبر میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ وہ جانا سینی یہ کہ استعمال کری اوسکو کوئی بھی حضرت کی اور
 بعضے عالموں نے کہ یہ رکھنا لو لیکھا خصا لیں آنحضرت کسی تھا اور کہا بعضی عالموں نے کہ جگہ کی حضرت علی اور حضرت عباس شقران
 بسبب کہنی اوسکی قبر میں اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں کہ وہ نکالی گئی قبر میں سے یہاں ڈالنی مٹی کی اور علانی کو وہ کہا
 پھر اچھا نام دیکھی نجی اس لیے کہ اسراف اور ضیاع کرنا مال گہی صحیح و حسن **سَعْيَانَ التَّمَارَاتِ لَكَ يَا قَابُوسَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْتَمِدًا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہی سفیان کجور سجی والیسی یہ کہ دیکھی اوہون نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوبان اونق
 نقل کی یہ بخاری نے فتح امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور احمد نے دلیل پڑھی ساتھ اس حدیث کی اور او حدیثوں صحیح کی اسپر کہ بطور کوبان
 بنا قبر کا افضل ہی سطح بنانی سے اور امام شافعی نے کہا سطح افضل ہی صحیح و حسن **وَسَكَنَ ابْنُ أَبِي هَانِئَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي هَانِئَةَ**
أَنَّ ابْنَةَ عَبَّاسٍ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَدُنِّي مِثْلُهَا لَا أَطْمَئِنُّ لَهَا وَلَا فِئْرًا مِثْلَهَا إِلَّا لَأَسْتَوِي رَوَاهُ
 اور روایت ہی ابی الیمان اسدی سے کہ کہا تو مایا محکو حضرت علی نے کیا نہ بیچون سچکو اور پراس کام کی کہ بیجا محکو او سپر پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہی کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو کر کہ شادی اوسکو اور نہ کسی قبر بند کو کر کہ برابر کردی اوسکو نقل کی یہ مسلم نے فتح
 کہا ہی علانی کہ تصویر کزنی حرام اور دشنام اور سکا جب سے اور زمین جائز ہی بیٹھا ہوا اور برابر کردی یعنی پست کردی یہی کہ قبر میں کی ہو خدا کر نوادگی با
 ہی کہ خدا لکھی بقدرت ہے جو کہ سنت سے انہا میں کہا ہی کہ کہا علانی کہ مسجد کہ کہ بند ہو قبر بابت سے اور کہ وہ زیادہ اس اور مسجد داویا زیادہ کا بن
ع م ح و حسن جابر قال **رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَجْصَصُ الْقَبْرَ وَأَنَّ يَبْنِي عَلَيْهِ وَأَنَّ يَفْعَلُ عَلَيْهِ**
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کج کرنے کی قبر کی اور عمارت بنانی سے قبر پر اور پیغمبر
 سنی پر روایت کی مسلم نے فتح لکھا ہی از ہار میں کہ نہ ہی قبروں کی کج کرنے سے واسطی کہ اسبت کی ہی اور یہ نہ ہی دونوں صورتوں کو نوال
 سے خواہ چنانہ اس سے کہی خواہ قبر کی اوپر کج کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہیں اور واجب ہی ڈا دینا اوسکا اگر چہ ہو مسجد
 اور کہا تو ریشتی نے کہ بنا تحمل ہی دونو چیزوں کو خواہ قبر پر کان پیر وغیرہ سے بناوی خواہ خیمہ وغیرہ کج کری شیخ دونوں میں کیونکہ کچھ فائدہ نہیں
 پیر کہا تو ریشتی نے کہ اسکی منع ہونیکا یہ ہی سبب ہی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی ہی کا فر کہ سایہ کرتی تھی میت پر برس نے تک اور قبر پر
 سے اسلی منع فرمایا کہ یہ بنانی ہی اکر ام مومن کی اس میں حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضوں نے کہا بیٹھے سے یہ مراد ہی کہ عمر کی ماری قبر
 ہی پر پتھار ہی جیسی یہاں بعضی آدمی حقیر ہوتے ہیں قبر پر اس سے منع فرمایا صحیح و حسن **ابْنُ تَمِيمٍ النَّخَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقَبْرِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهِ وَلَا تَرَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی مرثد غولبی کہ کہا فرمایا رسول خدا

اصحابہ علیہ وسلم فی قبورہم پر اور نماز پڑھو طرف قبروں کی نفل کی بیہ مسلم فی وقت کہا ابن ہمام نے کہ کروہی مہینا قبر پر اور روز نماز
 او سو گیس ہرچہ لوگ کرتی ہیں کہ حسب کوئی اقربا میں سے ایک جانی دفن کیا جاتا ہی اور او سکی گرد اور مردی مدنون ہوتی ہیں تو او کو روز نماز
 ہوتی اپنی تجارتی کی قبر پاس پہنچی ہیں یہ کہو ہی اور نہیں کروہ روز نماز قبر کا حاجت کے لئے یعنی گھوڑنی لٹی یا دفن کر نیکی لٹی قبروں پر یا ز
 رکھ کر جانا جائز ہی اور سب سے کہ نفل یا خون قبروں میں جاوی گذانی شریعتہ الاسلام اور کروہی سو نماز دیک قبر کی اور نیک کرنا او سپر اور سنج
 کرنا پاس او سکی نہایت کروہی اور کروہی ہر چیز کہ نہیں مہود یعنی نہیں ثابت سنت سے اور مہود سنت نہیں ہی گزیرت او سکی
 اور دعا کرنی پاس او سکی کہڑی ہو کہ حسب یکہ کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل کی طرف بیع کی او کہتی اسلام علیکم در قوم مؤمنین انا انشاء
 بکم لحدون اسال اللہ ولیکم العافیہ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کی اگر ارادہ تنظیم قبر یا قبر والی پڑھتا ہی تو صریح کفر ہی والا کروہ تحریمی ہی اور ہی حکم
 جنازہ یا اگر ساسنی ترکہا ہو بلکہ کہ است او میں زیادہ ہی اور میں اہل کہ ہی گرفتار ہو رہی ہیں کہ نظار بانہ کہ جنازی کعبہ کی پاس کہہ تے
 ہیں اور پھر او کی طرف نماز پڑھتی ہیں معہ الگوئی کہی کہ ماعلیٰ سحر ہی جو کہا کہ نہیں مہود سنت سے گزیرت اور دعا الخ اس معلوم ہوا کہ
 کورات قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور کروہ ہی باوجود کہ اکثر احادیث و آثار ہی پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ او ہونے ہی وہی وہ عقیدہ
 تیسری نفل میں بیع شرح حدیث میں عن علی کہ میں جواب یہ کہ کورات قرآنی داخل ہی دعائیں اسلی کہ وہ ہی جا ہی حکم میں کہ کروہ نہیں
 مولا ناہ **و سن** بنی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن یحلیس احدکم علی قبر فحرق ثیابہ فخالص الخ
 جلد خیر کہ عن ان یحلیس علی قبر رواہ **و سن** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ یہ کہ شئی ایک تہارا
 انکار یہ کہ جاوی کہڑی او سکی پس سنجی انکار اطرف بدن او سکی بہتر ہی واسطی او سکی اس سے کہ بیٹہ جاوی قبر نفل کی بیہ مسلم فی وقت
 یعنی الگوئی آگ پر بیٹہ جاوی اور وہ کہڑو جلا کہ جلا کہسین سنج جاوی تو وہ اہل ہی قبر پر بیٹہ ہی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی او سکی ضرر سے
الفصل الثانی فی غسل و سحن عن ذہب بن الزبیر قال کان بالمدینۃ رجل من احد ہمدانیکم واکلا خرا لا یصل فقلنا
 اللہ ما جاء اذکما علی عملک فحاء اللہ ی یحذو فحذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شرح السنہ روایت ہی عروہ بن زبیر ہی کہ کہا ہی
 مدینہ میں دو شخص یعنی گورکن کہ ایک او میں سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی نبلی قبر کہ ہوتا تھا اور وہ سراسر یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا
 تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جسی یہاں قبر بنی ہی پس کہا صحابہ ہی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جو س او میں سے آوی پہلی
 کی کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوی لحد کہو دی چھتر کے لئے اور اگر شق والا پہلی آوی شق کہو دی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس
 لحد کی واسطی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہی بی شرح السنہ میں وف ابو عبیدہ بن جراح عشرہ منبرہ سے ہیں اور اس ہی معلوم
 کہ اگرچہ لحد افضل ہے لیکن شق ہی شروع ہی اسلی کہ اگر شروع ہوتی تو ابو عبیدہ کا سبکو کہو داکرتی مع **و سن** ابن عباس قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحد لنا و الشق یغیر نارواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و رواہ احمد عن جریج
 بن عبید اللہ اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لحد و اسطی ہمار ہی ہی اور شق و اسطی غیر ہمار کی تو
 کی بیہ ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ہی اور روایت کی یہ احمد ہی جریر بن عبد اللہ ہی وف علانی اسحدت کی لکی معنی لکی ہیں لیکن
 خاص تر یہ ہیں کہ لحد و اسطی ہمار ہی ہی یعنی جماعت انبیار کی اور شق جائز ہی واسطی غیر ہمار کی مع **و سن** ہشام بن عمار
 ان التنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احضر اوا و سنعوا و اعنقوا و احسنوا و ادفنوا الانین و الثلثہ

فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَاتُوا كَرَاهًا أَحْمَدُ وَالشَّرْحُ مَدِينٌ
 وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسَبُ
 اور روایت ہی میں امام بن عامر سی کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان احد کی گود و قبرین اور فرخ کرو اور گہرا کرو اور اجہا کو قبر کو یعنی
 جوار اور صاف کرو خاک اور کوڑھی کر گڑھی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر میں اور اگر کوڑھی جانب قبلہ کی رکھو اور سو کو بہت یاد رکھنا ہو
 اور تین قرآن روایت کی سید احمد قمرندی کا ابو داؤد اور سنائی فی اور روایت کی ابن ماجہ فی نطق استخوانک ف فرمایا دن احد کی یعنی جب
 جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہد اکا تو فرمایا کہ دو قبرین یہ امر واجب کیسے ہی اور باقی استحباب کی ہی اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا
 کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہی میت دزدوں سے اور کہا منظر فی کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کہتا ہو کہ یا تہوہ اوچا کر
 تو سزا دیکھو ان کی کناری قبر کی برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہیں درست اور
 نہ ہو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہوا سو کو آگی کرو تو اس میں اشارہ ہی طرف تعظیم کرنی عالم باہل کی زندگی میں ہی مری پڑھی اور ایک نماز جیسی
 ایک میت پر ہوتی ہی ایسی ہی زیادہ پڑھی ہو سکتی ہی پچھلے جمع ہوں کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہیست پڑھا کر پڑھی چاہی سبکو گہرا ایک نماز پڑھی
 پھر آگی کہتے ہیں چاہی آگی بھی رکھی جانب قبلہ کی اور چاہی طول میں رکھی خطا رہا نہ کر اور فصل کی پاس کھڑا ہو ۵ ع ۵ ح و ع ۵
 جَابِرٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لَيْتَةَ فَبَدَأَتْ فِي مَقَابِرِ بَنِي نَدَادَى مُنَادِيًا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَرَّةً وَالْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَكَفَيْلَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَيْتُ هِيَ حَارِثُ
 کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائن ہوئی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کریں اور کو مقبرہ ہماری میں پس چارا پکارا یوں ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی فی کہ پہرے تو تم شہیدوں کو طرف جگہ شہید ہونی اور لیکھی نقل کی بہت احمد اور ترمذی کا ابو داؤد اور سنائی اور انہی نے اولفظ اکل واسطی ترمذی
 کی ہیں **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضی مسلمان شہید ہوئی اور میرا باپ ہی شہیدوں میں ہی تھا لائیں میری پہرے ہی
 میری باپ کو تاکہ دفن کری ہماری گورستان میں کہ قبضہ تھا پس تھکر کی طرف سے ایک شخص نے نہا کی کہ جہاں ماری گئیں میں ہیں دفن کرو اور
 اسطرح جو کوئی مری ایک شہر میں نقل نکلیا جاوی طرف دوسرے شہر کی کہا یہ بعض علماء کا کہنی اور از ہا میں کہا ہی کہ یہ مری ہی تر و میل ہی بیچ بیچ تویم
 نقل کرنی مردوں کی اور بیچ ہی نقل لیا نہ ظاہر ہی کہ ہی نقل کی خاص ہی مانتا تھا شہد کی اور ظاہر یہ ہی کہ کل کی جاوی ہی نقل کرنی تو لیکھی بعد دفن اونکی پر اور
 بغیر مزر پڑھی بعد دفن کرنی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور بیچ ہی کہا اگر ضرورت ہو جائے ہی نقل کرنا میت کو اور بی ضرورت رو نہیں آویج ابن الہمام نے کہا اگر نقل کریں
 یعنی لجاویں اور سو پہلے دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک تو نہ تھا نہ نہیں سیکے مقبرے ہی دور ہو کر ہی ہیں اور محبت سے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبروں میں سے
 کہ مری ہیں جن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی ہوا لڑھکن بن ابی ابراہیم منزل شہر کے ہی ان گوی بہر جنازہ اور کالائی کو میں پس جب حضرت عائشہ انکی زیادہ کو آئیں اور کہا اگر میں تیرے
 موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل کرتی میں اور دفن کرتی اوسی جگہ کہ جہاں مرا تھا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی درست نہیں ہی کہ ہونا
 قبر کا بیچ تھوڑی مدت کی اور نہ بہت کی مگر بعد اور عذر یہ ہی کہ ظاہر ہو وی کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوی اور سو شیعہ اور کہتے ہی صحابہ میں سے
 زمین کفرستان میں دفن کی گئی اور وہاں ہی نقل نہ کی گئی اور اگر مالک زمین کا چاہی کہ زمین کو ہوا کر ہی اور زراعت کر ہی بیچتا ہی اور سو
 اور یہ ہی عذر ہی کہ محمد میں مال کسجا یا کپہا کی کارہ جاوی یعنی اس صورت میں ہی کہو دونا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ مستحق ہی شایع
 اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت و یا ان حاضر نہ تھی پھر بی صبری کرتی ہوا اور چاہتی ہو نقل کرنا بیچتا ہی

نہیں رکھتا کہ نقل کرے جس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اسکو مقبرہ بنیں اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب میں سو اسی ہدایہ کے کہ جب مر جاوی کوئی کسی شہر میں تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسی کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیجا مذہب بات میں اور تاخیر موتی ہی دفن میں اور اگر غیر محل کے یا غیر نازکی دفن کیا جاوی تو نکالا بخاوی بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوی گہر میں کہ رہتا تھا اوس میں اسی کہ بہر حال صلیبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی صحیح **وکن** ابن عجبائیں قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل من قبائل العرب قال انما انا من قبائل العرب اور روایت ہی بن عباس سی کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کہ نبی کی قبر میں اپنی سر کی طرفی روایت کی بہر شافعی فی صورت اسی یون ہی کہ کہا گیا جنازہ پانچ بج کر پہر نکالی گئی حضرت سر کی طرفی اور رکھی گئی قبر میں شافعی کی مان یونہیں رکھتی ہیں اور ہماری نزدیک سنت یہی کہ کہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹھا کر کہا جاوی قبر میں اور حضرت اسبطرح مردیکو کہتی تھی قبر میں جیسا کہ حدیث آئینہ میں آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرہ شریف میں اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سی اوتارتی اسی کہ قبر شریف دیواسی ملی ہو سی اور ایک جواب حنفیوں کی طرفی یہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہی چنانچہ ابوداؤدی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل گئی قبر میں جانب قبلہ سی اور سرانسی نہیں نکالی گئی اور ماٹا سکی ابن اجبر نے ہی روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دون حدیثوں میں حافظ یون دون **وکن** ابن عجبائیں قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل من قبائل العرب قال انما انا من قبائل العرب اور روایت ہی بن عباس سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو سی ایک قبر میں را کہو یعنی ایک شخص کی دفن کر کے ہی پس دشمن کیا گیا حضرت کی ہی چراغ پس لیا حضرت فی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کر ہی تجکو اللہ تحقیق ہننا تو بہت رونو والا سبب خوف خدا کی اور بہت تلاوت کرنو الا قرآن یعنی ان دونو چیزوں کی سبب سی سخی رحمت و مغفرت کا ہو اتور روایت کی یہہ ترمذی فی اور کہا شیخ السنہ تین اسناد او اسکی صحیح **وکن** کہا ترمذی کی کہ یہ حدیث حسن صحیحہ اور اس ماہین حدیث جابر اور زید بن ثابت سی ہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ را کہو دفن کر را کہو نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہی اور یہ حدیث سنہی حنفیہ کی کہ اونکی ان قبلہ کی طرفی اوتارنا میت کو سنت ہی صحیح **وکن** ابن عجبائیں قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل من قبائل العرب قال انما انا من قبائل العرب اور روایت ہی بن عباس سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقت کہ داخل کر تی میت کو قبر میں کہتی رکھتا ہوں میں ساتھ امہ کی اور ساتھ حکم امہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک شایعہ میں اوپر واقعہ رسول اللہ کی روایت کی یہہ احمد فی اور ترمذی اور ابن ماجہ فی اور روایت کی ابوداؤدی فی روایت دوسری **وکن** حنفیوں کی روایت میں لفظ سنت ہی بجائی ہی **وکن** حنفیوں نے کہا کہ ایسے ہوں سدا ان التی صلی اللہ علیہ وسلم حتی علی المیت ثلاث حدیثات یبدیکہ جیبا وانک تراش علی قبر ابنیہ ابراہیم ووصنم علیہ حصباء رواہ فی شرح السنہ وروای الشافعی عن من قبلہ اور روایت کی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فی اپنی باپ سی یعنی امام باقر سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالین میت پر تین لہین ساتھ دونوں اتوں اپنی کی کہاں کر اور تحقیق حضرت فی چہر کا پانی اوپر قبر بی اپنی ابراہیم کی اور رکھی قبر پر سنگری یعنی نشان کی نبی نقل کی بہر شافعی السنہ اور روایت کی شافعی فی لفظ رش سی **وکن** روایت کی احمد فی ساتھ اساد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تھی ساتھ پہلی لب کی مہنا خلقا اور ساتھ دوسری لب کی و فیہا ٹیکہ اور ساتھ تیسری کی و مہنا شجر حکم ماہہ اخری اتھی اور کہا ابن ملک فی کہ نہت ہی واسطی او سکی کہ حاضر ہو میت کی

سابقہ قبر پر یہ کہ جب میرکد الیٰ ہی قبرین بعد بتاؤ لی اور سنت ہی چیز کا پانی کا بی قبر پر اور رسول ہی کہ کہا ایک شخص کو جو امین کہ کیا کیا اللہ فی سائتہ
 یرى كما وزن کی گنیں نیکیاں میری پس غالب امین برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک تیلی نیکیوں کی بل میں پس جب گیارہ ہوں کہو لا یعنی تیلی کو پس نگاہ
 او میں تیلی کی ہی تھی جو کہ الیٰ تھی یعنی ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی الواجب روح **وکن** جابر قال کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وکنکم ان یتخصص القبر وان یتکتب علیہا وان توطأ رواہ المزمذی

اور روایت ہی جابری کہ کہا منہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ گچ کجاوین قبرین اور یہ کہ لکھا جاوی او پڑ اور یہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہ
 ترندی فی **ف** گچ کر نیسی منع فرمایا اسلی کہ امین ایک طرف کی زینت اور تکلف ہی اور مٹی ہی لہنیہ قبر کو جاڑی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور
 قرآن کا قبر پر ناخوار و یا مال ہون اور پشاب نکرین اور پڑ حیران اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری ہی کہ اس بیچ مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کہ اور قرآن کا دیوا
 ساجد وغیرہ پڑا اور اس بیچ مکروہ ہی پڑ وغیرہ پڑا و غیرہ میت کا لکھ کر لکھ کر ان اور بعضون ہی کہ کہا ہی کہ نام میت کا خصوصاً صاحب کا لکھنا جائز ہی تاکہ
 پہچان جاوی بعد گذرنی مدت کی روح **وکن** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الذی رثت الماء علی قبرہ
 یلاک ابن ریاح یعنی بکامین قبل راسہ حتی انتہی الی ریحیہ رواہ البیہقی فی ذکایل التی حویۃ

اور روایت ہی جابری کہ کہا پانی چیز کا گیارہ قبری صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑا و تہا وہ شخص کہ جس ذی الاپانی اور قبر حضرت کی بلال بن رباح سابقہ شہ کی
 شروع کیا چیز کا سر کی طرف سی رہا تاکہ کہ پہنچا دیا باؤن تک روایت کی یہ بھی فی دلائل النبوة میں **وکن** المطلب بن ابی وداعہ
 قال لما کانت عثمان ورضی عنہما اخرج یحیٰ بن خالد عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان ابنته لم یکن قد استنظرت علیها فقام الیها
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وحسن عن ذکریہ قال المطلب قال الذی یحییٰ بن محمد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 انظر الی ابیاض الذی راى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حین حصر عثمان علیہ ورضی عنہما علی ارضہما عند ابي عبد الله فقال علم بما فی ذنوبہ وادوہ وادوہ وادوہ

رواہ ابو داؤد اور روایت ہی طلب بن ابی داؤد سے کہ کہا جبکہ میری عثمان بن مثنون نکالا گیا جنازہ اونکا پس من کی گئی اور حکم کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص کو
 کہ لاوی حضرت کی پاس پتہ یعنی بڑا پتہ علامت کی لی رہا جاوی پس نہ او ہٹا سکا وہ شخص اوس پتہ کو پھر پکڑی پوی طرف اوسکی رسول خدا صلی
 علیہ وسلم اور آستینیں چڑ بائیں دونو ہاتھوں کی کہا مطلب راوی ہی کہ کہا اوس شخص ہی کہ جزدی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں
 طرف سفیدی مٹون ہاوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت کہ کہو لا اون دونو ٹوک پورا تہا یا اوسکو پس رہا اوسکو سرانی قبر عثمان کی اور فرمایا
 نشان کیا یعنی سابقہ اسکی اپنی پہاٹکی قبر کا اور دفن کرو نکالیں پاس اونکی اوس شخص کو کہم لکھا اہل میری ہی روایت کی یہ ابو داؤد ہی **ف** مطلب
 بن داؤد صحابی بن اسلام لائی دن فرج مکہ کی اور یہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی ہی سبب نہ حاضر ہوئی اوس وقت اور عثمان بن مثنون پہا
 تہی حضرت کی وہ دو شریک اسلام لائی بعد تیرہ آدمیوں کی اور حاضر ہوئی بدر میں اور مدینہ میں اول ہی میری بن مہاجرین اور انکی پاس اول دفن کی گئی
 حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی اور کہا ہی از ہرین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب یہ کہ کہی جاوی قبر پر نشانی پہچان کی لی اور ایک جاگڑی
 جاوین قرابہ روح **وکن** انقاسم بن محمد قال دخلت علی عائشۃ فقالت یا اماتہ انکشی فی عنق قبر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فکشفتم لی عن ثلثۃ قبور لا مشرفۃ ولا لاطیۃ مبسطۃ حتی یسطوا العرصۃ
 الحمراء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی قائم بن محمد ہی کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ پاس ہی کہا میں ہی امیری کہو لہو میری ہی قبر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی اور دونو زینوں ایک ہی صحیح حضرت ابو بکر و عمر کی پس کہو لہو میری ہی تینوں قبرین نہ تین بہت بلند اور نہ متصل سابقہ زمین کی یعنی بالکہ بلند باشت

بالتبت یہ نہیں بھی ہوئی ہیں کنکریاں سرخ میندا کی یعنی جو کہ گردنہ میں نظر کی ہی روایت کی یہ ابو داؤد فی وفات کہولین یعنی یہ قبرین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجر بن یمن اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتی کہ مشرف ساتھ
 نہایت کی ہوتی پردہ اوٹھا کر اندر جاتی تھی **وَعَنْ السَّرَّاجِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ أَخْرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي جَنَائِزِهِ مَرَجِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَكَلَّمْنَا الْجَدَّ بَعْدَ جُلُوسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا قَوْلَ
 الْعَبْدِ وَرَجَلْنَا مَعَهُ سُرْدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَانَتْ عَلَى الرَّئِيسِ الطَّيْرُ وَرَوَيْتُ بِرَأْسِ
 عَارِبِ سَيِّ كَمَا نَهَى عَنْ سَابِقِهِ رَسُولُ خُدَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ يَجْزَاهُ أَيْكُ شَخْصٍ كِي النَّسَارِ مِنْ سَيِّ بِنِ بِنِي عَمَّ طَرَفِ قَبْرِ كِي أَوْ دَفِنَ فِي كِيَا كِي تَبَاهُ
 ہنوز یعنی قبر نہ کھدی کی تھی پس پیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور پیشی ہم ساتھ حضرت کی یعنی گرداؤ کی روایت کی یہ ابو داؤد اور سنن ابی داؤد
 ابن ماجہ اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے چھ آٹھ ایک کی جو باہری ہر طرف سے پرندی جانور یعنی نہایت چپ اور سر چمکانی ہوتی تھیں تھی **ف** یہ حدیث
 باب ما قال عن من حضره الموت کی تیسری فصل میں گذر چکی ہی اور وہ در آتی اس ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمٍ كَسْرٌ عَظِيمٌ كَسْرُهُ حَيْثُ ارْوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہ کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مرد کی ہڈی کا مانند توڑنی زندہ کی ہڈی کی ہی سوئی گناہ میں افضل کی سبب لک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس میں اشارہ
 ہی اس کی طرف کہ تقاربت کرنی میت کی منع ہی جیسا کہ منع ہی تقاربت کرنی زندہ کی اور میت ایذا و لذت پاتا ہی مانند زندہ کی **ع ۵** **الفصل
 الثالث** فصل تیسری **عَنْ أَنَسِ قَالَ شَهِدْتُ نَائِبَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفِنُ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ حَبِيبَةَ تَدْمَعُ عَيْنَيْهَا فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يَغْفِرْ لِي لِيَكُنْ لِي قَبْرًا
 أَنَا قَاتِلٌ فِي قَبْرِهَا فَذَكَرْتُ فِي قَبْرِهَا وَرَوَيْتُ فِي النَّسَائِيِّ أَنَّ سَيِّ كَمَا حَانَتْ بَنَاتُهَا وَسَوَقَتْ كَبِشِي رَسُولُ خُدَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي بَعْثِي أَمَّ كَلْتُومِ بِنِي هَضْرَتِ ثَمَانِ
 کی دفن کیجاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشی تھی پس قبر کی پس دیکھیں منی آنکھیں حضرت کی کہ آنسو بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہی تم میں کوئی
 شخص ہے جسے تم نے جو عورہ اپنی ہی ابھی لات پس کہا ابو طلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اوتر آئی قبر میں پس اوتری قبر میں روایت کی یہ بخاری ہی **ف** کیا ہے
 تم میں کوئی شخص اگر کہا حضرت نے یہ بار بارہ کی معلوم کریں یہ کہ عثمان نے کسی عورہ ہی محبت ہی بائیں پس کہا حضرت عثمان نے کہ نہیں جسے میں نے نہیں معلوم ہوا کہ
 انہوں نے اپنی کسی عورہ یا اور بیوی سے کبھی اور ایک نک اور امین جو کب کہ حضرت نے یہ پہلی جو پہا کہ محبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہی لیکن کرنی میں ایک طرح کی نشانی
 ہوتی ہی ملا کہ کی ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جس سے عشق و محبت تھی جو اور اس سے مشابہ ملا کہ کی ہو وہ دفن کری اور ابو طلحہ نے بی بی جو ابیہ نے کہا
 انکسی نہ پایا اشارہ ہا طرف بیان جواز کی کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کری کسی عورہ کو قبر میں اور نہ نکالی او سکوں کوئی سوائی مرد و کسی اسید کی کہ وہ
 عورہ اور نہ محرم ہو کوئی اور محکم دفن کریں او سکوں کو کبھی ضعیف ہسایہ او سک کی پہا اگر ہوں ضعیف پس جوان کی بخت دفن کریں اور اگر محرم ہوں
 دودہ کی سبب ہو یا سرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ حدیث کہتی ہیں کہ خاندان اور محرم اولیٰ ہیں کی بخت بیگاؤ کسی پس انکو حضرت عثمان
 اور آنحضرت نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچھ عذر ہوا کہ اسلی نہ اوتری **ع ۶** **وَمَوْلَانَا وَعَنْ
 عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا يَنْبَغُ وَهَوْنِي سِيَّاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مَيِّتٌ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ
 فَإِذَا دَفِنْتُمُونِي فَتَمَوُّوا عَلَيَّ الشَّرَابَ نَشَانًا ثُمَّ اقْبِمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْ مَاتَ بَحْرٌ******

بجز دوسرا و فیسّم لِحْمَهَا حَتّٰی اَسْتَأْنِسَ بِكَرْوَانِكَ مَا ذَاكَ اَلْاِحْتِرَافُ بِرَدِّكَ سِرّاً وَ اَلْمُتَّعِدُ
اور روایت ہی عمر بن العاص سے کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبدالمدکو اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھی جو وقت کہ مرد میں پس ہوسا ہتہ میری کوئی اوتو
کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میریکارو پس ڈالو چوشتی ڈالنا بسبوت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کپڑی رہوگر قبرسیرکی یعنی واسطی عاتبات رہنی
اور غیرہ کی بقدر اور پیرکی کہ فرج کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اور سکا بہا تک کہ آرام کو زمین میں تہماری اور جاونین یعنی بلا وحشت کہ کیا
جواب دیتا ہوں فرشتوں پر درگزار پی کیکو روایت کی یہ مسلم فی وف اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کی بیجائی تھی واسطی
نخرا اور ریائی اور ماخوشبوی جلاوین اور اور کام میں آوی اس سے منع فرمایا پس جیسی بیان بعضی جنازوں کی ساتھ اگر سوزین اگر جلاقی جاتی ہیں یا شعلہ
اور چرخ شاخی بلا ضرورت جلاقی ہیں یا لگڑوالی آگ یہی ساتھ رہتی ہیں منع ہی اور بسبب تہماری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قرآۃ اور استغفار
تہماریکی چنانچہ حدیث ابی داؤد کی میں آیا ہی کہ حضرت جب فاتح ہوتی دفن کسی شخص کسی کپڑی ہوتی او سپرد فرماتی استغفار کرو واسطی بہا
اپنی کی اور مانگو اسکی یہی آیت رہنا اسلی کہ وہ اب پوجا جاتا ہی **لَعَلَّہُ فِی حَقِّہِ وَ عَنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْسِبُوْہُ وَاَسْرِ حَیْوَ اِلَی الْقَبْرِ وَ لَیْقُرْ عِنْدَ لَیْسَہُ فَارْتَحِلْہُ الْفَرَقَ
وَ عِنْدَ حِجْلِہِ یَحْتَمِلُہُ الْبَقْرَ رَدَّہُ الْبِیْضَ فِی شَعْبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَ الصَّحِیْحُ اَنَّہُ مَوْقُوفٌ عَلَیہِ**
اور روایت ہی عبدالمد بن عمر سے کہ کہا سانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو وقت کہ مری ایک تہماریس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پتہ چارو
اسکو طرف قبر اسکے اور چاہی کہ پڑی جاوی نزدیک سرو اسکے ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلون تک اور نزدیک پاؤں اسکی خاتمہ سورہ بقرہ کا
روایت کی یہ بھی نبی شعیب الایمان میں اور کہا اور صحیح یہی کہ موقوف ہی عبدالمد بن عمر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کرو میت کی دفن کرنی میں
بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نے کہ سبب ہی جلدی کرنی تہجیر میت میں جو وقت سے کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسر عوالح آگید ہی ہاسکی یا اشارہ
ہی طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چنانست ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول
سے آتر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر میں پس پڑھو سورہ فاتحہ اور مودت میں اور قل ہو اللہ احد اور بخوبی ثواب انکا اہل مقابر کو
پس چنانچہ ہی طرف اوکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنیوالیکر لہی یہی کہ عبرت کپڑی اور مردوں کی لہی یہی کہ فائدہ او تہا وین او سکی
دعا سے آہی اور حضرت علی ہی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑھی ثواب اسکا مردوں کو
دیاجاتا ہی ثواب بقدر عدد مردوں کی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر میں پڑھی فاتحہ لکتابا
اور قل ہو اللہ احد والہکم التکاثر پھر کی کہ میں نے گردنا ثواب اور پھر کا کہ پڑھی کلام تیری ہی واسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سے تو ہوتی ہیں اموات شفیع اوکل
یہی طرف اللہ تعالیٰ کی اور کہا حدیث کی کہ نکلا میں ایک رات طرف مقبرہ کی پھر کہنا سنا ایک قبر پر اور سورہ میں نے کہا میں اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی حلقی حلقی
پس کہ میں نے قائم ہوئی قیامت کہا اونہی نہیں دیکھیں ایک شخص نے کہا یہاں ہوں پڑھی قل ہو اللہ احد اور ختم ثواب اسکا پس ہم سب نے اہل مقابر میں آسکر اور اس سے
روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہو مقابر میں پس پڑھی سورہ یس ہلکا کہ آہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہیں
واسطی او سکی نبیان بقدر گنتی مردوں کی کہ او میں ہیں اور کہتے سیوطی شافعی نے شرح الصدور میں اختلاف کیا گیا ہی بیچ بیچجو ثواب قرآن کی واسطی
میت کی پس ہجو رسلف یعنی صحابہ وغیرہم اہل اہل اور تہذیب امام ہم کہتے ہیں کہ پہنچا ہی اور ہماری امام شافعی نے اختلاف کیا ہی آہی **ح** ہر جو کہ
امام شافعی سند نے میں سیوطی نے کئی جواب اسکی کہ ہر پہنچا عبادہ میں کا نبت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات میں دیکھ لے

فَاَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَلَهُ وَسَمَّاهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمَ يَجُودُ بِبَقُولِهِ
 فَجَعَلْتُ عَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرِيانَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا سَجْدَةٌ لِي وَنِيَّةٌ لِي بِأَخِي فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَكَأَنَّ قَوْلَ الْأَمْرِيضِ
 رَيْنًا وَإِنَّ الْبِرَّ لَأَكْبَرُ يَا إِبْرَاهِيمَ كَرَمًا وَرَأْفَةً بِأَخِي لَيْسَ سِوَى كَرَمِي دَاخِلٌ هُوَ بِسَاهِتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي أَوْ رَابِي سَيْفِ لِهَارِ كِي أوردو
 ہتا تھا کہ ابراہیم کا پس یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اور کہا اور سوگھا اور کو بغیر کہی تاک اور موہنے اور کی موہنے پر عیسیٰ کوئی ہو گھٹنا
 ہی پو پھر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم ہی حالت نزع میں پس ہوئیں دونو اکھین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونکی پر
 عوف کی حضرت سی عبد الرحمن بن عوف فی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرما حضرت فی ای بی عوف کی تحقیق یہ رحمت ہی پہلوس روئنی بعد پیر
 پھر فرمایا تحقیق اکھین آنسو بہاتی ہیں اور دل نگین ہی اور زمین کہتی ہم باوجود اسکی اگر وہ چیز کہ راضی ہو رہ ہمارا اور تحقیق ہم سبب جدائی تری کی ای
 ابراہیم البتہ نگین ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ابونعیم کا نام براتہا اولکی بیوی کا نام خود بنت منذر الضاریہ وہ دایہ تہین حضرت
 ابراہیم کی اور اولکی ہان کسب ہمارا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینے یا سترہ مہینے کے بعد ہی وفات
 پس اس حدیث میں بیان ہی اولکی حالت نزع کا کہ حضرت اسوقت تشریف لیگی اور پیار کیا اور روی پس کہا عبد الرحمن فی کہ لوگ تورو فی ہیں
 آپ ہی روتی ہیں باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت فی فرمایا کہ رحمت یعنی اوسکو مبتلا اس حال میں دیکھ کر رحم آتی ہی بیہ رونا اثر اوسکا ہی
 نہ کہ سبب صبر کی ہی جیسا کہ تونی خیال کیا اور دل نگین ہی اسہاں رابی اسکی طرف جو نگین نہ ہو ہی پس بسبتنگی کی ہی اور جو روی بہنیں پس سبقت
 رحمت کی ہی پس یہ حال یعنی بڑ کرنا اور ذکا ل تری نزدیک اہل کمال کی حال اسکے کمری مٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل پہنچ کر دیو ہی
 ذی حق کو حق اور سکا ع وَكَانَ السَّامِيُّ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنَكَ لِي فَفَضَّلْتَنِي
 فَأَرْسَلْتُ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَكَهَ مَا أَعْطَى وَكُلُّ عِبْدَةٍ يَجْعَلُ شَيْئِي فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ نَفْسِي
 كَلِمَةً لِي أَنْتِهَا فَتَقَامُ وَمَعَهُ سَعْدَانُ عِبَادَةٌ وَمَعَادِينُ وَجِبِلٌ وَأَبِي ابْنُ كَعْبَةَ يَدِينُ ثَابِتٌ وَرَجُلٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسَهُ تَتَّقِعُ فَوَضَّحَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذَا سَخْمَةٌ فَجَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ
 عِبَادِهِ فَاتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ مَسْفُورًا وَرَوَّابًا هِيَ اسما بن زید سی کہ کہا ایسی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی یعنی حضرت زینب کے سیکو
 طرف حضرت کی کہ مٹا میرا رہا ہی پس ایسی میری پاس پس ایسی حضرت فی اوسکو سلام کہا ایسی اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کی ہی ہی جو چیز کہ کی اور اوسکو
 ہی ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہوئی میں خضع فرغ نہ چاہی ایسی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتھ برت معین
 ہی یعنی زندگی تری بی بی کی ہی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیسا پس چاہی کہ صبر کمری اور ثواب چاہی پھر ایسی یعنی دوبارہ بی بی حضرت کی فی آدمی
 طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کبھی ہو ہی حضرت اور تھی ساتھ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن
 کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سی پس اوٹھا یا گیا طرف حضرت کی لڑکی یعنی حضرت کی گو دین دیا تو اسیکو اور روح اونکی حرکت کرتی تھی
 یعنی جان کنی کی حالت تھی پس ہمیں نگین دونو اکھین حضرت کی پھر کہا سعدنی ای رسول خدا کی کیا بی بی فرمایا یہ رحمت ہے پید کیا اسکو اللہ نے
 ایسی بندو کی اولوئیں پس رحمت یعنی ہر بانی نہیں کہ تا اللہ تعالیٰ اپنی بندو میں سی مگر رحمت کر نیوالون پر روایت کہ بخاری اور مسلم فی مکان کاسبت
 کہ سب اقسام روئنی حرام ہوں حضرت پہلے کر روئیں گے کیا حضرت نے اوسکو کہہ دیا آنسو نہیں دام کر دہ لیکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو نہ ہو ہی اور گری

اداکوادی ای این مانند شجاعت اور فصاحت و غیرہ کی اور وطن کرنا لوگوں کی نسبت میں یعنی حبیب کہی لوگوں کی نسبت میں کہ غلامی کا پاب برخواست
 غلامی کا دوا بر تہان دو نو چیزوں میں تعظیم اپنی اور حقارت لوگوں کی لازم آتی ہے اور یہ دونو معلوم ہیں مگر سبب اسلام اور کفر کی یعنی سبب اسلام
 کی یعنی کو بزرگ جانی اور سبب کفر کی دوسرے حقیر جانی اور تاجزی اور پانی طلب کرنا سبب تارو کی یعنی توقع منہ کی کرنی سبب تارو کی یعنی فلان انشا
 غلامی منزل میں اور ایسا تو منہ برسی کا حاصل یہ ہے کہ یہ امتداد کرنا کہ منہ برسی کا سبب غلامی ستارہ کی ہو جو حرام ہی واجب یہ ہے کہ کہی برسائی گئی ہے
 سبب فضل اللہ تعالیٰ کی اور نوحہ کرنا یعنی دوا ایلا کرنا اور ہی فصلتین میت کی شمار کرنا مثلاً کہ شیخ ہنا اور ایسا ہنا اور ایسا ہنا اور طران ایک دوا ہے
 بد بودار سیاہ نکلتی ہے درخت بہل سی کہ ہند میں اور سوکو ہو سکتی ہیں اور اور سوکو اونٹوں خارش کی کو اتی ہیں اور آگ اور میں بہت سرایت کرتی ہے
 اور جلدی بہت سی ہی پس طلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہے کہ مسلط ہوگی اور سپر خارش اور اور سپر ملین گی طران نا ایلا زیادہ ہو عیادہ امین
 ع ح **س** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَاهِرَةٌ تَبْكِي حَيْثُ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهُ وَأَصْدِي قَالَتْ
 إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَضِبْ بِمُصْدِيَّتِي وَلَا تَعْرِفُهُ فَعَبِلَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةَ سَجْدَةً بَوَّأْتِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الضَّبُّ حَيْثُ الضَّبُّ مِنَ الْأَوْطَانِ مَنَعَتْكَ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی اس سے کہ کہا گدزی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کی کہ او از سی ردتی تھی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سی یعنی
 نوحہ کر کے اللہ اب کیسی ایگی اور صبر کر کہا عورت فی ایک طرف ہو جو جسی اسلی کہ تو سیری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہو اسی اور نہ پہچانا اوس عورت فی
 حضرت کو پھر کہا گیا اور سوکو کہ تحقیق یہ ہوتی بنی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش پایا تو ایک دروازہ کی بلانوں کہ
 یعنی جیسی بادشاہ ہونگی اور امیر ہونگی اور وزیر ہوتی ہیں پس کہا پہچاننا تہا میں ایگو پس فرمایا حضرت فی کہ نہیں عتبہ صبر کر کاگز نزدیک صدمہ پہلی کے
 روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** اور اس عورت فی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پہر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کہی کہا
 ہی کہ دیکھ طرف اوس کلام کی کہی اور نہ دیکھ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہے **و** اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ صبر کامل اور پستیدہ
 کہ صبر ثواب ملی ہی ہو اسی کہ ابتدائی مصیبت میں کرسی والا اخیر کو تو آپ صبر آجاتا ہی اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حرام سے نوحہ کرنا
 اور میت کی پہلا نیو نکاشا کرنا مثلاً کہی کہ کیا کر لیں جو ان تہا اور مانند اسکی اور حرام سے پکار کر رونا اور بیٹا رخسار و نکا اور پہاڑ نا گریبان کا
 اور کہہ نا بانوں کا اور مؤذنا بانوں کا اور نوحنا اور کا لاکر نامنہ کا اور ڈالنا مثلاً کہی کہ سبر اور اللہ اور کام کرنی کہ دلالت فی صبر ہی پورکین
 ع ح **س** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ مُسْلِمٌ تَلْتَمَسُ فَرْجَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا وَجَدَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 تَحْتَ الْقَبْرِ مَنَعَتْكَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں مرتی میں فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہوگ
 میں گرو اسکی کہی قسم کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ فی کلام اللہ میں فرمایا **و** ان منکم الا وروا القدر او سوکو
 یون ہی وان منکم واللہ الا و را یعنی نہیں کسی تم میں ہی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا در زمین اگر جب ایک آسان کو جادسی مانند بکلی کی اور ہوا کو
 یعنی بل صراط اور سپر کبرا ہوگا اور سب او سپر سی گدزیگی بد ایذا پاون گی اور نیک کہچہ ایذا نہیں پاونگی پس فرمایا کہ جسکی تن فرزند مرنگی و دروز زمین ہوگا
 داخل ہو نیوگا گرو اسکی کہ یہ قسم سج ہو جادسی یعنی فقط گدزی ہی بل صراط سپر سی ہو دیگا اس قسم کی سج ہونگی ہی اور عذاب نہیں پائیکا عیب کہا کرتی ہیں
 کہ یہ کام کی امنی اور شی کہی قسم کی ہی سبب اسکی عمدہ سوگند سی برآون اور اسکی لای فی فعل کہ ایک آن خفیف میں کرسی کا فی ہے
 ع ح **س** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةٌ تَنْفَعُ الْفُلَّانَ كَلِمَةٌ تَنْفَعُ الْفُلَّانَ كَلِمَةٌ تَنْفَعُ الْفُلَّانَ كَلِمَةٌ تَنْفَعُ الْفُلَّانَ كَلِمَةٌ تَنْفَعُ الْفُلَّانَ

الادلہ حلت الجنة فقالت اهل امة مبعوث اولئذ ان يارسوئل الله قال او اثنان رواه مسلم وفي
 رواية لهما ثلثة كما يكلف الجنة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی تہی ہر تون کی
 انصار میں سے کہ نہیں مرنے واسطی کیلئے تم میں سے تین فرزند پر چاہی ثواب گرداں ہوگی بہشت میں پس کہا ایک عورت نے او میں سے یاد و فرزند میں
 اسی رسول خدا کی یعنی فرمائی کہ تین مرین یاد و خصوصیت تین ہی کی ترکیبی فرمایا حضرت نے یاد و مرین تو یہی ہی بشارت ہی روایت کی یہ
 مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کہیں یوں ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہوں حد بلوغ کو یعنی جب اب مذکور پانچ کی حد
 چاہی ثواب یعنی نوحہ نوری اور پیشی نہیں اصر کر رہی الہی پر شا کر رہی اوکھی انا لہ وانا الیہ راجعون تو دخل ہرگز بہشت میں ہی پہلی ہی
 ہوگی بلا غدا جب سب پر پہنچا کرئی اونی کی اور فرمایا دو مرین احتمال ہی ایس وقت دئی گئی ہووکی بعد تو جو حضرت کی درگاہ صمدیت میں ادعا کی ہو
 حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت میں قید غیر الخ کی اسلی لگائی کہ چھوٹی لڑکون کی ساتھ ہر تون کو محبت بہت ہوئی ہے
 اور لڑکی مرین کا بہت ہونا ہی اور لڑکی تابع اور مٹی اکی ہوتی ہیں بخلاف بڑو کی ع وح وکت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم قال لیس فی الجنۃ من عتدی جزاء اذا اقصت صغیرۃ من اهل اللہ نیا اخر اجنسہ اللہ
 الجنة رواه البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی زبابا ہی اللہ تعالیٰ تہن واسطی ہندی ہر تون
 نزدیک میری جزا جو سوقت کہ قبض کرنا ہوں پیاری او سکیا و اہل دنیا ہی بہ چاہی ثواب یعنی ہرگز کی بہشت روایت کی یہ بخاری و سکیا
 یعنی فرزند یا بیٹا ہوا ہی اکی اور لو کہ دوست کہ تہا ہی بولن کہ پیاسی اور اہل دنیا کے قیدی معلوم ہو کہ اگر پیارا اہل اخوت میں ہی مرگا تو اس کی پیاسی
 زیادہ ثواب او لگا کہ اللہ راضی ہو گا اس سے اور راضی ہونا او سکا سب بفضل ہی **الفصل الثانی** فضل ہر تون
 ایسے عید الخدیجی قال لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناجیۃ والمستقیمۃ رواه ابو داود
 روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کر نیوالی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت
 یہ ابو داؤدی نے نوحہ کر نیوالی عورت یعنی جو عورت رو میان کر کہ ہلایان میت کی اور بعضوں نے کہا کہ نوحہ کہتی ہیں روئی کو میت پر ساتھ
 آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سننی نوحہ کو اور راضی ہو او پر ع **وکن سعدین ائی وقاص قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب للمؤمن ان اصحابہ خیر حمد اللہ وشکر وان اصحابہ مصلیۃ حمد اللہ
وصیبا فالتمس من یجر فی کل امر حتی فی اللقمۃ یرفعہا الی فی اصابہ رواه البیہقی شیخ الاشیات
 اور روایت ہی سعد بن اوقاس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب حال ہی مومن کی یعنی ہر تون کی ای کی کہ اگرچہ ایس کو سنی حمد کر ہی اللہ کو اور
 شکر کر ہی اور اگرچہ ایس کو صیبت حمد کر ہی اللہ کو اور صبر کر ہی پس ہر تون ثواب دیا جائی ہی ہر تون کی یعنی ہر تون شکر و غیر عاکی یہاں تک کہ لو کہے کہ ہر تون
 دی او سکو جو ہر تون ہی اپنی کی روایت کی یہ پہلی ہی شد بلا بیان من ف سباج جزو میں ان گنت تہی کی کہ ثواب پانچ کی ہر تون میں نوحہ کر ہی ہر تون کی کہ
 حق سکا کہ تہہ ہر تون او سکی ای اور پہلی خوشی اسکی دیا ہوں ثواب دیا جاوے گا **ح وکن انس قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم ما من من اولیۃ من الاولیۃ بایان بائ یصعد منہ عملہ وبارک یزل منہ رزقہ فاذا مات بکیا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مومن نہ ہووے اسکی دروازہ ہی ایک دروازہ ہی کہ چھوٹی میں اس سے اسکی اولیۃ کی دروازہ

اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح نہیں بیچنا تھی ہم اسکو مرفوع کہ حدیث علی بن عامر نے روکی ہے اور کہا ترمذی نے کہا روایت کیا اسکو بعضی محدثوں نے

محمد بن سو قدسی ساتھ اس اسناد کی موقوف ابن مسعود پر مصیبت زدہ عام ہی خواہ اسکے نزدیک مصیبت میں گرفتار ہو یا سوا کسی اور جو کوئی مصیبت زدہ کو جسے کڑھیا کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اسکی پاس جا کر تسلی ہی یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو نصیر کرنی پر ہوتا ہے ایسی کہ یہ باعث ہوا ہی صبر پر اللہ ال علی الخیر کفار علیہ یعنی جو اچھی بات کارستانا تاہی اسکو بھی ثواب بانڈ کر نیوالی اوسیکے ہوتا ہے اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہی اور قوت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی نامن من غیر لغوی اضافہ بمصیبت الاکسا و الہ من جمل الاکابر یوم القیامت یعنی نہیں کوئی مسلمان کہ ترمذی نے کئی بہائی اپنی کی مصیبت میں گر کہ پہنایا وگا اسکو الہ جو زون بزرگی کیسی دن قیامت کے

سنا اسکی حسن و مرفوع ہی ر ع وعن ابی یونس ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمری تکلی کسی نے ذکر فی الجنتہ رواہ الترمذی ؓ وقال ہذا حدیث حسن یب اور روایت ہی ابی بزرہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر قتل دی اوس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت میں روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریبہ وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نفعی جعفر قال لئن لم یصلی اللہ علی محمد و آلہ اصنعوا لکل جعفر طحاما فقد اتاهم ما یشتغلون رواہ الترمذی ؓ وأبو داؤد و ابن ماجہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ امی خیر جعفر کی مر نیکی فرمایا ہی علی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگوں جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ باز رہتی ہی اونکو کہا اپکانسی یعنی خیر جعفر کی مر نیکی روایت کی ہے ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حدیث میں دلیل ہی ایسے کہ مستحب ہے قراتیوں اور ہمسایوں کو کہا اپکا کہ پہنچا اہل میت کی لپی اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پٹ بہر کہ اوین ایک رات و دن اور بعضوں نے کہا کہ حال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہیں اور اختلاف کیا ہی علمانی رنج کہانی غیر اہل مصیبت کے اوس کہا نیکی اور اہل تقاسم نے

کہا کہ مضائقہ نہیں اوسکی لپی کہ مشغول ہو تجیز و تکفین میت کی میں پہر جب پکایا جاوی اہل میت کی لپی کہا نا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانی لپی تاضعیف نہو دی اونکو بسبب نہ کہانیکی ازراہ جیماکی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہ کہنا بھیجا واسطی عورتوں نوحہ کر نیوالیون کی سخت حرام ہی اس لپی بدر کرنی ہوئی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہا نیکی اہل میت کو واسطی جمع ہونی لوگوں کی بدعتہ کروہی ہی بلکہ ثابت ہلوسی جریر رضی کہ گتسی ہی ہم اوسکو نہتا

سی یعنی نوحہ کر نیسی اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ کروہی کہا نا اوس سی کہتا ہوں یعنی ملاحظہ قاری ہی تین یہ جب ہی کہ نہرو مال تیز یا غائب کی سی اور اگر تیز یا غائب کی مال میں سی ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف الفصل الثالث فصل تیسری حسن المغیر بن شعبہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ذبح عنک فاند بعدب

بنا ہے عنک یوم القیامت متفق علیہ روایت ہی مغیر بن شعبہ سی کہ کہانا سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہی جسے کہو کیا جا تا ہی پس حق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کی جانیک دن قیامت کی روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے وعن ابن ماجہ

بنت عبد الرحمن انھا قالت سمعت عائشہ و ذکرھا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لبعذب بکجا الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابن عبد الرحمن اما انہ لم یذب و لکنہ شہی او اخطا تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم علی یوم القیامت یبکی علیک ما فقال انتم لیبکون علیہم و انہما التعدب فی ذنوبہما منقوع لیس اور روایت ہی عمر بن عبد الرحمن نے کہ کہا کہ

اور دین کی پس ناہان عمری ساتھ ایک قافلہ کی بھی درخت لیکر گی بس کہا یعنی جگہ جگہ میں دیکھ کر کون میں اس قافلہ میں پس دیکھا میں پس ہی
صہیب یعنی میری وہ ہی اور اور انکی ہمراہی ہی کہا ابن عباس نے پس خبر پہنچائی مینی انکو پس کہا عمر بنی بلا و سو کہہ گیا میں طرف صہیب سے اور
کہا چلو اور یو امیر المؤمنین عمر سی پس جب زخمی کی گئی عمر داخل ہوئی صہیب نے ہی ہوی کہتی امی ہوائی میری امی صاحب میرے پس کہا حضرت
عمر نے امی صہیب کیا رو تا ہی تو مجھ پر یعنی ساتھ آواز اور بیان کر سکی اور حال یہ کہ فرمایا میں نے جو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تحقیق مرد یعنی مطلق مرد
یا تزیب اگر البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضی رونی اہل اوسیکے اور یعنی جو روانہ کہ ساتھ آواز کی اور فوج کی ہو پس کہا ابن عباس نے چونکہ
وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہ یعنی قول عمر کار و بر و حضرت عائشہ کی پس کہا عائشہ نے رحم کرئی اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہیں
اسطرح نہیں حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب بی اہل اوسیکے اور سپر یعنی نہ مطلق روئیں
اور نہ بعض رونی سی ولیکن امر زیادہ کہ تا ہی کا فوکو عذاب و فی اہل اوسیکے اور سپر اور کہا حضرت عائشہ نے ہی کفایت ہی تکو قرآن کہ فرمایا ہی اور
نہیں اوشہا تا موشی اور ہینو ابلا وہہہ دوسرے کہا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکی مضمون آئے گا اور ملنے ہینا ہائی روئے گا کہا ابن عباس نے لیکنے پس کہا ابن عمر
کہ یہ روایت کی یہہہ بجا اور مسلم نے ف زخمی کی گئی عمر یعنی جب بیہ میں امی اور زخمی ہوئی محراب مسجد میں اور انکو گھر میں اور ہینا لائی
اور لوگ خبر کو گئی تو ان میں صہیب ہی ہی وہ رونی لگی یہہہ کہہ کر کہ ابن عباسی صاحب میری اس سے کوئی یہہہ بھی کہ یہہہ فوج ہو اسیلی کہ
فوج وہ ہوتا ہی کہ بند آواز سی ہوا اور یہہہ ایسا نہ تھا اور اوسکو ہی حضرت عمر نے منع فرمایا احتیاطا کہ کہیں حد سے بڑھ جاوی اور حضرت
عائشہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کہ تو یہہہ یعنی اوسکی کی ہی کہ جو یہہہ سلیسی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف تین مراد میں ہی عمر اور ابن عمر ہی
ہن کہ عذاب بسبب بی سکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہن کہ یہہہ کافر کی حق میں ہی اور وہ عذاب میں ہی رووین یا زور و دین لیکر
اللہ تعالیٰ زیادہ کہ تا ہی کا فوکو عذاب بسبب بی اہل اوسیکے اور سپر اور بسبب سکا یہہہ کہ کافر رضی ہو تا ہی ساتھ رونی سکی بلکہ بعضی ہی
کہ جاتی ہی ساتھ رونی اور فوج کی بعد از ان لیل پڑھی حضرت عائشہ نے اسپر کہ دنا اہل کا سبب نے اسبیت کا ہن ہینا ساتھ اسبیت کو اور زور
آخر تک ہی گناہ سکا کسی پر ہنن لکھا جاتا پس رذائل اور فوج کرنا گناہ اہل سکا ہی میت پر کون لگتی اور کون عذاب کی لگتی و سکو بسبب سکا لگی ابن عباس
نے ہی تا بندگی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ روانہ اور ہینا آدمی کا اور عمر اور شادی اوسکی خدا کی طرف ہی کہ یہہہ کہ تا ہی پس اوسکو
عذاب میں کیا داخل لیکن اس قول پادگی اس امر اضطرار ہوتا ہی کہ یون تو سبب فعال بندگی اللہ ہی نی سلیگی ہی اور کفرتا بندہ ہی اور سپر اور ثواب
عذاب یا جاتا ہی چنانچہ اس سبب ہی میں دونوں باتیں ہوتی ہن کہ یہہہ ہی مسلمان کو دیکھ کر ہینتا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور سخن کہ ہینتا
تو گنہگار ہوتا ہی اسطرح عمر اور خوشی کہی خوب ہوتی ہن ثواب یا جاتا ہی اوپر آدمی اور کہی رہی ہوتی ہن عذاب کیا جاتا ہی اوپر پس ابن
عباس کا قول ہے کہ ہینا اور روزانی اختیار ہی ہون اور جب اختیار ہی ہون گی ثواب عذاب میں داخل ہی اور جب رہنا اور عیب کا اس قصہ
کو سکو دلالت قبل پر ہنن کرنا کہ انہوں نے یہہہ بات مان بلکہ رک کیا جگہ کہ جسبیکہ شان اہل عرفان کی ہے ع ح و عن عائشہ
قالت لما جاء النبي صلى الله عليه وسلم قتل ابن حارثة وجعفر بن رواحة فحس بعيرك فيه الحزن وانما
انظر من صائر الباب تعني شق الباب فاناه وحل فقال ان نساء جعفر وودك بكاء هن فامر ان ينهاهن
فذهبت ثم اتاه الثانية فاعال انهن فاناه الثالثة قال الله علينا يا رسول الله فزعمت انه
قال فاحش في اقره من الزايف فقلت ادع الله انك تعلم تفعل ما امرك رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہوئی تھی نہیں اس ساری میں بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ میں۔ **ح** **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقْرَأُ بِأَيِّكُمْ فَيَقْرَأُ وَأَجَلُهُ وَسَيِّدُهُ وَتَحْوِذُ ذَلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكََيْنِ يَلْمُزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهَكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ**
 اور روایت ہے بنی کہ ہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے نہیں کوئی میت کہ مرے میں کچھ اور دنیا والا اور میں اور کہی ایسی پہاڑ اور ای سردار اور ماندا اسکی مگر کہتے ہیں کہ ہا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ میت کی خوشی کہ کئی بار فی ہر اسکی سینہ میں اور کہتی ہیں کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی بہتر تندی فی اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت ہی میت تحقیقی ہی تو سب لبر لک اور کہا سیوطی فی شرح الصدور میں بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان ایت لیغذب بکار اللہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ عذاب ہونی میت بسبب و فی اہل و سکی کی اور سپر اسمین کئی مذہب میں ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر ہی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر و غیر ذلک کی نہیں ہے ہر حال بکار کر و فی اور نوہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی برای عمر اور ابن عمر کی ہی ہی دوسرے کہ نہیں عذاب کیا جاتا بسبب و سکی مطلق تیسرے یہ کہ ب و اطلی حال کی ہی یعنی ہ عذاب عذاب کیا جاتا ہی صحت و فی اونکی میں دوسرے اور عذاب بسبب گناہوں و سکی کی ہوتا ہی مذہب و سکی چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کی حق میں ہی و رہیدہ و نو قول عائشہ رضی اللہ عنہا ہی میں اور پانچواں یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اور سکی کہ ہونو نہ طریقہ اور سکی اور یہی سبب بخار کیا ہی اور چٹا یہ کہ یہ اور سکی حق میں ہی وصیت کر جاوی ساتھ اسکی یعنی جو کہ جادوے اور توں ہی کہ میری بعد نوہ کرنا اور سکو عذاب ہوگا اسلیٹی کہ یہاں وسیکا فعل ہی اور ساتواں یہ کہ یہ اور سکی حق میں ہی نہ وصیت کر ہی ساتھ ترک اسکی کی پس سکی وصیت اسکی مگر سنی لجب جبکہ جانی حال اہل ہی کی ہی کہ کر سکی یہاں ہواں یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان توئی کی میان اگر کر و فی میں اہل و سپر اور وہ ہوں بری شرفا جسیکہ کہتی ہی اہل جاہلیت ہی سوہ کر نیوالی عورتوں کی اور ہی سیم کر نیوالی و لادکی اور ای خراب کر نیوالی گہروئی تو ان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کر سکی حصہ کرنا لاکہ گاہی اور سکو ساتھ اس چہر کی کہ میان کرتی میں اہل و سکی جسکی اوپر مذکور ہوا و سواں یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب جہ کی قبر میں آتی و بعضوں فی کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کی یہ ہی کہ سچ ہوتا ہی میت کو سبب بری اور اہل و سکی کی اور جسیکہ سچ ہوتا ہی اسبب ہی اور گناہوں و سکی کی و خوشی ہی ہی سبب سنی چھی اعمال کی و حاصل یہ کہ اگر سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوہ کر سکی یا راضی ہوگا ساتھ اسکی پس عذاب محمول ہوگا تحقیق پر والا محمول ہوگا سچ اور ہٹائی پر برابر ہی کہ پھر حق کی یا بعد موت کی و برابر ہی سمیر کافر و موسیٰ اور اس سے طبیق حاصل ہو جاتی ہی اس میں لاتر و وارزہ و زراختری او

در بیان حدیثوں مطلقہ کی کلاس بنی ان ہیں۔ **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ صَيْتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عَمْرٌ مِنْهُمْ هُنَّ وَكَيْطُرٌ هُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُنَّ يَا عَمْرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَادِقٌ وَالْعَمَلُ قَرِيبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنِّسَاءُ** اور روایت ہے فی ہر برہ سہی کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی ہی حضرت زینب جیسا کہ حدیث بعد میں ہم اور نکاح صحیح مذکور ہی صحیح ہونے میں عورتوں کی گینا دوسرے میں کہتی ہی حضرت عمر منع کرتی اونکو یعنی قہار کو اور ناگفتی کر کر اونکو یعنی جنسہ کو پھر فی ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چور دای ہی عمر کو سنی کہ گاہ میں و فی میں و ردل صیبت زدہ ہی و زور وقت مر سکا تو دیک ہی ایت کی ہر احوالہ رسالی فی **ف** ظاہر ہے کہ وہ عورتوں کو چور داری و فی ہونگی بغیر بند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر کی گاہ میں ایسا ہونگا اس ہی کہ وہ نوہ جو منع ہی شرح میں ہر کرنی گلیز

جاو می و س جنازگی که او سکی سائنه نوخ کر نوالی بودی نقل کی بیہ احمد ابن اجہ فی ف بخاری کی سائنه چلنا سنت ہی لیکن
بسبب تہی ہونی اس فعل بد کی ترک کر می و سکو اور اسطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو ہی ترک کر می اور یہ حدیث اصل
مضبوط ہی سکی کہ جس مجلس عوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں بخاومی اگر چہ قبول عوت سنت ہی لیکن بسبب فعل بد کی ترک کر می
او سکو۔ ح۔ ع۔ وَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ لَهُ مَاتَ ابْنُ بَنِي فُوجِدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ خَلِيلِكَ
صَلَوْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْئًا يَطِيبُ بِانْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا فَأَنْتُمْ سَمِعْتُمْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
صَغَارَهُمْ عَامِيضٌ لَيْتِي لِحَدِيثِهِمْ بَاهُ فَيَا خَلْبُنَا حِيَةً تَوَدُّهُ فَلَا يَفَارِقُهُ حَتَّى يَبْدِيَهُ الْجَنَّةَ زَوَاهِ مُسْلِمٍ وَأَخَذَ وَاللَّفْظَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی بیہ کہ ایک شخص سے کہا ابو ہریرہ کو کہ مر گیا بیٹا میرا یعنی چوہا بیٹا پس عم کیا سنی اور سیر کیا سنی تہی دست
اپنی سی یعنی آنحضرت سی محتسب ہون اسکی دن پر اور سلام اسکا اون پر کوئی چیز کہ خوش کر دی سہاری دلون لوہاری مردوگی
طرف سی یعنی جو کہ جس لادوسی چوٹی مر گئی کہ آیا وہ کچھ کام آوین گی کہا ابو ہریرہ نے کہ ان سنا سنی غیر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا چوٹی لڑکی مسلمانوں کی جانور دیا کیسی ہون گی بہشت میں بیگا ایک و کا باپ سی سی پس پڑھا کو نا لیر ہی و سکی کا پس
جدا ہو گا اوس سی سنا تک کہ دخل کر گا او سکو بہشت میں روایت کی بیہ سلم واحدی اور لفظ میں اسطرح احمد کی ف و عاصی جس
دعویٰ کی سہی عمو حق ایک چوہا سا جانور ہوتا ہی کہ بانی میں غوطہ مارتا سہی اور پھر نکل تا سہی و سکو مند میں جلا ناکتی ہر ای رد عمو
اوس شخص کو ہی کہتی ہیں کہ دخل ہوتا ہی اسچ امور بادشاہوں و دربار کی یعنی بیہ لڑکی سیر کرتی پرتی ہیں خبت میں جاتی ہیں جہاں
چاہتی ہیں نہیں منع کسی جاتی ہیں کسی جگہ کی جا ہی سیکر لڑکی نیکی نہیں وکی جاتی کیسی کہہ میں جانی سی و نہیں پدہ کیا جا تا سکر
اور اس میں کہ باپ ہی کا کیا اس سی کہ ذکر او سکا ہوا ہو گا اور مان کو ہی سطر ح لیجا و گچا ناچ بعضی تہی نہیں ان دریا پ و فونہ کور
ہو می ہیں۔ ح۔ ع۔ وَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ذَهَبَ الرِّجَالُ يُحْدِثُونَكَ تَابَعَلْ لَمْ تَنْفَسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا إِنَّمَا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَلِكَ
فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَلِكَ فَأَجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ بِمِثْلِهَا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ
مَا مَسْكُنٌ امْرَأَةٌ تَقْدِّمُ بَيْنَ بَيْتَيْهَا مِنْ دَرِيئَاتِ ثَلَاثَةٍ إِلَّا كَانَ لَهَا إِجَابَةٌ مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَأَحَادِثُهَا لَمْ تَبْنِ ثُمَّ قَالَتْ بَيْنَ وَبَيْنَ اثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ذُوهُ الْجَارِيَّةِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ ہا انی ایک عورت طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا امی سول خدا کی پیرہ مند ہومی مرد سائنه حدیثوں کی پس مقرر کچی ہاری لی اپنی طرف سلی کی دن ان
حاضر ہوں ہم کچھ ناس و سدن میں سکھلا ہی سکو اوس چیز سی کہ سکھلایا او نکوا ایا کو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو و تم فلائی دینے غلام
وقت میں مکان فلائی میں یعنی مسجد میں یا گھر میں اور جگہ فلائی میں یعنی کسی کی جانب مکان کی یا اخیر کی جانب و سکی پس جمع ہو میں
تجزیہ پیرائی اونکی ہا میں سول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا او نکوا اوس چیز سی کہ سکھلایا او نکوا اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہیں
تم میں سی کوئی عورہ کہ اگر کسی سہی ہون پنی و لادوسی تین یعنی لڑکی یا لڑکیاں مگر کہ چوٹی و سکی لہی پردہ اگر کسی پس کہا ایسے عورہ نے نہیں
سی ہی سول خدا کی فرمائی یاد و سہی ہون پس و با کہی و سنی بیہ بات پھر فرمایا حضرت نے یاد و سہی ہون یاد و یاد و یعنی جب ہی ہی
نواب ہو گا روایت کی بیہ بخاری نے۔ وَ عَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

یومئذ یوماً ثلثه الا اذخاکم الله الجنة بفضل رحمته ایاها فقالتا اارسول الله اوانشان قالوا انشان قالوا اواحد فاذخاکم
 ثم نادى الی نفسیة ان السقط لیرثها یسرور الجنة اذا احتسبته رواه احمد وروی بن قاسم قوله ان النفسیة ^{من} اور روایت ہی سعاد بن جمل کہ
 کہا ہے یا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے ہنری و مسلمان ہنری ان اور باب کہ میں اون دن و نون کی تین فرزند مرد و حل کر گیا او نکو ابیہشت میں
 ساتھ فضل رحمت اپنی کی اون و نوٹاوس عرض کیا صحابہ بنی یا رسول خدا فرمائی یا دو بیفر یا یا کہ نائث و عرض کیا فرمائی یا ایک فرمایا ایک
 پہ فرمایا قسم ہی و سن ات کہ جہان میری و سکتی تہہ میں ہی تحقیق کہ تپا حمل کر گیا ہی لبتہ کہ چنگا مال اپنی کو ساتھ انون ان اپنی کی حشر
 بہشت کی جبکہ صبر کر ہی و گنی ان و سکتی و سکتی مرنی کو تو اب نقل کی یہ احمد بن اور روایت کی بن ماجہ بنی قول والذی نفسی سہہ سی
ف ساتھ انون ان کی یہاں شاہہ ہی طرف علاقہ کی کہ در بیان و سکتی و ران و سکتی کی ہی گویا انون ان نندرس کی ہو جا سکتی کہ
 کہ چھی کا ساتھ او سکتی و سکو طرف بہشت کی و راسمین شاہہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسی چچکا کہ جسکی ساتھ دلو تعلق تہنہن ہوتا و سکا تہہ
 تو اب ہوا تو جسکی ساتھ دلو تعلق ہوتا ہی و سکا کیا کچھ تو اب ہو گا ع ح و عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من قدّم ثلثة من الولد لم يبلغوا الجنة كانوا له حصنا حصينا من النار
 فقال ابو ذر قد مت اثنتین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القمل عرقك مت ولحدك قال
 وواحد امرأة الترمذی وابن ماجه و قال الترمذی هذا حديث خیر ^{اور} روایت ہی عبد بن سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ
 علیہ وسلم نے جس شخص کہ انی سبھی ہوں تین اپنی اولاد میں سی کہ پہنچی ہوں جد بلوغ کو یعنی پہلی مری ہوں اسکی مرنی ہی گئی اسکی
 ساتھ مضبوطاگ دو رخ سی پس کہا ابو ذری انی سبھی ہوں دو دو فرمایا اور وہی کہا ابن کعب کہ گنیت و نکی ابو المنذر ہی سردا قاریون
 انکی سبھی اپنی ایک لڑکا فرمایا حضرت بنی اور ایک سبھی ایسے پنا ہو گا گ ہی نقل کہ ترمذی اور ابن ماجہ بنی اور کہا ترمذی بنی یہ حدیث
و عن مرة الزنی ان رجلا كان ياتي النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبي صلى الله عليه وسلم
 احببه فقال يا رسول الله احببتك الله كما احبته فقفا النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا
 يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما احببت ان لا تأتي بابا من ابواب الجنة الا وحده
 يتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم رواه احناف
 اور روایت ہی قرہ مرنی سی یہ کہ ایک شخص تھا انا حضرت پاس و ہوتا و سکتی ساتھ بیٹا و سکا میں ما و سکو نبی صلی علیہ وسلم نے کیا
 دوست رکھتا ہی تو او سکو یعنی بہت کہ تیری ساتھ ہی رہتا ہی کہا او سنی یا رسول خدا دوست کہی نکو ادجیا کہ دوست رکھتا
 ہو غنیں و سکو پہر پایا او سکو نبی صلی علیہ وسلم نے یعنی ساتھ او سکتی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلان کا عرض کیا صحابہ بنی یا رسول
 خدا فرمایا یا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے یعنی و سکتی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا تہنہن دوست کہتا تو او سکو کہ نہ او ہی گا
 کسی روز ہی پروردار و ن بہشت کیسی مگر کہ باو چکا تو او سکو منتظر ہو گا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کر ہی تیری و رچا و ہی ساتھ چشت
 میں پس کہا ایک شخص نے امی سول خدا کی سیکی ہی ہی یہ بہت بارت یا ہم سکتی ہی بیفر یا یا تم سکتی ہی نقل کی یہ احمد بنی و عن
 علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السقط ليرثها اعمربة اذا دخل ابويها النار فقال ايها السقط المرعونة
 ادخل اوبك الجنة فيجوزها بسرة حتى يدخلك الجنة رواه ابن ماجه اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ

علیہ وسلم فی تحقیق کما یجوز البتہ جبریکاً پروردگار اینی سی جبکہ داخل کرسی کا پروردگار مان بابت و سلی کو اک میں یعنی ارادہ کرکے داخل کرینکا
 پس کہا جاوے گا ایسی کجی کجی جہکرتیوال پروردگار اینی سی داخل کرمان بابتی کو بہشت میں کپن کچھ لکھا او نکو ساتھ انوال ان پی کی یہاں تک
 کہ داخل کرے گا او نکو بہشت میں روایت کی یہاں بجز بنی و عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول
 اللہ تبارک و تعالیٰ ابن آدم ان صدبت و احنسبت عند الصدرة الاولی کم ارض لک تو اباً ذون الجنة رواہ
 ابن مہلبہ اور روایت ہی بی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہی مٹی آدم کی گریہ کرکے یعنی پروردگار
 چاہتی وقت صدر پہلی کی نہیں یعنی تا میں ہری ہی ثواب کا سوا ہی بہشت کی یعنی و سلی بدل میں بہشت ہی میں داخل کر دے گا روایت
 کی یہاں بجز بنی و عن الحسن بن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة ولا مسلمة فی مصاب
 بمصيبة فیند کرھا ان کمال عہدھا فیکثر ان لک استزجاء الاجدد اللہ تبارک و تعالیٰ لہ عند ذلک فاعطاه
 مثل اجرھا یوم اصاب بہا رواہ احمد و البیہقی فی شعبہ ابی اور روایت ہی حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
 نہیں کوئی مرد مسلمان و زرعورہ مسلمان پنچا سلی بن حصیہ پہا دکر بن و سکو اگرچہ دراز ہوز ما نہ صیبت کا پس کٹی سطلی و سلی
 انا سد و انا الیراجون مگر کہ تازہ کر دیتا ہی یعنی بربت کرتا ہی اللہ تعالیٰ نزدیک و سلی ثواب پن بیتا ہی و سکو مانند ثواب و س صیبت
 کی جس دن پنچا گیا تھا وہ صیبت یعنی و صبر کیا تھا او سپر روایت کی یہاں احمدی او بیہقی فی شعبہ الایمان میں و عن ابی ہریرۃ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شئ من احدکم فلیسترجع فانه من المصاب
 اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہوت کوٹ جہادی شہد پاوش ایک تہا ہر یکا پس کٹی سطلی کہا ہی اللہ
 و انا الیراجون اسلی کہ یہی ہی صیبتو نہی ہی ف شاید مراد شہوتی ہی دلی ہی صیبت ہی یعنی اگر ادلی ہی صیبت پنچی تو ہی ہی ہر
 چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی کہ پڑھی حضرت فی یہاں آیت وقت چراغ گل ہوگی ع و عن امیر المؤمنین قال سمعت ابا الذر
 یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک و تعالیٰ قال یا عیسیٰ انی باعیت من
 بعدک امۃ اذا اصابهم مایحسون خیر واللہ وان اصابهم مایکفون احسبوا و صبروا ولا حلم ولا
 عقل فقال یارب کیف یكون هذا لهم ولا حلم ولا عقل قال اعطیہم من جلی و
 علی روایا البیہقی فی شعبہ الایمان اور روایت ہی مہر واری سی کہ کہا سامی لبود واری کہتی ہی سامی لبود
 ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہی تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ فی فرمایا حضرت عیسیٰ کو ای عیسیٰ تحقیق میں پیدا کرو گے سچی تیری ہی ایک
 امت جہوت کی پنچی گی او نکو وہ چیز کہ دوست کہتی ہیں یعنی کڑی نعمت شکر کرینی اللہ کا اور اگر پنچا و نکو وہ چیز کہ مرد و جہاتی ہیں یعنی
 کوئی صیبت امید ثواب کی کہ میں گی او صبر کرینگی اور حال یہ کہ نہیں ہی بردباری و عقل یعنی ایسی بردباری عقل کہ کسی ہون کا مال
 پس کہا حضرت عیسیٰ ہی بیری کس طرح ہوگا یہہ و سطلی او نکی حال آنکہ نہ بردباری ہی و عقل فرمایا و نکا میں او نکو اپنی حکم میں
 اور علم میں ہی روایت کی یہہ دونوں بیہقی فی شعبہ الایمان میں یہاں مراد امت سی صلحا حضرت کی امت کی ہیں او نہیں ہی
 بردباری و عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ بسبب صیبت بردباری و عقل جاتی رہیں گی و باوجود اسکی صبر کرین گی اور امیدار
 ثواب کی رہیں یعنی یہہ دو وصفین ایسی ہیں کہ بسبب انکی آدمی تامل کر کر جزع جزع کرنی سی باز رہتا ہی و رقعہ او ضرر اللہ تعالیٰ کی طرف

اور سکو اور جواب تیا ہی وسکو سلام کا۔ ع۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَمَامِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ زَارَ قَبْرَ آبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ مَجْمَعَةٍ عَفَّرَ لَهُ وَكُتِبَ لَهُ بِرًّا
 سَأَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ مَرْسَلًا
 اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پہنچاتی تھی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو کوئی زیارت کرے سنی ان پیکر کی قبر کا یا ایک کر
 او نہیں سے ہر روز جمعہ میں یا ہفتہ میں بخشش کیجاتی ہے واسطی و سکی و رکبا جاتا ہے یعنی یوان اعمال میں نیکی کر نیوالا ساتھ ان نیکی
 روایت کی یہ پیشی فی شعب الایمان میں بطریق رسال کی وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُودَهَا فَأَنْهَا تَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَتُنْكِرُ الْأَخْرَجَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کیاتبا میںی تملکوز زیارت کرنی قبروں کی کسی ہیں زیارت کرو قبروں کی
 پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتا ہے نیاسی و زیاد دلاتا ہے آخرت کو نقل کی یہاں ماجہ فی فبی رغبت کرتا ہے نیاسی کی جب
 انجام کار یہ ہے تو میں لگانا سجا ہے و زیاد دلاتا ہے آخرت کو سواسی اس عالم کی یک عالم اور ہے کہ و مان جانا ہی اس سے معلوم ہوا
 کہ قبروں میں جا کر نہ عزت سے یہی و دعوت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا تو توبیوالا الذنون کا ہے و راسان کر نیوالا کد ورتون کا۔ ح۔ ح وَعَنْ
 ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَرْوِ حَاجِبًا
 وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ
 بَعْضُهُمْ لَمَّا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقَوْلِهِ صَدْرُهُنَّ وَكَثْرَةُ جُرْعَتِهِنَّ سَمَّ كَلَامُهُ
 اور روایت ہی بی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنی و ایوں قبروں کی کہ روایت کی
 یہاں احمد و ترمذی ابن ماجہ فی اور کتا ترمذی فی یہ حدیث حسن صحیح ہے و رکبا ترمذی فی کہ فی میں بعضی ہل علم سپر تحقیق یہ یعنی بعض کرنا
 تھا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج زیارت کرنی قبروں کی پس جبکہ اجازت دینی اصل ہوسی حج اجازت کی مرد و عورت
 اور کبا بعضی علون فی سوا اسکی نہیں کہ مرد و جانا حضرت فی زیارت کرنا قبر و کاعورتون کی ایسی اسکی کہ صبر فی انکی کی و بہت جرم
 فرع کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَأَضَعُ نُؤْيِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ رُوحِي وَأَكْبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا
 أَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى نَيْبَانِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ کبا ہی میں داخل ہوتی تھی پہن
 کہ او میں فون تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ورا بوکر نہیں مدفون تھی و حالت میں کہ تحقیق میں کہتی یعنی و نارتی بدنی کتا اپنا
 یعنی چادر اور کہتی میں یعنی اپنی دل میں سواسی اسکی نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ہیں خاندن میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی بوکر
 اور دونوا جنب نہیں ہیں پس جبکہ دفن کی کسی عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اونکی یعنی دس مکان میں پس قسم ہی سکر نہیں داخل ہوتی میں
 گہر میں گہر میں باندھی ہوتی ہوتی ہی پر کتا ہی ہی واسطی حیا کی عمر سے کہ وہ جنبی تھی روایت کی یہاں ماجہ فی فبی رغبت
 دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کہ فی وقت زیارت کی مانند لحاظ اسکی کی حالت حیات و اسکی میں و شرح الصدور میں روایت ہی تحقیق

بن غاصحالی سے کہا کہ اگر وہ نہیں آگ یا پانوں رکھوں تیز می تواری کی پرہیانتک کہ گت جا وہی پانوں میرا محبوب ہی طرف
میرے اس سے کیچلون میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میری نزدیک کہ قبروں میں بولن برا زکرون میں یا بازار میں سائنی گون
کی کہ لوگ دیکھتی ہوں اور ابن ابی الدنیانی سلیم بن خفیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذری ایک مشہور صحابہ میں کہا وہ کونزور کا
یشاب لگا ہوا تھا یہاں لوگوں نے اس کو کہہ کر کتاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہی لہدی کہ میں جیسا کرتا ہوں مردوں سے جیسی کہ
جیسا کرتا ہوں مذون سے جیسی تمام سچا کہ بالصلوۃ فضل فرم خدا تعالیٰ کیسی صلی اللہ علیہ وسلم خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین لاجلہ لاقوۃ الا
باللہ العظیم ع۔ **کتاب الزکوٰۃ** کتاب ہی بیچ بیان زکوٰۃ کی فرائض و نماز کی ساتہ مذکور ہے
کلام محمد میں جیسا ہے یہ دلیل ہے اور پر کمال اتصال کی ان ہنوں میں اور فرض کی گئی ہے زکوٰۃ دو سہری سال ہجری میں پندر
رمضان کی اور ہنوں واجب ہے یہاں بالا جماع اور زکوٰۃ کی معنی میں بڑھنا اور پاک کرنا اس کو زکوٰۃ اس لئے کہتی ہیں کہ اس کو
مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کی یعنی فقرا کی دس سے اور بڑھتا ہے ثواب ہی والی کا اور پاک ہوتا ہے مگر ہنوں
اور زکوٰۃ کو صدقہ ہی کہتی ہیں اس لیے کہ دلیل ہی میں والی کی صدقہ پڑیج دعویٰ صحت یان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا کہ وہ
سال ہجری میں اور زکوٰۃ فرض کی گئی ہے میں بالا جماع اور بیان کی گئی مفصل مدینہ میں اور سنکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا
اشد گناہ ہے قتل کیا جادی نہ دینی والا اسکا کڈانی محیطا السخری اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے فی سال کی ساتہ
کہ گنہگار ہوتا ہے اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی میں ہے کہ علی التراخی ہی یہاں تک کہ گنہگار ہوتا ہے نزدیک موت اور
صحیح تراویں ہی ہے کڈانی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہے مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برسن ن مالک میں ہی اور ز
خارج ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقہ ہو خواہ تقدیر اور ملکیت کامل ہو اور مسین میں نہیں واجب ہے کافر اور
نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برسن گذری اور سپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب
کا ہو اور در میان میں نہ ہو تو زکوٰۃ دینی اور دینی اس لیے کہ یہ ہے ساری ہی سال کی حکم میں ہی اور نہیں فرض ہے زکوٰۃ قرضدار
قرض کی قدر میں پہل گزریا وہ ہوا مال فرض سے اور پہنچے حد نصاب کو واجب ہوگی دسین کوۃ اور قرض میں یہ ہے قید ہی نہ ہو
میں سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکی میں نہ نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب کوۃ کا نہیں اسلئے کہ ان میں مطالبہ نہیں
میں سے کسی کو نہیں پہنچتا اور دین کوۃ کا حکم کہ او اسکا مطالبہ پہنچتا ہے لہذا تعالیٰ کی طرف سے ہی مانع وجوب کوۃ کا اور حکم کو مطالبہ
پہنچتا ہے بل ظاہری میں یعنی مویشی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں لاوی یا شہر سے لیجاوی اور نقدی میں اور مال تجارت
میں کہ شہر میں تجارت کرتا ہو مطالبہ نہیں پس دین اور مانع وجوب زکوٰۃ کا ہے اور دسرا نہیں اور اگر عورتہ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے
والا نہیں اور بجز الرائق وغیرہ میں ہی کہ دین مانع ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اور مذہب معتقد کی در دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا
مؤجل اگرچہ نمبر ہو یا مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضوں نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہیں ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہیں کرتا
عادۃً بخلاف معجل کی اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہنوں نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع ہوتا ہے والا نہیں اسلئے کہ وہ نہیں گناہا ہے
دین کڈانی غایۃ البیان نہ ہی اور عورت احتکار کیجاتی ہے غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہنوں نذر اور کفارات وغیرہ صاحبین کی نزدیک ہے اور وجوب قول
اخیر ان خیفہ کی نہیں فقہار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف در میان انکی مہر معجل میں ہی اور بسبب مہر مؤجل کہ

چاندی کے ظاہر میں بہت ناہنیں لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھتی لگی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوائی حاجت اصلی کی بہر نصابی کی ہونی سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوٰۃ دینی اور زکوٰۃ کا لینا اگر اصدقات واجب کا لینا نہیں رست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہیں آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اصدقات واجب کا لینا نہیں رست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے۔ ع۔ ح۔ متفق علیہ اور متخارو عالمگیری مولانا **الفصل الاول**

فصل پہلے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذ الى اليمن فقال انك تاتي قوما اهل كتب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان اطاعوا ذلك فاعلهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فان اطاعوا ذلك فاعلهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اموالهم فانهم اطاعوا ذلك فتابوا وذكروا هم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه ليس ينفذها ويدين الله حجاب متفق عليه

روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھا سعاد کو مین کی طرف یعنی میرا قاضی ہا نکا کر اور فرمایا تحقیق تو جانا ہے ایک تو مہل کتاب کی اس یعنی یہود و نصاریٰ پاس پس بلا ۲ و کو طرف گواہی ہی اسکی کہ نہیں کسی سجدو مگر اسلہ و تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں پس اگر وہوں فی مان لیا اسکو پس خبر دی و نکو کہ اسدی فرض کین ہیں و ن پر پانچ نمازین است میں پھر اگر مانا وہوں فی اسکو پس خبردار کر اور نکو کہ اسدی فرض کی ہے و نیز زکوٰۃ لیا و لی غنیوں سے یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہیں اور بجا و می دن کی فقیر و نکو پھر اگر مانیں وہ اسکو پس بیح تو یعنی چہاں ال و نکو کی سی یعنی چہاں لرا چہاں مال و نکو لہجی بلکہ او نکو ل کو تین حصہ کیسی چہاں براج کا زکوٰۃ میں بیح کا مال اور بیح تو بڑے مظلوم کی سی یعنی زکوٰۃ کی یعنی ہیں اور اور چیزوں میں یعنی نہی وہ چیز کہ واجب نہیں اور سپہ یا اذنانہ وی و سکوزبان سے تانہ بدو عائد کر سی سواسطی کہ نہیں در میان عاید مظلوم کی اور در میان قبول کرنی اسدی و سکو کو فی پر وہ روایت کی پھر بچاری و رسم نے

ف اہل کتاب کی پاس میں ان مشرک و رومی ہی ہی مگر غلبہ اہل کتاب کی تھا اسلی و نہیں کو ذکر کیا اور کہا اس ملک کی کہ بہر حد دلالت کرتی ہے سپر کہ واجب ہے بلانا کہ کو طرف اسلام کی سہل تر نیکی لیکن پھر جب ہی کہ پھر بچا و نکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی جبکہ پہنچ جاوی و نکو دعوت پر نہیں واجب بلکہ سبب ہے۔ ع۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب دين ولا يدين منها احق بالاداء اذا كان يوم القيامة صفيحت له صفات من نار فاحبب عليا في نار جهنم فيكوني بها جنبا ورجيئته وظهركم اذا اردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضوا بين العباد فيرى سبيله اهل الجنة واصلا الى النار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہر کوئی ہونا کہ نہیں الا اور نہ چاندی کہ نہیں الا کہ نہ او کر سی و س ہی حق و سکا زکوٰۃ ہی مگر جب کہ ہو گا دن قیامت کا بنا ہی جاویں گے اسطر او سکی سختی الگ کی یعنی سختی سونی چاندی کی نہیں کی لیکن آگ میں ایسی گرم کی جاویں گی کہ گویا آگ کی ہوگی جیسا کہ فرمایا پس گرم کی جاویں گی بیح آگ و دوزخ کی پس باغ ویسی جاویں گے ساتھ اوں سختوں کی پہلو او سکی اور پیشانی او سکی اور پیٹ او سکی جبکہ ایسی جاویں گی کہ بڑے بدن ہی و ردالی جاویں گے آگ میں پھر لاشی جاویں گی یعنی جبکہ بند ہی ہو جاویں گی تو آگ میں ڈالی جاویں گی گرم کر نیکی ہی اور نکا لکھ دوزخ دین گے ہمیشہ وہیں کرتی رہیں گی و سن ن میں کہ ہی مقدار او سکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاویں گی رسیان بندگی میں نہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف** مقدار او سکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافی ہو گا دن قیامت کا ایسا اور معلوم

ہوگا اور باقی کتبہ کار و نکودہ اور از معلوم ہوگا بقدر گناہ او نمکی کی اور موسیٰ کا ملو کو وہ دن بقدر در کتوں نماز کی معلوم ہوگا اور دیکھی ہے پنی
 با طرف بہشت کی یعنی اگر او سکنی مہ اور گناہ ہوگا سوا سی اسکی ویرہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جہاں دیکھا دل بہشت میں ہوگا اور با طرف
 ووزخ کی یعنی اگر او سکنی مہ اور گناہ ہوگا سوا سی اسکی باس عذاب سی گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جہاں دل خلیق میں ہوگا اور یہاں تک کہ حکم اجاب
 در میان بندوں کی اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کو زکوٰۃ مذہبی والی عذاب میں ہوگی و باقی خلق حساب میں - ع قیل یا رسول اللہ فاول
 قال ولا صاحب ابلہ یؤدئی منها حقها ومن حققها حلہا یوم و مردھا الا اذا کان یوم القیمۃ لیلۃ لھا یقاع قرقر کذا
 ما کانت لا یفقد منها فقیلا واحدا تطاہ یا خفانها وتعضہ یا فواہا کما امر علیہ اولہا رذ علیہ اخرہا فی یوم کان
 مقدرہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فی ربی سبیلہ امتا الی الحثۃ واما الی السار
 کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہے اور انہوں کا کیا حکم ہے یعنی وہی زکوٰۃ مذہبی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہیں کوئی مالک و نہ کافر و اکیا ہو
 او نہیں سی حق اور نہ کسی کو زکوٰۃ مذہبی و بعضی حق و نمکی سنی دودہ و نہا سنی ان پانی پلانی اونکی کی مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کی منہ
 کی بل والا جا دیگا مالک و نہت کار و ہر او و نمون کی بیج میدن ہوا رکلی و نہ حالت میں کہ ہوگی دن و نہت کامل مگر نسی میں و ویشانی میں
 نہ کہ مگر گنا مالک و نہت کا او نہیں سی ایک پچاونٹ کی کو یعنی سب و نہت و سکن مان موجود ہوگی حتی کہ سب سچی ہی ساتھ ہوگی دن کی اور
 اونٹ خوب فر ہوگی تار و نہت میں تکلیف زیادہ ہو چکے ہوں گے او سکوسا تہ پان پانی کی اور کائین کی و سکوسا تہ و انہوں پنی کی جبکہ گزریگی
 او سپرلی جماعت لاسی جاوی گی او سپرلی جماعت یعنی سبطر حسی چلا دیگا ایک قطار کی چینی و سری قطار اونٹوں کی چلی گی و نہت میں
 کہ ہی مقدر او سکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم اجاب دیکھا در میان بندوں میں پنی کہیں گاراہ اپنی طرف بہشت کی و با طرف ووزخ کی
 و دودہ و وہنا دن پانی پلانی کی تیسری ان پانچویں دن و نمون کو پانی پلانی لیجاتی ہیں تو عوب میں مہول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتی
 تہی و رمالک و نمون کی و نکودہ دودہ ہو کہ پلانی تہی پس حق واجب و نمون کا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہے لیکن منجملہ حقوق و نمکی سی حق مستحب ہی ہے
 ہی کہ جسدن و نہت پانی پنی کو جاوین تو دودہ و ہر سکینوں کو پلاوی پس یہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت و ارادہ سی شکر حق کی گویا کہ
 حکم واجب کار کہتا ہی سلیبی اس طرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سب اس حق کی ہی عذاب ہو - ع - ح - قیل
 یا رسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدئی منها حقها الا اذا کان یوم القیمۃ لیلۃ لھا یقاع قرقر کذا
 یقاع قرقر لا یفقد منها شیئا لیس فیہا عقصاء ولا جلاء ولا عصباء تنطح و یقرونہا و نطأ ہ یا خلافا کما امر
 علیہ اولہا رذ علیہ اخرہا فی یوم کان مقدرہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فی ربی
 سبیلہ امتا الی الحثۃ واما الی السار کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک کائین کا اور مالک کبر کا فرمایا او نہیں
 مالک کائین کا اور مالک کبر کا کہ زکوٰۃ اگر ہی و نہی حق اور نہت کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا والا جا دیگا میدن ہوا میں کہ مگر گنا او نہیں
 کچہ نہ ہوگی و نہیں کوئی کبری گائین کہ مری ہون سینک و نمکی اور زہندی اور زہندی کوئی یعنی ہون کی میدنک سلامت ہوگی تا خوب
 سینک مارین مارین کی و سکوسا تہ سیگون پنی کی و رچلین کی و سکوسا تہ کھون پنی کی جبکہ گزریگی او سپرلی جماعت لاسی جاوی
 او سپرلی جماعت او سدن میں کہ ہوگی مقدر او سکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم اجاب دیکھا در میان بندوں میں پنی کہیں گاراہ اپنی طرف
 بہشت کی اور با طرف ووزخ کی قیل یا رسول اللہ فالبحیل قال فالبحیل ثلثۃ ہی لرحل و زکوٰۃ ہی لرحل و زکوٰۃ ہی لرحل

ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاكم المصدق فليصدقنکم وهو عندکم راضی اذ اؤم مسلم
 اور روایت ہے جریر بن عبد سلمی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوسى تنہا سے پاس زکوٰۃ لینی والا یعنی باہم کر
 طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہیں اس پر چاہیے کہ پہری قسمی حالت میں کہ وہ قسمی راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف
 سینی کو پوری ذکر و ما وہ قسمی راضی جاویں۔ ع۔ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا اتاه قوم بصدقاتهم قال اللهم صل علی ال فلان فاناه ابی بصدقۃ فقال اللهم صل علی ال ابی اوفی متفق علیہ و فی
 روایتہ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ قال اللهم صل علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی کہ کہتی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ لائق دن کی پاس قوم کو اپنے فرمانی یا الہی رحمت سے فلان شخص پر لایا حضرت کی پاس یہ
 سیراز کوۃ اپنے پاس فرمایا الہی رحمت سے ابی اوفی بروایت کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں جو وقت کہ لائق دن شخص
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوٰۃ اپنے کہتی یا الہی رحمت سے ابی اوفی اور ایک روایت میں ساتھ لفظ صلوۃ کی تہا دست
 نہیں ہوا میں نبی کی اور نبی کی ساتھ کسی صلوۃ پہنچی تو دست ہی میں حضرت جو زکوٰۃ لانیوالون صلوۃ پہنچتی ہے یہ خصائص
 حضرت کی ہی اور کونہیں دست مولانا **وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی**
الصدقۃ فقیل متع ابن جمیل و خالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یفعم ابن جمیل
اذا اتاه کان فغیرا فاعناه اللہ ورسوله واما خالد فانک تظلمن خالدًا قد احتبس اذراعه واعتد
فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی و مثلھا معھا ثم قال یا عمر اما شعرت
انک علم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہے بی ہریرہ سے کہ کہا یہ بخاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مسلم نے عمر کو یعنی عامل کہ زکوٰۃ لینی پر اس کہا گیا یعنی خبر دی کہ سنی کہ زکوٰۃ مذ میں بن جمیل نے اور خالد بن لید صحابی نے اور
 عباس نے اس پر فرمایا یہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اسلی کہ وہ تہا فقیر غنی کیا اور سکو
 آمدنی اور رسول و سکی نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسو سطلی کہ نہیں ہی او سپر زکوٰۃ اسلی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رہی ہیں
 زر میں اپنی اور سامان لڑا کیا یعنی ہتھیار اور جانور اور اور سباب لڑائی کا خدا کی راہ میں یعنی اور تم و سکو سودا گری مال چا
 ہوا اور عباس میں زکوٰۃ او سکی مجھ سے اور مثل او سکی ساتھ او سکی پہ فرمایا اسی عمر کی نہیں جانتا تو کہ چھا آدمی کا مانند باپ و
 کی ہی یعنی پس عباس کو بخا ہی باپ میری کی جان اور تعظیم و مکی کہ اور ایذا مت دی روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف
 ابن جمیل پہلے منافق تھا پہر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اوسنی حضرت سے تمان عالی کی کہ مجھی ثروت ہو وی میں شکر گذاری
 کہ وہ مجھ سے حضرت نے او سکی اپنی عالی درود غنی ہوا میں چاہی تہا او سکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا ہی انکار کیا
 حضرت نے او سپر ازراہ زجر کی کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اور رسول و سکی نے حضرت نے غنی کر نیو نسبت اپنے طرف سے
 کیا کہ حضرت کی دعا سنی ہوا تہا اور حضرت عباس چھا تہی حضرت کی و مکی زکوٰۃ جو حضرت نے اپنی ذمہ فرمائی سبب
 اسکا یہ تہا کہ حضرت نے اوسنی و گنی زکوٰۃ لیلی تہی یک تو اوسنی سال کی کہ جسکی مالگتی تہا اور ایک سال آئندہ کی جیسا کہ
 فرمایا و مثلھا معھا یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کی ساتھ او سکی کہ وہ زکوٰۃ سال آئندہ کی ہی۔ ج۔ ع۔ **وعن ابی جمیل**

السَّاعِدِ عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْسَارِ يُقَالُ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَمَّا أَتَمُّ قَالَ أَهْلًا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدَى لِي فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَأَنَا أَسْتَعِينُ رَبَّكَ وَأَمَّا مَنكُمْ عَلَى الْأَمْرِ بِمَا وَاللَّهُ فَيَأْتِي أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدْيَةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَهُ بِنَوْمٍ الْقِيَمَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ رُحَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ حَوَارٍ أَوْ شَاةً يَتَّبَعُهُ ثُمَّ مَرَّ بِيَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ عَفْرَةَ أَبْطَبَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ مَقْفُوكَ عَلَيْكَ

اور روایت ہے ابی حمید ساعدی ہی کہ کہا نامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ یعنی پر ایک شخص کو قوم از زمین سے کہا جاتا تھا اسکو ابن نبیہ میں جبکہ آیا ابن نبیہ یعنی مدینہ میں کہا یعنی سلمان لون سی کہ اس قدر مال واسطی تہاری ہی یعنی کوۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اس قدر تحفہ بھیجا گیا ہی میری لمبی پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی مدح کی و تعریف کی و سپر بہ فرمایا ہمدونہا کی تحقیق میں عامل کرتا ہوں کسی شخص کو کہ تمہیں سی و پر کاموں کی ون کاموں میں سی کہ حاکم کیا ہی محبوب اللہ نے پھر آیا ہی ایک ون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہ تہاری ہی لمبی ہی اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجھ کو پس کیوں نہیں اپنی باب کی گہر میں یا اپنی گہر میں پس کہتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اسکو یا نہیں قسم ہی و سوزات کی کہ جان سیری بیج ماتہ قدرت واسکی کی سی نہیں ایگا کوئی اوسمیں سی کچھ مگر لاوی گا اسکو ون قیامت کی اس حال سی کہ اوٹھا ہی ہوگا اسکو اپنی گردن پر یعنی سواٹی کی لمی گریہ گا اوٹھا ہی ہوگی واسطی واسکی اور ازیہ ہوگا سیل ہوگی واسطی واسکی اور ازیہ ہوگی مگر ہی واز کرتی پراوتھا ہی حضرت نے دو نودست مبارک اپنی یہاں تک کہ دیکھی ہئی سفیدی حضرت کی بغلوں کی یعنی بہت ونچی وٹھا ہی ماتہ بہر فرمایا یا ایہی تحقیق میں ہی پنجا دا یعنی جو توئی فرمایا نہا ہی تحقیق میں ہی پنجا دا روایت کی یہ پنجا ہی اور سلم نے ف پس کہتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی یعنی یہ تحفہ کہ بھیجا ہی اسکی لمبی بسبب عامل کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر میں بیٹا رہتا کا ایسی ہی جس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجی کوئی دوست یا قرا تہی عامل کا کہ ہمیشہ اسکی لمبی تحفہ بھیجتا تھا بسبب اس عمل کی تو جاز ہی لینا اسکا جیسا کہ بیج تحفہ و رضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی نہیں جانے عامل کو یہ کہ قبول کری تحفہ اسلینی کہ نہیں تیا ہی و سلگو کوئی کچھ مگر واسطی طمع اسکی چورہ و کچھ زکوٰۃ میں سی اور یہ جان نہیں تہی ع-ح قال الخطابی و فی قولہ ہذا جلس فی بیت امیہ اویہہ فی نظر اہدای الیہ امد لا لیل علی ان کل امرئ یتذرع بہ الی فحظوہ فہو فحظوہ وکل ذخیل فی العقود ینظر ہل ینکون حکمہ عند الانفراد تکلیبہ عند الانفراد امد لا ہذا کذا فی شرح الشیخ کما خطابی فی اوجہ قول وکل کی کیوں نہیں بیج گہران پس کی یا باب پس کی پس کہتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف و سکی یا نہیں لیل ہی سیر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی تہ اس چیز کی طرف ایک کام کی پس وہ وسیلہ ہی حرام ہی و جو عقد داخل ہو بیع عقدون کی یعنی مثل بیع اور یہہ و راجح او مانند انکی کی دیکھا جاوی کہ ایسا ہی حکم اور کتا نزدیک جدا ہونیکلی مانند حکم واسکی کی وقت نزدیک ہونیکلی یا نہیں یعنی پس یہاں بیج ہی اور دوسری نہیں صحیح اسطرح ہی شرح السنین ف پس وہ وسیلہ ہی حرام ہی اصل ہی اس میں قرض کہ حاصل کری لقمہ کو اور گہر ویک کہ رہی دس میں گروسی یعنی الا بغیر کہ راہ کی و رجا و بگروسی کیا گیا کہ سوار ہوا و سپر اور فائدہ وٹھا و سوس ہی نہیں

عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہی کہتے ہیں کہ کسی ہاتھ ایک چیز میں وہی ہو رہی ہو تو اگر فرض میں اس کو بیچیں اور بیچنے والا
اوسکو ہزار روپیہ مثلا اور اس فرض کا نفع اوس چیز کی شے میں سمجھ لی پس یہ نہیں زست اسلی کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ
کا ہیکہ لیتا اوس فرض کی لایح سی لی ہی گویا سو دفعہ کا اوس چیز کی مول میں ادا کیا اور جہاں وعقدین ایسی ہوں کہ اگر
ایک کو دوسری ہی جدا کریں تو ہی روا رہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورتہ مذکورہ میں سے بیچے چیز میں ہی بیچے بیچتا اور یہ دونو قاعدی
خطابی فی حدیث ہی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی ہی اسلی کہ قواعد مقررہ ہی
کہ مسائل حکم مفاصد کا کہتی ہیں پس سید طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب
مالک اور احمد کی ہی کہ منع کرتی ہیں جیلو کو کہ جس کے سبب ہی ربا وغیرہ سے نکلتی ہیں اور ابو حنیفہ اور شافعی غیر ہا مباح کہتے ہیں
پس نہیں وہ قائل اس قاعدہ کی اور اس سے کوئی بیہ نہ سمجھ کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک رست ہی بلکہ
یہہ اون کی نزدیک ہی نہیں رست بسبب اور قاعدہ کی اور بعضی جلی اون کی نزدیک رست ہیں اس ہی کہا کہ وہ قائل
اس قاعدی نہیں - ع - مولانا و عن عری بن عمیرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعملناه
منكم على عمل كنا نكفها فاقوه كما نكفوا في يوم القيمة رواه مسلم وروایت ہی حدیث ہی عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کو عامل کریں ہم تم میں سے کسی کام پر یہ چاہا وہی ہے مقدار سومی کی اور زیادہ اوس سے ہٹا پی میں
یا تڑپا میں ہوگا یہ چہا ناخانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی زراہ فضیحتی کی روایت کی یہ سلم فی الفصل
الثانی فصل و سوری عن ابن عباس لما نزلت هذه الآية والذين يكتزون الذهب الفضة كبر ذلك على
النسابة فقال عمر ان اقرهم عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انك كبر على اصحابك هذه الآية فقال ان الله لم يعرض
الزكوة الا للبطية ما بقي من اموالكم وانما فرض الوارث وذكر كبر ذلك على من بعدكم فقال فذكر عمر لقران الله الا اخبرك بخبر انك
المؤمن الصالح اذا نظر المسلم وادامها اطلقته واذا غابت عنها حفظته رواه ابو داود وروایت ہی بن عباس سے کہ کہا جب و سوری
بیہایت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہیں سونا اور روپا ہمارے ہوسے یہ ہایت مسلمانوں پر پس کہا عمر نے کہو لہ ونگا میں اس فکر کو
تسی پس گئی عمر اور کہا امی نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوسے تمہاری یاروں پر یہ ہایت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرض
کی نہ زکوٰۃ مگر اس ہی کہ پال کرے اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سے اور سوا اسکی نہیں کہ مقرر کی ہی میراث اور اگر کیا
ایک کلمہ تاکہ ہو میراث و اسطی اوس شخص کی کہ چھی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس اللہ کہ کہا عمر نے یعنی بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سے حاصل ہوئی پھر فرمایا حضرت نبی و اسطی عمر کی کیا خبر دون میں نگو سوائے بہترین اوس چیز کے
کہ جمع کرے آدمی وہ یہ ہی عورت نیکیت جبکہ دیکھی طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور جب حکم کرے اوسکو فرمان برداری کرے
اوسکی اور جب غایب ہو اوس سے محافظت کرے اوسکی روایت کی یہہ ابو داود فی سار مسی یون ہی والذین
يكتزون الذهب الفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فليس لهم بها اجر ولا ينقصها من ثروتهم رواه ابن عمر وروایت ہی بن عباس سے کہ کہا عمر نے
کہنے راہ خدا میں پس خبر دے اوسکو عذاب دردناک کی یعنی اوسکو اگ دو زنج کی میں گرم کر دے اوسکی گداؤں سے پیشانی ارا
پہلا و پیشین دلی پس جب یہ ہایت اونری تو صحابہ پر گران ہوئی اس ہی کہ وہ ظاہر ہایت سے یہہ سبھی کہ مطلق جمع کرنا

منع ہی بہر حضرت عمرؓ نے تو عن کی حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت منی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ایسی فرض کی ہے کہ ما بقبل الیٰہ ہوتا جو
میں جسے کو تو ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ ضائقہ نہیں پس آیت مذکورہ میں جو وعید آیا ہے مال کی جمع کرنی پر تو داسی
صورتہ میں ہی کہ زکوٰۃ نہ ہی اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کر ہی داخل اس وعید میں نہیں اور نہ کر کیا کلید یہ قول بن عباسؓ اوس کا ہے حضرت
بعد تو ان انما فرض الیٰہ اور آیت کی ایک کلمہ اور نہ کر کیا کچھ ہی دینا یا دمجھی سے قدر را کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث ایسی فرض کی ہے کہ ہر
میراث طیب شہاری پہلوں کی ایسی کہ وارث میں یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرنا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پر
جیکہ بیان کیا حضرت بنی صحابہ ہی کہ جمع کرنا مال کا منع نہیں ہی جب تک کہ زکوٰۃ ادا کرتی ہیں اور دیکھا خوش مع صاحبہ کا سبب ہے
یعنی دلالی اور کو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے مال کی کہ وہ عورتہ ہی نیکیخت و خولہ صبرت ایسی کہ سونا و پانہیں نفع دیتا شاہ کو
بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف ہوس کی کہ وہ جب تک ساتھ تیری ہی ختی تیری ہی کہتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت و
تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ گہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سی پیدا ہوتی
ہی کتوہ باز ہوتی ہی حیات میں اور جانشین ہوتی ہی بعد مرئی اور و بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع میں آیا ہے جس کی کلمہ
پس تحقیق مضبوط کیا و تہائی دین پناہ ع - ح و عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبکاتیکم
وکیوبہ منبغضون فاذا جاء زکوٰۃ فزجوا بہم واخلوا بئہم وکین ما یتغون فان عدلوا ذللا نفسہم و ان کلموا
فعلیکم و ان رضوہم فان تمام زکوٰۃ رضاهم و کین عدواکم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمہاری پاس چھو پاسا قافلہ یعنی حامل روٹی
زکوٰۃ یعنی لو کہ دشمن کہی گئی ہیں یعنی بحکم طبیعت کی لوگا و نکو دشمن کہتی ہیں اس لیے کہ مال یعنی کو اتی ہیں پس جو تو آدمی ہتہا
پاس میں کہو اور نکو جا یعنی شوق آئی تم اور خالی کرد و در میان ان دن کی اور در میان اس چیز کی کہ طلب کریں یعنی مال کو تو
کا اون کی رو برو حاضر کرد و کوئی چیز جانل اور مانع در میان میں نہ کہو پس اگر زکوٰۃ یعنی میں عدل کریں گی پس اپنی ہی کریں گی پھر
ثواب عدل کا پادین گی اور اگر ظلم کریں گی پس بال دن پر ہی و رضی کرو زکوٰۃ یعنی والو نکو اس لیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری
رضاء اول کی ہی اور چاہی کہ دعا کریں حامل تمہاری ہی روایت کی یہا بودا و دنی ف اگر ظلم کریں گی مراد یہ ہے کہ اگرچہ
ظالم جانوا و نکو حسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض و التقدر ظلم کریں یہا لے فرمایا والا اگر حقیقہ ظلم کریں رضی کرنا ظالم کا
کیونکہ ہو سکتا ہی اور رضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اول کی رضی کرنی میں حتیٰ لا مکان کہ و او نکو زکوٰۃ و اعجب بغیر دلیل
اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ ساتھ اسی مال کی دا ہو جاتی ہی ولیکن رضی کرنا مال و سکا ہی و سبب ہی کو تو یعنی
والی کو کہ دعا کری زکوٰۃ دینی وال کی ایسی ع و عن جبر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یا نونا فی ظلمنا فقال انزلوا مصلد قیکم قالوا یا رسول اللہ
وان ظلمونا قال انزلوا مصلد قیکم وان ظلمتم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جبر بن عبد اللہ سے کہ کہا اسی یعنی آدمی
یعنی گنواروں میں سی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تجھ کتنی لوگ زکوٰۃ یعنی والوں میں سی اتی ہیں
ہاری پاس یہ ظلم کرتی ہیں ہم پر فرمایا رضی کرو زکوٰۃ یعنی والوں کو عرض کیا او نہوں نے یا رسول خدا اگر ظلم کریں ہم پر فرمایا

راحتی کرو اپنی زکوٰۃ یعنی والوالو اور کچھ ظلم کسی جاؤ تم روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** یعنی راضی کرو اور لوگو اور چہ ہمارے اعتقاد میں ظلم ہو بسبب محبت مال کی - ع - **وَعَنْ يَشِيرِ بْنِ الْخَصَّاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَاتِ يَعْتَدُونَ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونُوا**
عِنْدَهُمُ الْبَائِقِدْرُ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بشیر بن خصاصیسی کہ کہا کہا سنی یعنی غیر
خدا کو کھینچنے زکوٰۃ یعنی والی زیادتی کرتی ہیں ہمیں یعنی مقدار واجبہ سے زیادہ لیتی ہیں کیا چاہو ہیں ہم اپنی مالوں میں سے اور خدا
کہ زیادتی کرتی ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** حضرت نے چپانی کی حاجت اس سے نڈی کہ شاید وہ حسب
گمان کی زیادتی جانتی تھی اور واقع میں ایسا نہ تھا۔ **مَوْلَانَا وَعَنْ سُرَّافِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاطِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَيْدِنَا لِي اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے نع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کی یعنی پرستہج کی مانند غازی ہی ہے
میں یہاں تک کہ پھر اگر اسی طرف گہرائی کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد نے **ف** سائتہج کی یعنی عامل ہوتا ہے واسطی
طلب ثواب کی و راز راہ صدق اخلاص کی و سکو ثواب غازی کا سامہوتا ہے - ع - **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ**
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا حَنْبَ وَلَا تُوْحْنَ صَدَقَاتِكُمْ إِلَّا فِي ذُنُوبِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عمر بن شیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے و سنی نقل کی اپنی دادا سے و ن نقل کی بی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ جو مکانا مواشی کو زکوٰۃ یعنی کی یہی اور نہ دو رجاری مواشی والا اور نہ بیجاوی زکوٰۃ مواشی کی بلکہ بیج مکانوں و ن کی روایت
یہ ہے ابو داؤد نے **ف** مراد جالب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ یعنی والوں کی مکانوں سے دور اور سری و روان مواشی سکا ہے یعنی زکوٰۃ
یعنی کی یہی اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنی مکان سے دور جاری اور عامل تکلیف و ہا کہ روان جاویں و ن و نواتون سے
منع فرمایا اسلی کہ پہلی بات میں رنج زکوٰۃ یعنی والی کو ہوتا ہے و دوسری میں زکوٰۃ یعنی والی کو اگر اسکی جلتا نکید اسکی ہی حاصل
نہے کہ نہ زکوٰۃ یعنی والا اور چلا جاوی اور نہ زکوٰۃ یعنی والا اور اور تری بلکہ قریب زکوٰۃ یعنی والا کی اور تری اور اون کی گہر تری
جا کہ نوبت نبوت زکوٰۃ لی کیا کرے - ع - **ح وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا**
فَكَذَبَتْهُ فِيهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَلِكَ رَجَمَ مَعَاذُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَفَّوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پر نہیں زکوٰۃ ہے اس مال میں یہاں تک
کہ گزری اور سپر برس روایت کی یہ ہے ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق و نہون نے سو قوف کیا ہے اس حدیث
کو ابن عمر سے **ف** یعنی قول ہے بن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی حدیث کی یہ ہے کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کی یعنی فرض ہو
اور در میان برس کی کچھ اور مال و سکو ماتہ لگی اسی جنس کا تو جنب تک و سپر برس گزرنے کو اور میں واجب نہیں یہ مذہب
امام شافعی کا ہے اور امام عظیم کی نزدیک برس گزرنے اصل مال پر چاہی اسپر برس گزری یا نہ گزری مثلاً ایک کی پاس تھی کیریاں
تھیں گزری و ن پر چہ ہستی پھر ماتہ لگیں و سکو اتالیس کیریاں و رسول کو یارث میں یا اور طرح تو نہیں واجب و سپر برس
کیریاں کی زکوٰۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہاں تک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کی وقت سے یا ارث کی وقت سے اور ابو حنیفہ اور
مالک کی نزدیک ہو گا مال استفادہ یعنی جو کہ صحیحی ماتہ لگا تالیس اصل مال کی پس جب تمام ہو گا سال سے بیرون واجب ہو گئی و کیریاں

درست نہیں اور یہ بطرح اگر غلام اور لونڈی کا مال لیا گیا تو وہ زکوٰۃ کا مال نہیں ہے۔ مسئلہ کا فرمایا کہ زکوٰۃ دینی درست نہیں کی فرمائی ہو یا غنی
 مسئلہ اگر غنی یا غنی یا مال کا مال لیا گیا ہے یا بی بی کو یا بی بی جو کئی زکوٰۃ دی ہو اس کا مال کہہ سکتی ہے زکوٰۃ کی میں یعنی وقت یعنی کی معلوم نہ تھا کہ بی بی یا بی بی
 یا کافر بی بی یا بی بی یا بی بی پر معلوم ہوا اور نکاح احوال میں زکوٰۃ ادا ہو گئی یا مال کے ذریعہ مسئلہ ان کوہ کا دینا مسجد کی بنانی کی بی بی لکھن سے لے کر اسی میں سے
 یعنی سن نہیں لکھنے یا تو او اس میں زکوٰۃ نہیں دے ہوتی مسئلہ سختی زکوٰۃ کی فقیر میں اور فقیر کی سبب کہ مال کے مال کی نصاب اور سختی زکوٰۃ کا سکینت میں
 اور سکینت کہ جس میں اس کے ہوتے اور سختی زکوٰۃ کا وہ بھی کہ حامل حکم کی طرف سے زکوٰۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہوا اور مال کی زکوٰۃ کی کا بیسیا لیا نہیں ہے سنا اور سختی
 زکوٰۃ کی وہ بھی ہر جہاں کی بی بی کی طرح کی بی بی چلنے پھرانے میں ہوں گیا ہو اگرچہ ادنیٰ وطن میں بل سے اور یہ بطرح حلی ورسا فرمایا کہ زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ
 او کی وطن میں بل سے ہوا اور جس کی پاس لیکر کی توجہ او کو سوال کرنا درست ہے مگر ہوا کہ نا حد اس کا **الفصل الاول** فصل میں
**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ آخِيفَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّادِقَاتِ فَتُحَرِّقَنَّ
 لَأَكَلْتَهُنَّ مَشْفُوعًا عَلَيَّ** روایت ہے ان سے کہ انہی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر دیا کہ میں نے یہی نہیں کیا یا اگر نہ ڈرتا مین کہ یہ کچھ زکوٰۃ کی لیتے
 کہا تا میں اور کونسی اور اس کی تعظیم میں ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کیا ناسحرام تھا اور کہا ہی تھا کہ
 حضرت کو مطلق صدقہ کہا ناسحرام تھا اور وہ جب سے خواہ نفل دینی یا تم کو صدقہ دیا گیا ناسحرام نہ نفل اور یہ بی معلوم ہوا اگرچہ بی نا اور چیرہ کار کا اور اہل رزق اور
 بی بی ہو گیا کہ تا ہوا کہ ان کا مال اس کی نہیں کیا اور یہ بی معلوم ہوا کہ اول بی بی کو کچھ دیا اور کچھ شہرت کا ہوا وہ میں وہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَرَّةً مِنْ تَبَرُّ الصَّدَقَةِ فَحَقَّهَا فِي وَجْهِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَيْفَ يَطْرُقُ حَقُّكَ
 اللَّهُ قَالَ أَمَا شَعْرَتُكَ تَأْتِيكَ لَأَكُلَ الصَّدَقَةَ مَشْفُوعًا عَلَيَّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا بی حضرت حسن بن علی ایک کچھ کچھ زکوٰۃ کی لیتے تھے کہ جو اور
 میں نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دور کر دو کر تا پیدائش میں اور کچھ فرمایا کیا نہیں جانتا کہ تحقیق ہم نے نبی شہرت نہیں کیا بی صدقہ روایت کی یہ بخاری
 اور مسلم سے کیا نہیں جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ایک واقع میں اگرچہ نہ جانتا ہوا کو مخاطب یعنی کیونکہ چہرہ پہ بات پوشیدہ یا وجود ظاہر ہوا سیکر اور
 حضرت امام حسن کو یا وجود زور سالی کی بطرح خطاب کیا کہ لو اس حکم کو نہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ جب باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرح با تو
 علی سلیمان ہی تھا ہجرتی اگر امامان باقی ہوتا لیکر برادر زورونی خاندان کا **عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ أَمْثَالُهَايَ أَوْ سَائِرُ النَّارِ فَأَهْلُهَا لَأَكُلَ لَحْمَ الْجَحِيمِ** اور روایت ہے عبدالمطلب
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ ہوا اس کی نہیں کہ وہیل میں دمیوں کی اور وہ نہیں بل اس میں محمد کی اور نہ اولاد محمد کی
 یعنی امام حسن کی روایت کی یہ مسلم سے کہ زکوٰۃ کو سبب اس کی کہا کہ جس میں بل کی اور زامی میں وہی بل میں صحت جاتا ہے یہی سبب کی یا کہ حیاتی میں موانع نہیں گوار
 اور اس میں بل سے کہ زکوٰۃ لینی حضرت حرام اور حضرت اولاد کو نبی او حامل ہون کوہ کی یا محتاج ہوں صحیح روایت ہے امام حسن سے ہی نہ **عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعْمٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَّةٌ أَوْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ كَيْفَ
 قَالَ لَا صِحَابَ لَكُمْ وَلَا يَأْكُلُ فَرَأَى قِيلَ هَدِيَّةٌ فَصَبَّ يَدَيْهِمْ فَكُلْ مَعَهُمْ مَشْفُوعًا عَلَيَّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا نبی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لاجا بی طعام ہو جی حال طعام کی کسی آیا دینی یعنی تحفہ ہی یہ یا صدقہ لیں لگے جانا صدقہ فرمائی اپنی یا روکو یعنی سوا نبی شہرت
 کہا اور آپ کہانی اور لگے جانا بیہ ہوا زکوٰۃ یا ہلہ پانچ میں فی ساتھ یا برون ہی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم سے **ف** صدقہ واس لگو کہتی ہیں فقیر
 دیا جاتا بطرح مہربان کی اور زکوٰۃ کیا جاتا ساقیہ وکی ثواب خیرہ کا پسند نہ میں لیکر حاکم نے ہی لینی لیکر اس کی حضرت سے مطلق صدقہ حرام تھا اور

فی کیا اسدین ای رس مکانین باگتای خضر خدیسی این الکره کوسا تدریک نقل کسیرتین وقت اس میں دن قبولیت کا ہاں اور اس کان عرفات میں بابرکت سوا اشکال کی اور
 انگتا ہی سبطرح سجد میں ہی سوال کرنا چاہی اور **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي الْكَلْبَاءِ نَحْنُ وَالْأَنْبِيَاءُ فَكُنَّا نَقْرُؤُا الْقُرْآنَ لَا يَأْسُ خَيْرٌ وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا بَشِيَ مِنْ شَيْءٍ**

استغفر عنده فراه کرین اور وایت عمرہ کہ با جاوتم اسی آویو تحقیق طح حجاج کی ہوتی تھی اسید بنو النضار و سیدی ثمالی سے بڑھایا ہوا ہے فقیر ماضی جنبا سید ہوتا ایک جز سے
 بے پردہ ہوتا اس نقل کی ہینہ بزین ف طح حجاج کی ہی ایسے حجاج کی موجود ہونا محبت حجاج کی اور اسامید ہونا تو گھر میں کہا سید ابو الحسن نے جب طح کیا کیا اونی کہ مکیا کا کہ
 وہ کبھی نہیں ذرا صلح کو نظر میں ہی ایسی کسی اسید کہ نظر کٹھن طح حجاج کی سید کہی کہ تہمت میں کہا ہی تیرا اونی صلح میں نظر کرنا ایک اہل ہر کشتہ اوسکی چھوڑنے کے خیال

ہو کہ دیکھتے ہیں یا نہیں تا اور اگر کسی ایک حق لازم ہوا تاکہ ہم کہ یقین اور کنی کا وطرح نہیں شروع **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ**
يَكْفُرْ بِي أَنْ لَا يَسْأَلَكَ الشَّيْءُ فَأَنْتَ كَقَوْلِكَ بِالْحِمَّةِ فَهَذَا لَوْ كَانَ أَكْفَانًا لَا يَسْأَلُ حَلَّ الشَّيْءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّيْءُ
 اور وایت قیامت کہ با فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کی ہینہ سیر کہی نہ مانی و سیدی ثمالی سے چھوڑنے میں نہان کی ہی نہتے کا کہ میں عہد کا ہوں گے ناگو گناہ سے
 ہر سنا تو بان نہ انگتا ہا کہ کسی کبھی کسی کی ہوتی نقل کر لیا اور وایت **ف** ضامن نہیں شہادت لادان ذم میں گناہ عہد کا اور اس میں ہر طرف شہادت تہمت ہونے لگی و سیدی ثمالی سے کہ

ایا اس سے کہ خوف مہر کا سیدی خضر سراج کہ ہتی منوعات کہ لکھ اور نہ مال کہ باہتاک حرا و گناہ اور گناہ **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَهُي كَيْسَرٌ طَعْنٌ أَنْ لَا يَسْأَلَ الشَّيْءَ فَإِنَّكَ لَتَسْأَلُ الشَّيْءَ أَنْ يَسْأَلَكَ حَتَّى تَرُدَّ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ
 اور جان سید و طلبہ طح کی ہی چھوڑنے نہ مال کی کبھی کسی کی کہ مال شہرت کی ہی ہے اس پر فرمایا حضرت اور نہ مال کی کسی کو بانا اگر کسی تہمتے ہا تاکہ اور کو طرف اوسکی پس آو اور
 نقل کر لیا **ف** یہ بیان سے الہی سول کی کہ میں واقع ہونے انگتا امین سیدی ثمالی سے کہی ہو خیر اللماسک لیس کہ نام لکھی کا یا اسبائتہ سکون سے فرمایا **بالانفاق**

وكل هت الامساك اور بیچ بیان فضیلت شروع کرین لے اور کہ سب سے **الفصل الاول** فصل میں **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ حُرَّةٍ هَذَا السَّرَّانِ أَنْ لَا يَأْسُ عَلَى كَيْفَالِ عَيْدٍ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا سَأَلَ رِصْدَهُ لَكِنَّ رِوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ
 کہ با فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر ہوتا ایسی نند ہا لکھ سونا البتہ تو حق ناچکو نگہ کرین جو میں ان میں ہو وہ اس سے کہو کہ جو کہ ہوں میں کی ہی نہیں کہ ہا ہا ہی سے
ف ایسا کہ و احد بر سر باس ناہو تو خوش گنا گناہ کو کہ میں تاکہ اندر ہی ہا نہتے ناچکو عین کہ ہا تاکہ کہی لے کی کہ لیا سب سے کہ اور میں مقدمہ صدر ہوا اور لیا کفر و عداوت
 ہر ان رعایت میں سنا ہر اور نہ حقوق کو گئی چھی ہوتی ہی حروف انفاست نہیں کی اور میں ان حضرت نہات سخا و طح ہی خیر عین است و اس پر شروع **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ**

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادَ فِيهِ لَمَلَكٌ لَا يَمُرُّ بِكَ إِلَّا يَسْأَلُكَ فَمَنْ سَأَلَكَ بِشَيْءٍ مِنْ شَأْنِكَ فَتَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ
 میں اس کتاب میں ایک کتابا الہی خراج کرنا لیکو بیل الہی کو ان ہی سر خراج کرنا ہوں سب سے بلا دینی میں ان کی یا آخرت میں فی اللہ کہتا و سید الہی خلیل کو کلمت یعنی جو کمال حیرت ناہی ہر
 محل خراج اور اس کا نام ہے نقل کی ہینہ رسول **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ**

یونہی کہ لکھ لکھ لکھ **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ**
 شاکر کیا اس پر یعنی کہ ریگا زرق تیرا سب سے کہ میں برکت اور دیکھا اور کو مانا تاکہ سب سے جو دیکھا یا حاسا سب لکھتے اور سب خیر میں نہوں کہ ہفتی میں ال حاجت سے زیادہ ہوں گے کیا اکثر
 زیادتی اور جو ہوں نقل کی ہینہ رسول **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ**

ہو سکی یعنی کہ ہوا و جان و کو خیر الہی وہ اکثر ذک سیرال اعمال میں ہینہ شروع **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ**
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ

ان سے ہر ایک خراج کر سولانیہ نیامینا کہ پادری مال الہی عینی مال بعضوں ہینہ ہی میں دی لوگو کو کہ چھوڑنا یعنی جو تاکہ وہ میں چھوڑنا یعنی میں شادی طرف سے
 الہی کو انفقہ میں ہینہ ہونے لکھتے یعنی جو کہ خراج کرے ہوں کہ حیرت الہی عرض بنا اور کار **ع** **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَقَرِّبًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعِزٌّ وَإِلَّا تَدْرَأْهُ فَوَجَدْتَهُ مُتَمَدِّدًا إِلَيْكَ فَقَالَ أَعْيُوبٌ**

لرینی وال کویں ہوتا ہی سلیں کہ مدوگار ہونایک کار پر بیعہ **وکن** ابن عمر قال کان الشیء یصلی اللہ علیہ وسلم إذا اقبل قال
 ذہب الظلمة عن قلبی ثبت لا یزال یصلی اللہ تعالیٰ وادور روایت ہی بن عمر سی کہ کہاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس
 اور تر ہوئیں کرگین اور ثابت ہوا ثواب اگرچا خدا تعالیٰ فی نقل کی یہاں بوداؤنی **ف** اسپرین رغبت دلائ حضرت ان عبادات پر کہ مشقت
 عبادت کی تہوڑی نہی ہی اسلیں کہ جات رستی ہی اور ثواب بہت ہی سلیں کہ ثابت باقی رہتا ہی بیعہ **وکن** معاذ بن ہشام قال لنت
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا اقبل اللہم لک صمدت علی برکتک اذ اقبلت رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی
 کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی ہی روزہ کہ مہین ہی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہاں
 ابو داؤد فی بطریق ارسال **ف** کہا ابن بلک کہ حضرت یزید عابد نظر کی پستی ہی در بعد لک صحت کی جو لوگون نی دو بک منت علیا تو کھلتا یہ
 کہ ایسا ہی کچھ اصل اسکی نہیں اگر معنی صحیح ہی در روایت کیا ابن ماجہ کی کہ روزہ دار کی ہی نزدیک افطار اول سلیک ایک ماہ کی روزہ نہیں کجاتی اور یہ ہی اردو ہوا
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پستی ہی یا واسع الفضل اغفر لی اور تہی پستی ہی یہی بھلا لہی ہا منی فصمت زرقی فافطرت انتہی **الفصل**
الثالث فصل تیری عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اللہ یغفر الذنوب الا یغفر
لذات الیوم واللیلی یخرجون رواہ ابو داؤد وابن ماجہ روایت ہی بن ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 رہیگا دین غالب جنتک کہ جلدی کرنگی لوگ افطار کرنی میں اس ہی کہ یہود و نصاریٰ پر کرنی ہیں فطاریں نقل کی یہاں بوداؤنی ابن ماجہ **ف**
 دیر کرنی ہیں فطاریں یعنی اس قدر کہ تاری گہن کی نکل اوین اور چار مانی میں پیرومی دنی افضیون نی کی ہی ہیں دنی خلاف میں غلبہ اور کثرت
 دین کی ہی اور او میں لیل ہی سپر کہ مضبوطی و نظیر دین کا بیج مخالفت غلامی میں کی ہی اور دنی ہوا نقت میں نقصان میں گاہی جیسا کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ یا ایہا الدین اسوا لا تتخذا الیہود والنصاری ولیا رب بعضهم ولیا رب بعض من تو لہم منکم فاذ منہم یعنی ہی ایمان لو نہ کپڑو یہود و نصاریٰ کو دست
 بعضی دنی دست میں بعضیوں کی اور جو کوئی دوستی کر ہی و نسی تم میں ہی ہیں ہا وہ نہیں ہیں ہی بیعہ **وکن** ابن عطیة قال دخلت انا
 ومسنرف علی عائشہ فقلنا یا ام المؤمنین کجلا من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احد ہما یجعل الا فطار ویجعل الصلوات
 والاحقر یجوز الا فطار ویجوز الصلوات قالت ایہما یجعل الا فطار ویجعل الصلوات قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت هكذا حدثت
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی عطیسی کہ کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ پاس پر کہا مینی ہی ان ہونوگی و شخص میں
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ میں ایک و نہیں روز کچھ جلدی فطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑھتا ہی اور دوسرا دیر فطار کرتا ہی اور دیر کرتا
 پڑھتا ہی کہا حضرت عائشہ کی کون دیر جلا فطار کرتا ہی اور جلا نماز پڑھتا ہی ہا مینی عبد اللہ بن مسعود کہ حضرت عائشہ کی بیٹھ کر کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور دیر کرتا
 ہے فطاریں نماز میں ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** عبد اللہ بن مسعود ہر سی عالم اور فقیر ہی و نہون فی عمل کی سنت پر اور ابو موسی ہی صحابی
 تہی و نہون فی عمل کی بیان جو از پرا کچھ عذر ہوگا او نکو اور شاید کہ کسی کہ کسی کرتی ہوگی والہا علم بیعہ **وکن** ابن عباس بن ساریہ قال
 حکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السجود فی رمضان فقال لکم الا الغداء لئلا یزک رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی
 عواض بن ساریہ کہ کہا بلایا جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف سجودی رمضان میں کہا طرف کہانی بابرکت کی نقل کی یہاں بوداؤنی
 نی **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان لا یجوز لکم ان تصوموا الا تصوموا فی رمضان
 علیہ وسلم ہی ہی ہی سحر موس کی کچھ نقل کی یہاں بوداؤنی **باب** ہی بیج میان پاک کرنی روز کی **ف** یعنی ساتہین

اکثر لوگ غافل ترین گاه ہونا چاہی اور پینہ وہم کیونکہ پیدا ہو کہ یہاں بندہ سو گنہی گلاب شک کے خیر جا کی ہوا اس لیے کہ نرس خوشبو میں اور جو بہرہ میں
 میں کہ آدمی کی نذر پینہ ہی اور سکی فعل سے فرق ظاہر ہی اور اس میں طرح و نہیوں حقد کی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے کہ قصد کہہنا جاتا ہی اور لیکر معنی
 ہی اور وس اور بطور ذوال استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پینہ یا اسو آدمی کی حلق میں جاوے اور ہر دو دن روزہ یعنی روزہ یعنی نرس کا اور اگر بہت ہوگی کی گنہی
 اور کہ حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو ہو گنہی ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر جادوی حلق میں خبار یا آنا چکی ہیستی ہوئی یا کھنیا اترو اور کھنیا کا یعنی دو اور کھنیا ہوتی
 یا پڑیا یا نہ ہتی ہوئی اس میں ہی کچھ اور حلق میں جاوے ہی نہیں جاتا روزہ اسلی کی نہیں مکن ہی خزانہ اسٹی اور اگر روزہ دار صبح کی حالت جنابت میں روزہ نہیں جاتا
 اگرچہ ساری نیا کھنیا دن اسلی طرح ہی لیکن نرس ہی محروم رہتا ہی سبب نجس ہتی کی اور اگر ذوالی سوراخ ذکر میں و یا تیل اور وہ
 شامہ میں پہنچ جاوے روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحم کی نزدیک اسلی کہ شامہ میں ہی منقطع یعنی رہتا نہ کر کو نہیں اور پتہ اب جو کھنیا ہی
 کہ کھنیا ہی اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی میں ہی تو تیرنگی نزدیک نہیں جاتا اور اگر پانی میں پڑی اور کھنیا ہی جادو
 یا کان کچا وی تنگی سی اور کھنیا و سپرل پیر ذالی تنگی کو کھنیا ہی باریوں میں کرمی نہیں لڑہ جاتا اور اگر لڑہی مانع ہی نہت و پڑی تنگی ک میں بہرہ مانع میں
 پڑنا جادوی یا تنگی جادوی و سکور روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تو کہ موندہ ہی و منقطع نہوا بلکہ لگاوا تا روزہ اسکا اور تنگ یا پڑی تنگ پیر تنگی گیا اور کو نہیں
 جانیگا روزہ اور اگر منقطع نہوا تو کہ موندہ میں نال لیا جاتا رہی گا اور اگر موندہ نہوا پیر ہوا تنگی جادوی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہی گا اور امام
 ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں اور لائق ہی پہنک دینا تو کہ کا تا کہ نہ توئی روزہ نزدیک امام شافعی کی اسلی کہ جب جاری ہو تہی ہو کہ اپنی مجرا یعنی کھنیا جاری ہو
 کیسی اور پختہ ہی موندہ میں اور بیکادوی و سکی پہنک دینی پراور نہیں بلکہ تنگی لیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قے آپ سی آدمی روزہ جاتا نہیں کہ چہ
 موندہ پیر کہ آدمی و در اسلی طرح ہی نہیں جاتا اگر حلق میں اور تراجوی و بغیر اسکی فعل کی اگرچہ موندہ پیر ہی ہوتی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصد
 تنگی جادوی و رہو وہ موندہ پیر ہی ہوتی کہ نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں لیا اور موندہ پیر ہی ہوتی کہ نہیں ہوگی تو واسکی گنہی سے روزہ نہیں جاتا کفارہ
 ہی ہی اور اگر قصد قی کرمی موندہ پیر کہ تو کہ نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور موندہ پیر کہ کرمی تو نہیں جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور حسب ہر ہی ہی اور کہا
 امام محمد کی جاتا رہتا ہی اور یہ نظر ہار لروایت ہی پیر اگر وہ حلق میں اور تراجوی آپ سی نہیں جاتا اور اگر قصد تنگی جادوی و میں اور میں میں صحیح ہی ہی کہ نہیں
 جاتا اور اگر تو نہیں کوئی چیز بات کی کہانی میں ہی نہک ہی اور ہو وہی کہ چہ سی واسکی تنگی جانیسی نکور روزہ نہیں جاتا یا تنگی خون و سکی اور تو نہیں ہی و در اہل ہر
 اور سکی حلق میں اور پینہ و سکی پینہ ہی ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر پینہ ہی پینہ میں پس اگر غلاب ہو خون تو کہ پیر برابر ہو خون اور تہوک فاسد ہو جاتا پینا اور اگر
 خون کہ ہو تو کہ سی کہ ملا ہو ہی ساتھ و سکی نہیں تو شیکار روزہ کہ جبکہ پادوی مزہ اور کسار و لختار اور اگر کوئی چیز قدر تیل کی باہر ہی موندہ میں لکچاوست
 یہاں تک کہ وہ پیل جادوی موندہ میں اور مزہ اسکا حلق میں پنا و قی ہی ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر موندہ میں پیل نہیں اور مزہ اسکا حلق میں معلوم ہو یا پینہ جانیسی بہت
 وہ چیز تنگی جادوی اگرچہ مزہ حلق میں پنا و قی ہی ہی روزہ جاتا پینا پیر اگر وہ چیز اون چیز و میں ہی ہی کہ ادنی کفارہ آتہی کفارہ او یکا والا انصاف فصل یہ چرمان
 اون چیزوں کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لے تم آتہی کہ روزہ کہ نہی الا سکت یعنی عاقل مانع ہوا
 روزہ برضمان کا ہو برضمان ہی میں ہی قضا میں نہیں اور رات ہی نہت کئی ہوی ہوا کہ بعد طلوع فجر کی نہت کی ہوگی و سکی اور نیسی کفارہ نہیں لیا
 اور بعد روزہ تو تنگی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوے ہی نہت ساری و حیض و نفاس کی اگر روزہ تو تنگی بعد ان چیز و میں سی کوئی چیز پیش
 آجاوگی کفارہ نہیں لیا چنانچہ بیان سکا آئی و یگا اور یہی تو تنگی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہونا نہت سرف کہ اگر سرف میں تو تنگی کفارہ نہیں لیا اور
 اگر بعد تو تنگی سرف لیا تو کفارہ نہیں ساتھ ہوا اور خوشی کرمی حالت جبر میں کفارہ نہیں لازم لیا و قصد کہہنا ہی ہی کہ اگر کفارہ نہیں لیا اور وہ مضطر ہو

منشطر کفارہ نہیں پس جب اسے تشریح میں آیا جانے لگا تو جن چیزوں میں منہ سے تین سے کوئی چیز کھا تو قضا اور کفارہ لازم ہو گا وہ چیزیں یہ ہیں صلیح
کرنا اور زائل کرنا فاعل و مفعول و نحوہ بقضاء و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کہا یا میں خواہ ازراہ خدا کی ہو خواہ دو والی و برج معنی غذا یعنی کھانے کی فصلانی مختلف
ایسا ہی بعضوں نے کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعتا و سکی کہا نیکی و منقصد ہو خواہش پیٹ کی بستی سکن و بعض نے کہا کہ
غذا کی چیز وہ ہے کہ اسکی کھانی سے صلاحت بدنی ہو اور بعضوں نے کہا خدا پیڑھے ہی کھاتی جاتی ہے وہ پیکر کفارہ تاہی اگر مینہ یا وہی برف نکل جاسی یا کھانے
کیا گوشت اگر چہ سردا کھا ہو یا کھادی چربی یا کھادی خشک کیا ہو گوشت یا کھادی گھوٹ کر مہرہ کراک و وہ گھوٹن جیاد ہی و مہرہ ہیرے سے پہلے جیاد ہی و کفارہ نہیں تا
اور اگر نکل جیاد ہی ہو کہ بی کا یا یا کفارہ تاہی اسکی خوش طبع ہونی ہی معنی کی ہو کہ نکلے مینہ نہ جاتا رہتا ہی کفارہ نہیں تا فقط قضا ہی ہی تو جو یہی
نما کہ کھانی سے کفارہ تاہی بہت سے موجب روایت مختار کی کذا فی استنبطہ اور خلاصہ و راز زمین لکھا ہے مختار یہی کہ مطلق نہ کہا گیا ہے تاہی نفسی ہو یا بہت سے
اگر کھا و جو مینہ ہی پر نہیں کفارہ اور سپر اسکی نہیں کہا جاتی ہیں کچھ اور یہ خشک کچھ کا حکم ہے اور اگر تازہ مینہ ہی کھا لیا و کفارہ تاہی و کفارہ تاہی کھانی کی کفارہ
کیسے مطلق نہیں برابر ہی کہ عاڈہ ہو اسکی کھانی کی عاڈہ ہو اسکی وہ کہا جاتی جاتی ہی کی ہی مینہ کا افطار کمال اور کفارہ تاہی کھانی غیر کمال ہی کیسے مینہ کی
و غیر وہی کفارہ تاہی اسکی کھانی نہیں کفارہ ہی و سپر کھانی اسکی و اگر عینیت کرے کئی قصد لکھا کفارہ لازم تاہی بر ہی کہ سخی ہو اسکو
حدیث یا سخی ہو تاویل و سکی معلوم کی ہو یا معلوم کی تفتی ہی قومی یا ہو یا زویا ہو اسکی افطار ہونا عینیت سے خلاف قیاس کے ہی و حدیث کا عینیت سے خلاف قیاس
تاویل کی گئی ہی بالا جماع ساتھ جان کر ہی تو اسکی مختلف حدیث جماعت یعنی جمہور کی بعض علماء نے اسکی ظاہر ہی عمل کیا ہی مینہ اور سخی غیر وہی کفارہ تاہی و کفارہ
بعد جماعت کے یا بعد چونی عورت کی یا بعد بوسہ ہی کی ساتھ شہوت کی یا بعد خواب ہو نیکی اور با شرت سے بغیر انزال کی یا بعد سر مہ لگانی کی یا بعد قصد کے یا بعد
بدکاری کر نیکی یا نوری بغیر انزال کی یا بعد اہل کرنی او نکلے کی پر مینہ لگان پر کر روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزوں کو کہ وہ کفارہ تاہی کجا ایک حکم قومی کجا اسکو
فقہی اگر چہ خطا کرے گی یا سنی چنی لگانی و لینی و لینی الی فی حدیث نظر اسکا محمد و لھوم اور زجانی تاویل اسکی موجب ہے کہ کفارہ تاہی کجا اور اگر چہ کجا تاویل
تو کفارہ واجب کجا اور اگر تہل لگایا اور لگان افطار کا کر قصد کیا یا حکم لگانہ حکم افطار کر نیکی بغیریت کے حج کر اور پڑھ کر تو اور حکم افطار کر نیکی غنیمت کے جو او پر
نہ کر رہا اکثروں کی نزدیک سے سطر ح ہی لیکن ملتی و درجہ الرایق میں اسکو مانندہ جماعت کے کہا ہے و واجب کفارہ و سخی کی کجوسی صحبت کر وای یا ایک شخص
کسی اور سپر کر نیکی صحبت کر نیکی ہی و مرد و پرنہین کجا اور ایک رت فی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چسپا یا کو اسکی و مذی سنا کہ سخی صحبت کر وہ
نہین جاننا تھا کہ فجر ہو کئی سخی واجب کفارہ عورت کے زمرہ پر **فصل** بیچ سیان کفارہ کی و راون چیزوں کے ساتھ کر نیکی کفارہ کو بوسہ ہی صحبت فی قصد
کہا گیا یا باجماع کر و یا جو سنی پہر و سیدان و کو حیض گیا یا نفاس کفارہ ساتھ ہو جاتا ہی و سطر ح کوئی یا جو گیا اور سنی اسطر ح کا جائزہ و سنی اسطر ح اور بیماری
اسے ہونی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساتھ ہو جاتا کجا اور یہ قید کہ بیماری سے ہونی اسطر ح اسکی لگان کفارہ افطار کیا قصد پر چنی ایسی تین اسے یا جو گیا اسطر ح کا
کہ نہیں وزہ رہے کت اور حالت میں یا اول اسے تین چہ سے ہی پہا پر تو اسے سنی مختلف کیا ہی سخی فی بعضوں نے کہا کہ ساتھ ہو جاتا ہی اسے کفارہ و بعضوں
نے کہا کہ نہیں سخی تا اور کمال نے کہا کہ مختار یہی کہ نہیں ساتھ ہوتا اور زکر گیا ہی جمع معلوم ہے کہ اگر کسینی سخی مینہ انفس سے کہ سبب کے کجا کجا کجا ہی
کہ بہت لگی و سکو ساس میں خطا کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضوں نے کہا کہ کفارہ نہیں کجا اور سنی لگانی ہی بقالی نے کذا فی التا حانیہ اور کفارہ ہی کجا زکر ہی بردہ اگر
ہو کا وہاں کہ سکی یہ روزی کہنی و نہیں پڑے ل کہ ہون و مینہ ان عید کے اور نہ یا تم تشریح کی اسکی و مینہ و ذی کہنی سخی مینہ در اگر دریاں مینہ یک روزہ فوت ہو جاوے
بعد زیا بلا عذر تو روزی پہر از سر نو شروع کرے اگر سبب حیض کی لگ افطار کرے مینہ ہی و یہ سبب نفاس کے افطار کرے تو ہی ز سر نو کرے پہر اگر زکر ہی اور
بسبب جنس کی یا بڑیا ہی کی کہلا و سنی ساتھ سیکھنے کو چھٹ بہر کی صبح کو کہلا و سنی یا دو دن صبح کو کہلا و سنی یا دو دن شام کو یا عشا اور

محرک او شرط ہے کہ اول جنگو کھلاوی و بنین کو دو بار وہی کھلاوی یہاں تک کہ اگر صبح کو کھلایا جائے تو پھر شام کو کھلایا جائے پھر اوکھی کو نہیں کھاتے
 اگر جنگو بہاں تک کہ پھر کھلاوی و نو فوجین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو سا ہر روز تک کھلایا کری یا ہر روز ہی فقیر کو کھلاوی ساتھ روز تک کہ فی جی اور اگر ایک
 روز چند تو ساتھ فقیر کا یا کہ انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہو گا اور کفایت کرتی ہی وہی کیوں کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روزی کی کو اسکی
 ساتھ سالن ضرور ہی سلی کی سبب سختی کی پٹ پھر کہ نہیں کہا سکتا بغیر سالن کی عاۃ بخلاف گھوٹی و ٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پٹ پھر کہ نہیں
 کہا گیا ہی کہ روزی گھوٹی سالن و سکا او میں ہی ہر جنی طلب کیا اسکی ساتھ سالن نہیں ہی ہوں کا اور شرط یہ ہے ہی کہ ہوں کوئی و بنین پٹ پھر یہاں تک کہ اگر
 ہو کہ پٹ پھر اور کہا دیکھا مانند بھوک کی احتیاج ہو کر اور کی کھلانے میں یا تو کہا نا کھلاوی جس طرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدھی صاع یعنی پونے دو گھیرون
 یا آٹا و سکا یا ستوا و سکی ایک صاع جو یا انکو راجھو یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ میں ہی۔ اور اگر کسی روزی تو ہی جماع کر کر کہا کہ نصف تو ایک
 کفارہ کافی ہی بشرطیکہ در میان و نکی کفارہ دنیا ہو مثلاً اگر دس روزی تری و در میان میں کفارہ دنیا تو سو نکی ایسی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر دس یا کفارہ
 یا تو باقی کی ہی کفارہ اور چاہے ہی در وہ کسی روزی جو تو علی میں کہ ایک رمضان کی ہوں یا دو رمضان کی صحیح ہی ہی کذا فی الدر المختار و بعضوں کہا کہ حکیم
 و صحیح رت میں ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہوں اور اگر کسی رمضان کی ہوں تو ہر رمضان کی ہی کفارہ و علیہ علیہ دی و قنای علی لکیری میں ہی کفایت نقل
 ہی **فصل** بیان دن چیزوں کی کہ روز کو تو تری ہیں و قضا ہی و نسائی ہی ہی کفارہ اور قاعدہ کلیہ میں ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ او میں غلظت نہ ہو یا
 غذائے ہو ولیکن جو غذائے و پینچاوی و سکو پٹ میں یا داغ میں اور جو چیز ایسی کہ نہ دفع ہو اس سے شہوہ شرکی پوری یعنی جلق وغیرہ تو انسی کفارہ
 نہیں تا پس اگر کھلاوی و زنی و ارادہ رمضان میں چاول کچی یا ناگندہ ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی و قضا آتی ہی اور ان گھوٹکا اور جو کا جسکہ
 ہنگوئی ساتھ پانی کی اور ملاوی او میں شکر واجب کرتی ہیں کفارہ کی اور کھلاوی نمک بہت یا کبار کی کھلاوی ہی سوامی گل ترخی کی کہ نہ عادت ہو اسکی
 کھانسی یا کھلی باروئی یا کھلا ہو کہ بنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ بنیاز روز وغیرہ دلکیشم وغیرہ کی و درہ یا در کھتا ہار و زرد پانا یا کھیا یا کھیا یا کھیا یا کھیا یا کھیا
 نہیں کہانی جاتی ہی عاۃ یا کھانی کچی ہی یا ستوا و سکی اسکی پٹ کچی کہ نہیں کہانی جاتی ہیں پٹ پختہ ہو سکی اور انکو پچا کر یا نمک ملا کر کہا یا کھیا یا کھیا
 تازہ کہ ہوا او میں گودہ یا گل گیا کنگر یا لوانا یا ناسا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زرد وغیرہ ہو و جسے ہی قضا کفارہ اور اگر قضا کیا یا ناک میں یا ایونہ میں یا کھی
 اور وہ میں ہی کچھ حلق میں یا تری یا تل الاکان میں قضا آئی ہی کفارہ اور اگر پانی قضا آئی کا نہیں تو او میں اختلاف ہی ہدایہ و منطق اور در مختار و شرح
 وقایہ و ذکر مستوفین قہا ہی کہ روزہ نہیں ہو سکا اور قاضیان در فتح القدر میں لکھا ہی صحیح ہے کہ کجا نہتا ہی و قضا آتی ہی اور اگر وادائی سکتے
 زخم میں اور وہ پٹ میں ہی یا داغ کی زخم میں الی در وہ دماغ میں ہی یا داخل مچان میں نہر یا برتہ در شگلا او کھائی ہی فعل ہی بلکہ زخم و حلق ہی زخم کی
 یا جو کہ روزہ ٹوٹ گیا متلاخی کرنی میں پانی حلق میں اور گیا یا ناک میں پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑھ گیا یا زردی گھینسی و زردہ تر لوٹا والا اگرچہ ساتھ
 جماع کی ہو یعنی خاوندنی زبردستی ہو ہی ہی جماع کیا یا سوئی فی زبردستی خاوندی جماع کرو یا قضا آئی ان سب صورتوں میں کفارہ لیکن سب جماع
 میں زبردستی کیروالی پر کفارہ آویگا اور چہ زبردستی کی او سپر قضا اور اگر افطار کر ہی عورتہ لوٹدی ہو میں ہر مہینہ کو خوف بیمار ہو جائے سبب
 خدمت کی یا افطار کر ہی لوٹدی سبب ضعف کی کہ حاصل ہو او سکو سبب خدمت کرنی کی قسم کچا نیسی یا کھی و ہوں ہی قضا لازم ہی۔ اور گوند
 چاہے ہی کہ نہ کہنا مان سولی کا اگر ایسی کام کو کہی کہ عاجز کر ہی و سکو ادائیگی و فیاض ہی۔ اور اگر ڈال لوسی کوئی سوئیکی ہونہ میں پانی یا پانی جاوی ہو سو لاپا
 او سپر قضا ہی و نہیں ہی ہا مانند ہونسی والی کی کیا نہیں جانتا ہی تو کہ سو نیوالا جسکی عقل جاتی رہا اگرچہ کھی نہیں سستا و کفارہ کی کیا ہو کہا نا
 جو بسلم سبب ہوں جاوی ہی کی وقت اس کفارہ کی ہو اجا اور کہا نا زنت ہی۔ اور اگر وہ میں ہو بلکہ کہا نیلو کہا یا پھر قضا کہا یا اجاع کیا ہوں پھر

تقصیر کیا یا نہ کرو و نیز نیت کی ہر کہا یا یا جامع کیا قصد یا راستی کی ایک فی ہر ذریعہ کی ہر صحیح کو صحیحاً ہی نیت کی اختتام کی اور کہا یا اگرچہ چند ہی نیت تھا اور کو
 افطار یا رات سے ایک فی نیت و ذریعہ کی و صحیح کو مقیم تھا ہر سفر ہو اور کہا یا حالت سفر میں یا جامع کیا قصد اگرچہ جلال نہیں تھا و ساکوناً قضاء لازم ہوگی کفار اور
 سفر میں کہا نیکی قیاسی لگانے کا اگر وطن کو پہنچا و جاگ کسی چیز ہو پوری ہوئی کی نیت کی ہی و قصد کیا و یا چنانچہ کا نہیں پہلی جہا ہوگی یا بدنی تمام اپنی کی سعی قصداً و کفاراً
 و دونوں لازم ہوگی یا اور اگر کہا فی سعی غیر باہمی بندہ تمام دن بغیر نیت و ذریعہ کی و افطار کی ہر کہا فی یا جامع کیا اس حال میں کہ شک کہتا تھا یا صحیح طوع ہوئی فجر کی اور
 فجر و سورت ہو چکی تھی افطار کیا ساتھ نیت یا نیت ہوئی انتخاب کی اور اتفاقاً سورت یا نیت تھا قصداً و کی کفاراً اور اگر شک کہتا ہو گا خوب میں پس صحیح لازم
 ہوئی کفار کی و روایت میں مختار فقہی ابو جعفر کی یہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر نیت غالب ہو گا نہ خوب ہو گیا اور افطار کر دالی گا تو اوپر کفارہ لازم ہوگا اور
 اگر نیت ہو اسباب فعل پر کیگی جانوری نیت سے یا نیت کی کیگی انہیں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں ہو اسبب سے یعنی کی یا چوں کی کیگی یا تو تار و زخم یا نیت یا نیت
 یا عورت سے جامع کیا کہ نیت سورت میں اور وہ روز سے ہی روزہ جاتا ہے گا و ساکوناً قضاء ہوگی کفارہ اور اس طرح ایک عورت کی نیت نیت و ذریعہ
 کی تھی اوپر نہ نکو دیوانی ہو گئی اور اس سے جامع کیا او صحیح رت پر ہی قضاء ہوگی اور اگر چنانچہ دو یا یا پانی ایک عورت کی نیت شکر گاہ میں داخل
 کی کہ نیت و نیت ہوئی یا نیکی یا نیت کی اپنی و بریں یا استخا کیا اور پانی پہنچا و بریں حق کی جگہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہے کہ یا نیچا پانی فرج داخل تک است
 ساکوناً کی استخا کرن میں قضاء لازم آوی گی اور اگر نیت آوین سے بوا سیر و ایگی اور وہ ہوسنی و نکو اگر شک کرے او نکو پہلی و نیت کی اور سے پہر اور چرگنی ہون
 نیت کا روزہ اس میں کہ پانی پہنچا تھا یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں
 اور اگر داخل کیگی عورت و نیت ترک ہوئی پانی کی نیت کی اپنی فرج داخل میں یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی یا نیت کی
 اپنی فرج داخل میں اور غایب ہو جائیں گی یہ چیزیں نہ در تو روزہ جاتا رہے گا اور قضاء لازم ہوگی اور اگر کسی وغیرہ کا ایک سر یا نیت میں یا عورت کی فرج
 خارج میں نہیں فاسد ہو گیا۔ اور اگر نیت اور اور ایک سر یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں یا نیت میں
 اگر داخل کرے گا جو ان اپنی فعل سے قصداً باغ میں نیت میں قضاء لازم آوگی۔ اور یہ حکم صحیح و ہوسنی وغیرہ اور عود کی ہی دوران و نیت کی ہوسنی میں بعد میں
 لازم آنا کفارہ کا ہی و اسطی فائدہ مند اور وہ ہونی و اسکی کی و اسطی طرح حق کی و ہوان داخل کرے کسی بعد میں لازم آنا کفارہ یکا۔ اور اگر کسی قضاء کی اگرچہ
 مو نہ بہر کر دانی قضاء لازم آوگی ہو جب ہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مو نہ بہر کر دانی شرط ہے اور یہ صحیح ہے اور اگر نیت جہادی فی سبب الی سبب
 کو اور ہودہ مو نہ بہر ہی ہونی یا کہا جاوے تو نیت کی ہونی چیز کو اور ہودہ بعد نیت کی یا زیادہ یا نیت کرے ذریعہ و نکو بعد کہا چنانچہ کہ ہول کر پہلی نیت کرے نہ کہ
 یا ہوش ہو جاوے اگرچہ ہمینی ہر تک ہوش ہے قضاء لازم آوگی کہ یہ کہ قضاء کرے و سنی کے جسمیں ہوشی شروع ہوئی ہی یا خشکی رات
 میں شروع ہوئی ہی سنی کہ مسلمان کا فضل صلح پر عمل کرنا چاہے کہ او سنی نیت نیت کرے ہونے پر وہ روزہ ہو گیا او سنی بعد نیت نیت ہونے
 رہے گا او سنی قضاء کرے گا اس کی ہی ہوا اور اگر نیت ہو گا کہ نیت نیت کی تو اسدن کی ہی قضاء ہوگی۔ اور اگر ہمینی ہوشی کہ اولیٰ
 قضاء ہوگی اور اگر سارے ہمینی اولیٰ نہ نیت قضاء ہوگی۔ اور اگر ہمیں باہر اس طرح دیوانہ بنا کر رات کو آرام ہو گیا یا نکو آرام ہو گیا بعد فوت
 ہونے وقت نیت کے تو ہے قضاء ہمیں آئی کہ یہی ہے ہی ہے حکم میں ہے۔ اور اگر رمضان میں نیت روز کی
 نہ کی اور کہا نا کہا یا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کی نزدیک نیت ہی کفارہ یا نیت۔ اور اگر کسی کار روزہ فوت جاوے
 اگرچہ سبب غدر کی ہوئی اور پہر صدر جانا رہی تو واجب ہے بندہ بنا کہ پانی ہوشی وغیرہ سے بقیدہ وزمین۔ اور واجب ہے بندہ بنا کفارہ
 نقصا پر جبکہ پاک ہون بعد طوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بندہ بنا مسافر پر کہ مقیم ہو اور جا رہے ہو یا چاہا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہو

اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہو اور کافر جبکہ اسلام لاوسی دوران سب پر قضا ہی ہوا سی و شش و نون اخیر کی۔ اور حائض و نفسار اور بیمار اور مسافر کو
 بند رہنا نہ چاہی لیکن ظاہر نہ کیا وین بلکہ پوشیدہ کہا وین **فصل** بیچ بیان دن جزوی کی کہ مکروہ میں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ میں اور
 جو کہ مستحب میں مکروہ ہی وزیدار کی ہی چیکنا کسی چیز کا یعنی چگہ کرتوک دینا اور ذخیرہ میں ہی کہ مکروہ ہی چیکنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت ہو اور جب ضرورت
 ہو جسکی ہی چیز خریدتا ہو اور در ہوا سکا گز چیکو کا تو ضمنی یا باون گایا موافق سیری مرضی کی ہوگی تو نہیں مکروہ۔ اور قناری نفسی میں ہی کہ اگر ایک
 عورت کا خاوند بخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کونئی یا دنی تنگ پر تو دریت ہی و سکو ہی چیکرینا کہا کی کا تا او سکی ظلم سی سچی اور اگر تنگ خلق ہو خداوند تو
 نہیں رست اور ایسا ہی حال لو نڈی کا ہی در ممکن ہی کہ ہی حکم نوکرا اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی ہی ہون۔ اور مکروہ ہی چاہا کسی چیز کا بلا غرض
 ایک عورت چاہتی ہی کہ روئی وغیرہ چاکری کی کہ ہونہ میں ہی اگر کوئی ہیشار لڑکی یا اناقتہ او سکی پاس ہو تو او سی چوا کر دی ہی چوا کر دینا او سکو مکروہ ہوگا
 اور اگر کوئی بن روزینار نہ ماہنگی تو آپ ہی ہی کہ اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہی چاہا سطلک کار وزیدار کی ہی بارین میں درد و عورت اس کی او سکی
 چپالی سی ہمت فطاری گنتی ہی در و سوا سی روز کی حالت کی مردوگی ہی چاہا او سکا مکروہ ہی مگر خلوت میں سبب عذر کی جائز ہی و بعضوں کہا سباح ہی سچا
 عورتوں کی کہ او سکی ہی مستحب ہی چاہا او سکا سلیسی کہ یہا وکی لفظیم مقام ہی سو اک کی در مکروہ ہی و سہ لینا اور سباشتر کرنی یعنی جو ترک ہو گئی لگانا اور ساس
 وغیرہ کرنا اگر ضرورت ہوا انزال کا یا جامع کا و انہیں مکروہ۔ اور مکروہ ہی جمع کرنا ہو کہ کا ہونہ میں قصد اور پھر عمل چاہا او سکا۔ اور مکروہ روزہ دار کی ہی کرنا
 او سی چیز کا کہ ضعف ہوا او سی سناقصہ اور بچھون کی اور جو قصد ہو چھٹی ہی ہون کہ ضعف ہو او سی تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہی سر ہلگانا
 اور تیل لگانا جو چو نکو اور سو اک کرنی اگر بعد زوال کی ہو اور سو اک تازی ہو یا بگونی ہوتی ہو پانی میں۔ اور نہیں مکروہ چکی کرنی اور ناک میں پانی
 دینا بغیر وضو کی۔ اور نہیں مکروہ ہی غسل کرنا اور پینٹا کر لپڑ کا بدن پر بقصد ہنڈک کی ہو جبکہ ایند مضی بر کس ہی کہ یہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 ثابت ہوا ہی چنانچہ حدیث الی وگی در مستحب میں وزیدار کی ہی میں چیزیں سو کہا کی اور در کرنی سحر میں اور جلدی کرنی انضام میں بیچ خیر و ذرا بلی ابر
 کی در فرضیات و ضروری **فصل** بیچ بیان دن عوارض کی کہ سباح ہی سبب و کئی فطارد و دوش میں مرض اور سفر اور کلا یعنی بردستی کرنی در حلال
 اور و دہ پلانا اور ہوک اور پیاس در بہت بڑا یا اور تخمین نفاس میں جائز ہی فطاراوس بیمار کی ہی کہ اگر روزہ رکھی تو در ہوزیاتی مرض کا یا در کراچی
 ہو یا اس لی کہ زیادتی مرض کی در طول او سکا کہی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اس سی استرازا۔ اور مرض ایک چیز سی کہ باعث ہوتی ہی
 تغییر طبیعت کی طبع فساد کی شروع ہوتی ہی اولی اطن میں پھر ظاہر ہوتا ہی اثر او سکا اور پس برابر ہی لگوہ مرض ناکہ کہنی کا یا زخم یا درد سر کہ عرصہ
 کوئی مرض موجب خوف ہو او سکی یا دتی یا در کراچی ہو یا کوئی جراثیم و سہین افشار۔ اور کہا ہی علمانی کہ نازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ میں لڑو کا
 کفار سی مضنا کی ہنسی میں اور خوف ہو ضعف کا نہ افشار کرنی میں پس پہل لڑائی کی فطار کرنی مسافر ہو یا مقیم۔ اور اس قیاس پر کہا ہی علمانی
 او شخص کی حق میں کہ اسکا دن باری کا ہی پہل فطار کیا اول روز میں پہلانی تپ کی لجان اسکی اگر تپ دیگی پس ضعیف کر دیگی تو نہیں
 مضناقتہ فطار کا او سکی ہی پھر اگر تپ نہ اوسی گی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہیں ایک کفارہ۔ اور اسطرح عورت فی حیض ایسا گمان کر کہ فطار کیا اور پھر
 حیض آیا تو صحیح تر یہ کفارہ نہیں ایسا او سپر۔ اور قناری عالمگیری میں کہا ہی کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا۔ اور اسطرح بازار والی اگر
 سنیں اور اڑیل کی حیثیوں تاریخ اور گمان کہرنی اگر تپ دن عید کا ہی اور پھر فطار کر ڈالیں پھر معلوم ہو کہ طبل کسی و سبب سی بجا نہا تو نہیں کفارہ پھر
 اور بردستی سی مراد یہ ہی کہ کوئی پھیلا کر ہونہ میں کچھ دیدی یا در ہو نہ فطار کرنی میں مار ڈالنی کا یا بہت مارنیکا۔ اور جائز ہی فطار عالمکی
 لی و در و دہ والی کی لی اگر ڈری نقصان عقل سی یا مالک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزوں کا یا ہی پر۔ اور و دہ والی خواہ ان چیز

کدام روز غیر از روزی شنبه و جمعه و روزی که در آن با نوح ذنوبی روزی تدرانی یا تمام سال کی روز تدرانی توان نوزدنی فطرا کرسی او قضایا کی
 کبری روز نوزدنی حکم لیا جاوی از کما سخته روزه که بی کی جک بطاقت او ای و سیمین را راجعاً و او کی ترک چیکه بودی سکا مانند نازکی **الفصل الاول**
فصل بیست و ششم **ابن هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ الْبَدِيعِ فَلَئْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ**
يَدَعَ طَعَامَهُ وَنَسْأَلَهُ رِزْقَهُ الْبَخَّالِيُّ روایت ہی بی ہر سہ کہ کھا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص چہ چیز بی باطل بولت اور کام کرنا بار
 یعنی روز میں اس شخص میں سے کچھ نہ چھوڑے اس شخص کو کھانا پانا اور پینا اپنا نقل کی بچہ بخاری **ف** باطل بولنا کلام باطل ہے وہی جس کے
 بولنے میں کلام لازم آوی یعنی باتیں کفر کی کرتیں اور گواہی چھوٹی دینی اور فخر کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خود بہتان مانا گیا ہو یا اور کچھ نہ کرنا پانی
 اور برکت اور نعمت فی اور مانند اکل پیچیرن کرنا واجب اس لئے کہ وہ پیچیرنا تو سنی اصل ہے جس کے جس روز داری باطل بولنا اور برکتی کم کرنی یہ چھوڑنا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ
 حاجت نہیں کی گونہ ترک کری کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کے بچہ ہی کہ حضور روزہ سے روز تازہ خواش نفسانی کا اور تالبعار کرنا نفسانہ کام ہی حسن حاصل
 ہوا و سبب یہ یعنی برقی ان فعل چھوٹی تو خیر و اگر اتنا اللہ تعالیٰ روزی و سبب کی اور او کی طرف نظر عنایت کی نہیں کہ تاپس یہ حاجت مراد ہی التفات کرنا
 اور سپورہ قبول کرنا او کی روزی کا اور کچھ التفات کری اللہ تعالیٰ او کی طرف کلاوستی ترک تو کیا اور پیچیر کہ مباح ہی غیر روز میں قسم کھانی یعنی وغیرہ ہی و در کب
 ہوا ایسی چیز کا کہ حرام ہی و سپورہ وقت میں دشل نوح فی لکھا ہی کہ روزہ میں قسم نہ لینی یک روزہ عوام کا ہی کرنا روزی کھا پینی اور جملہ عی و رابک روزہ جو اصل
 ہی ایسے کچھ کرنا کہ کچھ نام اعضا اور خواہ اس لذتوں و رنج و شون حرام اور کر وہ ہی بلکہ نہ نکا ہی ہی سی مباح میں ہی جو مباح کہ منافی نفس کے ہیں و رابک روز
 اصل بخلاص کا ہی و بچہ ہی کباز ہی ہر چیز سی کہ جو سکا حق کی ہی روز التفات کری او کی غیر کثرت و **وَسَعْنُ كَالشَّيْءِ قَالَتْ كَانَتْ رَسُوْلًا لِلَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُبَايِعُ نَبِيًّا لَمْ يَكُنْ هُوَ صَاحِبًا وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لَأَسْرَبَهُ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کھا ہی سولہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بولتی اور یہ بدن الگاتی یعنی اپنی بی بیوسی بچہ حاملہ کرنی اور حال میں وہ روز بدار ہوتی اور ہی حضرت بہت قدر ہی و سبب حاجت اپنی کی
 نقل کی بچہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاجت سی مراد شہوت ہی اپنی حضرت نسبت تہماری بہت قدر ہی ہی شہوت پر کجا جو دو سولہ ہی اور بدن الگاتی کی کہ
 رہتی ہی صحبت کر نیسی اور ہی کنا شکل ہی و اہل علم فی امین اختلاف کیا ہی اور چار ہی نزدیک کر وہ ہی بوسیدہ اور سانس اور یہ بدن الگاتی عورت ہی
 اگر خوف ہو جملہ کر نیکیا یا نمل ہو یا نیکا اور اگر خوف نہ ہو تو نہیں کر وہ **وَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ إِلَى الْفَجْرِ**
فِي رَصْدَانٍ وَهُوَ جَنْبٌ مِنْ عَيْرِ حَلَمٍ فَيَغْتَسِرُ بِهِ يَوْمَ مَنَفَقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کھا ہی سولہ صلی اللہ علیہ وسلم بولتی اور
 فجر رمضان یعنی کہی اور وہ ہوتی ہی جنابت سی خیر حلام کی پشنتی اور روزہ کہی نقل کی بچہ بخاری اور مسلم فی **ف** ایسے حضرت کو نہا نیکا جنابت
 ہوتی ہی بوسیدہ کی بوسیدہ حلام کی اور باوجود اسکی روزہ کہتی اور بچہ نہا لیتی اس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزی کرنی اور صوم کو نہا نیک
 نہیں اور بوسیدہ کی جنابت ختمی ہی ہوتی ہی جیلہ میں روزہ درست ہوا اور حلام کی سبب جو نہا نکی کی حاجت ہوگی او میں بطریق اولی درست
 ہوگا بلکہ اگر حلام ہو روزہ کی حالت میں ہی تو بچہ صلی اللہ علیہ وسلم حلام کی سبب کھا لیا صلوات اللہ علیہم کہ حلام نہیں ہوتا تھا سلیم وہ علامت ہی خطا
 کی ایسی خواہ میں رود اس میں ہی اوس **وَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَجُّمْ وَهُوَ حَرَمٌ وَأَحْتَجُّمْ**
وَهُوَ صَدَقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی بن عباس کہ کھا تحقیق ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی سبب ہی ہی ہونی کچھ ای حال حرام میں ہی ہر
 سبب کی کچھ ای روزی کی حالت میں نقل کی بچہ بخاری اور مسلم فی **ف** کھا شیخ پیچیرنی کہ مراد بن عباس بچہ ہی حضرت حالت حرام میں ہی ہی و بچہ
 ہی ہی سبب کی بچہ مراد جانی ابو داؤد کی حدیث ہی نہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ناکھا اور کھا مظهری کہ جائز ہی حرام والی بوسیدہ کی یعنی بوسیدہ

بانی توفیق و قد سطر ح روزیاد که بی جائز می بخیر که است کی خون ما سونکی نزد یک در کجا احمد که باطل جو تا می روز و بهی روی استی که با یونانی
 او که توانی و ایضا لیکن از نسیب و سبب تابع و و سخن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يمسك لسانه في شهر رمضان
 فاكل كثره فليتبم صمنا فانما اطعمه الله وسقاه ممتفق عليه اور روایت بی بی هریرة کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ بھول جاوی اور بھود روزیاد کہیں یا یا یا پانچ بی کی پورا کر کی اپنا روز پس سو اس کی حسین کہ کھلایا او سکوا صدق اور پلا یا او سکوا نقل کی جیسے بخار
 اور سلم فی ف یہ حکم نام ہی ہر روز کا فرض ہو یا نقل ہوں کہ کھا لوی یا بی لوی تو روزہ نہیں جاتا اور نہ سب سب ما موٹا کی ہی مگر امام الک
 کہی ہر ک لازم ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہر ایسے میں کہا کہ جب بت ہوا یہ حکم کما ہی او پڑی ہی بت ہوا جمل عین ہی یعنی جمل ہوں کہ کہی او سا
 ہی ہی حکم ہی ہ و عنہ قال بیانا نحن جلوس عند النبي صلى الله عليه وسلم لاذ جاءه رجل فقال يا رسول
 الله هل كنت قال قال قلت على امرأتی وانا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تجدان رزقة
 ثقتما قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال هل تجدان سبطين مسكيتا قال
 قال جلس بمكث النبي صلى الله عليه وسلم فبينما نحن على ذلك اتى النبي صلى الله عليه وسلم بعدد
 فيه تسرا والعرف المكنل الصخم قال ابن السائلك قال اتانا قال جئنا هذا فصدقنا به فقال الرجل اعلى اقدر حتى يارسل
 الله فوالله ما بين كابتة نازم زيد الحارثين اهل بيت اقدر من اهل بيتي ضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى ابكت
 آتيا به ثم قال اطعموه اهلك متفق عليه اور روایت بی بی هریرة کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یا حضرت کی باس یک شخص پس با رسول اللہ ملاک ہوا میں ہی سبب کہ کر نی فرمایا کہ ہی اسلی تیری کہا اگر میں ہی عورت پڑی جمل ع کہا اور تھامین
 روزی پس یار رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہی تو یہ کہ آنا کو ہی او سکوا کہ حسین فرمایا حضرت نے کہین طاعت کہتا ہی تو یہ کہ روزی کی ہی ہون
 کی بی وہی کہا کہ حسین فرمایا کہا مقدر کہتا ہی سبب سکینو کی کہلانی کا کہ حسین فرمایا حضرت نے بیہ جا اور ہر ہی ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہتھار
 کیا کہ کوئی کچھ لوی تو او سکون تو وہ نکانہ دار کی ایس وقت کہ ہر سطر ح بی بی ہی یا حضرت کی باس یک عرق کلا وہین حسین کچھ بول و عرق کہتی ہیں
 ہتھار کچھ لوی کچھ بول ہی کا بنا ہوا ہونا ہی او او عین ہند چوسہ روٹی بیس چوسہ دن تک جو دن نے فرمایا کہا ہی او چینی والا کہا او ہی کہ میں حاضر
 ہوں فرمایا ہی کچھ کچھ بول رہا انکو ہر کہا او شخص کیا سد و زمین کی کر زیادہ محتاج ہونے ہی سوال ایسی ہی سب زیادہ محتاج ہوں غیرہ و کو سطر ح دون پر
 قسم ہی کی حسین میان و لون طرفین سہ کی کوئی گہرا لی محتاج زیادہ میری گہرا والی ہی اور ہر کہتہ تھا و لون طرفین ہی پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب
 کی میں پس ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ظاہر ہو میں کچھ ایان حضرت کی ہر فرمایا کہا اسکو اپنی اہل کوفل کی جیسے بخاری اور سلم فی ف نام اس شخص
 اتیو ایسا سلمین جھوٹا انصاری ایسا ختی اور روزہ رمضان کا رمضان تو جہ قسدا تو وہاں خود جمل ع کہ خواہ کہا پیکر لو کفارہ دینا اتا ہی ہی تریث کوسی کہ
 بردہ آنا کہی اور یہ ہوسکی تو وہ میں کی روزی کہی بی بی و یہ ہی ہوسکی تو سبب سکینو کو کھلا ہی کچھ اناج دی تو سلم ہود و سبب سکینو کا چار چار
 سیر جو دی و اگر کچھ دی تو وہ دون وقت بیت ہر کہ کھلا ہی و کفارہ اپنی اہل کوفل کی یعنی حصول فروغ کو دینا دست نہیں و حضرت نے جو اس شخص کو اجازت ہی
 تو میں اختلاف کیا ہی علانی کہ او کسی قسم ہی کفارہ ادا ہوا یا نہیں کثر کہتے ہی کہ ادا ہو گیا اور یہ طریقی ہی وہی تھا و کو دست نہیں و بعضی کہتی ہیں کہ کفارہ
 او کسی قسم ہر او اسلی کہ واجب کفارہ کا بالفضل و سوقت ہی کلا و سکی کہا ہی و او سکی اہل کی کہا ہی ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ ہر ہر ہتھی جب مقدر ہوا کہ
 پس محتاج ہوا او کو حضرت نے اجازت کی اچھی بی بی اہل کو کھلا ہی جب مقدر ہو گا ادا کرنا اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ حکم ہی تھا ہر مسوخ ہوا و اللہ اعلم

فصل الثانی

صل و سرس کن عائشہ ان الشیء صحتی عندی انما علیہ قام کان یحلبها و هو صوابہ
و یضرب لسانہا رواد ابو داؤد روایت ہی عائشہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی بوسہ تھی حضرت عائشہ کا اور ہوتی روزیدار اور جو شئی مان
اوہی نقل کی یہاں بودا و دن ف یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تو کہ نگلیں خیر سی و زہو ٹوٹ جاتا ہی کہ نزدیک پس حضرت کے زبان چوسینکا
بز بقدر صحت حدیث کی یہ جواب یا گیا ہی حضرت زبان چوس کر توبہ کی ہوتی ہوگی نکلنی نہوں کی مع **و عن** ابو ہریرہ ان رجلاً سأل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرة فی البصائر فخص له و آتاه اخى فسأله فنهاه فاذا اللذی حضر له شیخ و اذ
الذخا شابت وہ اذوا اور روایت ہی اب ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے چوسا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا و اس نے فرمایا
یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے او کو اور آیا حضرت کی پاس ایک و پس چوسا او سے حال مباشرت کا پس
منع کیا او کو پس و شخص کہ اجازت دی ہی او کو وہ تباہ بنا اور وہ شخص کہ منع کیا تباہ او کو وہ تباہ جوان نقل کی یہاں بودا و دن ف بدامن
میں ہوتا ہی خوف جماع کرینکا او کو نہیں ہوتا سستی او کو اجازت دی و جوان کو ڈر جمع کا ہوتا ہی و حکو منع فرمایا و اختلاف کیا ہی اس کے پیر
تحریر ہی یا شرم مع **و عن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرعته الفی و هو صائم فکیس علیہ قضاء و من استفاد
عنا فلیقض لواء الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی و قال الترمذی هذا حدیث غریب لا یعرف الا بحدیث
یونس و قال ابن ماجہ فی الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی و قال الترمذی هذا حدیث غریب لا یعرف الا بحدیث
اور وہ ہور فریسی میں نہیں دسپہر قضا چڑھ شخص قی لاوی یعنی و نکل وغیرہ حلق میں اگر قصد میں جاسی کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی بودا و دن ف بدامن
دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہیں جاتی ہم لوگو کہ حدیث عیس بن یونس کہیں اور کہا محمد بن یحییٰ بن یونس نے ان میں
اصحیت کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصد جو کہا تو اس سے حراز کیا میان سے میں قی لاوی و روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی و یہو لک لاوی قضا
نہیں و ریزہ سلا بتدرباب میں مفضل ذکر کیا گیا ہی چوچا ہی مان سے کہیں **و عن** معمر بن یحییٰ بن یونس ان ابی الدرداء
ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطن قال فلیفت توبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابی الدرداء حدیثان رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم قاء فافطن قال فلیفت توبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابی الدرداء حدیثان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطن
کی و کو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پہر افطار کیا کہا سعدان نے پس امیر قبان سے شش کی مسجد میں در کہا میں کہا بودا و دن ف بدامن
کی ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پہر افطار کیا کہا ابودرداء نے اور میں ذالالتا حضرت کی اسطی مانی و ضرور کی کا نقل کی یہ
ابوداؤد ترمذی دارمی نے **ف** یعنی روزی نقل میں قصداتی کر روزہ توڑو الا بسبب کسی قدر کی یعنی غدر باری کا تھا یا ضعف کا اور قدر
قیل ایسی لگان کی حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی و لا تظنوا انکم یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل کر ڈالو اور اخیر حدیث سے اسل
پکڑی ہی امام ابوحنیفہ و احمد وغیرہاں کہ قی سے منوٹ جاتا ہی و شافعی و اور علما کہ قائل نہیں میں ضوئوسنی کی قی سے و نہوں کو ضوئوسنی
مزاوی ہی مکی کرنی نارد ہوتا سونہ کا و اللہ اعلم **و عن** عن عمر بن الخطاب قال انیت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی لیس
اور روایت ہی امام ابوحنیفہ و احمد وغیرہاں کہ قی سے منوٹ جاتا ہی و شافعی و اور علما کہ قائل نہیں میں ضوئوسنی کی قی سے و نہوں کو ضوئوسنی
کرتی ہی اور وہ ہوتی روزی نقل کی یہ ترمذی بودا و دن **ف** یہ حدیث دلیل ہی سپر کجا ترمی سواک کرنی روزیدار کو ہر وقت و ہر
طرک سواک دراد بہت حدیثیں اسطی حلی نے میں چنانچہ مرقاۃ میں کو برین در علما نے اس میں اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ و مالک بن انس نے میں

سواک کہن تجزاً و سواک سبغی تازی ہوتا ہے کہ میں اور خواہ پہلے زوال کی خواہ بعد و سواک اور ابویوسف نے کہا کہ وہ ہی تازی اور
 پہلے ہونی اور شافعی کی نزدیک مکر وہ ہی بعد زوال کی بلکہ **وعن ابن عباس** قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله فقال اشكيتك
 عبدی افا کتخل لنا صابوناً قال نعم رواه الذہبی وقال لیسن السنادہ بالقریب او و ما کتخل الراوی یصحہ اور روایت اس
 سے کہ کہا انا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس گیا کہ بتی ہیں کہ میں میری کیا لگاؤں میں سر ملو اور میں نے روزہ دار فرمایا کہ ان نقل کی یہ روایت
 نے اور کہا سنا اس حدیث کی بہترین ہی اور ابو عاصم راوی اس حدیث کا ضعیف ہے **ف** اس میں دلیل ہی ہے کہ جانتے ہی سر ملنا روزہ دار کو بوجہ اس
 چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور کہا امام عظیم اور امام شافعی نے کہ سر ملنا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ سر کا حلیہ میں خاص ہو اور احمد و حنفی و زینان
 کی نزدیک مکر وہ ہی اور امام مالک ہی بعضوں نے کہ اس حدیث کی ہی اور بعضوں نے عدم کہ اس حدیث اور یہ حدیث اگر ضعیف ہی لیکن روزہ میں ہی آتی ہے
 لکن قرآن میں کچھ نہیں ہے جو جاتی ہی بلکہ **وعن بعض اصحاب النبی** قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وآله
 وسلم يأتى الصابون فيصطب على كسبه الماء وهو جالس فيمن العطش اذ من الصابون اذ ادها مالاً واورد اور روایت ہی بعضی صحابہوں سے
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں التماسی سر پر اپنی حالت روزہ میں وسطی فہم نے فرمایا کہ کہا دفع کرنی تو
 کی نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہے میں ان کے درمیان مکلا اور مدینہ کی اور کہا ابن مالک نے کہ یہ حدیث لالت کرتی ہے سر کہ نہیں مکر وہ
 روزہ دار کو یہ کہ ٹالی سر پر اپنی اور داخل ہو میں نے میں اگرچہ ظاہر ہو نہ نہ کہ اس کی جہاں اس کی عرج نور الاصلاح میں کہ کتاب مجتہد سبغی کی ہے کہ یہاں ہی
 کہ نہیں مکر وہ ہی روزہ دار کو نہانا اور نشا پڑھنے میں اس کی اور دفع کر میں ہی بوجہ اس حدیث ہی کہ تہی اور اس طرح درختا میں کہ یہاں ہی
عن شداد بن اوس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى رجلاً بالبقيع وهو يحنج كونهما حين يبديك لثامان عشرين
 حكت من رمضان فقال افضل الحجاجم واحجج رواه ابوداؤد وابن ماجه والكلبي قال الشيخ الامام محمد بن ابي اسحاق رحمه الله
 تاؤد بعض من رخص في الحجاجم الا انظر الحجاجم للصعب والحجاجم لا يابون ان يصل شي الى الحجاجم الا ان روي في شداؤد
 اوس سے کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی پاس جنت البقیع میں کہ نام ہی یزید بن مضر کا اور وہ شخص ہمیشہ ہی سینگیان اچھا اتاتا اور حضرت پر ہی نے
 ہاتھ میرا ہاتھ رو بہ رخ رمضان کی پہن یا حضرت نے کہ روزہ ٹورڈ الا سینگی کی کھینچی الی اور کچھ اتانی والی نے نقل کی یہ روایت ابوداؤد ابن ماجہ اور شیخ امام حنفی
 سند حسنہ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے دن خصوصاً میں ہی کہ اجازت ہی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کچھ اتانی کی یعنی قرب
 افطار کی ہوجاتا ہے اچھانی والا سبب ضعف الی اور کچھ ہی الا اسو اسطی کہ نہیں میں میں ہوتا اس سے پہنچ جاوی کہ چھٹا اسطی میں بیچ سینگی سے سینگی سے
ف شخصوں سے مراد جو پہننے اکثر علماء میں مذہب اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینی کا کچھ بیضا نہ نہیں روزہ دار کو اس کی ثابت ہوا ہے ابن عباس سے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کی یعنی پہری ہوتی حالت احرام اور روزہ میں اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور حنفی اور
 حدیث کی وہ ہون ہی ہے کہ جو مذکور ہوتی کہ قرب افطار کی ہوجاتا ہے یعنی پہری ہوتی سینگی لوانی والی کو سبب حنفی نکل جانے کی ضعف کہ ستر
 ایسی لاتی ہوتی ہے کہ قرب سے پہلی افطار کرنی تالاگ ہو جاوی اور سینگی کھینچی والی کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتی ہوتی کہ مونہہ سے چھین
 پڑتی ہے پست میں خون تازہ دمی اور بعضی کہتی ہیں کہ پہری ہوتی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکر وہ ہوتا ہے سبب لاتی ہوتی ضعف اور
 خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ حدیث خاصہ و خصوصاً کی حق میں فرمائی کہ اوہ ہون ہی پہری ہوتی سینگی کھینچی وقت غیبت کی ہی ہے اس سے
 غیبت کرنی پرفرما یا کہ دنوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا ہے **ف** انہی لہ قال ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

مَنْ أَطْعَمَ يَوْمًا مِنْ مَضَائِنَ مِنْ غَيْرِ حَبِيَّةٍ وَلَا مَرِيضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّاهِرِ جَلَّةُ وَاذَاهُ أَجْرٌ وَاللَّهِ تَعَالَى
 أَبُو دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ أَبُو
 الْمُطَّوِّسِ التَّوَائِيُّ كَمَا اعْتَرَفَ لَهُ عَيْنُ هَذَا الْحَدِيثِ
 اور روایت ہے بی بی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کم افطار کرے قصداً ایک دن ہی مضائیں دن نخت کی اور بدن مرض کی نہ دینے والا اور اتارنا اس سے روزہ رکھنا تمام
 عمر اگرچہ روزی کسی تمام عمر نقل کی یہ حدیث ترمذی بوداؤد بن ماجہ دارمی فی اور بخاری فی بیح ترجمہ باب ال اور کہا ترمذی فی کہ سانی محمد کو نبی بخاری کو
 کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہیں جانتا میں اسطیٰ ولسکی سوائی حدیث کی ف بدون نخت کی یعنی بدون نخت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی
 چنانچہ بیان کا تقضیل سے ہو چکا اور لفظ وَاذَن صَائِرًا تائید ہی پہلی جملہ کی در یہ حدیث بطریق مبالغہ کی در تہد کی فرمائی اور ترمذی کو اب روزہ
 فرض کا اس وجہ سے کہ روزہ نقل سے نہیں ہوتا تھا اگرچہ تمام عمر کہی والا اگر ایک روزہ رکھا ہو بدل ولسکی ایک روزہ رکھی فرض داہو جانیگا اور اگر کہ روزہ
 ہو وہ نہیں کی روزی کنائیت کر نیکی اور کہا ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رضا نکاز کہی اور پہر ولسکی بدل تمام عمر روزی کہی نہیں
 کنائیت کرتی چنانچہ حضرت علی در ابن سوور نکا شیخ مہی اور اکثر علماء کا مذہب ہے کہ کنائیت کرنا ہی ایک دن ال ایک دن یعنی فرض داہو جانی ہی
 اگرچہ رکھا ہو نہایت ترمذی نوٹ میں اور گرمی میں اور رکھنی لی ولسکی چھوٹی دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بھی روزی کی حکم میں ہی اسکی نہیں
 فرق ہے و نوٹ میں بلکہ نماز افضل ہے و زسی سب علماء کی نزدیک اور ما علم عم ع ج و ہونا **وَعَنْهُ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ صَامَ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّاهِرُ وَكَمَنْ صَامَ قَاتِمٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهْرُ لَعَاةَ الدَّارِ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزیدار میں کہ نہیں دن کو حاصل روزی دن کو گریسا بارنا اور ہی
 کر نیوالی میں کہ نہیں دن کو قیام و نکیس کی سوا ابی نقل کی یہ دارمی فی فی یعنی جو شخص روزہ رکھی اور داخل نیت خدا کی اسطیٰ تو اور یہ بھی چوتھ
 بلخی اور چوٹی گواہی اور بستان لکانی اور نیت کرن اور مانند انکی کی اور ممنوعات سے ہی ہی ولسکی ہو کی اور یسا اس دن نہیں ہوتا تو اب ولسکو
 روزیگا اگرچہ فرض سے ہی قط ہوتا ہی اور اسطیٰ ح ح جوات کو قیام کر ہی فیخضو کی واسطیٰ فائدہ دنیا کی تو اسکو کچھ ہی ذاب نہیں ہا جسی
 نماز میں اگرچہ چوٹی ہوئی میں پر تالی سمین کچھ ذاب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض قط ہوتا ہی اور اسطیٰ ح جو نماز پر ہی دن جماعت کی بی عذر دستور
 اسکی فرض ساقط ہوا اقتضائاً وکی لیکن ولسکو ذاب نہیں حاصل ہوتا اور اسطیٰ ح اور عباد میں مانند حج و زکوٰۃ وغیرہ کی اگر خلوص سے نہیں کچھ نہیں
 فائدہ اوس سوائی تصدیق ال اور بیچ بدن کی۔ مولا۔ من الطیبی وغیرہ **وذكر** حديث لعيط بن صبرة رضى بنا ب

سَمِعَ أَبُو مَوْصِيٍّ اذ ذَكَرَ كَيْسَ حَدِيثَ لَعِيطِ بْنِ صَبْرَةَ كَيْسَ حَدِيثَ لَعِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ بَابِ
الفصل الثالث فصل في
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُعْطَنُ الصَّائِمُ لِحَجَّتِهِمَا وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ وَالْأَحْتَدَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ كَثِيرٌ وَحَقٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ التَّوَائِيُّ يُصَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ رَوَيْتُ بِأَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيٍّ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَنِّ خَيْرِ نَبِيِّنَ فِطْرًا كَرْتَمِينَ وَزَهْرًا رَوَيْدَارًا كَسِينًا كِي وَرَقِي عَيْنِي جَوْقِي أَبِي سَعِيدٍ وَرَاحِلًا مَنَعَلِي كَيْسَ تَرْمِذِي فِي أَوْ كَمَا يَهِي حَدِيثَ
 نَبِينِ مَحْفُوظًا وَرَجَبًا رَحْمَانَ بْنَ دَرْدَرَةَ رَوَيْتُ مِنْ حَدِيثِ مِينَ فِ رَوَيْتُ كَيْسَ حَدِيثَ مِينَ كَوَادِقَطِيٍّ وَرَبْعِيٍّ وَرَبْعِيٍّ وَرَبْعِيٍّ
 بِهِيَ وَرَحِيثَ الْبُودَاوُدِيِّ نَبِيَّ بَرَاتِهِ صَوَابٌ كَيْسَ **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ لَسَّ بْنَ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكُونُونَ أَيْحَامَ اللَّهِ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَلَا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزیدار میں کہ نہیں دن کو حاصل روزی دن کو گریسا بارنا اور ہی

یوحی لعی اس بن مالک کہ تم لمروہ جاتی ہی میں لو اسٹی تو زید اری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نقل کی یہ بخاری میں فی یعنی سنیو لکوب لب الحق ہوں صنعت کی مکروہ جانتی ہی اس جہت سے کہ روز کو تو ترقی میں صحیح **و عن**
البحار مستطیعاً قال کان ابن عمر یحتم و هو صبا یختر کما کان یحتم باللیس اور روایت ہی بخاری میں بطریق کی کہ کہا
 نہیں بن عمر سنی کی چوٹی اور وہ ہوتی روزیسی یہ چوڑی سنی کی چوٹی میں ہی سنی کی چوٹی انی راکوف یعنی احتیاط چوڑی ہی اسٹی جو
 ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری میں بغیر سند کی روایت کی ہی و سکو تعلق کتبی میں اور ضعف کو چاہی تھا اول کہتا عن ابن عمر خیر
 البتار و اب البخاری تعلقنا مع **و عن** عطاء قال ان مضمض من ثم افزع مانی فیہ من الماء لیسبہ ان یذکر فیہ یغف و ما یغف فی
 فیہ ولا یغف العیالک فان ذکر فیہ العیالک اول ان یغض و لکن عنہ رواہ البخاری فی ترجمہ کتاب اور روایت ہی
 عطاء سے کہ کہا اگر گلی کری روزیدار پہر ڈال دی ہی تو کو کہ او سکی مونہ میں ہی یعنی کل لدی نہیں ضرر کر گیا او سکو بہرہ کل جاوی تو کل پنا اور وہ چیز
 کہ باقی ہی مونہ و سکی میں اور چھادوی مصطلک میں اگر کل گیا تو ہرک مصطلک کا نہیں کہنا میں کجا اظہار کیا و لیکن منع کیا جاتا نہیں اس نقل کی ریخاری
 فی ریح ترجمہ باب کی ف لفظ باقی میں حرف موصول ہی و محطف ہی کا لفظ ریح پر یعنی ضرر نہیں کرتا کہ گلی بعد کلی کرنی کی تہوک
 اور جو کچھ کہ باقی رہی نزاد ت پانی کی اسلین کہ استرازاوس ہی غیر ممکن ہی و مصطلک بعضی آدمی دانوسکے اتھوت کی یہی ہونہ میں کتبی ہی
 یہ حالت روز میں اسکی چہا نہیں منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکی چہا ہی ہوتی تہوک جو ہونہ میں جمع ہوا اسکی نکلنی سے و زہ جانا نہیں اسکی وہ ہونہ
 میں سمٹ جاتی ہی ہوس سے کچھ چہا نہیں ہوا مطلق میں اور تہادوی اور روزہ توڑ دالی لیکن منع ہی یہ احتیاط پس نہیں تیری ہی اسلی سے
 علمانی کہا ہی کہ مکروہ ہی چہا کسی چیز کا مصطلک ہوا اور کچھ ہوگر کرکیو ٹکرا وغیرہ چہا کہ دینا جائز ہی ضرورت کی یہی اور یہ مصطلک وغیرہ کی چہا کہ
 کہامت و سی صورت میں ہی لیکن ہوا اسکی نہ اترن کا خلق میں اور اگر یقین ہو کہ او سمین سے کچھ خلق میں اتھ گیا تھی روزہ ٹوٹ جاو گیا اور
 و رزمی ایک ڈورارنگا ہوا ہونہ سی صاف کر ہی اور تہوک ہوا ہوا مابند رنگت و رنگی و پیرنگل جامی تو فاسد ہوا جاتا ہی و زہ او کا و نہیں تو نہیں
 فاسد ہوتا اتھی سمین اشارہ ہی طرف اسکی اعتبار ظاہر کا ہی اللہ علم مع **باب بصوم المسافر** باب ہی صحیح بیان و زمی سا فرکی
ف یعنی مسافر روزہ کرنا جائز نہیں اور افضل کیا ہی ان دنوں میں مع **الفصل الاول** افضل ہی عن عائشہ قالت ان
 حسن بن عمر و اکسب قال لیسبہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم فی السفر کان کذا فی الصیام فقال ان شیت فصم و ان شیت فافطر
 متفق علیہ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق غروب عمر و اسلمی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ کہو میں سفر میں اور تہا جو
 بہت روزی کہنی الا پس فرمایا حضرت فی اگر چاہتی ہیں روزہ کہہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر لکل کی یہ بخاری میں سلم فی ف کیا روزہ چوڑی
 سفر میں یعنی مضامین اگر سفر کروں تو روزہ کہوں یا نہ کہوں یعنی کیا حکم ہی سا گناہ ہی قواب و اتفاق کتبی میں اکثر علماء اسیر کہ افطار اور روزہ
 رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں مچتی تھی رکھنا روزیکہ نہیں ہی اور اگر اسکو مشتت اور
 ایذا ہوتی ہی تو افطار روزیکہ بہتر ہی و سفر طاعت اور سفر حاجت اور سفر معصیت ہر میں صحیح اظہار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی فرزند
 امام شافعی کی سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں مع **و مولانا** **و عن** ابی سعید الخدری قال قال عن و نامع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسبہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم فی السفر کان کذا فی الصیام فقال ان شیت فصم و ان شیت فافطر
 المتفق علی الصیام و رواہ مسلم اور روایت ہی بی سعید خدری کی کہا جہاد کو چل نہم ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بولویں رمضان کو بعضوں

تھا یعنی اور نزدیک واجب ہی اور فریہ بھی ہے **وعن سلمة بن المحقق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** کان لک تموتہ تاویحی الیٰ شیعہ فلیصوموا مصلحتک حتیٰ ادرکک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سلمة بن محقق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطی اور سکی سواری کہ پہنچے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہی پس چاہی کہ روزہ رکھی رمضان کا جہان آجادی رمضان اور سکو نقل کی بیہ ابو داؤدنی **ف** بیہ حکم استحباب و فضیلت کی یسی ہی والا جائز ہی سب علماء کے نزدیک فطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہ ہو اور بیہ حدیث ضعیف ہی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری میں **عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** من خرج عام الفتح الى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع النعیم فصام الناس شؤد عایقذ من ماء فزوجت حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقبل له بعد ذلك ان بعض الناس صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة رواه مسلم روایت ہی جابر سے بیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی جلی سال فتح مکہ کی میں طرف کی کی رمضان میں پس روزہ رکھا یہاں تک پہنچی کراع النعیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پہنچا منگوا حضرت نے پیالہ پانی کا پیرا اوٹھا یا اور سکو یہاں تک کہ فیکہا لوگوں نے طرف او سکی پہنچا پانی پس کہا گیا واسطی حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیوں نے روزہ رکھا پھر روزی ہی سی ہی افطار کیا پس فرمایا بیہ میں کی گنہگار بیہ میں کی گنہگار نقل کی بیہ سلم نے کراع النعیم نام لیا۔ بگنہگار ہی درمیان کی اور مدینہ کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک لعصاة مکرر فرمایا زیادتی جبر کی یسی اس لیے کہ حضرت نے یہ فعل سلیبی کیا تھا کہ لوگ دیکھ کر پیروی اونکی کریں سچ قبول کرنی نخصت اللہ تعالیٰ کی پس جنہوں نے روزہ رکھا نخاصت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و قبول کی نخصت اللہ تعالیٰ کی نہ اس لیے حضرت نے نخاصت کی خفا ہو کر اس طرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہی سفر میں ہے **وعن عبد الله بن عمر بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** صائم رمضان في السفر كالقطر في الصحراء رواه ابن ماجه اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنی والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنا یسی کے ہی حضرت میں یعنی گھریں نقل کی بیہ ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن بیہ حدیث اکثر ان کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اور اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہو تا ہو روزی سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو **عن حمزة بن عمرو الأسلمي قال قال رسول الله اني اجداني قوة على الصيام في السفر** فقال علي بن ابي طالب قال هي رخصة من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم اور روایت ہی حمزة بن عمرو اسلمی سی کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنی میں قوت روزہ رکھنی کی سفر میں پس کیا ہی مجھ پر گناہ یعنی روزہ رکھنی میں یا افطار کرنی میں فرمایا بیہ یعنی افطار کرنا نخصت ہی اللہ عزوجل کی طرف سی پس سنی کہ لی بیہ نخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہی روزہ رکھنا پس نہیں گناہ اور سفر نقل کی بیہ سلم نے **ف** اس میں اشارہ ہی اس پر کہ افطار اولے سے ہے **ف**

فصار اولیٰ نہیں اور روزی کم ہیں کہ سال بہر میں ایک سے بارانی میں اولیٰ قضایں آنا حج نہیں اس لیے قضاء اس کے
مقرر ہوئی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہ فی جواب مذکور دیگر راہ گفتگو کی بندگی اس کے کہ شاید وہ کہتے
کہ جھکو حج و شفقت نہیں ہجرت و حرم عائشہ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
صَوْمًا صَامَهُ عَنِّي وَوَلِيَّتِي مُتَّفَقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ مری اور او سپر ہو روزہ روزہ رکھی یعنی فدیہ دی او سکی طرف سے وارث او سکا نقل کی یہہ بخا سے
اور مسلم نے فوت اختلاف کیا ہی علمانی اوس شخص کی حق میں کہ مر جاوی اور او سکی ذمہ روزی واجب
ہوں پس جمہور علماء کہ انہیں میں امام مالک در ابو حنیفہ اور شافعی ریح بین گئی ہیں طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھے
اوسکے طرف سے کوئی اور تاویل احمدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روز کی وارث او سکا ایک قسیر کو اور
بیان فدیہ کا آگے ہو گا پس یہہ ہنزلہ روزہ گنہی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سے یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ گنہی
کو میت کی طرف سے منع اس لیے کہ تی ہن کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہی چنانچہ خیر باب میں وہ حدیث موجود
ہے اور امام احمد فی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی او سکی طرف سے وارث او سکا بہر ہا سی نزدیک اگر وصیت
کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ نہ ہو کہ جبکہ نکل سکی تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہوتہائی سے تو نہیں
واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکال لیا تو ہو گا احسان کر نیو لامیت بر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے
اوسکے کے اور یہہ سب جبہ کہ فوت ہو اوس سے بعد ممکن ہونی قضاء او سکی اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان میں
سے پہلے ممکن ہونی قضاء کی پس نہیں لازم تدارک او سکا اور نہ گناہ ہی او سپر اجراع ہی علماء کا اسپر گر طاؤس اور
فنادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتھ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مر جاوی پہلی ممکن ہونی قضاء کی اور امام شافعی کے
تذریک وصیت کر سی یا کر سی یا مر جاوی کل مال سے **الفصل الثالث فی فضل دو رکعت**
نَارِ فِعْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَدَيْتَهُ صِيَامًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
فَلَيْطَمَّ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ
عسکری ابنی عسکری روایت ہی نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور او سپر ہوں روزی مہینی رمضان کی پس چاہی کہ کہلا یا جاوی اوسکے طرف سے پہلے
ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر یعنی قول ابن عمر
کا ہے **ف** بدلی ہر روز کی مسکین یعنی دو دو سپر گہوں دی سر اسم یا چار چار سپر جو یا قیمت انکے اور ہتھ
دیا جاوے بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہی کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا
اول تاویل کی گئی ہی ساتھ اسکی خیا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہے اس لیے کہ مانند اسکے
نہیں کہا جاتا اسنے عقل سے ہجرت **الفصل الثالث فی فضل یہ** عن مالك بن نافع قال بلغنا ان ابن
عمر كان يسأل هل يصوم احد عن احد ويصلي احد عن احد فيقول لا يصوم احد عن احد ولا يصلي احد

الحديث: لِحِي رَوَاهُ فِي الْمُحَاطَبَاتِ
 اور روایت ہے ایک ہی ایک سی کہ بیچا او کو بہہ کہ ابن عمر تہی بوجہی جائے
 کہ یا روزہ رکھے کوئی کے طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کے طرف سے پس کہے
 کہ روزہ رکھے کوئی کے طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کے طرف سے
 سے نفل کے بہہ موخا میں یہ ہے تو بہہ سے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز اور روزہ

کے طرف سے کرنا کہ وہ بڑے الزمہ ہے جو باوی درست نہیں لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہے کہ اوسے
 بخشنے تو اب عمل اپنی پکسیکو خواہ نماز جو یا اور کچھ اور نہ سب امام احمد کا اور بگذرا **باب صیام**

التطوع باب بیج بیان روزی نفل کی **الفصل الاول فصل فی عنی**

عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ لَا يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ
 لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَجَلَ صِيَامًا وَشَهْرًا قَطُّ إِلَّا كَرُمُضَانَ
 وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ إِلَّا كَرُمُضَانَ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
 كَمَا كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا فَتَلِيكَهُ مُتَّفِقًا لِيَكُنْ رِوَايَتِ هِيَ خَالِصَةٌ

سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتی یہاں تک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کریں گی اور افطار کرتی یہاں تک
 کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکھیں گی اور نہیں دیکھا میں نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کسی ہون روزی تمام
 مہینے کی کہی مگر رمضان اور نہیں دیکھا میں نبی حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزی رکھتی ہوں نہ نسبت شہانہ
 کے یعنی شعبان میں اتنی روزی رکھتی کہ اور مہینہ میں اتنی روزی رکھتی سوا رمضان کی اور آیات روایت میں ہے

کہ کہا عائشہ نے کہ تھی حضرت روزی رکھتی تمام شعبان میں تھی روزی رکھتی شعبان میں مگر کہ لینے کم نہ کہتی نفل
 کے یہہ بخاری اور مسلم نے یہہ سے ابتدا ہی حدیث کی یہہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہہ تھے
 کہ ہمیشہ رکھیں کہی کہتے دنوں متصل روزی رکھتی حتیٰ کہ لوگ گمان کرتی اور کہی کہ افطار نہیں کریں گی اور یہہ
 آنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکھتی ہوں کی نہیں اور جگہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے سی بیان جملہ اول
 کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ انحضرت روزی رکھتی

تمام شعبان میں ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال صحیح و حسن **ع** وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ شَقِيقٍ قَالَتْ

لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ فَأَعْلَمْتُ أَنَّهَا صَامَتْ كُلَّهُ إِلَّا يَوْمًا
 وَكَانَ أَفْطَرُ كُلِّهِ حَتَّى يَصِيَوْمَ مِنْهُ لَيْسَ يَلِيَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہانی

دوسری حضرت عائشہ کی کہ کیا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتی تھی تمام مہینہ کہا نہیں جانتی ہوں اور کو کہ روزی
 رکھتی ہوں کی مہینے میں تمام مہینے سوائے رمضان اور نہیں افطار کہی تمام مہینے یہاں تک کہ روزی رکھتی پچھو میں یہاں تک کہ وفات ہوئی نفل
 کے یہہ مسلم نے **ع** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْسَالُ جَلْدِ وَعَمَانَ لِيَسْمَعَ قَوْلَهُ
 يَا بَا فُلَانِ أَفَأَصَمْتَ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ قَالَ فَاذْأَفْطَرْتَ فَيَوْمَئِذٍ مَتَّفِقًا لِيَكُنْ رِوَايَتِ هِيَ خَالِصَةٌ اور روایت ہے عمران بن ابی سلمہ کہ نفل کے یہہ سے افطار کرتی

ہی نقل کی یہ مسلم نے غصہ یعنی نیشانی غصہ کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سب غصہ کا بیہ تھا کہ اسکو چاہی تھا کہ سوال تھا حال اپنی ہی کہ میں کیونکر روزہ رکھوں تا جواب ہی حضرت جو کچھ کہ موافق حال و سلی کی ہوتا دیدہ کہ حال حضرت کی سخیال کر رہی سلی کہ حضرت کی اغفال میں رنج قلت و کثرت کی سراز و مصالح تھی کہ ہر سلی اغفال میں یہ نہیں ہو سکتی و حضرت بہت وزنی رکھتی تھی سلی کہ مشغول تھی تھی صحابہ سلی میں و در حقوق بنی ہون اور ہانوں کی میں اور روزی کہی ہمیشہ یعنی یہ چاہی بڑا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمر نے تہام تفصیل کی ادب عاجزی سے پوچھا اور جب لاصام و لافطرا و عام بدہی و سپر بندی کی سلی خبر ہی کہ نہ روزہ رکھا سلی کہ شارع کی حکم ہی نہیں بلکہ روزہ انظار کیا سلی کہ نہ کہا ایک کہہا شافعی اور مالک نے کہ یہ روزی حق میں ہی کہ جو ممنوع روزی ہی کہی یعنی تمام سال کہی حتی کہ عیدین و ایام تشریق میں ہی پھوڑی دو کہ روزی نہ کہا اسکو کہ یہ ضائقہ نہیں باقی روزی کہی کا سلی کہ اوطالہ انصاری و حنفی بن عمر و سلی حنفی نے کہی تھی سو اس کی نون منع کہی گئی کہ و نہیں انکار کیا اور پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ملت نہیں کہ یہ ہی کہ اس طرح کی ذریعہ ضعیف کر ہیں سب عجز ہوا ہی ذمی جہاد ہی اور اداسی حقوق سے ہیں جو کہ ضعیف ہو ہی اس سے نہیں مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ روزی ہمیشہ کی یعنی مکروہ تہی سلی کہ ضعیف کر دیتی ہیں اور قنادی علی گیر ہی در مختار میں ہی لکھا کہ صوم مکروہ ہی اور کوئی طاققت کہتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاققت اسکی کہی تو نہیں مضائقہ اسکو پس یہ افضل ہی و بہ روزہ و ادو کا ہی یعنی بہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسپرین عبادہ و عادت کی کہ ہی بعض علماء نے کہ کوشش کر حکم میں اس طرح کہ نہ منع کری تجا عمل ہی اور کوشش کر عمل میں اس طرح کہ نہ منع کری جو علم ہی خدا لا امور و سبھا و شرما تقریطھا و افراطھا سلی دار دو ہوا ہی فضل الصیام صیام داد و علی نینا و علیہم السلام و طاققت دیا جاؤ نہیں یعنی دست رکھتا ہوں نہیں کہ طاققت دیا جاؤ نہیں ایک دن روزہ رکھنی کی اور دون انظار کر گئی و رطل نہ آدین مجکواس سے حقوق اور مصالح سلی کی اس عبادت میں اشارہ ہی سپر میں اسکی طاققت نہیں کہتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ قوت پوی مجکواسکی حاصل بہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کہ نہ لیکن بسبب عدم طاققت کی عمل میں نہیں لائی اور تین وزی ہر ہینہ میں یعنی یا م نہیں تیر جو ہن جو ہون اور پسند ہون اور بعضوں نے کہا کوئی سے تین وزی کہی ہینہ میں ہی ثواب یاد گا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ اگی آتی ہی مع **وعندہ قال** **سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الایام فقال فیه ولدت علی رواہ مسلم** اور روایت ہی بنی قنادی کہ کہا سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی پر کیسی فرمایا اس نے نہیں پیدا کیا ہون نہیں اور اس نے نہیں شروع ہوئی کتاب و ترقی پھر نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرت کی وزی کہی کا سپر کو یا سبب اس دن وزی و ذلی سبب ہی کا پوچھا بہر تقدیر سبب و سکا یہ ہی کہ بڑی نعمت و امین ہی کہ حضرت پیدا ہوئی و در دین و ترا و سکی شکرانہ میں یہ رکھتی ہیں **مع وعن معاذہ العن** **اھا سالت عائشہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شیء ثلاثہ ایاہ قالت نعم فقلت لھا من ای کلھا** **الشیء کان یصوم قالت کہ لیکن یہاں ہی ایام الشیء صوم رواہ مسلم** اور روایت ہی معاذہ عدویس یہ کہ اسکی چاہتہ عائشہ سے کہ کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی ہر ہینہ میں تین دن کہا کہ ان پر کہا یعنی اسطی حضرت عائشہ کی کہ کونسی کو تین ہینہ کی روزی کہی کہانہ پر والرقی کسی نہیں ہینہ کی و زہ رکھنی کی یعنی جس دن چاہتی کہی کچھ عین تہا نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کافی میں تین وزی ہر ہینہ میں جب چاہی کہی کچھ قید تیر وین جو ہون پسند ہون کی نہیں لیکن اکثر حدیثین اور آثار ادین ہی واقع ہون ہیں پس فضل ہیں اور اور ہی کتنی طرصرین آتی ہیں ان دنوں کی مشغول ہونگی **مع وعن ابی ایوب**

اللہ حکایتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان تبعہ من شوال کان کعبیا
 اللہ فیہ فاد مسلو اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ ابی ایوب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 روزی کہی مضافاً ہی پہنچی اور سکل روزی کہی چہ دن شوال کی مہینی میں ہوگا مانند روزہ کہیں عیشہ کی نقل کی یہ مسلم نے فرمایا
 شافعی کی نزدیک متصل ان روزوں کا کہنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ ساتویں تک میں کہہ لی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک تشریح کہیں
 افضل میں کہ ساری مہینی میں کہہ لی **وعن ابی سعید بن ابراہیم الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم فی یومین الفضل**
لین یومین متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ امام کیار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے روزہ کہیں ان دنوں کی نقل کی کہ
 بخاری مسلم نے **فمن صام رمضان من غیر ما یجب من سبغ الخمر** اور حسین تغلب ہی سلیس کہ تشریح کی تو نہیں ہی حرام ہی اور بیان کیا یہ کہ ان دنوں
 میں میں اور ایام تشریح کی ہی تین میں اور سب چاروں ہوتی ہیں سلیس کہ سوینی بجز کی بجز ہی فقط اور دونوں بعد اسکی یعنی گیارویں دن
 بجز ہی ہی اور تشریح ہی اور ایک دن بعد دن و دونوں یعنی تیسویں تشریح ہی فقط حاصل یہ کہ پانچ روزی حرام میں دروزی و نو بعد دن کا
 تین روزی بعد علی الضحیٰ کی تیسویں تک **ع وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم فی یومین الفضل ولا یصوم**
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی روز سچ دونوں کی مہینہ و وقتوں کی نظر کی در حد قرآن کی یعنی
چاروں تیسویں تک نقل کی یہ بخاری مسلم نے **وعن نبی شتہ الہدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انشئ**
ایام اکین فی شوال و ذوالحجہ و ذوالقعدہ اور روایت ہی شیشہ ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریح کی ان کہانی اور ہی اور یاد
کر ان اسکی میں نقل کی یہ مسلم نے **فایام تشریح کی تین میں گیارویں بارویں تیسویں اور اسین تغلب ہی سلیس کہ ہر گیارہ دن کہانی**
یعنی کا ہی بلکہ وہ صل ہی اور باقی تابع اسکی پس یہ چاروں روزی حرام میں در کہنا ابن عامر نے کہ کرد ہی روزہ رکنا نور و زوار و ہر چنان
اسی کہ اسین تنظیم ہوتی ہی دن توئی اور دس ہی مگر جگہ۔ روزہ معمولی تیری اوسدن تو نہیں مضافاً اور یاد کرن اسکی میں یعنی خود
کہانی اور یعنی ل غافل کر خداسی ہوا اسین اشارہ ہی اس آیت پر واذ کراستقی یام معدودات اور یاد کرن خدایسی اور ہی سیرت نماز و نکل
کی اور وقت زنج اور ہی چار اور اور سواں نکل کی **ع وح**
انکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ و یصوم بعدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی
 مہینا اور جسکی شرط کہ روزہ کہی سلیس دس بار روزہ کہی چھی اوس نقل کی یہ بخاری مسلم نے **فمن صام رمضان من غیر ما یجب من سبغ الخمر**
 اور اگر دونوں کی ہی ہی اور ہی تشریح اور کہ ان ہوا میں کہ نہیں مضافاً اسکی جمعہ کا روزہ کہنا نزدیک خیفہ اور محمد رحمہ اللہ کی **قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم فی جمعۃ یومین بین الیومی ولا یصوم فی جمعۃ یومین بعد الیومی
انہ ان یكون فی صوم یومین جمعۃ احدکم رواہ مسلو اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نہ خاص کر و جموں کی رات کو ساتھ قیام کر نیکی رسیان تون کا اور نہ خاص کر روز جمعہ کو ساتھ روزہ کہنی کی تو نہیں مگر ہودی جمعہ
 دن روزوں کی کہ روزہ رکنا اتنا ایک تھا انتقال کی یہ مسلم نے **ف** یہود منتقلی تنظیم کرتی میں اور مخصوص کیا ہی سکو عبادت کی
 ہی اور نصاریٰ تواری تنظیم کرتی ہیں اور مخصوص کیا ہی و سکو عبادت کی یعنی میں سلیس حضرت نے منع فرمایا کہ تم اس طرح جمعہ کو اور جمعہ
 شب کو معظم اور مخصوص عبادت کی میں نہ کرو کہ ساتھ نہت ہوگی یہود و نصاریٰ کی ساتھ جنس تنظیم و تخصیص ع میں ہی دن و تو ثابت ہے

ع ح **وَعَنْ مُسْلِمٍ النَّبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَيْبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِبْيَانِ الذَّهْرِ قَالَ إِنَّ أَهْلَكَ
تَكَلَّمَكَ حَفَاصَهُمْ مَرَّحَنَانِ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَكُلَّ لَمْرَجَاءَ وَتَحْمِيلِيسٍ فَإِذَا كُنْتَ قَدْ حَمَمْتَ الذَّهْرَ مَلَكَ سِرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْزُّمَيْرِيُّ ح
اور روایت ہے مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا میں یا وجیح کسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سبھی سے پوچھا کہ کیا تحقیق و اسطی اس
تیر کی تحقیق ہے روزی زعمہ مصفا کی و راون یا تم کی کہ تم سے و نکی میں نہیں شش عید کی اور ہر ہر ہر او مجموعاً کہ ہیں و ہوت تو فی روز
کہیں ہمیشہ نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نے **ف** و اسطی اس تیر کی تحقیق ہے یعنی ہمیشہ روز و کہنا سبب ضعف کا ہے اور اس سے بھی
اداسی حقوق میں تصور ناجی و واسطی طرح اور عبادتوں کی کرن میں ہی خلل پڑتا ہے پس ایسی یہ ہے کہ وہ ہی و جبکہ اس سے ضعف نہ ہو
یہی نہیں کہ وہ لکہ سبب ہے و اس سے حاصل ہوجاتی ہے تطبیق ریمان حدیثوں کی اور در میان فعل سلف کی یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ کرتی
تھی اور شاید کہ یہ حدیث پہلی فراتی ہوگی و حدیث سے کہ یہی کہ روزہ کا ثواب تو ہا ہی سبب تھی و زون کی مہینوں
سے ع- ح- او پر ایک فائدہ میں قرآن بنو ہام و غیرہ کی نقل ہی گئی اوسنی معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی کہ وہ میں و در مختار میں ہر
لکھا ہے کہ روزی ہمیشہ کی کہ وہ ترمذی میں و ریمان جو ملائحہ کی لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو کہ وہ میں و نہر تو نہیں
تطبیق انہیں یوں ایجاد سے کہ وہ روایتیں ہی محمول ہیں خوف ضعف پر مولانا **وَسَكُنَ** ابی ہریرۃ **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ يَعْرِفُهُ تَرَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ کہہشی دن جو کسی نجات میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسلیں کہ سبب ضعف کن مان کی فعال میں تصور واقع ہوگا اور پیشتر
تشریح ہی نہ تھی - ع- **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَوْمَ
يَوْمِ الْمَسْبُوتِ إِلَّا يَمُوتُ الْفَرَسُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا لَمْ يَلْحَاقْ عَيْنِيَّةَ أَوْ حَوْذَ شَجَرَةٍ فَلْيَضَعَنَّ رَأْسَهُ فِيهَا وَأَبُو دَاوُدَ وَالْزُّمَيْرِيُّ
وَأَبُو مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ** اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اسے کہ اسامہ انصاری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ روزہ کہہ تو تم منہشی کی یعنی کیا لگاؤ اس صورت میں کہ فرض کیا جاوے تو پھر لڑنا پوئی ایک تہا لگاؤ پست لگاؤ یا لکھی سخت کر
پس چاہی کہ جاوے او سکون نقل کی یہ ابو داؤد و زون کی در بن باجر اور داری **ف** فرض کیا جاوے تو پھر لڑنا پوئی ایک تہا لگاؤ پست لگاؤ یا لکھی سخت کر
یاقتضار کا یا کنارہ کا اور اسکی حکم میں ہر روزی سنت ہو کہ وہ مانند خدا و عا شور کیل در روزی معمولی پس اگر ان روزہ میں سے کوئی روزہ
سنتہ کن ان اطری تو منع نہیں اور پس چاہی کہ جاوے او سکون نقل کی یہ ابو داؤد و زون کی در بن باجر اور داری **ف** فرض کیا جاوے تو پھر لڑنا پوئی ایک تہا لگاؤ پست لگاؤ یا لکھی سخت کر
انگوریا لکھی و سخت کیس لوڑ والی و سبب منع کار و زنی ہفتہ کی سے یہ ہے کہ اس میں تعظیم اسکی لازم اتی ہے اور اسکی تعظیم کرنی میں
مشابہت یہودی ساتھ ہوتی ہے اگرچہ روزہ و نہین کہتی سبب بنی اسکی کی عید و نکی لیکن تعظیم کرنی میں اور یہ بھی ترمذی ہی دیک
ہو کہ **وَسَكُنَ** ابی امامۃ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ كَيْفَمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ النَّارِ حَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ الزُّمَيْرِيُّ** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم ان کہ جو شخص روزہ کہی ایک کا خدا کی او میں گروانا ہے لہذا میں ریمان اسکی و در ریمان آگ کی خندق جیسی ریمان آسمان زمین
کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں حج کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا صلہ کی رضا مندی طلب کرنی ہی
اور خندق یعنی نرکا و بڑا اور پرودہ شدید ع **وَسَكُنَ** عاصم بن مسعود **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنَةُ****

اوسکو اللہ تعالیٰ روزِ حسی مانند دور کہنی کوئی اور دن ہونی کی درود ہو چو بیہ تانک کہ بوڑھا ہوگی مراد ہی نقل کی یہ احمدی اور نقل کی یہ حق ہے
 شب الا یان میں سلم بن قیس سے کہا گیا ہے کہ عمر کو کسی کی ہزار برس کی ہونی ہی پیش یا ما کہ اگر کو اللہ ہی عمر ہی خیر خیر تک اور تازی
 تو دیکھا جاہی کہ کس قدر مسافت طی کر گیا جتنی وہ مسافت طی کر گیا اور تنہا ہی اللہ تعالیٰ روزی اور کو دور خسی اور رکنا ہی - ع - ح - ہجرت
 منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سو نار و زیدار کا عبادت ہی اور چپ بنا اور کا تسبیح ہی اور عمل و سکا مضاعف ہی اور
 دعا و سکی مقبول ہی اور گناہ اور سکا بخشنا گیا ہی اور یہی ہی مقبول ہی یہ حق ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ فی وحی کثیر
 ایک ہی کی ہی اسرائیل میں سے یہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ رکھ کر کسی دن اسطی طلب کر فی خوشی میری مگر کہ تندرکت تارون
 جسم و سکی کو اور بت دیتا ہوں ثواب و سکو اور خطیب فی روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص فضل روزہ رکھ ہی مطلع
 ہو اور سکو فی نہیں اصنی ہوتا اللہ تعالیٰ واسطی و سکی ساتھ ثواب کی سوا ہی جنت کی یعنی و سکا ثواب ہی ہی کہ جنت میں داخل کر تار ہی اور طرانی فر
 روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ایک خوان ہی کہ اوپر ایسی چیزیں ہیں کہ کسی تکبہ فی کہیں ہیں
 اور نہ کسی کان فی ہی ہن اور کسی کی نہیں خطرہ اور نکا آیا ہی نہیں نہیں کی و سپر مگر روزیدار **بابت** ہی یعنی و جتتہ اور لواحق
 باون پہل کی **الفصل الاول** فصل پہلین **عائشہ** قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسکرم ذات یوم فقال هل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذ اصابتکم کفروا تا نا بوما اخذنا فقلنا یا رسول اللہ
 اهدنا لنا حیثین فقال اریبئہ فقلنا اصبحتم صیبا ما فاکل رواہ مسلم روایت ہی عائشہ سے کہ کہا اور جل ہونی پیری
 صلی اللہ علیہ وسلم امیدن پیری یا کیا ہی نزدیک تمہاری کچھ یعنی کہا نیکی چیز کہا سہنی کہیں یا تحقیق میں اسوقت روزیدار ہوں پیری
 ہا رہی میں امیدن اور یعنی اور پوچھا کہ تمہاری پاس کچھ ہی عرض کیا سہنی یا رسول اللہ صیبا گیا ہی ہلکو جس میں یا دیکھا اور حکم و تحقیق
 صبح کی ہی یعنی روزی پیر کہا یا نقل کی یہ سلم فی **ف** میں اسوقت مدعو طابون ہی خبر دینی کر فی یعنی اس سے معلوم ہم کہ نیت فعل
 کی نہیں کرنی جائز ہی اور ہی مذہب ہی اکثر امون کا لیکن امام مالک کہتی ہیں کہ رات سے نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کی زمین میان اسکا
 اوپر پوچھا ہی اور جس نام ایک کہا نیکی ہی کہ نیت لیدہ کی ہوتا ہی کچھ اور کہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت و سکی ہی میں کہ ہی یا جہا
 گار ہی کو کپری میں بانڈہ کر لگا دیتی ہیں اور سکا پانی ٹیک جاتا ہی و پس کہا یا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نقل کا یہ خبر کہ
 جائز ہی اور اوپر میں اکثر علماء اور امام ابوحنیفہ اور علما کی کہتی ہیں کہ واجب ہی تمام کرنا اور سکا اور جائز نہیں افطار کرنا کہ ساتھ خبر نہایت
 اور مانند اسکی کی اور واجب ہی فضا و سکی کہ افطار کر ہی پس اس حدیث میں و بل کرنی میں کہ یہ افطار کرنا سبب کسی ہی کہی اور سکا
 او کی مذہب کی ہی ہی - ع - ح - **وکن** النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلمہ فاستسبحہم فاستسبحہم
 فقال عیدکم و اسمتکم فی بیدقانت و قمتکم فی و علی فانی صابہ کفروا تا نا بوما اخذنا فقلنا یا رسول اللہ اهدنا لنا حیثین
 فقال اریبئہ فقلنا اصبحتم صیبا ما فاکل رواہ البخاری اور روایت ہی جس سے کہ کہا تشریف لی کہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم امام سلم
 کی پاس پہل ہی امام سلم حضرت کی ہی کچھ اور کہی ہی یا با دال کہہ گی ہی کچھ شاک اور سکا کی اور کو اور سکا میں اسلی کہ تحقیق میں روزی میں پیر کہ
 ہونی طرف کہ نیکی کہیں ہی پس نماز پیری سوا ہی فرض نہکے اور دعا و اسطی م سلیم کی در کہہ والون و سکی کی نقل کی یہ بخاری فی **ف**
 ظاہر حضرت فی روزہ اسلی نہ افطار کیا کہ جاتی ہی کہ افطار کر فی سلم خیرہ نہیں ہونی کہیں اور اختلاف کیا ہی مثل ہی کہ یاصل روزہ

اولی کی یہی ضیافت عذر ہے انہیں صحیح ہے کہ ضیافت عذر جہاں درہمان کرنا لیکن یہی اگر صاحب و سکا نرسی حاضر ہوئی بغیر شریک ہو کر
 کہتا ہے یعنی میں راضی ہوں بلکہ بول ہوا حاصل ہے کہ اگر اسکی ذکا نہیں بول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ تو روزہ الی ہر وقتا کرے اور اگر خالی
 کہ بول نہیں ہو گیا تو فقط حاضر ہی ہو ویں روزہ نہ توڑے اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ مستحب ہے جہاں روزہ دار کو یہ کہہ دے
 کہ یہی مہمانی کرنا ہے کیسی - ع و در محنت و عن **روشن** کہ پھر یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اذی
 احکمکم الی طعام وھو صائم فلیقل الی صلاۃ و فی رواۃ قال اذ اذی احکمکم فلیحجب فان کان صائما فلیصل یا
 الی کان معظرا فلیطعم رواہ مسلم اور روایت ہے بی بربرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جبوقت کہ بلا یا جاویں ایک تہا رطف طعام کی و روزہ جو روزی چاہے کہ کہی میں ہوں روزی اور ایک دانت میں ہے کہا جسوقت
 کہ بلا یا جاویں ایک تہا راس چاہے کہ قبول کرے پھر اگر ہو ویں و زیادہ میں چاہے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر روزی چاہے کہ کہا ویں
 کی یہ مسلم فی **ف** واجب ہے فطار کرنا و روزہ نفل کا اگر توش میں پڑھے عورت کرنا اور حاصل ہر سبب کہا نیکی شنسی اور اگر جانی کہ
 دعوت کرنا لا خوش ہو گا سبب کہان اسکی کہ وہ نہیں تشویش میں پڑے سبب کہا نیکی تو مستحب ہے اور اگر دو نواہر برابر ہوں اسکی
 نزدیک تو افضل ہے یہ کہ کہی ان صائم یعنی میں روزی ہوں برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم - **الفصل الثانی**

فصل دوم کہ **عن** اور ہائی قالت لما کان یوم الفی فماتہ فکلمت فاجاءت فاطمہ فجلست علی سائر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کما کما عن یمنہ فجاءت التویدہ باناء فیہ شراب فناولتہ فشر بہ منہ فاناولہ امہا لیس
 فشر بہ منہ فقالت یا رسول اللہ لقد افطنت وکنت صائما فقال لها انت تغضبن شیئا قالت لا قال فلا یضربک
 ان کان لک عار و اہ ابوداؤد و الترمذی و الداریمی و فی روایہ لاجم و الذہبی و صحیحہ و فیہ فقالت یا رسول اللہ اما ان
 کنت صائما فقال الصائم المنطوع ایدر تعسبہ انشاء صائم وان شاء افطر اور روایت ہے ام مانی سے کہ کہا کہ بول
 فتح کہ کاتین حضرت فاطمہ و یمنین بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام مانی دہنی طرف حضرت کی تھیں پس ام مانی کہ بول
 بائیں کہ او میں ہی کچھ پینی کی چیز پیرا پونڈی نی وہ بائیں حضرت کو پس پیا اس سے پیرا وہ بائیں حضرت کی ام مانی کو پیرا ام مانی
 نی او سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی میں روزی پس پینی یا او اسکی کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ پینی پیرا روزہ
 قضا ہر مضائقہ یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں ضرر تجکو اگر جو روزہ نفل نفس کی پیرا ہوا و اور ترمذی رمی فی ابویح روایت احمد اور
 ترمذی کی مانند اسکی و بریح اسکی پس کہا ام مانی نی یا رسول اللہ خبردار ہے تحقیق میں تہی روزی میں فرمایا روزہ نفل رکھنی والالاک
 ہے نفس اپنی کا اگر چاہے روزہ رکھی اور اگر چاہے فطار کرے **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی بتا کر اگر چاہے روزہ رکھی یعنی نیت روزہ
 کرے اور اگر چاہے فطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ رکھنی کو یا معنی یہ ہیں کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنی کی اگر چاہے تمام کرے یا نہ کرے
 اور اگر چاہے فطار کرے اس صورت میں تاویل اسکی یہ ہے کہ نفل روزی الی کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانی جیسے کہ کوئی نسیا
 کرے یا اور دھواک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار کرے و نفل کو لو کہ وحشت میں ٹریگی پس اسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا اس وقت ہو
 پس میں پس اس میں دلیل نہیں ہے کہ قضا نہیں ہے بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہے ہی حدیث آئیدہ میں و اس حدیث ام مانی
 کی میں کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی سناد میں گفتگو ہے و ترمذی نے کہا کہ ثابت نہیں اسکی سناد میں اختلاف بہت ہے

ہوئی اور سبکی کی درجہ لغین اس شب کی بہت قول آتی ہیں اور اکثر محدثین سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر در رمضان میں ہے۔
 خصوصاً طاق راتوں عشر خیر کی میں خصوصاً تیسویں شب میں چنانچہ اکثر علماء کی نزدیک ہے ہی اور لیلۃ القدر رمضان میں است
 یہی مقرر ہوئی اسلئے کہ باوجود چھوٹی عمر دن کی ثواب بہت سا پون چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے حاصل اور سبب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جب حوالہ گئی استون کی عمر نوکسا معلوم ہوا تو انھوں نے کہا کہ میری امت کی لوگ تہوڑی عمر میں دن کیسے عمل نہیں کر سکتی کی ہن ہی
 اور انکو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے ہزار مہینے سے بہتر ہی اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصوں کا بنی اسرائیل میں
 کہ انہوں نے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ کی سستی برس اور نہ فرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھی حضرت ایوب و حضرت گریا اور حضرت حزقیل
 اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے پس آئی حضرت کی اس جبریل اور کہا ہی محمد تعجب کیا
 اچکی امت نے عبادت کرنی اور ان لوگوں کیسی سستی برس پس تحقیق انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خیر پیر پڑھی اور پرانا نزلناہ فی لیلۃ القدر سار
 سوزہ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اور چترسی کہ تعجب کیا آپ نے اور انکی امت نے سپر شس ہونی رسولی خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ
 ابن ابی حاتم نے جانا چاہی ہے کہ ہزار مہینے کی تراستی برس اور چار مہینے ہوتی ہیں اس لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من لیلۃ القدر ہزار
 ہی ہزار مہینے سے کہ جسکی تراستی برس اور چار مہینے ہوتی اور لیلۃ القدر میں شکل رحمت خاصہ جناب ربی تعالیٰ کی آسمان نیار وقت خوب
 مسخ تک ہوتی ہے اور اسمین اور ترقی ہیں ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدائش ملائکہ
 کی ہوتی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت میں لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہے اور اسمین ثواب
 عبادت کا بہت ہونا ہے اور حکمت اسکی پوشیدہ ہونی میں یہ ہے کہ ان لوگ کوشش کریں طاعت میں اور انعام انکریں اور لیلۃ القدر ہی علمانی
 کہ جو کوئی کوشش کرے ہی بیچ بیداری شبوں ایک سال تمام کی پاویگا اور سکو انتشار اللہ تعالیٰ چنانچہ اس لیے کہا ہے میں لبعوف قد اللہ
 لبعوف لیلۃ القدر اور بعضی علماء نے کہا ہے کہ اس رات کی علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور آیا ہے بعضی
 علامتوں کا اول کشف فی ظہری فی ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتی ہیں اور زمین پر گر پڑتی ہیں پھر جانی خود اجا
 ہیں اور سجدہ کرتی ہی اسمین ہر چیز و صواب یہ ہے کہ شرط نہیں ہے بیچ پانی اور اس رات کی کیا نہ ان امور کا بہت لوگ پانی ہوں اس رات کو
 اور دیکھتی نہیں کوئی چیز زمین سے اور وہی کہ وہ آدمی ایک جامی ہوں اور وہ نواؤں اور شب کو پونین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ہے چہ زمین سے
 اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور برسی علامت یہ ہے کہ توفیق ہوا اسمین ذکر اور عبادت اور مناجات و حضور و خشوع و حضور و اخلاص کی اور
 مختار یہ ہے کہ مغرب شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال و غفلت کا اور اسے فرائض اور سنتوں
 موکہ وہ میں نہوا فضل و اکل ہے الاجتہد کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہے ایس انسان الا اسمی و کان سوعیہ شکوہ اور زفتا السبع
ح مولانا قلام اللہ المثنوی وغیرہ الفصل الاول فصل پہلے عن عائشۃ قالت قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر و ایلۃ القدر فی الوئی من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری
 روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاث کر و شب قدر کو بیچ طاق اتونکی خیر ہے رمضان کیسے نقل کی یہ بخاری
ف بیچ طاق اتون کی یعنی کیسویں شب و تیسویں شب و پچیسویں شب و نشتائیسویں شب اور انیسویں شب و ستر
 ابن عمر قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ویکلم انی روبا کوه قد تو اطاعت فی التبعیة الا و اخر من کان منسجرا فلیتسرها فی السبع الا و اخر متفق علی کتبها
 اور روایت ہی بن عمر سے کہ کیا تحقیق کرتی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہانی کسی شب قدر خواب میں، پچ سات راتوں اخیر
 پیش آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہاں ہونے تمہاری خوابوں کو کہ تحقیق ہوتی ہیں و پچ سات راتوں اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری
 او سکویں جاسی کہ تلاش کری او سکویں سات راتوں اخیر کی نقل کی بہ بخاری مسلم فی ف احتمال ہی کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ نقل
 میں کہ میں یعنی کیوں شب سے تا کیوں شب تک ایسا ت راتیں سب اخیر کی یعنی تیسویں شب او تیسویں شب تک ایسی اور تیسرا
 چاند تیسری ہی او سبکی موافق حساب کیا جاوے گا اور احتمال اخیر تر ہی اسد اعلم ح و کن ابن عباس ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لیسوا ہا فی العشر الا و اخر من رمضان کئلہ القدر فی تاسعہ یعنی فی سابعہ یعنی فی حاکم سے یعنی
 رواہ البخاری اور روایت ہی بن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو او سکویں وہی اخیر کی رمضان سے یعنی شب
 کو پچ نو رات کی کہ باقی رہی یعنی کیوں شب پچ ساتویں شب کی کہ باقی رہی یعنی تیسویں شب پچ پانچویں رات کی کہ باقی رہی یعنی پچ
 شب نقل کی بہ بخاری فی ف یا کتا شروع کئی آخر سے یعنی تلاش کرو پچ نو رات کی بعد میں شب کی کہ وہ او تیسویں شب سے
 او پچ ساتویں رات کی بعد میں شب کی کہ وہ تا تیسویں شب ہی اور پچ پانچویں رات کی بعد میں شب کی کہ پچھپوسں شب ظاہر
 معنی تپ ہی اور طیس بنی کہا کہ یہ راتیں مذکورہ بہ ہیں با تیسویں شب اور چھپوسں شب و کن ابن سعید
 الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الا و اخر من رمضان ثم اعتکف العشر الا و وسط فی قبۃ
 ترکیبہ ثم اظلم رأسہ فقال لینی اعتکف العشر الا و اخر من رمضان ثم اعتکف العشر الا و وسط ثم اظلم
 فقیل لی اھا فی العشر الا و اخر من کا و اعتکف معی فلیعتکف العشر الا و اخر من رمضان ثم اظلم رأسہ ثم اظلم
 وقد راہ بنی السجد فی ماء و طین من صبیحہا فالتمسوا ہا فی العشر الا و اخر من رمضان ثم اظلم رأسہ ثم اظلم
 السماء ثلاث اللیلۃ و کان المسجد علی عرش فو کف المسجد مینعت عینا ی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کف
 جھنک ان الماء و الطین من صبیحہ احدی عشرین منقو علیہ فی المعنی اللفظی سلم الی قوله فقیل لی اھا
 فی العشر الا و اخر و الباقی للبخاری و فی روایۃ عبد اللہ بن ابی نعیر قال لیکل لک و عشرین
 رواہ مسندہ اور روایت ہی بن سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلی ہی میں رمضان
 پہر اعتکاف کیا پچ کی ہی میں پچ خیمہ ترک کی پہر نکالا سر پائے یعنی خیمہ سے پس آیا کہ تحقیق میں کیا تھا اعتکاف پہلی ہی میں تلاش کرنا تھا
 میں شب قدر کو پہر اعتکاف کیا میں ہی پچ میں پہر آیا میری پاس فرشتہ میں کہا مجھ کو فرشتی نے کہ تحقیق شب قدر پچ ہی ترک ہی
 پچ شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کری ساتھ میری پس جاسی کہ اعتکاف کریں ہی ترک میں پس تحقیق میں کہ ہلا یا گیا خواب میں تعین شب قدر
 فی پہر پہلا یا گیا میں حین جبریل بن خبرومی کہ فلاں شب ہی لیکن میں پہول گیا اور تحقیق دیکھا میں ہی تین یعنی خواب میں اس حد کہ را
 ہوں کچھ میں اسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس پہول گیا میں کہ کوئی رات تھی وہ میں تلاش کرو او سکویں وہی ترک کی تلاش
 کرو لیلۃ القدر کو پچ بہ طاق رات کی یعنی اخیر کی وہی کی طاق راتوں میں کہا رومی فی کہ برسا میں ہا و س رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے
 دیکھا او سکوا اور تہی چہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ نما کی پس میں مسجد میں کیا انہوں میری فی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں

کہ روایتی پیشانی پر پرتنا نشان پان اور سنی کا صبح کیسویں شب کو متفق ہیں اسکی نقل کرنی میں بخاری اور مسلم بیچ معنون کی در لفظ و اسطی سلم
کی اس قول تک نقلی الی نہ فی العشر الاواخر و لفظ باقی حدیث کی اسطی بخاری کی و بیچ روایت عبد اللہ بن مسعود کہ کہ تیسویں شب
یعنی عیوض صبح کیسویں شب کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیرتر کی ایک قسم ہی خمی کی مذکور تھا جسکی چوباسا اور سو فاسی میں بڑگا
کتبی ہیں اور من صبیحہ میں ج ف سن کا معنی فی کی ہی و متعلق ہی ساتھ قول بصرت کی اور حاصل کلام راوسی کا یہی ہے کہ جرات حضرت نے
لیلۃ القدر کو خواب میں کیا تو یہی ہے کیا تھا کہ میں اور پانی میں سجدہ کرنا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اس رات میں یہی برساتا ہے و علی اللات ہوں
پائی و سرخاب کی رات میں کہ کیسویں شب یا تیسویں شب تہی معلوم کیا اور اس علامت سے کہ حضرت انی جولیلۃ القدر کی ہی تھی ہ کیسویں شب
یا تیسویں شب ہی ع۔ و مولانا **مسکن** زبیر بن جبین قال سألت ابا بن کعب فقلت ان احکام ابن مسعود
يقول من يقم الحول يصيب ليله القدر فقال رحمه الله ارا اذ ان لا ينكح الناس امانا لله فان علم اهلها في رمضان
فاكلها في العشر الاواخر فاها ليلة سبع وعشرين فحلفت باي شئ نكح ليله
يا ابا المنذر قال يا ليله التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بانها تطعم يومئذ سبعين الف مؤمنين رواه مسلم
کہ کہا اراد او چینی کا کیا سنی بی بن کعب ہی پس کہا میں کہ تحقیق یہاں تہہاری یعنی سنی یہاں بی بن مسعود تہی میں کہ جو شخص قیام کرے نما
سال تو پانویں شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب فی رحم کرے و نکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنی سنی سکا کہ اعتماد کریں لو کہ خبر دار ہو تحقیق ابن
مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہی و تحقیق وہ ہی آخر کی میں ہی و تحقیق ہ ستائیسویں رات ہی قسم کہا بی بن کعب نے کسی انشا اللہ
کہ کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہی پس کہا میں ساتھ سن لیل کی کہتی ہو یہی اسی یومئذ کہ کہنت ابی بن کعب کی کہا سبب علیست کے
یا کہا سبب نشانی کی کہ خبر دہی ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب ہمدان نہیں و شنی ہوتی و اسطی اسکی یعنی او کہ
میں آن کتاب صبح ستائیسویں کو کہ کلا اسطی طرح نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کریں لو کہ یعنی ایک قول برا کردہ صحیح ہی و حسب ظن
غالب کی قومی و سپری یعنی اگر جانیں گے کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہی اسی تین میں قیام کریں کی و ترک کرینی قیام تمام راتوں کا اس
ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہی و قسم کہا بی بن کعب نے بنا بر ظن غالب کی و انشا اللہ کہہا یعنی انشا اللہ کہنی میں قسم خرا و معتقد
نہیں ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کہا بی اور انشا اللہ کہہا تا قسم خرا ہو۔ ع **مسکن** عائشة قالت کان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يبيت في الصلوات الاواخر ما كان يبيت في غير روزه مسلم اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شش کرنی رمضان کی اخیر کی عشرت میں اور سفد کہ نہ کو شش کرنی بیچ بخاری و سلم کی نقل کے
یہ مسلم نے **ف** کو شش کرنی یعنی زیادتی طاعت میں باسید اسکی کہ لیلۃ القدر اس میں ہی ع **وعنها** قالت کان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر شدا ميئزراة و احبب لي ليله و ايقظ اهله متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت کہ انا اخیر و یعنی رمضان کا مضبوط باندہ تہی تہہ نہ لانا اور
زندہ کرنی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** مضبوط باندہ فی ساتھ بند کنا یہ ہی سے کی کو شش کرنی
عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنا یہ ہی سے کی کہ عورتوں کی لگ تہی اور زندہ کرنی رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور
ملاوت قرآن میں مشغول رہتی اور ایک روایت میں جو آیا ہے نہ علیہ السلام باسہر صبح لیل کلمہ یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگی تو مرد یہی کہ

یا اکثر تمام رات نہیں جاتی تھی میرا ایک دو رات یا سو رات جاگنا ساقی سائیں اور دعا علم اور جگاتی اہل بی کو یعنی جگاتی بی ہون کو اور بیٹو کو اور
 تو بدبو نکلو اور غلاموں کو بغیر اوقات عشر میں کسی مریض اسٹی عبادت کی اور تلاش کرنی لیلۃ القدر کی - ع - و مولانا **الفصل**
الثانی تحصیل و سری عن عائشہ قالت قلت یا رسول اللہ ارایت ان عدت ائی لیلۃ لیلۃ القدر اقول
 فیما قال قریب اللہ ثم انک حنیئ حنیئ العنقا فاعف عینک رواہ احمد ابن ماجہ والترمذی و صحیحہ روایت ہی عائشہ سی لکھا
 کہا میں یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو اگر جاؤ تو میں کو کشتی تھی شب قدر کی کیا کہوں میں اور میں بھی کیا دعا مانگوں اس وقت فرمایا کہ یا ائی حنیئ حنیئ
 کہ تو اہل بیت رکبتا ہی معاف کر نیکیوں معاف کر جسی نقل کی پہلے جو اور بنی جہاد سے اور ترمذی اور صحیحہ کیا اسکو کہ یہ دعا جامع ہے نیا اور زخمت کی
 پہلے تو گوا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ اگلی اللہ تعالیٰ سی بندوں کی کوئی چیز افضل اس سی کہ بخشے او کو اور عافیت ہی ون کو - ع -
 و عن ابی بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انتمسوا جماعی لیلۃ القدر فی تسبیح یقین اور یقین اور تسبیح
 یقین اور فی تسبیح یقین اور اذین لیلۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا سائیں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ فرماتی تھی تلاش کرو اور اسکو یعنی شب قدر کو بیچ زینت کی کہ باقی رہی یعنی و تیسویں شب ایچ ساتویں کے کہ باقی رہی
 یعنی سائیسویں شب یا پانچویں میں کہ باقی رہی یعنی چیسویں شب یا تیسویں کہ باقی رہی یعنی تیسویں شب آخرت میں نہیں سلج کی ات نقل کے
 یہ ترمذی **و عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ القدر فقال حی فی لیلۃ رمضان
 رواہ ابوداؤد و قال رواہ سفیان و شعبہ عن ابی السنیق موقوفا علی ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر کی اور
 کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کیس پر فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہی نقل کی پہلے بودا و دنی اور کہا نقل کی پہلے سفیان و شعبہ کی اور
 اسٹی سی موقوف بن عمر ہر رمضان میں اس لفظ کی وضعی میں ایک تو پہلے کہ رمضان خالی نہیں جانتا شب قدر ہی یعنی ہر سال میں
 کہ رمضان واقع ہوتا ہی اور وہیں شب قدر ہی ہوتی ہی اور دوسری حسی پہلے کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہی کچھ خاص ہی نہیں پڑھیں اول
 حضرت کو یہ معلوم ہوا تھا آخر کو یہ نہیں کہ آخر کی ہی میں ہی سلج ہوا نہیں ہوتی - مولانا **و عن** عبد اللہ بن انیس قال قلت
 یا رسول اللہ ان کی یاد دیکھ اگون فیما دانا اصل فیما یحجج اللہ فی لیلۃ القدر انزل الی اهل المسجد فقال انزل لیلۃ
 ثلاث وعشیرین قبل کعبہ کیف کان ابوک یصوم قال کان یدخل المسجد اذا صلی العشاء فلا یخرج منه حتی یصل
 حتی یصل الطلح فاذا صلی الطلح وجد دابئہ علی باب المسجد فیکس علیہا و یحجج بنا جیت رواہ ابوداؤد
 اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سی کہ کہا میں یا رسول اللہ تحقیق میری ایسی شبکل ہی یعنی میرا کھجکل میں ہی کہ رہتا ہوں میں اور میں اور نماز پڑھتا
 ہوں اور میں شکر اللہ کیس حکم فرماؤ مجھ کو سات ایکرات کی کہ ترون میں اور وہیں طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان میں کو کسی ایسی
 رات مسجد نبوی میں انکر عبادت کروں میں فرمایا حضرت ترمذی و تیسویں لاک کہو گیا اور علی طیبی عبد اللہ کی نام اسکا ضرور تھا کہ کس طرح تھا پتہ پتہ
 کہ کہا میں نے تھا پتہ میرا داخل ہوا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی تیسویں تاریخ رمضان کی میں نکلتا اوس ہی اسٹی کس کلام
 کی یعنی جو کام کہ ساقی اشکاف کی ہی یہاں تک کہ نماز پڑھتی صبح کی پس جو وقت کہ نماز پڑھ چکتی فجر کی یا ق جاؤ زانیہ اور اسی پر مسجد
 میں سوار ہوتی اور سوار پہنچی سبکل اپنی میں نقل کی پہلے بودا و دنی **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آئی اس سی تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہ
 کہ جس سال حضرت نے او کو یہ فرمایا اوس سال تیسویں کو لیلۃ القدر ہوتی ہوگی اور حضرت کو اسکا ظاہم ہوگا یہوگا یہ بھی کہ ہر سال ہی ایچ ہوتی

اور یہی جو ہے کہ حضرت کو یہی تعین ہو سکی معلوم نہ ہو تو مراد یہ ہے کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ ہو اور کسی کہی کسی کا معلوم ہو یا نہ ہو اس کی کوئی بات نہ ہو
احتمال یہ ہے ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اس شب میں ہوتا ہو اللہ اعلم۔ مولانا۔

الفصل الثالث فصل تیسری عن عبادة بن الصامت قال خرج النبي صلى الله عليه وآله

سلكه ليخبرنا بليلة القدر فقلنا حتى اجلان من المسلمين فقال خرجت لخيركم بليلة القدر فقلنا حتى نذكره فقلنا
فرفعت وعسى ان يكون خيرا لكم قال القسوه في التاسيعه والستين في الحجاز ورواه البخاري ورواه ابن ماجه
کہ کہا تھلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ خبر دین بہ کوشب قدر کی پس جبکہ ہی وہ شخص مسلمان زمین سے اپنے یا حضرت نے نکلا تھا میں کہ خبر دین کہو
شب قدر کی پس جبکہ انا اور فلا ناپس وہ نہائی گئی پچان شب قدر کی و شاید کہ ہو یہ بہتر تھا رہی پس تلاش کرو او سکواؤ تیسویں
اور ستائیسویں میں اور پچیسویں میں نقل کی یہ بخاری نے ف کہا بعضوں نے کہ نام وہ شخص کا عبد بن ابی صرزد اور عبد بن ابی
نہا اور انہائی گئی یعنی تعین اسکی میری خاطر ہی اور یہ کسی سبب شومی جبکہ ہی انکی کی اس معلوم ہوا کہ جہنم اور شمشیر کر ہی اسپس
اور اسکی سبب سے محروم ہوتا ہی وہی برکات و بہایا توشی اور بہتر تھا رہی پس کہ سبب کو شمشیر اور زیادتی کا عبادات میں ہوگا
وکن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام في
كتبه من الملائكة يصلون على كل عبد قائم او طاعة يذكر الله عز وجل فاذا كان يوم عيدين هم يعني يوم
فطرهم باهي يوم مملئكة فقال يا مملئكتي ما جزاء اجد و في عمله قالوا سبنا جزاءه ان يوتى اجره قال مملئكتي
عيدي واصل في قضاء نصبي عليه ثم خرجوا يعثون الى الدعاء وعزتي ورجلي وكرمي وعلوي وامر ففاجع مكاني
لا حيبناهم فيقولوا اقول عرفت لكم وبلدت سبنا انكم حسنا قال فيقولون معقول اللهم سبنا اليه في في شعب الايمان
اور روایت ہی اس سنی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو وقت کہ ہوتی ہی شب قدر اور ترقی ہیں جسیر علیہ السلام بیح جماعت
کی فرشتوں کی حاجت بخشش کی کرتی ہیں ہر بندگی ہی کہ کہہا ہو یعنی نماز پڑھنا ہو یا طواف کرنا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کچھ ہی ہی پائی ہی
ہوئی یا کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جو وقت کہ ہوتا ہی ان عبادوں کی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالیٰ فرشتوں ہی ہی
یعنی ان فرشتوں ہی کہ جنہوں نے طس کیا تھا ہی وہم پس فرماتا ہی ہی فرشتوں میری کیا ہی لا اوس ضرور کا پورا کیا عمل پنا عذر ہے
میں فرشتی ہی ب ہمار ہی بدلا اسکا بہ ہی کہ پور ہی سجاوی ضرور ہی عمل و سکی کی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہی فرشتوں میری غلاموں ہی
اور تہیوں میری ہی او کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پور نکلی کہوں ہی طرف عید گاہ کی چلائی ہونی ساتھ دعا کی قسم سخت
اپنی کی اور بزرگی ہی کی وجود اپنی کی اور بلند قدر ہی ہی کی اور بلند ہی مرتبہ ہی کے العینہ قبول کرونگا میں عا او انکی پس
فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہی پچا یعنی اپنی کہہو کہ تھیں سبنا میں تھکو اور بدان العین میں برائیاں تمہاری نیکیوں ہی لگی گئی بدلی ہر برائی کی
صحفہ اعمال میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس پرتی ہیں لوگ اور حالت میں کہ بخشش کجاتی ہی اٹھی او انکی نقل کی یہ سبب ہی شعب الايمان میں

باب الاغتکاف

باب ہی بیچ میان اغتکاف کی ف اغتکاف کی معنی لغت میں ہیں ہیز نا ایک
جگہ اور شرع میں ہیز بیچ مسجد حاجت کی ساتھ ہی اغتکاف کی اور نیت متبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کٹا ہر جو حاجت ہی ہی اور
حیض و نفاس ہی اور اغتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت ہو کہ وہ ہی اسلی ہی کہ ہمیشہ حضرت اغتکاف کرتی رہی بعد ان روز مختار ہی کہ ہی

ہے دو گز و ایتون میں مخالفت کچھ نہیں ہے سو اسطرح کہ ایسا پڑھتی ہوں جبریل اور پڑھتی ہوں روبر و او کئی حضرت بیسار و حافظ
دور کرتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت اور وہ باقرآن پڑا گیا اور اعتکاف میں نہ ہوا آخر سال میں اسٹن بحال شوق کی اور مستعد
ہوئیگی ساتھ حاضر ہونی کی درگاہ رب لغزہ میں بلیت و عذہ و دل چون شود نزدیک و آتش شوق تیز تر کرد اور اس میں تفسیر ہی سنت
کو یہ کہ لازم ہے ہر انسان پراثر عمر میں یہ کہ بہت کرے نیک اعمال و روبروی نہایت مستعد و اسطرح ملاقات اللہ تعالیٰ کی و روبروی کبھی
مہونگی روبرو و اسکی رزقنا اللہ - ع - ح و ممکن عا لستہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف اذن
لک راسک و هو فی المسجد فارجله و کان کایکل کل البیت لا حاجۃ الا انسان متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ کی کہ ہا ہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر پائا اور وہ ہوتی سجد میں کنگھی کر دیتی میں اذنی اور زدن
ہوتی گہر میں مگر و اسطرح حاجت انسان کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یہ دلیل ہے کہ اگر اعتکاف کمال کوئی معصوم اپنا مسجد سے
تو نہیں باطل ہوتا ہی اعتکاف و سکا اور دلیل ہے کہ کنگھی کرنے مستحکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر وہ ہوسا اعتکاف والا کوئی
عضو اپنا باسن میں ایچ مسجد کی سطح کہ نہ آوہ ہوسجد تو نہیں مضائقہ اسکا اور مگر و اسطرح حاجت انسانی کی مام اعظم کی نزدیک کر کے
ساعت ہی بغیر حاجت یعنی ضرورت کی نکل اعتکاف والا تو فاسد ہو جا تا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہے طبعی و شرعی طبعی
بسی پشاپ و پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا و غسل مجملی حق میں کوئی روایت صحیح اصول میں نہیں ہے مگر شرح اور ادا میں کہا ہے
کہ نکل غسل کی سے غسل فرض ہو یا نقل و شرعی جب غائی جمید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو او سپر جانا داخل
حاجت میں ہی اس سے اعتکاف تو مشکا نہیں اور مؤذن اور غیر مؤذن اس میں برابر ہیں جو جب روایت صحیحہ کی اور خارجہ کہ جمعہ کی ہی
کلی وقت زوال ہی و جس سے جامع مسجد و روبرو تو ایسی وقت سے نکل کہ پادھی جمہ کو سنون سمیت اور غازی یادہ جامع مسجد میں
تہر گیا تو اعتکاف فاسد نہیں ہونیکا مگر گروہ تنزیہی ہی زیادہ نہیں اور اگر کسی باہر شام دم ہو تو گہر ہی کہا ناالی ناہی اصل حاجت میں ہی د
اگر مسجد گزنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالی اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہونیکا اعتکاف او سکا
استحسانا کذا فی البدایع اور اسطرح اگر خوف جان یا مال کی و مسجد میں جاوسی تو نہیں فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پشاپ یا پاخانہ کی لپی د
فرض خواہ فی رد کہ ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین نے نزدیک نہیں فاسد ہونیکا اور کوئی دوتا ہوا چلتا
ہوا اور بہا و اسکی نکالنی کی لٹی نکل یا جہاد کی لپی اگر تفسیر عام ہو یا ادا ہی شہادت کی لپی تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف و غرضنا کہ اگر غیر مذکور
مذکورہ الصدر کی نکل گا ایک ساعت یعنی لمو بہر ہی اگرچہ سو ہی نکل اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر ذنکلا ایچ
تو فاسد ہوگا والا نہیں - ع - ح عالمگیری - در مختار ف اس حدیث سے یہی نکل سکتا ہی کہ جماعت ہوا ہی ہی مستحکف کو
سب سے جماعت ہی مگر باں وغیرہ مسجد میں نہ گریں - مولانا و سکرہ ابن عمر ان عمرا سکا لشی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کذبت نذرت فی الجاہلیۃ ان اعتکف لیکلۃ فی المسجد الحسن قال اوینذرتک متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر کہ
یہ کہ عمر نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میںی جبائیت میں کہ اعتکاف کرو گا میں ایکرات مسجد میں فرمایا اور ہی
کہ نذر اپنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یہ دلیل ہے کہ کنگھی کرنے مستحکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر وہ ہوسا اعتکاف والا کوئی
عضو اپنا باسن میں ایچ مسجد کی سطح کہ نہ آوہ ہوسجد تو نہیں مضائقہ اسکا اور مگر و اسطرح حاجت انسانی کی مام اعظم کی نزدیک کر کے

بعد مغروب آفتاب پس ملوئی نزدیک او اول مسجدیث کی یہی ہے کہ حضرت سائبہ بنت امحکم کی پہلی شروب کی سجد میں آئی تھی اور سب کو وہ ان رسی
جنتی بیج کی پڑتی تھی اور اس جزیر میں کہ اشکاف کی یہی بوری کا بنا یا جانا تھا داخل ہوتی تا آنکہ زمین کو کوشی پس ابتدا اشکاف کی طرف سرکتے ہوتی وہ نخل و خزانہ اشکاف
کی جانب میں صبح کو نہ بوجھ **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مَعْتَكِفٌ فَيَمْرُكًا
هُوَ فَكَأَيُّ مَرْحَمٍ يُسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت کی یہی بوری تھی
یہاں کہ او اس حالت میں کہ ہوتی اشکاف میں یعنی اور یہاں ہوا خارج مسجد ہی پس گذرتی جسر تھی کہ ہوتی پس نہ تھیرتی پوچھتی اوس سے نفل کی یہہاں بوداودنی
فٹ پس گذرتی یعنی گذرتی اوس میںات پر کہ ہوتی وہ او سپر نیل کئی اور طرف اور نہ تھیرتی بلکہ سید پوچھتی تھی جانی اور نشط فلا یعرب بیان ہی اور کہ
بجملہ اس کی کہ معنی فلا یعرب کی یہہاں کہ نہ تھیرتی اور نہ میل کرتی راہ ہی اور طرف اور نشط سال میان ہی یعود کا بطریق استیانت کہا حسن اور شخصی کی
جائز ہی متکلف کو نکھانا و اسی نماز جمعہ اور عبادہ مرض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون المومن کی جیکہ کئی قضاہ حاجت سید ہی اور اتفاق پڑی
اوسکو عبادہ مرض کی اور نماز کا سبت پر پس نہ تھیرتا ہوا وہی اور نہ تھیرتی زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہو نیچکا اشکاف اور اگر تھیرتا ہوگا وہی اور نماز
تھیرتا قدر نماز ہی باطل ہوگا اشکاف تھی اور قصد کر جنازہ کی یہی اور نماز جنازہ کی یہی اور عبادہ کی یہی کئی اور اگر کھلیا ان چیزوں کی ہی اشکاف ٹوٹ گیا
اور اگر شرفا کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلے گا عبادہ مرض اور نماز جنازہ اور حاضر ہونی مجلس علم نبی و عظمیٰ شکی ہی تو حاضر
یہی عائشہ سے **وَعَنْهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمْسَسَ الْمَرْأَةَ
وَلَا يَبَايَشَ رَهًا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا إِلَى الْبَيْتِ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافًا إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافًا إِلَّا فِي صَنِيعٍ جَامِعٍ مَرَدَاهُ
أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اشکاف والی کو یہہ کہ نہ عبادہ مرض کی یعنی ساتھ قصد کی اور تھیرتی
اور نہ حاضر ہو و اسی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلق اور نہ حجت کری عورہ سے اور نہ مباشرت کری عورت سے اور کئی اسی کام کی گراوس کام
کی یہی کہ ضروری یعنی پشایہ پانچا نہ وغیرہ کی یہی اور نہ اشکاف کر ساتھ روز کی اور نہ اشکاف کر سبب جامع میں نفل کی یہہاں بوداودنی فٹ
نہ مباشرت کری مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند بوسہ اور کئی لگائی اور چونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہہ فعل کر لے
متکلف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنی سے اشکاف فاسد ہوتا ہے اگرچہ رات ہو یا ہول کر ہو اور بوسہ یعنی وغیرہ ہی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہے
اور نہ تھیرتی نہیں اور جائز ہی متکلف کو مسجد میں کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اور پھر نہ تھیرتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر
کرنا اوس چیز کا کہ وہ تخریب ہی اور یہہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کی یہی یا عیال کی یہی ہو تو درست ہی اور تجارت کی یہی ہو تو نہیں درست اور نہ
متکلف کو کسب و خرید و فروخت نہیں درست مسجد میں اور چہ رہنا متکلف کو مسجد میں مکروہ تحریمی ہی اگر عبادہ جانی اوسکو اور چہ ہنازی اور
یہہ وہہ باتوں ہی جسکا اور کلام مساجد بی ضرورہ مکروہ ہی اور ساتھ ضرورہ کی داخل خیر میں ہی فتح القدر میں کہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورہ مسجد میں
ایسا سنات کو کہا تھی یعنی نابود کرنا ہی جیسی آگ خشک لگو لگو کرنا اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالیٰ کا سبب ہے پس متکلف کو چاہی کئی تلاوت
قرآن اور مطالعہ کتابوں حدیث و تفسیر اور انبیاء اور صالحین اور اولاد کتبوں دین کا کرنا ہی یا لکھنا ہی انکو اور نہ اشکاف کر ساتھ روز کی یہی
دلیل خفیہ کی یہی سچ شرط ہونی روز کی اشکاف میں اور گھر مسجد جامع میں یعنی جہین لوگ جماعت سے نماز پڑھتی ہوں امام ابو حنیفہ صرح
سے منقول ہی کہ نہیں صحیح ہوا اشکاف گراوس مسجد میں کہ پڑھی جاوین جماعت سے یا چون وقت نماز میں اور یہی قول احمد کا ہے کہ اشکاف
جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکھا ہی علمائے کرام نے اشکاف وہ ہی کہ مسجد حرام میں پھر مسجد نبوی میں پھر

سجدہ نفسی یعنی بیت المقدس میں پھر مسجد جامع میں پھر اوس مسجد میں کہ نمازی بہت ہوں اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی نزدیک درست ہے
 اسکا کہتے ہیں مسجد میں بن ہرح در مختار **الفصل الثالث** فصل میری عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انہ اذا اعتکف طهر لہ فراشاً او یوضع لہ سریراً و ذراعاً السطوانۃ الثوبیۃ رواہ ابن ماجہ روایت ہی ابن عمری کہ
 نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہ کہ وہ نبی جب اعتکاف کرتی چچا یا جانا انکی لمی پچھونا اور نکا یا رکھی جاتی اور کئی لمی چار پانی اور کئی چھری یا آگ ستون
 تو یہ کہ نقل کی یہہ ابن ماجہ بن ف ستون تو بہ نام ہی ایک ستون کا ستون مسجد نبوی کسی یہہ نام اور اعلیٰ ہوا کہ اولیٰ ابہ انصاری ہی ایک تقسیم ہوا
 ہی اور ہون ان اپنی تینا کس تسبی با ندہ دیاتہا کئی روز تک بندی رہی بعد کئی دنکی تو بہ اولیٰ قبول ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان او کو کہول
 و یا ح و عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ہو یعتکف الذنوب و یخرج لہ
 من الحسنات کما قال الحسن بن علی ابی ارحم روایت ہی ابن عباس ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان فرمایا اسکا کہ نہوا ایک حق
 بن کہ وہ بندہ رہتا ہی گناہ ہوشی اور جاری کی جاتی بن اور اعلیٰ او سکی نیکیان مانند کہ نہوا لی سبب کیوں کی نقل کی یہہ ابن ماجہ بن ف بندہ رہتا ہی
 کتاب ہوشی یعنی جو کہ مسجد میں کارہتا ہی او سکی شان ہی ہی یہہ کہ چٹا ہی اکثر گناہوں ہی اور لغزہ چھری سا بہتیم اور ہی ہمہ کی ہی اور سینہ چھول کا ہی
 ہو بیستون ان کہا سرور کا یعنی جاری کی جاتی بن اور ہمیشہ رہتی ہی اعتکاف کو نہوا ایک لمی ثواب دن نیکیوں کی کہ باز رہتا ہی اونی سبب اعتکاف کہ
 مثل عبادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کہ نہوا لی اون نیکیوں کی اور ایک نسخہ صحیحہ میں سا بہتیم اور ہی ہمہ کی ہی سینہ چھول کا یعنی دبا جاتا ہی او سکو
 ثواب دن نیکیوں کا کہ باز رہتا ہی اونی سبب اعتکاف کی مانند عبادۃ و مرئض کی اور سا بہتیم جانی جنازہ کی اور طاقات کرن مسلمانوں کی اور سوائے
 انکی جیسے کہ دبا جاتا ہی ثواب کہ نہوا لی دن نیکیوں کی کو اور اور خوشیاں اعتکاف کی یہہ بن کہ اول فارغ رہتا ہی اعتکاف کا امور دنیا ہی اور ہر
 کہتا ہی نفس پنا طرف مولیٰ کی اور ہمیشہ عبادۃ اور خانہ خدا میں بہتا ہی اور نہایت قریب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی ہستی ہی اور
 گویا اللہ تعالیٰ کی قلعہ میں رہتا ہی کہ کہ شیطان ہی بچا رہتا ہی اور مثال اعتکاف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر بڑا جو عرض حاجت
 اپنی کرتا ہی پس اعتکاف گویا زبان حال ہی کہتا ہی کہ امی مولیٰ میری تیری دروازی ملتی کا نہیں جیت کہ تو چھری خشنگا نہیں اور میری سب
 مقاصد بر لائیکا نہیں اور میری غم کو دور نہیں کر لیا ہی اعداد الفتح **کتاب فضائل القرآن** کتاب ہی بیج بیان
 فضیلت قرآن کی **ف** جانا چاہی کہ تلاوت قرآن کی فضیلت عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز میں ہر فضیلت ثواب و سکا ایسا ہی کہ تخریر میں نہیں سکتا
 عرض ہر حرف کی دس نیکیان کہی جاتی ہیں اور نماز میں پچیس اور پچہا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا ہی اور روشن کرتا ہی اولگو اور شفاعت کر لیا
 نیاست کہ او جہل متین ہی قرآن ہی اور قصدا علی تلاوت ہی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی باو دلانی امور دین اور آخرت کی مواد سبب کثرۃ
 تلاوت کی احکام الہی یا اور تحضر ہون تا او سیر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس ہی پکڑی جاوی نہ یہہ کہ تری آواز و حرف آراستہ کریں اور ول
 غفلت میں رہی پس جو کوئی قرآن پڑھی اور عمل او سپرہ کر ہی قرآن دشمن و سکا ہونا ہی چنا پچھد بہت شریف میں آیا ہی رب مال القرآن
 والقرآن بلعین یعنی بعضی قرآن پڑھتی ہیں اور قرآن لعنت کرتا ہی اولگو اور وہ پڑھتا او سکا او سپرہت ہو گا تو ذوالعہدہ بعد ازین جانا چاہی کہ
 نہیں حاصل ہوتا تفکر اور تکرار و فہم معنی سوائے پڑھنی قرآن کی سا بہتیم کی اور ترسیل اور حضور دل کی ای ہی تجویز قرآن کی لازم ہی اور کہ پڑھنا
 قرآن کا مشرور ہو چنا پچھد کتب فقہ میں مذکور ہی کہ بیچ ادا کر ہی قرآن کی ختم چالیس دن میں بلکہ ایک سال میں کافی ہی اور عبادۃ کی لمی ہی
 سات روز ہی کہ میں پچا ہی اور جہد اس ہی زیادہ میں ختم کر ہی فضیلت ہی اور جو کوئی معانی قرآن کی بخان او سکو ہی چاہی کہ حضور دل ہی شرف

۱۰

کرمی اور پیشہ اپنی اولین سخن کر ہی کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام اوسکی ہیں کہ اپنی بند و نیکوئی میں اور ایسا عاجزی اور فروغی سی بیٹی کہ گویا
کلام اللہ کی سننا ہی اور **اداب** تلاوت کی یہ ہیں کہ وضو سناہنہ مسواک کی کرکراچی بگلیہ میں متواضع اور روئینیکہ بیٹی اور ذلیل بیٹی کو سنا اور
ساتھ چند دل کی اس طرح کہ گویا روز خدا تعالیٰ کی ہی دعا شروع کی اور عفو و ارم اللہ بڑھ کر شروع کر ہی اور جانی کہ کلام خدا تعالیٰ کا بی واسطہ
سننا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور فکر اور ترتیل کی پڑھی اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کر ہی اور حضرت رحمت اپنی بی باقی اور
آیت عذاب و عید پر پناہ چاہی اور آیت تتریزہ اور تقدیس پڑھی کہی بیٹی جس آیت میں اللہ کی ہاکی کا بیان ہوا ہے سبحان اللہ کی اور در میان
پڑھنی کی رودی اور اگر روانہ آوسی بگلیہ بیٹی جو کہ اپنی کورونہا کہ کر ہی اور وہی اسکی ہو کہ عبادی ختم کر ہی اسلی کہ کہ پڑھنا سناہنہ تدبر و فکر کی
بہت بہتر ہی زیادہ پڑھنی سی کہ خالی ہوان چیز فنی اور زیادہ پڑھنی میں سو ہی ختم شمار کی کچھ فائدہ نہیں بلکہ مرکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہ
جو اس مال میں زواج نکلا ہی کہ ایک روز کی ختم کرنی پر اور مانند اسکی پڑھ کر کرنی میں نہایت تیری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی بیست
خواجہ ہندار کہ طاعت میکندہ پڑھ کر وصیت جان میکندہ اور بیٹی بڑھ کر کوشی جو زیادہ پڑھنا منقول ہی وہ کراست ہی اونکی اور وگواونکی بیروسی آیت
میں اچھی نہیں پس جتد کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دلکی میسر ہوا ہے اور کثرت کر ہی اور جس مجلس میں کہ لوگ اور کام میں مشغول ہوں یا شور و غوغا
ہو وہاں تلاوت ذکر ہی اور اگر ضرور ہوا اور بگلیہ میسر ہو تو آہستہ پڑھی اور اگر لوگ مستعد کی ہی اور سکت ہوں تو پکار کر پڑھنا افضل ہی حدیث
مشرف میں آبا ہی کہ پڑھنی والا اور سنی والا اجرب شریک و یکساں ہیں اور اسبطر حصف میں دیکھ کر پڑھنا یا پڑھنی سی افضل ہی اسلی کہ میں
انگلیں اور اور عفتنا ہی عبادت میں مشغول ہوں ہیں اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہی کہ قرآن کو رحل پر باسی اور بلند چیز پر کر ہی تا عظیم
حاصل ہوا اور در میان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور پڑنی اور سب کا موشی باز ہی اور اگر کوئی ضرورت و پیش آوسی تو قرآن کو نیکر کہ
کلام کر ہی بعد ازاں پیر عفو یا مسد بڑھ کر شروع کر ہی اور غلط پڑھنی سی پر پیر کر ہی اور ترتیل و تجزیہ سی کی تکلف پڑھی اور وقت تلاوت کی تکمیل
کری اگر حال اہل درو و سادہ اور والدین کی جائز ہی قیام و عظیم ختم جو کر ہی لوگوں کی صحیح میں علی محمد و اپنی قرابت کو عفو و وقت تلاوت کی پڑھنی
بعد ختم قرآن کی پیر کھار و بقرہ و بقرہ مظلون تک پڑھ کر ختم کر ہی کہ نیشن اور گلیہ لگا کر ادریس قرآن کی پڑھنا جائز و نیکویشن اس بیٹی کہ سوب بیٹی کر پڑھی اور سبطر ج راہ میں
پڑھنا جائز ہے اگر چل ہو پکار کر پڑھی والا چل پڑھی اور بیچ بگلیہ سخن اور کردہ کی مانند جام اور کیلی اور کوزی وغیرہ کی پڑھنا مکروہ ہی اور قرآنی
تقطع بہت چھٹی اور کلمی کلمی مشرف کلمی تا حرمت اوسکی کم ہوا اگر چہ حسب ضرورت کی مہنتان اور مانند اونکی کرنی جائز ہیں اور قرآن کو اوس لشکر
میں کہ عباد امن پڑھو اور دارا کرب میں ہی پڑھنا ہی نامبادا کا قروعلیٰ اہتہ میں بڑی اور وہ بی حرمتی کریں اور یاد کرنا قرآن کا مستدر کہ جس سے
غایر ہوا ہی سب مسلمانوں پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفار ہی کہ اگر ایک شخص یا میں مشرق اور مشرب کی حفظ کر لی تو سبکی ذمہ سی گناہ
ساتھ ہوا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورہ کا سب مسلمانوں پر واجب ہی کذا فی فتاویٰ الحجیہ اور سیکہ باقی قرآن کا اور سیکہ اوسکی احکام
اور تفسیر کا اول ہی نماز افضل سی کذا فی ائمانیہ اور بائون پہلا فی مصحف کی طرف اگر سامنی یا نوکی ہو کر وہ نہیں اور سبطر مصحف اگر گھوٹی پر
لکنا ہی یا طاق میں رکھا ہو اور ہر بائون پہلا فی منج نہیں اور مصحف خراج میں رکھ کر وہ سوار ہونا یا سر کی نجی رکھنا سفر میں حفاظت کی لیسی
مضانقہ نہیں اور مصحف اگر مکان میں رکھا ہو تو اوسین جامع کر نیکیا مضائقہ نہیں کما فی ائمانیہ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھنے
اللہم ربی اے ہندوان لیا کر کتابت التکرل من عیدک علی رسولک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اے ہندوان اے ہندوان و کلام
یا اللہ تحقیق کرنی یا ہون اگر کتب تیری ادا ہی گئی تیری پاس تیری مول پر کہ میں خدا میں جنت لکی اور پیر اور لوگی اولاد پر اور انکی حساب اولونکی بلند پڑھنی یا لہی اور

کثیر کون فالخالد لله بل اکثرهم لا یعلمون صدق الله وبلغت رسده الله ثم وانما على ذلکم من الشاهدين
 اللهم صل على جميع الملائكة والرسولين واصحابك المؤمنين من اهل التصوف لانهم كانوا فيكم وكانوا في القران العظيم
 وانفتحت الآيات والذکر الحکیم ربنا نقبل مما انك انت التعميم العظیم وروى في **الفصل الاول** من فضل
 عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن
 وعلمه سراوه البخاري وروى في عثمان بن عفان من سى كه با فرمايارسول خداصلی الله علیه وسلم بن بهتر من سى در شخص سى كه سبها قرآن
 اور سبها ياد وسكونفل كه به بخارى ن و نمى جو كولى سبى قرآن جيسكه جن سى سبهنى كا اور سهاوسى وسكوده سب سى بهتر سى اور جن سبهنى سى
 مراد به سى كه احكام حقايق اور قوانين قرآن كى سبهنى و **وعن** عتبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم ونحن في الصفة فقال ايكم يحب ان يعدد وكل يوم الى بطحان او العقيق فياتي بنا قنين كوماون في حذر
 انهم ولا قطع لهم فقلنا يا رسول الله قلنا نحب ذلك قال فلا يعدد احدكم الى المسيح فيعلم اذ يقرا آيتين من كتاب الله
 خير له من ثمانين وثلاث خيرة من ثلث اربع خيرة من اربع ومن احدى من من الابل رواه مسلم
 اور روايت سى عتبة بن عامر سى كه با به شريف لاسى رسول خداصلی الله علیه وسلم اور هم تپى بهتر سى يوسى اور جيو تپى سايه دار كى پس فرما ياد كونا
 تم من سى دوست كه تا سى به كه جاوى هر روز طرف بطحان كى يا عقيق كى پس لاوسه دو او ششيان بر سى كومان كى بدون گناه
 كى اور بدون نوزنى تا سى عرض كيا بهنى بارسول الله صدم سب دست كه سى من به فرما ياد كيا بهنى با ايك تنها راطف سجد كى پس سبهاوسى يا
 بهتر سى دو آيتين كتاب الله سى بهتر سى واسطى او سكى دو او ششون سى وزير آيتين بهتر سى واسطى او سكى نين او ششون سى او چهار آيتين بهتر سى واسطى
 او سكى چهار او ششون سى او گنسى آيتونكى سوا سكى بهتر سى گنسى او ششونكى سى بهنى زياده چهار آيتونسى بهتر سى ياد او چهار او ششونسى شلاك يا نج فضل من يا نج
 او ششونسى اسطر ح بعد اسكى اور سهجلى نفل كى به سلم ن و او بهر جوتپى سايه دار كى ايك جيو ترا پنا سها سها سنى سجد كى او سون فقر اوها جوتپى
 بهتر سى نهايت عابد وز اهدا و بطحان ايك نام بهى ديسه نين و عقيق سى نام ايك جگه كه كا و كوس ديسه سى ان دونون جگهونين بازار لگتا سها اور اونث
 او سون كسى تپى او طرف و نونوكو كه بهت و دست كه سى من خصوصاً بر سى كومان كى پس حضرت بن سوال كور كه كى جنبت دلاى صحابه كو باقيات من
 اور فقرت دلاى فانبات سى پس كى كيا به بطون تمثيل كى در او نلى سچو سكى سى والا تمام دنيا كچه قدر نين كه سى مقابل من ايك سى به كى به ع و سكون
اى هريده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايكم يحب احدكم اذا رجع الى اهله ان يجعل فيه ثلث
 خلق اعظم سبحانه قلنا نعم قال قلت اياك يقرعون احدكم فى صلواته خير له من ثلث خلق اعظم سبحانه رواه
 اور روايت سى ابهر بر سى كه با فرما يارسول خداصلی الله علیه وسلم بن كيا دوست كه تا سى ايك تنها بار جوف كه بهتر سى طرف گه بهنى كى به كه ياد سى بنى
 كه من نين او ششيان حمل الى بر سى فرم عرض كيا بهنى كه ان فرما ياد نين آيتين كه بهتر سى وكو ايك تنها را سچ نماز بهنى كى بهتر سى واسطى او سكى نين او ششون
 حمل الیون بر سى سون سى نفل كى به سلم ن و **عنه** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هز بالقران ام
 الشقر الكرام البررة والذى يقرع القرآن ويتبعتم فيه وهو عليه شان له اجران متفق عليه اور روايت سى عائشه
 سى كه با فرما يارسول خداصلی الله علیه وسلم بن با فرم انكا سابه فرشتون كه بهنى و الو بزرگ نيكو كار كى اور وه شخص كه بهتر سى قرآن اور انكا سى او سون
 اور قرآن او سچر كل بو تا سى واسطى او سكى دو ثواب هوتى بهن نفل كى به بخارى اور سلم ن و ما بهر قرآن وه سى كه بسكون قرآن خوب ياد سكونكى

نہیں پڑھنی ہیں اور نہ دشوار ہو پڑھنا اور سہل اور مراد فرشتوں سے اور فرشتی ہیں کہ جو لوح محفوظی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہیں لکھی ہیں یا وہ فرشتی کہ اعمال
 بندوں کی لکھی ہیں پس فرمایا کہ ماہر ساتھ اولیٰ ہی یعنی دنیا میں اور کما سائل کتابی اور آخرت میں اولیٰ ہی منانل ہوگی کہ ہوگا اور عین فیض اولیٰ فرشتوں
 کا آورد و ثواب بن یعنی ایک ثواب پڑھنی کا آورد و سزا و ثواب شمت کا اس میں عفت دلانی ہی پڑھنی پر اور یہ معنی اسکی تہنیں ہیں کہ جو انک کہ پڑھتا
 وہ ثواب یا دہ پاتا تا ہی ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ حج جماعت ملائکہ مذکورین کی داخل ہوتا ہی حاصل رہے کہ ماہر تو بفضل ہے لیکن
 انک کہ پڑھتی والیکو ہی باعتبار شمت کی ایک طہر حکم فیضیت اور ثواب ثابت ہی فرع ہے **وَعَنْ ابْنِ عَسْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقْرَأُ بِهِ آتَاهُ اللَّهُ الْبَيْلَ وَالنَّاءَ الْكَمَالَ
سِرْحَانًا اللَّهُ مَا كَأَفْوَجُ مِنْهُ آتَاهُ اللَّهُ الْبَيْلَ وَالنَّاءَ الْكَمَالَ اور روایت ابن عمر کی کہ با فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص کو کسی
 کسی چیز میں شیک کہ یا خوب نہیں گردو شخصوگی حال پر ایک شخص کہ دیا او کو اس قدر قرآن ورد و شخص قیام کرتا ہی ساتھ اولیٰ اوقات رات کی تین
 اور اوقات دن کی تین یعنی غافل نہیں ہوتا مگر بعض وقت آورد و سزا و شخص کہ دیا او کو اس قدر فی مال زدہ خرچ کرتا ہی مال میں ہی اوقات رات کی تین
 اور اوقات دن کی تین نفس کی بہرہ بخاری اور علم ف کہ ماہر کی کہ حد و قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی ہی ہی کہ آرزو کر ہی زوال نعمت کی کسب ہی
 پس ہر حرام ہی یا اجماع ساتھ آیات واجادیت صحیحہ کی اور مجازی بہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھو آرزو کر ہی کہ میری پاس ہی ہو بغیر
 آرزو کر ہی زوال دسکی کی اوس ہی اسکو غبط کہتی ہیں یعنی رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا میں مباح ہی اور اگر ہو طاعت میں شح ہی یعنی شکر
 کسیکو سجد وغیرہ بتانی دیکھو آرزو کر ہی کہ اگر میری پاس ہیسا ہو تو میں ہی بناؤں خوب ہی ثواب پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث میں غبطہ ہی
 یعنی غبطہ اچا نہیں گرد و خصلتوں میں انتہی یعنی ان دین اور مانند انکی من جنانچہ ایسی کہ ہی نظرنی کہ یعنی نہیں لایں آرزو کرنی آدمی
 کو یہ کہ ہو واسطی اوس نعمت جیسکہ اور پاس ہی بگر یہ کہ جو نعمت ایسی کہ قرب الہی حاصل ہو سبب و سکی امتداد و قرآن اور تصدق کر سکی
 اور سوائی انگلی اور پہلا شیان انتہی اور دیا او کو قرآن یعنی یا دہی او کو قرآن جیسا کہ چاہی اور وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکی یعنی تلاوت
 کرتا ہی اوسکی اور یا کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام میں اور معانی میں یا عمل کرتا ہی فامر و نواہی اوسکی پر یا نماز میں پڑھتا
 ہی اوسکو **ع: وَعَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ**
مَثَلُ الْأَمْثَرِ جَاءَ رِيحًا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَمْثَرِ لَا رِيحَ لَهَا وَ
طَعْمُهَا لَحْوٌ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْخَيْلِ لَا يَسُورُ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مَرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّجُلِ نَزَّحًا طَيِّبٌ طَعْمُهَا مُرٌّ عَلَيْهِ وَفِي دِرَايَةِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَأَنَّ رَجُلًا وَ
الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَأَنَّ لَمْ تَرَ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ با فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حال سلمان کہ
 پڑھتا ہو قرآن مانند حال خرچ کی ہی کہ ہو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہی اور حال اوس موسیٰ کا کہ نہیں پڑھتا ہو قرآن مانند
 حال کجور کی ہی نہیں بوادوسین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہیں پڑھتا قرآن مانند حال اندازن کی پہل کی نہیں
 اوسین بواد مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کی کہ ہو اوسکی اچھی اور مزہ اوسکا تلخ نفل کی بہ
 بخاری اور سلم فی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ وہ سلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اور سہرا مانند خرچ کی ہی اور وہ موسیٰ کہ نہیں پڑھتا
 قرآن اور عمل کرتا ہی اور پڑھتا کجور کی ف مؤمن پڑھنی را الا قرآن کا مانند خرچ کی یوں ہو کہ خوش مزہ ہی سبب ثابت ہو ایمان کی اوسکی

دلہین اور خوشبو کہتا ہی کہ لوگ تو اب بان میں بسبب سخی فرادہ اور سبکی اور سبب ہی میں قرآن اور ہی اور **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُرَفِّعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کہ تخمین اللہ تعالیٰ بلند کرنا ہی ساتھ اس کتاب کی یعنی کلام اللہ
کی کتنی لوگوں کو ادا بہت کرنا ہی ساتھ اور سبکی کتنی لوگوں کو نفل کی بہتہ سلم ان ف یعنی جنی بڑا قرآن اور عمل کیا اور ہر اور سکا درجہ بلند کرنا ہی۔
اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں کہ دنیا میں اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عیش میں داخل کرنا ہی اور ن لوگوں کی کہ جہنم نام کیا ہی اور سخی قرآن نہ
بڑا اور نہ عمل کیا اور ہر اور سکا درجہ بہت کرنا ہی اور **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ السَّيِّدَ بْنَ خَضِرًا قَالَ لَنَا جَاهُو**
يُقَرَّبُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرَبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَفَرَّقَتْ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ
ثُمَّ فَرَّقَتْ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَتْ كَأَنَّ ابْنَهُ يَأْتِي قَرِينًا مِنْهَا فَانْشَقَّتْ أَنْ تَصِيبَهُ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَتْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَأَذَا
مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالَ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَشْرَعْنَا ابْنَ خَضِرًا قَرِينًا ابْنَ خَضِرًا قَرِينًا فَسَكَتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَطَّأ حَبِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِينًا فَانْصَرَفَتْ إِلَيْهِ وَرَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ فَأَذَا مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا
أَمْثَالَ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالُوا تَدْرِي مَا ذَلِكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَّتْ لِصَوْتِكَ وَكَوَقَرَتْ لَا كَصَوْتِ
ابْنِ ظُرِّ النَّاسِ إِلَيْهَا لَا تَتَوَادَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبَحَّارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوْزِ بَدَلٌ فَخَرَجَتْ
عَلَى صَيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہی ابی سعید خدری ہی کہ اسید بن خضیر نے کہا اور سوت کہ وہ یعنی میں بڑھتا ہمارا کہ
سورہ بقرہ اور گہوڑا اور سکا بند ہوا ہمارا نزدیک اسکی ناگاہ شوخی کی گہوڑی نی پس بڑھ گیا بڑھنی سی یعنی تاکہ وہ بھی کہ کہ سبب ہی شوخی کا ہر
گہوڑا ہی بڑھ گیا یعنی پس گمان کیا کہ یوں ہیں شوخی کرنا ہمارا بڑھنی گلی بڑھ جولا نی کی گہوڑی نی پس بڑھ گیا بڑھنی ہی پس بڑھ گیا گہوڑا بڑھنی گلی ہر
شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہ شوخی سی سبب ہی پس سوت کی بڑھنا اور ہمارا سید کا بڑھنی فریب گہوڑی کی اور ہا کہ پہنچا وی اور سکا بند
یعنی پس گیا اسید بڑھنی کی طرف تاکہ سہ کا وی گہوڑی کی پاس سی پس جب سر کا یا اور سکا اور ہا سزا سزا طرف آسمان کی پس ناگمان ایک چیز ہے
مانند ایر کی اوسین ہی مانند چراغوں کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پس خد صلی اللہ علیہ وسلم کی رو برد پس فرمایا حضرت نے بڑھنی گیا ہوا
اسی ابن خضیر کہ ابن خضیر نے ڈرامین یا رسول اللہ اس سی کہ کچل گہوڑا بڑھنی کو اور ہا گہوڑا بڑھنی کی نزدیک پس ہر میں طرف بھیجی کی اور او ہا یا
یعنی سر سزا طرف آسمان کی پس نہی ناگمان ایک چیز مانند اسکی اوسین مانند چراغوں کی پس نکلا میں یعنی اپنی گہری ہا ننگ کہ نہ دیکھا یعنی اسکی
یعنی چراغاً لگو فرمایا حضرت ان جانتا ہی تو کیا ہا یہ کہ کہ نہیں فرمایا یہ ہی فرشتی نزدیک ہوئی ہی واسطی آواز فرادہ تیر کی اگر بڑھتا ہا تو البتہ
صبح کرن فرشتی دیکھتی لوگ طرف اونکی پہنچتی اوسنی نفل کی یہ بخاری اور سلم نی اور لفظ بخاری میں در سلم میں بدل فخریت صیغہ تکلم کی یوں ہی
عرجت فی الجحیم جڑ گئی ہوا میں در میان آسمان وزمین کی ف گہوڑا شوخی کرنا ہا اور فرشتوں کی ڈری کہ اور تری ہی واسطی سستے
قرآن کی اور بڑھتا ہا ہا سبب چڑھ جانی فرشتوں کی آسمان پر حالت چہ ہی میں اور لفظ قرآن کی معنی ابن جریر ہی کہ ہمیشہ بڑھتا رہا وی
سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور گرد پیش آدمی زمانہ آئندہ میں ایسی حالت تو نہ چوڑا نا اسکو بلکہ بڑھتا ہا اور کہ طیبی نی کہ معنی
اسکی طلبی یاد کی بن زمان ماضی میں پس گویا کہ کہا کیوں نہ زیادہ کیا تو نی اور سلیمی کہا اسکی جواب میں شافقت آخر تک پس صاحب ترجمہ
نی ترجمہ اسکی ہوا فنی کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ایر کی وجہ تشبیہ کی بہت ہی کہ ملاکہ اثر و حام کرتی میں قرآن کی سے ہر ہا ننگ کہ ہوا میں

ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر اتدری ای آیه من کتاب الله معک اعظم قلت الله لا الله
 الا هو الحق القیوم قال فضرب بیدہ فی صدری وقال لہنک العلم یا ابا المنذر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی
 بن کعب سی کہ کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان ای ابو المنذر کہ گیت ہی آبی کہ کیا جانتا ہی تو کوئی آیت کتاب اللہ تعالیٰ سی ساتھ تیری
 بہت بڑی ہی کہتا ہی کہ اللہ اور رسول اور کائنات تیری فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کوئی آیت کتاب اللہ سی ساتھ تیری بہت بڑی ہی کہتا ہی
 اللہ الا ابو الحی القیوم یعنی ساری آیت الکرسی کہا ابی انی تو را حضرت ان اپنا اتہہ میری سینہ پر اور فرمایا جا ہی کہ خوشگوار ہو چکے تو علم ای ابو المنذر
 نقل کی یہی سلم فی اول یہی کہ کہا جاوی کہ سپرد کیا حضرت کی اول ازاد ادب کی اور جواب یاد دوسری بار واصلی پوچھی حضرت کی پس ہم
 کیا ادب و فرمان بردار کیو جبیکہ طرفہ ہی ابی کمال کا اور بعضون ان کہا کہ کشف ہوا اور دوسری بار علم اللہ کی طرفی یاد رسول و کسی سبب
 برکت تو فیض و رحمت ابی کی بیج جواب دینی سوال کی اور آیت الکرسی کو بہت بڑا اہلی کہا کہ اسین بیان تو حید اور تعظیم الہی اور ذکر انما حسنی اور
 صفات باری تعالیٰ کا ہی ہر وعکن ابی ہریرہ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحفظ
 زکوٰۃ رمضان فاتانی ات جعل یحشو من الطعام فاخذتہ وقلت لا رفعتک الی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ابی ہریرہ وعلی عیال وانی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت عنہ فاصبحت فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرہ ما فعل لیسیرک الباریۃ قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ
 وعیالہ فرجنتہ فخلیت بسینہ قال اما انہ قال لک ولسیعود تعرفت انہ سیعود لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہ سیعود فرصدتہ فجاء یحشو من الطعام فاخذتہ فقلت لا رفعتک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 دعنی فانی محتاج وعلی عیالہ اعوذ فرجنتہ فخلیت بسیدلہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا داروغہ کیا مجھ کو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گیا ان کرن یعنی جمع کرن زکوٰۃ رمضان کی یعنی صدقہ عبد الفطر کی تاکہ یہ جمع ہو سکے بانین حضرت فقر کو پس ان باہر
 پاس ایک شخص میں شروع کرن پھر انی غلامین بیچ لیکر بی بی اس در داس میں کہتا جاتا تھا پس پھر بی اسکو اور کہا ہی کہ البیہ بیچنا لگا میں
 مجھ کو طرف پیٹھ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی کہ تحقیق میں محتاج ہوں اور میری ذمہ ہر نفقہ عیال کا ہی اور مجھ کو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ
 ہی میری ذمہ کہا ابو ہریرہ ہی پس چوڑ دیا بی اسکو پس صحیح کی مینی پھر فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا
 قید ہی تیرا کہ رات گذری ہوں میں بنا کہا بی بی رسول اللہ شکایت کی اونی حاجت سخت کی اور عیال دار کی پس تم کہا بی بی او سپر میں چوڑ دیا بی بی اسکو
 فرمایا حضرت فی خبر دار ہو تحقیق اونی جہوت بولا اونی بی بی بیخ ظاہر کرن حاجت کی اور وہ پیرا لگا لگتی ہی پس ڈر تارا اوس ہی پس جانتا ہی کہ وہ پیر
 آویگا بسبب فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ کہ وہ پیرا آویگا پس منتظر رہیں اسکا پیرا یا لین یعنی لگا غلہ میں ہی پس پیرا ہی اسکو اور
 کہا بی بی کہ البیہ لیجا اور لگا میں مجھ کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی چوڑوی مجھ کو کہ میں محتاج ہوں اور میری ذمہ ہر نفقہ عیال کا ہی ہی
 نہ آویگا میں پس تم کہا بی بی او سپر میں چوڑوی مینی راہ او کی ف اسبار شاہ کہ تم کہا بسبب ہی او سیکل کہ پیر نہ آویگا والا ثابت ہو چکا تھا چوڑ
 اور سکا بیخ ظاہر کرن حاجت کی زبان غیر صادق کی ہر فاصبحت فقال ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا ابا ہریرہ ما فعل لیسیرک قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ وعیالہ فرجنتہ فخلیت بسیدلہ
 قال اما انہ قال لک ولسیعود فرصدتہ فجاء یحشو من الطعام فاخذتہ فقلت لا رفعتک الی

أَحَدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَلَا تَقْرَأْ وَلَا تَلْ مَا كُنْتَ
 تَقْرَأُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَازِلَكَ عِنْدَ خَيْرِ أُمَّةٍ تَقْرَأُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الْمَدِينِ بْنِ عَمْرٍو
 أَنَّ كَبِيرًا فَرَمَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ لِيُحَاوِلَ مَسَاحِدَ الْقُرْآنِ كَيْ يَرْوَهُ وَرَجَعَتْ بِيَسْتِ كِي وَرَجَعَتْ بِيَسْتِ كِي وَرَجَعَتْ بِيَسْتِ كِي وَرَجَعَتْ بِيَسْتِ كِي
 كَيْ يَرْوَهُ بِنَاتِهَا دُنْيَا مِينَ اِبْنِ حَقِيقٍ مَرِيضٍ لَمَّا رَوَى كَيْ خَرَابِتِ كِي كَيْ يَرْوَهُ كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو
 وَهْ كَيْ هَيْشَمَةُ تَلَاوَتِ كَيْ تَارِيهِ قُرْآنِ كِي اَوْ عَمَلِ كَيْ تَارِيهِ اَوْ سِرِّهِ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 رَوَايَتِ مِينَ اِيَابِ كِي كَيْ جُو كَيْ كِي كَيْ قُرْآنِ كِي اَوْ عَمَلِ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 اِيَابِ قُرْآنِ كِي مِينَ اِبْنِ كَيْ تَامِ كَيْ قُرْآنِ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 اَوْ رَسُو اِيَا كِي اَوْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ كَيْ يَرْوَهُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اَوْ رَوَايَتِ هِي اِبْنِ عَبَّاسٍ هِي كَيْ كَيْ فَرَمَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ تَوَادُّو كَيْ تَوَادُّو
 نَبِيْنِ وَكِي اَوْ لَيْسَ كَيْ قُرْآنِ هِي اَمَّا كَيْ وَبِرَانِ كِي هِي نَفْسِ كِي هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ
 كَيْ هِي قُرْآنِ نَهْ جَانَتَا هُو اَوْ رَنَه اِيَامَانِ كَيْ هِي تَامِ هُو اَوْ سِرِّ اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ نَهْ كَيْ هِي تَامِ هُو اَوْ سِرِّ اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ
 هِي كَيْ هِي تَامِ هُو اَوْ سِرِّ اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ نَهْ كَيْ هِي تَامِ هُو اَوْ سِرِّ اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ هُو اَوْ رَا اِيَامَانِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسَّ عُنُقِي
 اَعْطَيْتُهُ اَوْضَلَ مَا اَعْطَيْتِ السَّائِلِينَ وَفَضَلَ كَلَامِي عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِي شُعْبَةِ اِيَامَانِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَغَرِيبٌ اَوْ رَوَايَتِ هِي اِبْنِ حَسِيدٍ هِي كَيْ كَيْ فَرَمَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَرَمَا نَاهِي بِرُوْدِ كَارِبَا بَرَكَتِ اَوْ رُوْدِ كَارِبَا بَرَكَتِ اَوْ رُوْدِ كَارِبَا بَرَكَتِ اَوْ رُوْدِ كَارِبَا بَرَكَتِ اَوْ رُوْدِ كَارِبَا بَرَكَتِ
 اَمَّا كَيْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ هِي كَيْ اَوْ رَوَايَتِ هِي اِبْنِ حَسِيدٍ هِي كَيْ اَوْ رَوَايَتِ هِي اِبْنِ حَسِيدٍ هِي كَيْ اَوْ رَوَايَتِ هِي اِبْنِ حَسِيدٍ هِي كَيْ
 غَيْرِ اَوْ كَيْ نَفْسِ كِي هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ كَيْ هِي تَرْوَهُ
 جُو كُو لِي شَغُو لِي هِي اِيَا كَرْنِ قُرْآنِ كِي مِينَ اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي
 كَيْ هُو اِي كَلَامِ اَلْمَدَنِي مِينَ اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي
 لَيْسَ اِيُونِ نَهْ كَيْ اَوْ اَكْتَفَا كَيْ سَابَهْ ذَكْرُنِ اَمَّا كَيْ اَوْ اَكْتَفَا كَيْ سَابَهْ ذَكْرُنِ اَمَّا كَيْ اَوْ اَكْتَفَا كَيْ سَابَهْ ذَكْرُنِ اَمَّا كَيْ اَوْ اَكْتَفَا كَيْ سَابَهْ ذَكْرُنِ
 اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي اَوْ رَجَانَتِي
 وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ
 بِمِثْرِ امْتِنَانِ اَوَّلُ الْحَرْفِ اَلْكَافُ وَثَلَاثُ حُرُوفٍ وَهِيَ حَرْفُ رَمِيمٍ حَرْفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فَحَسْبُكُمْ عَمْرُؤُا اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے
 ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں ہی اپنے اعلیٰ و سلیٰ عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دوس نیکی کی یعنی ہر حرف ہر دوس نیکیاں کہ جاتی ہیں
 کہتا ہیں کہ سارا الم ایک حرف ہی البتہ ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور تہم ایک حرف یعنی الم کہ جاتی ہیں تیس نیکیاں کہ جاتی ہیں نفل کی
 یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی یا معتبر سندک **وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَحْوَرِ قَالَ قَرَأْتُ فِي السَّبْحِ**
قَالَ النَّاسُ كَحُوضٍ فِي الْأَكَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ وَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُمْ قَالُوا مَا لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قِتْنَةٌ قُلْتُمْ مَا الْخَرْجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا أَقْبَلَكُمْ وَخَبْرُ مَا
بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَارِ قِصْمَةَ اللَّهُ وَمَنْ اتَّبَعِيَ الْهُدَى فِي عَمْرٍاهُ أَصَلَهُ اللَّهُ وَ
هُوَ حَيْلُ اللَّهِ الْمُنْتَبِزُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَسِنَّةُ
وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْفَعُنِي سِجَائِي هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْحِجْرُ إِذَا سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالَ
إِنَّا سَمِعْنَا فَرَاتًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرَّشَدِ فَأَمَاتَنَاهُ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَحْرَمَ وَمَنْ
حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالذَّارِقِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ اِسْنَادُهُ جَهْلُومٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہی عمارت
 اعجازی کا ہی کہا کہ گذارین مسجد میں یعنی سجد کو فیہ میں لوگوں پر کہ میٹھی ہی پس ناگبان لوگ مشغول تھے بیچ باتوں بیضاؤں کی یعنی قصوں وغیرہ میں
 اور چہرہ زردی تھی تلاوت قرآن وغیرہ بہر گیا میں حضرت عائشہ کی پاس پس خبر دی تھی اور کو پس فرمایا حضرت علی بن کیا تحقیق کی اور ہونے ہی بہ بات
 یعنی چہرہ زردی اور ہونے ہی قرآن اور مشغول ہوئی بیضاؤں کو تو نہیں کہا یعنی کہاں فرمایا حضرت علی بن خبر دہا جو تحقیق سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہی مانی تھی خبر دہا جو تحقیق ہوگا قسہ یعنی خلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور یہی مذہب نکال لیں کہا یعنی کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ
 فرمایا کتاب اللہ یعنی طوخراسی کا اوس ہی عمل کرنا ہی کتاب اللہ ہر دوسین خبر ہی پہلوں تہا سبکی یعنی اکل امتوں کی خبریں اور خبر ہی اور کچھ کہ چہی تہا سبکی
 ہی یعنی غلامتین قیامت کی اور احوال قیامت کی اور دوسین حکم ہی اور سچہ کہ واقع ہی در میان تہا سبکی یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور
 حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپسکی وہ فرق کرنے والا ہی در میان حق و باطل کی نہیں بیہودہ جس منکر نے چہرہ قرآن کو
 ہلاک کر لیا اور سکو اللہ اور جس نے جو مذہب ہی ہدایت اوسکی خبر میں یعنی کتابوں میں و معلوم ہون کہ نہیں نکال گئی قرآن سے اور نہ موافق ہون ساتھ و سلی
 کہ اور کربا اور سکو اللہ اور وہ سنی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الہی کا اور وہ مذکور با حکمت اور وہ راہی سیدی اور وہ ایسا ہی
 کہ نہیں کج ہونے سبب تبلیع اوسکی خود نشین جن سے طرف باطل کی اور نہیں ٹھین ساتھ و سلی زبانوں اور نہیں سیر ہوتی اوس سے ظلم اور نہیں
 پڑانا ہوتا سبب کثرت مزاولت کی اور نہیں تمام ہرے عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ وقت کیا جنوں ہی اور وقت کہنا اوسکو ہوتا تھا کہ تحقیق یعنی
 سنا قرآن عجب اہ بنا تا ہی طرف ہدایت کی پہل ایمان لائی ہم ساتھ و سلی جس ہی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جس ہی عمل کیا ساتھ و سلی ثواب
 دیا جانا و لیا اور جس ہی حکم کیا ساتھ و سلی یعنی در میان لوگوں کی انصاف کیا اور جس ہی بلا یعنی خلق کو طرف و سلی یعنی طرف ایمان ہی اور عمل کرنے کی
 اور سہ راہ و کہا یا کیا طرف سیدی راہ کی نفل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی صحیح ہی اور عمارت میں گفتگو کہ
 ہی یعنی وہ چہرہ تہا ہی جس منکر نے چہرہ قرآن کو تہا ہی ایمان نہ لایا اور سہ راہ و سلی عمل کیا اور سہ راہ ہلاک کر لیا اور سکو یا تو لیا کہ گردن اوسکی اصل تہا

قسم کی معنی میں تو قرنی اور بعد از نبی پس معنی بہترین کہ قطع کر لیگا اور سکوا اسکا دور دور کر دیا جسے اپنی نئی جملات اور سکی کہ عمل کر سی قرآن پر اور سکوا
 پہنچا ویلا اسکا تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طبعی ان کہ جسے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک بات پر ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمی کہ واجب ہے عمل کرنا اور ہر
 بات ترک کی قرآنہ اسکی ازادہ کتبہ کر کا فر ہو جانا ہی اور جسے چھوڑا پڑھنا قرآن کا سبب بچ کر گیا اسلئے صنعت کی باوجود اعتقاد و تعظیم و سبکی پس نہیں گناہ
 اور پڑھ کر پڑھ کر جو ہم سے نواب سنی اور نہیں کہ ہمیں بسبب تیل اور سبکی خود آئین یعنی جو کوئی اتیل کر سی اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی ہی اور اگر کوئی کہی
 کہ اہل برکت یعنی رونق و فخر و غیرہ ہا ہی تو دلیل پڑھنی ہر کلام اسدی وہ کہاں محفوظ ظہر میں بلکہ گمراہ میں جو اب یہ کہ سبب دیکھی گمراہی کا یہ ہے
 کہ وہ کامل دلیل نہیں پڑھنی تیل سبکی کہ چھوڑ دین اور نہوں ان حدیثیں حضرت کی کہ جنسی معتقد کلام اسکا معلوم ہونا ہی اور تقلید کی اور ہونے اور کئی
 کہ جو کامل ہی کلام اسدی سمجھنی میں یعنی صحابہ و غیرہ ہمہ رخصتیں پچانا اور نہوں ان قرآن کو حق پہچانی کا اسلی کہا ہی جنید رح نے کہ جو کوئی نہ یاد کر سی
 قرآن اور نہ سبکی حدیث مذہب و سبکی کہ جو وی اسکی اور جو کوئی نہ چل ہو ا طریقہ ہماری میں غیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جبل پڑھس وہ سخرہ ہی
 کا اسلی کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب سنت کی والدہ علم اور کہا طبعی ان کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں قادر ہوتی اہل ہوا یعنی متبع او پیر تیل و
 تعمیر و کج کر نی اسلی اس صورت میں بے تقدیر کی ہی ہی اور نہیں ہمتیں ساتھ و سکی زبان میں یعنی اور عبارت اسکی مانند نہیں ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت
 اسکی اس مراد یہ ہے کہ قرآن دشوار نہیں ہی مومنوں کی زبانوں پر اگرچہ عربی نہیں بسبب شہ ہوتی دلوئی اور نہ تلاوت اسکی جیسا کہ فرمایا اسکا
 ان و لقد یسرنا القرآن للذکرہ اور نہیں سیر ہوتی اوس ہی علم یعنی نہیں حاصل کر سکتی کہ نہ اسکی علم اسکا پڑھنے میں طلب و سکی ہی مانند نہیں
 رہتی اور شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہا ہی بلکہ جب مطلع ہوتی ہر ایک چیز برحقان اسکی سے مشتاق ہوتی ہر ایک چیز کی زیادہ اول ہی اور نہیں
 پڑا ہوتا یعنی نہیں جاتی لذت قرأت اسکی اور سنی اذکار و اخبار اسکی بار بار پڑھتی ہی بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اسکو زیادہ پاتا ہی جملات
 بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ نہ سمجھی معنی اسکی اور عن معاذ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
 القرآن وعمل بما فیہ النیس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت اللہ لولا انہ
 فیکم فطاطمکم بالذی عجل یہذا رواہ احمد و ابوداؤد اور روایت ہی معاذ جہنی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم من
 قرأ فی شخص پڑھی قرآن و عمل کر سی ساتھ و بخیر کی کہ اوس میں ہی پہنای جاوینگے ماہاب و سکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی و سکی بہت چچی ہوگی
 روشنی آفتاب کسی بیج گہروں دنیا کی اگر ہوا آفتاب ندر گہروں تبار کی پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کے عمل کیا ساتھ قرآن کی نقل کی
 پہلے سہارا اور بوداؤنی ف پڑھی قرآن یعنی خوب طرح پڑھی اسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کر سی اسکو اور اگر ہوا آفتاب یعنی بالفرض و التقدر یہ تبار
 گہروں میں سمین مبالغہ ہی بیج روشنی کی کہ آفتاب وجود اس روشنی کی اگر اند گہروں و کئی ہو تو روشنی اسکی زیادہ معلوم ہوگی نسبت اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور
 اخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جیل و سکی ماہاب کی یہ قدر ہوگی و سکی سبب ہی تو اسکا کیا کچھ درجہ ہوگا اور عن عقبہ بن عامر قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو جعل القرآن فی اہاب ثم انفی فی النار ما اخترت
 رواہ الدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ کہا سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمائی تھی اگر گردانا جاوی قرآن پڑھی میں
 پیر زالا جاوی آگ میں یعنی بالفرض التقدر تو نہ جلی نقل کی پیرامی فی ف بعضوں کہا ہی کہ پیر پیر قرآن کا حضرت کی زمان میں تھا یعنی پیر پیر
 اور دنیا کی اسکی زمان میں ہوتی تھی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھی و عمل کر سی اوس پر تو روز کی آگ میں نہیں چائیکا پس مراد
 پیرامی پرست و بدن آدمی کا ہی ہوا و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فاستقم

وہ سبکی حدیث مذہب و سبکی کہ جو وی اسکی اور جو کوئی نہ چل ہو ا طریقہ ہماری میں غیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جبل پڑھس وہ سخرہ ہی

فاجل جلد له وحرم حرامه كدخله الله اجته وسقعه في عشيرة من اهل بيته كلهم قد رجحت له الذكارة انا
والترمذي وابن ماجه والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب وحفص بن سليمان الرازي ليس هو بالقرى يصعب في الحديث
اور روایت ہی حسنت علی بن موسی کہ کہا جس شخص نے کربڑہ قرآن پیر یاد کیا اور سکو اور حلال بنا حلال و سکیو اور حرام بنا حرام او سکیو جو دخل کر لگا
او سکا اور حدیثت میں یعنی اول باب میں درجول کریگا او سکی شفاعت بیچ حق و دل شخصوں کی گہر والوں و سکی کسی سب ایسی ہی ہونگی کہ وہ جب تک
و اسٹی و دلی آگ یعنی فاسق اور لائق روزگاری جو گنہگار کی بیہ امید اور تیرندی اور ہر بنا جاوے اور کسی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی
اور حفص بن سلیمان راوی نہیں تو میں ضعیف کیا جانا ہی حدیث میں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَأَبِي بَنْ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ ثُمَّ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَكَانَ فِي الْإِنجِيلِ وَكَانَ فِي الزَّبُورِ وَكَانَ فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَأَمَّا سَبْعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ
الَّذِي أُخْطِئَتْهُ سِرْوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ مَا أَنْزَلْتُ وَكَمْ بَدَأْتُ كُرْأِي بَنْ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کے سطر خسی پڑھتی ہو
شم یعنی کیا پڑھتی ہو نماز میں پس ہی سورہ فاتحہ پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی و سنا کہ کہ جان میری و سکی انہیں ہی نہیں
اور ترمذی گئی تو ترمذی نے درجہ انجیل میں اور درجہ پورین اور درجہ قرآن میں کوئی سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتیں ہیں مگر پڑھ ہی جاتی ہیں
اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہو نہیں و نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول انزلت ہی اور نہیں کر کیا ابی بن کعب اور کہا ترمذی نے بہ حدیث
حسن صحیح ہی **وَمَنْ تَحَمَّنَ مِثْلَانِ أَوْ قُرْآنِ عَظِيمٍ كَمَنْ نَفَسَ مِنْ هَبِّ عَجَلٍ** **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرَأُوهُ فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لَمِنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ مَحْسُومٍ مِسْكًا لِقَوْمٍ
كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَ قُرْآنًا فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ أَوْ كِي عَلَى مِصْبَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَأَبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکو قرآن پیر پڑھو اور سکو پس تحقیق حال فرما
و اسٹی و س شخص کی کہ سیکھتا ہی پیر پڑھتا ہی اور پڑھتا ہی یا عمل کرتا ہی اور پیراریت کو قیام کرتا ہی ساتھ اسکی مانند حال میں بہی ہومی کی
مشاک کی کہ پڑھتی ہی ہوا اسکی تمام مکانوں اور حال و س شخص کا کہ سیکھا او سکو اور سورہ اور غافل ہو اقرآہ اور قیام ہی یا عمل کیا اور کلام اللہ اسکی
دل میں مانند حال میں کی ہی کہ باندھی گئی مشاک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فَسَيَكُونُ قُرْآنٌ سَمِيًّا لِقَوْمٍ سَمِيًّا** اور سکی کہا
ابو محمد جوینی نے کہ سیکھا اور سیکھا ناقراں کا فرض کفایہ تھی اور فرض عین ہی سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جس قدر پڑھنا فرض ہی نماز میں اور کہا ابو
نہ کہ شمول ہونا یا ذکر کرنا نہیں کہ زیادہ ہی فاتحہ ہی فضل ہی نماز نقل ہی اسلی کہ وہ فرض کفایہ ہی و فرضی و رہا ہی بعض مباحزین ان اسپر کہ شمول
ہونا ساتھ خط قرآن کی افضل ہی شمول ہونی و علوین کہ جو فرض کفایہ ہیں فرض عین ہی فرض عین کم و مکمل نہیں یا ذکر قرآن کا اور مانند حال میں
بہری ہومی کی ایخ یعنی سینہ قاری کا مانند تیل کی ہی اور قرآن و عین مانند مشک کی پس جب وہ پڑھتا پڑھتی ہی برکت اسکی گہر اسکی میں درستی الود
کو اور اخیر جملہ کا بہ طبع کہ جسکی سبکا قرآن ورنہ پڑھنا نہ پڑھتی برکت اسکی نہ او سکو اور نہ اور کو پس ہوا مانند مشک کی تیل کی کہ سر او سکا بنا ہوا ہی نہیں
پڑھتی خوش پڑھ سکی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْيَوْمِ الْمُصْبِرِ**
وَأَيُّهُ الْكُرْسِيُّ حِينَ يُصْبِرُ حَفِظَ بِهَا حَتَّى يَمُوتَ وَمَنْ قَرَأَ بِهَا خَيْرٌ يُصْبِرُ حَفِظَ بِهَا حَتَّى يَمُوتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

وقال الترمذي في هذا حديث عدي وروایت ہی ایہ بہرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑھی تم کہ او کو سورہ
مومن کہی میں ایہ المصیر تک اور ایہ اگر کسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی سیدے کت ایک کی یعنی سبکات و بیات ظاہر و باطن کہی شام تک اور
جو پڑھی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی سیدے کت ایک کی صبح تک نفل کی بہتر تندی اور اسی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریب ہی
ایہ المصیر تک یہ مذکور ہوں ہی تم ترمذی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے علیہم غافر الذنب وقابل التوب شدید العاصی فی القول لا الہ الا انت الہ العزیز
وَعَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَالْقُرْآنَ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتِنَ حَتَّمْ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَكَاتَمْنَا فِي ذِكْرِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فِي قُرْآنِ الشَّيْطَانِ
رواہ الترمذی واکھاری و قال الترمذی هذا حديث عدي وروایت ہی انمان بن شیری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی کہی کتاب یعنی حکم کیا فرستو تو گویا کہی قرآن کی لوح محفوظ میں پہلے پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور پھر ابریس
اور زمین و اس کتاب میں ہی دو آیتیں کہ تم کیا سابتہ و کی سورہ بقرہ کو یعنی آسمان رسول ہی آخر تک و جس مکان میں پڑھی جاوے زمین
تین آیت تک نہیں تروکتا تا اسکی شیطان نفل کی بہتر تندی اور اسی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریب ہی و عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكُتُوبِ عَصَمَ مِنْ فِتْنَةِ الرَّجَالِ
رواہ الترمذی و فاذا هذا حديث حسن وروایت ہی ابی دردا ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑھی تین آیتیں اول
سورہ کہف کی چھ یا چار یا دو یا ایک حدیث میں ایک حدیث ابودرداء سے
گدھی کہ جو کوئی یا دوسری دس آیتیں اول سورہ کہف کی چھ یا چار یا دو یا ایک حدیث میں ایک حدیث ابودرداء سے
کی بہرہ ہی ہو سکتی ہی کہ اول آیتوں کی یا دوسری جید خاصیت تشریح ہونی ہو بعد از ان از او وسعت نفل کی تین آیتوں کی پڑھنی کی بہرہ خاصیت
پڑھی ہوا اللہ علم وح و عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ
لَيْسَ وَمَنْ قَرَأَ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَائَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وروایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑھی قرآن کا دس بار نفل کی بہتر تندی اور
داری فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہی و دل قرآن کا یعنی خلاصہ و کائنات ہی ایسی کہ احوال قیامت کی و در در وقتا صلواتہ و قرآن کی
ایمن کو زمین ہر و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالْقُرْآنَ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتِنَ حَتَّمْ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَكَاتَمْنَا فِي ذِكْرِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فِي قُرْآنِ الشَّيْطَانِ
وَعَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَالْقُرْآنَ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتِنَ حَتَّمْ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَكَاتَمْنَا فِي ذِكْرِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فِي قُرْآنِ الشَّيْطَانِ
رواہ الترمذی واکھاری و قال الترمذی هذا حديث عدي وروایت ہی انمان بن شیری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی پڑھی سورہ اول پہلے پیدا کرنی آسمان زمین کی پھر ابریس پس جبکہ سافر شتون فی قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا
خوشحالی ہی و اسکی اول دست کی کہ او تارا چارو لگا بہ قرآن یعنی بہرہ دونوں سو زمین و سپر اور خوشحالی ہی و اسکی اول دن و دنوں کی کہ او تارا چارو لگا بہ
یعنی یا دوسری اول دست کی کہ او تارا چارو لگا بہ قرآن یعنی بہرہ دونوں سو زمین و سپر اور خوشحالی ہی و اسکی اول دن و دنوں کی کہ او تارا چارو لگا بہ
سو زمین اور بیان کیا تو اب تلاوت اول کا یا چھ یا دو یا ایک انکی اور کہا ابن جریر کہ حکم کیا بعضی فرستو تو

الملك بما نساك كرتام كيا، سكو به آيا نيكو كرتو الا فكم كانبى صلي الله عليه وسلم كبا س بس خبروى حضرت كويس فرما يا حضرت نبى صلي الله عليه وسلم ان ك سورة
لكسح كرتو ال هى وده نجات وقيى طولى هى نجات وقيى هى بيزه جنى واليكو الملك عذاب سى نفل كى به ترمذى نى اور كبا به حديث غريب هى **ف**
سنا خبره كرتو ال بن اوى مرود ك سورة ملك بيش هوى نيندين باجانن من اور ظاهرتو به هى آدوخ كرتو ال هى لعنى بجان نى عذاب بترى
يا كبا هونى جو ك سبب بين عذاب قبر كى يا بجان هى ابى قارى كواس سى كه پونجى او سكوخ حشر من مع **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَتَبْرُكُ الَّذِي يَبْدُوهُ الْمَلِكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ فِي شَرْحِ الْمُنْتَهَى عَرَبِيًّا اور روايه اجابرى كه كرتو ال هى صلي الله عليه وسلم هى بسون بيا
كه بيشى الترتيل السجده اور تبارك الذى بيه الملك نفل كى به احمد اور ترمذى اور دارمى نى اور كبا ترمذى نى كه به حديث صحيح هى اور سطر حسى كبا هى بسنه
نى شرح السنه من كه به حديث صحيح هى ورسوخ هى كه به غريب هى **ف** غريب هونسانى صحيح هونيكى نيهن اسلى كه غريب كه هى هونى هى صحيح
ت: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعَدَّى ثَلَاثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ تَعَدَّى رُبْعَ الْقُرْآنِ سَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روايت هى ابن عباس سى اور انس بن مالك سى كه بادولون نى كه فرما بارسول خدا صلي الله عليه وسلم نى سورة اذا نزلت برابر هى آدهى قران
كى و نفل هوى الله صبر برابر هى تهنانى قران كى و نفل بايبا لكافرون بيا بر هى چوتهانى قران كى نفل كى به ترمذى نى **ف** قران من بيان سنا
وسعاد كا هى اور اذا نزلت من بيان معاد كا خوب هى سلى برابر آدهى قران كى هونى اور وجه هونى نفل جواسعدا كى برابر تهنانى قران كى اول
مسلم هونيكى آده نفل برابر چوتهانى قران كى اسلى هى كه قران من بيان توحيد اور نبوت اور احكام اور قصص كا هى اور اس سورة من بيان توحيد
كا خوب هى والله علم **ح: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُضْمَرُ**
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَكُلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيتِي وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا
وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيتِي كَانَ بِنَتَائِكَ الْمُنَزَّلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
اور روايت هى معقل بن يسار سى كه نفل كى نى صلي الله عليه وسلم سى كه فرما يا جوشس كه كه هى وقت صبح كى تين بار نهاده بكونا هونين ساهه الله كى كه نفل
جاشنى والا هى شيطان الذى هونى سى به هى تين آيتون خيره سورة شمر كى لعنى هواسعدا الذى لا اله الا هو سى آخر سورة نك تعين كرتا الله تعالى
او سلى ستر ستر از فرشتى ونا كرتى بول و سلى سى لعنى توفيق شمر كى اور دفع شمر كى اور شش انگنى بول و سلى گنا هونيكى سى مهاب اور كرمى او سدهون مهاب
شهيد اور جوشس به هى اس خود و آيه كو وقت شام كى هونابى ساهه اسى نمرته كى لعنى جو كذا كرتو نفل كى به ترمذى اور دارمى نى اور كبا ترمذى
به به حديث غريب هى **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَاتِي مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**
عَشْرَةَ كُتُوبٍ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ خَمْسِينَ مَرَّةً
وَأَكْرَمُ بَيْتٍ كَذَا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ اور روايت هى انس سى نفل كى نى صلي الله عليه وسلم سى فرما يا جوشس كه به هى
هر روز و سوبار نفل هواسعدا و ده كرتى جانن هونى اس سى لعنى و سلى باعانا ستر سى گناه بچاس سى كى كه به كه هواسعدا و ستر سى نفل كى به ترمذى
اور دارمى نى اور يك روايت من بچاس اربعينى بلى دوسو بار كى او نيهن كرتا الا ان يكون عليه من **ف** كه به كه هواسعدا و ستر سى نفل كى

وقت شام کی تین بار کفایت کرے گی جیسا کہ تیسری یعنی دفع کرے گی برافق و بلا کفر کی بہتر تندی اور بودا و اودا و رسائی فی و عن حقیقہ بن
 عامر قال قلت یا رسول اللہ اقرء سورۃ ہود اوسورۃ یوسف قال ان تقرأ شیتا ایتکم عند اللہ من قول اعراب
 القاریۃ احمدا و الشائقی و اللادری اور روایت ہے جعبہ بن ثمر کی کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ ہود و یوسف یعنی بتصدیق و بکبر و بڑی
 دفع برائی کی فرمایا بزرگترین پڑھ کر کہ یہ بہت بوری ترویکہ لے کر قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہ ہے حمد و رسائی اور درامی فی ف بہت
 بوری یعنی بیع مقدمہ بنا و بکبر کی و شای دفع برائی وغیرہ کی اس سورہ کی برابر کوئی سورہ کامل تر نہیں ہے سب سے زیادہ کامل ہی کہ اس میں
 بر مخلوق کی برائی ہی ہوتا ہے ہاں ہی قل اعوذ برب الفلق میں مخلوق اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دونوں سورہ میں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل
 اعوذ برب الناس کی برابر کوئی سورہ مقدمہ بنا و بکبر میں کامل تر نہیں اور کہا ابن ملک نے کہ مراد نسبت دلانی ہی ہوتا ہے بکبر فی ہر سہا تہا ان
 دونوں سورہ تو کی تہی حاصل ان دونوں کی قول کا یہ ہے کہ ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سبھی گئی قرینی ہی ہوا ہے مولانا الفصل
 الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابو القرآن و اتبعوا عراہیہ
 و عراہیہ قرآنہ و حدیثہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ہے قرآن کی اور ہر وہی
 کہ عراہب و سبکی اور عراہب و سکی فرائض اور سبکی ہر ان و حدیث اور سبکی فرائض سے ماسوا تہن یعنی جن چیزوں کی کہ سبکی فرمایا اور مراد
 سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کی کہ تہی منع فرمایا ہے و عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قرءوا القرآن
 فی الصلوۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ و قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسمیۃ و التکبیر و
 التسمیۃ افضل من الصدقۃ و الصدقۃ افضل من الصوم و الصوم افضل من التکبیر اور روایت ہے عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز میں بہتر ہے پڑھنا قرآن کی غیر نماز میں یا دو قرات
 رکعتا ہی تسبیح و کبیر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا بیت ثواب کبیر سے اور روزہ و ہال ہی لگ و در شکل سے تہا
 جزا و کبیر ہی اور کبیر ہی اور میں پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنا ہی اس سے اور نماز میں کہ بیہ کہ ہے اور تسبیح و کبیر سے یعنی اور اور ذکر کردن اور
 و عاوان سے ہی ہی افضل ہی سبلی کہ قرآن حکام الہی ہی اور او میں حکام او سکی ہیں اور تسبیح یعنی آواز کا بہت ثواب کہ ہے ہیں لہذا ہی ہی مشہور
 بہر ہی کہ عبادت مستدی کہ تہا او سکا غیر کہ پہنچے افضل ہی عبادت لازم سے کہ تہا او سکا کہ تہا الہی کو پہنچے لیکن یہ حکم مخصوص ہے ہر جزا کے کہ تہا
 ذکر او سے ہی سستی ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہی طرح کرنی چاہندی ہے رسول کی ہی خدا تہا
 اور بہتر و بنا افضل ہی روزی ہی یعنی نقل روزی سبلی کہ تہا او سکا مستدی ہی یعنی غیر کہ پہنچتا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بہتر ہے آدم کا دل
 صحتی ثواب ہونا ہی مگر روزہ میرے ہی ہی ہی اور میں جزا و ذکر او سکی ہیں سبلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزی اور دوسری معلوم
 ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے تطہیر نہیں ہون دی گئی ہی کہ فضیلت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ مستدی ہی اور روزہ
 باعتبار اسکی کہ روزہ در صحت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ بارہتا ہی کہا ہے میں وغیرہ سے مع و عن عثمان بن عبد اللہ بن
 اوس الثقفی عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف کف
 لہ من حجۃ و قراءۃ فی المصحف و تضعف علی ذلک الی الفی در روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی کہ اپنی دادا
 سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کہ حج غیر صحت کی یعنی یا پڑھنا ہزار و حج اور ثواب

اور کبیر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا بیت ثواب کبیر سے اور روزہ و ہال ہی لگ و در شکل سے تہا جزا و کبیر ہی اور کبیر ہی اور میں پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنا ہی اس سے اور نماز میں کہ بیہ کہ ہے اور تسبیح و کبیر سے یعنی اور اور ذکر کردن اور و عاوان سے ہی ہی افضل ہی سبلی کہ قرآن حکام الہی ہی اور او میں حکام او سکی ہیں اور تسبیح یعنی آواز کا بہت ثواب کہ ہے ہیں لہذا ہی ہی مشہور بہر ہی کہ عبادت مستدی کہ تہا او سکا غیر کہ پہنچے افضل ہی عبادت لازم سے کہ تہا او سکا کہ تہا الہی کو پہنچے لیکن یہ حکم مخصوص ہے ہر جزا کے کہ تہا ذکر او سے ہی سستی ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہی طرح کرنی چاہندی ہے رسول کی ہی خدا تہا اور بہتر و بنا افضل ہی روزی ہی یعنی نقل روزی سبلی کہ تہا او سکا مستدی ہی یعنی غیر کہ پہنچتا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بہتر ہے آدم کا دل صحتی ثواب ہونا ہی مگر روزہ میرے ہی ہی ہی اور میں جزا و ذکر او سکی ہیں سبلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزی اور دوسری معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے تطہیر نہیں ہون دی گئی ہی کہ فضیلت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ مستدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ در صحت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ بارہتا ہی کہا ہے میں وغیرہ سے مع و عن عثمان بن عبد اللہ بن اوس الثقفی عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف کف لہ من حجۃ و قراءۃ فی المصحف و تضعف علی ذلک الی الفی در روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی کہ اپنی دادا سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کہ حج غیر صحت کی یعنی یا پڑھنا ہزار و حج اور ثواب

رات میں کہا جاتا ہے اسٹی اسکی نواب قیام رات کا یعنی بیچد کاف آخر آل عمران بنی ان فی خلق السموات والارض ہی آخر سورہ بک آورد
رات میں یعنی اول است میں یا آخر رات میں و ثابت ہوا ہی پڑھنا اسکا حضرت ہی بعد جائی کی تجد کی ہی پہلی وضو وغیرہ کی ہے **وَعَنْ**
مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ وَرَأَتْهَا النَّارُ حَتَّى اور روایت ہی
مکحول ہی کہ کہا جو شخص سورہ آل عمران دن جمعہ کی دعا کرتی ہیں اور سہ ظہار کرتی ہیں اسکی ہی فرشتی رات تک نفل کین بہتہ دونوں حسین
دارمی **نِي وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرَانَ مَرَسُومًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِالْيَتِيمِ**
أَعْطَيْتُهَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَوةٌ وَقَرَّ بَانَ وَدَعَا رَأَوْهُ الدَّارِمِيُّ مَرَسُومًا
اور روایت ہی جبرین نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ختم کی سورہ بقرہ ساتھ دو آیتوں یعنی آسن الرسول ہی آخر
تک یا گیا میں وہ دو آیتیں گنج اسکی ہی کہچی عرش کی ہی پس سیکھو ونگوا اور سکھلاؤ اور نگوا ہی عورتوں کو سیکھی کہ وہ آیتیں جنت میں اور سبب نزیل کی
ہیں اور دعا ہیں نفل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کی **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأُوا**
سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَأَوْهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کہ جب ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورہ ہود دن جمعہ کی نفل کی
یہ دارمی نے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ**
أَصَابَهُ التُّورُ مَا بَيْنَ الْجَمْعَيْنِ رَأَوْهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَةِ الْكَبِيرَةِ اور روایت ہی ابی سعید ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ پڑھی سورہ کہت دن جمعہ کی روضن ہوا جاتا ہی اسٹی اسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اسکی ولین ریمان و جہون کی نفل کی یہ سچی
نی دعوات کبیرین **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ أَقْرَأُوا الْمِجْمَةَ وَهِيَ الْقُرْآنُ فَإِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا**
مَا يَفْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَتَشَرَّتْ جَنَاحُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُمُ حُرْمَتِي
فَشَقَّهَا الرَّبُّ نَعَالِي فِيهِ وَقَالَ الْكُتُبُ الْإِسْلَامِيَّةُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةٍ وَأَرَفَعُوهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تَجَادِلُ عَنْ
صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَاتَّخِذْنِي عَنَاءً وَارْتَمِئْتِكُنْ
كَاطِّبِ جَنَاحِهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبْرَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتَّى
يَقْرَأَهَا وَقَالَ طَاوُؤُسٌ فَضَّلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِينَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی خالد بن سعدان ہی کہ کہا پڑھو ہی اول است نجات دہنی والیکو یعنی عذاب قبر و شکر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی سلیسی کہ پہنچا ہی
یہ کہ ہتھا ایک شخص ہی ہتا اسکو نہ پڑھتا کسی چیز کو سوائی اسکی یعنی ورد اپنا نہیں پڑھتا ہتھا کچھ سوائی اسکی اور ہتا وہ بہت گناہ کار ہیں پھیلانی اور
سورہ فی بازو اپنی او سپر کہا ہی پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ ہتا بہت پڑھتا جیکو پس قبول کی شفاعت اسکی پروردگار تعالیٰ فی اوس
شخص کی حق میں و فرمایا کہ ہوا اسکی بدل ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرد و اسکی و درجہ اور کہا خالد ہی ہی کہ تحقیق یہ سورہ جیکو ہی ہی اپنی پڑھتا
والیکو طرف ہی کہتی ہی بالہی کہ ہون میں تیری کتاب میں ہی یعنی قرآن ہی جو کہ کہا ہوا ہی لوح محفوظ میں پس شفاعت قبول کر میری و اسکی
حق میں در اگر نہیں ہن کتاب تیرسی یعنی بالفرض پس ساڈال جیکو اوس ہی اور کہا خالد ہی تحقیق یہ سورہ ہوگی یعنی قبر میں مانند جانا نور ہر بند کی کہ
کی بازو اپنی او سپر نہر شفاعت کریگی و اسٹی اسکی پس بزرگی کی و اسکو عذاب قبر ہی اور کہا خالد ہی بیچ حق سورہ مبارک کی مانند اسکی اور ہی
نہین سوئی تھی ہتا تک کہ پڑھتی یہ دونوں سورتیں اور کہا طاوؤس ہی کہ بزرگی ہی گن میں یہ دونوں سورتیں ہر سورہ پر قرآن میں ہتا

تیسویں کی نقل کی یہ داری نئی ہے پہنچا مجھ کو یعنی صحابی خالد تابعی ہی شتر صحابیوں کی ملاقات کی ہی پس پہلے روایت دوسری کہ
طاؤس سے منقول ہی مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع میں ہیں سلیبی کہ یہ چیزیں معلوم نہیں ہوتیں مگر حضرت کی فرمائشی اور پیلانی بازو یعنی دوسری
یا ثواب و سکا بتسورت جانا تو کسی میں گیا اور بازو پیلانی اوپر تاکہ سایہ کریں اور پیلانہ زور و حرمت کی پیلانی اور پیلانی اپنی بناؤ میں لیا اور حمایت
کی اوسکی اور جیگر میں ہی اپنی پڑھنی دیکھنے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہی اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر میں اسی خطیف غذاب و سلیبی یا
فراخ کرنے تبرا اوسکی کی وراثت اوسکی اور طاؤس کی ہی تابعین سے ہیں اور زبردگی دی گئیں انچہ ہر سنائی نہیں ہی خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتوں
قرآن کی ہی بعد فاتحہ کی سلیبی کہ اوسکو فضیلت اس جہت کہ یہی کہ اوس میں مضامین عمدہ ہیں اور انکو فضیلت اس جہت کہ یہی کہ غذاب قبر سے بچان
ہیں اور روایت کی یہ داری نئی ہے وہ حدیثیں ہیں کہ داری نئی ہی روایت کہیں یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اور کو مولف نے
جمع کر دیا ہی اے وح مولانا و سخن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من
قرأ يس في صدر النهار قضيت حوائجها رواه الثوري عن ابي هريرة اور روایت ہی عطاء بن ابی رباح سے کہ کہ پابا ہونے جھکو
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے ایں دل دوزخ میں روا کہ جانی ہیں حاجتیں اوسکی یعنی حاجتیں عریضی و زبور نقل کی یہ داری نئی
مرسل و سخن معقل بن یسار الثوري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ يس ابتغاء وجه الله تعالى غفر
له ما تقدم من ذنبه فاقرأوها عند موتكم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی معقل بن یسار
میں سے کہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ یس اسی طلب خداوندی کی بخشی جانی ہیں اسی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کبر
پڑھی ہو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنی کی نقل کی یہ پڑھی ہی شوبہ الايمان میں و گناہ ہوتی مرد و صغیر گناہ ہیں اور اس طرح کہ یہ وہی شوبہ
جانی ہیں اگر چاہی اللہ تعالیٰ اور پڑھو نزدیک مردوں اپنی کی یعنی جو کہ قریب لڑکے ہوں کہ وہ سنیں اسکو اور دعائی اسکی سمجھیں پس یہ ہوتی ہی صحیح
حکم پڑھنی ہوگی اور ہوتی سبب مغفرت کی یا مرد و یہی کہ پڑھو نزدیک قبروں مولیٰ اپنی کی سلیبی کہ وہ بہت استیجاب کرتی ہیں مخفوق کی یہ پڑھ
و سخن عبد الله بن مسعود انا قال ان لكل شئ مؤسدا فان سئام القرآن سورة البقرة وان لكل شئ
لبا فان لباب القرآن المفصل رواه الثوري اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ انہوں نے
کہا تحقیق و اسی ہر چیز کی بلندی ہی اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق و اسی ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن
کا مفصل ہی نقل کی یہ داری نئی ہے بلندی قرآن کی سورہ بقرہ سلیبی ہی کہ پڑھی ہی سب سورتوں ہی اور احکام بہت مذکور ہیں سمین اور مفصل بعض
سورہ حجرات سے آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی ساری قرآن کا سلیبی کہ ان میں مفصل ہیں و مضمون کہ محفل ہیں اور سورتوں میں اور وہ پڑھتے ہی سلیبی ہی ہے
خوب ہی ہے و سخن عی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لكل شئ عروس وعروس
القرآن الرحمن اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ہی و اسی ہر چیز کی زینت اور زینت قرآن کو
سورہ الرحمن و سلیبی کہ اس میں بیان ہی نیا و آخر تک تمونکا اور بیان ہی اوصاف حورونکا کہ وہ اس میں جنات کی اور بیان و علی زبور
و غیرہ کا و سخن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة
كتم نصيبه فاقه ابد او كان ابن مسعود يا امرؤ بناتيه يقرآن بها كل ليلة رواها البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہی ابن مسعود کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورہ واقعہ ہر شب میں نہیں پہنچتا اوسکو فاقہ کہی اور یہی

من سوره وحکم کرنی اپنی میزبانی کو کہہ رہا ہوں یہ سوره ہر شب جبرئیل کی منہ دہنوں حدیث میں پہنچی فی شب لایا ہوں من وقت فاتحہ کی منی این منشا ہوا
 اور جانتے ہی منی یہ ہیں کہ نہیں فرم کرئی اوسکو محتاجا بکی بسبب سکی کہ دریا جانا ہی صبر پانہیں پہنچی اوسکو محتاجا بکی بسبب سکی کہ دریا جانا ہی
 فراخی فکی اور حضرت رب کی اور توکل اعتمادا و سپر بسبب قیامت وادبنا سکی معانی اس سوره کسی اور جانا چاہی کہ شاعر فی رغبت دلالی ہی ہوتی
 عباد توکل کی سوره اور نافع ہر ما سوره دنیا کی میں ہی کہ حال ہونا اوسکا صبر ہی دین بن تا بہر تقدیر شمول ہوں عبارت میں جس طرح کہ ہوں غم
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ هَذِهِ السُّورَةَ سَبِّحَ اللَّهُمَّ رَبِّكَ الْأَكْبَرُ الرَّؤُفَ أَحَدًا
 اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہا ہے کہ اس سوره کو مراجع اسم ربک الا اعظم ہی نقل کی یہاں حدیث من وقت
 دوست کہتی ہی حضرت سکا سبکی کہ میں یہ بیت ہی ان بلاغی الصحت لاول صحت ابراہیم موسی کہ یہ شاہدی اور حق ہونی قرآن کی اور رو
 ہی مشرکوں اور اہل کتابت ہی اور روایت ہی ابو ذری کہ کہا کہا بیٹی یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کی صحیفوں میں فرمایا ہیں تمام مشالین کا کہ
 بادشاہ سلاطین فریب خوردہ دنیا میں تحقیق نہیں مہی بیجا تجھ کو تاکہ جمع کری دنیا بہت ہی دلگیر بیجا مہی تجھ کو کہہ بیجی تو دعا مظلوم کی ہے کہ میں
 نہیں رو کر تا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جہنم کا در سین عقل ہی یہ کہ ہوں اسطی اوسکی چار اوقات ایک وقت ہو کہ سناجات
 کری اوس میں یہ بیجی ہی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوس میں نفس اپنی ہی اور ایک وقت ہو کہ فکر کری اوس میں پنج صصنت خدا کی اور ایک وقت
 کہ بی اپنی حاجت یعنی کہانی یعنی وغیرہا کی ہی اور لازم ہی عاقل کو یہ کہہ نہ مطلع کر نہوا اگر اسطی میں چیز دنی اور اسطی توشہ تیار کرنی معاد کی باورست
 کرنی معاش کی بالذات او پناہی غیر حرام ہی اور لازم ہی عاقل کو یہ کہہ جو مینا سائہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی پر محافظت کر نہوا اور اسطی زبان
 اپنی کی اور جہنمی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی ہی کہ ہو گا کلام اوسکا نہیں کلام کر نیگا اگر ضروری عرض کیا مہی یا رسول اللہ میں کیا ہی صحیفوں
 موسی کی من فرمایا ہں عبرت من تمام یعنی ڈرانیک بائیں کہ تعجب کرتا ہوں من واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش ہی ہوتا ہی تعجب
 کرتا ہوں من واسطی اوسکی کہ یقین کریں گے کہ ان کا اور پھر ہنسی ہی اور تعجب کرتا ہوں من واسطی اوسکی کہ یقین کریں گے کہ ان کا اور پھر ہنسی اور پھر وہ رخ او پناہی ہنسی
 طلب کرنی معاش کی من تعجب کرتا ہوں من واسطی اوسکی کہ کہہ بیٹی نیا کو اور انقلاب و سبکی اور پھر اطمینان کری طوفان و سکی تعجب کرتا ہوں من واسطی
اَوْسُكِي كَيْفَ يَنْفَعُ كَرِيهُ حَسْبُكَ كَلَّ دُنْ اَوْسُكِي كَرِيهُ نِيَا كُوَاوَرُفُطَابَلْ و سَبِكُوَاوَرُفُطَابَلْ كَرِي طَوْنُ و سَكِي تَعْجِبُ كَرْتَا هَوْنُ اِنْ اَوْسُكِي
فَقَالَ اَوْ اِنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اَوْ اَنْتَا مِنْ ذَوَاتِ الرَّفْعِ كَبُرَتْ سَبِيحِي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلَطَ لِسَانِي قَالَ قَا فَاَوْ
تَلْنَا مِنْ ذَوَاتِ لَحْمٍ فَقَالَ مِمَّنْ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَوْ اِنْ سُوْرَةَ جَامِعَةٍ قَا قَرَأَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُلْتُ حَتَّى فَرَعْتُ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا
ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَمْ الرَّؤْيِيْلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَابُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالمدین عمروی کہ کہا آیا ایک شخص رو بروی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہا پڑا و بھگو یا رسول اللہ میں
 پڑتین سو تین اون میں ہی کہ سبک اول من المرہی کہا بی بی ہوی عمر میری اور سخت ہی دل میرا مہی غالب ہی اوسپر کی حافظ کی اور کثرت لسان
 کی اور مہی ہی بان میری یعنی کلام امتہ میں یاد ہو سکا خصوصاً میری سوره قرآنا میں پڑو کہ وہ نہیں پڑو سکتا پس پڑتین سو تین اون میں ہی کہ اول
 اوسکی ٹم ہی یعنی یہ چون من یہ نسبت ہی کہ کہا اوسنی ہاں تہی کہ نہیں کہا اوس شخص فی یا رسول اللہ پڑا و بھگو ایک سوره جامعہ یعنی جس میں ہوں
 بہت ہی بائیں پس پڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سوره افاززلت یہاں تک کہ فارغ ہوی اوس ہی یعنی تمام سوره پڑی پس کہا

اور کتابت الخطیہ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ میں علیہ اللغۃ کواچین عمر بن نوہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنے کا پڑھا
چاہا بار اتفاق پڑا اول وقت کو اسپر لنت ہوئی اور دوسری جبکہ سکوا آسمان سی زمین پڑا والا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہوئی اور چوتھی جبکہ فاتحہ الکتا بنانے ہوئی اور پانچویں کتاب لثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہی کہ فاتحہ الکتا
پڑھی اور بعد شتم کرنے کی حاجت چاہی اور شبلی ہی شیخی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص دکنی پاس آیا اور شکایت درود گردہ کی کی شیخی نے اور سکوا
کہا کہ نیکو لازم ہے کہ ساس القرآن پڑھ کر دو کی جگہ ہم کو روٹی کب لکھنا ساس القرآن کیا ہے شیخی نے کہا فاتحہ الکتا اور پچھ اعمال پچھ شیخ
کی مذکور ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی وہی مطلب کی پڑھنی چاہی اور اسکی دو طریق ہیں ایک تو یہ ہے کہ باہین سنت فجر اور نماز فرض کے
میں ہم اسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہ نام احمد کی ملا کر الکتا لیں یا چالیس دن تک پڑھی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر شفاء اور شکر
یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مرض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہ کہ چونکہ دی اتوار کو در میان سنت اور فرض فجر کی فی قید
ملائی میس کی ساتہ نام کی ستر بار پڑھی بعد ازاں ہر روز سو وقت پڑھی اور وہ دن بار کم کرنا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہوا اگر اول ہفتہ میں مطلب
ہو فیہا والا دوسری تیسری یعنی میں اسپر طرح کری اور لکھنا اس سورہ کا چینی کی بیانی پر ساتہ گلاب مشک زعفران کی پھر ہو کر پلانا اور سکوا
و اسٹی شفاء امراض مزمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہے اور اتون کی درو اور درو درو شکم اور اور درون کی بی سات بار پڑھ کر دم کرنا اور سکوا
مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں اس برن ایک ہی منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اسکو
ہم میں غفلت جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھی جاتی تھی اور تین امیر میں ترد و ہا ہر ایک
لشکر والوں کو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی پڑھنی ہے ہر ایک کو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھاجی کہ نوبت ایک نوجوان کی
پہنچی کہ عمر میں سبھی چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکھتا ہے تو عرض کیا فلاں فلاں سورہ اور سورہ بقرہ بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ ہی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیرس لشکر کا ہے اور یہ بھی نے نشانی پڑھنے
روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہ حقائق اور واقعات اور سیکلی بارہ برس کی عرصہ میں پڑا اور ختم کی روایت
اور نہ کو فرج کر کے نام وافر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد رکھنا کیا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے سات پڑھنی سورہ بقرہ
کی وقت کیا اور بعد انہوں نے سات کی ختم کی عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ایک سورتہ کی نکتہ لکھی تھی کہ سورہ بقرہ ہی نکتہ تھی اور خاص مجرب
اس سورہ کیسی ہے کہ جس موسم میں پڑھو جو چیک نکلے ہی جس ایک عاقبت منظور ہوا اسکی رو برو ہوا تو تہہ اس سورہ کو توجید و غسل سے پڑھ کر
دم کرے اور وہ لڑکا ہے ہمارو تہہ فضل الہی سے اس لڑکے کو اسکی چیک نہیں نکلنے کے اور اگر نکلے گی بھی تو انجام بخیر ہوگا
لیکن شرط یہ ہے کہ جو وقت پڑھنا اس سورہ کا شروع کری تو اڑنی یا تو چاول درو ہی اور کہانڈا اور سپرد الکر اوسی مجلس میں کسی سختی کو کہنا
یعنی ہی تمام ہوا کلام سولانا عبد المرحوم کا ہے ایہ شروع ہونا ہی ترجمہ و تشریح حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کری
دن آیتیں اول سورہ کہت کی بچا یا اور بگافتنہ و جمال کیسی اور ایسی ہی چچکا وہ شخص کہ یاد کرے گا دن آیتیں اس سورہ کی آخر کی اور جو کوئی پڑھنے
سورہ کہت کی دن آیتوں فت سونیک بچا یا اور بگافتنہ و جمال کیسی اور جو کوئی پڑھنے کا خاتمہ و سکا وقت سونیک ہوگا اسکی اپنی نور نزدیک قراءت اسکی
سی قدم اسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی سورہ کہت دن جمعہ کی ہوتا ہے کفارہ اسکی ہے دوسری جمعہ تک اور
ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی سورہ کہت نیک نخل ہوا تو میں شیطان اس دن ات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے

بزرگوار چار گشتین سچی عشاقی بڑھی پہلی دو گشتوں میں نمل یا ایسا انکار فزون اور نقل ہوا صلہ اور آخر کی دو گشتوں میں تبارک الذی اور اللہ منزلیٰ ہے چنانچہ
کہا جاتا ہے جسکی پس ثواب نند چار گشتوں کی کہ علیہ القدرین بڑھی اور ایک روایت میں ہی کہ جسنی بڑھی تبارک الذی اور اللہ منزلیٰ سجده و در میان
سفریہ و عشاقی پس گویا کہ قیام کیا علیہ القدرین اور ایک روایت میں کہ جسنی بڑھی ات کو اللہ منزلیٰ سجده اور تبارک الذی کہ جسنی چاقی میں
او سکی ہی ستریک بان اور دو گشتوں میں اوس سی سترہ ایمان اور پندرہ کی چاقی میں او سکی ہی سترہ و جی اور ایک روایت میں ہی کہ جسنی بڑھی اللہ منزلیٰ
اور تبارک الذی رات میں کہستا ہی او سکی ہی اللہ تعالیٰ ثواب نند ثواب علیہ القدر کی اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردودہ اور خطیب اور
یہ بقیہ فی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سورہ لیل میں کہ جس گئی ہی توڑتے میں سجدہ کہ شتمل ہی پہلا لیلوں نیا
اور آخرت کی لیکو اپنی بڑھی و ایک ہی اور دو گشتوں اوس سی مصیبت دنیا اور آخرت کی و دفع کر کے اوس سی ہوا آن حضرت کی اور نام کہا گیا ہی
اسکا رافعہ اور خافقہ یعنی بلند مرتبہ کرنی ہی منو منو کوا و دست کرنی ہی کافر و کوفہ کرنی ہی بڑھنی والی یعنی سی ہر برائی اور رو کر ہی وہی و
ہر حاجت جو کوئی بڑھی اسکو برابرونی ہی او سکی ہی پس چونکہ اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی او سکی ہی ہزار ہزار تبارک مذہبی فی سبیل اللہ
جہاد میں اور جو کسی لکھکر پوسی اسکو نمل کرنی ہی او سکی ہی اند ہزار و ائین و ہزار ہزار اور ہزار لیلین و ہزار ہزار کسین اور ہزار ہشتین اور لکھ اول اللہ
ہی برکتہ اور وہ کہ اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ دوست رکھتا ہوں میں کہ سورہ میں میری امت کی ہر آنکھ
دل میں ہوا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسنی عداوت کی او بڑھنی ہیں کی ہر رات پیر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فی کہ جسنی بڑھی ہیں اول و زمین رو کہ چاقی میں حاجتیں او سکی اور ابن عباس سنی کہ کہا جسنی بڑھی ہیں وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اور سنا
شام تک اور جسنی بڑھی ہیں اول تیس میں دیا جاتا ہی آسانی اوس ات کی صبح تک اور یہ بقیہ فی روایت کی ابی قلاب ہی کہ کہا جسنی بڑھی ہیں
سفرت کی چاقی ہی او سکی اور جسنی بڑھی ہیں حالت بیہوش میں سپر ہوجاتا ہی اور جسنی بڑھی ہیں اسحائین کہ راہ ہوا ہوا تہا راہا لیتا ہی اور سنی بڑھی
بہ اسحائین کہ جا نورا و سکا جانا ہا تہا پالیتا ہی و سکو اور جسنی بڑھی یہ وقت کہا نیکی کہ ڈرتا تھا کسی کہانی سی کنایت کر کے او سکو اور جسنی بڑھا اسکو
نزدیک سیت کی آسانی کی چاقی ہی او سپر اور جسنی بڑھا اسکو نزدیک عورہ کی کہ دشوار تہا او سپر ہونا سچکا آسانی ہوتی ہی او سپر اور جسنی بڑھا اسکو سپر
گویا کہ بڑھا قرآن گیا رہ بار او سپر چیز کادل ہی اور دل قرآن کا لیس اور کہا مقبری فی پیش بیونچی ٹھکو کوئی چیز قسم خوف باسٹا لیبکی سلطان یا
دشمن سی مگر کہ بڑھی ہیں پس چیز دفع کیجا دی گی جسی سبب اسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسنی بڑھی ہیں اور الصافات
دل جمعہ کی سپر سوال کیا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہی اللہ تعالیٰ سوال دسکا اور ابن عباس ہی روایت ہی کہ کہا تہی ہم چچا تہی قلغ ہوتا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ نمازی ساتھ کہتے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیت تک کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسنی بڑھی ہیں
تاریخ سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ چنانہ پور کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسکو خوش لگی
یہ کہ لی ثواب چنانہ پوری میں دن قیامت کی پس چاہی کہ ہی یہ آیت یعنی سبحان ربک رب العزۃ آخر مجلس اپنی میں جو وقت کہ راہ کر ہی اور جسنی بڑھا اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی دین مجھکو سبب طول یعنی سات سو تین بڑھی کہ اول قرآن میں ہر جگہ توست اور درج مجھکو
اراث طواسین تک جگہ انجیل کی اور دین مجھکو مابین طواسین کی حامیوں تک جگہ پور کی اور فضیلت دی مجھکو ساتھ حامیوں کی اور فصل کہ
نہیں بڑھا اونکو کسی نی ہی پہلی میری اور ابن عباس سی ہی کہ چیز کی ہی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیوں میں اور سورہ بن جناب سی
ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیوں باغ میں باغوں جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ حامیوں سات میں اور روز اسی بڑھی

بھی سات آویگی ہر تیسرا ان میں سے کبھی بڑی بڑی ہر روز اسی پر ادا کن اور آفریقہ میں سے کبھی نئی یا وہی نہ داخل کر اس میں واہل النبی اور سکو لاہ ایمان رکھتا ہے
 اور پڑھتا ہے تاکہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر وحشت کی لمی پہل ہی او پہل قرآن کی حاشیہ میں اور بارخ میں زلفی کر نیوان
 سیر کر نیوالی کہ جس کو کئی دوست رکھے یہ کہ چربی یا خون جنت کی میں پس چاہی کہ پڑھے حاشیہ میں اور روایت کی ہے نبی شعیب لاہ ایمان میں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ پڑھنا کہ تبارک الذی اور ہم اسجد اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ میں ثم اللہ خان
 اور بیس صبح کرنا ہی اس سال میں کہ بخشش کیجانی ہی او سکی ہی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم اللہ خان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں
 بنا تا ہی او سکی ہی اللہ تعالیٰ کہ جنت میں اور ایک روایت میں ہی کہ جس نے پڑھی سورہ وغان رات جمعہ کی صبح کرنا ہی اس حالت میں کہ مغفرت
 کیجانی ہی او سکی اور نکاح کیا جاوے لگا اور کاحور میں سے اور جو کوئی پڑھے سورہ وغان رات میں بخشیجانی میں پہل گناہ او سکی اور فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی الم تنزیل اور بیس اور اقرت الساعۃ اور تبارک الذی ہوگی او سکی ہی نور اور پناہ شیطاٹ سے اور نزل سے اور
 باشدگی جاوے گی او سکی ہی اور ہی دن قیامت کی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اقرت الساعۃ ہر رات
 میں اور پناہ لگاوے سکو اللہ دن قیامت کی اس حال میں کہ وہ ہندو سا مانند جو ہر رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری
 سورہ حدید اور اذ قمت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ میں وہ الون آسمان زمین کی ساکنان افراد میں یعنی بہر جنت فردوس میں کہ اعلیٰ جنت ہی اور پکارا
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ الواقد سورہ النبی ہی پس پڑھو اسکو اور سکا اور سکا اولاد اپنی کو اور ایک روایت میں ہی کہ سکا اولاد سکو
 بی بیون اپنی کو اور حضرت عائشہ سے ہی کہ کہا عورتوں کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہا کیو یہ کہ پڑھی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ جو کوئی پڑھی اخیر سورہ حشر کا پھر جاوی او سن ات میں یا دن ہر نوح و کرجا و سگی او س سے تمام خطائیں کئی ہر نوح و حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑی طرف بچوں اپنی کی بید کہ پڑھی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مرگنا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جو شخص پناہ مانگی ساتھ اس کے شیطان سے میں باہر پڑھی اخیر سورہ حشر کا ہیجنا ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کہ دفع کرنی میں اس سے شیا طین جہنم
 کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح تک دفع کرنی میں اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرنی میں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھیں
 حشر کی اخیر آیتیں ات میں یا دن میں ہر رات میں او سن ان یا رات میں پڑھیں جب ہوئی او سکی ہی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
 رکھتا ہوں میں یہ کہ تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی استہیر لیسے اور کہا عکرم بن سلیمان نے کہ پڑھینی یعنی قرآن سنبھیل کی آگی پس جب
 پہنچا میں اللہ صبحی کو کہا کہ اللہ کہہ نہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک اسلی کہ نبی پڑھا عبد اللہ بن کثیر کی آگی پس جب پہنچا میں اللہ صبحی تک
 کہا کہ یہ کہ اخیر کلام اللہ تک درابن عباس نے ہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس کہ حکم کیا ابی ابن کعب نے مجھو اسکا اور خبر دی مجھو ابی ابن
 کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذ لزلت برابر ہی آدھی قرآن کی اور العاویات پہنچیں پڑھیں
 ہی آدھی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں ہر رات میں لیگا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ ہنستا ہوگا پڑھیں
 کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون فوت رکھتا ہی ہر رات میں پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اللہ کا شکر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اس سے کہ
 جان میرا او سکی ہا ہنہ میں کہ یہ سورہ برابر ہی ہر رات میں کی اور روایت کی ابو شیحہ نے غلطہ میں اور ابو محمد قندی نے بیچ فضائل قل ہوا اللہ
 کی اللہ سے کہ کہنا ہی یہ جو خبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا اور ہوں نے لہی ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نو رجا ب سے اور
 آدم کو کھا ہسون سے یعنی کچھ پڑھی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگی سے اور آسمان کو دہوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دی پڑھیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آنی میری پاس جبریل اچھی صورت میں ہستی ہوی خوش اور کیا اسی محمد علی علی نبی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ میری خبر
یہی نسبت ہی اور نسبت میرا قل ہوا اللہ صبر ہی پس شخص کو کہو یگانہ میری پاس مست تیرسی اس حال میں کہ تیرسی ہوگی قل ہوا اللہ احد ہزار بار کہ تیرسی و لگا او کو
نشان اپنا اور قائم کرو لگا او کو تیرے گئے شہی اور شفاعت قبول کرو لگا او کو شہادت دینے کی حق میں اولن لوگو تیرے ہی کہو جب ہوگا عذاب و راگزہ
لازم کیا ہوتا یعنی اپنی نفس پر کل نفرن اللعنة الموت تو نہ قبض کرنا میں روح او کی ہ اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص پڑھی بعد نماز جمعہ کی قل ہوا اللہ احد اور قل عوذ برب لعلق اور قل عوذ برب الناس سات سات بار پڑھا ہر ایک کہتا ہی او کو اللہ سب راہی سی دوسرے
جمعہ تک اور ایک روایت میں ہی کہ جس نے پڑھی قل ہوا اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی پڑھنا او کا محبوبت طرف اللہ کی ہزار گھوڑوں بالکام و با زمین ہی کہ دیوی
فی سبیل اللہ یعنی چہا دین اور کعبہ جباری ہی کہ کہا جو کوئی پڑھی قل ہوا اللہ احد حرام کرنا ہی اللہ تعالیٰ کو شہادت و سیکو آگ پر اور کعبہ جباری سب ہی آیا ہو
کہا کہ جو کوئی مونہ لبت کرسی اچھ پڑھی قل ہوا اللہ و آیت الکرسی کی دن رات و دن رات و دن رات جب کرسی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی پڑھی او دیکھنا گناہہ انبیاء اور
اور بچا جاننا ہی شیطان سی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی قل ہوا اللہ بعد زوال عرفہ کی ہزار بار دیتا ہی او کو اللہ کچھ لنگی اور ایک روایت
میں ہی کہ جو کوئی پڑھی اکو ہزار بار پس تحقیق مولیٰ لیا افضل پنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی اکو دوسو بار ہوتا
او کی ہی ثواب بالنسب برک عبادت کا اور ایک روایت میں ہی نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ لکھ کر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ زہرا سی مشکا پانی
پر رکھی خالی او میں پر لیکھی علی کو ساتبہ اپنی یعنی گہ میں اور چہرہ کا و دپانی انکی گردیاں میں اور درمیان دونوں مونڈ ہون و لیکھی اور اللہ کی پناہ میں دیا
او کو ساتبہ پڑھنی قل ہوا اللہ احد اور قل عوذ برب لعلق اور قل عوذ برب الناس کی + اور ایک روایت میں ہی کہ جس نے پڑھی قل ہوا اللہ احد سو بار بعد نماز
صبح کی پہل کلام کر تیرے کسی ہی او پنا فی جاتی تیرے کسی ہی او سننیں عمل چچام صدیقوں کی **باب** باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے
الفصل الاول فصل پہلے **عن ابی موسیٰ الأشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا**
القرآن فوالذی نفسی بیدہ اھو انشد تفصیلاً من الابل فی عقیلہا متفق علیہ روایت ہی ابی موسیٰ اشعری کی کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کہ قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بہو لو نہیں پس قسم ہی او میں ات کی کہ جان میری او کی ناہم میں ہی کہ اللہ تعالیٰ قرآن جلد
نکل جاتا ہی یعنی سی پسیدت اونٹ کی تھی اپنی سی نفل کی یہہ بخاری اور سلم نے یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کرسی تو اونٹ تیری میں
نکل بہا گتا ہی اسطرحی قرآن گزرتا کہ گری اسکا ذخیرہ تیری اسکا و س تیری دہ میں تیرے نکل جاتا ہی یعنی جلد بہول جاتا ہوں لانا **و عن ابن مسعود**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتس ما لاحد ان یقول نسبت ایتہ کیت و کیت بل نسی و
استند کر القرآن فذاتہ انشد تفصیلاً من صردر الرجال من التعم متفق علیہ و زاد مسلم یعقلہا اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے چیز ہی و سطل ایک و لیکسی یہہ کہ کہی بہول گیا میں آیت غلالی اور فلان بلکہ یہہ کہی کہ یہہ لایا گیا
اور یا کرتی زہر قرآن کو کہ وہ جلد جانیرا لایا ہی سینہ لوگوئی سی نسبت چہا را یوں کی نفل کی یہہ بخاری اور سلم نے اور زیادہ کہیا سلم نے کہ بند ہی ہوں سات
تیری اپنی کی ف بہول گیا کہتا ایسی منخ ہی کہ ولادت کرنا ہی اسپر کہ چوڑو دیا اور بہول گیا میں نسبت پر رانی کی اور اس کہتی میں کہ یہہ لایا گیا ظاہر
کرنا حضرت اور تفصیر کا ہی بیچ حاصل کرنی اس سعادت نعمت کی **ح** **و عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
ایما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلہ ان عاهد علیہا امسکھا وان اطلقھا ذھب
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما یہہ کہ تحقیق نہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو ہی اسکی نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل

وَهُوَ عَلَى النَّبِيِّ إِفْرَاعٌ عَلَى قَوْلِكَ وَأَمْرٌ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ عَيْرِي فَقَرَأَتْ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ آيَةِ فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذَا شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْإِنُّ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَلَمَّا عَيْنَاهُ تَنَزَّاهُ تَنَزَّاهُ فَكَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ اور روایت ہی عبدالمعز بن سعید

کہا فرمایا بخیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم من اس وقت کہ منبر پر تھی پڑھو اور دوسرے کہا میں پڑھوں میں رو برو ہوں اور اس کی حالت تک کہ آپ پڑھا اور تارا گیا ہے قرآن فرمایا تحقیق میں دوست کہتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر اپنی ہی کہا ابن مسعود نے پڑھی ہی مینی سورہ نسا یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک اس کی کہ یہ ہو وغیرہ جو وقت کہ لاؤنگی ہم ہر امت میں ہی ایک گواہ یعنی اونکی بقولوں کی گواہی دیگا نبی ونگا اور لاؤنگی تجھ کو اس آیت پر گواہ فرمایا حضرت نبی پس قوف کر پڑھنا ایسی ہی سبلی کہ میں مشغول ہوتا ہوں ساتھ فکر کر نیکی آہیں پھر التفات کیا میں ہی طرف حضرت کی پس ان کہاں کہ نہیں حضرت کی اسد وہاں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیت و تارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا حق آپ کا ہے کہ جیسا اوتارا گیا ہی یہاں پڑھیں گی اور کو کیا یا کہ آپ کی رو برو تھی اور میں دوست کہتا ہوں یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا عارف کو اور میں سکوت جیسا کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور اکیلا ت عارف کی پہلی ہی کہ او کی حق میں یوں کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ حاصل یہ کہ بعضی وقت عارف حالت پھر میں ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور درسی سننی میں فائدہ یہ کہ معانی خوب چہ میں ان ہی میں اور فکر و سوچ کامل ہوتی ہی اور خصوصاً یہ مذکورہ ہی یاد دلانا دن قیامت کا ہی سبلی حضرت ہوں اور سن کا اور ضعف پنی است ضعیفہ کا یاد کر رونی کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرمایا ہی است کی میں صلی اللہ علیہ وسلم لست لست صلوة کل ذکر لذلک ذکر وکل غفل عن ذکرہ النافلون **ع ۴ و ۵** وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْتَ بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمر فِي أَنْ أَقرأ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَّائِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللَّهَ أَمر فِي أَنْ أَقرأ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَقَالَ وَسَمَّائِي قَالَ نَعَمْ فَبُكِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ اور روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ پڑھوں تجھے قرآن عرض کیا ابی بن کعب کہ اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا رو برو آپ کی فرمایا کہ ان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا ہے

تو ایک رو برو درکار عالموں کی فرمایا کہ ان پڑھ آسود و نون کا ہونی کسی درایت و ایت میں یوں ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ حکم کیا مجھ کو یہ کہ پڑھوں تجھے سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا یہ میرا فرمایا ان پس وئی ابی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ابی بن کعب سب صحابہ میں بڑی قاری تھی کہ حضرت نے اونکی حق میں فرمایا بتا **أقرأ لكم** یعنی بڑی قاری تم میں ابی میں و اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات یہ سید علی جزئی اور گم نامی ہی کی اور زراہ و تجب کی کہ میں کہاں لائی اس مرتبہ کی ہوں یا زراہ و ذوق ولذت کی کہی کہ یہ مرتبہ مجھ کو عطا ہوا اور دونوں ابی کا سبب حاصل ہونی خوشی تھا کہ وقت لطف وصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت میں غم نگہ ہوں کی راہ ہی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑھنی کا سبلی حکم ہوا کہ حضرت ہی اور فوائد یہ ہیں بہت کہ حصول دین کی اور غلو و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہیں اور حدیث ہی معلوم ہوا کہ سبب ہی پڑھنا قرآن کا ہا ہر قرآن در اہل علم و فضل کی لگی اگرچہ قاری افضل ہوتی و ایسی شرح **س وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَاقَرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى الرِّضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّطُهُ لَأَسَاقَرُ بِالْقُرْآنِ فَاقِي لَا أَسُنُّ أَنْ يَسْأَلَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ اس**

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کر کے ہی مع قرآن کی طرف ملک شمن کی یعنی دارالحرب کی نقل کی یہ بخاری اور سلم فی اور ایک روایت سلم کی ہیں
 ہے کہ نہ سفر کر کے ہی قرآن کی اسلی کہ تحقیق میں نہیں اس بات اس سے کہ نبوی اوسکو دشمن ف اگر کوئی کہی کہ لکھنا قرآن کا صحیفہ میں انحضرت کی
 زمانی میں نہ تھا بلکہ بعد حضرت کی زمانی مقرر ہوا پس یہ کہوں کہ نبی کی حضرت نے ہی منع کیا سفر کرنی ہی ساتھ قرآن کی جو اب یہ کہ اگرچہ تمام
 قرآن صحیفہ میں لکھا گیا تھا لیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ میں لکھ کر لے لیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد سے زمانہ کی جو لکھا جا
 گا اوسکو ساتھ نہ لیا وہیں کفار کی لکھنے اور کہا بعضی علماء نے کہ ساتھ لیا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہی اور اگر کوئی خط لکھا کہ نبی اور
 اور میں آیت کہی تو مضائقہ نہیں سلی کہ حضرت نے ہر نقل کی خط میں یہ آیت کہی ہی تھا تو ان کی حکیمہ نسخ واصلہ علم ہر جہ سے **الفصل**

الثانی فصل روضہ عن ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابة من ضعفاء المهاجرین وان بعضهم
 لیستتر ببعض من العری وقاری یقرء علینا اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام علينا قائما قام
 رسول الله صلى الله عليه وسلم سكك القاري فسككهم ثم قال ما كنتم تصنعون فلنا كنا نسمع الي الكتاب لله
 تعالى فقال الحمد لله الذي جعل من امري من امرت ان اصير نفسي معهم قال فجلس وسطانا ليعدنا
 بنفسه فبنا ثم قال هل كنا افحلقوا وكررت وجوههم كه فقال انشرفا يا معشر ضعفاء المهاجرین
 بالثور الثالث يوم القيمة تدخلون الجنة قبل اخباء الناس ينصفون **يوم**

وذلك خمسمائة سنة رواه ابو داود **روایت** ابی سعید خدری ہی کہ کہا میں ہا میں صحیح ایک ساعت
 غرابا جاجین کی یعنی صحابہ صفحہ اور تحقیق بعضی او علی البیتہ اوشا کرتی ہی ساتھ بعضی کی بسبب نکل ہوئی اور شہنی والا بڑھتا تھا قرآن پر
 کہ ناگہان آبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے جبکہ کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑھنی والا پھر سلام علیک کی
 حضرت نے پھر فرما حضرت نے کیا کرتی ہوئے عرض کیا ہمیں سنتی ہیں ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی داخل اوسکہ پیدا کی ہے میرے شیخی شخص
 کہ حکم کیا گیا میں یہ کہ یہ ہوا نہیں نفس اپنی کو ساتھ تہہ او علی کہا راوی نے یہ بیٹھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نہ کیسی پہلو
 میں کہ برابر کرین ات شریف اپنی کو ہم میں پھر اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے اس طرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کے بیٹھو پس حلقہ باندا اور ظاہر ہوئی تو
 او علی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہو ای گردو غلص ہاجیرین کی ساتھ نبور پور کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت میں پہلی دو تہہ نہ
 سی آدھی دن اور یہ آدھا دن ہوگا بالنور سکا نقل کی یہ بوداؤ و فی ف او تحقیق بعضی او علی الخ یعنی جس اس کپڑا کہ ہوتا ہے نسبت کپڑی
 یا اوسکی وہ بیٹھا پھر چہی بار اپنی کی پردہ کر نیکی ہی اور مراد نکل ہوئی ہی شگاہونا سوای ستر کی ہی اور پردہ اسلی کرتی ہی کہ آدھت تقضی نہیں
 اسی کہ کہوں او چیز کو کہ عادت او علی کہوں کی نہیں اور مقصود اس سے بیان کرنا قدر و احتیاج او علی کا ہی کہ کپڑا ہی دست بدن پر نہ کرتی تو
 اور اس سبب آپس میں بلکہ بیٹھی تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت اس سے معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرتی قرآن کر
 پڑھنی والی ہی مکروہ ہی جسیکہ فقہ میں مذکور ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ اگر کوئی سلام و علیک کر ہی قرآن پڑھنی والی ہی تو جواب دسکا لازم نہیں
 اور کیا کرتی ہو حضرت نے پھر چہا اوسی جان بوجہ کہ تاکہ اشارت درین دن و کجا جواب سکر اور حکم کیا گیا میں انہر بہا اشارہ ہی اس آیت کی طرف
 واضعہ نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک و رحنی ليعدل الخ کی یہ ہیں کہ تاکہ ہوں عدل کر نیوالی ساتھ بیٹھانی نفس اپنی کی بچوں
 بیچ میں تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طبیی فی یہہ معنی کہی ہیں کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور مساز ہوں ہی اور

سابقہ باندہ یعنی ساتھی چہرہ میاں کہ حضرت کی اولیاء ہر جوئی موندہ اونکو یعنی اس طرح بیٹھی کہ وہ کبھی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی موندہ کو اور ساتھ نور پور کی آئین اشارہ ہی طرفت سکی کہ نور انبیا کا نہیں ہونیکا پورا کاسیلی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ستر دوست کہا آخرت اپنی کو ستر بیچیا یاد نیا اپنی کو اور حسنی دوست کہا دنیا اپنی کو ستر بیچیا یا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو یا تو کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولت مند نفسی جانا چاہی کہ مراد فقرا ہی فقرا و صلح اور دو تمشدوشی دولت مند صالح اور شکر ادا کرنا اور حق اموال اپنی کی پس وہ کبھی کسی جاوینکی میدان محشر میں حساب کی ہی کہ کبھی محال کیا مال در کہاں صرف کیا اس ہی معلوم ہوا کہ جسے فقرا کا قیاس میں زیادہ ہوگا حصہ غنیا ہی اسلی کہ بائی غنیاں لذت و راحت نیابن اور وہ محروم رہی شرعاً و حکماً

الذکر ابن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن يا هؤلاء اهل البؤداء و الذين فاجروا الذنوب و الذين

اور زوارت ہی برادر بن عازب ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ساتھ آوازوں اپنی کی نقل کی یہاں احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے یہ مراد زینت دینی ہی یہی کہ تریل و تجویدی اور نرمی آواز ہی پڑھی اور راگ میں پڑھنا فقرا کو اس طرح کہ زیادہ تر اور نقصان ہو جو نو میں یا حرکات میں حرام ہی اس طرح کا پڑھنی والا فاسق ہوتا ہی اور سنی والا لنگھا راور و جب اس شخص کو مش کرنا اسو اطمینان کہ بہت برسی بدعت ہی شرعاً و حکماً

سعد بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ عرف يقرا القرآن ثم ينساه الا لعني الله يوم القيمة اجدهم رواه ابو داؤد والدارمی اور روایت ہی سعد بن عبد الله ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی شخص کہ پڑھی قرآن پھر بول جاوی اور وہ کلمہ طاقات کر گیا اللہ ہی دن قیامت کی گناہا ہا بہت نقل کی یہاں ابو داؤد اور دارمی نے یہ مراد ہونا ہماری نزدیک یہی کہ وہ کبھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کی نزدیک یہی کہ یاد کیا ہوا یا یاد نہ کر سکے یا سنی نہیں کر چکے اور وہی پڑھنا اور سکا ہوں یا نہ ہوںی شرعاً یا ہوں یا نہ ہوںی کبھی یاد کی ہوئی کو یاد نہ کر سکے اور ہوں یا غیر خدا والی کا یہی کہ وہ کبھی نہ پڑھ سکے اور اس ہی معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنی کی اور یاد کرنیکی ہوں یا بہت گناہ ہی پس چاہی کہ اسکی پڑھنی ہی متاخر نہ کرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہی مولانا وسکن عبد الله بن عمر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم يقفوا من قرأ القرآن في اقل من ثلث رداه انه تميدى داؤد والدارمی اور روایت ہی عبد الله بن عمر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں سچا یعنی خوب بین سچا و شخص کہ پڑھتا یعنی ختم کیا قرآن کم ترین رات ہی نقل کی یہ پڑھنی اور ابو داؤد اور دارمی نے یہ مراد یہی کہ سچا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآن کی سچھنی کو عمر بن ہی نہیں کفایت کرتیں بلکہ ایک کلمہ کی ہی دقائق نہیں سمجھ سکتا اور روانی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پڑھنے میں متفاوت بین لوگوں کی انتہی جانا چاہی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سنت ہی کہ ختم کر نی قرآن میں دن میں ہمیشہ اور دیکر وہ جانتی ختم کر تائیں دن ہی کم ہیں اور وہ یہ سچھنی ہوں کہ یہ ختم مختلف ہی یا اعتبار اشخاص کی یا یہ کہ نفی قسم کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ علم مولانا اور اور دن میں نہیں عمل کیا اسپر ختم کر نی ہی ایک جماعت بلکہ رات دن میں ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور یہ ہوں ہی ایک کعت میں ہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو سنی میں ایک ختم کر نی اور بعضی پڑھنی میں اور بعضی دس دن میں اور بعضی سات دن میں اور اکثر صحابہ وغیر ہم کا عمل اسپر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عبد اللہ بن عمر کو کہ وہ سات نہیں اور زیادہ کر اسپر اور سکو ختم الاحزاب ہی میں حدیث پڑھنی اسکی قرآنی جو ہے یقیناً ہی اسکی لگانے کی بعضوں نے ختم الاحزاب سکو کہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن ہی اخیر سورہ مائدہ تک پڑھی اور روز جمعہ کی انعام ہی آخر سورہ

فہم اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام

تو یہ تک اور با تو اور کو یونس سی آخر میں تک اور پیر کو طسی آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سی آخر ض تک اور بیدہ کو زمر سی آخر حرم تک اور حیرت
کو ذوق سی آخر قرآن تک پڑھی اور طی مضامین اکثر حاجات کی اس ختم کو مجرب کہا ہی علی اور پھر ختم فی بشوق کو وسطی کثایت شوق کی اور اور
حاجت روانی کی مجرب کہا ہی اور اسکے ہی جمع ہی شروع کر نیکو کہا ہی کذا فی التفسیر الطالی اصل سکا یہ ہوا کہ تم فی بشوق اور ہی اور ختم الاحقر
اور اور ملا علی ح کی قول کا حال یہ کہ ختم احزاب کی کئی تین تیس عین علمانی نقل کی ہیں لیکن صحیح تر تزیل وکی فی بشوق ہی ہیں و لولنا یک
ہی ہوجہ تزیل اسکی فی بشوق ہی یعنی سات منزلیں سات و تین اطر ح پڑھی کہ او کی بیرون ہر حرف فی بشوق کی وقع ہون بیان سکا یہ
کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور ہم ہی طرف ماندہ کی اور ہی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور تین ہی طرف
شعرا کی اور وادی طرف والصافات کی اور ف سی طرف سورہ کی یہ ترکیب حضرت علی علیہ السلام کی طرف نسبت کرنی ہیں کہ وادی مشغول ہے
اور کہا نووی فی کہ مختار یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کی ہیں جسکو کہ فائق و معارف خوب جیتی ہوں کلام اللہ کی دو حصا
کری اور عقیدہ برک حال ہو کمال فہم اور حیرت کا کہ پڑھی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پیلانی میں یا جگہوں کی فیصلہ کرنی میں پس وہ اکفا کری و
پر کہ نہ بار کی اس کے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی نفع اہل عیال کے میں مشغول ہوا وکی ہی ہی حکم ہی اور جو کہ عین میں ہی نہیں بہت
پڑھی جس قدر پڑھی سکی بشرطیکہ حد مال اور سرورہ قراءہ کو پڑھی ہو بیچ ہی و عن عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انا اہم بالقرآن کالجہر بالصداقۃ والیسر بالقرآن کالمیسر بالصداقۃ رواہ الترمذی
و ابوداؤد والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن بخیر نیک اور روایت ہی عقبہ بن عامر کی کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی پکار کر پڑھنی والاقرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑھنی والاقرآن کا مانند چکی دینی والی صدقہ
کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنی چکی سی جو صدقہ نقل معی ثواب یاد ہی
ب نسبت ظاہر دینی کی پس سطر ح چکی پڑھنا افضل ہی پکار کر پڑھنی سی کہا طیبی کہ حدیث میں پکار کر پڑھنی کی فضیلت میں ہی آئی ہیں و چکی پڑھنی
کی فضیلت میں ہی پس تطبیق انہیں یہ ہی کہ چکی پڑھنا افضل وکی ہی ہی کہ پڑھنا ہور یا ہی اور پکار کر پڑھنا افضل ہی وکی ہی کہ نہ پڑھنا ہور یا
کا بشرطیکہ نہ افنادی کیسکو نماز یونین سی با سون ہو و تین سی یا اور کیسکو اور پکار کر پڑھنا افضل سلی ہی کہ اور کافغ اور وگو ہی پچھا ہی کہ لوگ
سننی ہیں یا سیکستی ہیں یا ذوق پانی ہیں یا نال سلی ہی کہ پکار کر پڑھنا شاعر دین سی ہی اور پیدا کر تا ہی قاری کے لگو اور اور کی سطر و ہیا
پڑھنی نہیں جیتا اور دیکھا اور دیکھا ہی منکر پڑھنی والی کی ل سی اور اور وگو شوق و لانا ہی عباد و تکاپس جسکو ان تینوں میں سی کوئی نیت صحیح ہو
پکار کر پڑھنا اور کونفضل ہی و عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امن بالقرآن
صیر استحل محارمہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث کثیر اسنادہ بالقوی اور روایت ہی صہیب سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کی وہ شخص کہ حلال احرام اور سکیو نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث نہیں
اسناد کی قوی ف جسے حلال جانا اور سچ کر کہ حرام کیا اللہ ہی وہ کافر ہو مطلق یا سنی یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پڑھ لایا وہ شخص کہ معاملہ
حلال کنا کیا ساتھ اون چیزوں کی کہ حرام ہیں قرآن یعنی ترکیب ہوا احرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانی قرآن پر یہ ہی عمل
کری اور جس کے حق محبت پہن کہ تابعت کری محبوب کی و عن اللیث بن سعد عن ابن ابی مہلب عن یعلی
بن مہلب انہ سأل ام سلمہ عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واذا ہی تبعت وراۃ مفسرۃ حرقا حرقا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِفْرَادُ الْقُرْآنِ لِلْعَرَبِ وَأَصْوَاتُهَا وَإِنَّمَا كَلِمَاتُ أَهْلِ الْعِشْقِ وَكَلِمَاتُ أَهْلِ الْكِنَانَةِ وَكَلِمَاتُ
 بَدْرِيٍّ قَوْمِ بَدْرٍ وَكَلِمَاتُ بَدْرٍ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيحُ الْعِنَاءِ وَالنَّوْمِ لَا يَجَارِزُ حَاجِرَتَهُمْ مَعْتُونَهُ قَلْبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ لَعِبَهُمْ شَأْنُهُمْ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ **باب** اور روایت ہی حدیثی کی کہ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کی اور آوازوں کی اور جو تم طور اہل عشق کیسی اور طور اہل کتابوں کی
 اور اور وہی اچھی سیر ایک قوم کہ بنا کر زمین کی قرآن مانند نیانی راگ کی اور نوح کی حال دنیا کا یہ ہوگا کہ نہ پڑھیں قرآن حلقوں کی وہی سی یعنی
 قبول نہیں ہوئی کافرتہ میں پڑھی ہوگی دل دیکھی اور دل ون لوگوئی کہا چھا لگی گا اور کو پڑھنا اور کھانقل کی یہ یہی فی شعب الایمان پڑ
 اور زمین فی کتاب ہی میں ہا بطور عرب کی اہل عرب بلا تکلف پڑھتی ہیں جنی دل کی سنگ سی بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اور طرح تم
 یہی پڑھو اور لفظ و اسواہا عطف تفسیری ہی اور جو طور اہل عشق کیسی اہم یعنی جو کہ ناشن ہیں اور زمین اور شعر پڑھتی ہیں اور رعایت قواعد موسیقی
 کی کرتی ہیں وہی طور پڑھ قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری ہی اپنے کتاب کو پڑھتی ہی مانند سکی اور طرح پڑھتی ہی یہی حضرت فی من فرمایا اور
 فتنہ میں پڑھی ہوگی دل دیکھی یعنی مبتلا ہوگی جسے نیامین اور لوگوئی اچھا کہتی میں نوح ح و حکن البراء بن عازب قال سمعت
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسْبُ الْقُرْآنِ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ
 حُسْنًا كَرَاهَةَ الدَّارِمِيِّ اور روایت ہی براہین عازب سی کہ کہا سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی اچھی طرح پڑھو
 قرآن کو سادہ اپنی آوازوں کی یعنی ترتیل خوش آواز سی پڑھو سکی کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہی قوانین خوبی نقل کی یہہ دارمی نی و حکن
 طائوس فرسدا قال سئل النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا الْقُرْآنَ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا
 سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَائُوسٌ وَكَانَ طَلِقًا كَذَلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت طائوس سی بطریق ارسال کی
 کہ کہا اچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیوں میں سی بہت خوب ہی از روی آواز کی واسطی پڑھتی قرآن کی اور بہت خوب ہی پڑھتی ہیں
 یعنی ازراہ ترتیل واداک فرمایا و شخص کہ جسوقت ہی تو اسکو پڑھتی گمان کہ تیرے یہ کہ وہ درتا ہی اللہ کی کہا طائوس نی اور بہا طلاق ایسا
 نقل کی یہہ دارمی نی ف وہ درتا ہی اللہ یعنی تیری دل پڑتا ہے پڑا سکی پڑھتی کی باظاہر ہوں اور پھر نشانیاں خوف الہی کی مانند تغیر
 ہونی رنگ کی اور کثرہ رنگی اور طلق تابعی ہی اور زونف نی کہا ہی کہ صحابی ہی ع و ح و حکن عبيدة الملقبي وكانت له
 صحبة قال قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتَّقُوا حَقَّ تِلْكَ دَيْتِهِ مِنْ
 أَنَاءِ الْبَيْتِ وَالنَّهَارِ وَأَنْشُودَهُ وَقَعَسُوهُ وَتَلَّكُمْ مَا فِيهِ لِعَلَّكُمْ تَفْهَمُونَ وَلَا تَجْعَلُوا شَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ شَوَابًا
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملکی سی اور ہی وہ صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی انہی اہل قرآن نہ لکھیہ کہ قرآن سی اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنی او سکی کا اوقات اور اوقات دیکھی میں اور ظاہر کہ قرآن کو آواز
 خوش میں پڑھو اور کو اور فکر اور پڑھنے کے زمین ہی تاکہ تم طلبیاب ہو اور نہ تہلدی کردو نواب و سکی یعنی دنیا میں و سکا بلا نہ چاہو سکی ہی
 او سکی ہی ثواب بڑا آخر میں نقل کی یہ یہی فی شعب الایمان میں ف نہ لکھیہ کہ قرآن سی یعنی نافع نہ تلووت قرآن سی اور ادای
 حقوق او سکی سی بلکہ پڑا کہ و اور حق ہی او کیا کہ کہ عرف اچھی طرح او کہ و اور جو معانی او سکی اور عمل کرو اور پھر اور کہا میں جہر فی
 کہ حرام ہی لکھیہ کہ قرآن اور باذن پہلانی او سکی طرف اور کہ کاشی چیز کا اور پھر اور پڑھ کر فی او سکی طرف اور روندنا او سکو اور پڑھنا

یا کوئی اور فضل اور خالاکیا کرد و اور شیعہ چیلانی سی یعنی بسبب سکی کہ حضرت فی دونون قرانو کو جو کہا گیا کہ کلام خدا ایک طرح پر جا ہی ار کوئی طرح
پر کہ پڑھی کیونکہ درست ہو اور سرد و اور شیعہ جا بیست کسی بی بی یا یعنی بسبب سکی کہ جا بیست میں جا بل تاج اور واقع ہونا چیلانی کا و احوال میں
اتنا بسبب بڑا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہوا یعنی حضرت کی بڑا معلوم ہوا اور وہی تیری عوض ہر اس کی اخ یعنی تین بار کہ توئی سوال
کیا اور تیری اور سکا جواب یا او کی عوض تین سوال کرنا قبول کر دینے و پس شخص علی السدایہ سلم بن بنون سوال مغفرت ہی کی کسی سکتی صل
مغفرت ہی اگر مغفرت نہ ہو سکا و خلاصی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا وان لم تغفر لنا و لغفر لنا لکننا لنکونن من الخاسرین لیکن مغفرت کو تیر
قسم پر کیا و دو تو اپنی است کبیرہ اور مغفرت کو نہیو ایک یعنی کلین و دستیر کہی تمام خلائق کی یعنی اولیٰ و آخرین سی الا و سوا متناخت کبری کہتی ہیں کہ
قباحت کو سب نفسی نفسی کہتی ہوئی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کہینگی حضرت سبکی شفاعت کی سبکی و خاص حضرت برہم طلبہ السلام
ہی کو ذرا سی کیا کہ فضل میں سب نبیای بعد جاری ہینے چیلانی السدایہ سلم کی مع ح. و عن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرانی جبرئیل علی حرف فوا بعتہ فاکم انزل استنزیدہ ویزید فی حتی انتھی الی السبعۃ
الخرنی قال ابن شہکاب بلغنی ان تلك السبعة الاخری انما هی فی الاخری تکون واحدا لا یختل فی حدال
و لا حدر اہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ با تحقیق رسول خدا صلی السدایہ سلم فرمایا پڑھا یا مجھ کو
جبرئیل فی ایک طور پر یعنی اول پر پڑھا کی جی اوس سی یعنی السدایہ جبرئیل ہی پس ہمیشہ با میں یادہ کروا تا اوس سی یعنی طلب کرنا اللہ زیاد
یا طلبک تا جبرئیل سی ہمیشہ کہ طلب کر ہی اللہ زیاد فی اور زیادہ کر تا تھا و مجھو میانک کہینچا یعنی امر قرآنہ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا این شہما
فی یعنی زبر سی تابعی فی کہینچا مجھ کو تحقیق وہ سات طور نہیں صحیح امر وین گویا کہ یعنی شفق و متحد میں نہیں اختلاف حلال میں و در حرام میں
نقل کی بہہ بخاری و در سلم فی فت یعنی اختلاف قراءہ سی حکم تبدیل نہیں ہونا یعنی ایک قراءہ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو اور
و دستر قراءہ سی حکم اور چیز کی حرام ہونیکا معلوم ہو و سوا طرح نہیں بلکہ اگر ایک قراءہ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسر قراءہ سی
ہی سبھی حکم معلوم ہو قراءہ تو نہیں اختلاف لفظو حکای حکمون کا نہیں ہونا تا اس شرح الفصل الثانی و فضل دوسری
سکن ابی بن کعب قال قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال یا جبرئیل انی بعثت الی الامم اھدیر
ہنم العجز و الشیخ و الکبیر و الغلام و الجاریہ و الرجل الذی کم ینزلنا با قظ قال یا محمد ان القرآن انزل علی
سبعۃ اخرج رواہ الترمذی و فی روایہ کحمد و ابی داؤد قال لیس ہنھا الا شاف کاف و فی روایہ للشافعی قال ان
جبرئیل و مینکاء یل اتیا فی فقعد جبرئیل عن عینی و مینکاء یل عن کساری فقال جبرئیل انزل القرآن علی اخرج
قال مینکاء یل استنزیدہ حتی بلغ سبعۃ اخرج فکل اخرج شاف کاف روایت ہی ابی بن کعب ہی کہ کہا ملاقات کی شیعہ
خدا صلی السدایہ سلم فی جبرئیل سی پس کہا حضرت فی ای جبرئیل تحقیق میں بھیجا گیا ہوں طرف است ناخواندہ کی کہ دونین بڑھیا میں ابی جبرئیل
بڑے ہیں اور لڑکی اور لڑکیان اور اونیں یسا شخص ہی کہ نہیں پڑھی کتاب کہی کہا جبرئیل فی ای محمد تحقیق قرآن او تارا گیا ہی سات
طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءہ پر پس پڑھی بہ کوئی جو پہل ہو او سپر نقل کی بہہ ترمذی فی اور صحیح روایت احمد و ابو داؤد کی کہا
یعنی جبرئیل فی بعد لفظا حرفت کی کہ نہیں دن و طرح نہیں ہی کوئی طرح گمشافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرنی ہی کافی
ہی یعنی کفایت کرنی ہی صحیح حجت ہونیکے صدق نبی پر او حق ہونی دین پر او صحیح الزام دینی مسکرون کی اور صحیح روایت نسائی کی فرمایا

ہمارے سو دی کہ ناکہ وہانی اور سی پو شراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا شراب پیسا ہی تو یعنی خلاوت کرتا ہی قرآن کا اور جیسا کہ مابھی تو کتاب لندہ
یستی فرماؤ اور سیکو یا ادا اور سیکو یا لاری و کج فعل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ بنت ابی اسود جو بہت ہی تھی اگر وہ فرماؤ مشہور تھی تو یقیناً کتاب لندہ
تکذیب الکار اور سکا کفر ہی یقیناً اور اگر فرماؤ شاذ پڑھتی تھی تو تغلیظاً کہا اور ظاہر ہے ہی سلیبی کہ حکم مرتد ہوئی اور کسی کا نہ کیا اور اتفا کیا حد شراب پلاؤ
کہا سلیبی کہ یہ تغلیظاً کہا سلیبی کہ جیسا کہ کتاب لندہ اور بخاری میں لکھا ہے کہ اس کا ارادہ کا حاصل کیے اور ہی انکار اور ادا کا کیا تہا نہ اسل قرآن کی
لیتاری کی اور پھر شراب کی نہ مرتد ہوئی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود ماری و کج شراب کی سبب ثابت ہوئی تھی شراب کی
ساتھ ہوئی اور یہی ذہب سہلی ایک جامعہ کا علا ہی اور بخاری اور شافعی کی ذہب یون کی ان ہی سے حدیثیں ملتی تھی سلیبی کہ جو حدیثیں اس کی اور امر و کج
مشابہ ہوئی ہی بوسی شراب کی پیشی کہ قرار کیا ہوا ہی یا گواہ قائم ہوئی ہوں شراب پینی ہراس سبب ہی حدیثی ع و ح و کج ذہب یون ثابت
قال أرسل إلى أبو بكرٍ مقتل أهل اليمامة فإذا عمرو بن الخطاب عنده قال أبو بكرٍ إن عمر أتاني فقال إن القتل
قد استخّر يوم اليمامة بفراء القرآن ولاني أخشى إن استخّر القتل بالفراء بالموطن فيذهب كثير من القرآن
ولاني أرى أن تأمر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئاً لم يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
عمر هذا والله خير فلكم يزيد عمر يرأجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر
قال زيد قال أبو بكرٍ إنك رجل شاب عاقل لا نتراكم وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم
تتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل عليّ مما أمرني به من جمع القرآن قال قلت
كيف تفعلون شيئاً لم يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلكم يزيد أبو بكرٍ يرأجعني
حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر أبي بكرٍ وعمر فتبعت القرآن أجمعه من العشب والخاف
وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع أبي حنيفة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره لقد
جاءكم رسول من أنفسكم حتى خائمة براءة فكانت الصحف عند أبي بكرٍ حتى اتواها الله ثم عند عمر
حيوته ثم عند حفصة بنت عمر رواة البخاري اور روايت ہی زيد بن ثابت سے کہ کہا ہر طرف سے کہ سیکو حضرت ابو بکر
بچ دونوں قتل بل پاس کی پس گیا میں وکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب سے ہی ہوئی نزدیکی ابو بکر کی کہا ابو بکر نے تحقیق عمر ہی پاس اور کہا شہید
ہو یا تحقیق گرم ہوا دن پاس کی ساتھ قاریون قرآن کی یعنی اس لڑائی میں بہت قاری ماری کئی ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کفر ہی ہو گا مارا جانا
قاریوں کا اتنی جاہوں میں پر جانا ہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت یہ کہتا ہوں کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنی قرآن کی کہا میں یعنی ابو بکر ہی واسطی حضرت
عمر کی کس طرح کر دئی تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز غیر خدا ہی اللہ علیہ وسلم ہی کہا عمر ہی یہ قسم خدا کی ہے ہر ہی پس ہمیشہ ہی عمر کے نگو کہ جس سے ہاتھ
کہہ لو اللہ سید میرا واسطی اس یعنی واسطی جمع کرنی قرآن کی اور یہی یعنی مصلحت میں جو کہ دیکھی عمر ہی کہا زید ہی کہ کہا مجھ کو ابو بکر ہی تحقیق تو مرد جوان
ہی سببہ والا نہیں تمہارا ہی تجھ کو یعنی جو کہ نقل کر ہی دسین تمہارے جیوت وغیرہ کی نہیں لگا سکتی سبب یہی ہے کہ تحقیق تہا تو لکھا جاتا ہی واسطی غیر
خدا ہی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر لیا اور لکھا کہ اس کو یعنی ایک صحت میں اس قسم ہی اللہ کی اگر تکلیف ہی مجھ کو نقل کرنی ہیاڑ کی ہیاڑوں میں ہی ہوا
بہت ہیاڑی مجھ اور پھر ہی کہ حکم کیا مجھ کو ساتھ اسکی جمع کرنی قرآن ہی یعنی سلیبی کہ میں صحت بدنگی ہی ہی اور روح کی ہی کہ فکر بہت کرنی ہیاڑی کہا
نی کہا ہی کس طرح کہ وہی تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ رسول خدا ہی اللہ علیہ وسلم ہی کہا حضرت صدیق ہی وہ قسم خدا کی ہے ہر ہی پس ہمیشہ ہی ابو بکر کے نگو

کشف جیسی بہانہ تک کہ گبولہ السعدی سینہ میرا دینی اور جینری کی کہ گبولہ اسطی وکسی سیدیلو بیکر کا اور بیکر کا پس میں ہوندا یعنی قرآن کو درجہ ایک جمع کرنا تھا اور سکو شاہزاد
 بکچور کسی اور سفید پیروں سے اور لکھنؤ کی معنی حافظوں کی سینوں سے بہانہ تک کہ باہانسی آخر سورہ لوبہ کا پاس بو خیرہ انصار کی : باہانسی اوکے ساتھ بیکر کے
 اوکے اور آخر سورہ کا یہی ہے اللہ بنا کر کہ رسول میں انفقہم آخر سورہ برات تک پس جی صحیفہ لکھی ہوئی تھو ایک بویکے کہ بہانہ تک کہ وفات ہی باوگولہ اسدی پر
 تھو ایک عمر کی اوکے زندگی میں بہ تھو ایک مخصوصہ میں عمر کی نقل کی یہ بچاری وقت یہاں نام شہر کا ہی حضرت ابو بکر رضی اپنی خلافت میں کتب لکھ کر
 لشکر کی روانہ بھیجا اور وہاں کی لوگوں سے خوب لڑائی ہوئی اور یہ لکھتا ہے یہی اور میں باگیا اور یہت قاری ایسے ہر ماری گئی بعضوں کی اسات ہوا اور بعضوں
 کہا بارہ سو پس ہاگی لڑائی کی بعد حضرت ابو بکر رضی زید بن ثابت کو بلا یا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور ہا لوگت و جی یعنی اکثر لکھتا ہا اسلی کہ لکھی وال
 حضرت کی جو پس جی کہ او نہیں متلفا اور یہی جی ہی میں یہ ہیں کہ تم کی حج کرنی اور کہتی ہیں امانت دار ہوا اور قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وقت میں لکھا ہا اسلی کہ صحف میں ہا بلکہ تہر کی لکھوون وغیرہ ہر تھا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکر رضی ساہتہ شہر حضرت عمر
 کی حج کیا یہی ایسا ہوا کہ گویا پانی اور اوق متفرق کر او نہیں قرآن لکھا ہوا تھا اور کچھ کر دیا اور جانا جا ہی کہ ترتیب حضرت کی زمانہ میں سورہ لکھی نہتی
 بعد حضرت کی ہوئی صحابہ کی اجتہاد ہی اور ترتیب تھو لکھی حضرت کی زمانہ میں ہوئی کہ جبریل جیسا کہ یہ قرآنی جبریل صحیفہ لکھی لاتی تو کہتی کہ سکو لاتی
 سورہ میں لاتی آیت کی کہ ہوا اور لوح محفوظ میں یہی سی ترتیب لکھا ہی اور وہاں ہی آسان بنا پیر جی اور وہاں جبریل صحیفہ قلم کی سو تھیں اور یہ
 لاتی اور ترتیب والی جی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبریل ہر سال ہر ضامن لکھا تمام قرآن حضرت سی ہی ترتیب سے دو کرئی اور جبریل سال میں
 حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دو کر دیا اور نہ پایا ہی اور سکو انہ حضرت کی انہ میں یا د کیا ہا تمام کلام اللہ یعنی صحابہ میں انہ لاتی بن کعب
 اور حاذ بن حیل اور زید بن ثابت اور ذبی وروا کی پس او نہ پانی ہی سا تھہ سکی یہی کہ لکھا ہو کسی پاس نہ پایا سو ہی لکھی اور یہی صحیفہ ام یعنی
 جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت ہی سا تھہ اتفاق صحابہ کی توجہ متعلقہ جو لکھی یعنی جزون کی کہا گیا ہوا اتفاق جمع کر گیا ایک صحف میں نہ ہوا
 پس صحیفہ حضرت ابو بکر کی پاس ہی تھی تا دم زبست پیر حضرت عمر کی پاس ہی لکھی زندگی بہر ہر ادکی جی پاس ہی صحفہ م تھا اور کچھ حضرت
 عثمان رضی جمع کیا اور لکھو ایک صحف میں اور لکھو اگر کسی صحف شہر وں اسلام کی میں جی جیسا کہ حدیث آئندہ میں کو ہی روح و سکون
 اَنْسُ بِنِ مَالِكٍ اَنْ حُنْ بَيْتَهُ الْاَيْمَانُ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُعَارِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فِتْحِ اَسْرَ حَيْثُ بَدَا دَرْدِينُ اَنْ مَعَ اَهْلِ
 الْحِرَاقِ فَافْتَرَحَ حَذِيقَةَ اَخِيْلَةَ فَمِمَّ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُنْ بَيْتَةَ لِعُمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هَذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ
 يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اَخِيْلَةَ وَالْمُؤَدِّ وَالنَّصَارَى فَارْسَلَتْ عُمَانُ اِلَى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسَلِي الْيَتَا يَا لَطِيْفُ النَّصِيْحَةِ فَارْسَلَتْ اِلَى
 اَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَسَخَّرَهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيَّةِ الْثَلَاثِ اِذَا اَخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَرَبِيْذُ بْنُ ثَابِتٍ
 فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالْكُتُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاَمَّا تَزَلُّ بِلِسَانِكُمْ فَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا اسْحَرُ الصُّحُفُ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ
 الصُّحُفَ اِلَى حَفْصَةَ وَارْسَلَتْ اِلَى كُلِّ اَقْبٍ مِّمَّصْحَفٍ مِمَّا سَخَّرُوْا وَاَمْرٌ بِاِسْوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ حَيْثُ
 اَوْ مَصْحَفٍ اَنْ يُحْرَقَ قَالَ اِبْنُ شِهَابٍ فَاتَّخَرْتُ فِي حَلْمِ رَجَاءُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنْهُ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ
 فَقَدْتُ اَيَّةً مِنَ الْاَحْرَابِ حِيْنَ سَخَّنَا الْمَصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَسَنَّاها فَوَجَدْنَا مَعَ حَزْمِيَّةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ أُصْدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ فَكُلَّمَا هَآءِ فِي سُوْرَةٍ تَرَكَ فِي الْمُخْتَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سی یہ کہ خذیفہ بیٹی بیان کی آئی حضرت عثمان کی پاس و تہی حضرت عثمان کہ سامان چھا و درست کرتی تھی
اہل شام و عراق کی یہی و اسی لڑائی ارینیہ اور آذربایجان کی پس فتح بنی الاحذیفہ کو گوئی اختلاف فی نزج قرآہ کی یعنی یہیں ایک دوسری
قرآہ سنکر انکار کرتا تھا پس کہا خذیفہ و اسی حضرت عثمان کی اسی امیر المؤمنین ارک کہ اس است کا یہاں اس ہی کہ اختلاف کہیں کلام اللہ میں
اختلاف بہو و نصاری کی پس یہاں حضرت عثمان فی طرف حصصہ کی یہ کہ یہج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کروا دین ہم او کو و صحفونین ہم
یہ چھا دین گی او کو طرف تمہاری یہ سچی صحیفہ فی طرف عثمان کی پس حکم کہا حضرت عثمان زید بن ثابت کو یعنی انصاریں سی و عبد اللہ
بن جبر و سعید بن عاص و عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش میں سی پس نقل کی سب وہ صحیفہ صحیفونین فرمایا حضرت عثمان فی و اسی
جماعت قریش کی کہ میں تن تہی یعنی سوای زید کی اور اصحاب جف مذکورہ ہوئی او کو فرمایا جو وقت اختلاف کر دو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن میں
لغات قرآن میں پس لکھو و کو سو افق لغت قریش کی سلی کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان و لکی پس کیا سہنی سہی سہنی کہ جب
نقل کر جائی صحیفہ صحفونین یہج دی حضرت عثمان فی صحیفہ طرف حصصہ کی اور سچی طرف ہر جانب کی ہا یکا یکت صحف و نہیں سی کہ نقل کی
تھی و حکم کیا ساتھ قرآن کی کہ تم سوای ان صحفون کی نزج صحیفہ کی یا صحف کی جلادینی کا کہا ابن شہب اب پس خبر دی جھوٹا بیٹی زید
بن ثابت کی فی یہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ ہا نہ پائی یعنی ایک ایہ سورہ احزاب میں سی اور وقت کہ نقل کی سہنی یعنی یہی اور قریشون فی
صحف تحقیق سنا کہ تا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی تھی و سکو تلاش کی میں وہ آیت پہل فی میں وہ آیت یعنی لکھی ہوئی پاس
خزیمہ بیٹی ثابت انصاری کہ وہ آیت یہ ہی من المؤمنین رَجُلٌ أُصْدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللہ علیہ پل دی میں ذفا یہ نزج سورہ او سکی یعنی احزاب کی
صحف میں نقل کی یہ بخاری فی وقت کرمانی فی شرح بخاری کہ میں کہا ہی کہ معنی یغازی کی میترسی میں ای کان عثمان چھڑا اہل شام
و اہل عراق لغزہ امین ان جین و فتح ہا پس صاحب جسم فی ترجمہ سکی موافق کیا ہی اور یہ یہی کہمانی میں کہا ہی کہ ایسیہ تصبیہ ہی نوح روتم
اور آذربایجان حصصات تبریزی انتہی اور طاعلی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ سم کان کا اور فاعل یغازی کا خذیفہ کو کہا ہی اور قاموس ملا علی
فی کہا ہی کہ ایسیہ شہری آذربایجان میں پس آذربایجان تعمیر بعد تخصیص ہا مانند اختلاف و نصار کہ میں جسی تورتہ و انجیل میں بہو و نصاری
تعمیر و تبدیل و کسی و زید بن ثابت کی ہی سب او قرآن میں ہی مسلمان کہ میں پہلی برہا ہوئی اس فستہ کی کچھ تدبیر کچی جسٹہ یعنی یہ کہ حضرت عثمان
فی لوگو کو جمع کیا اور وہ اسدن پچاس ہزار تھی پس فرمایا کہ کیا کہتی ہو اسحال میں کہ تحقیق پہنچا جھوٹ کہ ہا ہی بعض و کا کہ قرآہ میری
بہتر ہی قرآہ تیرے ہی اور یہ قریب ہی سکی کہ ہو کفر کہا لوگون فی کہ کیا مناسبتی ہو تم کہا حضرت عثمان فی مناسبتی ہا ہا ہا ہا کہ جمع
کہوں لوگو کو ایک صحف پر پس ہنوز اختلاف کہا لوگون فی خوب ہی وہ چیز کہ مناسبتی تم ہی پس قصد کیا لوگوئی جمع کر کیا ایک صحف پہنچا
بیان اسکا فارسل ان میں ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان و لکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نزل ہوا لغت قریش میں بہر حضرت است کی اہا
سی فرمائی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑھتی ہو کہ فرمایا پس میں معنی او کی قول کی کہ لکھو و کو لغت قریش میں کہ اس
اور لغت کا حکم کیا اور یہ ہو کو لغت قریش میں پڑھنی کو فرمایا پس میں معنی او کی قول کی کہ لکھو و کو لغت قریش میں کہ اس
اختلاف کیا لوگون فی لفظ تابوت میں لیکن زید بن ثابت اور کہا اور بن فی التابوت پس جو ع کی لوگون فی طرف عثمان کی پس کہا اور ہنوز
فی ناہو سو ساتھ کی سلی کہ قریش کی زبان میں یوں ہیں ہی اور پوچھا لوگون فی حضرت عثمان سی لفظ اللہ میں پس کہا عثمان کی کہ لکھو

اوسین ۵ اور پھر تحقیق کی یا صحف کی ظاہر امر اور پھر تحقیق ہی وہ ہیں کہ حضرت حفصہ کی پاس تھی اور مراد پھر صحف ہی وہ کہ اور بعضی لوگوں نے کہا ہے
 کیسی تھی اور جو سکتا ہی کہ شاکاوی ہوا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ نے ہی اس جو صحیفہ تھی بعد وقافی و عدد پھر سبکی وہ ہی حضرت
 عثمان نے جلاواؤنی اور کہا سخاوی نے کہ جب باغ ہوئی حضرت عثمان نے لکھوائی صحف کیسی تو وہ صحیفہ حضرت حفصہ کو سپرد اور جو ای ادنی
 اور اپنی صحف کی اور صحف جلاواؤالی پر ہی صحیفہ حضرت حفصہ کی پاس ہی جب تک کہ ہوا مروان مدینہ کا تو لگوا یا اور جو جلاواؤالی ہی اور ہونے نزدیکی
 حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان انکی بیانی عبد المدین عمری سنگا کہ جلاواؤالی بخوف سنگا کہ ظاہر ہوئی تو لوگ پھر خطاوت کرینگی اور خطاوت ہی کج ستر
 اور صحفوں کی کہ حضرت عثمان نے ہر طرف سے ہی کتنی ہی مشہور رہی کہ پانچ تھی اور ابو داؤد نے کہا کہ ستائشی ابوحاتم جہتاسی کہ سات
 صحف تھی ایک کہ کو سبچا اور ایک نام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ میں کہا اور خطاوت
 کیا ہی ناموں سے ہر بانی ورق صحف کی کہ جب باقی رہی و عین نفع تو آیا اولی وہ ہوا اتنا ہی یا جلاواؤالی بعضوں کو کہا جلاواؤالی ہر سبکی
 کہ دفع کیجاتی یمن تمام صورتیں لت کی خطاوت ہونیکل کہ وہ جدا جانا ہی ہوا اولی و سکا اور بعضوں کہا کہ وہ ہوا اولی ہی اور ڈالاجاوی وہ ہوا
 اور سکا پاک جیکہ یمن بلکہ لائق ہی کہ پنی جاوی پانی اور سکا سبکی کہ وہ وہا ہی ہر سبکی اور شفا سبکی علتوں کی اور حضرت عثمان نے جلاواؤالی
 بنا بر صحت کی کہ خطاوت نہ باقی رہی و طعن حضرت عثمان پھر جیٹا رحہم کہ یمن شرح میں آیا ہو کہ جلاواؤالی ادلی ہی جیکہ شرح میں ہے یا
 نہ ہوا اور وہ ہونے بنا بر صحت ہے فعل کیا ہو تو کیوں نہ طعن کرین جسبتا وہ تباہی کی مٹھیہ لکھا ہی علانی کہ جمع ہونا فرق تین بار واقع
 ہوا ایک بار تو یہ پوچھیہ خد صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک صحف میں تھا مرتبہ اور دوسری بار وہ حضرت ابوبکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رضی
 سی کہ کہا بزرگترین لوگوں کی جمع ہوا صحف کی زروی تو اب کی ابوبکر میں جہت کر ہی اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنے والی ہیں کنا خطی ہر دو کو
 اور دوسری بار حضرت عثمان کی وقت میں جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو کہ لکھا صحفوں میں ساتہ لغت قریش کی اور جو اثنا عشر طرف میں ہی یہاں
 پچیس میں ہوا پس فرق در میان جمع ابی بکر اور جمع عثمان نہ لکھی یہ ہی کہ ابوبکر نے جمع کیا اس میں کہ باوا فرق میں ہی کچھ جانا ہی اور حضرت
 عثمان جمع سبکی کیا کہ خطاوت واقع ہو پس عثمان نے حقیقت میں جمع کرنے والی قرآن کی نہیں یمن بلکہ جمع کر لیں یمن لوگوں کو لغت قریش پر
 و سکن ان عبا پس قال قلت لعثمان ما حکمکم علی ان عجزتم الی الانفال وھی من المثنی والی الرأۃ وھی من المثنی
 فقرنتم بینہما وکم تکتبوا سطر لنبی اللہ الرحمن الرحیم و وضعتموها فی السبع الطول ما حکمکم علی ذلک قال عثمان
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی علیہ الزمان و هو یقر علیہ السور ذوات العذر وکان اذا نزل علیہ
 شیء دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ہذا الایۃ فی السورۃ الیٰ ذلک انزل علیہ
 الایۃ فیقول ضعوا ہذا الایۃ فی السورۃ الیٰ ذلک انزل علیہ السورۃ الیٰ ذلک انزل علیہ
 براءۃ من الخراقران نزلہ وکانت رخصہ اشیبہہ فی قصتہا فی قص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وکم یبئ لنا انہا ہذا قین اجل ذلک قرنت بینہما وکم اکتب لیس اللہ الرحمن الرحیم
 و وضعتمہا فی السبع الطول ذواہ احمد والترمذی و ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس کہ کہانی واسطی عثمان کی کہ سبب
 ہوا حکموا سپر کہ قصد کیا منی طرف سورہ انفال کی اور وہ ہی مثنیٰ میں ہی اور طرف سورہ براءۃ کی اور وہی میں ہی اس میں نزدیک کیا
 مثنیٰ اور ان دونوں سورہ کو ابوسمیر نے لکھی مثنیٰ سطر سے اللہ الرحمن الرحیم کی در میان دونوں تو لکھی اور کہا مثنیٰ سورہ انفال کو جمع سات

سورۃ النبیوں کی کیا باعث ہوا نکلا اسپر فرمایا حضرت عثمان فی کہ تم ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرنا تھا ہر نامہ اس حالت میں کہ اورتی تھیں اور پھر
سورۃ النبیوں والی اور حضرت جبرئیل کے اور تراوانہ پھر کچھ یعنی قرآن میں سی بلائی بعضی وسیکی کو کہ لکھا تھا یعنی وحی ماننے بزمین ثابت خیر
کی اور قرآنی ترکہ دوسرے آیتیں بیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی وہ میں لیا اور ایسا یعنی ماننے طلاق و حرج وغیرہا کی پس جبرئیل کے نازل ہوئی اور پھر
کوئی آیت فرمادہ اس آیت کو بیچ اوس سورۃ کی کہ مذکورہ ہی وہ میں لیا اور ایسا اور ہی سورۃ انفال والی دن سورۃ کوئی کہ نازل ہوئی ہیں
مابین میں اور ہی سورۃ ہر آیت آخر قرآن اورتی میں اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہہ قصہ سورۃ ہر آیت یعنی دونوں میں کہ ہی کافر نبی لڑنے کا اور
عبداللہ کو نبی کا پیش فاشت کسی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہوا کہ یہ کہ تحقیق ہر سورۃ انفال سی ہی پس سبب بیان کر فی
حضرت کی اور مشابہہ قصہ کے نزدیک کیا یعنی دونوں سورۃ کو اور دیکھی ہی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکہدی ہی ہی وہ کہ ہی دونوں سورۃ
یعنی بیچ سات روئی یعنی ولیکن فاصلہ در میان میں چہوڑا واسطی مشابہہ ہوئی بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورۃ کی نقل کی بہہ احمد و ترمذی و ابوداؤد
فی فتاویٰ کی تفسیر طرف انفال کی اجماع کلام اللہ سورۃ کو اور طرحی تقسیم کر کے کہا ہی کہ سورۃ بقرہ سی سورۃ یونس تک کو طول کہتی ہیں عربی بزم
طول یعنی کو کہتی ہیں اور یہ سورۃ میں نبی نبی ہیں اور سورۃ یونس سی سورۃ شعرا تک کو میں کہتی ہیں اور میں جمع مانگی ہی ماہ عربی میں سو کو تو
میں اور یہ سورۃ میں یاد ہوسو سورۃ میں ہیں یا فریب کی اسلی کی میں کہتی ہیں اور سورۃ شعرا سی سورۃ حجرات تک کو مثالی کہتی ہیں و سورۃ
کہ کہ میں ہیں اور ہی میں مگر میں اسلی مشانی نام ہوا اور نکلا اور سورۃ حجرات سی آخر قرآن تک مفصل کہتی ہیں اسلی کہ ان سورۃ کو در میان میں
فاصلہ لیس اللہ کا نزدیکت و ایک پھر مفصل کو میں قسم کر کے کہا ہی ایک طول و سری اوساط میں سری قصاص و سورۃ حجرات ہی و السماء ذاب لبروج تک
کو طول مفصل کہتی ہیں اور السماء ذاب لبروج سی سورہ کہ میں تک کو اساط میں کہتی ہیں اور ہم کہیں سی آخر تک قصاص مفصل کہتی ہیں پس میں
عیاس حضرت عثمان کو کہا کہ انفال میں ہی اسلی کہ سورۃ یونس کی ہی اور بقرہ میں میں ہی اسلی کہ سورۃ یونس کی یاد کی ہی اس
انکو اس میں ایک کر کے طول میں کہوں کہا جا ہی تھا کہ انفال کو مثالی میں کہتی اور بقرہ کو میں میں اور خیر یہ ہی کیا ہے بسم اللہ در میان میں
انکی کہی حضرت عثمان اسکا جواب یا کہ حاصل و سکا یہ ہی بیچ امران دونوں سورۃ کی اشتباہہ ایک جسی تو یہ دونوں سورۃ میں ایک
سورۃ میں سبب رکھنا اور نکلا بیچ طول میں و نہ لکھنا بسم اللہ کا در میان میں و ہی درست ہوا اور ایک جسی دو سورۃ میں اسلی فاصلہ در میان
میں چہوڑا بیچ **کتاب الدعوات** کتاب بیچ بیان دعاؤں کی فت و دعا کی معنی میں طلب کی نادانی کا علی
کچھ یہ طریق عاجزی کی اور کہا نووسی کہ تمام شہدوں کی اہل فتویٰ ہر عصر میں متفق رہی ہیں سپر کہ دعا کا کہنا سبب اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن
و حدیث اور دلیل انبیا صلوات اللہ علیہم علیہم کا کہ سبب عاکر فی ہی ہیں اور بعضی زیاد و اہل معارف فی کہا کہ ترک دعا کا فضل ہی اسطی ہی
ہوئی پنی قسمت پر اور رضی ہوئی ضامی سو پر قول یعنی اللہ کا محمول ہی ایسا کہ ہر بعض کو ایسا کہتے ہیں کہ اللہ و مدین غائب ہی ہی ضابطہ
جسی حضرت برہم علیہ السلام کا حال تھا وقت و ثانی کی آگ میں کہ جبرئیل فی دعا کی کہا اور ہوں کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہی ہی حاجت
سوال کی نہیں ہوا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
سلم لکل نبی دعویٰ مستجاب لہ ففتیہ لکل نبی دعواتہ و اول احتیات الدعوی
شفاعة لا تھتی الی یوم القیمۃ فیہ نازلہ ان شاء اللہ من جات من امی لا یشیر الی اللہ شیئاً و اراہ مسلم و البیاری انصرمہ
روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی ہر نبی کی ایک عاہی کہ قبول کیا ہی اسطی ہی کی ہر نبی فی اپنی دعا کی اور

تحقیق میں چہا کہی ہی سچی دعا و سچی شفاعت ہست اپنی کی تاخیر و کمی گئی ہی ان قیامت تک پس و پچھنی والی ہی اگرچہ اسکا دوس شخص کو
 کہ روایت ہے کہ نہ شکر کیا نہ سہا لہد کی کی کوشش کی یہ سلم بن اور بخاری کی روایت کتر ہی اس وقت واسطی ہر ہی کی انہم یعنی حکم فرمایا تھا اللہ تعالیٰ
 ہر ہی کو لاپتی مخالفین پرید دعا کرتا ہی کی ہی درود کرتی ہی اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر ہی ہی اپنی دعا کی جیسے حضرت
 قوح علیہ السلام پر دعا کی اپنی ہست کی ہلاکت کی ہی جس کی غرق کی گئی ہست طوفان میں اور حضرت صلح حق بد دعا کی اپنی ہست پر ہستاک ہلاک
 ہوئی ساتھ اور جبریل کی اور نبی اپنی دعا کو چہا کہی ہی یعنی صبر کیا ہی وکی بڑا اور بد دعا کی ایسی کہ میں حسہ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موت
 کہہا ہی قیامت پر لکوسی بدی شفاعت کرو گھا شخص کی ایسی باریان مرہ اور گرجہ گناہ رہا اور شفاعت کی قسم کی ہوگی بعضی حضرت کی شفاعت
 دو تہی دخل ہی نہیں ہونگی اور نبی جلدی نکلیں گے روزی اور نبی جلدی نکل ہوگی جنت میں اور نبیوں کی وجہ بلند ہوگی جنت میں اللہم ارزقنا
 شفاعت نبینا علیہم ثلث صلوات منہ **وَحَنَّهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ**
عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيئُهُ شَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلْدُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَوةً وَذِكْرًا
وَدُفْرَةً تَقْرَأُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی ایسے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم الخیر
 ہاگی میں تجھی کی حاجت بہر مند کر چکا ساتھ اسکا اور نہا مید کر چکا وہ میں یعنی اسید وار ہوں کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای کسی نہیں کہ میں کی و
 ہوں پس جس میں مرگی ان دعا ہی ہونگی کہ باریا ہوا و سکولعت کی ہوا و سکوا را ہونگی او سکوپس ان سب چیزوں کو بچ جو او سکولک سبب حسد اور پاک
 کا گنا ہونگی اور سبب دیکر کا نزدیک ہوا و سکولک چیزوں کی طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور سلم بن وقت لفظا نا انا بشیر ہست
 ہی عذر کی کہ میں آدمی ہوں کہ کسی بھی کسی پر خفا ہی ہوتا ہوں اسب حکم بشریت کی اور لفظ فای المؤمنین ان اور تیسرا اور بخاری کہ اللہ تعالیٰ کی حضرت کی
 ساتھ قول ہی کی اتخذت عندک عهدا جس صل یہہ کہ جسکو میں یاد وغیرہ دون و سکولک سبب حسد وغیرہ کا کہ منقول ہی اتخضت علی اللہ علیہ وسلم
 ابک فعدتک ہی حجری ہی ہی نماز کی ہی کہ میں حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور ماگی و نس کوئی چیز اور مال نہ کیا ماگن میں دیکر زیادہ سن حضرت
 فرمایا حضرت ابوبکر اشقی لینی کی اللہ تعالیٰ پر ہر چیز و یا حضرت عائشہ ہی حضرت اور میں ہی حجرت غیبی کر اور تھلاک جن آپ ہی حضرت عائشہ ہی دیکر یاد ہو
 فرمایا وکی خوش کی ہی اللہ تعالیٰ اتخذت عندک عهدا انہم ہست وکی اپنی بد دعا کی ہی کہ بد دعا کی ہی وکی ہی ہی وکی **وَحَنَّهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ شِئْتُمْ أَنْ تَغْفِرَ لِي إِنَّ شِئْتُمْ أَنْ تَغْفِرَ لِي إِنَّ شِئْتُمْ أَنْ تَغْفِرَ لِي**
مَسْئَلَتُهُ إِنْهُ يَقُولُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ مَرَادُهُ الْخَائِرُ اور روایت ہی ایسے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی حیوتہ دعا ماگی ایک نہا اپس کہی الی الخیون واسطی میری اگرچہ ہی تو ہم کر چکا اگرچہ ہی تو روزی دی چکا اگرچہ ہی تو او جا ہی کہ غم باجمہم کر
 اپنی گنہی میں کلمہ شک کا کہی ہی واسطی کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی میں زبردستی کرنا والا اور سکولک نقل کی یہ بخاری ہی دعا جاز ماگی
 کہ یا اللہ یہ طلب رہا را بودا کہ وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہ نہ کہو کہ اگرچہ ہی تو ہی کسی بہر شک کرتا ہی قبول میں و رود اپنی وعدہ میں خرافت نہیں کرتا
 کیا ہی کہ دعا کو میں قبول کرو گھا اور میں ہی زبردستی کرنا والا اور سکولک کہ کسی ہم کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بیفائدہ ہی یہ کہنا کہ اگرچہ ہی تو
ع ح وَحَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ شِئْتُمْ وَلَكِنْ**
يَغْفِرُ وَلِيَعْلِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَبْعَاظُكُمْ سَخَى أَنْ يَعْطَاهُ دَرَاهِمَ مَسْئَلُهُ اور روایت ہی ایسے ہی کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوتہ کہ دعا ماگی ایک نہا اپس کہی الی الخیون شک اگرچہ ہی تو و لیکن طلب کی ہی یقین کر کر نہیں شک کی اور یہی کہ

رغبت ہو اسی کا اللہ تعالیٰ نہیں شکل ہوتی اور سکوئی چیز کہ دیتا ہی نقل کی یہ مسلم بنی و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لہ بغيره یا ثم اذ قطنہ ریح ما لہ یستجیب فیقول یا رسول اللہ ما الاستیعجال قال
 یقول قلت دعوت وقل دعوت فلو استجبت لئلی فیستحسب عند ذلک ویدع الدعاء رواہ مسلم
 اور روایت ہے ابیہر ہر وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قبول کجائی ہی یعنی دعا بند کی بعد شرطوں قبولیت کی جب تک کہ نہیں دعا
 آگیا گناہ کی یا تو زنی نانی کی جب تک کہ نہیں جلدی کرتا آگیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرما لگے تحقیق دعا مانگی مینی و تحقیق دعا مانگی مینی
 یعنی اگر شہرہ مانگی نہیں کیا ہی قبول کی ہی سب سے پہلے شہرہ مانگی ایک کی و چونکہ دعا مانگی نقل کی یہ مسلم بنی و عنہ ف جب تک کہ نہیں آگیا گناہ کی جیسے کہ ہی یا
 قدرت دی چھو غلامی شخص کی قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر چھو شراب با کہی یا اللہ بخش غلام نکو اور وہ مرہو
 کا فر قیضا اور مانند انکی ہی مانگا محال چیز و نکا جیسے کہ کہنا اللہ تعالیٰ کا دریا میں بیچ حالت بیدار کی اور تو زنی نانی کی جیسے کہ ہی یا اللہ
 جدائی و ال محمد بن ابیہر ہر وہی حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جب تک کہ گناہ کی اور تو زنی نانی نہیں کرتا اور جلدی نہیں کرتا اور
 جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہیں قبول ہوتی اور تہک جاوی نزدیک سل اللق نہیں ہی بند کونہ کی عاسی سلیم نیم عبادہ ہی اور تاخیر قبولیت
 میں یا تو سلیم ہوتی ہی کہ نہیں آ وقت اسکا سلیم ہر چیز کی ہی کی وقت مقرر ہی ازل میں یا سلیم مستدر نہیں ہوتا ازل میں قبول ہوناد عا
 او سکی دنیا میں سن یا جانا ہی آخرت میں ثواب عوس اسکی یا تاخیر کجائی ہی دعا او سکی تاکہ بال اللہ کری دعائیں سلیم اللہ تعالیٰ دوست
 رکھتا ہی مبالغہ کر نیو لوگو وہا میں ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت المرء
 المسلم خبیہ رظہ الغیب مستجابہ عند لاسہ ملک موکل کلما دعا لابیہ یخیر قال الملك المؤمن
 امین وذلک یمنل رواہ مسلم اور روایت ہی بی در در ہر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا آدمی مسلمان کو پڑھ
 بہائی مومن اپنی کی پیشہ چھی قبول کجائی ہی نزدیک سر دعا کر نیو ایک ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگا ہی اسی پہائی اپنی کی پہلا پڑ
 کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اسکی قبول کر دعا اسکی اور وسطی تیری تند اسکی نقل کی یہ مسلم بنی و عنہ ف پیشہ چھی اور سطح اگر سہ
 بہائی مسلمان کی دعا کر ہی اپنی دل میں با جبکی تو پہی ہرین نزل ہی بسبب خلوص اور کہتا ہی فرشتہ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی خباب ہی میں
 دعا اسکی قبول کر چھ حق بہائی او سکی اور دعا کرنی و ایکن خطاب کر کہ کہتا ہی چھو ہی ہوا مانند اسکی ع وعن جابر قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا تدعوا
 من اللہ ساعۃ یسأل فیہا عطاء فیسئحجیب لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر ہی کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بد دعا کرنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرنی و اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرنی و اپنی مالوں پر یعنی سلام و لو ٹیوں پر اور
 جانور و پتر تاکہ نہ پاو اسکی ہر فی وس ساعت کو کہ مانگی جاوی و میں بخش بر قبول کر ہی اسی تمہاری نقل کی یہ مسلم بنی و عنہ یعنی بعضی وقت
 ہوتی ہیں دعا قبول ہو سکی ایسا ہو کہ وہی وقت دعا قبول ہو چکا ہو اور تم بد دعا کرنی و اپنی اپنی اولاد اور مال پر پر قبول ہو جاوی شہرہ پیمان ہو پس
 ناکہ وقت جسکی ہر سبب کی اپنی یہ بد دعا کرتے ہیں خوب نہیں ع و ذکر حدیث ابن عباس رقی دعوت
 المظلوم فی کتاب التذکرۃ ذکر کی حدیث جابر میں در دعا مظلوم کہیں کتاب التذکرۃ الفصول الثانی و فصل دوم عن
 الثمان بن بشار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادۃ للہ قال وقال ربکم اذعونی

استحب لکة رعاة الجمل والتمر في ذي القعدة والشمس في ذوات الحججة اور روایت ہی نعمان بن شیبہ کی کہ انما فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم بن خادبہ ہی عبادہ پھر شیبہ پر لیت اور کہا پروردگار تمہاری بی دعا انکو محسوس قبول کرے گا میں اسے تمہاری نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
 اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ازراہ مبارک لکھی ہے کہ دعا ہے عبادت بجا لینی کہ دعا ایسی عبادت ہے بندہ متوجہ ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کی عبادت
 اور مومنہ پھر تہی سوائے حق ہی در امید و ذمہ نہیں کہا اگر کسی اور دعائیں بجا لیاں اور حمد و شکر اور دعا مانگا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و
 مساجات اور ازراہی اور ذلیل بچنا اپنی اور مردانگی اور فریاد کرنی پھر تنگوستند حدیث الی الی لینی کہ اوس ہی علوم ہوا کہ دعائے مومنین یعنی حکم ہے
 اور اسکی کہ کجا اور ہوا ہی اور ہر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہے عبادت ہے اور آخریہ میں ہے دلیل ہی اسے کہ دعا عبادت ہے کہ فرمایا ان الذین استجابوا
 عن جہاد فی سبیل اللہ من ذمہم و اخرین یعنی جو کہ کبہ کرتی ہیں عبادت یعنی عامیہ کی قریب ہے کہ داخل ہونگی روز جزا میں جو ذلیل شرح و سخن
 اسے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فتح العبادۃ رواہ الترمذی
 اور روایت ہی اس کی کہ انما فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہر وہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے یعنی خلاصہ عبادت کا اور
 بذات او کا دعائے کسی حقیقت عبادت کی اور خلاصہ و کجا عاجزی اور ذلیل بچنا اپنی ہی اور یہ نہ عا میں حاصل شرح و سخن ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیء اکرتم علی اللہ من الدعاء رواہ الترمذی و ابی
 ماجہ وقال الترمذی هذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ انما فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ
 سلم نے نہیں کوئی چیز بزرگ قدر از دیک کی دعا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریبہ ہے و ہنبر کی چیز
 یعنی دعا و عبادت میں کوئی چیز دعا پر نہیں میں نہیں منافی ہی یہہ قول اللہ تعالیٰ کی ان اگر تم خدا سے التمسک و سخن ستمات
 الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یورد القضاء الا الدعاء ولا یؤید فی العیال الا الدعاء رواہ الترمذی
 اور روایت ہی سلمان فارسی کی کہ انما فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھر ترمذی نے کہا کہ دعا اور نہیں یاد کرنی عمر میں بڑھیک نقل کی یہ
 ترمذی نے فتح تقدیر سی و ترا یک چیز گروہ کا ہی کہ جس در تہی دی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کر تہی و سکو اللہ تعالیٰ
 اوس اور تقدیر و قسم ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم میں کچھ تغیر و تبدیلی نہیں اور قضائے معلق میں بعضی سببے تغیر و تبدیلی ہو
 ہی پس یہاں تقدیر معلق مراد ہی اور نہیں یادہ کرتی عمر میں مگر نیکی یہاں ہی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق ہی لکھا جاتا ہی
 اگر نیکی کر لکھا اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ لکھا اتنی ہوگی صورت او اسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ میں کہ مثلا اگر حج کر لکھا فلا یا جہاد کر لکھا
 پس عمر او اسکی چالیس برس ہوگی اور اگر حج اور جہاد دو نو کر لکھا پس عمر او اسکی ساٹھ برس ہوگی پھر جب دونوں کی ساٹھ برس کو پہنچا پس
 تہی عمر او اسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس برس کہ ہوئی نہ تہا ہی عمر او اسکی ساٹھ برس تہی اور بعض وقت محلی اسکی نیکی میں
 نیکی کی تو یہ ضائع ہوئی عمر او اسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی شرح و سخن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یفقم الخصال و ما لہ یزول علیہ عبادا اللہ بالدعاء رواہ الترمذی و رواہ احمد عن معاذ بن جبل و قال
 الترمذی هذا حدیث غریبہ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ انما فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہی و پھر شیبہ کی کہ او
 اور اوس چیز کی نہیں ترمذی نے اسکی لازم کر و اپنی پامی بند اللہ کی دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے
 یہ حدیث غریبہ ہے و ابی ہریرہ کی کہ او ترمذی نے اسکی دعا کو دفع کر دتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی پھر عبادت ہی اللہ تعالیٰ

پس سبل جو آمی و پیر تھل اوس بالاک اور راضی ہوتا ہی اوس سے یہ نہیں چاہتا کہ یہ نہیں بلکہ لذت پانہی ساتھ اوس بلا کی جیسا کہ لذت الیٰہی ہونا چاہتا ہے
ساتھ نعمتوں کی اقدار مانفیع دیتی ہی اوس بالاک کہ نہیں اوتری یعنی وسکو اور فیہ لیں ہی وسکن جاہرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم ما من احد یسئیر بدعاء الا انا ہ اللہ ما سائل انی کت عنہ من اللہ مثله ما لولہ
ربانہ او قطیعة لیسور اہ الترید ہی اور روایت ہی جاہرہ ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی شخص انگی دعا کر
دیا ہی اوسکو لہذا کہا ہی یعنی اگر مقرر ہوتا ہی نازل میں نیا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس برائی باند او کی یعنی نفع کرنا ہی بل بقدر مانگی خیر کی عوض
مندی کی اگر نہیں مقدر ہوتا ہی اوسکا جب تک نہیں دعا مانگا گیا کہ یا تو ترنی نانی کی نقل کی یہ ترمذی فی وسکن ابن سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل اللہ من فضله فان اللہ یحب ان یسأل وا فضل العبادۃ ان یسأل العبادۃ رواہ
الترمذی فیہ وقال ہذا حدیث غیبی اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی انما اللہ تعالیٰ فی فضل اوسکی اوسطی
اللہ دوست رکھتا ہی یہ کہ انکا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشا کی کا نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث عربی ہی
ف انتظار کرنا کشا کی کا یعنی امید وار ہی جانی بلا دار و عزم کا ساتھ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر لہ لعلہ کی یہ اشارہ ہی صبر پیکر
یشاک جزای صبر ہی حدیثی ہی ع وسکن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عنہ لیسئل اللہ
بعضہ علیہ رواہ الترید ہی اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خوشگوار مانی اوسکی
ہو ہی اوسکا اوس پر عمل کی یہ ترمذی فی ف اسلمی ترک کرنا سوال کا بلکہ اوستغفار ہی ع وسکن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب اللہ فاسئل اللہ فیشاء لعلہ لیسئل اللہ ان یسأل العبادۃ رواہ الترید ہی
اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کہ لگا لگا ہی اوسکی جس پر روزہ دعا کا ہی توفیق دیا گیا بہت دعا کی شرطا و ادب کہولی ہی اوسکی
کہ دعا کرتے ہی کہ ہی اگلی ہوئی چیز ہی بنا دی کہ ہی دفع ہوتی ہی اوس سجرائی ماندا و سکی اور نہیں سوال کی ہی االی اللہ تعالیٰ ہی کوئی چیز یعنی بہت محبوب
اللہ کی اس ہی سوال کی ہی عافیت نقل کی یہ ترمذی فی ف یعنی اللہ تعالیٰ عافیت کی مانگی کو بہت دوست رکھتا ہی اس برابر اور
چیز کی لگنی کو نہیں دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہیں ساتھی تمام آفات اور بیماریوں سی اور بلاؤں اور مکر و ہات خاطر ہی باطنی ہی نیبا و آخرت میں پس یہ
شامل ہی سب بیماریوں کو نسال اللہ العافیت ع وسکن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن
ان یستجیب اللہ لہ عند الشکائد فیکثر الدعاء فی الشکاء رواہ الترید ہی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو کہہ لیں کہ ہی اللہ دعا اوسکی تو یک خمیوں پس چاہی بہت
دعا کی حالت فراموشی میں نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ وعندہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا
اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یشجیب دعاء من قار عافل لہ رواہ الترید ہی قال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین کہتی ہو ساتھ قبولیت کی اور جا لو کہ اللہ نہیں قبول کرنا دعا
دل غافل لیبینی و ایسی ہی غافل ہوا اللہ ہی اوسخول ہو غیر خدا میں نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ ف یقین کہتی ہو ساتھ قبولیت
یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت کہ سچی ہر لیبیکے قبولیت کی یعنی چہ کام کرتی ہو اور بری باتوں ہی سچی ہو اور رعایت کرتی ہو شرطا دعا کی ماندا حضور
قاب خمیرہ کی یہاں تک کہ نہ قبولیت اور ہولوں تہا ہی کی غالب نہ قبول ہو ہی یا اور یہ کہ تم عقیدہ ہو سکی اللہ نہیں اوسد کر لیا کو بسبب فضل و سبح اپنی

رسول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سألتني الله فاستجب لي بطن الكفا
 ولا تسألني بظهورها وفي رواية ابن عبد البر قال سألت رسول الله بطن الكفا ولا تسألني بظهورها
 اور روایت ہی مالک بن ساری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی صیوت ما یقولتم اسمی میں مانگو جس ساتھ نذر کی جانب اتوں اپنی کی اور نہ
 مانگو جس ساتھ اوپر کی جانب اتوں اپنی کی اور ایک روایت میں ابن عباس کے کہنا مانگو اسمی ساتھ نذر کی جانب اتوں اپنی کی اور نہ مانگو جس
 ساتھ اوپر کی جانب اتوں اپنی کی پس جو وقت کہ فارغ ہو تو یعنی دعا میں پیر و پاتہ اونکو پیر پہنچتی تاکہ جو اتوں زورتی میں ہونہ پڑھتی لیل کی پہنچے اور
 ف اندر کی جانب اتوں اپنی کی رخ یعنی دعا کرنے میں ہاتھ اٹھ رکھو کہ اندر رخ اتوں نکاسا میں ہونہ کی ہی جیسے معمول ہی عابا لکنی ہوا شی
 ہاتھ کر کے مانہ مانگو رسالت اشقاس سنی شنی ہی وہیں اوش ہاتھ ہی مالکنی آئی ہی چنانچہ میان اسکا اب الاستقامین ہو چکا ہی مولانا حسن
 سنن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسألني في ليلة القدر فاستجب لي بطن الكفا ولا تسألني بظهورها
 صعدكم اراه الترمذي و ابو داود و البيهقي في اللب الخ الكلب و روايت هي سلمان ركبنا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کتبت
 پروردگار تمہارا بہت جیامند ہی معاملہ کیا ہی جیامند و کاسا دینی اللابیر سوال کی جیسا کہ آ رہی بند ہی ہی سہی کہ پیر ہی و کو خالی جو وقت کہ او ہٹا ہوا
 بندہ اپنی دونو ہاتھ طرف اولی نقل کی بہتر ترمذی اور ابو داود فی اور بیہقی روایات کہ میں حسن عثمان قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم إذا رفته يدك في اللب الخ له يحط ما حتى ينسج بهما وجهه رواه الترمذي
 اور روایت ہی عمری کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت او ہٹا ہی دونو ہاتھ اپنی دعائیں کہ پیر ہی و کو چٹا کہ پیر ہی او کو ہی ہونہ پرفصل کی بہتر
 ف ان حدیثوں میں معلوم ہوا کہ اتوں کا او ہٹا اور ہونہ پیر ہا سنتا میں مولانا حسن عائشہ قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم ينسج بي الحى مع من اللب الخ في ذلك رواه ابن داود اور روایت ہی عائشہ ہی کہا تھی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جاتی تھی دن عار و کو کجامع ہوں اور چوٹی ہی اون عار و کو کجامع تھیں نقل کی پہنچے اور دینی ف دعا جامع وہ کہ لفظ
 او سکے توری ہوں اور معنی بہت شمال ہوا اور دنیا اور آخرت کو جو سب ہی دعائیں میں ربنا آتیا فی اللب احسنہ دینی الآخرة حسنة و قبا عذاب النار
 اور اللب الخ اشكال العفو والتغافية في الدين والذبا والآخرة و اور اتنا کی بہت دعائیں جامع آئی ہیں حدیث شریف میں آج چونکہ
 رخ یعنی عالم جامع ہونا میں طرف میں گور ہو وہ حضرت فی ترک کی تھی انداز رقی بزوجہ حسنة یعنی وہی جگو بیوی اچھی غیر ذاک کے اور یہا اعتبار انکر کی
 ہی حضرت اکثر دعائیں جامع ہی لکنی ہی خاص طلب کے نہ لکنی ہی والکبری کی خاص طلب ہے لکن انابت ہوا ہی ع مولانا حسن عائشہ قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسئلك الدعاء اجابه دعوة غائب لغائب رواه الترمذي و ابو داود
 اور روایت عبد السبن عمرو ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونی والی عا غائب کی سونہ طلب کی نقل کی بہتر ترمذی اور
 ابو داود فی اسکی غائب دعا عا غائب کی ہی خلوص ہونی ہی خیال سانی کہا کیا میں ہوا ع حسن عثمان الخصال قال السنن ان
 النبي صلى الله عليه وسلم في الغمرة فادن لي وقال انتم كنبايا احي في دعائكم ولا تنسنا فقال كلمة ما ليس
 ان لهما الدعاء رواه ابو داود و الترمذي وانتهت ردت عند قوله و تنسنا اور روایت ہی عمر بن الخطاب کے کہا ہوا لکن انکی
 یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ اور اگر فی عمری میں دن یا جگہ اور فرمایا کہ اہل کوسم چوٹی پہاٹی میری سچ دعا میں کی اور نہ ہونا جگہ یعنی وقت دعا کی
 پس فرمایا حضرت فی ایک جگہ ہنچ کر اہل کوسم میں ہوں لی اسکا تمام نیا نقل کی پہنچے اور ابو داود و ترمذی فی اور تمام ہونی روایت ترمذی سنن و ابو داود

سنن ابی داؤد سنن ابی یوسف سنن ابی حنبلہ سنن ابی داؤد سنن ابی یوسف سنن ابی حنبلہ سنن ابی داؤد سنن ابی یوسف سنن ابی حنبلہ

تسائی کس مرد کو کہہ سکی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت فی انکار فرمائی یا کوئی اور بات عایت کی فرمائی ہو اور حضرت فی جوابتہا من علی کی اس میں ہرگز نہ
 عاجزی اور سستی کا یہی مقام بندگی میں اور رغبت دلائی ہے تو کہہ لے چہ لوگون اور ماہر و کج طلب عالی کرین اور تفسیر ہی امت کو کہ خاصہ میں ہی بی عاقرین
 بلکہ شریک کرین قرابتوں اور دوستوں کو بھی عین خصوصاً یہ معانوں قبولیت کی اور اس سے بزرگی حضرت عمرؓ کی ہی معلوم ہوتی ہے وہ تھیں
 ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا ترد دعوتہم الصائم یحین یفطر و آہ تمام العادل
 و دعوة المظلوم یرفعہا اللہ فوق السما و یفتح ہا ابواب السماء ویقول الرئی و عذتی لا یضرک
 و لو کف بک حین سواہ الترمذی **ع** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من یخص
 ین نہیں ہوتی دعاؤں کی ایک ذرہ دار جو وقت کہ فطار کرتا ہی یعنی ایسی بعد اوائی عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور سستی کا یہی اور دوسرا سرد
 سب کا کہ عدل کرے یعنی سب کی اور حدیث میں آیا ہے کہ عدل ایسا ہے کہ بہتر ہی شہرہ برسی عبادت اور تیسری عاظلوم کی اور تہا ہی و سکو اللہ تعالیٰ
 او پارہ کی اور کہولی جاتی ہیں اسطرح دعاؤں کی دروازی آسمان کی اور فرمائے ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی اللہ بدد کر و نگاہ تیری اگرچہ ہو بوجہ
 مدت کی یعنی ضائع نہیں کرنی کا حق تیرا اور نہیں دکر و نگاہ عاتیری اگرچہ مدت دراز کہ زجاوی نقل کی بہتر ترمذی فی ف او پارہ کی اور تہا نا
 اور گناہ اور وار و نکالنا یہی اور تیسری ہی اور جلد ہی ہونسی **ع** **عنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوة الوالد و دعوة المسافر و دعوة المظلوم و آہ الذہبی و ابو داؤد و ابی یوسف
 اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین دعائیں قبول ہوتی ہیں شکر اور عین یعنی اعلیٰ قبول ہوتی ہیں عاظلوم کی اور عاظلومی اور
 و عاظلوم کی نقل کی بہتر ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ف دعا باکی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعادی یا بد دعا کی جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا
 بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت او سبکی اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعوا سفر کی حمال ہے دعواؤں کی قبول ہوتی ہی وہی جو کہ
 چہاں کر ہی اور بد دعا قبول ہوتی ہی وہی وہی کہ لیم ایذا دی اور بسلو کی کر ہی اوس سے کہہ مطلق اوس کی عاقبول ہوتی ہی خواہ اپنی ہی کر ہی یا اوس کی اور عاظلوم
 کی یعنی جو کوئی بدد کر مظلوم کی یا تسلی ہی و سکو اور وہ دعادی و سکو یا جسی فکلم او سپوراسی بدد دعا ہی و سکو قبول ہوتی ہی **ع الفصل**

**الثالث فصل تیسرے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسان حکم ربیہ حاجتہ کلہا حتی
 یسأل یشفعہ اذ انظمت زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی من سألہ حتی یسألہ الیہ و حتی یسألہ
 یشفعہ اذ انظمت رواہ الترمذی **ع** اور روایت ہی انسؓ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چاہی لو اگر
 ایک تہا پارہ اور کار اپنی ہی ساری حاجتیں اپنی ہی ہا تانگہ لگی تسمہ پاوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاویں یا وہ کی ترمذی فی ایک ایسے ثابت بنانی ہی بطریق ارسال کے
 یہا تانگہ لگی اوس ہی ہک اور یہاں تک کہ لگی اوس ہی تسمہ پاوش اپنی کا جو وقت کہ ٹوٹ جاوی نقل کی بہتر ترمذی فی ف زیادہ کی مصنف کو چاہی تہا
 کیوں کہ تار وہ الترمذی زاد فی روایت اور دوسری روایت میں حتی یہاں شمسہ کمر آیا لکد کی ہی تاکدالات کر ہی سپر کہ وہاں تکا واد مجرومی نہیں سائل
 کو اس نہایت تہران ہی بندہ و پرمائی جو اگستی میں پس التجا کر ہی بندہ گواہ اور اعتماد کر ہی گواہ سپر کہ ابو علی قاق فی کہ نشانیوں معرفت کیسی بہتر ہی
 نہ مانگی حاجتیں اپنی کہ ہوں زیادہ کہ اللہ ہی جسکے حضرت موسیٰ علیہ السلام شتاق رویت الہی کی ہوتی کہ ہا رب ار فی انظر انک اور حسب محتاج ہوتی ہی کی
 کہا رب اما تزلت الی من خیر فیرع **ع** **عنه** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفرع یدہ فی اللہ
 حتی یرئی بیاضاً فی بطنہ اور روایت ہی انسؓ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہا تہا ہی اتہا ہی دعائیں یہا تانگہ کہ لگی جاتی خفید حضرت**

تسائی کس مرد کو کہہ سکی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت فی انکار فرمائی یا کوئی اور بات عایت کی فرمائی ہو اور حضرت فی جوابتہا من علی کی اس میں ہرگز نہ
 عاجزی اور سستی کا یہی مقام بندگی میں اور رغبت دلائی ہے تو کہہ لے چہ لوگون اور ماہر و کج طلب عالی کرین اور تفسیر ہی امت کو کہ خاصہ میں ہی بی عاقرین
 بلکہ شریک کرین قرابتوں اور دوستوں کو بھی عین خصوصاً یہ معانوں قبولیت کی اور اس سے بزرگی حضرت عمرؓ کی ہی معلوم ہوتی ہے وہ تھیں
 ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا ترد دعوتہم الصائم یحین یفطر و آہ تمام العادل
 و دعوة المظلوم یرفعہا اللہ فوق السما و یفتح ہا ابواب السماء ویقول الرئی و عذتی لا یضرک
 و لو کف بک حین سواہ الترمذی **ع** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من یخص
 ین نہیں ہوتی دعاؤں کی ایک ذرہ دار جو وقت کہ فطار کرتا ہی یعنی ایسی بعد اوائی عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور سستی کا یہی اور دوسرا سرد
 سب کا کہ عدل کرے یعنی سب کی اور حدیث میں آیا ہے کہ عدل ایسا ہے کہ بہتر ہی شہرہ برسی عبادت اور تیسری عاظلوم کی اور تہا ہی و سکو اللہ تعالیٰ
 او پارہ کی اور کہولی جاتی ہیں اسطرح دعاؤں کی دروازی آسمان کی اور فرمائے ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی اللہ بدد کر و نگاہ تیری اگرچہ ہو بوجہ
 مدت کی یعنی ضائع نہیں کرنی کا حق تیرا اور نہیں دکر و نگاہ عاتیری اگرچہ مدت دراز کہ زجاوی نقل کی بہتر ترمذی فی ف او پارہ کی اور تہا نا
 اور گناہ اور وار و نکالنا یہی اور تیسری ہی اور جلد ہی ہونسی **ع** **عنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوة الوالد و دعوة المسافر و دعوة المظلوم و آہ الذہبی و ابو داؤد و ابی یوسف
 اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین دعائیں قبول ہوتی ہیں شکر اور عین یعنی اعلیٰ قبول ہوتی ہیں عاظلوم کی اور عاظلومی اور
 و عاظلوم کی نقل کی بہتر ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ف دعا باکی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعادی یا بد دعا کی جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا
 بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت او سبکی اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعوا سفر کی حمال ہے دعواؤں کی قبول ہوتی ہی وہی جو کہ
 چہاں کر ہی اور بد دعا قبول ہوتی ہی وہی وہی کہ لیم ایذا دی اور بسلو کی کر ہی اوس سے کہہ مطلق اوس کی عاقبول ہوتی ہی خواہ اپنی ہی کر ہی یا اوس کی اور عاظلوم
 کی یعنی جو کوئی بدد کر مظلوم کی یا تسلی ہی و سکو اور وہ دعادی و سکو یا جسی فکلم او سپوراسی بدد دعا ہی و سکو قبول ہوتی ہی **ع الفصل**

یعنی معاملہ کرنا ہوں بنیسی ہواقی گمان اور توقع اوسکی اگر میرے غضب کی رکبتا ہی غضب کرنا ہوں اور اگر گمان عذاب کا رکبتا ہی عذاب کرنا ہوں مرزا
 رخصت نہ لاتی ہی اس پر کہ میدا اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب الہی گمان چہا کہ ہوشیگجا احوالکات روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دو زمین
 لیجا نیگا حکم کر لیکا جب کناہہ دونوں پر لیکر لیکا تو عرض کر لیکا امی بسیر میرا گمان تیری ساتھ چہا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ اور اسکو ناہون
 عبدی اور تحقیقت میدی کہ ہر عمل کری اور پرا میدا و بخشش کارہی اور بغیر عمل کی اسید ہر اولو اسرہ کو شامی یعنی بیفائدہ اور میں ساتھ اسکو ہون
 یعنی توفیق دیتا ہوں اور رحمت نازل کرنا ہوں اور مدد و حفاظت کرنا ہوں **و عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنة فله عشر مثا لها و ارنید و من جاء بالسئنة فجزاء سئنتہ مثلها او اعف
 و من تقرب منی بشئ تقربت منہ ذرا و من تقرب منی ذرا تقربت منہ باعافون انک انی شیء اذیت
 ہر ذلک و من تقرب منی ذرا کدر حنیة لا یشرک فی شئنا القیبتہ بمنھا معونۃ روادہ مسئلہ
 اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لوی ایک نیکی لیں اسطوری و سکی تو اربع تہی اس برابر و سکی او
 زیادہ ہی دیتا ہوں یعنی جسکو چاہتا ہوں ہواقی صدق و خلاص کے ساتھ تک بلکہ زیادہ اوس اور جو شخص کہ لوی اس برابر ہی کی برابر و سکی یا
 بخش دیتا ہوں اور جسی نزدیک ڈھونڈی جسی ساتھ طاعت کی ایک باشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہوں اس کے ایک گز یعنی ہنجا تا ہوں جس
 اپنی طرفت و سکی زیادہ اوس اور جسی نزدیک ڈھونڈی جسی ایک گز نزدیک ہوتا ہوں اس مقدار پہلانی دو نو ہونگی اور جو شخص کہ آتا ہی ہری پاس
 چال چلکا تا ہوں اسکی پاس گرا و جو شخص جسی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرنا موساتہ میری کسیکو ملاقات کر نہنگا میں اوس کے مانند اوس میں کے
 بخش سے یعنی اگر چہ ہونگا میں اوسکی اپنی نقل کی یہی سلم فی حاصل یہ بندہ اگر تہوڑی حوج کر آتی و اسنی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے
 زیادہ ہوتی ہی **و عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ من دعا علی و لیا یفقد اذنتہ لیس
 و ما تصاب الی عبدی بشیء احب الی من ان یفترضت عبدی و یغایر الی عبدی یغفر لہ الی اللہ اول حق احب منہ فاذا اجبتہ
 فکنت سمعہ الذی یسمع و یبصر الذی یبصر و یدیک الذی یدبش بہا و یجلاہ الی منشی بہا و کانت سألنی لا عظیمتہ و لکن استعجا
 لا عیدتہ و ما نزلت عن شیء انا فاعلہ نزلت عن نفسی من یکرہ الموت و انا کرہ مساء نہ و لا یدلہ من مشاہدہ اوجا
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا جو شخص کہ زیادہ میری لوی میں تحقیق خبردار کرنا ہوں
 ساتھ لڑائی کی اور زمین دیکھ حاصل کی طرف میری بندگی میری یعنی مومن فی ساتھ کسی چیز کی یعنی اعمال کسی بہت محبوب ہوں طرف میری و بغیر کسی
 فرض کیبانی اوس پر ہر شہرتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قام ہی ساتھ قرب النفس کی نزدیک و ہوشہ ستا یعنی زیادہ نزدیک ڈھونڈ ہا طرف میری ساتھ لفلون کے
 یعنی طاعتوں کی گز نزدیک فرائض پر ہا تک دوست رکبتا ہوں اوسکو یعنی سطن جمع کرنی و النفس نوافل کی اور جسوقت دوست رکبتا ہوں اوسکو تو ہون
 شتوئی اوسکی کہ ساتھ ہی اوسکی در ہونگے مثالی اوسکی کہ ساتھ ہی اوسکی اور اہل و سکا کہ کرا ہی ساتھ ہی اوسکی اور اول و سکا کہ چلتا ہی تہوڑی اوسکی در اگر اکتا ہی جسی بہت
 البتہ دیتا ہوں اوسکو در اگر پانچا کہ ہی ساتھ میری یعنی برائیوں و رکبتا ہی اللہ پناہ دیتا ہوں اوسکو اور زمین و قفق اور تردد کرنا کسی چیز کی کہ نیوالا ہوں اوسکی
 مانند تردد میں سکی قبض کرنی جان مومن کسی ناخوش کہتا ہی ہ موت کو اور حال سپہ کہ میں ناخوش رکبتا ہوں ناخوشی و سکیکو اور چارہ نہیں اوسکو کے
 نقل کی بہہ بخاری ف ساتھ لڑائی کی یعنی ساتھ لڑائی اوس کے بسبب زیادہ لڑائی کی یا خبردار کرنا ہوں ساتھ لڑائی و سکیکی جسی گو یا کہ لڑو
 ہی جسی کہا اامون کہ نہیں کوئی گناہ کہ فرمایا ہوا اللہ لوی سکی کہ نیوالو کہ وہ لڑو لای اوس کوئی اس گناہ کی اور کہانی بیاج کی گناہ میں فرمایا ہی فاذا نواہر

فرشتی نامتی بن جسی بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اور ہونے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتی ہیں فرشتی قسم ہی اللہ کے
 اسی پروردگار نہیں اور ہونے ہی اور کو فرمایا حضرت فرمایا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا انکا اگر دیکھتی ہست کہ کہا حضرت نے کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھتی ہو
 ہوتی بہت اور میر جس کہ نیوالی در بہت ہوتی اور کو طلک نیوالی در بہت کرتی اور میں سخت یعنی سدا کی نہیں ہے خبر بماند دیکھتی کے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ پس خبر
 بناہ ما بگئی ہیں فرمایا حضرت نے کہتی ہیں فرشتی کہ دو خوشی بناہ ما بگئی ہیں فرمایا حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اور ہونے ہی اور کو فرمایا حضرت نے
 کہتی ہیں فرشتی قسم ہی خدا کی اسی پروردگار ہمارے نہیں دیکھا اور ہونے ہی اور کو فرمایا حضرت نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوا اگر دیکھتی ہو دو رخ کو فرمایا
 حضرت نے کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھتی اور کو ہوتی بہت اور سہی ہائی والی یعنی جو چیز کہ باعث داخل ہونی دروغ کی ہیں اور سہی بہت نہا گئی اور
 ہوتی بہت اور سہی در نیوالی یعنی اپنی لوگوں کہ حضرت نے پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہ اوہ کرتا ہوں میں ملکہ کہ معنی بخت اور کو فرمایا حضرت نے کہتا ہے
 ایک فرشتہ فرشتوں سے کہ ذکر کرتی اور ہونے فلانا شخص ہی کہ نہیں ہی کہ کر نیوالی اللہ اسوہ الکی نہیں کہ آیا ہتا کسی کام کی ہی پھر مٹہہ گیا اور نہیں ہی وہ لائق حضرت
 نہیں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسی نہیں والی ہیں کہ نہیں بد بخت ہوا ہتا ہتا اور نکالنے کی بہتہ بخاری ف پوجتہا ہیں فرشتوں پوجتہا اللہ تعالیٰ
 باوجود جانتی کی دراصل اللہ دینی ملا کہ کی اور ہونے ہی ہی آدم کی حق میں کہا ہتا کہ بہتہ فساد و فتنہ کرینے والی اور ہم شیخ اور فرشتوں تیری کرتی ہیں اور اخیر
 میں غربت دلالی بہت ہی ہیں ذکر رکھا ہی کسی عرف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کی پس ہرگز نہ کر سکو نہیں بہتہ اور ساتھ ہوا و سکی صحبت رکھتا ہی اللہ کے
 یعنی دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اللہ کی **عرونی رایتہ** قَالَ رَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَةٌ سَيِّئَةٌ فَضَلَّ يَدَيْتُ فَيُحَالِسُ اللَّهُ فَيُؤَادُ
 وَجَدَ فَيُحَالِسُ وَيُؤَادُ كَمَا كَفَدَ مَعَهُمْ وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ بِيَدَيْهِمْ وَالسَّمَاءُ لِلَّذِينَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ
 عَرَبِيًّا وَصَلَّى إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ هُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُ لَنْ جَنَّتُمْ مِنْ عِنْدِ عِبَادِكُمْ فِي الْأَرْضِ
 يَسْأَلُونَكَ وَيَكْفُرُونَكَ وَيَهْلِكُونَكَ وَيَجْعَلُونَكَ سَيْئَةً لَكَ قَالَ فَمَاذَا يَسْأَلُونَكَ قَالُوا يَا سَيِّئُ لَكَ جَنَّتْكَ قَالَ وَكَلَّ
 لَأَوْجَعَتِي قَالُوا لَا أَى رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَكَ أَوْجَعَتِي قَالُوا وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالُوا مِنْ لَأَرْكَ قَالَ
 هَلْ بَرَأَ نَارِيكَ قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَكَ بَرَأَ نَارِيكَ قَالُوا يَا سَيِّئُ لَكَ قَالَ وَكَيْفَ يَسْأَلُونَكَ قَالُوا قَدْ عَفَوْتَ لَهُمْ
 فَأَعْطَيْتَهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَخْرَجْتَهُمْ فِيمَا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فَلَنْ عَسَىٰ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فَتَأْتِيهِمْ
 بِالسَّمَاءِ فَجَالَسْنَا مَعَهُمْ قَالُوا يَقُولُونَ وَكَذَلِكَ عَفَوْتَ لَهُمُ الْقَوْمَ لَا يَسْتَعْفِي بِهِمْ جَالِسُهُمْ
 اور سلم کی آیت میں ہی کہ کہا حضرت اللہ تعالیٰ کہنی فرشتی میں پر نیوالی یاد یعنی اعمال کہنی والوں وغیرہ کی سوا ہیں کہ او کو مقصود سوا حلقوں کہ
 کی کہہ نہیں ہونے ہی ہیں کہ پس جب باتی ہیں جلالک اور میں ہوں کہ غالباً بہت ہی میں ساتھ وہی اور کہہ لیتا ہی بعض انکا بعض کو ساتھ پر
 اپنی کی یہاں تک کہ فرشتی در میان ذکر کر نیوالی اور در میان سامان کیا کی پس جسوقت کہ جدا ہوتی ہیں ذکر کر نیوالی جہاں ہی ہیں فرشتی اور
 پہنچتی ہیں آسمان یعنی ساتویں آسمان تک فرمایا حضرت نے پھر پوجتا ہی و فرشتی اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہی حال انکا کہ انکی ہی تم میں کہتی ہیں فرشتی
 الی ہم تیری دعوتی پاس کہ زمین میں ہیں ہی کہتی ہیں تیری اور کلمہ بہت ہی میں تیرا اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہیں جگہ اور ماگتی ہیں جسی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ
 کہ کیا انکی جسی کہتی ہیں فرشتی کہ ماگتی ہیں جسی بہت تیری فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھتی ہے اور ہونے بہت میری کہتی ہیں فرشتی نہیں ہی سب ہمارا فرمایا
 اللہ تعالیٰ کیا حال ہوا اگر دیکھتی وہ بہت تیری کہتی ہیں فرشتی اور پناہ ماگتی ہیں جسی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ اور کس چیز ہی پناہ ماگتی ہیں جسی کہتی ہیں فرشتی
 کہ تیری پناہ ماگتی ہیں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ دیکھی ہے ہونے الکی میری عرض کرتی ہیں فرشتی کہ نہیں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوا اگر دیکھتی ہیں میرے

کہتی ہیں فرشتے طلب بخشش کہی کرتی ہیں تجھی فرما حضرت نے پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا یعنی تو کو اور دینی یعنی او کو وہ جویر کہانی یعنی بہشت اور پناہ دینی
 او کو اور پیر کی بنا و انکی یعنی اگسی فرما حضرت نے کہتی ہیں فرشتے ہی پروردگار سارا و نہیں فلا انبندہ ہی بڑا کچھ سوا اسکی نہیں گذر اتنا یعنی کسی کام کی اپنی پس
 بیشک گیا ساتھ و انکی فرما حضرت نے پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ اور او کو بھی بخشا یعنی وہ قوم ہی کہ نہیں بوجت ہو تا سبب اونکے اور رکت اونکے ہنشین اور کاف
 روایت میں جواب کیف نور او جستی غیر وہا نہ کہو ہی انہم را و انہم اور اس میں نہیں ہو کر اسکی بخاری کی روایت میں یہ جملہ فقط سوال ہی کے ہی ہی را میں تجلی تجب
 ولا ینک لہ شیء **وَحِمْزٌ خَطَّاهُ بِنِ الْوَيْجِ الْأَسِيدِ قَالَ لَعْنَتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَةُ قُلْتُ نَاقَةٌ خَطَّاهُ**
قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نُونٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّ كَيْدِي تَابًا لِلنَّارِ وَالْحَبْرُ تَابًا
رَأَى عَيْنٍ فَاذْ حَرَجْنَا مِنْ حَيْدَرِ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ سَبِينَا
كَيْفَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ تَاللَّكُم مِثْلُ هَذَا فَاظْلَعْتُ أَنْتَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ نَاقَةٌ خَطَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَعْنَتِي كَيْفَ لَعْنَتِي كَيْفَ لَعْنَتِي
رَأَى عَيْنٍ فَاذْ حَرَجْنَا مِنْ حَيْدَرِ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ سَبِينَا كَيْفَ لَعْنَتِي كَيْفَ لَعْنَتِي كَيْفَ لَعْنَتِي
يَسِيرَةٌ لَوْ تَدْرُسُنَّ عَلَيَّ مَا تَكُونُ عِنْدِي وَفِي الدِّينِ لَصَاحِبُكُمْ الْمَلَكَةُ عَلِيٌّ فَمَنْ تَكُونُ فَوْقَ قَلْبِكُمْ لَكِنَّ يَا حَظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ سَاعَاتٍ
 سزا و اسے اور روایہ خطا میں ہے کہ لہا لانا کہتے تھے حضرت ابو بکر نے یہ کہا کیا سال بڑا اچھی خطا یعنی کسی سے استغامت تیری اور پھر کہہ ستی تونی حضرت ہی
 موجود ہی یا نہیں کہا میں ساق ہو گیا خطا یعنی ساقی باعتبار حال کی ہی ایمان کی کہا حضرت ابو بکر نے سبحان اللہ کیا کہا ہی یعنی لڑا کہ تھکے کہا کہ کہا
 ہی بیان کر یعنی اور پھر کہا ہی کہا میں یعنی عجب نہیں اس میں ایک ہوتی ہیں ہر نو دیکھ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرتی ہیں کہ سوا تہ روز کی یعنی خدا کے
 کہ ہی ساتھ تہرت یعنی نعمتوں اور سیکلی کہ ہی کہ ہم دیکھتی ہیں جنت و دوزخ کو انکھو ہی پس خود کو کھل کر جاتی ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی شوق
 ہوتی ہیں بی ہوں اور اولاد میں اور زمینوں اور باغوں میں ہوں جاہن بہشت یعنی غفلت اسے کہتی ہیں جو کہ حضرت کی صحبت میں نہی ہیں اس سے بہت کہ ہوں
 جاتی ہی وہ حالت نہیں رہتی جو حضرت کی صحبت میں ہوتی ہی کہا ابو بکر نے یعنی چکریا کیا ہوں یہیں ہم ہی اللہ کی تحقیق ہم ہی پہنچی ہیں انہما سحالت کو پھر
 ہی نہیں حال ہی کہ حاضر و غائب میں تقاوت ہے پس جلا ہی ہو کر یہاں تا اب کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں کہ ساقی ہو گیا خطا اور
 اللہ و یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب اس فعل کا کہ میں یا رسول اللہ ہوتی ہیں ہم اکی باس نصیحت کرتی ہیں آپ ہو ساتھ دوزخ کی اور بہشت کے
 گویا کہ ہم دیکھتی ہیں انکھو ہی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہیں ہم اکی باس شوق ہوتی ہیں پھول اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں ہوں جاتی ہیں ہم
 نصیحت کے جاتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی و سنات کہ جان میری و سکی ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ ہوں تم و سحالت پر کہ ہوتی نزدیک
 اور حالت ذکر میں یعنی ساق دل اور ذریعہ الی اللہ تعالیٰ البتہ مصفا کرین تھی فرشتی اور پچھو ہوں تمہاری اور چچرا ہوں تمہاری لیکن ہی خطا کی سحالت
 اور ایک ساعت کہا یہ تین ارض کی یہ سلم فی و مصفا کرین تھی یعنی حلانہ الامصفا کرے ہی میں فرشتی اہل کرسی حنیہ اور او پر چچو ہوں اللہ یعنی حالت
 میں رخصل میں ہر ہمیشہ ہی اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہوا ہی جو ترا و اگر حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت میں غفلت تا اگر حقوق لے سکے پس
 حالت ہوتی میں ساق نہیں تو ہی خطا اور کہا یعنی لیکن **حَظَلَةُ رَعِ الْعَصَلُ الثَّانِي رَوَى عَنْ** **عَنِ ابْنِ لَدَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَدْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرِ لَكُمْ
مِنْ لِقَاؤِ الذَّهَبِ وَالْمَرْقِ وَخَيْرِ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسطی اللہ تعالیٰ کی بناوین نام میں یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے وہ کوئی نیک ہوگا بہت میں یعنی اول پہلی نیک ہوگی
بغیر خراب کی اور ایک روایت میں اللہ تعالیٰ شاق ہی دوست رکھتا ہے طاق کو قتل کی یہ بیخاری اور مسلم فی وف اس حدیث میں جسے بناوین نام میں
نام اللہ تعالیٰ کی بہت میں چنانچہ بعد ان اسرار مبارک کے چہرہ نہیں ہی رنگور نہنگی انشا اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص
ساتھ ان ناموں کی ہی اور عالموں کی بیچ معنی چھٹا ہوا کی اختلاف کیا ہے کہا بخاری وغیرہ فی او صحیح ہے کہ معنی او سلی یا دیکھا میں چنانچہ بعضی روایت میں
لفظ خفا کا ایسی اور بعضوں میں کہا ہے پناہ اور کو یا ایمان لایا یا معافی جانی دیکھی اور محل معانی او سلی اور دوسرے رکستا ہی طاق کو یعنی جمال و ادکار طاق کو
اور یہ کہ دست و نگاہ نہیں ہی اور مذکور ہوں اور صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کی ایسی غفر **الفصل الثالث** فصل در فضیلت اللہ تعالیٰ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما من احصاها دخل الجنة
روایت ہی مابی بربرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسطی اللہ تعالیٰ کی بناوین نام میں جو کوئی یاد کرے وہ نیک ہوگا بہت میں یعنی
اللہ الذی لا الہ الا اللہ جو جہاں سے تفسیر یعنی واحد ہی بیان ہی ایک کم سو ناموں کا اور اس کلمی کی کئی مراتب میں ایک تو یہ ہے کہ اس کو منافق کہتا ہے کئی خالی
ہی تفسیر ہی پس یہ توفیق و مابہی و سکود مابہی میں کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال و ذراں و سلی اور آخرت کی ایسی کہ مفید نہیں آدرد و سزا دیکھ بلا وہی اسکی ساتھ
عقیدہ و کسا تہ معنی تقلید کی اسکی صحت میں اختلاف ہی ہے چہرہ ہے کہ تفسیر ہی اور تفسیر دیکھ ساتھ و سلی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہونشاوین قدرت الہی
اکثر و کی نزد یک یہ معتبر ہی اور چوتھا دیکھا و سلی ساتھ اعتقاد جازم ہوا زراہ دلیل قطعی کی اور یہ مقبول ہی اتفاق اور باخوارن پہلے ہو کہ نبی والا سطح کا کہ دیکھی
معنی اسکی الی کہ بوشی اور تہی مابہی ہی اور دیکھ کہ فقط دل ہی کہی اگر کچھ حذر رکھتا ہے گو بخاری وغیرہ کا توفیق دیکھا دنیا اور آخرت میں اور اگر کچھ حذر نہ ہو تو
میں کہ یہ مفید نہیں نقل کیا ہی و سلی اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی بہن شیخ عبادہ اور نزدیک اکثر علماء کی یہ نام سبنا و نہیں برہی اور کہا گیا ہے کہ
عوام کی ایسی ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اور بگو خستہ و تطہیر کی و خواص کہ چاہیے نامل کرین اسکی معنی نہیں اور جانیں کہ اطلاع نہیں اسکی
اور ہو جو در جامع صفات الوہیہ کی و خواص الخواص کی چاہیے کہ مستحق رکھیں ال پنا ساتھ اللہ کی میں التفات کرین طرف کسی سوا ہی اسکی اور نہ امید کرین
نہ ذرین گراو سلی ایسی ہی و سلی اور ثابت ہی و سوا ہی اسکی باطن جسبکہ بخاری کی حدیث میں اباہی فرمایا حضرت نبی کہ بہت سچا کاشا و سلی کلام میں کہ لید کا ہے
الاک شی خذ اللہ باطن خاصیت جو کوئی اس کم کو ہزار بار ہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار ہی باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو
رح القدر اللطیف شیخ الامیران اور تفسیر غارن کا ان دونوں ناموں سے ہے کہ متوجہ ہو وہی و سلی جناب پاک کثیف اور توکل کر ہی اور سپر مشغول
باطن پناہ و سلی کرین اور بی پروائی کر ہی چیز و سلی ہی اور رحم کر ہی بندگان خدا پس کہ کہی مغلوب کی اور پیری ظالم کو غلام سے ساتھ طریق نیک کے اور خیر دار کو
غافل کو اور دیکھی طرح کہنگار کی ساتھ نظر مست نہ حقارت کی اور کوشش کا کچھ دور کرنی خلاف شیخ کی بقدر طاقت کی ایسی طرح اور سلی کی حاجت روا کرین
بقدر وسعت و طاقت کی خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد نماز کی ہی الرحمن الرحیم حقیقتاً مختلف اور میان اور قداوت اور سلی دہشامی اور جو کوئی سنا
الرحیم کہی ظلم خلق اور سپر بہر ان و شوق چون ح الملک بادشاہ حقیق کہ ناک جهان کا اور سلی قبضہ قدرت میں ہی اور وہ بی نیاز ہی سب اور سب کے محتاج
پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ در گاہ او سلی کا اور گلا گل او سلی کا ہو وہی و طلب عزت کی آستان خدمت او سکیسے کہ ہی و واجب کہ تعلق کرین
جناب قدرت اور تصرف او سلی کی ذری نیاز ہو وہی سب بالکل و ظاہر کر ہی احتیاج اپنی و سلی و در ذرا امید نہ کر ہی و سلی اور تصرف کر ہی ملک اور
نفس اور قابا نہیں میں اور مالک ہو وہی و اعتقاد اور قوی ہی کہ اور سب کر ہی انکو طاعت ہی اور حکم شیخ پر بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہو وہی خاصیت الملک
جو کوئی اگر کم کو ساتھ اللہ و سلی ملازمت کر ہی صاحب حق تعالیٰ او سلی ملک کو قبا و دہشامی کہی الاصل اسکا مطہج فرمان بردار او سکا ہوگا اور اگر او سلی

و حست کی بری مجرب ۱۲ ح: اور حضرت شاه عبدالرحمن خاصیت اسکی یہ ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو پڑھ کر بارگاہی دوش اور تو کو ہر روز
 سخاوت کی ہوں اور او اسطی جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کی مجرب ہے القدر میں نہایت پاک کہا تھی یعنی کہ جسی جاہا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے اور
 کرے اور اسکی پاک کرے اور اللہ تعالیٰ عیبوں اور آفتوں سے اور پاک کرے نہایت گناہوں سے ہر حال میں اللہوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کی
 دل اور صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جبکہ اسکو ساتھ اسم سبح کی روٹی کی تڑی پکے گی یا وہی فرشتہ صفت ہو اور وہی بناہ حاصل ہوگی ششوی
 یہاں کی جس قدر شہ سکی بری اور اگر سا فرادہ میں ماوست کرے کہی نذر اور عاجز ہو اور اگر تین سو انیس بار شری پر پڑے کہ وہیں کہ مہران ہوں اللہ کے
 سلامت و بی تیرک نصیب بندگی اس سے ہے کہ بی حیب ہووی بری اخلاق سے اور بری موشی اور کہا تھی بی نصیب ہے اس سے ہی کہ بری کرے اور
 مولیٰ کہ شرف ساتھ طلب کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ سلامت میں سلطانان اسکی اور پاتلہ و سکی بلکہ بہت شفقت کرے اور پیرس جلا پنی سے بری
 و الیکو وہی کو ہی بہ بہتر ہی مجسی اسکی یہ نسبت میری طاعت بہت کی ہے اور میری سبقت رکھتا ہے ایوان معرفت میں اور اگر چہ وہی کو دیکھی اور اسکو ہی کی
 بہ بہتر ہی مجسی اسکی نسبت میری گناہوں میں اور اگر کہہ سائی سبک استقصو ہو جاوی و رود عذر کرے تو قبول کرے اور صاف کرے سورہ اس
 جو کوئی اس اسم کو اسکی بار بار پکے پڑے حق تعالیٰ صحت و شفا دی و فی اور اگر کہ ماوست کرے اس پر خوف سے نہ ہو ح اللہ تعالیٰ اس سے ہی الا نصیب
 اس سے ہے کہ اس میں کہی خلق کو اپنی برائی سے اور شکر کی برائی سے اللہ میں اس کو بہت بری اپنی ساتھ رکھے حق تعالیٰ اسکو شہ شیطان ہر روز
 اور کوئی اس پر قدرت نیامی اور خار و ہنس و کسحق تعالیٰ کی امن میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت بری خلق مطہ و نشتاد اسکی ہر روز
 ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا ہے کہ نگاہ کی الہی کو بری عقیدوں اور بری خلقوں سے نڈھ و کینہ و خیر ہاکی اور درست کرے حوال
 اور محفوظ رہے تو ہی اور عضا کو مشغول ہوئی و ن چیز و نین کہ عاقل کہ میں لکوا اللہ تعالیٰ کہ غیر فسی اس میں جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو اس
 پندران بار پڑے اور باطلوں اور غیبوں کی مشاع ہو اور اگر اس پر موبت کرے تمام آفتوں سے بچاؤ می ح اور جملہ بہشتیوں سے ہر روز العزیز خالق کی شاک
 کوئی اور خراب نہیں نصیب بند بجا یہ ہے کہ غالب ہووی نفس ہو اور شیطان پر اور بی مثل ہووی عظم و غسل اور عرفان میں
 اور حضرت دیوی اپنی نفس کو ساتھ رکھ سوال کی مخلوق سے اور در زوال کرے و اسکو ساتھ سوال کی الہی کہا ابوالعاس مرستی قسم ہے کہ نہیں دیکھی
 عزت کو چہ بند رہنی بہت کی مخلوق سے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو خیرا دنی جانے کہ عزیز کیا امر و حاجت اسکی اور جسی سہل جانا اسکی اور کو
 اوستی تعالیٰ عزت اسکی فرمایا اللہ تعالیٰ فی و لیلہ العزیز و رسول اللہ و میں لکن الشفقین الایمان العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتائیس بار اسکو پڑے نہاد
 غیبی میں کہ کا صحیح ہو اور بعد خواری کی خیر ہو اور اس اسم خاصیتیں عجیب و خوب ہیں اللہ تعالیٰ اور دست کر نیوالا کون بگڑی ہو و ن کا اور بعضوں
 کہا کہ معنی اسکی یہ ہے کہ نیا الابد و نکا و خیر پر کارادہ کر تھی نصیب بند بجا اس سے ہی کہ نقصان نفس کو ساتھ حاصل کرے کمال نقصان کہ دست کر
 اور نفس مکرش اپنی بر خاب ہو کر ساتھ لازم کرنی فتویٰ و ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا تھی بی نصیب ہے کہ یونین ایچ فرمایا اللہ تعالیٰ بی
 میری ارادہ کر تھی تو ارادہ کر تھوں میں و نہ پڑے کہ جو کہہ ارادہ کر تھوں میں اور نہ پڑے کہ ارادہ کر تھوں میں کہ ارادہ کر تھوں میں کہ ارادہ کر تھوں میں
 ارادہ کر تھوں میں جو تو ساتھ پڑے کہ ارادہ کر تھوں میں جو تو ساتھ پڑے کہ ارادہ کر تھوں میں جو تو ساتھ پڑے کہ ارادہ کر تھوں میں جو تو ساتھ پڑے کہ ارادہ کر تھوں میں
 جو کوئی سیدیا حشری اکتائیس بار یہ اسم پڑے ظالموں کی شری میں ہوں اور جو کوئی ملاومت کرے اس پر خیریت کرنی اور جو کوئی خلق کینی سرور امان میں ہو اور
 سلطنت ہو اور اگر اتو ہی نفس کر کہ پنی نیت اور شوکت اسکی خلق کی دین جوار کرے ح اللہ تعالیٰ نہایت بزرگ نصیب تیر اس سے ہے کہ جب ہو
 توئی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو بزرگ یعنی بہتر کر سئل کرنی طرف شہوات کی اور آرام کرنی ہی طرف الفت کی جو بزرگی اسکی ان چیزوں کے طرف عزت کر تھوں

اور در خانی از آن جوح العیال هم جانی والا ظاهر و پوشیده کا کیا خوب کہا کہ سینی جانی جاناکہ اللہ تعالیٰ جانی والا ہی حال میرا تو صبر کنی و سکی با او
 سنگری و سکی سنا پرا و بخشش جاہی اپنی خطا و نسی اور یعنی کتابونین کی فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ اگر نہیں جانی تم کہ میں کہتا ہوں مگو تو نخل ہی ہمارے ہی
 اور اگر بتی جو تم کہیں کہتا ہوں مگو تو کیوں کیا منی جگو حیرت زدہ کہنی والو نکا دیکھنی میں مگو یعنی اور دینی شرم کرتی ہیں کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع نہ ہو
 تعالیٰ سی کچھ شرم نہیں کرتی عیاداً با اللہ منہ جو کوئی کہہت ہے ہی حقیقی معرفت اپنی از رانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب جتھقا
 اور سکا کی گفت سنی ہی اور اگر جاہی کہ کار پوشیدہ ہی آگاہی پاوی جاہی کتب جمعہ کو بعد از نماز عشا کی سو بار سجدی میں کہہ سو دنی ہیست اور سکا کی اور
 ہوش آفتاب خستگ کر نیوالا اور دنیا کا بدل بندہ نکا اور خض کر نیوالا روح او کئی گا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز او پر چار لوگوئی لکھ لیا کر ہی عذاب تجزی اور
 سی من میں بیگن کتا ایست فرخ کر نیوالا اور دنیا کا بدل بندہ نکا نصیب تیرا ان دو نو ن ناموسی سیدہ کا ٹہرید ہوا دوس سی بلاین در نہ امن میں ہو عطا پر اور جان
 تنگی کو عدل و سیکھ فرسی بہر سبر کر اور فراخی کو فضل و سکا اور بہر شکر اور کہ تیسری فی کہ یہ دونو صفتیں اور ہوتی میں بنا فرمائی دو پسر حیا تہ تا ہی فرخ نکا
 ہوتی میں دل و رجب غاب ہوتی میرا مید فرخ ہوتی میں بقول ہی حضرت جنید سنی کہا او ہوں خوف دل تنگ کرنا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل
 اور حق جمع کرنا ہی مگو یعنی حق تعالیٰ کی با دنی خاطر جسمی ہو جانی ہی و خلق متفرق کرتی ہی مگو یعنی انکی صحبت سے گندہ خاطر اور خوش ہوتا ہوں اتھی اور لا اوتی
 بندگی کہ بہر سبر کی مقدر ہی سالت تنگی میں اور چوڑی خوشی اور ملی دل کی کو وقت فراخی کی در اس ڈری میں ہی ہی لوگ جو کوئی وقت سحر کی ہاتھ و ہاتھ کر
 دس بار پڑھی اور ہاتھ ہونہ بہر سبر کر اور کو حاجت اسکی ہو وی کہ کسی کچھ جاہی انکھا خضر پست کر نیوالا کہ فرو نکا ساتھ خوار نکلی یاد و در نکلی اپنی در گاہ
 جو کوئی تین روز کی کہی اور چوتھی روز ایک مجلس میں اسکو متر بار پڑھی دشمن بر فتح پادی اللہ کا فتح بند کر نیوالا یعنی مونو کو ساتھ بند کر نکلی یا تہر کر نکلی اپنی در گاہ
 نصیب تیرا ان دو نو ناموسی سیدہ کا کہ اعتماد کر کسی حال پر احوال ہی سی اور نہ بہر وسا کر کسی چیز علوم عالی ہی سی اور پست کر اور سچہ کہ اللہ تعالیٰ فی اور سکی پست
 حکم کیا ہی بند نفس ہو اکی اور بند کر اور چیز کو کہ حکم کیا ہی جگلا سنی و سکی بند کر نکا متداول در روح کی دیکھا گیا ایک شخص اور ناہو امین پس کہا گیا اور سکو کہو کہ
 پنی تو اس مرتبہ کو کہا اوستی کہ گردانی مینی ہوا یعنی تو اس اپنی چچی قدم اپنی کی پس سحر کی سنی ہوا جو کوئی اس کم کو ادھی ات میں یاد و بہر کو سو بار پڑھی حقیقا
 اور سکو خلاق میں برگزیرہ کری اور تو کو فی نیاز کری ح المعجز عزت دینی والا جو کوئی اسکو شہاد و نہ میں یا شہب جمع میں بعد از نماز شام کی اسکو چالیس بار پڑھی
 خلق کی نظر میں ایک ہیست و حرمت ظاہر ہوا اور سوا ہی حقیقی کی گسیب ہی ڈری ح المذنب ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دو نو ناموسی سیدہ کا خوز کر ہی اور کو
 بسکو عزیز کہا اللہ تعالیٰ فی سبب علم و معرفت کی اور خوار کر ہی و کو کہ جگو خوار کیا اللہ تعالیٰ فی سبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاد سنی یا چوتھو بار اسکو پڑھی
 بعد او سکی سجدہ کر ہی و کہنی اپنی فلانی ظالم کی شری ان دی حقیقا ان دیکھ اور نصیب تیرا ان دو نو ناموسی سیدہ کا کہنی اور نہ میں
 دیکھنی خلاف شرک چیز سنی بہر کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنی بر حاضہ وافر جان کہا امام خالی فی کہ جسنی حیا یا غیر اللہ سنی اور پڑ کر نہ نہیں حیا یا اور سکو
 پس خیر حیا یا اوستی اللہ کی نظر کو جسنی کہا گاہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کہا او کو کیا ہی جرات کی دنی کہا ہی جرات کی اور سنی و حسی گمان کیا کہ اللہ نہیں کہتا اور کو
 کیا پڑا کہ کیا پڑا کر نکلی اور سنی کہا گیا ہی کب گناہ کر تو مولیٰ ہی کا پس کی ایسی جگہ میں نہ دیکھی جگو سکو تعلیق الحال اتی ہیں یعنی ایسی جگہ کہاں ہی
 اللہ دیکھ ہی حاصل کہ نہ گناہ و اللہ سمع جو کوئی اسکو ہر روز بخشید کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑھی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑھی
 وقت پڑھنی کی کلام کر ہی اور بعد او سکی دعا کر ہی حال اسکی قبول ہوگی ح ایتسیر جو کوئی اسکو در میان سنت و فرض فجر کی ساتھ ہمتہ استفادہ کرے اسکو ایک بار پڑھی
 ساتھ ہر غایت حق ہی ہوگا ح اللہ کو حکم کر نیوالا اسکا کوئی و سکا حکم بہر نہیں سکا اور نصیب تیرا اس یہ ہی کوئی جیب ہیچا نا کہ وہ حاکم ہی تھا ان و سکی
 اور بعد ہوا کی تصنا کا پانہ نو ناموسی کا او کی تصنا کا ہتیا جا کر کجا پڑھتی و مارا ہی ہو تو دوس ہی ہر کجا پڑھو روزندہ در کجا خوش و نہیں محتاج ہوگا فرادہ کر ہی

طرف غیر اسکی جو کوئی اسکو شب جمعہ میں اور بموجب ایل قول الی دہی را نکو اتنا نہی کہ بیوش ہو جاؤی حق انسانی و سکی اہل کو سعدن اسرا کر یکا ح
العقل انصاف کرنا و انصیب تیرا اس سببہ کی جب جانا توئی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس میں کبر است اور تنگی و سکی احکام سی بلکہ جان جو اوستی
فرمایا میری حق میں عین انصاف ہی پس ارم طلب کر ساتھ توکل و اعتماد کی و سپر اور جو کچھ کہ پہنچے جگہ اسد تعالیٰ عیسیٰ خراج کر اسکو و س جگہ میں کہ لائق ہی خراج کرنا
او میں ازراہ شرح اور عقل کے اور ڈر تو اسکی عمل سی و رامید رکھ و سکی فضل کے اور پر ہیز لانی سبب اور میں ازراہ و تقریفا سی اور لازم کر اسو سطرہ سی کی امور جو کچھ
اس اسم کو شب جمعہ میں روشنی کی میں لقب رکھ لکھا وہی حقتعالیٰ تمام خلق کو سزا و سکا کر یکا ح الخلیفہ بار یک میں کہ دو فرزند یکا سکی نزدیک یکسان ہیں اور سزا
کرنا و الابد و غیر نصیب بندی کا اس سببہ کی منور کر ہی امور دین نیامین اور زمی سی لوگو کو راہ حق کو کولواہ حق کی طرف بلاوی جسکو اسبب شیت کا مہیا ہنوا و فروق فاقہ میں ہتا ہو
یا خوبت میں کوئی عنقا از نہویا بیار ہی اور کوئی بیار داری و سکی گرمی یا پیشی کہتا ہوا و روئی در خواست او س کے کھج کی نہیں کرنا ہی وضو اچھی طرح کر ہی اور دو
نماز کی پڑھ کر اس اسم کو اس نیت سی سوار پڑھی حق تعالیٰ مہم او سکی کفایت کر یح و اسطی نصیب کہنے سے توئی اور صحت امراض کی و کفایت نہات کی بعد از تہ
الوضو کی سوار مدامت کر ہی در عمل پیران اخوانیہ روح کا پیہ کہ وہ اسطی ہر ہم ہدی اور دنیوی کے خالی جگہ میں ساتھ شرط دعا کی سولان ہزار و زمین سوا و الایام
بار پڑھی مراد کو پہنچا کر الخلیفہ خیر دار دلی کا تو بہ اور سب اور نصیب تیرا اس سببہ کی جب جانا توئی کہ وہ میری ہیید و پیر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکشا
تو تو ہی و سکیو با در کلمہ و پیرول غیر و سکیو لگی یاد و سکیا کی اور تہ پیر کا کر چہ کر لہو تھی اور لازم لاپنی بزرگ کرنا یا کا اور کرنا توئی کا اور شخول ہوا س کے درستی میں
نرا سیم اور امور دین و دنیا میں خیر دار و جو کوئی نفس امارہ کی باتہ گرفتار ہوا اس اسم کو بہت پڑھی خاصا ہی و ایک محل الخلیفہ مرد بار کہ نہیں جلدی کا نامونو کی ہا
دینی میں لکڑا ہیل دیا ہی و لکڑا کشاید تو بہ کرین نصیب تیرا اس سی پیہ کے تحمل لایا می بد بختیہ اور ان کی زیر دستوں کی عدالتی میں اور در غصی کو اور کمال حکم کا پیہ کہ
اوس کہ برالی گرمی تجھی جو کوئی اسکو کا فدر لکھ کہ ہوی اور پالی و سکا کہنتی با درخت بردا کی فتوئی اس میں ہر کا و یکمال کو پہنچا اور برکت او میں ہر ح الخلیفہ
بزرگ و برتر ذات و صفات میں خدا و امی نصیب تیرا اس سببہ کی عظمت الہی کی ملک کو میں کو حقیر جانی اور دنیا کی ہی مرتزہ چکا و می و حقیر جانی نفس ہی کو اور بزرگ
کر ہی و سکا و تعالیٰ کی خوشی کی اپنی ساتھ بچا لانی اُم کی و پڑھی فراہی اور گوش کر نیکی و ن خیر و نیک دوست رکھنا ہی سد تعالیٰ و لو جو کوئی اس اسم پر داوست کر ہی خلق
نظر میں بزرگ و کرم ہو کا ح الخفی نہایت بخششی و الانصیب تیرا اس سی پیہ کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دن میں حضور وقت سحر کی و شمس اور سکو ایذا سی تجھو جسکو کہ
ہو مانند پ اور در دسر وغیرہ کی یا تم از وہ او سپر علیہ کر ہی و سکو کا خد رکھی اور در پراسکی نفس کو جذب کر ہی و رکھا و می حقتعالیٰ شفا اور خلاصی و سکو ششی اور اگر اسکو بہت پڑ
سیا ہی و سکی مس خالی رہی اور حدیث صحیح میں آیا کہ جو کوئی سجدہ کر ہی اور سید میں بار ب خفرتی میں بار ہی حقتعالیٰ گناہ لگنی چھال و سکی بخشید یکا ح جسکو سوار و را کوئی عا
اور یا تم پیش کر ہی میں بار مطعنا با خفرو کی لکھ لکھا وہی شفا پو یکا ح الشک کہ قدر دان اور دینی و الاواب بہت کا تہوڑی عمل برحقول ہی کہ ایک شخص کہ گیا خوب باز
پس کہا گیا و سکو گیا کیا اللہ تعالیٰ ساتھ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالیٰ فی مجبوس بلکا ہوا ایلیکون میر یکا پس پڑھی و میں کیا تہیل پیر ہمار ہو گیا وہ پس کہا سنی تیرا
یہ کہا بہت شہی کہ گزالی تھی ہی یا استنا کی خیرین و نصیب بندیکاس پیہ کی شکر کر ہی سد تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتو کو اسکی فرسی جا کر حضور کو کہ جو اسطرح لیا لایا ہی
مصرف رکھی و شکر ادا کر ہی لوگو کا اور احسان کر ہی و نہر حدیث شریف میں آیا ایلیک اللہ من الیکن اللہ من عنہ نہیں شکر کہ تا سد کا وہ کہ نہیں شکر کر ناگو نجا جسکو گنی گنت
ہو یا تار کی دلی لکھ کہ پید ہو کا تیس بار اس اسم کو پڑھی اور پیوی اور لکھ پڑھی شفا پو می اور لوگو مورح العبدی اللہ من ترہ نصیب تیرا اس سببہ کی ذلیل کر اپنی نفس کو سکو
طاحتون اور عبادتون ظاہر باطن کہیں اور رخ رکھا قت اپنی حاصل کرنی علم حل میں بہانسا کہ پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف میں آیا ہی اللہ تعالیٰ
دوست رکھنا ہی اعلیٰ امور کو اور کردہ رکھنا ہی ازنی مور کو اور سلیبی کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فی کہ علومت اہلالتی جو کوئی اس اسم پر داوست کر ہی یا اپنی باطن کی انوار
بی قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو گر ہو اور اگر سافرت میں مٹلا ہو ہر وطن و لوف کو پہنچی ح الکی میں بڑا ایسا بزرگ کوئی اوس سے زیادہ ہزار ہیں اور نصیب تیرا

اس ہی سبب سے کہ یاد رکھی تو برائی اوسکی ہمیشہ یہاں تک بھول جاوے گی برائی غیر اوسکی اور کوشش کسچ کا دل کرنی نفس اپنی کی ساتھ حاصل کرنی علم و عمل سے یہاں تک پہنچا لے
یہ اور و لوگوں اور سبب الخیر تو ان سے میں اور اترا کر لینی اپنی ساتھ لے کر کرنی خدمت مولیٰ کی جو کوئی اس کو کہتے ہیں بزرگ و عالی قدر ہوا و اگر احکام و دوا سپرداوست کریں
اس ذریعہ اور بہت خوب سیراج نام اپنی شرح الخیرات نگاہ کہ نہیں الا عالم کا اقتوان و مصالح ہونی سے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ کہہ چھٹا سانی لوگنا ہوتی اور باطن
ملاحظہ عنایتی اور انکا تمام اور اپنی میں ساتھ تیرا اوسکی اور اسکا جو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ اور جسکی محفوظ کر گیا اللہ تعالیٰ نے عینا محفوظ کر رکھا اور اسکا
جسکی محفوظ کر رکھا اللہ تعالیٰ نے فی محفوظ کر رکھا یہاں اور اسکا اور قول ہی ایاں اسکی کہ نظر ہی کیوں ایک چیز منسوخ ہے اس کہا ہی چاہتا ہوں جیکو اپنی عملی عبادت تیر کی ہے جس سے
سبب بخافت امر تیر کی ہے ایاں اسکو پس نہیں ہوگی اور تیری و نماز تیر ہی را کوس میں محتاج ہونی یا پائی عبادت کی ای اپنی ساتھ لگا پس کہا ہی کہا تہا میں ہی تیری کی ایل یعنی تیری
پس ات میں محتاج ہوں اور اسکا اور عملی عبادت تیر کی ہے پس ہر گھنٹی ہوگی جو کوئی اسکو لکھ کر دین بازو پر یا تیری خوف عرق اور جانی اور دیو اور پری اور نظر بکسی غیر صریح
المعنی ہے سیکر انیوالا قوت بدو اور ارواح کا اور دینی والا اسکا اور کونو نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا توئی کہ وہ قوت پیدا کرے والا اور دینی والا اسکا ہی ہے جو تو کو قوت کا
دراو سکی جسکی مشغول ہے ایل کسچ کہ وہ پوچھی گئی قوت سے اس کہا وہ ذکر ہی الذی الامیوت کا ہی اور نہ طلب قوت و قوتہ مگر مولیٰ ہی سے خزا اللہ تعالیٰ نے فی ان میں
الاعمال خیرا ہے و منزل اللہ بقدر معلوم یعنی نہیں کوئی چیز کہ تو کو یک ہماری خزانہ اوسکی ہے اور نہیں اور تاتی ہم کہ ساتھ نمازہ ضرر کی و دیو تو مشغول اپنی کو وہ قوت کہ تیری ہے
اور اسکا پس ہوسے طریقہ تیر الفع یہیانا اور بہت اگر گراہ کہ اور کھانا ہوگی کا اور کہا تیر ہی فی کسخت ہونی میں قوت ہے بعضی بندی ایسی ہیں کہ گردانا ہی اللہ تعالیٰ
نفس اور نیک توفیق عبادت کو اور ذوق دل دل کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اور نیک کار و است مشاہرت کو اور بہت مشغول کہتا ہی اللہ بندہ نیکو ہی طاعت میں قائم کر ہی
اوسکی ہی ایسی شخص کو کہ تیر گری اور خدمت اوسکی کر تہا ہی و جب کہ رجوع کر ہی ہی طرف متابعت خود ہر کس سے سنجائوف قوہ اوسکی اور تہا لیا ہی اور ہی ای عبادت و حمایت
اپنی اگر کسی کو غیبت کہی یا خود اسکو تیری نہیں آئی یا کوئی اور کہ بخونی کر ہی یا بہت رو سوات بار خالی کو زہ یعنی بخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کر ہی اور جدا اوسکی یا ذوق
کو زہ میں الی اور پیوی اور دوسری کو پس کو دی در اگر روزہ دار کو خوف ہلاک ہو پھول پر پڑہ کر گھنٹی قوہ پاوی کا اور ہر روز روزہ کہ اسکی کاح الحسبہ کہ کفایت لیا
ہر حال میں یا حساب لینے والا بندہ ہونی قیامت کی نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ کفایت کر ہی حاجت محتاج جو لوگو حساب کرنی والا ہو وی نفس اپنی سے کہا تیر ہی فی کہ
کفایت کرنا اللہ کا بندہ نیکو ہے کہ کفایت کر تہا ہی اوسکو ہر حال اور ہر عمل اوسکی میں اور جسی جانا کہ اللہ تعالیٰ کا فی میرا ہی پریشان دل جو خلق کی کہ متوجہ ہو سکی اور سبب
احتمالاً کہ کسی ساتھ اوسکی جو کہ چہ قسمت کہ ہی ہر حال پہنچے اگر کہ جہی تو ہی کرین جسی لوگ اور جو کہ کہ قسمت میں نہیں نہیں ہی گا اگر چہ متوجہ ہوں لوگ جو اور جو کوئی
کیگا ساتھ نیک سر انجامی اللہ تعالیٰ کی ہر حال میں پس رضی کیگا اوسکو مولیٰ و سکا ساتھ اپنی چیز کی کہ اختیار کر گیا اوسکی ہی پس اختیار کر گیا ہونو کو مولیٰ اور پھر
کوئی پر اور کر دم کر گیا طرف ہونی سبب سے بہت ہرہ تصرف مولیٰ کی جو کوئی کسی جو یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن یا چشم زخم سی ذرا ہر جو و شام ایک ہفتہ تک ستر کر کہ
جسی اللہ بحسب اور ابتدا و روز چھبیس کہ ہی اللہ تعالیٰ اپنی شمس لگا دیکو کاح ہنوز ہفتہ گذرے گا کہ درستی کام کی ہو جائیگی عینے کبھی بزرگ تو نصیب تیرا اس سے یہ ہے
نفس اپنی کو کہ سہے کہ ساتھ صفتوں کمال کی جو کوئی اس کو شک و عجز ازنی لکھا اپنی باں کسی کہا کام خلاق تعظیم و توقیر اوسکی میں کاح لکھ کر ہم برائی اور ہر شیئی والا
ذہین ہو گیا دینا اسکا اور ذہین خالی ہوتی خزانہ اوسکی اور نصیب بند لیا اس سے یہ ہے کہ دیوی یعنی وعدہ کی اور پر پر کر ہی بڑی خلاق و افعال سے اگر اپنی بستر میں
بہت ہی یہاں تک سو جاوی فرشتی خاک میں و کہیں ایک اللہ اور کرم اور خیر ہوا اور کہتی ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اہل کم کہتے ہیں تیر ہی اس سے یہ ہے اوسکو
اللہ وجہ کہتی ہیں کاح اللہ تعالیٰ کہ بیانی کرنا اور ہر چیز کا اور بعضوں ہی کہا کہ جانتی الا احوال بند و نکا اور افعال لوگ کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھی
اوسکو ہر حال میں اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی سوال میں اور کہ تو نگہ اپنی اونکی کہ کیا ہی جھگو نگہاں اور نکا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سب ہی یعنی نگہاں
اور تم سب پوچھی جاوے گی عینت اپنی ہی جسکی خبر گری کر سکو یا یا ہی اسکی خبر گری کی حال پوچھا جائیگا اور کہا تیر ہی کہ مرا تو بزرگ س طاقت کی یعنی حاجت اور لیا اللہ

بہت سی کہ ہوسے غالب بندی پر یاد رہے کسی ساتھ دل کی درجانی ہے کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے میری حال پر میں حیرت کر رہی ہوں کی طرف ہر حال میں اور ذریعہ عذاب کی سبب سے
 میں مراقبہ والا چہرہ ہے میں شرافت شرح ازراہ و جلال اللہ تعالیٰ سے اور نسبت و سکل کی زیادہ اور شخص سے کہ چہرہ تاجی گناہ سبب خوف عذاب کی اور جو کوئی رعایت
 دل کو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اور سیکسالی نہیں ہتا کیونکہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ حساب لیکن مجھے حیرت کا خواہ توڑا ہو یا بہت مشغول ہی ایک ہی سعی اور کون جو میں نے
 بعد انتقال کی ہے کیا ایک ایک السنہ ساتھ تیری کہا کہ بخشا السنہ لیکن جو اور احسان کیا بچہ کر کہ یہ کہ حساب لیا مجھے یہاں تک مواخذہ کہ کیا جسمی سے عمل پر کہ ایک دن تھا
 میری ذریعہ سے بچ کر ہوا وقت افطار کا لیا میں نے ایک بھول اپنی بار کی دو کاشی سے توڑی اور اسکو پھاڑا یا بچا کہ بہت ہی سچ میری ایک پھاڑا لیا میں نے اسکو گھنہ پور سے لیا
 میری نیکی سے ہی مقدار بلی توڑی اور سیکسالی جسکو معادوم ہوگی یہ بات نہیں خیال کر لیا باطل چیز میں عمرانی اور نہیں کہ جو کیا خفتو میں نے وقت اپنا اتھی اور حدیث شریف
 میں آیا ہے کہ حساب یعنی اپنی اعمال کا پہاں سے کہ حساب لیا جاویں تو سی جو کوئی اس کو سوات بار پنی ہو ویں اور فرزند اور مال پر چکا اور کوئی گروہم کر ہی تمام شہور اور
 سب آفتونسی بڑھو گا ح **الْحَبِيبِ** قبول کرنا اولاد عیال چارونکا اور جراثیمی والا بچا کرنا اولاد کا نصیب بندی کا اس کہ یہی کہ فرمان برداری اللہ تعالیٰ کی کر ہی
 نوہی میں اور حاجت روائی کر ہی حاجت مند کوئی جو کوئی اس کو بہت تیری اور دعا کی جلدی قبول ہوا اور لاکھ لاکھ اپنی اس کو جوئی کی ان میں سے تیار ح **الْبَصِيحِ**
 علم و سکا فراخ ہی اور نعمت اور سکی سکا جو پہی نصیب بندی کا اس کہ یہی کہ کسی کر ہی فرخی علم اور سخاوت اور سعادت اور اخلاق میں اور ہوسے کس شاد و پیشانی اور ہوسے
 کر ہی حاصل کر ہی مناصد میں جو کوئی اس کو بہت تیری حق تعالیٰ و سکو قناعت و برکت دی ح **الْحَكِيْمِ** استوار کار و اولاد نصیب بندی کا اس کہ یہی کہ کوئی
 کر ہی چرخ خلق کر ہی کی اور علاقہ بڑھتی ساتھ کتاب لکھی اور حکم کر ہی کام اپنی اور جاہی سفارست یعنی ہوتی ہی بہت تیری اور کوئی ہمہی شمشہ حقایق اور در عیال بانی
 کی کر ہی استحقاق اس کو ہمہی کمال ہوسے ذوالنون مفری کہ کہا سنا میں کر زمین مغرب میں ایک شخص ساتھ علم و حکمت کی معروف شہور ہی اولیٰ نبارت کو گیا میں چالیس روز
 اور کی دروازی پر پڑا نماز کی وقت وہ مسجد میں آئی اور پریشان و حیران پڑا اور میری طرف کہہ لگات لگات کر ہی اس حال ہی بیٹنگ این کہا میں ہی جو اندر چالیس روز ہوسے میں
 یہاں شہر پر زمین اور تم میری طرف کہہ لگات لگات نہیں کر ہی اور کلام نہیں کر ہی جگہ کہ نصیحت کر و اور کہ حکمت سکھا و نایا کر زمین کہا اور سپر عمل کر لگا تو انہیں کہا ان کر ونگا
 اگر خدا تعالیٰ توفیق دیکھا کہا دنیا کو درست کر کہا اور زکوٰۃ نصیحت کر اور بلا کو نعمت جان اور منہ یعنی نہ لکھی کہ عطا جان اور ساتھ غریبی کی اس میں بڑا اور صحبت کہم
 اور زخاری کہ عت جان و حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ و روکل کہ اپنی محاش کر سہ از سببہ کون ہم نام و نشا ح **الْاَسْمِ** مید ہار ذریعہ نشان تہا جسکو
 کوئی کام پیش و کی اوس سے سر انجام اور سکا نہوسکا ہواس اسم کو درست کر ہی ہمہ اوسکی سر انجام پاوی ح **الْحَقِيقِ** دوست رکھنی و الافران بردار و نکا اجرا کی لیا کی
 نصیب بندی کا اس کہ یہی کہ دوست رکھنی خلق کی ایی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی ایی ایی اور احسان کر ہی خلق پر بقدر طاقت ایی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ نہیں میں ہوا ایک تمہارا یہاں تک دوست رکھنی ہی بہا کی ایی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی ایی ایی نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بند و کو یہ ہے کہ حرمت نکل
 کر تھی اور پڑا اور نصیحت کر تھی اور ہلا سبب پہنچاتا ہے اور کو اور دوست رکھنا بند و نکا اللہ تعالیٰ کو یہ ہے کہ تعظیم کر ہی میں اوسکی اور نسبت کہم
 میں اوسکی دل میں اور ایی حدیث قدسی میں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کر بڑا دوست دو تو میں طرف میری وہ ہے کہ عبادہ کر ہی اسطی غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشی کہم
 عبادت کر ہی ساتھ امید عطا کی اگر میان ہو میں نامو نفقت ہوا و خصوصت تیری میں اسم کو ایک ہزار و ایک بار طعام پر تیری و حرج جانب سے نامو نفقتی ہوا و سکو اور
 ناگاہی اولیٰ در میان میں اتفاق و الفت ہو جائیگی ح **الْحَيِّ** بزرگ و شریف ذات و افعال میں نصیب بندی کا اس کہ مبارک عظیم میں معلوم ہوا جسکو ایی
 یا با و فرنگ ایڈام بایں ہوا ایام میں روزی کر ہی اور وقت افطار کی بہت تیری اور پانی پر دم کر ہی ہوسے شفا پاویگا اور جسکو اپنی ہم جنسون میں عزت و حرمت
 ہوسے سناؤں بار تیری اور پانی پر پور کی عزت و حرمت حاصل ہوگی ح **الْيَسَّعِ** اور تہا نموالا اور زندہ کرنا اور نکا قبر و لسی اور بیدار کرنا اولاد خاندان کا خوب
 غفلت سے نصیب بندی کا اس کہ یہی کہ زندہ کر ہی نفسوں جاہل کو ساتھ نصیحت کر ہی اور تعمیر کر ہی کی اور بی رغبت کر ہی کی بیاسی اور رغبت دلا لکھی تہا ان آخرت میں

پس بتداری سانه نفس انبی کی پروردگاری جو کوئی چاسی دل ایچکان زنده هو وقت سوئیکی اتمه سینه سپر گهاری اور اس نام کو ایسکے مبارک پریمی حق تعالیٰ ان مردود و کجکار
ایچکا اور تمام اوزار کجکار کجکار الشقیقین حاضر اور مطلع غایب و باطن پر کھاشیری فی کمال مسرت نہیں طلب کی سانه اسد کی کوئی مونس سوا ہی اوسکی مبارک فرمائی ہو
ہیں سانه اسکی کردہ و کیتہا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی ہو و اور افعال ہاری فرمایا اسد تعالیٰ فی اول کتب ربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہیں کفایت کرتا و درو گارتا
کہہ رہہ ہر چیز مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سبب ہی نگاہ رکھی اوسکو بہانگ نیکو بیچکلو اوس جگہ منہ کی ہا ہی جکلو اوس اور نہ غائب کبھی جکلو اوس جگہ ہی کھلکا ہے
جکلو اوسکا اور بارز ہی نوب سبب عالم و سیکلی اور دیکھتی اوسکی اس پیش کر توجہ تین اپنی طرف خیر اوسکی اور بارز ہی ازل کی سی طرف خیر اوسکی اسی کو نایب اس سبب
کہ جو ہی تو گواہ پر اور رعایت کر نوالا صبح کجکار میتا نازن ہر پادشاهی خیر صبا صبح صبح کی وقت اتمہ اوسکی پیشانی پر رکھی اور مونسہ آسمانی طرف اگر اکیس بار ہی ہا شہید
حق تعالیٰ اوسکو صبا صبح کری ح الحقیقی ثابت سانه شہنشاہی اور لائق سانه خدا کی اور نصیب تیرا اس ہی سبب کہ جب پہنچا تو فی کہ وہ حق ہی جو تو اوسکی
تعالیمین باو خلق کی اور خلق کو تیرا ساندہ اوسکی پہنچہ کہ لازم کر توجہ کو تمام احوال و افعال اور احوال ہی میں جسکا اسباب کچھ جاتا ہا ہوا ایک خد کی چارون کو تیرا
کبھی کو تیرا کجکار من نام اوس اسباب ہی کبھی اور دہی تو کو تیرا سبب کبھی اور نظر آسمانی طرف کر کہ فریغ لائی ہا جاوے اور مین سی کچھ ہادی اور اگر قید اوسکی کو تیرا
اگر ایک سوا اتمہ بارز ہی خلاصی ہادی ح الحقیقی کجکار ساز فرمایا اسد تعالیٰ فی کوئی باس و کلا یعنی کفایت کرتا ہی اسد تعالیٰ کار ساز ہونی میں علی اسد تو کلا
میں ہی سبب ہی کچھ سوا اتمہ ہر مونس میں جمل علی اسد تو کلا یعنی اور کوئی ہر کجکار اوسکی کو تو کلا علی اللہ تعالیٰ اور ہر کجکار اوسکی کو تیرا مونس اور تو کلا علی اللہ تعالیٰ
اور ہر دوسرا غالب مہربان پر نصیب بند کجکار اس سبب ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کلام میں کوشش کری اور حاجت روانی انکی میں ایسی ہی کری کہ گویا وکیل انکے ہر
اگر سبھی گزینی ہا ہوا سی پانی سی باگ سی خوف ہوا اس نام کو درو اپنا کری امان ہا ویک اور اگر کوئی کجکار مین بہت پڑی ہر مونس ح الحقیقی القوی المبین قوت والا اسوا
امور میں نصیب بند کجکار سبب کہ خوش نشانی پر غالب قوی ہومی بدردین مین سخت و دست ہومی اور جاری کرنی احکام شرمین سستی کورا ہندی جسکا شرم قوی
کہ اوسکی دفعہ ہی عاجز ہوا اور اسکا اتمہ ہی اور اوسکی ایک ہزار ایک سو گولیاں بناوی اور ایک ایک گولی اور ہوا ہی اور کبھی باقوی اور یہ نیت دفعہ و مونس کجکار
انکی دلی حق تعالیٰ اوسکی دشمن کو مقهور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسر ساعت مین بہت پڑی نسیان جاتا ہی ح آتین جسسی کچھ کا وودہ جستا ہا ہوا
وہ غیر نہیں کسکتا ہی با وودہ پلانوی کی وودہ مین نقصان ہوا چاہی کہ لکھکلو اوس بچو کلو ہادی اور وودہ والیکو ہی ہادی اتمہ کری بچا اور وودہ واکا وودہ واکا
ہوا اور اگر کوئی انفعال و اعمال ملکی مین کچھ چاہی روز تو اکر کی اول ساعت مین اوس نیت ہی مین سوا اتمہ بارز ہی ہدی ہر مونس ہادی اور ہر دگا اور دوست
کری مونس اللہ مونس لکھ نصیب بند کجکار سبب کہ دوستی کری مسلمانو ملسی اور کوشش کری ہا سیدین مین اور سعی کری حاجت روا خلق مین اور کھاشیری کہ علامتون دوستی
تعالیٰ کی سی ہی سبب کہ ہمیشہ توفیق دی اسد تعالیٰ کو خیر کی پہا تکر اگر ارادہ کری برائی کجکار اوسکو اسد تعالیٰ ترک ہوا ویکسی آکر اگر اگاہان اوس مین مہر ہی جادو سوا
انابت کی جلد ہی سبب لاوار و مین جو پڑی اور ہی مین اسکی ازا حبل اللہ عبد المشرق ذنی یعنی جیب و دست رکھتا ہی اسد تعالیٰ کسی بند کو تو نہیں ضرر کر ادا کو گوانا
اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین توفیق کرنی ہی کی ہی اور نہ بہ علامت سعادت کی ہی اور کسل و سکا علامت شقاوت کی اور علامتون دو ہا ہوا
ہی ہی اوسکی محبت اپنی اولیا کی دنوں انہا ہی جو کوئی اس نام کو بہت پڑی خلق کی ملکی با تو نیر گاہ ہوا و جسکی اونٹنی ہا ہوی ہو کہ اوسکی سبب خوش نہو سوا اور
انکی جانا چاہی اس نام کو بہت پڑی حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الحقیقی تعریف کر نوالا ذات و صفات اپنی کا ایتر تعریف کیا گیا نصیب بند کجکار سبب
تعریف کر نوالا حق کا ہوا اور ارہستہ ہوا سانه مفسنون کمال کی با تعریف کیا گیا ہوا ویک نام اور بندو کی جو کوئی اس نام کو بہت پڑی پسندیدہ افعال ہوا و جسپر
غالب وی اور اپنی تین اوس نہیں نگاہ رکھتا ہی اس نام کو ہا ہر کبھی در بعضون فی کبانوی ہا ہا ہر پڑی اور حیت اوس پانی میں ہا ہر کجکار خوش گونی ہی
ہا ویک ح الحقیقی کہہ نیر ہوا ہی علم او کھار جزو کوا اور ظاہر ہی تو کلا سکی گنتی سبب مخلوق کی اور نصیب تیرا اس سبب ہی کہ ہر مونس غفلت حرکت و سکون کی لحظہ و لہر اور

پس بتداری سانه نفس انبی کی پروردگاری جو کوئی چاسی دل ایچکان زنده هو وقت سوئیکی اتمه سینه سپر گهاری اور اس نام کو ایسکے مبارک پریمی حق تعالیٰ ان مردود و کجکار
ایچکا اور تمام اوزار کجکار کجکار الشقیقین حاضر اور مطلع غایب و باطن پر کھاشیری فی کمال مسرت نہیں طلب کی سانه اسد کی کوئی مونس سوا ہی اوسکی مبارک فرمائی ہو
ہیں سانه اسکی کردہ و کیتہا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی ہو و اور افعال ہاری فرمایا اسد تعالیٰ فی اول کتب ربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہیں کفایت کرتا و درو گارتا
کہہ رہہ ہر چیز مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سبب ہی نگاہ رکھی اوسکو بہانگ نیکو بیچکلو اوس جگہ منہ کی ہا ہی جکلو اوس اور نہ غائب کبھی جکلو اوس جگہ ہی کھلکا ہے
جکلو اوسکا اور بارز ہی نوب سبب عالم و سیکلی اور دیکھتی اوسکی اس پیش کر توجہ تین اپنی طرف خیر اوسکی اور بارز ہی ازل کی سی طرف خیر اوسکی اسی کو نایب اس سبب
کہ جو ہی تو گواہ پر اور رعایت کر نوالا صبح کجکار میتا نازن ہر پادشاهی خیر صبا صبح صبح کی وقت اتمہ اوسکی پیشانی پر رکھی اور مونسہ آسمانی طرف اگر اکیس بار ہی ہا شہید
حق تعالیٰ اوسکو صبا صبح کری ح الحقیقی ثابت سانه شہنشاہی اور لائق سانه خدا کی اور نصیب تیرا اس ہی سبب کہ جب پہنچا تو فی کہ وہ حق ہی جو تو اوسکی
تعالیمین باو خلق کی اور خلق کو تیرا ساندہ اوسکی پہنچہ کہ لازم کر توجہ کو تمام احوال و افعال اور احوال ہی میں جسکا اسباب کچھ جاتا ہا ہوا ایک خد کی چارون کو تیرا
کبھی کو تیرا کجکار من نام اوس اسباب ہی کبھی اور دہی تو کو تیرا سبب کبھی اور نظر آسمانی طرف کر کہ فریغ لائی ہا جاوے اور مین سی کچھ ہادی اور اگر قید اوسکی کو تیرا
اگر ایک سوا اتمہ بارز ہی خلاصی ہادی ح الحقیقی کجکار ساز فرمایا اسد تعالیٰ فی کوئی باس و کلا یعنی کفایت کرتا ہی اسد تعالیٰ کار ساز ہونی میں علی اسد تو کلا
میں ہی سبب ہی کچھ سوا اتمہ ہر مونس میں جمل علی اسد تو کلا یعنی اور کوئی ہر کجکار اوسکی کو تو کلا علی اللہ تعالیٰ اور ہر کجکار اوسکی کو تیرا مونس اور تو کلا علی اللہ تعالیٰ
اور ہر دوسرا غالب مہربان پر نصیب بند کجکار اس سبب ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کلام میں کوشش کری اور حاجت روانی انکی میں ایسی ہی کری کہ گویا وکیل انکے ہر
اگر سبھی گزینی ہا ہوا سی پانی سی باگ سی خوف ہوا اس نام کو درو اپنا کری امان ہا ویک اور اگر کوئی کجکار مین بہت پڑی ہر مونس ح الحقیقی القوی المبین قوت والا اسوا
امور میں نصیب بند کجکار سبب کہ خوش نشانی پر غالب قوی ہومی بدردین مین سخت و دست ہومی اور جاری کرنی احکام شرمین سستی کورا ہندی جسکا شرم قوی
کہ اوسکی دفعہ ہی عاجز ہوا اور اسکا اتمہ ہی اور اوسکی ایک ہزار ایک سو گولیاں بناوی اور ایک ایک گولی اور ہوا ہی اور کبھی باقوی اور یہ نیت دفعہ و مونس کجکار
انکی دلی حق تعالیٰ اوسکی دشمن کو مقهور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسر ساعت مین بہت پڑی نسیان جاتا ہی ح آتین جسسی کچھ کا وودہ جستا ہا ہوا
وہ غیر نہیں کسکتا ہی با وودہ پلانوی کی وودہ مین نقصان ہوا چاہی کہ لکھکلو اوس بچو کلو ہادی اور وودہ والیکو ہی ہادی اتمہ کری بچا اور وودہ واکا وودہ واکا
ہوا اور اگر کوئی انفعال و اعمال ملکی مین کچھ چاہی روز تو اکر کی اول ساعت مین اوس نیت ہی مین سوا اتمہ بارز ہی ہدی ہر مونس ہادی اور ہر دگا اور دوست
کری مونس اللہ مونس لکھ نصیب بند کجکار سبب کہ دوستی کری مسلمانو ملسی اور کوشش کری ہا سیدین مین اور سعی کری حاجت روا خلق مین اور کھاشیری کہ علامتون دوستی
تعالیٰ کی سی ہی سبب کہ ہمیشہ توفیق دی اسد تعالیٰ کو خیر کی پہا تکر اگر ارادہ کری برائی کجکار اوسکو اسد تعالیٰ ترک ہوا ویکسی آکر اگر اگاہان اوس مین مہر ہی جادو سوا
انابت کی جلد ہی سبب لاوار و مین جو پڑی اور ہی مین اسکی ازا حبل اللہ عبد المشرق ذنی یعنی جیب و دست رکھتا ہی اسد تعالیٰ کسی بند کو تو نہیں ضرر کر ادا کو گوانا
اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین توفیق کرنی ہی کی ہی اور نہ بہ علامت سعادت کی ہی اور کسل و سکا علامت شقاوت کی اور علامتون دو ہا ہوا
ہی ہی اوسکی محبت اپنی اولیا کی دنوں انہا ہی جو کوئی اس نام کو بہت پڑی خلق کی ملکی با تو نیر گاہ ہوا و جسکی اونٹنی ہا ہوی ہو کہ اوسکی سبب خوش نہو سوا اور
انکی جانا چاہی اس نام کو بہت پڑی حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الحقیقی تعریف کر نوالا ذات و صفات اپنی کا ایتر تعریف کیا گیا نصیب بند کجکار سبب
تعریف کر نوالا حق کا ہوا اور ارہستہ ہوا سانه مفسنون کمال کی با تعریف کیا گیا ہوا ویک نام اور بندو کی جو کوئی اس نام کو بہت پڑی پسندیدہ افعال ہوا و جسپر
غالب وی اور اپنی تین اوس نہیں نگاہ رکھتا ہی اس نام کو ہا ہر کبھی در بعضون فی کبانوی ہا ہا ہر پڑی اور حیت اوس پانی میں ہا ہر کجکار خوش گونی ہی
ہا ویک ح الحقیقی کہہ نیر ہوا ہی علم او کھار جزو کوا اور ظاہر ہی تو کلا سکی گنتی سبب مخلوق کی اور نصیب تیرا اس سبب ہی کہ ہر مونس غفلت حرکت و سکون کی لحظہ و لہر اور

کونی سانس کچھ طاعت خدایا سبکی آیای حدیث متریفین میں کہ میں جنت کی کل ان جنت کو اس ساعت گذری ہوگی کہ تیرے ہذا کل درگوشش کر سیرت کمال اعمال اور اولاد
اپنی پرطلاح پادوی و رختی پر ناساتہ سے اس سب سے کہ کھلتا کہ تیرے شمار کرنے کی نیت ہوگی پہنچا میں بن بعد تعالیٰ نے نیجا و تاکہ جانی تو عاجز ہوا یا ناساتہ لگی سی اور گناہ اپنی شمار کر گذر
لاور یاد کر اور نہ تو کر خالی ہی طاعت او سکی سی اور پر فرجوس کر اور چو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار ایک بار پڑھی عذاب گورسی و عذاب قیامت نہ ہوگا
ح **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ طِينٍ** پیرا کر نیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیرا کر نیوالا نصیب تیرا اس اسم کی ہر جمع کہ رجوع کی تو طرف او سکی ہر چیز میں اول بار اور دوبارہ اور سی کچھ پیرا کر نیوالا
اور عادہ کہ یعنی ہر کار اگر او عمل کو کہ او میں کچھ پیرا گیا ہو یا تصور ہو ہو البتہ جسکی ہوی کو عمل ہو اور اسقا حاصل سی ڈر تا ہو یا عمل بر تک ہی چاہی کہ خدا و خدا
سحر کی وقت تو ہی بار او سکو پڑھی اور اولی شہادت کی گرد پٹی کی ہر اوی جل ساقط ہو اور خلاصی پادوی در او سکو کچھ ضرر نہ پہنچے اور جو کوئی اسپرلاومت کر ہی جو او سکو
زبان پر جاری ہو بلصدق و ثواب ہر جمع البتہ جکا کوئی غائب ہو اور چاہی کہ وہ آب وادی یا او سکی خبر اوی جسوقت کہ او سکی گہری لوگ سو تی ہوں اس اسم کو گہری جان
کو نون میں شتر شتر پڑھی اور بعد او سکی کہی یا معید پیرا چھ فانی کو سات روز گزیرے ک غائب جاو گیا یا او سکی خبر اوی ح اور اگر کچھ جا تا سی اس اسم کو کہت پڑھی یا جاو
ح **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ طِينٍ** اور مزنیوالا یعنی زندہ کر تا ہی ہو تو کو ساتہ نورا مان کی باور پیدا کر تا ہی حیات جسم من اور رات ہی برزخ کو رو کر کو ساتہ غاب غفلت اور
کی نصیب بندیا ان ہی اسم کہ زندہ کر ہی خلق کو ساتہ نفع پہنچا میں علم سی اور دل کو ساتہ معرفت الہی اور راری خواہشوں نفسانی اور خظرون شیطانی کو اور نہ فکر کرا
حیات اور نہ موت کی بلکہ ہو با بعد او سکی قنناہ قدر کا اور کتاب ہی بہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم **اللَّهُمَّ آيَةُ الْكَافِرَاتِ الْحَيَّةِ خَيْرُ الْآيَاتِ الْكَافِرَاتِ** اور آقا
نی **اللَّهُمَّ آيَةُ الْكَافِرَاتِ** زیادہ کی کل خیر و اجمل الموت راحة من کل شر و کوئی در اور رنج او ضائع ہونی کسی عضو کی مخالفت ہر اسم کی گستا بار پڑھی حق تعالیٰ ہر شکر کر
ح و اسطی دفع درد و جنت اذمانی ساتہ روز تک ہر روز پڑھ کر دم کر ہی اور اگر ملاومت کر ہی اسپرلا و مکان زندہ ہو اور او سکی زمین تقویت پیدا ہو مہمیت کھوئی نفس و قنا
نہو کہ ساتہ بت من غلبہ کر ہی وقت سو نیکی ہاتہ یعنی پر کبھی اور اسم المیت کو پڑھی بہانک کہ سووی حق تعالیٰ او سکی نفس کو فرمان بردار کر ہی ح **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ**
سب سے بعد ہی نصیب بندیا چاہیہ کہ زندہ ہو ہی ساتہ یاد پر در و کار تعالیٰ کی اور خراج کر ہی جان اپنی او سکی راہ من آیت ابی پادوی اگر کوئی شخص ہمارا اس اسم کو کہت
پڑھی صحت یا دینی اور کوئی پڑھی ہمارے پڑھی سو پادوی ہر اور اگر بیار کا کہ ساتہ پڑھی صحت پادوی اور اگر کوئی شتر پڑھی **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** ہم قابل پ ہر
حاتم کہنی والا اور شکر کر ہی کہنیوالا اختلافات کا نصیب بندیا اس اسم کی پڑھی پڑھی ہوا ہوا سو ابی اسمی اور کہا فقیر ہی کہ جسنی پہنچا کہ وہ قیوم ہی است باں رنج و در
سی اور جیا ساتہ است تقویٰ کی پس نکل کر گیا اور حقیقت بھی گمان کی پیش قیمت جبر کی جو کوئی سکوت پڑھی وقت سحر کی دنوں میں تصرف او سکا ظاہر ہو چوئی
ر کہ میں کہ گرا و سکو آو اگر کہت پڑھی جہات او سکی حسب بخاہ بر اوین ح **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** شنی تخراج کسی کسی چیز میں نہیں نصیب بندیا کہ ہی تیج حاصل کرنی کمال ضرورت
سکی کہ تی است ہر ساتہ فضل خدا کی اسوائی اسمی جو کوئی کہ وقت کہا کہا اسکی ساتہ ہر لویا لکی سکوت پڑھی وہ کہا نامیت میں نور ہوا و جو کوئی خلوت میں اس کہت
پڑھی تو کر موج **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** جو او پڑھو کہ مر الی کچھ **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** و صفات نصیب بندیا چاہیہ کہ بجا ہو ہی بندگی میں جیا کہ ہا
خدا کی میں اور موصوف ہو وی اسمی فضل کی کہ ہم جس او سکی ویسی نہون اگر کسی کا دل خلوت ہر اسان ہو اگہزار و اگہزار اسم کو پڑھی خوف او سکی دسی جا تا پڑھی
مقرب جنت حق کا ہو اور اگر طایر زندگی کہی اس اسم کو لکھ کر اپنی ساتہ کہی زلف پیرا ہر جمع **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** بی پروا کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب کسی محتاج نصیب بندیا
اس اسم کی ہر حاجت من رجوع او سکی طرف کر ہی و برنی فکر ہوا اپنی رزق سی اور او سکو کل کی اور پڑھی دنیا کی حرام چیز ہر سی در بی رغبت ہو زینت کی چیزوں او سکی
رغبت کر ہی او سکی حلال من در بی پروا ہر حق سی او سکی کر ہی حاجت در خلق کہیں جو کوئی سحر کو یا از ہی رکو سجدہ کر ہی در اکیسو نذران بار اس اسم کو پڑھی سادق اعمال
و القول ہو او سکی ظالم کی ہاتہ میں گرفتار ہو اور اگر کہت پڑھی ہو کا ہو اور اگر حالت وضو میں کہی پڑھی ہر جمع **اللْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ** قدرت والا قنناہ کر نیوالا
نصیب بندیا چاہیہ کہ قدر ہو وی او پر بار کہنی نفس کے خواہشوں اور اول تو نسبی اگر وقت دہونی عصار و نسو کی عرض ہو تو میں اسم القادر کہ ظالم کی ہاتہ قناہ

او در کوفی و سمن و سپید پیماوی و اورا که پیکر شکل در پیش او می آید کتالیش بار پشیمی و ده کا درستی با وی ح هفت در کا اس کم بر لادست کرمی غفلت سانه بر شیار کی
 مبدل هوا در جو که وقت او پشیمی کسب سبب سبب القدر که میث بار پشیمی تمام کام او سکی حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح **المقذم** المجدس الکی کرینوا الا و کونوا
 نزدیک کرینیک در گاه غرت اپنی سنی و در پشیمی التی و الا و سمنو کتالیش اپنی سی نصیب بندیکان انون پاک سی سبب که یکو یکو یکون سبب کتالیش تین الکی کرین یعنی
 انضمنل هوا در و سنی و اورا کی کرین و کونو که مسترب در گاه غرت کی مین یعنی عزیز کلهی و کونو و پشیمی ذالی نفس و رشید طان کو او مردود و دون در گاه الهی کو او را تمام کرین
 اپنی کامین مقدم کرین او امر کو که بهت ضروری بهر و سکو کرین کجسکی کم ضرورت هوا در هر بی در میان خوف و رجالی المقدم جو که مسرکه جنگ مین او پشیمی با اپنی
 پشیمی رج او سکو پشیمی او در کسب پشیمی نفس طاعت الهی مین فرمان براد هوا ح المیزاگر سوار پشیمی ال و سکا سانه غیر حق کی آرام نیکر می ح او جو که مرد و سوار پشیمی
 تمام کام او سکی با تمام پشیمی در کا کتالیش بار پشیمی نفس و سکا مطیع هوا که کونو الکا ح پشیمی سبب او پشیمی سبب نصیب بندیکان بهر که جلدی کرین طاعتون مین او
 بجاکا او امر مین او رجوان شرح کرین سکی اپنی حاجیات ابدی با وی ال و ال کسکی فرزند هوا چو کتالیش بار هر روز جالیش دن تک پشیمی مراد او سکی بر وی ح جسکو او در
 فرزند او ریاضت کی در با کونو او رجوانت هوا چو کتالیش شب جمعه هر شب هزار بار پشیمی تمام حاجتین بر او مین ح الا نرسجکی عمر آخر کونو پشیمی او را عمل نیک نکره تا هوا س که در
 اپنا کریم حق تعالی عاقبت او سکی بخیر کرین ح الظاهر الکی کتالیش اعتبار سمنو عات کی که دلالت کرین مین او پر کمان صفیون او سکی او در پوشیده و هم در خیال
 باعتبار کتالیش ذات الکی الظاهر جو کونو بعد نماز مشرق کی او کونو بار پشیمی حق تعالی الکی کونو او سکی روشن کرین ح او در اگر خوف هوا و مینبه و غیره کا هویت پشیمی بان پاک
 او در اگر کرین دیوار پر کلهی او را سلاست ح الباطن جو کونو هر روز تینتیس بار یا با طریح صاحبان اسرار الهی سی پشیمی ح او در اگر مراد است کرین سکی جو کونو او سکو
 دوست هوا ح الکی کار ساز و مالک نصیب بندیکان ش نصیب الکی کونو چای که گرو سکا یا غیره او سکی کا سمور و آباد هوا در جو او در مینبه و تمام قوت سمنو
 محفوظ در علم الهی کو او پر کونو انب سیده کلهی او پشیمی کونو مین ذالی در اوس کونو کلهی دیوار و پزاری در و دیوار که سلامت مین او در بنیت سکی شخیر که پشیمی چاک
 کتالیش بار پشیمی و شخص مطیع و منفاد او سکا پشیمی جو کونو چای که گرو سکا یا غیره او سکی کا حراب نهو مین با سمر الوالی پشیمی سلامت مین او در کتالیش ح الکی کونو بهت بلند نصیب
 بندیکان اس و سنی جو علی مین کلهی جو کونو اس کم هویت پشیمی جو دشواری که هو اسان هوا در بعضون کلهی جو عورت که حالت حیض مین اس کم هویت پشیمی او سکی
 آفتونسی خلاصی با وی ح الکی نهایت احسان کرینوا الا نصیب بندیکان اس سبب کلهی کرین مان با سبب او را دستا و سنی او در بر کرین سنی او در فرزند پشیمی ح در
 جو کونو آفتون هوا و غیره سی در کتالیش هوا س کم او پشیمی مان با وی کا و در جسد کونو او کلهی هوا س کم کتالیش بار پشیمی و اوس الکی کلهی خلتا کی سبب کونو وقت بلوغ تک
 مین همکا او در بعضون کلهی اگر کونو شراب خواری او در زمانین ستملا هم روز سات بار پشیمی ال و سکا او سکو سدمو ح الکی کونو قبول کرینوا الا اصل سنی کونو کلهی
 بهر جانب است او سکی بنقل طرف کرین تو پشیمی انابه سی مراد کتالیش مین او در اگر بر و رگا که طرف نسبت کرین تو پشیمی رحمت و توفیق اراده کرین مین او را سلقا میسر کرینا سی
 کونو کی او در توفیق دینا سی بنده کلهی کونو در سید کرینا سی خواب غفلت سانه توفیفات او در تحفیات او را گاه کرینا کی گنا هونکی عذاب برین حوج کرینا سی بنده کلهی
 توبه در زندگت او در رجوع کرینا سی سلقا سانه فضل او کتالیش ح حقیقت مین توبه حق کی سابق سی بنده کی توبه پشیمی که فرماتاب علیه توبه او اصح ح توبه کتالیش توبه
 و سنی ستم بنده کو چای که همیشه امیدوار هر بی در در وازده نامیدی بند کرینا و در جانب حق سی توبه طلب کی و در گنا هونکی شیطان هوا و در گوش عبت کی کلهی او در
 مین آخر کرینا سی در امر عظام التوبه قبل الموت کی فرمان برداری کرین **حکایت** ایک وزیر عیسی مین نام ساته لیک جماعت سوار و یکی چلا جاتا هونو که کج عادت
 پشیمی مین کتالیش الکی سینه راه مین پشیمی توبه توبه او سنی کلهی چاد می کرین مین بهر کون بی بهر لیک بنده سی چشم عنایت حق سی گرا هوا و در حال مین ستملا عیسی مین
 نی سینه او را سنی کلهی که او را اورنگ وزارت کی در سانه وقت توبه کی مشرف هوا او در که مبارک مین مجاور هوا التوبه کونو مین او کلهی کتالیش کتالیش مین ستملا سانه پشیمی
 حق تعالی او سکو توبه لضعف کرامت فراوی او در جو کونو اسکو بهت پشیمی سبب کا او سکی اصلاح پذیر مین او در نفس طاعت مین آرام کرین ح نصیب بندیکان اس پشیمی

که میدوی که قبول هونی تو بگو ای درنا مید ندوی ادرنی رحمت او سیکس اور دکن ذکر می نصیر واروشی در قبول کری خدعه در کربوا الوفا که جکشی بار جو اور ساته
والغمام کی و پر جو جی کری اور جو کوئی بعینہ نماز چاشت کی کی اللهم اغفر لی و تب علی کل انت التواب الرحیم گناه او سکی خشی جاوین کند اچا که کتب الیدت المذنبین
یعنی الاما کافرون اور سرکشون ہی ساته عذاب کی نصیب بندیکاپه که بلالی بری دشمنوشی نفس و شیطان بین وارد شمن ترین دشمنونجا نفس لاره ہی و سر زار
بیهی که جب کپه گناه کری با عبادت میں تصور کری تو اهتمام کی در عقوبت کری ایازیدیطامی قدس سره لبا که میری نفس شکمال کیا ایک ات واقونین سبح و
کی پس سزادی سینی اوسکو پانی نذیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکی من جمعون تک ملازمت اهل کی دوست هو اور جس نیت سکی او ہی ات کو
پڑی وده کام سر انجام پاوی اور سچ روایت غیر ابو برید کی المنعم ہی ایا ہی جو کوئی اسم النعم پر اوست کری برکت حاج کی کیا نبودی ح ع الحصف و رگند
که نوا لگتا ہون اور تفصیرات ہی نصیب نہی اے وہی ہی جو الغفور میں کہا اور حضرت شیخ فریح فی شرح اسما حسی میں یون لکھا ہی کہ العفو محو کر نوا لاسیما
کا اور درگذر کر نوا لاسیما سب قریب معنی غفور کی ہی لیکن اوس سے بلغ ہی سلی کہ غفران معنی ستر کوتمان کی ہی پس غفار معنی بڑا مکنی و ایلکی در عفو مشعر محو م
کردنی کی ہی اور بنده هر چند گنہگار ہو لیکن غفور در دگا کا امیدوار ہی پس ستر و کسی گنہگار کی مینانی پر برکتنا چاہی شاید کہ مولی کو بم بخش دی اوسکو بلیت
حدیث اور حکم دیکر رباحی رد کن در اجدہ دانی کر زارل ہ نام اور زمانہ نیکان بود ہ اور در برجانی نیکان ان گمان ہ بر تو در روز حشر تانادان بود ہ اور
تعلق اس کہ یہ ہی کہ تفصیرات لوگو کوئی در گناہ اذنی کہ او سکی حق میں کیں میں غفور کی تادرجہ الحاکمین الغیثا و العافین عن الناس باو سکی گناہ بہت ہون اس
کو رو دینا کری حق تعالی تمام گناہ او سکی عفو فرادی اللہ وقت بہت مہربان نصیب بندیکامثل الرحیم کی ہی مقبول ہی کہ ایک شخص کا ہمسار بڑا تہا چاہے
مرا تو اوس شخص نے او سکی ناز نہ پڑی ہر دہا گیا اور میت نواب میں پس کہا گیا کہ کیا کیا اسدی ساته تیری کہا کہ بخشد یا بچھی در کہا اوسی کہ کہنا فانی شخص معنی
ناز نہ پڑی ہی ہی تو اتم نکلون خزان رحمت ربی اذا لاسکرم خشیة اللفاق و حاصل کہ یہ میرا بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہو تا خود جاننی کیا کرتی ہم
اوسی طعن کیا ناز نہ پڑی ہی بر ازلوت جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتھ سے چشادی اوسکو دین مار پڑی ہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کر لگا اور جو کوئی ہر
کری ل او سکا مہربان ہو اور بسکودست کر ہی اور سب لوگ او سہر مہربان ہون رح مالک الملک مالک ساری جہاں کا نصیب بندیکاسم الملک میں گزارا اور کہا
شانفلی فی کہ تیر ایک دروازی پر معنی اسدی کی دروازی پر آتا گولی جاوین تیری ہی بہت اور از ہی اور گردن چکا ابا شاہ کی العی فی اسدنگی ای کتھیں تیری ہی
سی گردن فرمایا اللہ تعالی فی وان من شی الا عندنا خزائنه جو کوئی اس ہم بہت ملا دست کری تو کر ہو اور حاجات و مہمات داریں کے درستی پاوین اور یہی
خاصیت ہم ذوالجلال والا کریم ذوالجکدر و الکریم کا صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسکی کمال خدا کا پھانا تذل کر ہی اوسکی در گاہ میں اور جسکی اسم
او سکا و کہا شکر کہ ہی و سکا پس خدمت کری خیر و سیکلی اور سوال کری خیر و سیکلی نصیب بندیکاسم بہ ہی کہ حاصل کر ہی ہی نفس کی ہی بزرگی اور سلوک کری بندگا
خدا سکی عفو کر نوا لاصیب بندیکاسم اسد ل میں گذر او کوئی اسم کو سوبار پڑی شریطان اور موسد او سیکسی نور ہو اور گرات سو بار پڑی جو
مقصود کہ کہنا ہو حاصل روح الحیا جمع کر نوا لولوگنا قیامت کو نصیب بندیکاپہ ہی کہ جمع کر ہی علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو اور ہی ہی
جمع کرنی خدو تسکین دل اور جمعیت مع اسدی بہت در جمعیت کوش تاہم فزات شوی ہ ترسم کہ پانگدہ سومی ات شوی ہ جسکی اہل اور قاریہ اور اتباع متفرق
ہونی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور موندہ تا مکی طرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑی اور ایک اونکل ہر بار میں بندکر تا جاوی ہر تہ پڑی ہونہہ پر پڑی
تہوڑی عرسہ میں سب جمع ہو جائیں گے الحقیقی بی پر اور پڑی جو کوئی بلاط معین میں ستلا ہو اسم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا پر ہی پڑی اور تاہم ہی
لاوی حق لہ او سکی دفع کر لگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑی ل میں برکت ہوگی اور کہی محتاج ہوگا الحقیقی بی پروا کر نوا لاسکو چاہی نصیب بندگا
بہہ ہی ستنگ کری ماسوی اسدی اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑی خلق ہی پڑو اہو حق بی ناز نہ پڑی والا بلا

وہی ہی جو الغفور میں کہا اور حضرت شیخ فریح فی شرح اسما حسی میں یون لکھا ہی کہ العفو محو کر نوا لاسیما کا اور درگذر کر نوا لاسیما سب قریب معنی غفور کی ہی لیکن اوس سے بلغ ہی سلی کہ غفران معنی ستر کوتمان کی ہی پس غفار معنی بڑا مکنی و ایلکی در عفو مشعر محو م کردنی کی ہی اور بنده هر چند گنہگار ہو لیکن غفور در دگا کا امیدوار ہی پس ستر و کسی گنہگار کی مینانی پر برکتنا چاہی شاید کہ مولی کو بم بخش دی اوسکو بلیت حدیث اور حکم دیکر رباحی رد کن در اجدہ دانی کر زارل ہ نام اور زمانہ نیکان بود ہ اور در برجانی نیکان ان گمان ہ بر تو در روز حشر تانادان بود ہ اور تعلق اس کہ یہ ہی کہ تفصیرات لوگو کوئی در گناہ اذنی کہ او سکی حق میں کیں میں غفور کی تادرجہ الحاکمین الغیثا و العافین عن الناس باو سکی گناہ بہت ہون اس کو رو دینا کری حق تعالی تمام گناہ او سکی عفو فرادی اللہ وقت بہت مہربان نصیب بندیکامثل الرحیم کی ہی مقبول ہی کہ ایک شخص کا ہمسار بڑا تہا چاہے مرا تو اوس شخص نے او سکی ناز نہ پڑی ہر دہا گیا اور میت نواب میں پس کہا گیا کہ کیا کیا اسدی ساته تیری کہا کہ بخشد یا بچھی در کہا اوسی کہ کہنا فانی شخص معنی ناز نہ پڑی ہی ہی تو اتم نکلون خزان رحمت ربی اذا لاسکرم خشیة اللفاق و حاصل کہ یہ میرا بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہو تا خود جاننی کیا کرتی ہم اوسی طعن کیا ناز نہ پڑی ہی بر ازلوت جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتھ سے چشادی اوسکو دین مار پڑی ہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کر لگا اور جو کوئی ہر کری ل او سکا مہربان ہو اور بسکودست کر ہی اور سب لوگ او سہر مہربان ہون رح مالک الملک مالک ساری جہاں کا نصیب بندیکاسم الملک میں گزارا اور کہا شانفلی فی کہ تیر ایک دروازی پر معنی اسدی کی دروازی پر آتا گولی جاوین تیری ہی بہت اور از ہی اور گردن چکا ابا شاہ کی العی فی اسدنگی ای کتھیں تیری ہی سی گردن فرمایا اللہ تعالی فی وان من شی الا عندنا خزائنه جو کوئی اس ہم بہت ملا دست کری تو کر ہو اور حاجات و مہمات داریں کے درستی پاوین اور یہی خاصیت ہم ذوالجلال والا کریم ذوالجکدر و الکریم کا صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسکی کمال خدا کا پھانا تذل کر ہی اوسکی در گاہ میں اور جسکی اسم او سکا و کہا شکر کہ ہی و سکا پس خدمت کری خیر و سیکلی اور سوال کری خیر و سیکلی نصیب بندیکاسم بہ ہی کہ حاصل کر ہی ہی نفس کی ہی بزرگی اور سلوک کری بندگا خدا سکی عفو کر نوا لاصیب بندیکاسم اسد ل میں گذر او کوئی اسم کو سوبار پڑی شریطان اور موسد او سیکسی نور ہو اور گرات سو بار پڑی جو مقصود کہ کہنا ہو حاصل روح الحیا جمع کر نوا لولوگنا قیامت کو نصیب بندیکاپہ ہی کہ جمع کر ہی علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو اور ہی ہی جمع کرنی خدو تسکین دل اور جمعیت مع اسدی بہت در جمعیت کوش تاہم فزات شوی ہ ترسم کہ پانگدہ سومی ات شوی ہ جسکی اہل اور قاریہ اور اتباع متفرق ہونی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور موندہ تا مکی طرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑی اور ایک اونکل ہر بار میں بندکر تا جاوی ہر تہ پڑی ہونہہ پر پڑی تہوڑی عرسہ میں سب جمع ہو جائیں گے الحقیقی بی پر اور پڑی جو کوئی بلاط معین میں ستلا ہو اسم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا پر ہی پڑی اور تاہم ہی لاوی حق لہ او سکی دفع کر لگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑی ل میں برکت ہوگی اور کہی محتاج ہوگا الحقیقی بی پروا کر نوا لاسکو چاہی نصیب بندگا بہہ ہی ستنگ کری ماسوی اسدی اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑی خلق ہی پڑو اہو حق بی ناز نہ پڑی والا بلا

و نفسان کج بند و تنی برین دنیا میں انصیب بند کیا ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشوں نفسانی ہی بارگاہی حبیب دریاں میان میوینگی و تنزل واقع ہو جو صحت کو
 سچوئی پر جاویں اور کبھی حق تعالیٰ میں غصہ کو دفع کرے اور حضرت شیخ فی شرح اسما حسنی میں پہلی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نقل کیا ہے اور فرمودہ
 شرح دونو اسموں کی یون کی ہے کہ جسکو جو کچھ چاہی ہی اور جسکو چاہی ہی نہی الا مانع لعل اعطی و لا معطى لما منع اور بندی تی جب جانا حق تعالیٰ معطی اور مانع ہے
 اور کسی عطا کا امید دار نہ بنا چاہی اور او اسکی منہی منعی خائف اور تخلیق یہ صانع اور حق کو دیومی اور فاستون اور ظالم کو منع کری مطلق و حق کو اولاد
 و طاعت کی عطا کری اور نفس و طبیعت کو جو اور دشمن است مانع آوی اور ابورہرہ کی روایت میں کہ مشکوٰۃ میں ہے ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو بموجب جملہ روایت
 کی تفسیر کرتی ہیں ساتھ رو و ہلاک کی ہے حضرت شیخ فی اللمک ہر خاصیت معطی کی یہ کہ لہی ہے کہ جو کوئی المعطی کو در دیا کرے یا معطی ایسا نہیں ہے تیسری
 سوال کا محتاج نبوالصنادق الثالث عشر منہر بنچا منوالا اور فائدہ پہنچا منوالا جسکو چاہی کہ تیسری کہ انہیں ارہ ہی سیکھتوں کہ منور واقع اور ہر چیز اسکی عطا و قرار
 ہی پس جو کوئی با بعد اسکو حکم کا پس در جبارت میں اور جو نہ با بعد اسکو ہوا پر اہم وقت میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی من استسلم تقضالی و صبر علی بلائی و شکر علی
 نعمتی کان مجتہدی حقا و من لم يستسلم تقضالی و لم یصبر علی بلائی و لم یشکر علی نعمتی فیلطلب بأسی و فی شرح اسما حسنی میں حضرت شیخ فی پنج شرح دونو
 اسموں النافع الفسار کی یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیداکر نیوالا اور درج اور شفا کا گری اور صمدی اور
 خشک اور تری میں ہی ہی اور گمان نیلجاوین کہ در واقع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کر نیوالا انفس خود اور طعام نفس خود میر کرنا ہی اور پانی بذات خود میر
 کرنا ہی یہ تمام اسباب مادی میں یعنی کہ عادت اسبجاری ہوئی ہی کہ اسکی سجان فی او کو اسباب کیا ہی اور بواسطت انکی پیدا کرنا ہی یعنی ضروریان کو کرنا
 کو اور اگر چاہی بغیر انکی ہی پیدا کرے اور اگر چاہی باوجود انکی نہ کرے ایسی طرح تمام اجزا و عالم کی علویات و سفلیات اور سائنات و اسباب سحر قدرت کا بلکہ ایستالی کے
 ہیں اور یہ تمام بذات قدرت ازلیہ کی انصاف کم کی ہے ہاتھ کتاب کی ہیں اور بنو قریبہا ہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ ہی بنا اور عالم اسباب مخلوق قدرت کے
 کا جانی اور حکم اور تقضاء الہی کا بعد اسکو ہوا اور تمام امور سبب و وسیلی کرے یا نازگانی میر کرے میں حالین کہ خلق سے راست میں ہو حکمایت لائی ہیں کہ
 موسیٰ علیہ السلام فی دانوئی در دوسری حضرت حق میں فرمایا حکم ہو کہ فلائی گہانش دانت پر کہہ آرا کم ہو موسیٰ علیہ السلام و کہ گہانش دانوین پر کہی آرام پایا بعد اسکو
 مدت کی پہر ایک دانت بن در دہوا ہی گہانش دانت پر کہی در زیادہ ہو اگہا ہی یہ وہی گہانش کو فی تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتبار پہنچا کر اور اس
 توجہ ہماری جناب میں کی تھی قولی شفا دی یعنی اور اس مرتبہ توجہ گہانش کی طرف کی تو فی در زیادہ کیا یعنی یا جانی نو کہ شفا دینی والی ہم پہنچ گہانش
 اتحاق ہے کہ ساتھ ام الہی اور حکم شریعت کے قدر پہنچا اور در جزئی دشمنانی میں نفع پہنچا اور در کبری و ستاخی انکی انصاف جسکو ایصال و تقاضا ہے سو ہی ہم کہ توجہ پہنچا
 پہنچی حق تعالیٰ و سکو اور تمام میں تھی خطاب اور مرتبہ اہل قرب میں پہنچی ح النافع جو کوئی گشتی میں پہنچی ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت او سکو
 پہنچی اور اگر ابتدا ہر کار میں انکالیں بارز ہی تمام کام حسب خواہ او سکی ہوں شرح اللعقاد حر و شن کر نیوالا آسمان کا ساتھ ستاروں کی اور روشن کر نیوالا
 زمین کا ساتھ انبیا اور علماء وغیر ہم کی اور دل ہو منون کا ساتھ نور معرفت و طاہخت کی انصیب بند کیا ہے کہ روشن ہووی ساتھ نور ایمان و عرفان کے
 جو کوئی شب جمعہ میں مات با سورہ نور اور اکر اکر کیا اس اسم کو پہی او سکی علین نور پیدا ہو اگر وقت صحیح ملازمت کرے دل او سکا روشن ہو چر اٹھا دیج
 راہ دکھائی نیوالا انصیب بند کیا ہے کہ زندگان خدا تعالیٰ کو او سکی راہ مادی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ فی شرح اسما حسنی میں یون لکھی ہے کہ ہر
 راہ دکھائی اور منزل مقصود کو پہنچا مارا نام تمام ہر روز نکا و پہنچا جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ ناموس ہی اور جو کہ راہ عقبی کے چلتا ہی ہر روز ہی با
 کہ در چرخ لطف تو را دیا کر کم ہر قافیا ثانی شب روان پی ہر روز منتری ہا اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کی لہی حصہ نہیں ہے اللہ ہی عطا کرے شیخ
 نام ہی جسے کہ اولکایا پر پیدا ہو سکی ہر تھی جہالی چوٹی کی راہ بتائی اور جو کہ کچھ رنگتھی کے اندر ہی از چوٹی کے راہ بتائی اور شہد کی لہی گہرنا جسکی در فضل اور در

تین ہر ایک کی سزا دکھانی ہے اور اس میں غریق کی کہ جو اصل سبحان فیض ماب اور ریت ذات پاک اور سیکلی ہی اور خواص کی باطن میں بدکارانہ و نون یوفیق اور اسرار مستقیم
کا کہ سبب اہلیت طاعت و معرفت کی ہیں اور ہر بندہ میں بندگی متعلق ساتھ اس کے ہم انبیا اور اولیا اور علماء ہر ایک کو سزا دکھانی ہے والی خلائق کی ہیں ظرف صراط مستقیم
کی خصوصاً انبیا اور ختم رسول صلی اللہ علیہ وسلم و علی کہ وہ اس کی سزا ہے انبیا و اولیا و علماء و اہل بیت علیہم السلام مستقیم صراط اللہ الذین نعمت علیہم غیر المغضوب علیہم لا انما لین
و انما العون منسری قدس سرور کی کہا کہ تین چیزیں عارفوں کی اخلاق سے ہیں ننگدال و دروغدہ کو کشادگی و درخت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتیں مانا خاک و کو ابد لانا
اور زبان توحید سے مسلمانوں کو گوارا حق دکھانی یعنی ہونہ اونکی کوئی دنیا سے طرف و بہت کے اور سناش سے جیسا کہ طرف لانی آہادی جو کوئی آہنہ اوٹنا و ہی و دروغدہ ہونہ ہونہ
کری و اس کے کہ بہت بڑی اور آہنہ اور ہونہ اور انکا کوئی بے پروا ہے اہل معرفت کا پورح الذی یجمع پیرکار نیوالا خالک بدون مثال کی کہا بعضوں کہ جسنی انکے تین
اپنی نفس برفول نغول میں بولنا ہی جاکے باقی اور جسنی امیر کیا خواہش کہ اپنی نفس برفول نغول میں بولنا ہی بدعت کی باقی اور کہا تیسری کہ ہول ہماری مذہب کے
تین ہیں پیرکار کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و فعال میں اور کہانی میں کہ جلال ہوا اور جو بولنا اور خواص کہ نہایت کا نام اعمال میں اور ہر بہت ہی کہا کہ جسنی
مذہب یعنی نرمی کی مینج سے کسی لیتا ہی اللہ جلالت سنتوں کی اعمال اسکے اور جو کوئی نہت آہی بدعتی کو دیکر کمال لیتا ہی اللہ تعالیٰ نور ایمان کمال و یکے سے الذی یجمع
جس کو کوئی غم اہم ہر آدمی ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا بلیع السموات والارض پڑھی وہ ہم سر انجام ہادی اور اگر وضو ہونہ قبلہ کی طرف کرانا
پڑھی کہ سو جادی جو کہ چاہی خواب میں کہی الباقی ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھی تمام عمل اور کسی قبول ہون اور کسی سبج اور کوئی سبج
الذی یجمع باقی بعد فنا موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نسبہ بنیگا ہے کہ اور ان اعمال میں کہ جمالیاتیات مساجد میں کہ شش کر ہی مہر ش قبا عیلام و شفق
جاریہ و غیر عالی عبادت سے باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام مالک بعد فنا مالکوں کی رجوع اور سیک طرف کر لگی اور ہر ہر نظر ظاہر ہی الا وہ ہی مالک علی الاطلاق
ازل سے ایسا ہے تبدیل مالک کے اور تمام مالک ملکوت اور سیک ہی جی جی شریکے اور تمام جانان بعد از ہر ہر ذرات ان مالک الیوم بعد الواحدا انہار کی گوش ہوش ہی
ہیں بندگی چاہی کہ بیچ فلک مال میراث کی ہو اور جانی کہ شنب کچھ چور جاہا ہی ہو تو قبل ان تو پورا شعاعا ر فونکا ہی مصر عہد دل برین منزل خانی جہ نہت بند
اور تخلی ہی کہ تحصیل علوم اور مسارف دین کری اور شہد ہیا کا ہونا صیت جو کوئی وقت نکلی آفتاب کے اس کو سو بار پڑھی کچھ سبج اور کوئی سبج سبج
اور جو کوئی اسکو بہت بڑی تمام کام اونکی بن اور بن ح اللہ اللہ رہنا حال کہا کہا بعضوں کہ راہ دکھانا اللہ کاندی اپنی کو پیر کہ راہ دکھانی نفس اور سیک
طرف طاعت اپنی کی اور قلب سیک طرف معرفت اپنی کی اور روح اور سیک طرف محبت اپنی کی اور عیلاست اور شخص کے راہ دکھانا ہی اور سکون و سوسو کے
نفس اور سیک ہی کہ ایام کرنا ہی اللہ تو کل نفسوں تمام امور دین مقبول ہی ہو کہ لگی ایک روز برابر میں ہم کو جس حکم کیا ایک شخص کے ساتھ کہ کوئی ایک چیز
کہ اور پاس ہی کہا نیکی ہی بس نکلا وہ مالکان ایک شخص ملا کہ اور سکی ساتھ ایک چیز تھا کہ اور سب چالیس ہزار دینار تین بس پوجا اوسنی اس شخص سے برا ہی
اور کہ ایک ہی میراث اور سکی ہی کہ اور سکی مال ہی پوجا ہی ہی اور دین عیلام اور سکا ہوں پہری آیا وہ شخص اور سکا ہوا ہم کہ پاس ہی کہا اور سیک کہ اگر ہی تو سجا تو
آزادی اللہ تو سکی ہی اور جو کہ پیر کہ ساتھ تیری ہشتا ہنی شکو میں جلا جی ہی پاس ہی حب نکلا وہ کہا اور سیک ہی ہی ربیری کلام کیا ہی ہشتا ہنی ہر مقصد ہی
دنی دنیا جگہ کثرت پس قسم تیری ہی ہی اگر راہ الیقا تو ہی ہو کہ ہی نہیں گئی کا ہی ہی کہ جو کوئی تیری ہی کار کی نجانی اس سم کو در میان نماز تمام اور سکی
بار پڑھی جو کہ کعبہ ہوا ہوا ہوا اور گواراومت کر ہی سکی مہجات اور سکی ہی سکی کی رانجام اور بن ح اللہ اللہ جی بردبار کشتا ہی نہیں کہ ناچ خدا کی ہی
ننگاروں کے اور نصیب بند کا اس ظاہر ہی ہے ہر نصیب میں سیکانی کرنی عبور وہ کہ کچھ کرنی کہ نگاروں کے شتابی کر ہی مریج حقوقت اور یکا جی جی اور عبور
تو دیک یعنی علم کی ہی اور فرق ہے کہ ہر نصیب ہی ہے کہ اگر چہ اب سب کیا ولیکن آنرت میں پیر لگا اور علم مطلق ہی اور بعضوں کی کہا کہ ہر نصیب ہی ہے ہر نصیب ہی
بندگی نصیب اور بلا میں اور نصیب ہی الا وہ پھل بار بابت کی اور نصیب ہی والا اور پوجا لفت ہوا اور شہوت کی اور نصیب ہی والا اور شہوت کی ساتھ دای عیلام

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بَكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي حَيْضٍ هَاتِمَةٌ سَرَّحَ بَعْدَ ذَلِكَ
 أَخْضَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ لَمْرَبِيعٍ
 كَمَا تَلَيْتُ مَرَاتٍ لَوْ فُزِنَتْ بِمَا قُلْتُ مِنْهُ لَبُرْتُ مِنْهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ حَلْفَيْهِ دَرَّخَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَشْرَةِ عَشْرَةِ
 وَحِدَادِ كَلِمَاتٍ سَرَّوَاهُ مُسْتَلِيمٌ اور روایت ہی جویریکہ کہ یومی حضرت کی تہین بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولی برس وقت صبح کی دوستی
 ارادہ کیا تا صبح کا اور وہ یومی بی بی ہون تہین نبی صلی بن پرہری حضرت وقت چاشت کی اور دو پویشین ہون تہین اسی جاگہ فرمایا ہمیشہ ہی اسی حالت
 کہ جدا ہوا میں بھی اوس حالت یعنی وقت صبح کی اب تک کہ وقت چاشت کا اگلی بی بی ہومی ذکر میں مشغول ہی کہہ کہ ان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی
 سینے بعد نکلنے کی تری برس چار کلمی تین بار وہ ایسی ہی کہ جو جان ساتھ و سجی کہ ہی تونی استاد اس منسی تو اللہ غالب دین و غیر یعنی ذکار یعنی تو ان کا
 زیادہ ہو تو ان کی کسی چار کلمی بہ ہن باکی بیان کرنا ہون اس کی اور تعریف کرنا ہون اوس کی بقدر کئی مخلوقات اوس کی اور موافق و مضیقات اوس کی اور موافق
 جو چہ عشا اوس کی اور موافق مقدار کلموں اوس کی نقل کہ یہ سلم فی ف کلموں یعنی کتابوں اور حیضوں اوس کی یا اسما اوصاف یا اوامر اوس کی اور دلالت کرتی
 ہی بہ حدیث اس کے اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہی کہ کایسی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون ان کا خوب ہوا و حضور دل ہی بی کہ کہ ہوں فصل میں اس تسبیحات
 جو ایسی ہوں اگر چہ بہت ہوں اور سی قیاس بر قرار کی ساتھ تہ اور نظر اور حضور کی اگر چہ ایک آیت ہو فصل بہت فراہ سے کسی خالی ہوا ان چیزوں کو
 سوسے

وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَاتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْخَلْقُ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَوْمَ مِائَةِ خَمْرَةٍ كَانَتْ لَهُ عِلَّ عَشْرَةَ رِقَابٍ وَكُنْتُ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَرُحِمَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ خَيْرَاتٌ مِنَ الشَّيْطَانِ
 بِشَيْءٍ ذَلِكَ حَقٌّ مَسْبُوعٌ يَوْمَ يَأْتِي بِأَحْسَنِ مَا جَاءَهُ بِالْحَجْرِ عَلَى الْأَمْنَةِ مُتَّفَقٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہی کہی کہی
 معبود کرانہ نہ ہا میں شریک ہی اوس کا اوس کی ہی ہا شاست اور اوس کی ہی ہا تعریف اور وہ ہر چیز قادر ہی جو کہی میں سو بار سو کا اوس کی ہی ثواب برابر آرا کر ہی ہا
 اور کہی جانی ہی اوس کی ہی سو نیکیاں اور دو کجانی ہیں اس سو بار بیان و روحی ہی اوس کی ہی پناہ شیطان اور شام تک نہیں با کوئی یعنی قیامت تک بہتر اور
 کہ لا ابا و سوا گروہ شخص تک کیا زیادہ اوس ف ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی اگر شام کو پہنچے کہ اس طرح پناہ میں سو بار احوال ہی کہ بہر بہر خصم را اوس ہی حضرت ہی پناہ
 کیا ہو اسی ظاہر ہی اللہ علم اور کہانوی ہی کہ بہر ثواب سو کا ہی اور جس قدر زیادہ پیکار زیادہ ثواب پاویگا اور بہر سو خواہ کوشی ہی یا مشرق ہی ثواب پاویگا
 لیکن اس سبب کہ کوشی ہی اور اول روز میں ہی تمام دن پناہ میں شیطان و عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَسْفٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالْتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَمْرٌ بَعْضُكُمْ
 عَلَى الْفَسْقِ كَمَا أَنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى الْإِيمَانِ وَكُلُّكُمْ عَلَى الْإِيمَانِ فَتَمَسَّحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَارْتَضُوا لِرُءُوسِكُمْ وَأَقْرَبُ إِلَى الْحِلْمِ كَمَا أَنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى الْإِيمَانِ كَمَا أَنَّ بَعْضَكُمْ
 عَلَى الْفَسْقِ وَلَا تَقُولُوا بِاللَّهِ بَيْنَ قَسِيمٍ ذَلِكَ عَلَى الَّذِينَ مِنْكُمْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابی ہومی شریک کہ کہا ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پیش رو کیا لوگوں نے پکارنا ساتھ کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی ای ہون نرمی کر و اپنی جانو پر یعنی ہی جلا کر کہی کہ تحقیق تہین جگاتی ایسی ساتھ کہیے ناہین با در کتی نہ ہی کونہ فارکے کہی تم جگاتے ہو سنی والی کہی
 اور وہ ساتھ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی ہا ہی حال چہرہ ان کہیں کہ تو تم بار ہی پکار کر یاد کر ہی چکی اور وہ کہ جگاتی ہو اوس کو بہت زیادہ استہ طرف ایک تمہاری گزرن
 سواری اوس کی کہا ابو موسیٰ اور میں تہا ہی حضرت کی یعنی اوٹ پر پناہ کہتا ہا میں لاجول لاقوۃ الا باللہ اسنی ظہیر پس فرمایا حضرت ذی عبد اسہر میں کہ تم ہی ہومی
 اشعری کہ کیا نہ خبر دار کروں میں نکلوا اور پاس ہی گنجان بہشت کسی بہر کہ ہا میںی تفرخ و دیگر ہی رسول اللہ فرمایا حضرت ذی و کہ چہ ہی لاجول لاقوۃ الا باللہ نقل

ایس کہا موسیٰ بنی امی پر دو گام میری آری بندی تیری یعنی موجودین میں ہیں پر سوای اسکی نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کو کہ خاص کر می تو مجھ کو ساتھ لے آسکا تو نہ کہو اور
خاص فرما کہ اور تو ہیں شریک میرے نبیوں میں خدایا میں سے اگر ساتون آسمان اور اباد کر ہی الی و فی سوی میری یعنی فرستی اور ساتون زمین ہی جاوین ان کے
میں اور اللہ العلیٰ یعنی تو ایسا حکار کہا جاوی ایک نرہ میں اللہ جہک جاوی ان چیز کی بل می ہی بل اللہ اللہ کا نقل کہ جو کچھ پیش ہے استہین ف اللہ
کہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ذکر و دعائی علیہ کے ہی کہ سب سے اور فرقی ہوں بس مطابقت جو اب کے ساتھ سوال کی کیا ہونی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ علیہ السلام
گو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ علیہ کے تونی بحال چہرہ اس کے کہ نہ کہی و دعا و ذکر فضل اس سے سو وہ سب پرستی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ذکر و دعا خاص علیہ کے
بشکی آدمی بہت خوش نہیں ہونا کہ جو کہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کی وہ اور کی پاس نہ ہونا اگر وہ کسی اور کی پاس نہ ہوتا اگر وہ کسی اور کی پاس نہ ہوتا اگر وہ کسی اور کی پاس نہ ہوتا
اسلام اور دعا و علوم نادر اور کاری کو بونا حال ہی کہ ان میں کسی پاس ایسی چیز ہوگی کہ اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتی باوجودیکہ عادت اللہ تعالیٰ
عام جاری ہے جو ہی کہ غیر تیرے بہت پائی جاتی ہیں نذرنگی اور نہ کہ پائی کی کہ بہت چیزیں ایسی ہیں کہ ہر بہت خلاف موتی اور باقوت و عزت اور خودی کہ وہ کسی اور کی پاس
غیر نہیں اور میں کہ اور صحنہ و غیر نیکو ہونی فضل اور پائی جاتا ہے بہت اور سخا و علم کیسا و خودی کا حقیقت اسکی گئی وہ پائی کہ جاتا ہے درجہ اول سے خوش
ہوتی ہیں کہ علم قرآن حدیث و سنی و سنی نہیں ہوا و کہ علیہ کے کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور نفس سب عبادتوں میں افضل سب کر و بول و کل و حسابات
میں ہیں حالانکہ اللہ میں وجود میں اور اسان تہیں حصول میں اور عوام میں ترک کر دیا علی و کوا و موہبت کرتی ہیں اسما وغیرہ دعا و عویہ کے کہ اکثر ان میں ایسی ہیں کہ جسکی بہت
اصل ہی نہیں کہ بہت من حاصل سب کی پاس ہی ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں بہت خوب ہیں لیکن سب کثرت کی لوگ اور کئی قدر نہیں جانتی اور بعضی چیزیں ہیں جنہیں
غیر نہیں ہیں اور لوگ اوکو غیر کہتی ہیں اسبیت کی اور اللہ تعالیٰ بہت سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اہام کیا تاکہ وہ پہچنیں اور رب العزت جواب ہی اور ظاہر ہو کر
اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور در کہیں اسکا حقوت و مقام میں **وَسَعَىٰ اَبِي سَعِيدٍ رَاٰنِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَقَ سِرُّهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ
اور روایت ہی اسے روایتیں ہیں کہ کہا دو تون کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہی نہیں کوئی معبود و مگر اللہ اور اللہ ہی ہے اسکا کہ اسکی پاس نہ کہتا
اور قبول کرنا ہی ان فوال کو اور موافق کہنی و سیکے فرماتا ہی نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں اور جسکو کہہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود و مگر اللہ تعالیٰ ہی ہے اسکا کہ اسکی پاس نہ کہتا
اور اسکا کوئی فرماتا ہی اسے ساتھ نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں نہیں کوئی شریک اسکی میرا اور جب کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود و مگر اللہ اور اسکی پاس نہ کہتا
تو یہ فرماتا ہی اسے ساتھ نہیں کوئی معبود مگر میں ہی اسکا کہ اسکی پاس نہ کہتا ہی اور میری ہی ہی تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود و مگر اللہ اور نہیں ہر ناگہ ہی اور نہیں
طاعت پر ساتھ بندہ اسے فرماتا ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں ہر ناگہ ہی اور نہیں خود طاعت پر ساتھ بندہ میری ہی اور ہی حضرت فرماتی جس شخص نے
کہ کہا ان کلموں کو جو ابون ندو کہو کہ ہی ہر یار میں ہر گیارہ جلا و بگی و سکو اگر نقل کہہ کر مذہبی را بن جنی **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي دَاوُدَ قَالَ**
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْءِ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوِيٌّ رَضِيَ سَمِعْتُهُ فَقَالَ لَا اٰخِرَ لِكَتَابِهِمْ اَكْبَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا اَوْ اَفْضَلُ مِنْهُ
اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذَلِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی سعد بن ابوقحاص سے کہ وہ داخل ہوئی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم

ایمانی تو خارج نہیں کہ الیک فاسی و عاسی کر و ماسی اور گناہ کبیرہ اور غیرہ کا بیان باب المبارک و علامات النفاق میں کیا گیا ہے جو چاہی وہاں سے کیا تو
 معتبرہ گناہ ہے اتہا ہے اور پرہیزگر باہمی و فسی شوہر ہی اور بحسب محبت بختار کی تقویٰ میں ہی غل نہیں لاتی بین بے شک ہر امر ازہر معتبرہ پر سلیبی کہ معتبرہ و سبب ہر امر کہ
 کبیرہ ہو جا تا ہے پس مومن کو و جب تک کہ گناہ ہی بلکہ حتی المقدور مصلحت ہی ہی پرہیز کر ہی اور جان کر گناہ اگر جب ایام استی خارج نہیں کہ دینی بیکر خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ
 انجام کار کو گنہ و دوزخ کو پہنچا وین اور ہر عمل کے علاج گناہ ہی ہی کیا ہے کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر نہیں ہی اور وہ بہ ہی لغتہ دفع کرنے الیہ ہو کہ او کو پر وہاں ہی
 ستر کا اور مکان میں محافظت کرنے الیہ ہی ہی رہا میں ضروری اور ایک ہی ہو کہ ضروری ہو اور جان چاہی کہ سبب بجا در نہ کی حد ضروری اور ساتھ ساتھ کہ نہ کی
 میں بڑا ہی نجات و کردار میں اور سبب بڑی ہی کہ روایات میں ترک ہر عام چیز و نیکات ہی اور یہاں ہر حد اسلام کی نام ہوتی ہی اور میں ہی اس کی گنہ و گناہ گنہ و باغی و
الفصل الاول فصل پہلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَاللَّهِ إِيَّاكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ**
إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَاءَ مَا لَهَا مِنَ الْعُقُوبَةِ اور توبہ کرنا ہون طرف اوسکی دن میں زیادہ ستر بار سے نقل کے پہہ بخاری فی توبہ و استغفار کہ احضرت عائشہ میں تھا اور اسطے
 گناہ کی اسلی ہی کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلی ہی تھا کہ حضرت ابی عثمان بن عمار نے تصدیق کی کہ حضور ہو اوسے بندگی میں کر لائق حضرت ذی الجلال
 و الاکرام کی نہیں ہوتی اور منظور رغبت دلانی ہی ہوا کہ توبہ استغفار کہ حضرت باہ جو کہ معصوم اور خیر مخلوقا ہی جب انہوں توبہ و استغفار کی دن زیادہ ستر بار تو گنہ و گناہ اور
 اولی کرتے اسکی فی جاہری یا حضرت عثمان کی کہ تہذیب میں اور دین میں دینانین جابنہ اسے پس کیا وہ تہذیب اور اور مکر جو جوبہ ہی لایا اساتہ و اسکی ہا مان جو او تہذیب ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 علیہ و آلہ و صحبہ ہی فرمایا اللہ تعالیٰ واکان اللہ سعیدہم انت فریم وہاں اللہ سعیدہم ہی یستغفرون **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
كَيْفَانٌ عَلَى قَابِئِي إِيَّاكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً سَاءَ مَا لَهَا مِنَ الْعُقُوبَةِ اور وہ ہی عمر بنی کی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق شان
 یہ ہے کہ اللہ پر وہ کیا جاتا ہے اس کے اور تحقیق میں اللہ استغفار کہ ہا ہوں اللہ ہی کی ہوا نقل کی کہ ہر گف احضرت عثمانی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی ہی کہ دل مبارک
 ہر وقت جناب باری میں حاضر ہی غافل نہ ہوا کہ میں شیطان ہونے کی چیزوں میں نہ کیا گیا اور یہ ہی نفسی خطا کر لیک اور سوائے ایک ہی جو فی الجملہ وہ ہر غفلت ہوتی ہی اس
 نسبت ہی ہر وہی اور گناہ جا لکہ استغفار کرنے ہی اور اس کی تہذیب ہی کنسی معنی کہی میں علمانی بخوف درازگی کی کہاں نہیں کہ اور بخوشی کہ جو بھنے ہی لوگون کی کہاں ہی مٹتا
 یہ ہے کہ چہیت نشا بہات سخی علم کا اللہ و رسول کو ہی ایمان پلا او اور رہی ہی منعمون اسکی ہی ہو ہی غفر و عفا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي اتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً وَسَاءَ مَا لَهَا مِنَ الْعُقُوبَةِ اور روایت ہی عمر بنی کی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی لو تو بہ کر طرف اسکی ہی تحقیق میں نہ کہ ہا ہوں طرف اسکی ہر وہن کے سوا ہر چیز میں نہیں طریق اولی جا ہی توبہ کہ وہاں اساعت میں ہر بار بار نقل کی ہی ہر سلم نے
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فِي أَيَّامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِيَ إِنِّي حَرَمْتُ**
الظَّامَ عَلَى النَّفْسِ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ وَخَيْرًا فَلَذَلِكَ يُؤَاؤِ عِبَادِيَ إِذْ بَلَغْتُمْ خَالَءًا مِنْ هَيْبَتِهِ فَاسْتَهْدُوا فِي إِهْدَائِكُمْ يَا عِبَادِيَ عَلَى مَا حَرَّمَ
لَكُمْ مِنْ أَعْمَتِهِ فَاسْتَظْفِرُوا فِي الظِّمِّمْ يَا عِبَادِيَ عَلَى مَا حَرَّمَ لَكُمْ عَارِئًا مِنَ كَسْبَتِهِ فَاسْتَسْوُوا فِي كَسْبَتِكُمْ يَا عِبَادِيَ إِنَّكُمْ لَخُطِّئْتُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا عَظِيمٌ الذُّنُوبِ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُوا فِي غَفْرَتِكُمْ يَا عِبَادِيَ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا حُدُودِي فَتَضْرُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا لِقَابِي فَتَنْفَعُونِي
يَا عِبَادِيَ لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِسْلَمَكُمْ وَوَجَّعْتُكُمْ كَمَا تَرَاؤُ عَلَيَّ أَنْفِي قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مَلِكِي شَيْئًا
يَا عِبَادِيَ لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِسْلَمَكُمْ وَوَجَّعْتُكُمْ كَمَا تَرَاؤُ عَلَيَّ أَنْفِي قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا لَقَّصْتُ ذَلِكَ مِنْ مَلِكِي شَيْئًا
يَا عِبَادِيَ لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِسْلَمَكُمْ وَوَجَّعْتُكُمْ كَمَا تَرَاؤُ عَلَيَّ أَنْفِي قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ

مَا عِنْدِي إِلَّا كَمَا بَقِيَ خِيَارًا إِذَا أَنْزَلَ الْخَيْرَ بِمَا عَمِلْتُ فِي إِثْمًا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْسِبُهَا عَلَيْكُمْ نَوْمًا أَوْ نَيْمًا أَوْ نَبَا هَاتَمَنَ وَجَدَ خَيْرًا فَأَقْبَلَ اللَّهُ
صَحْنًا وَجَعَلَ خَيْرًا ذَلِكَ قَالَ يَكُونُ مِنَ الْأَنْفُسِ سَرَدًا هَامَسًا
اور روایت میں ابی ذریری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اپنے حبیبوں کو کہ روایت
کرتی تھی اس وقت کہ وہ اپنے ہاتھ سے کہہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی امی میری بندوں میں سے جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے جوئی میں اسے جیسا کہ
حق میں جرم اور کیا میںی اور سزا دیاں تمہاری جرم میں ظلم کو اس میں ہی بند میری سب تم گمراہ ہو گئے جس کو سزا دیتا کرو ان میں چاہو جسے ہدایت کرونگا میں تم کو
بند میری سب تم ہوگی ہونی میںی صلح ہو طرف کہا میںی جو سزا دلاؤ میںی اور فرخ کرو ان اور سپرد کرو ان اور سکو میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
سب تم ہوگی یعنی صلح ہو سزا دے اور لباس کے جو کچھ ہو میںی کو دیا میںی میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم یعنی اگر تمہاری خطا کرتی ہو
اور دن اور میںی گمراہا ہونا سب میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
نفع پہنچا سکو جسے کہو میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
تمہاری اور امی تمہاری اور جرم تمہاری سب تم گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
ہو جاؤ تو وہ امی تمہاری سب تم گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
ہو جاؤ تو وہ امی تمہاری سب تم گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
کو سوائی انہی اور سب میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
میری سوا کے نہیں کہ جمال تمہاری یاد رہا ہوں اور کہتا ہوں پھر پروردگار میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
چاہی کہ تعریف کری اسکی اور جو باوی سوائی پہلائی کی یعنی برائی میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
یعنی کمال اور سعادت و نیلہ و روزی میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
کہتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور یہی معنی میںی اس قول صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِي ظِلِّهِ ثُمَّ بَرَسَ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ اور یہ معنی میںی سنا ہے اس حدیث
کی نقل ہوئی ہے عَلَيَّ الْفِطْرَةَ سَلِمْتُ مِنْهَا فَمَا كُنْتُ فِيهَا مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُ فِي الْفِطْرَةِ كَمَا كُنْتُ فِي الْفِطْرَةِ كَمَا كُنْتُ فِي الْفِطْرَةِ كَمَا كُنْتُ فِي الْفِطْرَةِ
اور استغفار کی یاد اور یہ ہے کہ سوا شکر بخود تبارک و تعالیٰ اور سب میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
اسی واسطی سنا ہے مشابہت ہی اللہ کے خزانہ میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو
میںی استغفار ہوجے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ أَسْعَةً تَسْتَعِينُ**
لِنَسَائِكُمْ خَرَجَ نَيْسَالٌ فَأَقْبَلَ رَاهِيًا كَسَلَهُ فَقَالَ لَهُ تَوْبَةٌ قَالَ لَا هَتْكَهَ وَجَلَّ نَيْسَالٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَيْتَ قَرْيَةً كَذَا وَكَانَ
قَادِرًا عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَى صَدْرَهُ فَخَوَّهَا فَأَخْضَمَتْ فِيهِ مَلِكَةٌ الرَّحْمَةُ وَمَلِكَةٌ الْعَذَابِ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَأَ
وَالِ هَذِهِ أَنْ تَبَا عِدِي فَقَالَ قَيْسُوا مَا بَيْتُهَا أَوْ جِدَلِي هَذِهِ أَقْرَبُ بِشِدَّةٍ فَخَفَرَاهُ مُشَفَّقًا عَلَيْهِ
اور روایت میںی اسعید خدری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب میںی اس کے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے یعنی اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے
پھر ایک عابد نے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے
میںی اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے اس کو سزا دیا ہے جو چاہتا ہے
عالم رہتا ہے تو میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو میری تحقیق تم میںی گمراہا ہونا جسے کہا اور نگاہ میںی بندو

وَسَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أذْنَبَ كَانَتْ نِكَتُهُ لَسُودَةً فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَعْفَرَ صُغِقَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَلْعُقَ قَلْبَهُ فَذَلِكُمْ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَلِكَ
 رَأَى عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِنْ مَاجَةٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں جب گناہ کرنا ہی ہو تو اس کی نکتہ سداوسکی میں پرگرتو کہرا ہی اور طلبت شکر را ہی
 کیا جا تا ہی ال وسکا اور اگر زیادہ کیا اور زیادہ ہو تو ہی دلفظ جھانک لیا جا تا ہی وسکی پر سببہ ان یعنی رنگ کے ذکر اللہ تعالیٰ فی اس میں ہر نہیں ہون
 بلکہ رنگ باغرا ہی وکی ہونیز اوس چیز کی کہ ہی فی کونیا ہا تنگ نہیں باقی رہی و میں خبر گر رفت کہ بہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی فی حدیث
 حسن ہے و جا جا تا ہی یعنی ہا پستیا ہی آوردل کوس اندا ہوا ہی بنیانی وکی ہی ہر نہیں کہا کوئی چیز علی الفتح دینی و لہذا در حکمتوں فائدہ مند ہی ہوا
 رہی ہی نقت و رحمت کہ نہ ہی ہر حکم را ہی اور ون بدو رات ہونی ہر اول وسکی لیس اولم اور فتنگی اور جرات کرنا ہی گناہ برع و سکن ابن عمر قال
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ إِذَا تَوَضَّعَ رُؤُوسَهُ لِلْأَرْضِ وَرَوَاتِ ابْنِ عَمْرٍو كَمَا رَوَاهُ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرنا ہی تو بند کی جسک ہر چیز خرد لکن نفع کے بہرہ مندی اور ابن ماجہ نے جب تک خرد نہیں گناہ ہی یعنی
 یعنی نہیں ہوا موت کا جب تک توبہ قبول ہی اور جب یعنی ہوا موت کا تو نہیں قبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرگ ہی نہیں ہوت
 خواہ توبہ کفر ہی کری خواہ گناہ ہی اور ظاہر است التوبہ الترمذی ہی ہی معلوم ہوا ہی اور یعنیوں فی کہا ہی کہ توبہ گناہ ہی صحیح ہی کفر ہی میں ہی نزدیک
 ایک کا غیر قبول اور توبہ ایسے مقبول ہو کہ کبھی کہ گناہ ہی اور اگر کسی سے اور کجا بخشو ہی ہی حالت میں تو صحیح ہے ح و سکن ابی سعید
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتْكَ يَا رَبِّ كَأَلْبَرِّمِ اعْتَرَى عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْجُلُهُمْ
 فی اجسادنا فقال الرب عز وجل لا يتبرئني وجلاذ القبايع مكان في هذه الاذل اخبرهم واستغفروني رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق شیطان عرض کیا پروردگار تم ہی تیری عزت کی ہی بیکر ہریشہ گراہ کر تو ہوں کاتیری نزدکو جسک ارواح اوکی بدیون اوکی میں
 پس فرمایا پروردگار عرض فی قسم ہی اسنی عزت اور بزرگی کی اور بند ہی مرتبہ ہی کی کہ ہمیشہ بخشا رہو گناہین اور کوجسک بخشش انگستی رہیں مجھی نقل کہ یہ حدیث
 وَحَسَنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَلَّ بِالْمَغْرِبِ يَا أَبَا عَرَضَةَ مَسْبُوكًا
 استبعين كما للتي بيا لا يعلقي ما لم تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تعالى لا يدين بآتي بعض آياتك لا ينفع نفسا إيمانها
 کہ مکن امنت من قبل صلاة الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہے صفوان بن عسال کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی بدلسا
 جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لہجی عرض او سکا سافت ترمذی ہی نہیں ہند کیا جا جسک تکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا
 کبتر فسی مانع ہی قبول توبہ کا معنی میں اللہ تعالیٰ کی اس قول کی اور سن کہ کوئی یعنی نفسی انسان پروردگار تیری نہیں نفع دیکھا کسی جان کو ایمان او سکا
 جان کہ نہ ہی ایمان لائی پہلی ہی یعنی پہلی ہی بعضی نشانہ کی نقل کہ بہر ترمذی اور ابن ماجہ نے توبہ کی ہی یعنی کہا ہوا ہی توبہ کرنا ہو لکن ہی علامت او
 صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل ہر کہ کوئی لہجی دروازہ توبہ کا کہا ہوا جسک آفتاب مغرب کبتر فسی نہیں نکلا جب اوپر تکلی کا تو دروازہ توبہ کا نہ ہو
 پس نہیں قبول ہو دیکھا ایمان اور نہ توبہ گناہ ہی اور وسدن کہ اوینگی ان یعنی ظاہر کی بعضی نشانہ ربرہ جسک توبہ کی قیامت کہ وہ نشانہ ہی طلوع ہونا آفتاب
 ہی مغرب اور باقی آید ہے اور کسبت فی ایمانہا خیر یعنی باہر ہی جان کہ کی حالت ایمان اسنی کی میں پہلا ہی یعنی توبہ نفع دگی او سکو توبہ حاصل تہ کہ ہے
 کہ جسک آفتاب مغرب کی ہی طلوع کا توجہ کوئی پہلی او سکی بیان لایا ہو گا ایمان پر ہو گا لکن ان یعنی توبہ کی ہوگی تو او سکو ایمان یا توبہ او سدن ہی نفع دگی فرج

اوسکو اور لگانے اوسکو اپنی بیعت سی اور دودھ بلانی اوسکو یعنی سبب محبت ہے اپنی کی پس فرمایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرئی ہوا اس عورت کو کہ
ذاتی بجا اپنا گمان یعنی جب پتھر پتھر سے محبت رکھتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بیعت کو گمان کی پس لکھا ہے کہ نہیں ذی الیگی اور سجات ہیں خار جو ذوالنی ہ
پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنا والا ہی نبی بند و پزیر یعنی مومن بند و پزیر نسبت اس عورت کی اپنی ہی پرفصل کے یہ بخاری اور مسلم و عکن آبی ہرگز آ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مَجْحِي أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلًا قَالُوا وَكَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَسْتَعْلِفَ
اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدُّ رَأْفًا وَقَارًا وَأَعْدَادًا وَرُحُوًا وَشَىءٌ مِنَ الدُّجَاةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدُ تَبَلُّغًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہرگز کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات دیکھا یعنی آگ سی کیو تم سے عمل و سکا یعنی نہ اس نہیں نفع دیکھا ہے فضیل اور اس
ہو تو مفید ہی عرض کیا سچی ہے اور نہ مکو یعنی ایکو بھی عمل نجات دیکھا وجود کامل ہو سیکر فرمایا اور نہ جھکو کر کہ یہ ذہنی جھکو اللہ اپنی طرف سے اتہہ رحمت اپنی کے
پس است و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میان روی کرو عمل میں یعنی زیادتی اور کمی نہ کرو عمل میں اور اول روز میں عبادت کرو اور آخر روز میں عبادت کرو اور
کچھ بات کو یعنی نماز پجیر ہو اور میانہ وی اختیار کرو میانہ روئی عمارتیں چوکی تم نزل قبول و نفل کے یہ بخاری اور مسلم و عکن جابر قال قال رسول اللہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْجِلْ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلًا وَاجْتِهَادًا وَكَأَيُّ حَيْزَةٍ مِنَ النَّارِ وَكَأَنَّ الْأَبْرَحَةَ اللَّهُ رَدَاهُ مُسْلِمًا
اور روایت ہی جابر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نزل کر سکا کیو تم سے عمل اور سکا بہت میں اور نہ بجا دیکھا اوسکو و ذرخ یعنی عملی عا اور جھکو
یعنی نہیں نفل کر سکا جھکو عمل جنت میں کر سکا تہہ رحمت اللہ کی نفل کے یہ تم ف کر سکا تہہ رحمت اللہ کی یعنی عمل کے ساتھ رحمت ہو گا یہ کلام کرئی گاہیں نفل
کا ساتھ محض فضل الہی کے ہو گا اور درجات اوسل میں کے موافق اعمال کے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا اسْتَمَّ الْعَبْدُ فَمَسَّ أَسَدَهُ بَيَّعَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلْفًا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْمُسْتَعْتَبِ وَعِنْدَ مَنْ تَلَّهَا إِلَى سَبْعِينَ لَمْ يَضْعَفْ
إِلَى الضَّعْفِ كَثِيرَةٌ وَالسَّبْعَةُ عِشْرَةَ إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا أَرَادَهُ الْبَحَّارُ حَسْبُ اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
مسلم جسکو اسلام لاؤ بندہ پس ایسا ہوا سلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سے ظاہر باطن یکساں ہو چھا تا ہی اللہ تعالیٰ اوس کے گناہ کہ پہلی سلام کی کیا تہا اور موافق ہی
بول یعنی بعد سلام لایسکی جو عمل کرنا ہی اوس پر لا تہا ہی بیان اوسکا یہ کہ ایک ہی دہ چند لکھی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو اور برائی ماندا اوسکی یعنی غیر
کرنا ہی وہی ہی لکھی جاتی ہی گر کہ تہہ تجاؤ کرئی اللہ اوس نفل کے یہ بخاری ف فیض و رحمت الہی کے نیک کا ثواب و چند دوسا ہی سات سو چند تک جسکی ہی چاہتا
زیادہ ہی دوسا ہی موافق شفت اور صدق و خلاص اوسکی اور بری جتنی کرنا ہی وہی ہی لکھی جاتی ہی اور جس سچا تہا ہی دگر نہ ہی کرنا ہی **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ دَخَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَبْغَهَا
كَبَّتْهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَأَمَلَةٍ فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ كَثْرَةً ضَعْفًا
كَثِيرَةً وَمَنْ دَخَلَ سَيِّئَةً فَلَمْ يَبْغَهَا كَبَّتْهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَأَمَلَةٍ فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ نے نیکان اور برائیاں یعنی حکم زیادہ فرستو لکو ساتھ لکھی و نیک لکھ لو ح محفوظ
میں تفصیل اوسکی ہے کہ جو شخص قصد کری نیک کی پھر کری نیک یعنی نہیں ہونا اوسکا سببے عذر کی لکھتا ہی اوس نیک کو اللہ وسطی کرنی و الیگی نزدیک اپنی ایک نیک اور
پھر اگر قصد کری نیک کا اور کری اوسکو لکھتا ہی اوسکو وسطی کرنی و الیگی نیکان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس بہت یعنی جسکی ہی چاہتا ہی بندوں اپنی میں سے زیادہ
بھی لکھتا ہی زراہ و نفل و کرم اپنی کی موافق و خلاص اور بجالانی تراکھ و آداب سیکلے اور جس شخص قصد کیا برائی کا پھر کی برائی یعنی غضب الہی کے لکھتا ہی اللہ تعالیٰ
وسطی و نیک نزدیک اپنی ایک نیک پوری ہی پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہی اللہ تعالیٰ وسطی اوسکا ایک برائی نفل کے یہ بخاری اور مسلم ف مراد نیکوئی و اعمال الہی

جنگی کنی س تو اب یا ہی اور مردار بنو سخی ہ اعمال میں کہ جنگی کنی سخی عذاب کا ہوا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کری اور پھر نیکی تو اس کی ایسی ہی کہ ایسی ہی جاہلو
کو تو اس عمل کا موقوف ہی بنت باوربت ہو سکتی ہے ہی اس کی سنی تو اب یا جاہلو بنت باوربت کی نسبت کیا کنی سخی عذاب نہیں ہوا تو اب نیکی کا ساتھ ہی
کی اور علیہ زیادہ اس کی اس کی کی حد کوئی نہیں جانتی کہ قدر ہوتی ہی وہ ہم کہا اور اس کو اس کا تعالیٰ ایسی ذکر کرنا کہ غشتی میں ہی کہ اس کی میں سنی جاہلو ایسی فرمایا ہی **فَاَنْفَكْتُ**
فَاَنْفَكْتُ **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ**
مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ يَمُوتُ بِمِثْلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ صَافِيَةٌ فَلَمْ يَحْقِصْهَا ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَتَهَا
ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رِوَاةُ فِي شَرْحِ الْمَشْتَقَةِ روایت ہی عقبتین علم کی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم عقبتین حال اس شخص کا کہ اگر ہوا برائیاں پھر کری نیکیاں نہ حال اس شخص کی ہی وہ پورہ ننگ ننگ کیا ہی حلقوں ذرہ کی نی اسکو پھر اسنی ہی
پس اہل کی حلقی اسکی پھر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہاں تک کہ شادہ ہو کر نکل ہی طرف زمین نفل کے ہیشہ استنبین ف حاصل یہ کہ فرنی سنی ننگ ہوتا
اور شیر ہوا ہی سور میں اور در میں کہی ہی اسکو لوگ اور نیکیوں کی ہی سنی سنی فراخ ہوا ہی اور اسان ہوتی ہو اور اسکی اور ہوا ہی محبوب لوگوں کی وہ نہیں مشابہت داوسکو
ساتھ ہی رزق ننگ کہ سبب کا ہی اور کہلنا اور کاسمیت اور خوشدلی کا ہی ع ح و ع ن **أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٌ وَإِنْ زَنِى وَإِنْ سَرَقَ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٌ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنِى وَإِنْ سَرَقَ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَوَمَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٌ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنِى وَإِنْ سَرَقَ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ سَرَعَتْ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رِوَاةُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی در اسی کہ ہوا وہوں کی سنا ہی من اللہ علیہ وسلم کہ نصیحت فرماتی ہی منبر اور فرماتی ہی اور اسکی اس شخص کے کہ ڈر اہری ہونے ہی برد پورہ وہ کار بیچ
یعنی حساب کی طبعان قیامت کی ہیشین میں کہ ہیندی اگر چہ زنا کیا ہو اور اگر چہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی در والی ہی تو ہی وہ ہیشین ہونگی اسکی ہی پھر فرمایا
دوسری بار اور اسکی اس شخص کے کہ ڈر اور برد پورہ ہی پورہ در گار ہنی کی ہی وہ ہیشین میں ہی کھامینی دوسرا بار اگر چہ ناکر ہی اگر چہ چوری کی ہی رسول اللہ پھر فرمایا تیسری
بار اور اسکی اس شخص کے کہ ڈر اور برد پورہ ہی پورہ در گار ہنی کی ہی وہ ہیشین میں پھر کہامینی تیسری بار اگر چہ زنا کری اور اگر چہ چوری کی ہی رسول اللہ فرمایا
اگر چہ خاک آلودہ ہونا کہ ابی در در اسکی نفل کی یہ احمدنی ف دو ہیشین میں بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ ایک ہیشہ ہی کہ سونکی ہی نکان اور محل و رزق پورہ
اور اسکی اور ایک ہیشہ ہی کہ اسکی طرح جائز کیا ہی سان اوکا بود در داری از بسکہ بعد جلاہن حکم کو اور پھر حضرت نی فرمایا کہ اگر چہ خاک آلودہ ہونا کہ بود در
یعنی ناخوش معلوم ہوا اسکو جیسے کہ بات وہ نہیں جو کہ ہیندی ع و ع ن **عَامِرُ الرَّاهِمِ قَالَ بَيْنَا لِحْنٌ مَعْنَدَهُ يُعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ سَبْعٌ فَقَالَ اللَّهُ فَرَزْتُ بِغِيصَةِ سَبْعٍ سَمِعْتُ فِي الْأَصْلِ
فِرَاحٍ طَائِرٌ فَأَخَذَ نَهْنٌ فَوَضَعَتْ هُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أَمْهُنَّ فَأَسْتَدَلَّتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عُنُقَهُنَّ
فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفَتْ هُنَّ بِكِسَائِي فَهَنَّ الْأَوَاءُ مَعِيَ قَالَ ضَعْفُهُنَّ فَوَضَعَتْ هُنَّ رَأْسَهُنَّ وَأَبَتْ أَمْهُنَّ
إِلَّا لَزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمَّ الْفِرَاحِ
فِرَاحُهَا تَوَالِدِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَمْرًا حَمِيدًا بِعِبَادِهِ مِنْ أُمَّ الْفِرَاحِ بِفِرَاحِهَا لِمَرَجٍ بِهِنَّ
حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذَ نَهْنٌ وَأَمْهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَتْ بِهِنَّ رِوَاةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ
اور روایت ہی عامر فرمایا کہ کہا او سو ف کہ تھامیں نزدیک کی یعنی نزدیک ہی غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی الخان آیا ایک شخص پھر ہی ایک کی اور اسکی پھر ہی

کہ بڑا جو سبب اذکی حال اور پناہ مانگتا ہوں مستند کیا یعنی دنیا کی فتنوں میں اور رحمت دینا میں گرفتار ہو نہیں اور عذاب قبر کی سے اور جس وقت
سبح کرتی حضرت کہتی ہے یعنی جو کہ شام میں پڑھتی وہ صبح میں بھی پڑھتی و لیکن پڑھتی بدلی مینا و اسی الملک لیکے اے سمعنا و سبح الملک بعد اور کہ
روایت میں بعد لفظ سو اللہ کی یہ ہے کہ اسی رب میری پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب سے کہ ذوق نہیں اور عذاب سے کہ قبر میں ہی نفل کے بہہ سکے
ف سبح کی وظیفہ میں بجای اللہ کی یوم پڑھی یعنی صلح اللہ فی اساک من خیرہ الیوم اور بجای موت ضمیروں کی مگر ضمیر میں پڑھی یعنی اذکی
پڑھی **وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَضِعَ بِلَبِّهِ حَتَّى
خَدَّاهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ يَا إِلَهَ الْأَصْمُوتِ وَأَجْوَدِ الْأَصْفِيْقَ قَالَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَمَاتِنَا وَاللَّيْلَةَ الشُّوْرَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہتا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اتنی بچھوئی پر رات کو کہتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی سبب پھر گال اپنی کی یعنی دین
کال کی پھر کہتی یا اہی ساتھ نام تیری مہر ہوں میں اور نرہ جو ہوں میں یعنی سو ہوں اور جاگتا ہوں اور جس وقت جاگتی کہتی سبب تعریف ہی اسطی اور
خدا کی کہ جلا یا ہو یعنی جگایا بعد مہر ہوں یعنی بعد سلامتی کے اور طرف اوسکی ہی رجوع نفل کی یہ پھر بخاری اور نفل کے مسلم براہی ص طرف اوسکی ہے
رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی ہی دن قیامت کی بعضوں نے تو یہ معنی بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ مراد نشور سے بھان متفرق ہو نامی ص طلب
معاش وغیرہ کی بعد سونے کی اور خسار کی بھی ہاتھ رکھ کر سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حرکت ذکر اور دعا کرنی میں وقت سونے اور جاگتی
بہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع اعمال کا عبادت پر شروع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُوِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقْضُ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَتِهِ لِمَرَارَةٍ فَلَنْهُ لَا يَكْدِرُ مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ
ثُمَّ يَقُولُ يَا إِلَهَ رَبِّي وَصَلَّى عَلَيْكَ جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَنَا أَجْمَعُهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا
فَأَحْفَظْهَا بِمَا أَحْفَظُكَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَفِي بَرَابَرَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ
يَا إِلَهَ مَنْ تَقَى عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْضُ فِرَاشَهُ بِصَفَةِ تَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَعْفِرْ لَهَا**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پڑھی ایک ہاتھ طرف اپنی بچھوئی جاہی کہ جہاں ہی بچھو
اپنا ساتھ اندر کی کوئی لنگی اپنی کی یعنی جو کہ نہ تسلسل بدن ہی اسکی وہ نہیں جانا کہ کیا پڑھی ہی پڑھی اوسکی بچھوئی پر یعنی شاہ کوئی کرا
کوڑا کرگٹا او سپر بڑا جو پڑھی یعنی بعد نشی کی ساتھ نام تیری ہی پروردگار تیرے ہی معنی کر وٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے اور مدد تیرے اور ہاتھ
میں اوسکو اگر قبض کر توجان میری پس ہر گز او سپر یعنی بخش دی اوسکو اور اگر چوڑی تو اوسکو یعنی سپر توجہات طرف میری اور جگہ اوسکی جو میں کہانی کہ
اوسکی ساتھ او سطر کی کہ کہانی کہ تہاں ساتھ اوسکی اپنی سخت بند و نئی اور ایک روایت میں ہی جب آوی ایک ہاتھ اپنی بچھوئی بچھو ہاتھ جاہی کہ
داہنی کر وٹ اپنی پر پڑھی باسکا یعنی آخر تک پڑھی جاوی نفل کے بہہ بخاری اور مسلم اور ایک روایت میں ہے پس جاہی کہ جہاں ہی بچھوئی ساتھ کوئی کپڑی ہے
کی تین بار اواس روایت میں ہی ان است نفسی فاعفّر لہا یعنی بجای فارجمالی فاعفّر لہا ف لہا کے اندر کوئی سی جہاں ہی کو اسکی ہا کر او پر کا کوئی
ہو اور اسکی سر چڑھی سوج ڈبھارتا ہی اور اگر قبض کر توجان میری آخر آدمی جبے ہی تو حکم مدد یگا کہتا ہی کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لہا ہی بعد
از ان بار و روح رکھ چوڑا ہی بار ڈالتا ہی یا پھر صبح دینا ہی جلا دینا ہی پس عالمی کہ خداوند اگر روح رکھ چوڑی تو اور ماری تو بخشد
اور اگر پھر پڑھی روح کو اور زہر رکھی محفوظ رکھ جیسی نیک بند کو محفوظ رکھتا ہی یعنی فوفی پہلانی کے دی اور گناہوں سے بچا اور مدد کر
ہر امر میں او ذیک بندی وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کی اور بندوں کی ادا کرتی ہیں اور دامن کر وٹ سہی سونے میں حکمت بہہ ہی کمال ہیں

پہلو میں ہی پس جب دائیں کروٹ سوتا ہی تو دل شکرا رہتا ہی اوس سے بہت ہر سخت اور غفلت میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا
 نماز تہجد کی لمبی اور بائیں کروٹ سے سوئی میں دل اپنی جگہ تیر رہتا ہی اوس سے سخت اور غفلت میں نہیں ہوتی ہی **وَعَنْ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ**
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْكَنْتَ نَفْسِي الْيَتِيمَ
وَوَجَّهْتُمْ وَجْهِي الْيَتِيمَ وَقَوَّضْتُمْ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَمَاتُ ظَهَرَتْ إِلَيْكَ مَرْغَبَةٌ وَرَهْبَةٌ إِلَيْكَ
الْأَمِيلُ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَصْنُتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ شَمَّ مَاتَ تَحْتَ كِبَيْتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي مِرْوَابِيَةِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا بَدْرُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لَكَ
لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسْكَنْتَ نَفْسِي الْيَتِيمَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ
وَقَالَ فَإِنَّ مَاتَ مِنْ كِبَيْتِكَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا مَشَقَّقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ جگہ پر کسی طرف بچھوئی اپنی کی سوئی دائیں کروٹ اپنی بچھوئی
 بائیں خالص متوجہ کیا یعنی ذات اپنی کو طرف حکم تیر کی اور متوجہ کیا یعنی موہبہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیر کی اور سو بنا یعنی کام اپنا طرف تیری اور
 لگائی یعنی پیٹہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا یعنی بچھو اور پناہ لایا طرف تیری وہی خواہش کرے کسی طرف تو اب تیر کی اور ڈرے کسی عذاب تیر سے نہیں پناہ اور
 نہیں نجات تیری عذاب سے کہ طرف رحمت تیر کی ایمان الایمان ساتھ کتاب تیر کی کہ ادا تیری ہی ہوتی اور ساتھ نبی تیر کی بھیجا ہی ہوتی اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کلمات کو پھر گیا اوسے ان میں مراد میں اسلام پر اور ایک روایت میں کہ کہا برائی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 واسطی ایک شخص کے ای غلامی جو وقت کہ جگہ پر کسی طرف بچھوئے اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پور لیت دہنی کروٹ اپنی پھر کہہ اللہم اسکت نفسی الیک
 قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت فی بس اگر تیری تو اوسے اسے اپنی میں مرگیا دین اسلام پر اور اگر صحیح کی تونی پہنچ گیا پہلا نیکو یعنی بہت پہلا نیکو یا پہلا نیکو
 دارین میں نفس کے بہہ بخار می اور سلمنی **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ**
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَمَنَا وَكَفَانَنَا وَأَوَانَنَا فَمِنْكُمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدِّي سِرِّهِ وَلَا هُمْسٌ
 اور روایت ہے ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جو وقت کہ اپنی طرف بچھوئی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ رب العالمین کہ پہلا نیکو اور پہلا
 نیکو اور کفایت کیا تمام ہمت ہمار کو اور بھگاد ہمار کو بس بہت لوگ ہیں اونہیں سے کہ نہیں کفایت کرے تو الا واسطی اونکی اور نہ بھگاد اپنی والا نقل کے
 یہ سلمنی یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرنا تو انکو اللہ تعالیٰ ہر دن کی برائی سے یعنی محفوظ نہیں رکھا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ
 وہ غالب ہو رہی ہیں اونکو اور نہ جہا کیا ہی اولی ہی بھگاد بلکہ چھوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہیں کوچون اور بازاروں اور حلقوں میں اور ایذا پہ
 بن گری اور جازمین **وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَكْفِرُ إِلَيْهِ مَا تَلَفَى فِي يَدَيْهَا**
مِنَ الرَّحْمِيِّ وَبَلَغَهَا آتَهُ جَلَاءُ رَقِيبٍ فَأَمَّهُ مُصَادِفُهُ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَتْ أَحْبَبَتْهُ عَائِشَةُ فَانجَذَتْ وَأَوْدَعَتْ
مَصْرًا جَعَلَتْهَا نَهْبًا لِقَوْمٍ فَقَالَ عَلِيُّ مَكَانَكُمْ لِحُجْرَةٍ فَعَدَلْتُ بِي وَبَيْنَهُمْ أَحْتِ حِجْرَتِي بِرَحْمَةِ قَدِيرِهِ عَلَى ابْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَمَا
سَأَلْتُمْ إِذْ أَخَذْتُمْ مَصْرًا مَصْجُومًا أَسْبَغْتُمْ أَثْلًا وَرَبَّيْنِ وَأَخْرَجْتُمْ أَثْلًا وَرَبَّيْنِ وَكَبُرَ الزُّبْعَاءُ وَرَبَّيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ مَشْفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے حضرت علی سے کہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بار دیا کہ کسکات کر بن طرف حضرت کی مشقت کی ابائی تھی اپنی اونہیں سب

اور نبیوں کی نفس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہہ کہ آپ نے جس کی سی پہلی وحی بات پس قرآن مجید کی قاری ہوئی تو نماز مغرب کی سی پہلی
 سات با پہلی اس کی کہ کلام کری تو کسی سی یا الہی پناہ دی جو لوگ سی پس بخشن و جو جوت کہہ گی گاہ بہہ ہر سی تو او سی رات بن لکھا ویگی تیری ہی غلامی
 آگ سی اور جوت کہ پڑھی تو نماز صبح کی بہہ کی تو اس طرح یعنی سات با پہلی کلام کر تھی پس بخشن اگر میری اور سن بن لکھی جا ویگی تیری ہی غلامی آگ نفس
 کی بہہ ابو داؤدی **و سن** ابن عمر قال لم یکن رسول الله صلى الله عليه وسلم بين عهده وبين عهده الكليات حين يمسي وحين
 يصبح الا وهو اذ استأذن من الله في الدنيا والآخرة اللهم اني اسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي وولدي
 اللهم استر عني ابي وأهلي من رعايتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك
 من أن اتخلك ممن تخشى بغيري يعني تحفظ رداءه ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو زمین ان کلمات
 کو وقت شام کی اور صبح کی یا الہی بخشن من اگلتا ہوں تجھی عاقبت دنیا اور آخرت من یا الہی بخشن من اگلتا ہوں تجھی معافی گناہوں سی اور سلامتی یعنی جو زمین
 بچ امور زمین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور صبح ہی اہل ہی کی اور رات ہی کی یا الہی انک عیب میری اور اس من کہ جوت کی چیز تھی یعنی منع کر لیا یعنی
 یا الہی محفوظ رہہ جو لوگ میری اور چھ میری اور اپنی میری اور یا میں میری اور اوپر میری اور بنا اگلتا ہوں من ساتھ بیٹاں تیری کی اس کی ہر لاک کسا
 جاؤں من ناگاہن ہی اپنی ہی یعنی زمین من دہن جانی ہی نفس کی بہہ ابو داؤدی **و سن** انش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من قال حين يضيء اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حمله عندك وملأناك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت
 وحده لا شريك لك وانت محمد عبدك ورسولك اذ عقر الله له ما اصحابه في يومه ذلك من ذنوب ان قالها حين يضيء
 عقر الله له ما اصحابه في تلك الليلة من ذنوب رداءه الترمذي و ابو داؤد وقال الترمذي في هذا
 حديث عبد بن حنبل اور روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان نہیں کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی صبح کی ہی
 حال من کہ گواہ کرنی من ہم جو گوارا کرے من ہم اوستانی والون عرش تیری کو اور فرشتوں تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ ہو کر
 کہ بخشن تیری اور نہیں کوئی جو گوارا کرے انہیں کوئی شریک واسطی تیری ہی افعال و صفات میں اور بخشن محمد بندگی تیری میں اور رسول تیری نہیں کہتا کوئی
 یہ کلمی صبح کو کر کہ بخشن تیری اور ان کی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اس ہی اور سن من ہی سوا کی کہہ و گناہوں اور حقوق العباد کی اور اگر کہی ان
 کلمات کو وقت شام کی بخشن تیری اور ان کی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اس ہی اور سات من نفس کی بہہ ترمذی ابو داؤدی اور کہا ترمذی فی ہم
 حدیث غریب ہی **و سن** الفظ من جلد من قال من عني ما فيه مني او من عني بيده كه يظن انك اراة او يظن انك اراة او قال ابو داؤد **و سن**
 ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد من عبد الله اذا استسقى اذا استسقى و اذا اصبغ ثلث اصبغ بالله ثوبا لا يلهو
 و يخجل به الا كان حقا على الله ان يرضيكم الله رداءه احمد و الترمذي اور روایت ہی ثوبان ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کوئی
 بندہ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی میں یا راضی ہو من ساتھ اللہ کی رب ہوئی کر اور ساتھ اسلام میں ان کر اور ساتھ محمد کی نبی ہوئی کر کر جو گوارا
 لازم اللہ پر تھی ازراہ نفس من کرم کی یہ کہ رضی کری او کو دون قیامت کی یعنی اتنا ثواب لگا کہ راضی ہو جاوے گا نفس کی یہ جملہ ترمذی **و سن** بعضی
 رواہ ترمذی لفظ ثوبان ہی اور بعضی من رسول میں سب ہی کہ دونوں پڑھی یعنی کہی بنیاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 و سکر کان اذ اراد ان ينام وضع يده تحت راسه ثم قال اللهم فوف عبادك يوم تحم عبادك او تبعث عبادك
 رداءه الترمذي و رواه الحسن بن البراء اور روایت ہی حدیثی بہہ کہ تھی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جوت کہ ارادہ کرنی سوئی کار کہی او بہہ اپنا

اینها چندی سوزنی کی بپرستی یا الهی بچا بجا و اپنی عذاب سی اوسدن که هیچ کجا تو اپنی بند و کوا با او بجا و بیجا تو اپنی بندون کو یعنی را و کوشاک همای کی
 تفسیر عبادک بما بجا می او سبب عبادک بما فضل کی بیست تری فی ان فضل کی اسمن بلا سی ف اسس روایت من آیا که دست مبارک سر ک
 سینه کستی ہی اور روایت من آیا که خساره سه باره کی سچی کستی شمسین امین یون و بجا وی کی کبھی سزگی سچی کستی یون گی اور کبھی خساره
 کی سچی کستی ہی لی جو روایت کما سور روایت کیا یا یہ کہ کچھ ہاتھ سزگی سچی ہوتا ہوا اور کچھ خساره کی سچی پس بیان کیا سر لوی کی بفضل و بجز کما کہ دیکھا: **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمَرَادُ أَنْ يَمُرَّ قَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ
 ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قَبِيْ حَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تَلْتُمَرَاتٍ مَّرَاةُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی جعفر سی ہند کہ رسول
 خدا صل اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ ارادہ کرتا سوزنی کا کہ تھی را ہنا ہاتھ اپنا سچی کل اپنی کی بپرستی من بار یا الهی بچا بجا عذاب ہی سی اوسدن کہ
 او با و بیجا تو اپنی بند و کوشاک کی بہہ اوداؤن **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضِيِّ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الْتَامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِمَا صَبَّيْتَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْتَشِفُ الْمَغْرَمَ
 وَالْمَا تَمُّهُ اللَّهُمَّ لَا يَهْرَمُ جَنْدُكَ وَلَا يَخْلَفُ وَعَدْلُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنْدِ مِنْكَ الْجِدُّ سُبْحَانَكَ**
وَيُجَدِّدُكَ سَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ صل اللہ علیہ وسلم ہی تہی نزدیک سوزنی اپنی کی یا الهی شمسین من ہنا
 انکا ہون ساتھ ذات بزرگ تیری کی اور کلمات پوری تیری یعنی اسما و صفات کی یا کتا ہون تیری کی برالی اوس سچی کبھی کہ تو پکڑنی را لا ہی بال ہنا
 او سبب یعنی جو چیز تیری قبضہ قدرت من ہی یعنی جزئی کی برالی سی یا الهی تو دور کرتا ہی مرض کو اور گناہ کو یا الهی نہیں نکلت و یا جاتا شکر تیر یعنی نہیں
 مخلوب ہونا آخر الامر من اور زمین خلافت کیا جاتا و عدہ تیر اور زمین لغت رہی دو تہند کو عذاب تیری سی دو تہند ہی یعنی بلکہ نفع دینی من عمل صالح پاک
 ہنا و اور سبب کی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کی تفسیر کی بہہ اوداؤن **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْتِي إِلَى غَيْرِ آبَائِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ تَلْتُمَرَاتٍ
 عَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِمْ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا
 سَرَوَاهُ الثَّرْمِينِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابی سعید
 کہا فرما یا رسول خدا صل اللہ علیہ وسلم من جو شخص کہ کبھی اوس وقت کہ جاوی اپنی چھوٹی پر بخشش چاہتا ہون بن امی ایسا اسکر نہیں کونی
 ہون دیکر و ہندہ خبر کہنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون من طرف اوکل من ہا کہ کسی بخشش ہی اسد تعال و اظہا اسکے گناہ اوکل اگرچہ ہون ما تکرمت
 ہا کی یا گنتی ریت عالم کی یا گنتی ہون درخت کی یا گنتی دنوں دنیا کی فضل کی بہہ تری من ان اور کما یہ حدیث غریب ہی ف علاج ساتھ زہر
 اور بہ لام کی نام ہی ایک جنگل کا تین مغرب من و ان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزوں کی بیان سی یہی ہی کہ اگر بہت ہی گناہ ہوگی
 ہی بخش جاویگی **ع وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ
 بَصِيحَةٍ بِقِرْمَازٍ سَوْدَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا ذَا يِقْرَبَةٍ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يُهْبَطَ حَتَّى أَهْبَطَ
 نَارَاهُ الثَّرْمِينِيُّ** اور روایت ہی شدا و بن اوس ہی کہ کہا فرما یا رسول خدا صل اللہ علیہ وسلم من کونی مسلمان کہ لبوس خواججا و اپنی سا
 ہی کسی سورہ کی کتاب سدی کہ کہ متعین کرتا ہی اسد تعال ساتھ اوکل ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی و کو کہ گناہان کرسی اوکل ضرر کرن و ان
 برکن سی پس نہیں نزدیک ہوتی اسکے کونی چیز کہ ایزادی او کو یہا تک کہ جاگی جو وقت جابگے یعنی بعد دیر کی خواججا جلدی نقل کیا

کی در ستارچ کی انتر توحیدین حیدر صدر کی ہی **وکن** پس کون نم میں سی الخ یہ جواب ہی متر متر وقت تا اور استقامت میں ایک طرح کا آثار
یہی نہیں جب محافظت کی دو وقت چیزوں پر اور حال ہو نہیں کہانی ہزاروں کیان دن رات میں تو عاف کی جاتی ہیں اور اس سے بدی ہر چیز کی
پہلی نیسا اگر فرمایا اسد مال فی ان اختسات یعنی انتہا سے کون نم میں کی گناہی برائیوں کو ادا ان نیکوئیوں میں رات میں کہ تو جان
محاف اور ہی پس کیا ہی عکازہ محافقت کو ادا نہ جاسل مہر کی نیکیاں بیت ہوتی ہیں برائیوں سے اور ہی انا ہر جانی ہیں بلکہ سبب ادا ہوتی
نیکوئیوں کی اور ہی بلند ہوتی ہیں چاہی کہ محافظت کو ادا نہ جاسل مہر کی نیکیاں بیت ہوتی ہیں برائیوں سے اور ہی انا ہر جانی ہیں بلکہ سبب ادا ہوتی
تو ادا ہونے کی بعد جانا انکی سزا کو نیکوئیوں حضرت فی اولی استیجاب یعنی یہاں جانی کو رد کیا ارشاد شان دوسرے والنا ہی نماز میں یہاں تک داخل
کو رہا ہی تو کسی صحیح نماز اور سزا گناہی اسطرح داخل کر کے تو کسی **وکن** **عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَتَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصَلِّي اللَّهُ مَا أَصْلَحَ لِي مِنْ بَعْدِهِ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدَّثَ
كَأَنَّ لَكَ لَكَ الْحَجْرُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَذَى شُكْرِي رُحْمَةً وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُسَبِّحُ فَقَدْ أَذَى
شُكْرِي لَيْلًا وَنَهَارًا اور روایت ہی عبدالعزیز بن شام سے کہ ابنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی کہ جب وقت سبوح کی پڑھو تو
کہ جسے تو نے سب سے پہلے سبوح سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی
اور اس سے پہلے سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی اور تو نے ہی سب سے پہلے پڑھی
اسی وقت شام کی ہے عین ادا کیا شکر اور اس کا نفل کی بی بیروز اور دن **ف** شام کو یہ دعا پڑھی تو لفظ سے کہی بدلی اسح کی اور ادا ہی کہ حضرت
یا فرمود علیہ السلام نے کہا ای پروردگار میری نعمتیں میری ہر اس بیت میں شکر اور نیکوئیوں کو ادا کروں حکم ہوا کہ ای داؤد جب تا تو نے کو جو نم میں
پہلے میں سب سے پہلے ہی طرف سے ہیں تو عین شکر ادا کیا تو نے او کا **ح** **وکن** **أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُ حَزَبَ السَّمَوَاتِ وَحَزَبَ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ
فَاتَّقِ الْحَبَّ وَالنَّوَامِي مُنْزِلَ التُّورَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ
بِمَنَاصِيئِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ رَفِضَ عَنِّي الدِّينَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَأَهْ أَبُودُ أَوْدًا
النَّبِيِّ وَأَبِي مَا جَدَّ وَأَهْ سَمِعَ اخْتَلَعُ سِيْرَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہوہ ہیں کہ جب
ان طرف سے چھوٹی ہیں کی ابی ای پروردگار آسمانوں کی اور اس پروردگار زمین کی اور اس پروردگار ہر چیز کی اور اس پروردگار والی والی
اور زمین کی یعنی او کو چاہو کہ نہ اعدا و نہ دشمن کچھ نہ کھانا ہی اسی اوتارنی والی نوریت و انجیل و قرآن کی بناہ اکتا ہونے ساتھ تیری برائی ہر
پر ہی کسی کہ تو کو اپنی والا ہی ال پیشانی اور سب سے پہلے تیری قدرت میں ہی تو ہی ہی ہیں یعنی تمہیں ہر ادا کی ہے نہیں پہلی تجھی کوئی چیز اور سب سے
تو یعنی ابی ہریرہ نے کہا کہ سب سے پہلے تیری کوئی چیز اور تو ہی غائب یعنی باعتبار احوال و صفات کی ہے نہیں اور تیری یعنی اور ہر چیز کی کوئی چیز
یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر ہے تجھی اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کی ہے نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھی ادا کی تجھی دین یعنی حقوق اللہ و
کی اور بندگی اور غیبی کو کچھ تیری یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کی یا دل کی محتاجی سے نفل کی بی بیروز اور دن ہی ابن ماجہ کی اور نفل کی یہ سلم فر
ساتھ ہونے سے اختلاص کی **ف** جب فی طرف چھوٹی ہیں کی اور حسن حسین میں ہی کہ تیری یہ دعا سب سے پہلے **ح** **وکن** **أَبِي هُرَيْرَةَ**

الانما سر من ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اخذ مضجعه من الليل قال بسم الله وضعت جنه
 لله اللهم اغفر لي ذنبي واخصب شيطاني وفك برهاني واخصبني في القدر الاكمل رواه ابو داود
 في صحيحه
 اسى به رسول خدا صلى الله عليه وسلم جنس جوفت که بان خوابگاه این جن است که کسی ساهتم نام سعد نامی که سواته زمین کی من کی کورت اینی ساشی است
 بالهی بخش میری بی گناه میری در دروگر شیطان میر کوا و چیز گوی میر کوا و در جگه مجلس بلند من یعنی ملاکه مقربین در انبیا کی مجلس من نقل کی بهم ابو داود
 و ت سر او در وی سى نفس بی معنی تخلص گرفت سیر کوی بندون کی حق سى اور ابی عذاب سى یعنی گناه میری بخشیدى پس وعن ابن عمر ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اخذ مضجعه قال الحمد لله الذى كفى لى دارانى واطعمنى وسقانى
 والذى من على فاقض والذى اعطانى فاجزل الحمد لله على كل حال اللهم سرت كل شئ ومليكك وواله
 كل شئ اعوذ بك من التار سراواه ابوداود و اور روایت ہی عبدالسبن عمری سیر رسول خدا صلى الله عليه وسلم
 یعنی خوابگاه اینی رات کو فرمایا سب تعریف ہی خدا کی پس جسنى کفایت کیا مجھ کو یعنی مخلوق سى بی پروا کی مجھ کو اور جگہ سى مجھ کو یعنی مکان دیار
 کو کو رفع گناہ سى سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجھ کو اور بلا مجھ کو اور وہ خدا کا احسان کی مجھ کو یعنی سبب سى و تخریر کی کہ احتیاج بڑی سى و روزگار اور
 یعنی احتیاج سى اور وہ خدا کو دیا مجھ کو پس بہت دیا شکر سى اللہ کی پس بہر حال اللہ پروردگار مجھ کو اور مالک وکل باوجود ہر چیز کی بنا و مالک
 من ساهتم سى اس کی معنی اون چیزوں سى کہ باعث عذاب و دوزخ کی من نقل کی سیر ابو داودنى وعن بريدة قال سئى خالد بن الوليد
 الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما انام الليل من الاثر فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذ
 الى فراشك فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلمت ورتب الاخرين وما اقلت ورتب الشياطين وما اصقلت
 الى جدار من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط على احد منهم اوان يبغي عز جارك وجل بناءك ولا اله
 الا الله الا انت رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس اسناده بالقوي والحق من ظهورى الراوى قال
 حريثة بعض اهل الحديث اور روایت ہی بریدہ سى کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جس کی کہ یا رسول اللہ
 سواتہ من انکو بسبب خواب کی پس فرمایا پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب جگہ کبھی تو طرف بچھوئی اینی کی پس کہہ بالہی پروردگار ساقون ساقون اور
 کی کہ سہا کی ہوی ہیرن سمان اور سپر او سى پروردگار زمینوں کی اور بچھو کی کہ او ہمارى ہیرن زمین یعنی مخلوقات و راى پروردگار شیطانوں کی اور او
 کہ گواہ کیا سى شیطانوں کی اور کو یعنی جن انس ہو میری پس بنا و دینی والا ہر ان سب مخلوقات اینی کہ سى کی کہ زبانی کری مجھ کو یعنی اس سى
 کہ سى غالب ہی پتہ و چاہنى والا تیر اور بزرگ ہی تعریف تیرى اور زمین کوئی موجود سوا تیرى نہیں کوئی موجود کو تو نقل کی یہ ترفی سى اور کہا بہت
 نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم من ظہر او سى حدیث کا تحقیق چھوڑ سى ہی حدیث و سکل بعضی اہل حدیث ق ف حکم ساہتہ زبرج از رکاف کی
 اسى اور اصل نسخہ سید حکیم ساہتہ سى کی اسى اور چاشیہ پر کہا سى کہ صواب حکم ہی اور حسن حین من ہی کہ روایت کی بہم طبرانی فی اوسطین اور ابن ابی
 ن لیکن انکی روایت میں سجائی حسین کی جیسائی اور سجائی سب کی طین ہی اور سجائی جبل سنا وک کہ تخریک کی و بنا کر کہ سہا پس اسى لفظ بہر نام
 ہون سى یہ دعا و سبب ذع **الفصل الثالث** فضل سیرى عن ابى مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال اذا اصبح احدكم فليقل اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم انى اسالك خير هذا اليوم فقهه وشره
 ونوره وبركته وهذا واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم اذا امسى فليقل مثل ذلك رواه ابو داود

روایت ہے مالک سی بیہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تک صبیح کرے ایک تہبار پس چاہے کہ کسی صبح کی بھی اور صبح کی ایک
 فی حال صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عالموں کا یا الہی محبت میں لگتا ہوں تجھی پہلانی اسد کی کنائش کی معنی منسود کو بہر بخون اور مدد کی معنی ہمد
 میں مدد میری کرگفتل اور شیطاں وراوردن ہوں بہ غالت ہوں ورتورسہ کا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہوا سمیل ویرکت اس معنی ہمد میں نرق عظام
 طیب ہانہنگلی اور بدایت کی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر ہوں در پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی ہاویجرت کی سی کہ اسد میں ہی اور برائی ہاویجرت
 کی سی کہ پیچھے اس کی ہی جبریکہ شام کرے ہی چاہے کہ کسی نند اس کی نقل کی پہلو واد وقت شام کو یہ دعا پڑھی تو یہی اسجنا و اصبح اللہ
 کی اسینا و اسی الملک پڑھی اور بذا یوم کی جگہ بذا اللیلہ اور بذا کثر ضمیروں کی جگہ بذا یوم و بذا یوم کی جگہ ہاویجرت و سخن
 عبد الرحمن بن ابی بکر قال قلت لابی یا ابنت اسمعک تقول کل غداة اللہ عافی فی یدین اللہ عافی فی سحر
 اللہ عافی فی بصری لا الہ الا انت شکر ہا تلتا حین نصیہ و تلتا حین شعی فتکل یا بانی سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ فانما اوجب ان استنبتہ رواءہ ابھی دا و د
 اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر وہی کہ کہا گیا میں نے اسے باپ اپنی کی کہ اسے باپ میری سائیں ملو کہ کہتی ہو ہر روز یا الہی عافیت سے
 بچو کہ میں میرے بہن یا الہی عافیت دی بچو کہ تو انی میری من یا الہی عافیت دی بچو کہ میں میری من نہیں کوئی معبود مگر تو کہ میری ہی ہوا و کو تین بار وقت
 صبح کی اور تین بار وقت شام کی اس کہا امی بی میری سائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا لگتی ہے ساتھ ان کلون کی میں دست رکبتا
 ہوں کہ پڑھی کروں حضرت کی سنت کی سنت کی پہلو واد وقت اس میں شاد ہی اسپر کہ دعا اور ادرا اعمال خیر کی کرنی میں منظور صلی اللہ علیہ
 اور حضرت کا اور تابع سنت اونکی کا ہونہ جزا عمل اور قبولیت دعا ہاویجرت و سخن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبغہ الملائک للہ والنحل للہ والکبریاء والعظۃ للہ والخلق و
 الامر والکل والھار وما سکن فیہما للہ اللہم اجعل اقل هذا النھار صکاکا و اوسطہ نجاکا و اخیخ
 فا و کایا ارحم الراحمین ذکرہ النوری ذکرہ اللہ کا روایت ہے عبدالرحمن بن ابی اوفی ہی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جب صبح کرتی کہتی صبح کی معنی اور صبح کی ملک ان واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی فی ہی
 اور مخلوقات اور علم اور رات اور دن ورجا رام کہ تری ہوتی ات میں اور دن میں سب سدی کی ہی ہوں و مخلوق ایک و سکی میں یا الہی کر اول اسد کا
 سبب نیکی کا یعنی شریک نہ کرین و سکوناعت میں اور درساں و سکون سبب آمد حاجات کا اور خرا و سکون سبب نجات کا امی بہت رحم کرنی والی سب
 رحم کرنی والونکی ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب لاؤ کا زمین ساتھ روایت ابن سنی کی ہے ختم کیا حضرت نے اسے مالک لفظ ارحم الراحمین
 پر اسکی کہ اس سے ہوا جلد ہی قبول ہوتی ہی جسی کہ ایک بیٹ میں یا ہی اور روایت کی حاکم نے مسترک میں ابی امام سی بطریق خروغ کی کہ اسد تھا
 کا ایک فرشتہ متعین ہی او سپر کہ کہتا ہی ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی سکو میں بارو کہتا ہی او کو فرشتہ کہ ارحم الراحمین منو جہی شجر سب مالک
 ہاویجرت و سخن عبد الرحمن بن ابی بکر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اصبحنا علی افضل
 ما کلام و کلامہ الہ لا یخرج علی ذین نبتنا علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی اولیہ ایتنا اراہبہ حنیفا و ما کلام
 من المشرکین رواءہ اسجد و التنا ارحم و اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر ہی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
 جو وقت صبح کرتی صبح کی معنی اور پڑھیں اسلام کی اور کہتے توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور پڑھیں ہی ابھی کی کہ جو صلی اللہ علیہ وسلم میں اور

یاد بنو کنانہ ورسول ص **وَحَسَنُ** ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَعْتُمْ صَبَاحَ النَّبِيِّ فَتَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ وَإِذَا سَبَعْتُمْ هَيْبَتَهُ فَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا مَتَّقًا عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوئم آواز مرغون کی پس گواہد تعالیٰ سے تسلیل ہوگا ایسی کہ تختین وہ دوختی ہیں فرشتی کو اور جب سوئم آواز گدی کی پرتنا وہ انگوسا تہلہ سک شیطاں اندی ہوئی ہی ایسی کہ تختین وہ دیکھتا ہی شیطاں کو نفل کی بیبجاری اولیٰ فرشتی یعنی مرغ فرشتی کو دیکھ کر آواز گدی ہی اوسوقت دعا کروا وہ آئین کہی اور خوشتر جہای تہماری ایسی اور گدی کی آواز سکار عود باسدن الشیطاں اگر کہہ دوسلی کہ وہ شیطاں کو دیکھ کر آواز گدی ہی اور یہی حدیث واثت کرنی ہی اسپر کہ نیکو کی آئین وقت حرمت و برکت اوسرل ہی پس سبج ہی اودوقت دعا کرو اور ولالت کرنی ہی اسپر کہ نائل ہوتا ہی خشک عذاک فرون پر پس سبج ہی بنا دالمنی وقت گذرنی کنار کی بخور سکی کہ سبج اوسکو شراوکی ہی سبج

وَحَسَنُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ إِسْتِغْثَاؤُكَ عَلَى بَعْضِ مَا خَرَجَ إِلَى الشَّيْطَانِ كَمَا تَدْنُو قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِكَ لَهْدًا إِلَى الدِّبْرِ وَالْمَقْوَى فَمَنْ الْعَمَلُ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَ كَاهِدًا وَأَطْوِلْنَا بَعْدَ كَاللَّهِمَّ أَنْتَ الظَّاهِرُ فِي الشَّيْطَانِ وَالْخَلِيقَةُ فِي أَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْنَاءِ الشَّيْطَانِ وَكَأَبَةِ الْمُنْظَرِ وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَأَهْلِ كَاهِلِ إِفْرَادِ أَرْجَمِ قَالَهُنَّ وَذَادَ فِيهِنَّ أَبْيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوار ہو جاتی اپنی اونٹ پر حالت کھانی میں طرف منفر کی کہی اللہ کہ تیرن باپیر پڑھتی یہ آیت پاک ہی ذوات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہ سوار ہی اونٹین ہی ہم واسطی اوسکی طلاق کہی والی اور تختین ہم طرف ہر دو گار ہونے کی اللہ تیرن والی بین بالہی تختین ہم اللہ ہی ہر تختی ہی اس سفر ہی کی شکی اور تقویٰ اور نعل ہی جوڑتی ہووی تو اس سے یعنی قبول کرنی و سکو الہی سنا کہ ہر سفر تیار ہونے اور لیسٹ واسطی ہماری یعنی دفع کر دازگی اوسکی بالہی توبی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر تیار و شکر کرنی والا اہل بین بالہی تختین ہر بنا دالمنی ہوں سہتر ہی مشقت سفر تیری حالت دیکھتی ہی یعنی سبب نقصان کہی ہی اہل مال میں غلگتوں اور حالت بری ہواس ہی بنا دالمنی ہوں ہوا کہ ریل ہی پرتن کبھی مال میں دباہل ہوں اور اولاد میں یعنی اس سے ہی بنا دالمنی کہ سفر ہی ہر کر اہل مال میں نقصان و غیرہ دیکھوں اور سبج اور ہاؤل و حرجت کہ ہر حضرت سفر ہی کہی یہ لانا ظا و زیادہ کرنی اونہیں ہر پرتن والی ہر یعنی سفر ہی تہ سلامتی کی طرف وطنوں کہی کی توبہ کرنی والی میں ہنگی کرنی و اس میں ہر دو گار ہی کی لہی تقریب کرنی والی ہر نفل کی یہ سننے

وَحَسَنُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَعْتُمْ صَبَاحَ النَّبِيِّ فَتَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ وَإِذَا سَبَعْتُمْ هَيْبَتَهُ فَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا مَتَّقًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَفَ يَتَّقِي مَنْ وَعْنَاءِ الشَّيْطَانِ وَكَأَبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَأَخْوَدِ الْكُوْرُودِ عَوْدِ الْمَظْلُومِ وَسَوْءِ الْمُنْظَرِ فِي أَهْلِ الْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبدالمدین حبر سے کہ کہا ہی ہرینہ خدای صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرنی بنا دالمنی محنت سفر ہی اور بری حالت ہر کبھی و نقصان سے روچنے یا دنی یعنی اعمال صالحہ میں وراہل مال میں و برد و مظلوم کسی اور ہر حالت دیکھتی ہی اہل مال میں نفل کی یہ سننے ہر بنا دالمنی ہوں سہتر ہی مشقت سفر تیری حالت دیکھتی ہی یعنی سبب نقصان کہی ہی اہل مال میں غلگتوں اور حالت بری ہواس ہی بنا دالمنی ہوں ہوا کہ ریل ہی پرتن کبھی مال میں دباہل ہوں اور اولاد میں یعنی اس سے ہی بنا دالمنی کہ سفر ہی ہر کر اہل مال میں نقصان و غیرہ دیکھوں اور سبج اور ہاؤل و حرجت کہ ہر حضرت سفر ہی کہی یہ لانا ظا و زیادہ کرنی اونہیں ہر پرتن والی ہر یعنی سفر ہی تہ سلامتی کی طرف وطنوں کہی کی توبہ کرنی والی میں ہنگی کرنی و اس میں ہر دو گار ہی کی لہی تقریب کرنی والی ہر نفل کی یہ سننے

وَحَسَنُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَعْتُمْ صَبَاحَ النَّبِيِّ فَتَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ وَإِذَا سَبَعْتُمْ هَيْبَتَهُ فَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا مَتَّقًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَفَ يَتَّقِي مَنْ وَعْنَاءِ الشَّيْطَانِ وَكَأَبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَأَخْوَدِ الْكُوْرُودِ عَوْدِ الْمَظْلُومِ وَسَوْءِ الْمُنْظَرِ فِي أَهْلِ الْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوار ہو جاتی اپنی اونٹ پر حالت کھانی میں طرف منفر کی کہی اللہ کہ تیرن باپیر پڑھتی یہ آیت پاک ہی ذوات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہ سوار ہی اونٹین ہی ہم واسطی اوسکی طلاق کہی والی اور تختین ہم طرف ہر دو گار ہونے کی اللہ تیرن والی بین بالہی تختین ہم اللہ ہی ہر تختی ہی اس سفر ہی کی شکی اور تقویٰ اور نعل ہی جوڑتی ہووی تو اس سے یعنی قبول کرنی و سکو الہی سنا کہ ہر سفر تیار ہونے اور لیسٹ واسطی ہماری یعنی دفع کر دازگی اوسکی بالہی توبی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر تیار و شکر کرنی والا اہل بین بالہی تختین ہر بنا دالمنی ہوں سہتر ہی مشقت سفر تیری حالت دیکھتی ہی یعنی سبب نقصان کہی ہی اہل مال میں غلگتوں اور حالت بری ہواس ہی بنا دالمنی ہوں ہوا کہ ریل ہی پرتن کبھی مال میں دباہل ہوں اور اولاد میں یعنی اس سے ہی بنا دالمنی کہ سفر ہی ہر کر اہل مال میں نقصان و غیرہ دیکھوں اور سبج اور ہاؤل و حرجت کہ ہر حضرت سفر ہی کہی یہ لانا ظا و زیادہ کرنی اونہیں ہر پرتن والی ہر یعنی سفر ہی تہ سلامتی کی طرف وطنوں کہی کی توبہ کرنی والی میں ہنگی کرنی و اس میں ہر دو گار ہی کی لہی تقریب کرنی والی ہر نفل کی یہ سننے

جنہ ما سوا و صفات انساب بن و سگی برانی اور پھر کسی کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اور سوا کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کری اور منزل سے نکل کی یہ مسلم
 و حسن ابن جبرئیل قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقصبت من عصفرب
 لذي غلظتي البارحة قال اما لو قتلت جنت امسيت اعني بكل ما ات الله التامات من شئ ملخني كقرصك رواه مسلم
 اور روایت ہے ابن جبرئیل کہ آیا ایک شخص ہوں خدا ہی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایسا بانی بنی ایک بیچری کہ کانا مجھ کو ات گزری
 میں فرما یا جبرئیل ہوا کہ آیا تو اس وقت کہ شام کی تھی بناہ مانا جو میں سائے کھڑوں اللہ تعالیٰ کی کہ پوری میں برانی اور پھر کسی کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچا ہا مجھ کو نکل کر
 یہ مسلم و اور تندی کی ایک روایت برانی ایسی کہ جو کوئی پڑھی سکھ وقت شام کی تین یا تین ضرر کرتا اور سکھ تندی کسی جانور کا اور اس ات میں در
 ایک روایت تیری فت صبح کی ہی پڑھنا اسکا آیا ہی پس ایسی فائدہ صبح کی پڑھی میں ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موزی چیز تندی اور عقل
 بن باری جانی ہی منقول ہی کہ جسی بیہ عود پڑھی متین ہوتی میں اور پھر ستر ستر فرشتی کہ دن بخشش کی کرنی تیری دیکھی لی اور اگر تیرا ہی شہید ہوگا
 ح بنی لمرات اور شرح حسن و حسنہ ان التبیح صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سقره انسخ یعون سمعہ سماع
 رسول اللہ و حسن بلکہ کلینا تینا صاحبنا و افضل علینا عابدان اللہ من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابن جبرئیل
 یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت ہوتی سفر میں در وقت سحر کا ہو یا کہتی سنئی منفی والی ان تعریف کرنی تیری خدا کو اور افراد میرا ساتھ خوبی نعمت ایسکہ
 اور ہی ربط تیری گہبانی کہ ہماری اور احسان کہ ہم پر کرتی ہیں ہم یہ کلام پناہ چاہتی ہوتی ساتھ خدا کی اس کی نقل کی یہ مسلم و حسن ابن جبرئیل
 قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فعل من عنز او حمر او غنم او يكثر على كل شرف من الارض نكث تكبيره
 ثم يقول كاله الا الله و حقه لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير ايون تائبون عابدون
 ساجدون لربهم احاديث صدق الله وعده و نعم عباده و هم الاحزاب حده متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر
 ہی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کی سیرت جہادی باجج ہی یا عمر ہی کہیر کرتی اور پھر حکم لیند کی زمین ہی تین گہبیر میں پڑھتی نہیں کوئی موجود
 کہ اللہ کہ ایک ہی نہیں شریک کوئی اور سوا کی ہی ہی ملک و لو کہ لی ہی ہی حملا و وہ پھر پھر قادری ہم پھر والی ہیں یعنی طرف وطن کی توبہ کرنی والی ہیں
 جہاد کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو عباد کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو واسطی پروردگار ہی کی تعریف کرنی والی ہیں سچ کیا اللہ اپنا وعدہ ہمیں ظاہر کرنی
 صحیح اور مذکور اپنی بندگی یعنی حضرت کی اور شکست ہی کفار کی گروہ کو ہونا افضل کی یہ بخاری سلمیٰ و یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا ہا
 ہزار کفار اسوا ہی ہو و قرظ اور فیہر کی جمع ہو کر مدینہ پر آچر ہی ہی اور ارادہ لڑائی کا سوز عالم ہی کہتی ہی اللہ تعالیٰ ہی ہوا کو اور لشکر ملا لگا لگا و پھر
 متین کیا اگر لال اور خراب کیا مع حسن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يوحى الاخراب على المشركين فقال اللهم منزل الكتاب سيرك الحسبان اللهم اهزم الاخرب اللهم
 اهزمهم و سائرهم متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی کہ کہا دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دن
 جنگ خراب کی مشرکوں میں کہا یا اللہ یا اللہ والی کتاب کی جلدی کرنی والی حساب کی یعنی دن قیامت کی کہ آدمی دن میں سب ہی حساب
 ل لگا یا اللہ شکست ہی گروہ فرود گویا اللہ ہی شکست ہی باؤ اور ہادی او کونین ثابت نہ کہہ لو کہ مقابلہ میں نکل کی یہ بخاری سلمیٰ و حسن
 عبد اللہ بن بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي فخرنا اليه طعاما و وطبة فاكل
 منها ثم زني بعثي فكان يا كله ويلقى التماي بين اصبعية ويجمع السبابه و الوسطى في رواين جعل

تلاہ پیمانہ اور من ماکونان اجلس فیہ من مال یتیمی سی جواس مجلس من گناہ پیمانہ بائین یا ہنسی چہ ہوا ہو تو اسد فقال ہنسی ما
 لی یتیمی سی جواز دینا ہی مع **وعن علی** انہ اتی بدایۃ لیرکبنا فلما وضع رجلہ فی الیس کاب قال یسوی اللہ
 فلما استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا لکہ مقرنین وانا
 الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک الی ظلمت نعیمی فاغفر لہ
 فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم صحت فقیل من ای شیء صحت یا امیر المؤمنین قال کانت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم صحت فقلت من ای شیء صحت یا
 رسول اللہ قال انک لیتعب من عبیدہ اذ اقال رب اعصنی فی ذنوبی یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر
 الذنوب غیرہی رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ خافرا کیا و علی پہ جاز
 سوار ہون اور یہ جبکہ رکبا اپنا پاؤں کاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکبنا کا کہا ہم اللہ پس جبکہ چڑھی و علی بیہر کہ اب احمد رضی اللہ عنہما کہ چڑھی اور یہ متون سوار
 اور سوا ہی و علی پہ کیا پاؤں ہی و ذوات کہ تا بعد رکبا و علی ہمار ہی اس جانور کہ اور نہ ہی ہم و علی ہی طاف کہ ہی سالی اور تحقیق ہم طرف ہر دو گار بائیں
 کی البتہ پہری سالی بن پہر کہ احمد رضی اللہ عنہما بار اور اللہ کر تین بار پاک ہی و تحقیق میں نکل گیا اپنی نفس لپس بخشش کرد و علی میر ہی پس تحقیق نہیں بخشا گناہ کو
 کوئی سوا ہی تیری چہ ہی حضرت علی کہ گیا کسوا علی ہی ہم ای امیر المؤمنین کہا دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ گیا جبا کیا ہی تیری ہی ہر
 کہا ہی کس چہ ہی ہم ہی تم بار سوال اسد فرما با تحقیق ہر دو گار تیرا البتہ راضی ہو گیا ہی اپنی بندگی ہی جس کہا ہی ہی ہر دو گار میری بخش و علی میری گناہ
 میری فرما ہی اسد فقال کہ جانا ہی یہ بندہ کہ نہیں بخشا گناہ ہو کو کوئی سوا ہی میری نقل کی یہ حدیث تیری ابو داؤد فی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال کی راضی ہوئی ہی ہنسی اور حضرت علی سبیدی ہی حضرت کی ہنسی مع **وعن ابن عمر** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذ اودع رجلا اخذ بیدہ فلا ینکحہا حتی یكون الرجل هو ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ویقول استخرج اللہ ذینک واما نیک واجر عملک فی ذیہ وحقا یتیم حکمک رواہ الترمذی
 وابوداؤد وابن ماجہ و فی روائہما لکونید و اخرجک اور روایت ہی ابن عمر کہ کہا ہی ہی سلی اللہ علیہ وسلم جوفت حضرت کرنی
 کسی شخص کہ یعنی مسافر کو کہین اہلو مکان چہین اہلو مکان کو یہاں تک کہ وہ شخص چہروا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کو یعنی یہ سبب خلق اور
 تو وضع حضرت کی تھا اور فرمایا سونپا ہی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرنا ہون حفاظت میں امانت تیری اور آخر علی تیرا ہی خانہ بجزیر
 اور ایک روایت میں ہی دفعاً تم عملک یعنی جاسی آخر عملک کی یہ لفظ ہی یعنی اعمال خری تیری ہی ہر دو اسد فقال کی کسی مطلب ہی ہی چہیل جلا کا نقل
 کی یہ تہندی ابو داؤد ابن جہنی اور یہ روایت ابو داؤد ابن جہنی کہ گیا لفظ آخر عملک مراد امانت ہی اعمال میں البتہ بن کرنا ہی پہلوی
 کو کوئی اور ہنسون کی کہا مراد امانت ہی ایہ اولاد میں کہہ میں چہروا جلا **وعن عبد اللہ الخطیب** قال کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اذ اراد ان ینتزع الجیش قال استخرج اللہ ذینک واما نیک وحقا یتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہی عبد اللہ شہمی سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوفت ارادہ کرنی حضرت کرنی اللہ کا فرمایا سونپا ہی اللہ کو دین تھا اور امانت تیری
 اور اسما لآخر ہی ہنسی نقل کی یہ ابو داؤد فی **وعن النبی** قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول
 اللہ انی ارید سعتا فرزدی فقال رددک الی **عقوبی** قال رددنی قال وعقبتک قال رددنی بائی اذنت

داخل ہوا پنی کہڑن پر چاہی کہی بالی محققین میں مانگتا ہوں تجی بیلانی داخل ہوئی اور بیلانی کلکتی کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بیلانی کی ہوسا ہند نام
الکسرو نخل ہوی ہم اور اسد پر کہہ ریٹا رہی ہوسا کیا ہنی ہوسا سلام و علیک کری اپنی اہل بقل کی بیلو واؤ و فی ف حصن حصین میں ہی بہ دعا
ایو واؤ ہی ہی نقل کی گئی اس میں بعد لفظ لجنائی و بیہ اسد خبر جیانی ہی ہیرا واؤ و ذمین جو دیکھا اور میں ہی ہیرا جلیہ جو وہی پیش لفت شکوہ کا یا کا کتاب
اوسکی اس جملہ کو لکھنا ہول گئی ہوئی اور ہیرا سلام علیک کری لکھا ہی علامہ ان کا کہہ میں کوئی نہ ہو تو ہی سلام کری ساتھ نیت ملائکہ کی کہ وہ ان میں ہر سطح
اسلام علی عباد اللہ صائمین + ح + یقولون: **و حسن** ابی ہریرہ **ع** ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رقا **اللہ انسان اذا رقا**
قال بآرک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی بہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ عادی ہی آدمی کو نبی راوہ کرتی دعا کا جب تک نکل کرنا کہتی ہی بکرت ہی اسد نقال
اور اہل تیری اور بکرت ہی تم دو گوشتی میان ہوں جو کہ نبی رحمت ہوں تم ہر اور رزق اور اولاد بہت ہوا و جمع کری در میان مہاری ہیچ بیلانی کی یعنی
طاعت کرنی رہو و صحبت و عافیت سی رہو اور سلوک رہی اسپین اور اولاد نیک ہونقل کی بہ ہر جماد و زرفی اور اولاد اور ابن چین **و حسن**
عمر بن شعیب عن ابنہ عن جلیہ عن الشیء صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتري خادما
فليقل اللهم انی اسألك خیرها و خیر ما جبلتہا علیہ و اعوذ بک من شرها و شر ما جبلتہا علیہ و اذا اشتري
بعیرا فلیأخذ بذرۃ ستامہ و لیقل مثل ذلک و فی روائی فی المرۃ و النخادر و قولیا أخذ بنا صیغتیها
ولیس عن بالبرکۃ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اوسنی نقل کی اپنی باپ ہی نبی شعیب ہی اپنی نقل کی اپنی دادا ہی نبی عبدالعزیز عمرو ہی در عبدالسدنی نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمایا
جو وقت کہ نکل ملری ایک مہار کسی عورت سی یا خریدی بردہ پس میں ہی کہی بالی محقق میں ال کرتا ہوں تجی بیلانی اسکی یعنی بیلانی اسکی ذات
کی اور بیلانی اوچین کی کہ پیدا کیا توئی اوسکو اور سپر یعنی خلاق اچھی فریاد مانگتا ہوں نہیں مہتری برانی اوسکی سی در برانی اوچین کیسی کہ پیدا کیا تو سنے
اوسکو اور سپر یعنی برسی خلاق و افعال اور جب کہ خریدی اونٹ چاہی کہ کپڑی بندی کو مان و سکیل اور کپڑی تدا اسکی یعنی دعای مذکورہ پڑھی اور
ایک وایت میں ہیچ عورت اور بریدی کی بولن یا ہی کہہ چاہی کہ کپڑی بال پیشانی عورت یا بردہ کی وارد عاکری ساتھ بکرت کی نقل کی بیلو واؤ و
اور ابن ماجہ ہی **ف** دعا کری ساتھ بکرت کی یعنی اوسکی دعا پڑھی بہ بات سمجھی جاتی ہی حصن حصین ہی در کہا جزی ہی ان کا گرو و جانو خریدی ہی
اسطرح پڑھی ہی **و حسن** ابی بکر **ع** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **دعوات المکروب اللہ و جملک**
ارجو فلا یکن الی نفسہ طن فذعیہ و اخصر الی شانہ کل الہ الا انت رواہ ابوداؤد اور ابویسحاق ابی بکر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہی دعا غم دیکر یعنی اسکی پڑھی ہی غم جانا رہتا ہی یا ابی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پیش سونپ جگو طرف نفس میر کی ایک خط پڑھی
اسکی کرد و دشمن ہر امیر ہی در عاجز ہی نہیں رفت کہنا حاجت روائی کی اور دست کو میری ہی کام ہر اس میں کوئی معبود و دعوی تیری نقل کی یہ
ابوداؤد **و حسن** ابی سعید الخدری **ع** قال قال رجل **هو مکن متی و دیون یارسول اللہ قال افلا اعلمک**
کلاما اذا قلتہ اذهب اللہ همتک و قضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت و اذا امسیت
اللهم انی اعوذ بک من الهم و الحزن و اعوذ بک من العجز و الکسل و اعوذ بک من الخجل و العین و اعوذ بک من
عقب الکابن و قبح الرجال قال ففعلت ذلک فاذهب اللہ همتی و قضی عینی دینی رواہ ابویسحاق ابی بکر

اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ غریب لگین میں بچکھو اور میری ذمہ بردین بہن یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سہلاؤ نہیں بچکھو
ایک کلام کہ جو بوقت ہی تو اسکو دور کریں اللہ تعالیٰ ہی اور ادا کریں جسی دین تیرا کہ کہا کہ مینی مقرر بتلائی فرمایا کہ بوقت صبح کرسو اور جو بوقت کہ شام کری تو
یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری نگر و غم ہی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجزی ہی اور سستی سلی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری سخی
اور ناروایی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری غالب ہونی دین کی ہی یعنی کثرت و کمی ہی اور غلبی لوگوں کی کہا اوس شخص نے کہ مینی یہ ہیں کی
فی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری دین ہر نفل کی پہلہ بوداؤ دلی فت کہا مینی مقرر بتلائی کہا طبیی ظاہر یہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائی اسلی
کہ ابو سعید نے نہیں روایت کی اوس شخص سے بلکہ وہ کہا حال اسکا اور بیان کیا اسکو حسیا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کہچہ نہیں بنتی گریہ کہ تاویل کجا
اور کہا جاوی کہ تقدیر اسکی یہی ہی کہ کہا ابو سعید نے کہ کہا وہ اعلیٰ میرا اوس شخص نے کہ کہا مینی و اعلیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انج اور عاجزی ہی یعنی
ادامی طاعت اور عبادت ہی اور تحمل مصیبت ہی عاجز ہوں اس ہی پناہ ہی اور بخل یہی ہی کہ ترک کری ادائیگی زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات
مالیہ کو اور یہی ہی سائل کو اور ترک کری ضیافت ہمالکی اور تنگ کری سلام اور جواب و سیکھو اور جس علم مسئلہ کی حجاج ہو اور یہ جانتا ہوا اور یہ سہا
اور بتاوی نہیں اور ترک کری درود کو وقت سنی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نام دوشی ہی مراد یہی ہی کہ وقت جہاد کی کافر ہی ذکر مطابہ نکر کی اور
اسمیں داخل ہی نہ جرات کرنی وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اور دل ہی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کی **وَحَسْبُ عَلِيٍّ وَحَسْبُكَ**
مَكَاتِبُ فَقَالَ رَافِعٌ بَحْتٌ عَنْ كِتَابِي فَارْعَيْتَنِي قَالَ اَلَا اَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْتَنِيَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ حَبْلٍ كَيْفَ رَدَيْتَنَا اِذَا هُوَ اللّٰهُ عِنْدَكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَكْفِنِي بِحَدِّكَ عَنِ حَرَامِكَ وَاَعْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَعِينٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی حضرت
علیؑ ہی یہ کہ آیا اوکی پاس ایک مکتب ہیں کہا تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتابت ہی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور میری پاس
مال نہیں ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سہلاؤ نہیں بچکھو وہ کلمات کہ سہلائی بچکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگریز پھر
مانند پھار پڑی دین ادا کریں اور سیکھو اللہ تعالیٰ تیری ذمی ہی کہہ یا الہی کفایت کہ بچکھو ساتھ حلال ہی حرام ہی یعنی رزق حلال پنچا کہ سبیل وکی حرام
سی بی پروا ہوں اور بی پروا کر بچکھو ساتھ فضل اپنی کی اوس شخص ہی کہ سوائی میں نفل کی بہتر تیری ہی اور یہی ہی دعوات کہ بہتر نفل مکتب
اوس غلام کو کہتی ہیں کہ الکل و کالہولی کہ جیبت اتنی روئے ادا کریں تو اس وقت تو ازاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہیں کہ اوس غلام مکتب نے
اپنی ذمی پروا کرنا اور سکا قبول کر لیا پس جبیل و اگر گیا اور وقت آزاد ہو گا **وَسَنَدُكَ حَدِيثٌ جَابِرٌ ذَا نَسَبٍ هُمْ نَهَى بَعْزَ الْكَلْبِ**
فِي بَابِ تَعْظِيَةِ الْاَوْلَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کر گئی ہم حدیث جابر کہ اوس ہمت نسیح الکلاب صحیح
باب تَعْظِيَةِ الْاَوْلَادِ کی اگر چاہی گا اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث** فضل نیرین **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ جَلَسَا اَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْكَلِمَاتِ
فَقَالَ لَنْ مَحَلِّمْ لِحَيْرِ كَان طَابَعَا عَلَيْهِنَّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَنْ تَكَلَّمُ بِشَيْءٍ كَانَ كَفَّارَةً لَكَ سَبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلَهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب بیٹھتے
ایک جگہ بنا پڑتے پڑتے کسی کسی ہی وقت اور کسی کی مجلس ہی اور وقت فاضل ہونے کی نازی پس پوچھا مینی اوس یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا کہ کلام

من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحماجر قال نعم اللهم استر عیوننا وامن سرورنا قال فضراب الله
 وحقه اعدائہ بالزیم وهدم الله بالتریح مرواه احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا عرض کیا ہستی دن
 خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اور کو کوئی نافع ہو پس تحقیق یہی دن دل خیر گردن کو یعنی نہایت دستواری اور محنت
 ہوئی ہی فرمایا یاں وہ یہی ہی بالہی ایک مہینہ ہی اور اس میں کہ بیکو ڈرہاری سی کہا ابو سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وشمون وکیلی ساتھ باوکی
 اور شکست دی اللہ ساتھ باوکی نفس کی یہ احمدی فت دن خندق کی کہ اور کو عذوہ اخواب ہی کہتی ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہوا ہی تند سلاک کافرون
 پر کہ ہانڈیاں وکی اولت دین وینچی و کہا زالی اور طرح طرح کلکھن سچا کہ دنیاہ و دریا و کنیاہ و ع و عکن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اذ دخل السوق قال لیسہ اللہ اللہ انی اسألك خیرا هلنہ الشوق و خیر ما فیہا و اعوذ
 بک من شہرها و شہر ما فیہا اللہ انی اعوذ بک ان احدث فیہا صفقہ خاسرہ رواہ ابی یوسف فی الدعوات
 الکبیر اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ان ہزارین کہتی سی یا امین ساتھ نام اللہ کی ابی تحقیق میں لگتا ہوں سچے اور
 اس ہزار کی یعنی زرق حلال ہر ہوا و نفع اور برکت ہوا زمین اور زمین کی کہ اس میں ہی یعنی لوگ دریناہ لگتا ہوں ساتھ ہی ہر ہوا اس کی سی اور ہر ہوا
 کہی امین ہی یعنی متناہر سہ اور نقصان اور لوگ نہ ہا ابی تحقیق میں ہا لگتا ہوں ساتھ ہی اس کہ ہر ہوا میں ساتھ نقصان کی کو نفس کی یہ سچے

باب الاستعاذہ باب ہی سچ بیان پناہ مانگی کہ فت یعنی امین ہی مانیں میں کہ اور میں واقع ہوا

پناہ مانگا اکثر چیزوں سی اور اختلاف کیا ہی علماء ان کہ کلام اللہ یعنی کی پہلی فصل اعوذ باللہ پناہ ہی باستعاذہ اللہ اکثر ہی میں کہ نہ ہا ہا فضل ہی اس میں

کظاہر قرآن ہر ولایت کہ تاہم کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ و لا تخاف لعلہ یغفر لک و لعلہ یرحمک و لا تخاف لعلہ یغفر لک و لعلہ یرحمک

الفصل الاول فصل ہر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جہاد البکاء

و دمر لک الشقاء و سوء القضاء و سمانۃ الاعداء متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ

پناہ پڑو ساتھ اللہ شفت بلا کسی اور چینی یعنی کسی اور برسی تقدیری اور خوش ہوئی و شمون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم ہی فت بلا احوال کو ہر

ہیں کہ اسحاق کیا جاوی اور فہم میں الاجاوی آدمی اور صلی و درو شواہر اور ہر جہاد کہی ہر شقت و نہایت پس داس سی مصیبین میں کہ یہ بخاری آدمی

کو دین یا دنیا میں دریا جز ہوا و کی دفع کرنے ہی اور صبر نہ کر سکی و کی واقع ہوئی ہر اور برسی تقدیری مراد وہ چیز ہی کہ برسی ہوا آدمی کی حق میں اور

خوش ہوئی و شمون کہی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین دنیا میں ہو کہ نہ سچے کہ شرفش ہوں پس یہ نہ نا جاوے ہی سب مطالب کو ہر ع و عکن

انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ انی اعوذ بک من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والخلع وصلى اللع والدين وغلبة الرجال متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابی تحقیق میں پناہ پڑو

ہوں ساتھ ہی اندیشہ سی اور غم سی اور مانہ ہوئی سی اور سستی سی اور ماروی سی اور بخلی سی اور یوحہ دین کہی اور غلبہ لوگوں کیسی یعنی ظالموں کی

سی نفس کی یہ بخاری اور مسلم ہی و عکن عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک

من الكسل والهم والمغمم والمائم اللهم انی اعوذ بک من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر و عذاب القبر ومن شر فتنة الغني وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل خطايا بماء الشل والبرد و تنق قلبي كما تنقى القلوب الابيض من الدنس و باعد بيني وبين خطايا

کتاباً با عدت بین المتشرکین والمغربین ^{فمنه} اور روایت ہی مناشئہ سی کہ کہا جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی یا ابی تمحیث من پناہ مانگنا ہون
 ساتھ تیری سستی ہی یعنی طاعت میں اور بڑبڑاہی ہی یعنی سبب اپنی کی اور اخصاناً کا رہو ہون سی اور چچی ہی یا قرض ہی اور گناہ ہی یا اللہ
 تمحیث من پناہ مانگنا ہون ساتھ تیری غذا تک گسی اور فتنہ گسی اور فتنہ فیکر گسی اور عذاب فیکر گسی اور برائی فتنہ دولت گسی اور برائی فتنہ فقر گسی اور برائی
 فتنہ کان دجال گسی یا ابی ہون گناہ میری ساتھ پانی برتتا اور اون کی یعنی پاک کر چکا ہون گناہ میری ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کی جیسا کہ پاک کرتی ہیں یہ
 چیزیں میل ہی اور پاک کر دل میرے کو یعنی تیری بخل ہی جیسا پاک کیا جانا ہی کچھ مغفرتیں ہی اور دوری ذوال درمیان میری اور درمیان گناہوں
 میری گسی کہ دوری کہی توئی درمیان مشرق اور مغرب کی نفس کی بیہنجاری اور سلم ہی فتنہ گناہ گسی نبی پناہ مانگنا ہون اس کے ہون فتنہ
 اور گناہ ہیں سلمی کہ عذاب کا فربہ ہی اور جاؤنگی اور موجود ہے ہی جاؤنگی اور پاک کسی جاؤنگی ساتھ ال کے عذاب اور فتنہ ال گسی مراد ہیں وہ چیزیں کہ
 باعث عذاب ال و فیر کی ہیں گناہ اور فتنہ قبری مراد ہی تخریر ہون چ جو اب منکر و نکیر کی اور عذاب قبری مراد ہی مانا تو ہی کی گزروں ہی اور اور عذاب ہونا
 اور سکو کہ جواب دی سکی گا اور مراد قبری بنزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہی کچھ اور سستی کرنی اور متاع کرنا مال کا حرام ہی اور خرچ کرنا اور کچھ
 گناہ ہوں اور خرچ کرنا ساتھ ال وجاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حد کرنا اختیار اور طرح کرنا اورنگی یا لونبر و در زمانہ ہی ہونا اور چیز برکت ہست میں کی ہی اللہ تعالیٰ نے
 اور اور چیزیں ساتھ ال اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں ہی اس میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطی تسلیمت کی ہے ح
**وعن زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من العجز والکسل
 والخبث والبل والهمم وعذاب القبر اللهم انت نفسی تقویاً ورتکھا انت خیر من ذکرکھا انت ولینکھا وامنکھا
 اللهم انی اعوذ بک من علم کایسظم وکمن قلب کایخشع وکمن نفس کایتشیع وکمن اور روایت ہی زید بن ارقم ہی کہ کہا جی رسول**
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی یا ابی تمحیث من پناہ مانگنا ہون ساتھ تیری عاجز ہونی ہی یعنی نہ قدرت کہتی ہی طاعت بجا کرنے سے ہی یعنی اجبی کامیوں
 اور نامردی ہی اور خلی ہی اور بڑبڑاہی ہی یعنی ناکارہ ہونی اجساد اور جوہی ہی سبب اپنی کی اور عذاب قبر گسی یعنی تلک قبر کی اور وحشت اور مارا گزروں
 ہی اور ذلت رننا چھوڑنا اور ڈسنا سانپوں کا اور اتنا تلک ہی یا ابی ہی نفس میرے کو میرے گاری اوسکی اور پاک کر اور کو تو میرے ہون و ن شخصوں کا ہی کہ پاک کرنی ہی
 اور سکو تو کار ساری رکھا اور مالک ہی اور سکا یا ابی تمحیث من پناہ مانگنا ہون ساتھ تیری اور علم ہی کہ نہ نفع دی اور اون کی ہی کہ نہ ذری ہی یا سبکین پناہ ہی
 ذکر اللہ کی اور اون کی نفس ہی کہ نہ میرے یعنی حریفوں ہو اور جو کچھ اللہ ہی دیا اور سبہ قناعت تلک ہی اور اون کی عاسی کہ نہ جوہت کچھ اور ہی واسطی اوسکی نفس کی تسلیم
 ہی اور اس علم ہی کہ نہ نفع دی یعنی اوس علم ہی کہ نہ نفع دی اور اون کی ہی کہ نہ ذری ہی یا سبکین پناہ ہی
 ہتیا ج ہو طرف اوسکی دین میں با اوس کلم کہ نہ ہوگی سبب میں افن شرعی اور کہا ابو طالب کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بناوائی ایک قسم علم ہی یہ
 بناوائی شرک و رفاق اور تیری بخل ہی اور جس علم کہ نہ تومی ہو تو وہ ایک باب ہی ایوان نیاسی اور ایک قسم ہی تمہوں ہو اگسی ہے **وعن**
**عبد اللہ بن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم انی اعوذ بک من زوال نعمتک
 وکحول عافیتک وکفکاء وبقعتک وکجیع سخطک رواہ مسلم** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہ کہا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی یہہ مانوں ہی دنیا یا ابی تمحیث من پناہ مانگنا ہون ساتھ تیری جان یعنی نعمت تیری گسی اور بلنی عافیت تیری گسی یعنی مثلاً بلی سخت کی بیماری ہو اور
 بلی خنای محسابل وغیر ذلک و ناہان عذاب تیرا اور سب شخصوں تیری نفس کی یہہ سلم ہی مراد نعمت ہی ایمان اور سلام اور نیکیان اور عطا
 ہے ہے **وعن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من سراب**

اور روایت ہی زید بن ارقم ہی کہ کہا جی رسول

وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ بَنَاهُ مَا كُنَّا هُونَ سَابِعِي تَبْرِي بِلَانِي أَوْ كَمَا
 لَيْسِي كَمَا بِي تَبْرِي أَوْ بِلَانِي أَوْ كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي كَمَا بِي تَبْرِي
 نَذَابٌ بَوَّابٌ حَبَشِي جَادِرٌ وَجَوَّامٌ مَبِينٌ كَيْ بَرِنٌ وَكَيْ بِلَانِي سِي بِي بِنَاهُ مَا كُنَّا هُونَ بِنِي اسْتَدُّهُ لَوْ كُونِي كَامٍ أَيْسَانُهُ كَرُونٌ كَرَاعِثٌ أَرَضَا مَسْدِي تَبْرِي كَا
 هُوِيَ بَسْبَبٌ كَلْ كَرْنِي بَرِي كَا مَوْنِي عَجَبٌ كَرُونٌ بَلْ كَحَشْرٌ تَبْرِي نَشَلٌ سِي جَانُونَ نَاعٌ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْكَ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَ أَمْنَتِكَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَذَلِكَ أَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْأَسْرُ
 يُؤْتُونَ مُشْفِقٌ عَلَيْكَ اورد روایت ہی ابن عباس ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتی یا ایہی واسطی تیری فرمان بڑاری کی تیری
 اور ساتھ تیری ایمان لا یا این و تیری بر توکل کیا مینی اور تیری ہی طرت رجوع کی مینی یعنی گناہ تیری طرت طاعت تیری کی رجوع کی مینی اور ساتھ تیری
 تیری کی ابراہیم تیری کا فریسی یا ایہی تحقیق میں بناؤ ماگنا ہوں یا حضرت تیری کہ نہیں کوئی مسجد و گھر کو اس کہ گمراہ کہ تیرو جھگو تو زندہ ہی کہ نہ میرا اور تیرن و آؤ
 میرا نفل کی یہ بخاری اور سلمانی **الفصل الثانی** مثل دوسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْتَشِعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَا
لَا يَسْمَعُ رُوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَدُوٍّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالتَّنَائِي عَنْهَا
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یا ایہی تحقیق میں بناؤ ماگنا ہوں یا تیری ہا چھ تیری وہں علم ہی کہ نفع ہی اور
 اور سن ہی کہ نہ ماجری کرسی اور اوس نفس ہی کہ نہ ہر ہر اور اوس ناسی کہ نہ قبول کیجادی نفل کی یہ مسجد اور ابراہیم اور اوس ابن جنن انفل کی یہ تیری ہی
 عبداللہ بن عمر ہی اور سلمانی ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر ہی **عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
مِنْ خَيْرٍ مِنَ الْجَنِّ وَالْجَلِّ وَسُوءِ الْعَصْرِ فَمَنْ تَدَارَ عَذَابِ الْقَابِرِ رُوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّنَائِي
 اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یا ایہی تحقیق میں بناؤ ماگنا ہوں یا تیری ہا چھ تیری وہں علم ہی اور
 عمر کہ تیری اور حواس میں فرق آجادی اور وہ طاعت کی تیری اور فتنہ سینہ کسی تیری سینہ میں ہر ہی اطلاق اور تیری عذاب کا یہ کہ میں باحق بات نہ قبول کرے
 اور نفل بلاؤ گناہ و ناسی بناؤ ماگنی اور بناؤ ماگنی عذاب تیری نفل کی یہ ابراہیم اور سلمانی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظَلَّم
رُوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّنَائِي اورد روایت ہی ابی ہریرہ ہی یہ کہ تیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یا ایہی تحقیق میں بناؤ ماگنا ہوں یا تیری ہا چھ تیری وہں علم ہی اور
 اور ذلت ہی اور بناؤ ماگنا ہوں یا تیری ہی کہ ظلم کرو میں یا ظلم کیا جاؤ میں نفل کی یہ ابراہیم اور سلمانی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
 یعنی دل حرکت تیری میں کہ تیری مال یہ ابراہیم اور سلمانی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
 کی تیری کہ خیرت تیری اختیار کی تیری کی تیری اور کروہ جانتی تیری کثرت مالو کی ہی مراد وہ کمال کی ہی کہ تیرا مہموت کو کفایت تیری اور حج جو عباد
 کی کہ تیری میں اور یہ ہوں کہ مال کی حیرت مراد ہی اور مراد ذلت ہی ذلت بسبب بنا ہوں ہی کہ مال کی ترویک گنہ کار ذلیل ہونا ہی یا مراد ہی ذلیل ہونا انبیا کی
 نظر میں بسبب تیری کی ناع **عَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ**
التَّسْفِيقِ وَالتَّفْخِيقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ رُوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّنَائِي اورد روایت ہی ابی ہریرہ ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی

نہا اور برائی کسی اپنی کسی یعنی زمانہ صرف تہو اور نظر شوہی کیسے نہ دیکھوں صل کی پہلو بودا و اور تہندی اور سارا
وَعَنْ أَبِي لَيْسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِكَلِمَاتٍ إِذْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَعُوذِيكَ
مِنَ الْفَرَجِيِّ وَمِنَ الْعَرَقِ وَالْحَرَقِ وَأَهْلِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَطَّبَنِي الشَّيْطَانُ بِعَرِيدِ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَمُوتَ فِي سَيِّئِكَ مَدِينًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَيْفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَالْعَمْرِيُّ اور روایت ہی ابو ایسر ہی کہ نہیں خواتم علیہ السلام
 ہی دعا بالکلی یا الہی حق میں پناہ مانگنا ہوں ساتھ تیری مکان کی گنہی یعنی چوپڑی مکان بادیا اور گڑھی کہ بلاک ہو جانوں اور پناہ مانگنا ہوں ساتھ
 تیری گڑھی بلکہ چاہی اور تہندی ہی اور جلی ہی اور بہت بڑا ہی ہی اور پناہ مانگنا ہوں ساتھ تیری اس ہی کہ حیران کریں چاکو شیطان نزدیک سہی
 یعنی ووسوسہ و لگدین کو تیار کریں اور پناہ مانگنا ہوں ساتھ تیری اس ہی کہ مریض تیری راہ میں پشت دیکھیں چہا دین کفار ہی بہاگ کر اور پناہ مانگنا ہوں
 ساتھ تیری اس ہی کہ مریض لطف یعنی سانپ پھو اور رات لکھی زہریلی جانوروں کہ ہکاشی ہی نفس کی پہلو بودا و اور سارا ہی اور زیادہ کیا سانی نے
 ایک روایت میں لفظ عام کا یعنی پناہ مانگنا ہوں ساتھ تیری غم ہی **وَالرَّكُوتِي** کہی کہ یعنی چیز ناخوشی ہی ہوں کہ اونی آدمی و ہر شہادت کا بانا ہی پھر
 حضرت نے پناہ اونی کیوں کی جواب یہ کہ ایسی وقت میں رنج ہمت ہوتا ہی آدمی صبر نہیں کر سکتا ماسا اشد شیطان بہاگ کر دین کو تیار کر دے اپنی و سنی چنا
 مانگی اور بہت بڑا ہی ہی یعنی برائی بڑا ہی کی ہی کہ حواس قوی میں فرق آجادی اور کلام پہودہ کرنی گون اور عبادت میں نورادی اس ہی پناہ ہی پنا
 آجادی کہ جو کوئی یا کو تیار ہی فرمان مجھو نظر ہتا ہی اس ہی **وَعَنْ مَعَاذِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عَمْرِيئًا**
بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى الطَّيِّبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلْبِيَّةِ اور روایت ہی معاذ ہی کہ نفس کی ہی ہی
 علیہ وسلم ہی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کی طبع ہی کہ پچاوی طرف طبع کی نقل کی پہلو ہوں اور یعنی ہی دعوات کہ بہترین **وَالطَّمَعُ** ہی طبع کی معنی ہوں سید کر ہی مال
 کی لوگو ہی اور طبع اصل میں کہی ہوں تو اس کی رنگ گنہی کو اور بیان مرادی عیب معنی بہترین کہ پناہ مانگنا ہوں میں ساتھ اللہ کی طبع ہی کہ پچاوی و چکو طرف
 اور حالت کی کہ عیب لگ کر ہی چکو کہ وہ موقع کرنی ہی اہل دنیا کی اور فیصل ہوتا ہی سفلی کی آگی اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور سوائی آگی اور چیزین کر حالت
 طبع میں ہوتی ہوں ڈر سہی کہ با ہی کہ طبع باعث فساد دین کی ہی اور ویر باعث صلاح دین کا اور شرح علی متقی رح نے کہا کہ طبع اس کو کہی ہوں کہ اس پر کہی
 مال کی کہ شک ہوا کی حاصل ہوتی ہوں اور اگر عین ہی کہی ہوتی اور کا ہوا و عدا و صاوق با محبت لاشخ ہی ہی ہوا و س ہی توقع کہی طبع میں کہی ہی ہی
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَبْرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِينِي يَا اللَّهُ مِنْ شَرِّ هَذَا
فَاتَّ هَذَا هَذَا الْعَانِقُ إِذْ أَوْقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى اور روایت ہی عائشہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا ہی ماشہ
 پناہ پکڑو ساتھ اللہ کی برائی اس ہی پس تحقیق یہی ہی غاسق یعنی اندہ لگرنی والا جبیل نور ہو جادی نفس کی بہ تہندی ہی **وَالْقِرَانُ** شریف میں جو
 آجادی غاسق راڈا و نبل و کو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اس چاند ہی جبکہ کہ جادی پس اس ہی پناہ مانگو کا سبب ہی کہ گستاگانا نشانہ ہوں خدا تعالیٰ
 کی ہی کہ دلالت کرنا ہی اور پرا و ترنی بلا و کی چنا چھ پر شریف ہی با ہی کہ خوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پناہ ہی ہوتی ہی ترسان اور پنا
 ناک و در را دان بلا و کی اور ترنی ہی وہ نہیں ہی کہ جو ہم حکام کو و خوف ہی ثابت کرنی ہوں آری کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ مستبہ ترین بلا و ہے
 کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ چیل پناہ و جو اس رانیت کی کہ گنہی اور نور اسکا جانا را تو یا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا جی جانا ہی اور مانند سبکی اور
 اکثر مفسرین نے تفسیر میں شرف غاسق راڈا و نبل کی ہی کہ برائی رات کی سے جبکہ تار یک ہوا و **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ**

الکلمات اللطيفة اعطيتني واوحيتني واهدتني وكففتني رواه مسلم^۱ اور روایت ہے ابل مالک صحیحی کی اور ابن
 قفل کی اپنی باب سی کہ کہا ہوا آدمی جب مسلمان ہو یا مسلمان ہو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز حکم کرنی اور لو کہ دعا کری ساتھ ان کلمات کی بالنبی بشر
 واسطی میری اور رحم کر چھوڑی ساتھ ڈالتمی بیہون میر کی اور ہدایت کر چھوڑا اور ماہیت سی کہ چھوڑا اور روزی دی چھوڑی حلال فعل کی یہ سلم بن و
 عن ابن عباس قال کان اکثر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم ان الله اعلم بعبادته وفي الاخرة حسنة وقبلا عذابا
 ان الله متفق على ذلك اور روایت ہے اس کی کہ کہا ہے ان الشوماء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بالنبی دی ہو کہ دنیا میں نبی کو نبی نہیں اور
 ثالث اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کی تکلیف یعنی مراتب اچھی اور سچا ہو کہ عذاب و نسی قفل کی یہ بخاری اور سلم بن و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 یہاں بیت الشوماء ایسی ہے کہ جامع ہی سبھا صدوق دنیا کو اور کلام الدین کی ہی طالس باوق الوقت اور مناجات کی خلوت میں بیٹھ کر ساتھ
 نہ غالی باطن کی ہر اور وحشات دنیا و آخرت کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کہ دعا کری تو دیکھی کیا کچھ فرق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں
الفصل الثاني من روى عن
 ولا تعين علي وانصرتي ولا تنص علي ولا تمك لي ولا تمنك علي واهدني ويسر الهدى لي وانصرتني على امن بع
 علي رب اجعلني لك شاكرا لك ذاكرا لك راهبا لك مطوعا لك خاضعا لك اداهما سنين يا
 رب تغفل قلوبتي وتفعل حوبتي واكبت دعوتي وثبتت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسئل
 شيخك صبري رواه الترمذي وابن داود وابن ماجه^۲ روایت ہے ابن عباس کی کہ ہاتھ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تھی ای رب میری مدد کر میری یعنی تو میں دی چھوڑا ہنی ڈکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت الہی کی اور نہ دکر چھوڑی غالب
 اور چھوڑا اور کو مسخ کر بن چھوڑا طاعت میری خواہ شاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فرج دی چھوڑا اور فرج دی چھوڑی غالب کہ چھوڑی کفار پر اور نہ غالب کر اور کو چھوڑ
 اور دکر و واسطی میری اور نہ دکر میری ضرر پر اور راہ سیدی دیکھا چھوڑا اور آسان کر سیدی راہ پر چھوڑا واسطی میری اور نہ دکر میری اور نہ دکر زیادتی کی چھوڑا
 رب میری کہ چھوڑا واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ڈکر کرنی والا یعنی ہر حال میں واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی
 عاجزی کرنی والا طوفت اپنی بہت آکر کرنی والا یعنی زاری کرنی والا اجوع کرنی والا انی ہر روز دعا کر میری قبول کر تو میری اور نہ ہر روز ان دعا میری اور نہ
 کرو نامیرسی اور ثابت رکھو لیل میری یعنی اپنی دشمنوں پر دنیا اور عیش میں اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی قبولی گرج اور سچ اور سچ اور سچ راہ دیکھا
 دل میری اور نہ لنگال یہاں ہی سیدہ میری کی قفل کی یہ ہر ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ^۳ مکر یعنی دشمنوں پر واسطی مدد کرنی میری مکر کی معنی ہر ترمذی
 اور مراد کر نہ ساسی چھوڑا بلا کا ہے دشمنان میں ہر اوس جگہ ہی کہ گناہ کر کہیں اور یہاں ہی سیدہ سی مراد ہی کہین اور حسد و بغض و سوا کی انکی اور اخلاق برع
وعن ابن بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على المؤمن نكاح فقال سئلوا الله العفو والعافية
 فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي
 هذا حديث حسن غير صحيح اسناداً^۴ اور روایت ہے ابی بکر کی کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کو نبی ہر روزی اور فرمایا مالک
 سخی بخشش اور عافیت ایسی کہ کوئی زمین دیا گیا ہے بولقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت ہی یعنی امید و دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت ہی
 فعل کی یہ ہر ترمذی اور ابن ماجہ اور کہ ہاتھ زدی فی یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اس کے کہ حضرت بیان نبی کی کرامت گرفتار ہوگی فتوران و غلبہ
 شہوت اور حسن ہر اسلمی رونی اور نہ کہ کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بجای دی اور کو اللہ ان باباات ہی اور عافیت کی معنی ہر نسیاستی ہوتی ہیں

من ثمندی اور بدین برنی باریون اور سچ تخت سی برح **و سکن** ایش ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
 يا رسول الله انى الدعاء افضل قال سئل ربيك العافية والمعافة فى الدنيا والاخرة ثم اتاه فى اليوم الثانى فقال
 يا رسول الله انى الدعاء افضل فقال له مثل ذلك ثم اتاه فى اليوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فاذا اعطيت الدعاء
 والمعافة فى الدنيا والاخرة فقد فحكت رواه الترمذى وابن ماجه وقال الدرر بن محمد هذا حديث حسن عريب اسنادا
 اور روايت بهى انس سى پيہ تحقیق ایک شخص اصحرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس در کہا یا رسول اللہ کنی دنابیت بہترى يا ابا عبد الله بنى سى
 نافت یعنی سلاشی دن بزل اور دن برن اور معانات منى نافت سى رکبى چکولو سدکونى اور نافت سى رکبى اوگو نجى دنبا اور آخر دن برن پیر ماود مختصر
 حضرت پاس دوسرى دن پر کہا یا رسول اللہ کنی دنابیت بہترى يا ابا عبد الله بنى سى چوکہ پل دن فرما یا تہا بہر کراؤہ ہوسرى دن پس فرما یا اوگو
 او سى انندا سکی فرما یا جووت و یا جاوسى نو نافت اور معانات دنبا اور آخر دن برن سختی چکرما یا یا بون اور نصد کپہ نچا نعل کی بہترى اور دن برن
 ن اور کہا ترمذی نے کہ بہ حدیث غریب ہی باعتبار سندکى **و سکن** عبد الله بن سید الخطيب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انه كان يقول في دعائه اللهم ارضفني حبيك وحب من ينفعني حبه عندك اللهم ما رزقتني مما احببت
 فاجعله قوة لي فيما احبب اللهم ما رزيت عني مما احببت فاجعله فراغالي فيما تحب رواه الترمذى
 اور روايت بهى عبدالسدر بن زيد خطيب سى کہ نقل کی غیر ضعیف السی اللہ علیہ وسلم سى پيہ کہ کہتے ہى دنابیت منى والہبى نصيب کہ چکولو وقت اپنى اور دوسرى اور
 شخص کی کرفع دنى چکولو وقت سى او سى ترویک بہترى يا ابا ہى چوکہ کہ دیا تو نى چکولو بہترى کہ دوست کہا ہا ہون پس گردان رسکوب قوہ میر کا اوچتر من
 کہ دوست رکھنا ہى تو نى جو نین کہ دى ہن نونى قسم ال اور نافت اور نعتون بہترى اور کو باعث شکر اور طاعت شہبى کا کہ کہ خرچ کردن اوگو بہترى اور
 ہن اور تو نونوى بہترى يا ابا ہى چوکہ کہ گریٹ رکھا ہى نونى محسوس چوکہ کہ دوست کہا ہا ہون پس گردان رسکوب قوہ میر کا اوچتر من کہ دوست رکھا ہا ہر
 تو نعل کی بہترى نى فت یعنی مال وغیر جو نہیں یا ہى اوگو باعث شغفلى خباہت ہن کا کہ کہ نیر مانع کی بہترى عبادت ہن ہن شغف ہون اور
 حاصل دونوں جملوں کا بہترى کہ نعت نیا کی دنى تو نونى شکر او سى کی دى نا اغنیاء شاکرى ہون ہن اور اگر دى تو چکولو نونى سى فایغ بہتر
 دل میر کر کہ دینى اور عبادت ہن شغف ہون اور جرع فرج نہکون تا فقر صابرى ہون ہن **و سکن** ابن عمر قال قلنا
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فعل حسن حتى يدعى الحق لا يدرى عوار ولا ضار به الا شرا فسر لنا
 من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما هو من علينا
 مصيبات الدنيا ومتبعنا يا سمعنا و ابصارنا و قوتنا ما احببتنا و اجعله الوارث منا و اجعل ثارا على من
 ظلمنا و انصرنا على من عادا انا و لا يحصل مصيبتنا فى ديننا و لا تجعل الدنيا اكبر هممتنا و
 لا مبلغ علمنا و لا تسلط علينا من الا برحمتنا رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن عريب
 اور روايت بهى ابن عمر سى کہ کہا ہى رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم او نچى سى مجلس سى پہانک کہ دعا کن سائبہ ان دعاؤن کی واسطی باریون بنى کی
 یعنی اسلی کہ وہ دخل ہن امین یا واسطی تعلیم انک یا اہی نصیب ہا رضى خوف اپنا اور خدا کہ حاصل ہوسى تو سبب سکی در میان ہا سى اور در میان
 ان ہون اپنى کی یعنی اوس کی سبب سى ہرى گنا ہونى چہن دن نصیب کہ کہ طاعت اپنى اور خدا کہ چہاوسى تو ہو سبب سکی بہشت اپنى ہن یعنی ہالی
 اور ہون بہشت کی ہن دن نصیب کہ ہن سى اور خدا کہ آسان کری تو سبب سکی بہترى نیا کی اور میر و نہ کہ کہو ما بہ شہنوا ہون ہا سى کی اور بہتر ہون

ہمارے کی اور فوج ہمارے کی جینک کہ زندہ رہی تو بکرا اور کبیرہ منکر اور وارث ہمارا یعنی باقی کرکہہ و کواخیر عمر یکساہتی تمام عمر استعاذہ اور حواس ہمارا بکری سلامت رکھے اور گردن کینہ کشی ہمارے اور سپر کہ ظلم کیا ہم پر یعنی قاور کہ بکرا کا فالوئی بدلہ لیں ہمارے طرف سے نوید ملی با واقعہ دی بکرا اور کبیرہ کو دشمنی رکھی ہے یعنی دشمنی تو ہے جو با دشمنی اور نہ گردان نصیبت ہمارے دین ہمارے میں یعنی ایسی چیزیں مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ گردن کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ ہمارا علم ہمارے کی اور نہ مسلک ہمارے کو کہ نہ رحم کرے ہم پر نفل کی بہتر طرفی فی اور کیا بہ حدیث حسن ہے ہی وقت انسیب کہ نصیحتیں ہنچ یعنی نصیحتیں اور حقاہت اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا ہی کہ تختیاں دنیا کی آسان ہوں مثلاً جیسا کہ مدنی رزاقی کا نصیحت ہو گا گرگز نہیں فکر کرنا اور سپر و ساگری کا اور سپر و ساگری نصیحتیں آخرو کی اشہد میں اور یہاں نصیحتیں ہمارا اور کوا بکرا نصیحتیں آسان ہو جائیگی پس ایسا نصیحتیں عطا فرما اور نہ گردن کو دشمنی دنیا کی بہت فکر و تیرہ میں لگی ہیں بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہے کا بہت کہیں اور تہوڑی فکر و ساش کی کہتی حوائج ہے بلکہ حسب معنی

وَسَكَنَ اَبْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنْفَعِيْ بِمَا عَمَلْتَنِيْ وَعَلَيْهِ مَا نَفَعْتَنِيْ وَرَدَّ فِي عِلْمِنَا الْحِكْمَ لِلَّهِ عَلَى الْجُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہے یا اے اللہ! نفع دی جو کجا سنا ہے و بجزیر کی کہ کہلائی تو فی جو کجا عمل نصیب ہو علم پر اور کہلا جگہ و چیز کہ نفع دی جو کجا یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی جو کجا اور اصل کرنا اور سپر دین میں اور آخرت میں اور زیادہ جو کجا علم یعنی علم دین کا سب تعریف واسطی المسک پر حال اور پناہ مانگنا ہونے میں ساتھ اسکی حال و زخوین کسی یعنی دنیا میں کفر و فسق سے بچوں اور عقبی میں عذاب سے نفل کی بہتر طرفی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے باعتبار اسکی وسکن و سکن

اِنْفَعِيْكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَلَّى الْوَجْهَ السَّمِيْعَ عِنْدَ وَجْهِ دَوْمِيٍّ لَمْ يَدَعْ التَّحَلُّ فَاَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسَمِعْتُمُو عِنْدَهُ فَاسْتَقْبَلُ الْقَبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْ مَنَا وَلَا هُنَّا وَاَعْظِمْنَا وَلَا تَحْزِمْنَا وَاَتْرِنَا وَلَا تُؤْسِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَاَرْضِنَا عَنَّا ثُمَّ قَالَ اَنْزَلَ عَلَيَّ عَشْرًا اَيَاتٍ مِنْ اَقَامَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ خَلَعُوا عَشْرًا اَيَاتٍ رَوَاهُ اِبْنُ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فوت کہ ارضی اور پوری سنی جانی تڑو کہ حضرت کی آواز سنا اور شہد کی کہی کی پس و تاری گئی اور پوری ایک دن پس شہری ہم ایک ساعت یعنی منظر ہے کہ سختی جو سبیل و تری و وحی کی وار د ہوئی ہے ہی رفع ہو پس وری گئی وہ حالت حضرت سے پر سامتی ہوئی قبلہ کی اور اوٹھائی و دلون ہاتھ اپنی اور کہا یا اے اللہ! زیادہ کر کہ کوی نصیحتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوں اور نہ کر کہ کوی نصیحتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمان نہ کر اور بزرگ کہہ کوی ساتھ حاجت روائی کی دنیا میں و ربلن کرنی منازل کی عقبی میں اور نہ ذیل کر کہ کوی بسبب ہوئی چیزوں مذکورہ کی اور وی کوی خیر دنیا و آخرت کی اور مجروح نہ کر کہ کوا اور بزرگ کہہ کوی ساتھ حاجت و عنایت اپنی کی اور بزرگ کہہ کوی نصیحتیں غیر ہمارا کوسا تہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین و دشمنوں کو پھر اور راضی کر کہ کوی نصیحتیں اپنی قضا پر ساتھ دینی صبر اور توفیق شکر کی اور راضی ہو جسے یعنی ساتھ طاعت ہو بزرگ کہہ کوی نصیحتیں اپنی دین پر پھر ایسا ہی دین پر شخص کہہ کوی نصیحتیں عمل کرنا ہے اور پھر داخل ہو گا بہشت میں شکر کی کی ساتھ پھر پھر نصیحتیں حضرت نے یہ نصیحتیں شخص فلاح پالی مومنوں نے یہاں تک کہ تم کہیں دس نصیحتیں کی یہ حد اور تڑو کہ نصیحتیں آواز سنا اور شہد کی یہ حد اور حضرت جبریل علیہ السلام کی ہے کہ پہنچائی ہے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی وہ صحابہ کی سمجھ میں نہیں آتی ہے جسے کوئی آواز کہی کی سننا ہے اور کچھ سمجھا نہیں دس سے اور دس نصیحتیں یہ ہیں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ هُمْ تَخْلَعُونَ وَالَّذِيْنَ هُمْ

بِأَعْمَارِهِنَّ يَأْسِرُ كَلِمَةً فَأَوْجِبُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَقْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا عَلَيْكَ ذَلِكَ
لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِلَدِّ عَائِشَةَ بِمَعْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ لِيَجْلِسَ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَوْ غَيْرَاتُهَا
كَمَا عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدَّعَاءِ تَوْجِيهاً وَاحْتِبْرِبَهُ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ لِيَعْلَمِكَ الْعَيْبُ ذَلِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحَبُّ مَاعَلِمَتْ
الْحَيُّ فِي خَيْرِي وَتَوْفِيئِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرِي يَا اللَّهُ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ وَالْعَيْبُ لِلشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةً أَحَبُّ
فِي الرِّضَاءِ وَالْعَضْبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي لَفْظِي وَالْعَفْوُ وَالْغَفْوُ وَأَسْأَلُكَ نِعْمًا لَا يَنْقُضُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَقْطَعُ وَأَسْأَلُكَ
الرِّيحَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرِّ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لِدَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّقَى إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ
صَمَاءٍ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا زِينَةً لَا يَمَانُ وَأَجْعَلْنَا هَذِهِ مَهْدِيَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عطا ابن ابی اسلم کی اپنی باپ سی کہا ہمارا بڑا بانی ہو مارا بن باسرنی ایک نازک کونہی کی اور کئی قمریہ دراز اور مسجات
میں یہ روایت نہ نہیں ہر کہا اور کونہی لوگوں کی کہ کھنڈوں بلکہ پڑھی تھی نماز اور خوش کر کیا نماز کو پس کہا عمار بن ای غلام نہیں مجا کو مشر بہت مخمخت البتہ شخص نامہن
یعنی اس زمین یعنی اس قبیلہ میں مسجد میں کئی دن میں کرنا یعنی اور کونہی خدا میں اللہ علیہ وسلم ہی پس جبکہ کہہ رہی ہوں عمار ساتھ ہوا اور کئی ایک شخص قوم
میں ہی وہ تھا باپ میر یعنی عطا اور سی بن کہا کہ یہ شخص پ میرا تھا یعنی سائبہ غیر اسکی کہ اوستی کہنا بت کی نفس اپنی ہی یعنی شخص کہا ہی اور یوں نہ کہا
کہ میں ساتھ کیا عمار کی پس پوچھا اور شخص نے حارثی ان کا پاس بتاوی اوستی دعا پڑا یاد شخص اور نیز دی سائبہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہی بالہی ہی جانہی
ہی کی سبب کو اور کج قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکھ مجھ کو جنک کہ جانی تو نہ نہ گانی بہتر میری ہی یعنی جینک پہلانی برائی پر نہ تاب ہو زندگان بہتر ہی اور
بجا جبکہ جانی تو نہ نہ کہ بہتر میری ہی یعنی جب برائی پہلانی پر نہ تاب ہو اور نہ تاپہر ہوں یعنی ظاہر دلائل کی مرزا بہتر ہی بالہی اور مانگتا ہوں جسی ڈیٹر
یاد میں ظاہر ہوں اور مانگتا ہوں کہنا کھنڈوں کا خوشی میں اور خوشی میں اور مانگتا ہوں جسی میں میانہ روی حالت فقر اور دولت میں یعنی نہ بہت فقیر ہوں اور نہ
اور نہ مانوں اور نہ نہایت تو نہ ہوں کہ اسراف کروں اور مانگتا ہوں جسی نعمت کہ نہ ظالم ہوں یعنی نعمتوں جنات کی اور مانگتا ہوں جسی ہنگام کہ کہ نہ
تمام ہو اور مانگتا ہوں جسی رضا چھپے قضا کی اور مانگتا ہوں جسی ہنگام نہ گانی کی بعد نہ کی یعنی راحت ہمیشہ کی ہر رخ اور قیامت میں اور مانگتا ہوں
میں جسی لذت دیکھی کی طرف موہ نہ نہ کی یعنی آخرت میں اور شوق طرف میں تیری کی ہر رخ غیر حالت سخت کی کہ نہ ہر ہر ہاوی اور ہر وقت کی کہ گراہ کر
بالہی نہ بہت ہی ہو ساتھ نہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہوں ہوا پر اور نہ کیان بہت ہی کہ بری اور کر کہ اور راست دیکھانی والی راہ راست چلنی اور
نقل کی بہت شاقی ہی مانگتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ مخا ہی ہی ہو یا ناراض بالہی خوشی خوشی میں حق بات کہوں مثل
خواہم کی ہوں کہ خوشی میں بر لکھی میں اور خوشی میں خوش آمد کرنی میں اور نہ نہ گانی کی یعنی حق چیز ہوں کہ انسان کا کامل لذت پانا ہی یعنی
طاہرات و عبادات و دعاوات و دعاوات ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی پیدا و سکی یا مراد ہی ہنگام کرنی نماز پر یا مراد ہی پہلانی دونوں جہان کی اور
ہر چیز حالت سخت کی بہ یا تو متعلق ہی ساتھ شوق کی یعنی شوق تیری ہی کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کری ہر چیز سلوک میری کی اور ہر وقت
میر کی راہ ادب پر اور رعایت ہر حکام پر سلوی کہی ہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان نہ کرنا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ ہی کہ فرمایا
اور ائمہ حصہ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آرایش گراہ کرنی والی میں نہ ڈالی اور یا بہت متعلق ہی ساتھ لفظ ایسی کہ اور پر نہ کہ ہوا تا سکو شامل ہو
یعنی زندہ رکھ مجھ کو ساتھ ان نعمتوں نہ کہوہ کی اس طرح کہ نہ گرفتار ہوں کسی بلا میں کہ اور میں ہر اور نہ نہ گانی اور راہ راست چلنی والی یعنی جسی
اور نہ گواہی راہ بناوہی پ بھی اور ہر عمل کریں ایسی نہوں کہ خود راہ نہ نہ گانی و دیگر برائے سخت ہر **و سن** اوستی کہ ان التبیح

وقال الترمذی فی هذا حدیث حسن صحیح

یعنی حضرت ترمذی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بینین لایق و عظم
موسیٰ کہ یہ کہ خواہ گری نفس اپنی کو عرض کیا ساتھ ہی حضرت خواہ گری نفس اپنی کو فرمایا ہر کسی بدو نہیں کہ نہ عاقبت کتابت نفس کی بہتر ترمذی اور
ابن تینق اور بیہمی بنی شعب لا ایمان میں اور کہا ترمذی بنی بیہمی شب حسن غریب ہی وقت مثلا ایک شخص حساب نہیں بنا بنای اور وہ امور حساب
ابنی سرسولی اس ہی منع فرمایا اور اس حدیث کو اس بنی اسلی لانی کہ جس چیز کا محض ہوا وہی مدعا ہی بنا کی جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا مولانا
و عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل للفقير اجعل ميراثي خيرا من علكة بيتي وجعل علكة بيتي
صالحا لله خير من كراهه ما توفي الناس من اهل كهلان الى كهلان الصالح فكلنا تصدقنا رواه الترمذی

اور فرماتے ہی حضرت ترمذی نے کہا کہ باجگور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اباہی گروان باطن پر بیکرہ بیہوش نظر ہر کسی اور گروان ظاہر ہر کسی کتابت
یا ابی مختار بن ابی امانت بنی بہترانی اور بھرنی کو دینا ہی لوگوں کو اکل در مال ہی اور اولاد ہی کہ نہ گراہ ہوں نہ نہ گراہ کہیں نقل کی بہتر ترمذی بنی +

کتاب المناسک

نی سبب مشمول ہونے کی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیسری باب سفر حج کی ناخبرگی اور نوین سال میں حضرت ابو بکر اور دیگر کرام کرام کی کو پہنچاتا
لوگوں کو حج گروان ہر دوین سال حضرت حج کو شریف لیکھی ہر حج فرض ہی عمر بن ابی اسد انی انوریں سنلکار کا فرضی اور تاریک سکا
باوجود قدرت کی فاسق اور گنہگار ہونا ہی اور شریعہ کی سلام ہی یعنی مسلمان ہر فرض ہی نہ کافر ہوا و ترمذی ہی یعنی آزاد ہی نہ بردی ہر اور محض ہے

یعنی جو کچھ یا ہر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش ہر اور بگوش ہی یعنی بالغ ہر تہہ لوگی ہر اور سخت ہی یعنی تندرت ہر ہی نہ ہر بار اور قدرت زیادہ دراصل ہے یعنی جو
قاد ہو خروج زاد اور سواری ہر اور ہر فرض ہی اور نہیں تو نہیں و وضع ہر اور کہانی آئی کتابت کری اور زاد ہو جو حج اسلیہ و نفعہ عیال و مکی ہی وقت
ہر نی تک اسلیہ ہی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ اس ہی پہنچ جانی میں تو فرض ہی اور اگر اکثر آدمین ہلاک ہوتی ہوں سبب و سبب و غیرہ کہ یا نہ جانی
ہوں تو فرض نہیں اور حج ایسا اتفاق ہوتا ہوا تھا کہ انبیا نہیں جیسی اس ماہ میں مال ہی کہ اکثر و سلامت حج کوئی میں اور یعنی تباہ ہوتی میں ہر جان

والو کی ہی وہ شرط پائی جانی ہی یہ نہ ہاڑین حج سی اور شریعہ کی ہی ہر اور ہونا خاندان کا محرم کا عورت کی ہی اگر ہو در میان و مکی اور در میان کہ
کی مسافت سفر کی یعنی میں دن اور اگر خاندان محرم نہیں تو عورت حج کو نہ جاوی اور شریعہ ہی ہر یا محرم کا عاقل و بالغ اور مجوسی ہوا اور فاسق اور تہہ
اویکا اوس عورت ہر ہی اور حج فرض محرم کی ساتھ کسی غیر اذن خاندان کی ہی اور اگر احرام باندھی لڑکا یا غلام ہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام
پہر حج ہر اور کری فرض نہیں اور ہو بگا ہر اگر از سر نو احرام باندھی لڑکا حج فرض کی ہی صحیح ہو بگا بخلاف غلام کی لڑکا احرام حج فرض کی ہی مانع رشتہ میں
نہیں رشتہ ہو بگا اور فرض حج کی بہترین احرام اور قوت عرفین اور طواف الزیارة اور اسکو طواف الافاضلہ اور طواف الکریم ہی کہتی ہیں احرام شریعہ کے

اور باقی دو قوتوں کن اور واجبات حج کی نہیں ہیں قوت ہر ذمہ کا اور می در میان صفا اور صوی کی اور می جمار اور طواف السدرہ اور اسکو طواف النواع
ہی کہتی ہیں افانی کی ہی یعنی غیر کی اور جان بابال کتروامی اور ہر چیز کہ واجب ہو سبب کہ لڑکی کی دم یعنی جان و زرع کرنا اور سوامی کی سبب نہیں ہیں اور
اداب ہر یعنی الابراج الفصل اول فصل بی عن ابی ہر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا ایہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجی فقال رجل اکل عشاء یا رسول اللہ فسکت حتی قالہا انلنا فقال لو قلت نعم لوجبت
ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما شئتم فالتھا ملک من کان قبلكم بلذوہ سوار لرم واختلاف قوم علی انبیاہم فاذا امنوا
بشیئ فانتم منہ ما استطعتم و اذا همیتکم عن شیئ فدعوه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہر ہر ہی

کہا خطبہ فرمایا رسول قرص علیہ وسلم نے پس فرمایا ای آدمی جو تیرے فرض کیا گیا ہے جس میں حج کر دے اور کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرے ہجرت
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حضرت یہاں تک کہ کہیں کسی شخص نے یہ بات میں بارہ بار فرمایا اگر کہتا میں بان البتہ فرض ہوتا ہے یعنی ہر سال ایک روزہ طاق کچھ
تہہ فرمایا چہرہ و کچھ کچھ تاکہ چہرہ و زینت ہو جس کو کسی سوا کسی نہیں کہ بلاک ہوسے وہ لوگ کہتے ہیں یعنی یہی ہوتا ہے نصاریٰ سب سے بنا ہے سوال میں کہ
اور خیرات کرنی اور انبیا اپنی کی یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے جس وقت کہ حکم کر دینے کو کسی چیز کا پس کرو تم اور زمین سے اپنی چیز
کو کہ طاق کر دے تم اور جس وقت کہ منگ کر دینے کو کسی چیز سے پس چہرہ و زینت کو تم نفل کی یہ مسلم نے فجب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے فرمایا
بن عباس نے حجابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرے جس کی وجہ سے در عبادات نماز روزہ اور زکوٰۃ مکر ہوئی ہیں عزیز ہی ہی یہ بھی ہوگا لیکن اگر
کو سوال اور کتنا گوارا معلوم ہوا اس میں یہ تہہ چاہی کہ یہی جواب دیا اور اونہوں نے کہنی ہا سوال کیا آخر جو جواب دیا کہ اگر تین کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو
جانا یعنی اس میں کہ یہ واجب حکم خدا تعالیٰ کی کہتا بغیر کسی حکم کی نہیں بولنا ہوں درستی یہ تہہ سکتا ہے ہر بار یا کہ چہرہ و زینت ہو چھوٹی کہ یہ نفل کتنا ہے
اور کس پاسی جب تک کہ چہرہ و زینت کا معنی بیان نہ کروں کہ کتنا ہے اور کس پاسی حاصل ہے کہ جو کچھ میں کہوں وہ اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کی اور سب طرح
بجلا اور اگر بیان کروں کہ ان میں ہا کروا اور سب طرح کر دے اس کی حکم و واسطی بیان شرایع اور پنجانی احکام کی ہر پاسی جو کچھ ہی میں کہتا ہوں
حاجت تمہاری سوال کی نہیں ہے اور اوچتر کو کہ طاق کہو تم یہ بات اور سب لغت ہی حج بجالاتی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجلا اور حجاب
کے طاق ہوا اشارہ ہی رفع حج پر کہ تھانہ ان کی یعنی شریط و اسکان کی اور اگر کسی نماز ہو تو جو جسد ہو سکی اور بقدر ادا کر دینے ح **و عنہ**
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائی العزائم افضل قال ایمانک باللہ و رسوله قبل ثم ما اذا قال الیہ ما فی سیدنا اللہ
فیل ثم ما اذا قال حج مبرک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا پوچھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا عمل بہتر ہے فرمایا
ایمان ناسا بہتہ السنک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ایمان پر کونسا فرمایا کہ ایمان پر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نفل کی یہ ہر پاسی اور سب طرح
حدیثیں مختلف آئی ہیں حج بیان افضل اعمال کی یعنی حج میں کسی عمل کو نفل فرمایا ہی اور کہیں کسی عمل کو وجہ تطہیر کی یہ بھی کہ یہ مختلف حسب
حیثیات اور مقامات و احوال سالیان کے ہی بیان افضل اسکان ب الصلوٰۃ میں ہو چکا ہی ح **و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
من حج لله فکفر برفاقہ و کفر بعتقہ و کفر بکونہ و ولدانہ امہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے جو شخص کچھ کرے ہی اس کے پیش صحبت کرے ہی عورت سے اور نہ منگ کرے ہر پاسی امتداد و سدن کی کہ جتا اور کومان ہو سکی فی نفل کی
یہ ہر پاسی اور مسلم نے ف واسطی اس کے یعنی افضل ہے کسی فضائی ہی کرے ہی و کہا فی اور سالی اور اوچتر میں ہی اور جانا چاہی کہ جو کوئی حج کو جادی مقصد
حج اور تجارت کی تو اس کو ثواب کہ ہونا ہی پس نہ کسی کہ جو نفل حج ہی کی ہی طاق دی اور رفت کی معنی ہیں جلع کرنا اور کلام نفل کتنا اور بات کرنی عورت
بج مقصد ہو سکتی اور نفل کرے ہی کبیرہ گناہ اور زمین کرے اور نہ ہر کرے صفائے پر اور کبیرہ ہی ہی ترک کرنا تو یہ گناہ ہی ہوتی فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی زمین تم
بیشب فان لک ہم الظالمون حال یہ کہ جو کوئی فخالصہ سے حج کرے اور وہ میں نفل اور کلام نہ کرے اور نہ اور گناہ کی چیز میں کرے تو وہ ایسا پاک کتا ہو
ہو کہ ہر پاسی کی یہی پاک کتا ہوتی پیدا ہوا تہا مان کی بہت ہی شرح **و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العزائم**
الانصر و کفارة ما ابدینہا و اجم المبرور لیس لہ جناح الا الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت دوسری عورت تک کفارہ ہی اور کتا ہو سکی ہی کہ در میان ون دونوں کی میں یعنی صفیرہ گناہ اور حج مقبول
نہیں و کفارہ کہ بہت نفل کی یہ ہر پاسی اور مسلم نے **و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عسرة**

فی رمضان تعذرنا حجته متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کبھی عمر کو نماز عشاء
میں بیٹھتا ہے جس کی یعنی ثواب میں نفل کی بیہ بخاری اور سلم نے وحسنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیسے رکعتیں رکھتا ہے اور
فقال من العلم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال قال رسول الله فذعت لیل لیلہ صبیحا فقالت اهل هذا حجر قال نعم والایحار واه مستحکم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا متفق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کافلہ سی روحا میں بس فرمایا کون قوم میں کہا قافلہ والوں نے ہم میں سنا
پہر پہر کہا قافلہ والوں نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول خدا کا بس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نے لڑکی کو یعنی کجاوی میں لڑکی کو ہاتھ میں
او خرا کر دیا کہا پھر کہا کیا ہی واسطی میں حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ان اسی تیری ہی ثواب میں نفل کی نیسلم نے ف روحا نام ایک جاہد کا بیہ چند کئی
ہی مدینہ سی اور فرمایا ان اہل یعنی سکی ہی ثواب حج نفل کی ہی اور حکو ہی ثواب ہو گا کہ تو افعال حج کی تعلیم کرگی اور تیرے گران کی اور باعث حج کی ہی اور کا
اگر لوگ اپنی زینہ کری تو حج فرض ہوگی ذمہ سی سابق نہیں ہونا اگر بعد ایسے تو یہی شرط فرضیت حج کی پانی جا میں تو پہر حج کری اور اسطرح غلام اگر
حج کری تو اسکی ذمہ سی ہی سابق نہیں ہونا بعد از اذہن تو یہی پہر حج کری اور تیرے حج کری تو حج فرض ہی اور ہونا ہی بعد غرضی ہوگی پہر حج کرنا اور کو جو
نہیں غرض وحسنہ قال ان امرأة من حنم قالت یا رسول الله ان فی بیضة الله علی عبادہ فی الحج اذ رکت ابی شیخا کذبت
کاہنت علی التاج لہ افا حج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الخیر متفق اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کبھی ایک عورت نے حج
میں ہی کہا یا رسول خدا حج فرض ہوگی فی کراوی بند و پیری حج امر حج کی پایا یا پیر کو بند ہونا نہیں پیر سکا سواری بر کس حج کروں وہی طرف
فرمایا کہ ان حج کو اور یہ سوال جواب ہما حجہ الوداع میں نفل کی بیہ بخاری اور سلم نے ف حاصل اس عورت کی کلام کا یہ ہی کہ میری باپ پر
بڑھاپی میں حج فرض ہوا ہی اس سبب کہ وہ بڑھاپی میں مسلمان ہوا ہی اور اس پاس ل ہی یا مال ہنگاہی اسکی بڑھاپی میں اور وہ سواری پر
بیٹھ نہیں سکتا کیا میں وہی طرفی نیابت حج کروں فرمایا ان جانا چاہی کہ حج کرنا غیر کی طرفی اگر فرض ہو جائے ہی وقت حج کی گما جز ہی سرتے
دم تاکہ درامر کری وہ غیر کو اور شرح راہ وی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ جو میت کری اور عضو کی نزدیک جائز ہی الدین کی طرف ہی حج کرنا نہیں
امر اور غیر وصیت کی ہی اور اگر حج فرض ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق منع حج ہوا ہی اول روایت ہی کی یہ حدیث معمول ہوگی اسپر
کہ باب فی اجازت و شرح دیار ہو گا چنانچہ یہ تاویل حضرت حج کی تقریری ہی جاتی ہی کہ وہ تفریح شرح حدیث ابی رزین کی کہ لئی ہی لکھی ہی اور
بحسب بعض کی حاجت اس دلیل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہی اسکی ہوا ہی وحسنہ قال انی رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ان اخیری نذرت ان حج ورائہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیک ما دین اذ کنت قاضیہ
قال نعم قاضیہ فی اللہ فیما احب القضاہ متفق اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میں میرے
فی تدارائی ہی یہ حج کری اور وہ میری پشیمان ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہونا اور پیر میں کیا تو ادا کرنا اور کو کہا ان فرمایا اس کا کرون لہ کا پس وہ
لا میں تہی ہاتھ اور کبھی نفل کی بیہ بخاری اور سلم نے ف احادیث میں نفل ہی اسپر کراوس شخص کو اپنی میں ہی کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارشاد میں ہر
قیاس کیا حضرت نے حج الوداع العباد پر سبلہ وارث کو درست ہی موت کی طرفی حج کروا ہی یا آپ حج کری بغیر اذن کی ہی اور اور کو
اذن شرط ہی اور حشر وحسنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لرجل باہرہ و لا یتساقون امرأة الا
ومعہا حقم فقال لیل یا رسول الله انکنت فی غزوة کذا وکذا وخرجت امرأة منی وکان فیها حقم لیل یا رسول الله متفق علیہ اور روایت
ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کبھی مرد و عورت نے اپنی ایک مکان میں تہا متوج ہون اور ہر سفر کئی

تہ ہے سختی میں چار نہیں ہی داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام ہی کی وجہ اور اور حج
 یہ حدیث مطلق ہی آہن قید اور حج وغیر کی نہیں اور دوسری یہ کہ احرام واسطی بمقام میں مکان بزرگ کی ہی نہیں سمجھتا چار اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر نہیں
 اور جو کافر یہ صفات کی یعنی جگہوں حرام کی ہوں دیکھو جائز نہیں کہ بیاض ہونا اپنی حاجت کی لمبی بغیر احرام کی سہمی کو انکو اکثر کی میں آنا چاہی اگر سر ہار
 احرام واجب ہو تو حج ہی پس حکم و حکم اہل مکہ کا سہمی سات میں یعنی جسے دیکھو درست ہی اگر اکثر کی ام کی ہی کہ کسی تکلیف دہ پھر غسل ہوں مکہ میں تو بغیر احرام
 کی چلی آؤں گے ہی انکو ہی کذا فی البدیہہ اور جو شخص کہ ہوا نہ رہی والا یعنی جو ان حرام کی جگہوں کی اندر ہوتا ہو تو اسکی جگہ حرام کی گہری نہ احرام
 ہی اور جو یہ صفات پر جاننا ضروری نہیں اگر جو فریب ہو یہ صفات کی اور جو کہ ان حرام ہی نہیں ہی کی جگہوں میں ہی ہوں انکا حکم اس شی معلوم ہوا جو علمائے کبار ہی ہوا
 حکم و حکم اندر والو حکما سہمی اور پھر شرح اور پھر شرح یعنی جس قدر نزدیک ہوتا جاوی کہ کسی اور جہاں احرام کی جگہوں کی ہوں احرام باندھنی کی جگہوں کی
 سی ہی جہاں ہتا اور حاصل مکہ و رابل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندھنی حج کا مکہ ہی نہیں نفی کی اور حرم مکہ ہی اور ظاہر ہے حدیث ہی پہ معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کی
 جگہ احرام کی مکہ ہی حج ہوں اور عمرہ میں اور جو جگہ ہی کہ عمرہ کرنی والا نکلی حرام کی ہی طرف حل کی سہمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی حکم کیا عائشہ کو سہمی
 نکلی کی طرف تہم کن کہ حل میں ہی احرام عمرہ کی ہی ہی ہے حدیث مخصوص ہی سابقہ کی یعنی پہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ واسطی احرام باندھنی اور عمرہ
 کرنی والا حل میں نکلی باندھنی جیسا کہ حدیث عائشہ کہ کسی معلوم ہوا فرج وح و سن بجاوے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لعل
 المذیبتہ من ذی الحلیفۃ والظہیر الاصل لجمعة وھل اھل العراق من ذات عرق وھل اھل نجد قریق وھل اھل یمن وھل اھل النجر
 یکنتم رواقہ مسلحہ اور روایت ہی جا بر ہی کہ نفل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والو مکہ ذی الحلیفہ ہی اور راہ و راہ
 جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والو کنج ان عرق ہی کہ نام ایک جگہ کا ہی و منزل ہی مکہ ہی اور احرام کی جگہ نجد والو کنج قرن ہی اور احرام کی جگہ یمن
 والو کنج بلیم ہی نفل کی یہ سلم ہی ف اور راہ دوسری جگہ یعنی جگہ حرام راہ دوسری واسطی واسطی و مکہ جحفہ ہی یعنی مدینہ والو کنج دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہی
 اور سلم ہی آؤں تو واسطی احرام باندھنی جانا چاہی کہ پہل دور میں مدینہ والو کنج ایکن من ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور ایک ہی
 راہ ہی اور میں حل ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پھر جحفہ پہل صورت میں رینات ہوں مدینہ والو کنج پہل احرام کہانی باندھنی کہا ہی علمائے کبار ہی کہ اولی یہ ہی
 کہ جو یہ صفات دوسری مکہ ہی واسطی احرام باندھنی یعنی ذی الحلیفہ ہی اور باہر جحفہ ہی ہی مولانا وسن ابن قال اعلم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم انکم کلھن فی ذی القعدۃ الا الہی کانت مع حجۃ عمرہ من الحد یبیتہ فی ذی القعدۃ وعمرہ من العام
 المقبل فی ذی القعدۃ وعمرہ من الحجۃ نابتہ حیث قسم عندنا کہ حدیث فی ذی القعدۃ وعمرہ من حجۃ منفقہ کی کی
 اور روایت ہی اس ہی کہ کہا عمرہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی چار ہی ہی تعدد میں ہی گروہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج انکی کی کہ وہ ذی حج کی آؤں ہی
 میں اور بیان دن چار عمرہ کا ہی ہی کہ ایک عمرہ حدیث ہی ہی ہی مدینہ ذی القعدہ کی اور دوسرا عمرہ اس ہی اگلی برس میں ہی ذی القعدہ میں ہوا اور تیسرا
 عمرہ جبرائیل ہی اس جگہ کہ ہاٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہ ہی عمرہ حج نہیں ہی ذی القعدہ کی ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج انکی کی ذی حج میں تھا نفل کہ
 یہ پھر اس ہی اور سلم ہی ف حادیث نام ایک گاؤں کا ہی تو کوس ہی کہ کسی اکثر اسکا حرم میں ہی اور کچھ حل میں اور بیان محل عمرہ حدیث کا یہ ہی کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئی مدینہ ہی چھٹی سال ہجری میں پہل تاریخ ذی القعدہ کی ہجری دن ساتھ تصدق کی اور جو وہ سوا ہی یا کچھ زیادہ ساتھ
 ہی جب مدینہ میں پہنچی تو قریش جمع ہو کر آئی اور حضرت کو مکہ کی آؤں ہی منع کیا اور ہد کیا کہ سال آئندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے مدینہ ہی پھر
 حقیقت میں یہ عمرہ تو ہوا دیکھیں سبب ثواب یعنی عمرہ پہلا عمرہ گنا اور حکم حصار کا یہ ہیں مشروع ہوا اور سال آئندہ میں ہی عمرہ کی قضا کو ہی کر

جائے ہی حدیث میں **فت** مالک ہو تو شہ کا یعنی اسنا خرچ ہو کر راہ بین جانانی کفایت کمری اور اپنی اہل عیال کو بھی ہر قدر ہی جاوی کہ جہت تک یہ آدمی کو
کافی ہو پس جس ناسل تا خرچ ہو اور وادی ہو اگر چہ کراہے ہو اور وہ ہر چہ نہ کمری تو سر تا پہلی سحالت میں کہ مانند ہودی اور نصرانی کی ہونا ہی یعنی مانند نکل ہونا چہ
کفر میں اگر نہ سکر سکر غریبیت کا ہو کر ترک کمری اور غیر کار کی نہ کمری تو مانند او کی ہونا ہی گناہ میں اور بیضون میں کہ کہ یہ بڑا بڑا تظنیہ و تشدید کی فرمایا تو نہ سکر ہر
نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ ہودی اور نصرانی ہو کر مرنای عیاذا بسعد منہ اور بعد لفظ سبیلہ کی باقی آیت یہی ہے **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ**
شَدِيدُ الْعِقَابِ یعنی اور جو کوئی کفر کمری اور مشران قسمت خدا تعالیٰ کا کمری یعنی سبیت بجالات طاعات کی پس اللہ تعالیٰ بی نیاز ہی عالم کی گوئی یعنی عت
کرمین یا نہ کرمین کو کشف اور نقصان اس ہی نہیں قائم نہ اور نقصان انہیں کو بھی ہر ظاہر یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت یہی ہوگی راوی نے لفظ
سبیلہ ہی تک ہر ہی سبلی کہ پورا استدلال ساری ہی آیت ہی **جلیل ہونا ہی واللہ علم شہ ع** **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَت ضرورت اور کوئی ہر کہ ہر چہ نکلیا ہو یعنی جسی رچ نہ کیا بعد واجب ہو نیکی تو نہیں و مسلمان کہا طبی بی کہ دلالت کرنا ہی ظاہر اس حدیث کا
اگر چہ جو استطاعت رکھی حج کی اور حج نہ کمری تو نہیں و مسلمان و مراد اس ہی مفہوظ ہی باہر کہ مسلمان کمال نہیں ہونا اور بیضون میں کہا کہ معنی ضرورت کو
ہن ترک کرنا کماح اور حج کا معنی ترک کرنا کماح حج کا اسلام میں نہیں ہی بلکہ رہبانیت میں ہی صحابہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا حج اور کماح کا نہ چاہی ہی نوع حج
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور روایت ہی ابن عباس ہی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو راہ کمری حج کا پس چاہی کہ جلدی کمری تعلق کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **فت** یعنی جو کوئی چاہی حج کرنا اور ادا
ہو اسکی ادا کرنی ہر چہ چاہی کہ جلدی کمری اور نہ صحت کو شہیت جانی ایلی کہ بہت سی آفتیں ہیں اسکی تاخیر میں اور بہت بچہ روایت ہمار ہی نہ بہت کی اور امام
مالک و احمد ہی یہی کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جائے ہوا اور قافلہ ہمہ سخی اگر کماح حج ہو قافلہ کی نوادی سال حج کمری و دوسری
سال تاخیر کمری اگر تاخیر کرے گا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کجا نیکی گواہی اوسکی ہر اگر نہ بہت چاہا تاخیر کماح تو فرض اوسکی ذمہ ہے چکا اور امام محمد و شافعی
کی نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی تاخیر ترک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسے کہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو تو ہونی حج کا تو نہ تاخیر کر
پس اگر مراد وجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار اسکی نزدیک اور جاری علانی کہا ہی کہ اگر حج کمری یہاں تک کہ تعلقہ جاوی مال اسکا تو بچتا ہی اوسکو
یہ کہ فرض لی مال اگر چہ نہ فاد و مراد اسکی ادا ہر اور مادی ہی یہ کہ نہ مواخذہ کرے گا اوس ہی اللہ تعالیٰ ہر اگر نہت ادا کی کہتا ہوگا کہ جب تک دروہنگا ادا کرے گا حج
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِغِيَابِ الْفَقْرِ وَالذُّوْبِ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّسَاءَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ خِيَتِ الْحَيْدُ اور روایت ہی ابن سعودی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمری اور غیر وہیں تحقیق بہر دونوں ہی ہر ایک نہیں ہی دور کرنی ہیں فقر کو اور گناہ کو کہ جسی دور کرنی ہی بیسی میل نو چکا اور
سویکا اور وہی کا اور نہیں ہی واسطی حج قبول کی تو اب مگر بہت نفل کی یہ ترمذی اور شانی نے انوفیل کی احمد ابن ماجہ نے حضرت کمری لفظ شہت الحدید
فت یعنی دیہی کمری اور عہد یعنی قرآن کر دہ اوسین حج اور عہد دونوں ہونی ہیں چنانچہ بیان سکا اگلی آویجا یا مراد یہی کہ عمرہ کیا ہوتی تو ہر حج کمری اور
اگر حج کیا ہو تو ہر عہد کہ اور فرضی مراد ظاہر باقر باطن ہی یعنی اللہ تعالیٰ ہی یا دل تنی ہو جاتا ہی **ع** **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور روایت ابن عمر

كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ كَيْفَ يَكْفُرُ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ قَدِّمُوا الْكُفْرَ
 هَذَا لَكَ تِلْكَ وَمَلَائِكَةُ يَقُولُونَ هَذَا وَهَذَا لِيُطَوِّقُوا الْبَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی این جاسی کی کہا کہ اہل نبی شریک تھے
 ابن ہریری سے کہ میں نے نہیں سنا کہ اہل نبی شریک ہی کہوں بس بدعتی ہیں تنہا ہی کہوں ہی زیادہ کہیں
 کہیں تھے شریک یاد اس کی گزیرہ شریک کو تک اہل نبی ہی ایک ہی تو اسکا اور نہیں وہ شریک تک تیرا کہتی شریک ان نکات کو اس حالت میں کہ شریک کو
 خاتمہ کہیے کہ نقل کی یہ مسلم بن قیس شریک ہیں حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ کا کرنی اور یہی یہی کہتی کہ کوئی لیکن بیشیہ کی کہ ایک سفر کہوں کہ شریک
 اور شریک ہوا کہ نبی شریک کی حق تعالیٰ ہی کرنی اور یہ تو کہتا کہ کہ شریک خدا کی میں لیکن مولود ہی میں جس جیب وہاں تک پہنچے لیکن شریک تک حضرت
 فرمائی کہ میں اسقدر کہوں کہ کون شریک نہیں ہے اگر اور زیادہ اس کی نہ کہو اور شریک ان اور حقیقت میں یہ کہنا اور کا کمال تک حق پر دلالت کرتا ہی کہ لو کہ شریک
 ایک کا کہیے کہ ہو سکتا ہی حج باب فی فضیلتہ تجزئ الوصل کی ف و اولیٰ زبیری یعنی حضرت

تیسری ہی اور حجۃ الوداع اس حج کو کہتی ہیں کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے یہ حد فرض ہوئی حج کی دوسری سال عید میں کیا یہ نام اس لیے کہا گیا کہ حضرت نے
 اس میں لوگو کو علیہ السلام حکام شرعی کی اور حضرت کیا اور کو اور خبر دی اپنی حالت کی اور لوگو کو یاد دہانہ اور اسات برادر احکام کی ایچانی پر اور یہ حدیث جابر کی
 جامع تراحدت کی ہی اس میں و نیزہ مسئلہ فقہ کی ہیں اور کوئی تامل کر ہی تو اس کی ہی زیادہ کھل سکتی ہیں نبی الفضل الاول
 فضل بہین جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بالمدینۃ تسع سنین لولا حج فآذنت
 لئلا یخرج فی العاشر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ لیشہد کثیرا فخرجنا معہ حتی اذا بینا
 ذاک الحلیفۃ فولدت السماء بنت حمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال
 اغتسلی واستغفری ثوبی وجرحتی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النحر ثم رکب الفصحاء حتی اذا استقی
 بہ ناقۃ علی البیداء اھل البیت حیدر لیبیک اللہم لیبیک لیبیک کہ شریک تک لیبیک ان الحن والنعمة لک
 والملك کہ شریک تک قال جابر فکنا نؤتی الا الحج لکنا نعرف ان الفصحی حتی اذا بینا البیت معہ استغ
 التی کن فومل ثلثا و مشی اربعۃ اھل البیت فقرأ الی مقارنہ براھیم فقرأ واتخذ وارمن مقارنہ ابراھیم مصعب
 فجعل المقارنہ بیک و بین البیت فی رداۃ انہ قرأ فی الرکعتین قل هو اللہ احد و قل یا اھل الکفر و ان
 روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے ہے کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیری ہی مدینہ میں فرس کے حج نہیں کیا لیکن عمر و کیا جیسا کہ گزیرہ ہر خبر کی کہ
 میں یعنی ہمارے اندر کہنے والی نبی حضرت کی حکم سے دوسری سال میں بہر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا وحج کا کہتی ہیں اس لیے مدینہ میں آدمی بہت پس منگی
 ہم ساتھ حضرت کی یعنی جبکہ باج دن باقی ہی زینت کی در میان تیر و عشر کی یہاں تک کہ جب پہنچی ہم نہ وہاں بیٹھنے میں جس جہی اسما نہ تیس مجاہدین کی کہ
 کو جس سے جاسا ان یعنی کسی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کہ کو میں یعنی بیچ مقدسہ احرام کی آیا احرام باندھوں یا نہیں اور باندھوں تو کہو کہ باندھوں
 فرمایا غسل کرو اور نگوٹ باندہ ساتھ کہ پھر کی اور احرام باندہ میں نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد فی سجد فی سجدتین پھر سوا جو ہی تصور ابراہیم کہ نام حضرت کہ
 اونہی کا تھا یہاں تک کہ جب ہمیری ہوئی ساتھ حضرت کی اونہی اونکی میدان بیدار ہوا اور بلند کی ساتھ بلیک کہیں کی کہو وہ یہی ہر حاجت نہوں تیر شیخ نے
 یا اہل حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک اہل نبی حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں تعریف اور نعمت تیری ہی ہی ہی ہی
 یادداشت نہیں شریک کوئی اور اہل نبی کہا جابر نے نہیں تھی ہم نہیں پہلی اس سے نیت کرنی گرت حج کی نہیں ہم جانتی عمر کو نبی حج کی میں نہیں یہاں تک کہ

اور کہ تا بسا و کنی کا کہ میں سرسری ایسی کہ در میان ہا میں روز فیکل سوای باج روز کی نہیں ہیں شائبہ میں کہ احرام میں تکبیر اور نوروز باج و بنا
 و بیروز سرورن ہا میں میں پکٹی ہو اور یہ عرفہ میں تا دین و حج کرین و سرسری ایسی کہ اجاہلیت میں عمر کرنا حج کا جو نہیں نہایت باج ہا میں حضرت علی صلی اللہ علیہ
 وسلم نفس زہدی اور فرمایا کہ تو غیب تک نہیں بیٹھتے ہی اگر میں پہلی سی جائتا کہ خطا احرام کا تہہ رونا رہو کا تو میں بہرہ ہی نہ لانا اور احرام میں شکل تا فوج حج
 ساتھ سرکی کرنا میں اور میں جانتا تھا کہ کما لم ہی بشرح ہوگا تو کبسا نووی کی اختلاف کیا ہی سلمان حج اس فتح حج کی ساتھ سرکین لایا بیہ خاص حاجی ہی کی
 ایسی تھا اور اس میں باور مذکور ہی جائز ہی قیامت تک میں کہا اور ایک جماعت کی اہل ظاہری کہ یہ خاص حاجی ہی کی اپنی سنا گیا یہ حکم ہا میں ہی قیامت
 تک میں جائز ہی و اہل بیت شخص کی کہ احرام باندہ حاج کا اور یہی اوکی ساتھ ہر وی میں فتح کرنا احرام حج کا ساتھ سرکی اور طلال ہو جانا سنا ہا اعمال مذکور کی اوکیا
 مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہا میر ملانی ملت و خلعت کی کہ بیٹھنے کی ایسی اوس برس میں کہ مخالفت ہو جاویں اور یہی کی کہ ہی ہر لہلہ جا میرت
 احرام جائز ہی ہی ہو کر حج کی میں نہیں اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابو حنیفہ اور اصحن کہ جو کوئی احرام باندہ سرکی اور یہی لایا ہو تو احرام ہی شکل
 اوس اور جو کوئی احرام باندہ سرکی اور یہی لایا ہو تو احرام ہی شکل یہاں تک کہ فرج کجاویں بدی و سکی دن سکی اور امام مالک و امام شافعی حج کی کہا
 اور صلہ ہو جاویں عمری بجز فارغ ہوئی اعمال عمری اگر جو ہی ساتھ لایا ہو فرج حج: **وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَنْ لَبَسَ احْرَامًا مِنْ بَدَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتِ حِينَ قَضَيْتِ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بَيْتِ أَهْلِكَ بِرَسُولِكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهُدَى قَدْ خَرَّ قَالَ فَكَانَتْ حَاجَةً الْهُدَى لِي لَيْتَ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلَّهُمْ وَ قَضَى الْأَهْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ نَعْلَهُ هَذِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهَ إِلَى مَبْنَى فَأَهْلُو بَيْتِ الْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّحْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالنَّحْسَ ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَّا بَقِيَّةُ مَنْ شَعَرَ بِضَرْبِ لَيْمَى فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قَرِينٌ إِلَّا أَنَّهُ وَقَفَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فَكَانَتْ قَرِينٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَجَّهَ وَجَدَ الْقَبِيلَةَ فَغَلَّضَ لَهَا نَفْسًا فَذَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا انْزَعَتْ الشَّمْسُ مَسَّ بِهَا النَّجْوَى وَفَجَلَّتْ لَهَا رِبْعَانُ الْأَوْدِيِّ فَظَلَّ النَّاسُ قَالُوا لِمَ دَفَعَهُ كَذَلِكَ وَنَمَرُوكَ خَرَّوْا عَلَيْهِ كَمَا خَرَّ يَوْمَ هَذَا فِي شَرَامٍ هَذَا فِي ذَلِكَ هَذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أُمَّةٍ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى قَدَّمُوا مَوْضِعَهُ وَرَمَوْا الْجَاهِلِيَّةَ وَوَضَعُوا وَأَنْتَ أَوَّلُ دَرِئَةٍ مَضَى مِنْ دَرِئَاتِ دَمِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبَةَ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَيْتِ سَعْدِ فَضَلَّهُ هَدْيٌ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةَ مَوْضِعَهُ وَأَوَّلُ رِبَا أَضْعَمُ مِنْ رِبَا نَارِ بَابِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضِعُ كُلِّهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ إِخْنٌ مِمَّنْ بَانَ اللَّهُ وَاسْتَحَلَّمُوا فَرُوجَهُمْ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَكَلِمَةِ اللَّهِ أَنْ لَا يُؤْخِرُونَ فَرُوجَهُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَاضْرِبُوا هُنَّ صُرًا بِالْغَيْرِ مُبَرَّجًا وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ مِنْ رُدْفِهِمْ وَكَيْسُوا نَهْنُ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَقْرَأُوا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ اعْتَصِمُوا نَفْسَهُ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ سَأَلُونِي عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَكَّحْتَ فَقَالَ يَا صَبِيحَةَ النَّسَبَاتِ بَرِّ فَعْمَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُحْهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ**

اور امامی حضرت علی بن ابی طالب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی حضرت علی بن ابی طالب کے حکم پر گئی ہیں وہ انہی کتنی ایک حدیث حضرت کی ہی لائی ہے فرمایا
 حضرت نبی حضرت علی کو کہ اگر کبھی انہی اوس وقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندہ احرام کی کیا کیا تھا اور کیا نیت کی ہی کہا حضرت علی بن ابی طالب

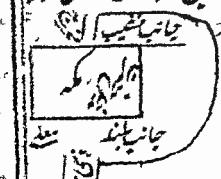
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بَعُثَةً وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ حَجًّا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَ بَعُثَةً وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَ حَجًّا وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحْلِلْ بِأَيْدِي قَائِلِيهِ بِأَيْدِي بَعْضِ الْعُمَرَاءِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحْلِلَ مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحْلِلَ بِحَسْرٍ هَدِيَهُ وَمَنْ أَهَلَ حَجًّا فَلْيَبْتَغِ حَجَّهُ قَالَتْ فَحَضَّتْ وَلَمْ تُطْفِئِ بِالْبَيْتِ وَلَا بِإِذْنِ الصُّفَا وَالْمُرَّةِ فَلَمَّا رَأَى حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَكَلَّمَ أَهْلَ الْاَلَا يَعْتَرِفُ قَامَرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ انْقَضَ رَأْسِي وَأَمْتَشَطَ وَأَهَلَ بِأَيْدِي وَأَتَرَكَ الْعُمَرَاءُ فَفَعَلْتُ حَتَّى فَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَتْ مَعِيَ عَيْدِي الرَّحْمَنُ بَنُ الْاَلَا بَكْرٍ وَأَمْسَى بِي أَنْ أَعْتَمُوا مَكَانَ عُمَرَ فِي مِنَ التَّنَجِيمِ قَالَتْ فَطَوَّفَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمَرَاءِ بِالْبَيْتِ كَيْلَ الصُّفَا وَالْمُرَّةِ ثُمَّ طَافَ طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَكَّةَ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمَرَاءَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کبھی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں ہیں بعضی ہم میں ہی وہ ہی کہ احرام باندنا ساتھ عمر کی فقط اور بعضی ہم میں ہی وہ ہی کہ احرام باندنا ساتھ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمر کا پس جب لینی ہم ایک میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے احرام باندنا ہی عمر کی فقط اور بعضی ہم میں ہی کہ احرام باندنا ہی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام ہی نخل وی ساتھ سر منڈانیکی یا بال کتوا نیکی اور جس نے احرام باندنا ہی عمر کی اور ہی کہ احرام باندنا ہی کہ حلال ہو جاوی یعنی داخل کر ہی حج کو توڑین پس ہوسی قارن پیرہ نکل احرام ہی یہاں تک حلال ہو وٹوسی یعنی تمام کر ہی افعال حج اور عمر کی اور ایک وایت میں ہی کہ پس حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ فرج کر ہی اپنی کی یعنی دن عبد کی اور جس نے احرام باندنا ہی حج کا یعنی برابری کہ ہی ساتھ لایا ہوا نہ لایا ہوا حج کی ساتھ احرام عمر کا باندنا ہوا نہ لایا ہوا پس حج ہی کہ تمام کر ہی حج یا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا شیخ حج کا ساتھ عمر کی وہ نہ تمام کر ہی کہ حضرت عائشہ نے پس عائشہ ہوسی میں در طواف کیا تھا یعنی خانہ کعبہ کی یعنی واصل عمر کی اور ہی یعنی در میان صفا اور مروی کی یعنی ایسی کہ نہیں صحیح ہونی سہی مگر بعد طواف کی والا حیض میں ہی نہیں منع نہیں ہمیشہ ہی میں عائشہ یہاں تک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندنا تھا یعنی مگر عمر کی کا پس حکم فرمایا بھگو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہوں میں سر اپنا اور لنگھی کروں میں ہی کلونین احرام عمر کی اور ہی حج کروں دن خبر وٹو کہ حرام ہو میں نہیں سبب احرام کی اور احرام باندنا ہون حج کا بعد اس کی اور جو روز میں عمر کی یعنی پیر جب طواف ہون حج ہی تو احرام نفا عمر کا کروں پس کیا یعنی یہاں تک کہ لاد کیا یعنی حج اپنا ہیج ساتھ میری عبدالرحمن بیٹی ابی بکر کو لاد حکم کیا بھگو یہ کہ عمرہ کرو میں بدلی عمری اپنی کی شعم ہی کہ حضرت عائشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اور شخصوں کا احرام باندنا تھا عمر کی یعنی طواف عمر کا کیا اور ہی کی در میان صفا اور مروی کی پیر احرام ہی نکل ہی پیر کیا اور طواف چھپی سکی کہ پیر ہی بنا ہی یعنی طرف کی کی اور یہ طواف حج کی ہی کیا کہ اور طواف اقامت کہتی ہیں اور جن شخصوں نے حج کیا تھا حج اور عمر کو پس سوا اسکی نہیں کہ کیا اور ہون فی طواف ایک نفل کی یہہ بخاری اور سلم فی فتہ تعیم نام ایک جگہ ہے کہ میں کوس ہی سنی طواف حج حرام ہی یعنی حل میں ہی اور احرام عمری میں شرط ہی کہ حل ہی باندنا جاوی خواہ احرام باندنا ہی والا کی ہونا عمر کی اور احرام حج کا کی حرام ہی باندنا ہی عمر کی حل ہی اور جن شخصوں نے حج کیا تھا حج اور عمر کو یعنی ابتدا یا داخل کیا کہ دو روز میں ہون فی ایک ہی طواف کیا یعنی دن عمر کی اور میں یہی شافعی کا اور بخاری تردیک لازم ہیں قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمر کی ہی جبکہ نفل ہو مگر نفل در دو سر طواف بعد وقت عرفات کی حج کی ہی بیست شریف ہی ثابت ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن ہی اور وہ جبکہ کسی میں تشریف لائی تو طواف کیا اور دو سر طواف الزبارہ کیا بعد وقت کی اور اظہنی فی ایک وایت نفل کی ہی و اسکا حاصل ہی ہی کہ قارن حج طواف کر ہی اور دو بار ہی کر ہی صفا اور مروی ہیں اور حضرت علی اور عبد الرحمن سعید بنی اللہ پہا ہی بطرح متقول ہی کہ قارن طواف کر ہی اور دو بار ہی در ع

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمَرَاءِ إِلَى الْحَجِّ وَسَأَلَهُ أَهْلُ الْاَلَا

فَلْيَجْعَلِ الْجَلَّ كَلِمَةً فَإِنَّ الْعَصْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الرَّجْعِ إِلَى بَيْتِ الْقِيَامَةِ وَهَذَا الْبَابُ خِطَابٌ عَنِ الْقَضَلِ الثَّانِي
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ فائدہ اور ہائیا ہی ساتھ لکھی ہیں جو شخص کہ نہ ہو اس میں کسی
پس جا ہی کہ حال ہو جاویں سب شکر کا حال ہونا سلیسی کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا چچ بیمنون حج کی روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے
اور یہ باب خالی ہی نہیں دوسری ہی ہے یہاں ہی منع سے مراد منع لغوی ہی یعنی فائدہ اور ہائیا اور باقی شرح احمد میں لکھی اور ذکر ہو چکی ہی
الفصل الثالث عشر عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله في ناس مني قال اهلنا
اصحاب محمد بالبحر خالصا وحدثنا قال عطاء قال جابر بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم صبر رابعة فصمت من ذي
البحر فامر بان يحل قال عطاء قال جابر بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم قال جابر بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم
يكن بيننا وبين عرفة الا خمس امر ان تغضي الى نساءنا فتاتي عرفة تنظر هذا كبرنا النبي قال يقول جابر بن عبد
الله انظر الى قوله بيده يحرقها قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم فبينا فقال قد علمتم اني انشدكم الله واصلتكم
وابراكم ولو لا هدي لخلت كما تحلون ولو استقبلت من افرني مما اشتد بهرت لم استي الهدي لخلتنا وسمعتنا
واطعنا قال عطاء قال جابر بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم قال صلى الله عليه وسلم قال صلى الله عليه وسلم
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدي له فخل هديا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بن جعفر بن محمد بن رسول الله صلى الله عليه وسلم العاصم هذا ام لا يكذب قال لا يكذب رواه مسلم
اور روایت ہی عطاء سے کہ کہا سائیں جابر
بن عبد اللہ کو حج کہنتی آدی ہوئی کہ شریک ہی میری ساتھ سننی میں کہا جابر نے کہ احرام باندھا یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج
کی فاقہ یعنی پیغمبر میں شریک کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کی گذری ہی نہ کچھ کی پس حکم کیا ہو یہ کہ حال
ہو جاویں ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حال ہو اور اوچھو خورد تو لکھی پاس یعنی اسی ہی صحبت کرو کہ عطاء نے اور وہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی
اور یہ لیکن حال کردین عورتیں نہ ہونے ہی حال ہو چکا اور وجوب کی ہی ہنا اور صحبت کرنا اباحت کی ہی ہے کہ اباحت کی ہی بطریق تعجب کی جبکہ نہ ہونے میں اباحت
ہماری اور در میان عرفہ کی گرا بیچ تا میں حکم کیا ہو کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویوں ہی ہر حاضر ہوں میدان عزیز میں بحالت ہی کہ شکیانی ہوں عضو مخصوص
ہماری ہی کہنتی قریب ہنا کی ہوئی اور اسکو حبی کہنتی ہی جاہلیت میں لکھا عت نقصان کا جانتی ہی حج میں کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے
ساتھ ہتھ اپنی کی گویا کہ نہ ہونے کہا ہوں طرف اشارہ کرنی اور لکھی ساتھ ہتھ اپنی کی کہ ہانی ہی اور کو کہا جابر نے پس کہنتی ہی صلی اللہ علیہ وسلم
در میان ہماری ہی کہنتی خطبہ کہنتی کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا نامی کہ تحقیق میں بہت ڈرنا ہوں نسبت تمہاری خدا ہی اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں
تم میں اور گویا کہنتی ہی میری ساتھ البتہ حال ہو جا تا میں جبکہ حال ہوئی ہو تم اور اگر پہل ہی جانتا میں کام اپنی ہی اور پیغمبر کو کہنتی ہی جانتی نہ لانا
میں ہماری کہنتی اگر میں جانتا کہ تمہارا حرام ہی لکھنا ایسا شاق ہو گا تو ہی ساتھ نہ لانا اور میں ہی حرام ہی لکھنا ہو جا تا میں حال ہو جا تا میں حال ہوئی ہم اور
ساتھ ہی اور اطاعت کی ہستی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے کہنتی حضرت علی کام اپنی ہی میں کی قاضی وغیرہ جو ہو کہنتی ہی ہوائی آئی پس فرمایا
حضرت نے ساتھ ہی کہنتی حرام ہنا ہنا ہتھ اپنی کہا ساتھ ہو چکر کہ احرام باندھا ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پس ہنسی کہ کونامی دن بخر کہ فارق کو واجب ہی اور پیغمبر ہی ہر حالت احرام میں یعنی اب جبکہ ہی کیا ہی کہا جابر نے کہ لانی واسطی
حضرت کی با واسطی اپنی حضرت علی ہی میں کہا سر اور پیغمبر علی کبھی ہی جہنم کی ہی با رسول اللہ واسطی اس سال کی ہی یا ہتھ یعنی جائز ہو چکر

حج کی بہترین ای سال ہی با ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نفل کی یہ مسلم فی وقت سائس حج کی خاصیت یہاں ہے حاجت بحسب عزم اپنی کی گئی اسلیں اس حضرت
عائشہ کی روایت میں اور پندرہ جگہاں کہ بیسٹون فی نری عمر بچا احرام باندہ اور بیسٹون حج اور بیکار اور بیسٹون فی نری حج کا با امراد صحابہ ہی اکثر
صحابہ یا بعض صحابہ میں باو صحابہ مراد ہیں کہ ہدی سائبہ نہیں لائیں تھی اور یہ ظاہر ہے اور اشارہ کیا جا رہی ہے یعنی شیبہ ہی ستر کی تھی گوسا
انہی کی تھی کہ اس طرح ستر میں جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرنی میں اشارہ سائبہ اعضا کی کرنی میں نوح **وَعَسَىٰ عَائِشَةُ اَيُّهَا**
قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِارْتِعَ مَضْبِئِينَ مِنْ دِيَارِ حِمْيَرَ اَوْ حِمْيَرَ مِنْ عَضُدِ عَصِيْبَتِكَ فَفَلَّتْ مِنْ اَحْضَبِكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ادْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ اَوْ مَا سَعَرْتِ اَنْ اُحْرَمَ النَّاسَ بِاِحْرَامِ اَدْحَمَ يَزِيدُ دُونَ ذَوَاتِ اِسْتِقْبَالَتِ مِنْ اَحْرَامِ مَا اسْتَدْبَرْتِ
مَا سَقَتْ لَهْدِي حَتَّى اسْتَبْرَيْتَهُ ثُمَّ اَحْلَ فَاَحْلَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ ہی یہ کہ روایتوں کی کہا تھی غیر خدا ہی اسلئے وسلم
جو تھی تاریخ کہ گذری تھی ذبحہ ہی با پانچویں ہر آئی میری پاس سحاح میں کہ غصہ ہی پس کہا میں کسی غصہ دلایا یا پھر اسوآن میں داخل کری اور کلمہ
آگ میں فرمایا کہا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں حکم کیا لو کہ کو یعنی بیسٹون کو سائبہ ایک منہج یعنی فوزنی حج کی سائبہ عربی پیرودہ مرد و کرنی اور درالکرمین
میں پہلی ہی جانتا کام اپنی ہی اور پھر کو کہ پھر جانی یعنی نہ لانا میں ہدی اپنی سائبہ یہاں تک کہ خریدتا میں اسکو یعنی مکہ میں باراد میں پھر حلال ہوا
میں سحاح جوئی لوگ نفل کی یہ مسلم فی **بَابِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوْفِ** باب ہی بیچ بیان نفل ہونی کی کی
اور طواف کرنیکی فی ایسی اسباب میں ذکر کہ ہی کیفیت نفل ہونی کی کی کہ کس طرف سے داخل ہو وہی اور کس طرف سے نکلے اور کس وقت آوی اور ذکر
کی ہی کیفیت طواف کی اور تعلقات و سبکی یعنی بوسہ و بنا حرام شود کا وغیر ذلک در یک کی معنی میں ہلاک و نقصان کرنیکی اور اس شہر اشرف کو کہ
اسلیں کہتی ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرنا ہی گناہوں کو اور پاک کرنا ہی اسکو کہ ظلم کچے روی کر ہی اور سینح **الفصل الاول**
فصل پہلی **سَمِعْنَا قَالِ ابْنُ عُمَرَ كَانَ هَا يَقْدِمُ مَكَّةَ اَلَا بَاكَ يَدِي طَوَّافٌ حَتَّى يَتَوَضَّعَ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ**
هَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ كَانَ هَا يَدِي طَوَّافٌ حَتَّى يَتَوَضَّعَ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَتَوَضَّعُ
روایت ہی نافع ہی کہ کہا تحقیق ابن عمر ہی مدانی کی میں مگر کہ رات گذاری ذی طوی میں یہاں تک کہ صبح کرنی اور نہانی اور نماز ہی پیر داخل
ہونی مکہ میں گواہی وقت نخلی کی ہی گذرنی ذی طوی ہر اور رات کو رہی او میں صبح تک و ذکر کرنی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کرنی یہ نفل کی
یہ بخاری در مسلم فی ذی طوی نام ایک جگہ کہ ہی قریب کی کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ میں فی قورات کو ذی طوی میں ہی ستراحت کی کی
پہر صبح کہ نہانی اور نماز ہی ظاہر امراد نمازی نماز نفل کی گواہی جانشی ہی پڑھی تھی پھر جب کی ہی پیرنی ذی طوی میں نہ ہی تاہا سائبہ صحابہ
سب کہ ہی ہوا وین دل ذکا ابن لک فی کہ اس حدیث ہی یہ معلوم ہوا کہ سب ہی کہ میں آنا و گونا گویہ اور عاکر ہی شیخ عیش **وَسَمِعْنَا**
عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اَوْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اَوْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اَوْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اَوْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اَوْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ
اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیکہ آئی طرف کی کی یعنی حرمہ الوداع میں داخل ہوئی او میں بلند کی طرف سے اور نخل شیبہ
کی طرف سے نفل کی بخاری در مسلم فی بلند کی طرف سے اور طرف ذی طوی ہی اور مسلمانہ
مکہ کہ ہی اور ہر ہی ہی اور شیبہ و سری جانب میں ہی شرح **بَابِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوْفِ** اور دونوں روایتوں میں متناوہ نہیں اسلیں کہ
شیبہ کی طرف سے جو نفل کر دینے کو ان تو ذی طوی پر گذرنی اور وہاں رات کو رہی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ
ہونی ہوا **وَسَمِعْنَا عُرْفَةَ ابْنَ الرَّبِيعِ قَالَ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ حَجْرِي عَائِشَةَ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ رَأَيْتُ**



بنی در حسن کن این حجره سودمی او مکو و دوسری فضیلت ہی ایک توبہ کہ حضرت ابراهیم علیہ السلام کا بتایا ہوا ہی اور دوسری یہ کہ وہ زمین حجر سودمی اور
 رکن بانی کو ایک ہی فضیلت ہی کہ وہ حضرت ابراهیم کا بتایا ہوا ہی عرصہ کہ درون فضیلت کہی ہن شامیون ہرامی صبی خاص کی گئی ہن سات
 اسلام اور سلام کی معنی ہن اس کرنا یعنی چوں ناما تو ساتھ ہند وغیرہ کی یا ساتھ بوسہ دینی کی یا ساتھ درون کی ہن کن سودا و کسب فضل ہی و کوسہ
 دینی ہن یا ہند وغیرہ لگا کر اشارہ کر کر جو معنی ہن درکن یا نہ کو فقط ہاتھ ہی ہی پیچو ہن اور درکن شامیون کو بوسہ دینی ہن نہ ہاتھ لگان ہن اس
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَافَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ عَلَى الْعَبْرِ لَيْسَتِ لَهُ الرُّكْنُ مَخْرُجٌ مَخْفُوقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا طوان کیا ہی صل اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بوسہ دینی ہی حجر سود کو ساتھ حج کی نفل کی یہ بخار
 اور صلہ میں ف اونٹ پر حضرت نے جو طوان کی توبہ خصوصیت اہل بونٹی یا سبب کسی غدر کی کیا پادہ پا طوان کرنا ہماری نزدیک احیب ہی اور صلہ میں
 ان کہا اگر اگرچہ پادہ پا طوان کرنا افضل ہی لیکن حضرت نے سوا یہ کر کے ایسا کہ اسباب لوگ دیکھیں حضرت کو اور ایک شکل بیان در وارد ہونا ہی کہ یہ ثابت
 ہوا ہی بلاشبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلد ہی چلی موٹھی ہلا کر حجۃ الوداع میں اول اس سی معلوم ہوا کہ حضرت نے طوان کیا سوا یہ کر اور نہ کہ حجۃ الوداع
 میں جو اب یہ ہی کہ پادہ پا طوان کرنا طوان قدم ہن ہنا اور حوا کرنا طوان کرنا طوان افاضہ ہن ان حرکتی کو اور کو طوان لکن ہی کہی ہن جو کہ فخر
 ہی تاکہ لوگ دیکھ کر فعال طوان کی سبب ان حج کی ہن اس لکڑی کو کہ سلاوسکا حمدار ہوا اس لکڑی حضرت اشارہ کرتی ہی اور او کو سہر جو معنی ہی ہن
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى عَيْرٍ كَمَا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ لَيْسَتْ فِي بَيْتِ

الْحَجِّ مَسْرُوحًا اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ حضرت رسول خدا صل اللہ علیہ وسلم نے حج میں ابن ابی خاند کعبہ کا اونٹ پر جہاں حجر سود
 پر اشارہ کرتی طرف و کسی ساتھ ایک چیز کی یعنی لکڑی کہ ہا ہندو لگی ہن ہی اور اس لکڑی پر نفل کر کے حج میں من من حضرت از دعام طوان کی سبب
 اس طرح اشارہ کرتی بونٹی سلی ہی ہماری توبہ میں یہ ہی کہ اشارہ کیا جاوی کہ جبکہ حاجز بوسہ دینی یا ہاتھ لگان سی تو اشارہ کر سی ہن **وَعَنْ**
أَبِي الطَّيْفِيلِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَكَيْسَتْ لِمُ الرُّكْنِ مَخْرُجٌ مَخْفُوقٌ عَلَيْهِ وَبُقَيْلُ
الْحِجْرِ مَسْرُوحًا هُنَّ سَلِيمٌ اور روایت ہی ابی طیفیل سی کہ کہا اور کیا ہی رسول خدا صل اللہ علیہ وسلم کو کہ طوان کرتی ہی خانہ کعبہ کو یعنی سوا اور
 اشارہ کرتی ہی طرف حجر سود کی ساتھ لکڑی حمدار سے لگی کی کہ ساتھ ہی ہی ایک اور بوسہ دینی اوس لکڑی نفل کی یہ صلہ میں ف حضرت سی معنی واپس ہن
 بوسہ دینا حجر سود کو یا اور معنی میں ہاتھ لگا کر معنا اور معنی میں اشارہ کرنا پس طہین ان میں بونٹی جاری کی کسی طوان میں بوسہ دیا ہوا کسی میں ہاتھ لگا کر چونا
 ہوا کسی میں شاپہ کیا ہو سبب روحام کی یا یہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دینی ہون کی کسی کی بعد ہاتھ لگا کر جو معنی ہون اور
 کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون سبب روحام کی ہوا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

لَا تَذَكَّرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بَيْنَ كَهْمَشْتِ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَقْسَمُ قُلْتُ
بِعَمٍّ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى ابْنَاتِ آدَمَ فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَجَّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي مِنْهُ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بھی صل اللہ علیہ وسلم کی نہیں کر کر ہی ہم یعنی لیکہ کسی مرتبہ بیوضون نے کہا کہ نہیں قصد کرتی ہی ہم کہ حج
 کو یعنی مقصود صلہ حج تہا زعمو پیش ذکر کرتی عمری کسی غیر لازم آنا کہ نہ میں ہی تھا پس جبکہ ہون ہی ہم سرف میں انش ہون ہی ہن مشرف لانی ہی صل اللہ
 علیہ وسلم اور میں اول ہی یعنی بچکان کی کہ جنس ہا زکو کی حج سی ہی فرمایا حضرت نے شاید کہ تو انش ہون کی یا معنی ہن فرمایا پس تحقیق یہ لیکہ چیز سی کہ
 مقصد کیا ہوا اسکو اسدن او پر بیوضون دم کی لیکہ ہون کر ہی ہن صلہ میں اسکی کہ طوان کر ہی تو خانہ کعبہ کا رہا نہ کہ باک ہون ہی و نفل کی یہ جاری اور صلہ میں

فت سبب نام یک جگه کبابی چه کوس کل می بی اور صاحبی که طواف کبری یعنی طواف تکوید و سبطرح سعی بی مذکر می حالتی سلیبی که زمین درست می
 می گردید طواف ک اور بیان تاک که باک بود و بعضی حیض می اور شبالی تو طواف سعی گردنا اور سید حدیث شتانی بی حضرت عائشہ کی پہل قول کی وللمل
 اور عمرفی بی نہیں حرام باندہ ہا پیشی مگر عمر بن الخطاب بی کچھ نہیں منی مگر یہ کہ کہا جاتی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں فرمائی بی ہم کچھ مراد اس بی یہ بی
 کہ نہیں جہا تشدد سبیل ہمارا اس سفر کی کچھ کون بی قسم قبول ہو سکی کہ وہ قرآن و شیعہ اور افراد جن میں پس بعضا ہم میں بی افراد کرنی والا تھا اور بعضا شیعہ کرنی
 والا اور بعضا قرآن کرنی والا اور بی تشدد کبابی شیعہ کبابی ہر جگہ سے مسل ہوا بلکہ عذ حیض اور باقی آبادن عذ تک و وقت و وقت چ تک حکم کیا
 حضرت ان بلکہ یہ کہ موقوف کرن اور و سکوا و گردن تمام افعال حج کی سوا بی طواف اور سعی کی بیع و **وَسَعْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ**
فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ يَوْمَ النَّخْرِ فِي سَهْطِ أُمِّهِ يُؤَدِّنُ فِي الثَّامِسِ کہ لا بی
بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ بِالْبَيْتِ اور روایت بی ابی ہریرہ بی کہ کہا ہوا بلکہ ابو بکر بی ایس حج میں کہ اسیر کیا تھا اور کون بی صلی اللہ علیہ وسلم
 بی کوس حج کی لوگوں پہلی حجۃ الوداع کی دن شریک بیعت جماعت کی حکم کیا تھا اور سکوا کہ سلام کرنی لوگوں میں شہر دار بوشیج کوسی بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ وقت
 کرنی خانہ کعبہ کا کوئی شکر نفل کی یہ بخاری بی و سلم بی ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب مشغول بیکنی فرمات ہیں حج کو سجا سکی جسے شاہ
 کیا اسیر قانیہ حاکم جو کجا کر حج کی بی سجا اور بی حج ایک برس پہل ہوا حجۃ الوداع کی پس جب نوکر فرماوان بیوٹی تو ایک جماعت کو لا اور میں بوہرہ بی بی دن حج
 کی لوگوں کی شرط بیجا اور دار و من جماعت کو حکم کیا کہ سلام کرنی لوگوں میں بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانوں بی کی بی بی
 بہت بات ہو جب سال رہے کی کہی انما المشركون بخش فلا یقرؤوا المسجد انما تعدوا عنهم فلا یصلوا علیہم کون بی عذ کون بی کجا عادت پہل جاہلیت کی کہ نفل ہوا
 کرنی بی اور بی ہی بی عبادت خدای کی مگر بی ہم اور کبر و عنین کہ جن میں کناہ کرنی میں بی سے فرمایا حج **مع الفصل الثاني**

فصل ورسى عن المهاجر المكي قال سئل جابر عن الرجل يرى البيت يراعه يديه ففقد حججه مع النبي صلى الله عليه
وسلم فلم ينفعه صلاة التراب والبروق بی مهاجر مکی کی کہ کہا سوال کی کہی جابر حال اس شخص کی کہی دیکھی خانہ کعبہ کو اور شاہی دونوں ہا پہلی بی بو
 بہ شریع بی بانہیں پس کہا جابری کہ تحقیق حج کیا بی ساتھ بی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش ہی ہم کرنی بی یعنی ہاتھ نہ اور ہاتھ بی وقت کہ بی خانہ کعبہ کر
 دعا کرنی میں نفل کی یہ شریعی اور بوداؤ دنی ف بی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اور شاہی کعبہ کا دیکھنی والا دعا کی بی اور
 امام احمد کی نزدیک ہا ہا اور شاہی اور دعا کر بی بیس باطل قاری بی مراقبت بی سبب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا بر خلاف سکی نفل کی بی کہ ہاتھ اور شاہی
 پہر متا سبب کہ نسبت باطل قاری کی بی جو دیکھا اور میں سکوا کہ کہا بی اور بیس بی جو اس کا نفل کیا بی اور ہا اور و رخا بی عدم رفع بی معلوم
 ہوا بی مؤلف **وَسَعْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَلَّةً فَأَقْبَلَ مَالِي الْحِجْرَةَ فَاسْتَلَمَهُ بِرُفْعِ يَدَيْهِ**
بِالْبَيْتِ كَمَا أَنَّ الصَّفَا فَعَدَّ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَعَبَّلَ لِرَأْيِهِ أَنَّ اللَّهَ قَائِمٌ وَوَدَّ عِدْوَةَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا ان
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئی کہ میں پہر متوجہ ہو بی طرف حجرا سو کی پہر بوسہ ہوا اور کو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئی صفا کی پاس بی
 بعد نماز طواف کی پس چہ بی اور پہر ہاتھ تک طرف خانہ کعبہ کی پس و ہاشی دونوں ہا بی پہر شروع کیا ذکر کرنی ہی اللہ کا یعنی تکبیر تہلیل کرنی ہی جب تک
 جا اور دعا مانگی نفل کی یہ بوداؤ دنی ف اور ہاشی ہا ہا بی ہی دعا کی بی اور بی جو عوام کرنی میں کہ ہاتھ دونوں ہا بی ان ساتھ تکبیر کی جیسے نماز
 میں دو ہا بی میں کہ رسول سکی نہیں بیع **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَطْرَافُ حِجْوَلِ الْبَيْتِ مِثْلُ**
الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَشْكُرُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِحَيْرٍ سَرَّاهُ الْقَرْمِينِ وَالنَّسَائِمِ وَالِدَّارِ حَيْ

درست ہی اور مردانہ فرین کراوسکو جمع ہی کہتی ہیں اپنی وقوف کی جگہ کی طرف کہ قریب شعر حرام کی ہی اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نے زبان وقوف
کیا ہی اور تمام مردانہ فرین وقوف درست ہی یعنی سوائی وادی محسر کی اور سہن شاکہ بن کہ حضرت کی جگہ فضل ہی بوجہ مع وعین
عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم الا اکثر من ان یغتنق اللہ فیہ عبدًا من الناس من یوم
عرفہ ورائہ لئلا یترک ما فی یدہ المملکۃ یتقیہ والذکر ہوا کذا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو از روی آزاد کر نیکی اللہ تعالیٰ او سہن بند کو لوگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفہ سہن
دنوشنی یادہ اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہی بند کو لوگ سی اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کی پہنچ کر تا ہی ساتھ
حاجو کی روبرو فرشتوں کی پیرن مانا ہی کیا جاہتی ہیں یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ جاہتی ہیں وہ درگاہ انقل کی یہ مسلم فی الفصل الثانی
فصل دوسری عن عمیر بن عبد اللہ بن صفوان عن خالد بن خالد قال لہ یقال لہ یزید بن شیبان قال کتانی موقوف
لنا عرفۃ بیاعدہ عمر من موقوفہ امام جند فانما انزل من امرنا انصارنا فقال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم فقولوا علی مشاعرکم فلا تم علی امرنا من امرنا انکم انزلہم علیہ السلام رواہ
الترمذی اور ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموسی کہ کہا جاتا تھا اوسکو
یزید بن شیبان کہا ہی ہم حج جگہ پیرنی اپنی کی کہ شہن وسطی ہماری حج میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تھا اوسکو عمر و جگہ پیرنی امام سہن
بہت دور پیرنی ہماری پاس ہی مریج انصاری کی پہر کہا تحقیق میں نے لہجی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرخی طرف تہا ہی فرمائی تیر
حضرت وسطی تہا ہی کہ پیر و او پر جگہ عبادت ہی کی پس تحقیق تم ہوا پر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ ہی کی کہ راہ ایم میں پیر
سلام نقل کی یہ تیر ہی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ وقت حاصل سننی حدیث کی یہ ہیں کہ عربی ہر قوم قبیلہ کا اگلی نامہ میں ایک
موقف جین تہا عرفات میں کہ وہ ان پیرنی ہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت ہی ناموقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ موقف امام
عبادت اس سی ہی ہیں اور ہونچا کہ حضرت عرض کریں ہم اگلی پاس کہ پیر ہی ہوں حضرت دریافت کیا کہ پہر سبائی درجہ است کہ سبائی کی صحابی کی
باتہ کہ ابن مریج اور کانام تھا اوسکو یہاں بلایا ہی لاپنی ہی قدیمی موقف پر یہو جو کہ تہا ہی باپ دہی چلا تا ہی شاعر عبارت ہی سی انتقال کر
کہ عرفات تمام موقف ہی رہی و زبرد کی موقف امام سی کچھ فرق نہیں کہتی یہ سب بات و کئی نسل کیسی کہ لاپنی ہی سہن خلاف و نزاع و نزاع ہوں و سہن
جاء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقوف و کل مریج موقوف و کل المزدلفۃ موقوف و کل فحج
مکملین و منکر رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت جاری ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان عرفہ کا جگہ پیرنی ہی اور جگہ پیرنی ہی
میں جگہ فحج کر نیکی ہی اور جگہ پیرنی ہی مردانہ میں جگہ پیرنی ہی اور سب میں کہ کہ راہ ہی اور جگہ فحج کر نیکی نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی ہی وقت ہی سہن
سی کہ میں جاؤں بہت اور جس جگہ میں ہی بدی فحج کرین راہی اسلی کہ فحج کرنا و کاحرم میں جاہی اور کاحرم میں ہی لیکن مریج وقت ہونچ کر نیکی
کہوں شکر کہ کہ مریج فحج کی ہی مریج فی مریج ان صح کرتی ہیں و مقصود اصل جواز ہی انا آنحضرت کی وقوف کی جگہ و مریج کی جگہ رواہ ابونضر
ح و عن خالد بن ہوزۃ قال رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس لکم عرفۃ علیہ فاما فی الزکابین رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی کہ میں ہوزہ ہی کہ کہا دیکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرمائی ہی لوگوں کو دن عرفہ کی یعنی عرفات میں دن تہا ہی ہر کہ روایات کا
نقل کی یہ ابوداؤد و اوچھی مریج کی کہ ابون زبیر ہی ہونا دور نزدیک سہن مریج و عن یزید بن شیبان عن ابیہ عن جندہ

ابو داؤد

ابن عباس سے یہ کہو یہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سے طرت نما کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چینی بنی زجر شد یعنی ہانکا جانور و کھاسا تہہ او از بندگی اور انا و نو تکوین شاد کیا ساتھ کوڑی اپنی کی طرف لوگوں کی یعنی تاکہ توجہ ہون طرف حضرت کی اور میں بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لا زم ہی محلو لاسی چلنا اسلی کہ تحقیق منی میں ہی دوزخا نافل کی یہہ بخاری ہی حفت یعنی نیکی نقطہ و روانی ہی من نہیں ہی بلکہ سا ہلوا دارا انفعال ج کی در ہر ہر کرن ممنوعات کی محال یہ کہ جلدی کہ فی نیکیوں کی طرف خوب ہی لیکن اس طرح کہ پہنچی طرف مکوبات کی اور ترتب ہوا و سب گناہ پس سنا فاتا ہوئی احدیث میں اور پہلی حدیث میں **ع وَعَنْهُ أَنَّ السَّامِرَةَ بِنْتَ تَرْهَيْلَ كَانَتْ مَرَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** من عرفنا إلى المزدلفة ثم أردت الفضل من المزدلفة الصبح فكلها قال لم ينزل النبي محمد الله عليه وسلم بل سجد حتى رقت العقبه متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ اساتہ بن زید تھی سچی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے مزدلفہ تک پہنچی یہاں افضل کو مزدلفہ سے یہاں تک ہیں دونوں کی کہا عیشہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم لیکہ تھی یہاں تک کہ پہنک کر کنگری جبرہۃ العقبہ یعنی دن ٹھکر کی جیب سے کنگری جبرہۃ العقبہ پوری تو لیک کہ تھی موتوں کی نقل کی یہہ بخاری اور سلم بن وسکن ابن عمر قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء جمع كل واحد منهما باقامة ولم يسم بينهما ولا على الازكل واحده معهما اراه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں کٹی پڑیں ہر ایک اور ایک زمین سے ساتھ تکبیر کی یعنی مغرب کی ہی جدی تکبیر کہی اور عشا کی جدی اور فضل نہ پڑیں در میان دن اور دونوں کی اور تہنچی ہر ایک کی اور دن و نون میں سے نقل کی یہہ بخاری ہی حفت ان نمازوں کے بعد فضل پڑیں کی یعنی کی تو اس سے نفی سنتوں کی بعد مزدلفہ کی بعد ان دنوں کی نہیں لازم آتا مع باب قصد حجة الوداع میں جو جزئی حدیث جابر سے گذری اور او میں جو یہہ جملہ سے ہم مسج بینہما شیدا اسکی شرح میں ملاحظہ فرمائی کہ کہا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑھو تو پڑھو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھی چنانچہ ایک روایت میں ہی یہہ آیا ہی تھی اور شرح خالد سند ہی فی ہی بیچ حاشیہ در مختار کہ یہاں تخلات نقل کر کہ کہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑھی **ع وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْإِسْتِشَارَةِ إِلَّا مَبْتَدِئًا بِصَلَاةِ الْإِسْتِشَارَةِ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْمُنْفِقِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں کیا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز پڑھی وقت میں ہوا ہی دونا دونوں کی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اور دن ہی مزدلفہ میں دن ٹھکر پہلی وقت و سکن سے نقل کی یہہ بخاری اور سلم بن وسکن اور دونا دونوں کی نماز اور نماز فجر اور عصر کی ہی حضرت ان عرفات میں جمع کی من کہ عصر ظهر کی وقت میں پڑھی اور نماز کریہاں نہیں کیا اسلی کہ پہر کوئی جاننا تھا بسبب اسکی کہ دن یہاں حاجت و سکن بیان کر نیکی کچھ نہیں اور پہلی وقت سے ملازم یہہ ہی کہ تار کی من پڑھی پہلی وقت معمولی ہی کہ اور جاہلی میں پڑھتی تھی یہہ کہ پڑھی پہلی فجر کی اسلی کہ پہل فجر ہی پڑھتی نماز فجر کی درست نہیں سنا لوئی نزدیک **ع وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَرْدَلِفَةِ فِي ضِعْفَةِ أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا میں دن شخصوں نے ہا اگر اگل بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو جمع زمری ضعیفوں بل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور سلم بن وسکن ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکی ہیں و نکو حضرت نے پہل روانہ کر دیا تاہنا کو اور میں ابن عباس سے ہی تھی اور حضرت بعد روشن پہل صبح کی پہل طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوئی سنت ہی ہی اور حضرت نے اہل کو بیچ دیا تاہنا نہ پادین بسبب زحام کی یہہ جائز تھی اور روایت میں یابی چنانچہ وہ اگل آتی ہی کہ حضرت نے ان لوگوں کو اگل روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ جبرہۃ العقبہ کن نکرا تاکہ بعد نکلنے آفتاب کی مذہب نام غلط ہے کہ بھی ہی ہی بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہی کہ نماز اور عشا جبرہۃ العقبہ کی کروا و سبب نام شافی اور امام احمد نے عمل کیا ہی کہ اوں کی مزدلفہ بعد اسی رات کی زمی حمار جائز ہے **ع**

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ أَنْتَرَهُ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكَلْبِيَّةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ مَعِيَ عَنِ يَمِينِهِ وَرَفَعِي سَبْعَ حَكَايَا تَحْتِ كَبْرِي
مَعَ كُلِّ حَكَايَةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَفَعِي لَدُنِّي أَرْبَعًا عَشَرَ سَبْعًا مَسْعُودِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ
بعضی جمره العقبة کی بس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور یمن کی طرف
ابن مسعود کی اس سیرت سے پہلے کنکریاں اوس شخص ان کو تار کی گئی اور پھر وہ یمنی حضرت صل سد علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور سلم فی
بس کیا کعبہ کو بائیں طرف اور منی کو داہنی طرف اور جبرائیل کو منی تو مستحب ہی کہ قبر کو ہڑا ہووی اور یہی فی روایت کیا ہی کہ حضرت کعبہ
کہتے ہی ساتھ ہر کنکری کی کنکرہ اذکر اللہم جملہ جملہ اور ذمنا مغفورا وعلما بشکرا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلی ذکر کیا اور سمن خصال حج کی
مذکورین شرح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِجْمَارُ تَوَدُّهُ رَفَعِي الْحِجَارَ تَوَدُّهُ وَالسَّحْيَ عَيْنِ
الضُّفْعَاءِ وَالْمَرْحَةَ تَوَدُّهُ وَالطَّوَأَتَ تَوَدُّهُ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتُمْ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِنَجْوَاهُ** اور روایت ہی جابری کہ کہا فرمایا رسول خدا صل سد علیہ وسلم ان
کہ استخاطاف ہی یعنی تہلیل یسوی اور پستکست کنکرہ کو لنگا طاق ہی یعنی سات کنکریاں پہنکی اور پھر نادر میان صفحا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات
بار اور گر وہ پھر ناخانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات باجمہوت کہ ہون اگر کی یسوی ایک تمہا را پس چاہی کہ طاق لڑوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات
بار نقل کی یہ سلم فی **ف** سات سات کنکریاں پہنکی جمہرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی در میان صفحا اور مروی کی اور جبکہ در طواف
میں سات بار پھر نافرمن ہی یہ ہر دو کی نزدیک اور ہر دو کی چار اٹھا یعنی پہنکی فرض تین اور باقی واجب شرح **الفصل الثالث**
فصل در سوری کن قَامَهُ بِنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرِئُ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْيِ عَلَى نَاقَةٍ
صَهْبَاءَ لَيْسَ هُنَّ وَلَا طَرْدٌ وَلَا يَسُوقٌ قِيلَ لَيْتَ الْبَيْتُ وَأَهَ الشَّافِعِيُّ وَالذَّقْدَقِيُّ وَالنَّسَائِيُّ كَانَ حَاجَةً وَاللَّهُ رَوَاهُ بِنَ عَمْرٍاءَ
ابن عبد اللہ بن عمر عماری کہ کہا ویکہا بی رسول خدا صل سد علیہ وسلم کہ وہ پہنکتے ہی کنکریاں یعنی جمرہ العقبة پر دن شرح سوارا و منی صہبا پر نہ تھا اور سلم
مارنا اور نہ لنگنا اور نہ کہنا ایک طرف ہو ایک طرف نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور شافعی اور ابن ماجہ اور دارمی فی **ف** صہبا اور سلم تین کو کہتے ہیں کہ سفیدی اور
ساترخی کی ملی ہو مطرح کہ لوگین بالوکی سرخ ہون اور اندری سفید اور اخیر حدیث کا حامل یہ ہیں کہ یہی اسرو کی ان کیفیت جو بار بار تمام کرتی چلتی ہیں
حضرت کی ان معمول تھا **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَنَّا جَعَلَ رَفَعِي الْحِجَارَ وَالسَّحْيَ عَيْنِ الضُّفْعَاءِ
وَالْمَرْحَةَ وَلَا قَامَةَ ذِكْرَ اللَّهِ وَأَهَ الذَّرْمِذِيُّ وَالذَّارِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ يَسْتَحْبُّ أَنْ يَكُونَ فِي كَفِّهِ** اور روایت ہی عائشہ ہی کہ نقل کی
نبی صل سد علیہ وسلم ہی کہ فرمایا نہیں مفر کر گیا بار مارنا اور نکا اور پھر نادر میان صفحا اور مروی کہ وہ اصل قائم کرنی یا داخل نقل کی یہ ترمذی اور دارمی
اور کہا ترمذی ہی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ظاہر میں یہ نہیں ہی تین کہ کا خدا بے ہونا نہیں معلوم ہوتا ہی اسلی فرمایا کہ یہ پھر ہوتی اور
قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی کعبہ سنت ہی ساتھ ہر کنکرہ کی اور دائیں گورہ منت بن ہی **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا بَنِي
لَيْتَ بَنَاءَ يَطْلُكَ بَعِي قَالَ لَا هِيَ مَنَّا مَنْ سَبَقَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَإِنْ مَنَّا جَعَلَ وَالذَّارِيُّ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا
کہا ہستی یا رسول اللہ کیا نہ بناؤں ہم اکل ہی عمارت کہ سایہ کرنی نکو منا میں فرمایا نہیں بنا جاہے ہی بٹمانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہنکی نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی فی **ف** معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اسمین ساتھ سبقت کی ہی نہ ساتھ مکان بنانکی یعنی بنا ایسی جاہے ہی کہ کسی لمبی خصوصیت
اور سمن نہیں پہنکی ہی جگہ ہی میں سخن اور کاوی ہی **ع** **الفصل الثالث** **فصل تیسری کن** نَافِعُ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍاءَ
كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْحِجْرَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ وَفَوْقَ طَرَفِ الْبَيْتِ الْكَلْبِيِّ وَاللَّهُ وَسَبْحَهُ وَبِحَمْدِهِ وَيَدْعُو اللَّهَ وَكَهَ يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ

تاریخ

تاریخ

در آداب مالک روایت می نافع می که کہا نخستین این عمرتی شهیرتی نزدیک و در سنارون پہلی کی طیسرنا و از اولاد کبرکتی اور سبحان لعل کبھی اور
 الحمد لک کبھی اور دعا مانگتی الصدی یعنی ہاتھ دہنا کر اور زبیر بن عوفیک حجرتہ العقبہ کی نقل کی سید مالک کی فرات مراد و در سنارون پہلی سی جبرہ اولی اور
 وحشی ہی این عمر زنجبیل و زبیر کی کہ چکنی تو نہیں کر دعا وغیرہ کرنی زمان نہیں اور دعا و زاری کرنی اور توجیحات مذکورہ پڑھتین مسنون ہیں اور کہا ہی علیما
 ان کہ بقدر پڑھتین سورہ بقرہ کی کہ پڑھی رہنا چاہی اور بعضی اہل حدیثی کہ پڑھی رہی ہیں کہ اولی باذن و رسم کرنی ہیں در زمین نہیں رہتی یعنی دعائی یعنی پڑھ
 جبرہ عقبہ کی نزدن شکر اور نہ اور ایام میں و اس سی نہیں لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب دوم الخیرین و دیگر کہا ابن عمر کی کہ اس طرح دیکھا یعنی
 زبیر فرزند اہل الصدی علیہ وسلم کو دعویٰ **باب اھل** باب ہی صحیح بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتھ زبیرہ کی اور سکون ال کل نام اولن
 چار پاروں کی ہی کہ رحم میں فرج کی جانی ہن وحشی طلب ثواب کی خواہ گیری و زبیر بیہ پرو خواہ گاہین میں سہلس تھا اور نہ اور غیرہ جو فرقان میں شرط ہی سو ہی
 زمین ہی کفایت کرنی ہی بکری اور امتداد کی ہر جگہ گر جیکہ طوان الزیادہ کمری حالت جنابت میں یا حیض میں یا جماع کمری بعد وقت عرفہ کی ہی سہلس
 سنا کی تو نہیں کفایت کرنا و زمین گردنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی مقدم ہدی واجب و طریق یعنی نقل پہر ہدی واجب کی کہی زمین میں ہی قرآن اور ہدی
 منع اور ہدی جنابت اور ہدی فقر اور ہدی احصا اور ہدی تمسید ہدی کی یہ ہی کہ بندہ بدیدہ ہی چاہی اور سکون جنابت ہی میں و زبیر کی حاصل کرنا ہی ہدی
 ہی سبیل کی وح و مولانا ہاشمی لاجر **الفصل الاول** فصل پہلین عن ابن عباس قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حکایت سے کہ الطیف بن ابی الحلیفہ نے دعا بناؤ کہ فاشہرہا فی فصیحۃ سناھا الامین وسکت اللہ عنہا و قلہا
 فصل پہلین ہم کہ کہی کہ اچلتہ فلما استقرت علی البیت اھل البیت راہم روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کر
 بیچ زوی بحالیفہ کی پہر سنگوانی اونٹنی اپنی اپنے خرم کیا اونٹنی کو بیچ کرنا سی کو مان لہنی اور سبکی اور پوچھنے والا خون و سکا اور ازلا گلی میں دو جو تیرہ گنا
 پہر سواری سو ہی اپنی اونٹنی پر کہ نام اور سکا فتوا ہتا پس جبکہ اوٹھا با اونٹنی کی آنحضرت کو سید پر کہ نام ایک جگہ کا ہی لیبیک کہی ساتھ حج کی نقل کی پہر مسلم
ف یعنی جب حضرت حج کی لہی حلی و زوی بحالیفہ میں کہ سعادت اہل مدینہ کا ہی سچی و زبیر کی نماز پڑھی پہر سنگوانی اونٹنی اپنی کہ جبکہ و بطور ہدی کی ال
 چلی ہی پس نیرہ مارا و سکی کو انکی جانبی جانب میں ان خون پوچھ کر و وجو تیان و سکی گل میں و ادرج اہلی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشان میں معلوم
 کر لیں کہ ہدی ہی اپن تعرض کرین قضاوت اور اگر وہاں ہول جاوسی تو لوگ پہنچا دیوسن و زبیرہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ سپر ہدی علامت نہ تھی
 تو او سکولت لیتی اور جبکو دیکھی اس طرح ہر دو چہرہ و پیشی ہر شاخ ان ہی اسکورہا کہ با و اہلی اغراض کو روکی اور چہرہ را نہ متفق ہیں اسپر کہ اشعار زبیر
 پہر زخمی کرنا سنت ہی لیکن ختم میں یعنی بکری و زبیر بیہ میں ترک کری اشعار کو لہی کہ ضیف میں اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہارڈانا
 مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علیما انی تاویل سکی یہی ہی کہ امام ابو حنیفہ اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اور وقت میں لوگ بہت خج
 کردی تھی کہ خوف ہونا ہتا ہر اسرت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی ہی اور اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت فی نماز نظر کی زوی بحالیفہ میں پڑھی اور با
 صلوة السفر میں بخاری و مسلم کی حدیث گذری و س ہی معلوم ہوا کہ حضرت فی نماز نظر کی مدینہ میں پڑھی اور عصر زوی بحالیفہ میں پس تطبیرو انین یون بجاؤ
 کہ ابن عباس فی حضرت کی ساتھ نماز نظر کی مدینہ میں پڑھی ہوگی حضرت کو نقل پڑھی دیکھ کر زوی بحالیفہ میں گمان کیا کہ نماز نظر کی پڑھتی ہیں اور لیبیک
 کہی ساتھ حج کی یعنی اور عرب کی سلی کہ صحیحین میں انس سی آیای کہ سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیبیک کہی تھی ساتھ حج اور عمر کی میں ادوی
 فی فضول حج ذکر کیا اسلی کہ وہ پہل ہی با یہ کہ سنا ہو کر دیکھا کہ کرنا ہجرت ہر مولانا **وکن** عائشہ قالت اھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قائم الی البیت ما فخذلہا من فوق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہدی سچی ہی صل اللہ علیہ وسلم ان کہا طرف خانہ کعبہ کی کہ بران پہر

ابتداءً فقال فلما وجبت جنتها قال فكنتم بكم ليلة خيفة كما انتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رواه ترمذي بن عبد بن كرزو كفضل النبي صلى الله عليه وسلم في يومئذ من نزلوا من فوقهم في يومئذ من نزلوا من فوقهم
 كما هي اوروه دن دوسرا ہی یعنی کیا روین تاج کہا راوی ان اور نزدیک کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ باج یا چہرہ پس شروع کیا اور متون سے
 کہ نزدیک ہوئی تھی طرف حضرت کی تاک کو اور زمین ہی پہلی فرج کریں کہا راوی ان پس جب کریں کہ زمین جانوروں کی زمین پر کہا راوی ان پس بولی
 حضرت بو فنا آہستہ کہ نہ سچہ سچا میں ان کو پھر کہا یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرما حضرت ان کہا اسی کہ فرما باجو شخص کہ چاہی گات
 کہ یہ راوی یعنی اس ہی میں اس فعل کی یہ ہے بود ادونی **فذكر** حذیثنا ابن عباس وجابر فی باب الاصحیحین اور ذکر کی گئیں دنوں
 حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاصحیحین **ف** بہت بڑا دن آج کہا طبی ان کہ مراد وہی ہے کہ بڑے بزرگ ایام ہی دن خاک کا ہی سلیسی کہ عشرہ
 ففضل ہی اپنی سوادسی انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہی باعشرہ ویکجہ کا ہی پھر بعضی حدیثوں میں معلوم ہوتا ہی کہ ففضل ایام عشرہ ویکجہ کا ہی اور بعضی معلوم
 ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا ففضل ایام ہی انہیں فظین یوں وجاہت کی حدیثوں عشرہ ویکجہ کو متذکرین ہا تہا شہ حرم کی یعنی شہ حرم میں عشرہ
 ویکجہ کا ففضل ہی پائل صل یہ کہ عشرہ ویکجہ کا حرام مینوں ففضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق ففضل ہی اور زمین بعد ہی یہ کہ کہا جاوی کہ فضیلت
 مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان میں روزی کبی جان ہی دن اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر میں عبادت ہوتا ہی اس جہت سے
 تو عشرہ اخیر رمضان کا ففضل ہی اور عشرہ ویکجہ میں افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سے وہ ففضل ہی اور پھر دن فرما عید کی دوسری دن کا یہ
 نام اسلی ہوا کہ لوگ فرار آرام پکڑتی ہیں اور سدن سینا میں بعد رنج اور ہائیک ایادای سنا سناک میں اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ عرفہ ففضل ایام ہی پس
 یہاں ہی وہی مراد ہی کہ جلد ففضل ایام ہی دن فرما ہی اور تاکو اور زمین پہلی فرج کریں یعنی وہی حال کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک
 منظر اسکا بنا کچھ نہیں فرج کریں اور یہ بجز ہا حضرت کا ہر **العصل الثالث** ففضل تیسری عن سئلہ بن الاکوع
 قال قال النبي صلى الله عليه وسلم **فلا يصح بعد الثالثة** وفي حديثه **منه شيء** فلما كان
 العام المقبل قال يا رسول الله **فما فعلنا العام الماضي** قال **فلاوا اظحموا واودحروا فان ذلك العام كان**
 بهذا من شأنه **فما فعلنا العام الماضي** قال **فلاوا اظحموا واودحروا فان ذلك العام كان**
 بجزئی تیسری دن کی اس حال میں کہ وہی گہر میں ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے ای رسول خدا کی کہ ہم جیسا کیا ہا تہا ہی
 سال گذری ہوئی میں یعنی نہ کہیں گوشت قربانی بعد میں دن کی فرمایا کہا اور کہا اور ذخیرہ کرو اسلی کہ تحقیق اس سال میں لوگوں نے ہی محنت و مشقت
 و محتاجی پس جہا یعنی سب سے کھینچ کر کھینچی یہ کہ مدد کرو تم اوکل یعنی اب حاجت نہیں ہی ہی عربی اگر کہو گی اجازت ہی نفل کی یہہ بخار
 اور مسلم **ف** ایسا لفظ شدیدا ہوا ہا مدینہ میں کہ تمام مدینہ پھر گیا ہا ہا ہر نبی والو نبی اس سال حضرت ان فرما تا تا کہ جنت گوشت لوگوں پاس ہر
 تقسیم کر دین جمع ذکر کریں سال آئندہ میں جہا حاجت نہیں تو اجازت دیدی کہ نبی کی **وعن** نبیئہ **قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم عني ايامنا كما عني ايامك ان تا کہ لوہا فوق نذرت لکن **تسبحكم جاء** الله بالساعة **فكنا** واودحروا
 واوجروا **الاوان** **هذه الايام** **ايام اكل مشرب** **ذكري** **الله** **رواه** ابو داود **و** اور روايت ہی نبیئہ ہی کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان تحقیق ہی سب سے کھینچ کر گوشت قربانی یا پس کسی یہ کہ کہا تم اوکل و سکو زبادی میں دن کسی تاکہ دست ہو گویا یعنی ہتھاری
 فقرو کو ہی سبھی لا با اللہ تعالیٰ و محنت پس کہا اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی سب سے کھینچ کر نیک خیر ہوا اور تحقیق یہ دن یعنی سناکی

پر پیر کبری ہونی ساسنی قبیلہ کی دیر تک یعنی بقدر زمین سورہ بقرہ کی اور عامانگہتی اور اوہمان دولون اہلبہد اپنی پیر ساسنی بی بی کی بی بی پر سات لکھ راہ
 اور لکھ کر کہتی جب بی بی کنگری پر پہنچتی بائیں طرف یہاں تک کہ آبی زمین نرم من اور کنگری ہونی ساسنی قبیلہ کی پیر عامانگہتی اور اوہمانی دولون اہلبہد اپنی اور
 کبری رہتی دیر تک پیر ساسنی مناری عقیبہ پرتا لیک اندر سی سات لکھ کر ان اللہ کہتی ہی نزدیک ہر کنگری کی دروزہ پیر کی نزدیک و سکی پیر پیر کی اور کنگری
 اس طرح سی دیکھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کنگری ہی اسکو نقل کی یہ بخاری ہی ف ترتیب مذکور ہی رہی کنگری ہماری نزدیک سنت ہی لیکن نسبتاً
 مستثنیٰ اسکی ہی کہ اسکو ترک کنگری اسکی کہ واجب ہی امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پیر موالات یعنی بی درہل رہی کنگری سنت ہی اور امام مالک کی نزدیک میں
 واجب و زمانہ کی اندر ہی باہر میں لکھا ہی کہ اگر لکھ کر ان پہنکی حجرہ العتیقہ پر اوپر کی جانب ہی تو کافی ہی لیکن یہ خلاف سنت ہی اور پہلے دو منار و ک
 پاس پیر تار اور عاکر ثابت ہوا اور پیری کی پاس نہیں حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہی ہے **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
اسْتَأْذَنَ الْعَتَاكُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْبِتَ بِمَكَّةَ لِيَاكِلِي مَيْمَنِي مِنْ أَجْلِ سِقَاةِ
فَأَذِنَ لَهُ مَضْفُوقٌ مِمَّا وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاسِمٍ کہ کھا پر اوہانگی مانگی عباس بی بی عبدالمطلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو رہی کی کی ابن ابی ذنون
 سنا کی میں سببیت سنت پہلے زفرم کی پس ذنون دیا حضرت ان اوکو نقل کی یہ بخاری اور سلم ہی **ف** نے زفرم کا پینا اچھی طواف افاضہ کی
 مستحب ہی پہلے ذنون ان میں کہتی ایک عوض بہری رہتی ہی یہ زفرم ہی کہ کونین پر اگر سبب زوحام کی کوئی نہ ہو سکی تو اون جو ضومین سی ہیوی
 اور اوہکی دار و غنہ عباس بن عبدالمطلب سچا حضرت کی ہی اور ناسب مل گئی ہی وہ پلا با کنگری ہی پس جن تو میں کہ منا میں ہی ہی جن و غیرہ دار
 چاہی حضرت عباس نے کہ ہم ہودی تو میں کہ میں ہوں واسطی خدمت پانی پلانیک حضرت نے پرواگی دی اور را کور مینا میں رہنا را اون معلومہ میں
 واجب ہی جمہور علماء کی نزدیک و سنت ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمدی ہی ہی ہی اور حسیہ را کی رہتی میں کثرات
 ہی یعنی آبی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اس جگاہ کا ہی کہ قیام را کنگرا وہان مستحب ہی ہا بنذلیلہ القدر وغیرہ کی کہ اکثر اوقات قیام کرنا مستحب ہی اور چہ
 سنت کہتی ہیں وہاں انکی رہتی کو دلیل وہی ہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہونا تو کو کو کنگر حضرت اجازت دیتی را کنگری ہی کی میں اور کھا بعض علماء ہمار
 ان کہ جائز ہی اسکو کہ مشغول ہوا ان پلانین مانند عباس کی اور اوہکو کہ اور عذر شدید ہو یہ کہ ترک کر ہی انکو رہنا مینا میں سنا کی مشغول نہ ہی پس ارشاد کیا
 طرف اسکی کہ نہیں جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کی اور ساتھ عذر کی دور ہونے ہی اوس ہی ساتھ یعنی برائے **وَعَنْ ابْنِ عَجَابَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى الشَّقِيَاءِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَتَاكُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى امْرَأَتِكَ فَانْتِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ الشَّقِيَاءُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ قَدِيرَةً فَاسْتَسْقَى
فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اتَى زَفْرَمَ وَمِنْهُمْ كَيْسِقُونَ وَيَعْلَمُونَ فِيهَا فَقَالَ الْعَتَاكُ إِنَّكُمْ عَلَى الْحَجِّ صَاحِبٌ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ لَوْ كَانَ أَنْ تُغْلَبُوا لَكُنْتُمْ حَتَّى أَصْغَى
الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ سَرَادَةَ الْبَخَارِيِّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان
 طرف سبیل کی کی پس نگا پانی زفرم کا پس کہا عباس نے اپنی بی بی کو اسی فضل جا تو اپنی ماں پاس درل اور پیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہا ان اپنی اور
 پاس سی یعنی ہا انی خاص کہ استعمال ہو پس فرمایا حضرت پلانیک یعنی اس میں ہی میں کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی میں اہلبہد اپنی بائیں فرمایا
 پلانیک یعنی اس میں ہی پس حضرت نے اس دن ان میں سی پیر انی کو میں زفرم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبدالمطلب پانی پلانیک ہی لوگو کو اور حضرت کنگری تھے
 پلانیک میں پیر فرمایا کام کی جا پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کی ہو پیر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کی جا لوگ تم یعنی غالب و سکی تمہر لوگ پان کہ پینچ
 میں یہ سبب تبارع سنت میر کی اور زمین کھینچنے و جلی ٹکوا پانی اور یہ کام تمہاری اہلبہد سی جاتا رہیگا اللہ اور تم میں یعنی اوشی پیر ہی کہ حضرت سوا کہ

اور پھر تاکہ لوگ دیکھیں اور احکام سکین یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ پھر اور اشارہ کیا طرف موٹھی ہانپی کی نقل کی یہ بخاری فی ف لوگ
 ذاتی بن ہاتھ اپنی لکھ یعنی گان یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی ہاتھ تھری نہیں ہوتی اور وہ امین ہاتھ ذاتی بن ایسی لڑکی واسطی اللہ کہی ہو
 پانی بن ہی شگاہی حضرت فی و نایا کہ کیا مضائقہ ہی امین سی پلاؤس پیاوس سی اور موافق اسکی ہی و دروایت کہ آنحضرت صلی علیہ
 علیہ وسلم دوست رکھتی تھی پینا بقیہ پانی وضو لوگوں کی سی ازراہ تبرک کی اور منقول ہی انسی ہی بطریق مرفوع کی کہ تو اضع سی ہی یہ ہے کہ
 میوی آدمی چوٹی بہائی اپنی کیسی اور حدیث سورالمومن شفاغیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہو کہ حضرت اونٹنی پسی اوتری
 نہیں پائی کینچی اور پینچی ہی اور ایک اور روایت میں صلاسی آیا ہی کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم طواف افاضہ جب کہ چکی تو کینچی اڈول
 یعنی زمرم سی نہ کینچی ساہتہ فکی کینچی پس پیا پیر ڈال پانی ڈول کا کوئین میں پس وجہ تطبیق کی امین یہ ہے کہ اول آنحضرت پشکو و پیکر
 نہ اوتری ہوئی پیر دوبارہ تشریف لائی تو پیر دیکھ پائی کینچی اور پیا ہوت **وَعَنْ كَسْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَالْعَصْرَ الْمَغْرِبَ وَالْمَشَاءَ ثُمَّ رَفَعَهُ فَكَفَّهُ بِالْحَصْبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ مَرَّةً الْبُخَّارِيُّ
 اور روایت ہی انسی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر کی اور عصر کے اور مغرب کے
 اور عشا کی پھر سورہے ہو ڈالسا سو نا محصب میں پھر سوار ہوئی طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اوسکا
 یعنی طواف الودع نقل کی یہ بخاری فی ف محصب اصل بن اوس جگہ کہتے ہیں کہ جہاں سنگریزی بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ
 معین کا ہی متصل مناک اور اوسکو بطح اور بطح اور خیف نبی کہتے ہیں ایسی اسمین کہا راوی ہی کہ حضرت فی نماز پڑھی محصب میں
 اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پڑھی بطح میں اور اوترنا محصب میں بعد کھنٹی کی مناسی تہا تیروین و کج کوغ **وَعَنْ عَبْدِ**
الْعَزِيزِ بْنِ مَرْبِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّسَّ بْنَ صَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ بَعَلَّتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
صَلَّى الظَّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ يَمِينِي قَالَ فَأَبْنَى صَلَّى العَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ يَا لَئِيْلُ لَوْ أَنَّكَ فَعَلْتَ كَمَا فَعَلَ
أَهْلَاءُكَ لَهَيَّجْتُكَ حَتَّى يَكْفُرَ اور روایت ہی عبد العزیز بن فریح سی کہا پوچھا میں انسی بن مالک سے کہا میں خبری مجھ کو ساندہ اوسچر کی
 کہ جانی تو فی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہاں پڑھی نماز پھر کی آہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انسی فی کہ میں کہا سعید العزیز بنی یعنی کہا
 میں ہی انسی سے کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیروین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انسی فی کہ پڑھی نماز بطح میں پھر کہا انسی
 کہ تو جیہ کہ کرتی ہیں مرد اتری نقل کی یہ بخاری اور سلم فی فی حضرت تو ابطح کیا ہی اور تو ابطح کہ کہ جطیح کرتی ہیں امر اتری مخالفت انکے
 تاکہ باعث قنہ انکے جگہ ہوا اور یہ کچھ امر ضروری ہی نہیں اور پہلی حدیث سی معلوم ہو کہ پھر کی نماز حضرت فی محصب میں پڑھی اور اسہو
 سکوت ہی پھر کی نمازی یعنی اس سی یہ نہیں معلوم ہو تاکہ پھر کی نماز میں پڑھی یا محصب میں کہ اوسکو بطح ہی کہتے ہیں میں اس تقاض
 نہیں دونوں میں۔ **مولانا ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَرُدِّكَ الْاَبُطْحُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ****
وَسَلَّمَ كَمَا نَزَلَهُ كَانَ لَكُمْ حَرْجٌ مِمَّنْ مَشَقَّ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اور تا بطح میں نہیں ہی سنت نہیں اوتری ہی سول خدا صلی
 علیہ وسلم کہ اسو اسطی کہ اور تا او میں تہا بہت آسان واسطی کھلی حضرت کی جب نکل نقل کی یہ بخاری اور مسکوف یعنی بطح میں حضرت امیر
 اوتری تھی کہ تاجوڑ جاوین وہاں اسباب اپنا اور کی میں جا کر طواف الودع کرین پھر جب وہ انسی نکل کر دینہ کو انی لگین تو آسان ہو گئیا
 کہ سبکبار ہوں اور جانا جا ہی اختلاف ہی اسمین تخصیص اترنا محصب میں سنت ہی نہیں یعنی کونہ چوٹیا اور تہہ فعال حج سی ہے یہ قول

حسب اور بطح اور خیف نبی

یعنی عورتوں کی صحبت کرنی ابھی نہیں حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نفل کی یہ یعنی صاحب مصابیح
شرح المصنفین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور پھر روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یوں ہی کہا کہ جو سوت کرے
لنگر یا حج اور یعنی حج و عمرہ کو پس تحقیق حلال ہوئی و اسکی ہر چیز سوائی عورتوں کی وَمَعَهَا قَالَتْ اَفَاَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ تَوْبِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمِنَى فَكَلَّمَ بِهَا كِلَابِي اَيَّامَ النَّسْرِ فِي بَرِيءِ الْحَمْرَةِ
اِذَا نَزَلَتْ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْعَةٍ يَسْبُحُ حَصِيَاَتٌ يَكْتُمُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ دَبْقُفٌ عِنْدَ الْاُولَى وَالثَّانِيَةَ فَيَطْبُلُ الْفَيْتَامَ وَ
يَنْتَضِرُ وَيَسْمَعُ النَّثْلَةَ فَلَا يَدْفِقُ عِنْدَهَا اَوْ اَبُو اَدُوْدُ اَوْ رُوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ كَمَا بَطَلَتْ فَرَسَتْ رَسُوْلَ خُدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ دُنْيَا
یعنی عید قربانی آخر روز میں اوج وقت کہ نماز ظہر کی پہلی پہر پر کرائی طرف مناسکی پہر شہری مناسکین اتون دن تشریق کی یعنی گیارہ دن ہارون میں تشریق
کی ماری تھی کنکران حجرہ کو جو وقت ڈھلتی دو پہر پر کہ کو یعنی منار کیوسات سات کنکران کہ تیسری ہاتھ پر کنکران کی اور تشریق تزدیک پہل منار کی اور دروس
یعنی وسطی کی اور دراز کرئی تیسرا یعنی اذکار کی پہلی نماز کی یعنی ساتھ طرح طرح کی دعا اون اور عرض حاجات اور ماری تیسری منار کی اور نہ تیسری
پاس اسکی نفل کی پہلہ بود اور دن فسادین لیل ہی اسپر کہ حضرت نبی ظہر کی نماز دن بخونگی کی ہی میں تیسری اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ تیسری تھی اور
اسکی یعنی دعا کی ہی نہ یہ کہ دعا کرتی تھی پاس اسکی یا بعد اسکی یعنی تیسرے دعا کرتی تھی جلوس میں کرتی تھی ذاع وَعَنْ اَبِي الْبَلَدِ
بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَعَاءِ الْاِيْلِي فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَمْرُوْا
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَجْعُوْا كَمَا يَجْعُوْنَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَذْمُوْهُ فِي اَحَدِهَا اَوْ اَهْ اَصْلًا وَالنَّسَائِيُّ وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَلْ
تَحْرِيْمٌ فِي تَحْتِجُّ اَوْ رُوَيْتُ هِيَ اِلَى الْبَدَا حِ بِنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ كَرَفَعَتْ كِي اِيْمِي بَابُ كَمَا اِجَازَتْ دِي رَسُوْلَ خُدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وِطْطِي
چرانوالمی او شوگی بیج ترک کرنی شب باشی کی مناسک اور یہ کہ کنکران ماریں یعنی حجرہ العقبہ پر دن بخونگی یعنی پہلی دن بخونگی
پھر جمع کرین مارنا دو دن کا بیچ دن بخونگی پس ماریں دو نو دن کا مارنا بیچ ایک کی اون دو نو میں سے نفل کی بہرہ مالک تشریق کی فی اور کہا
تشریحی کی کہ بہرہ حدیث صحیح ہی ف کہا طیبی مراد یہ ہی کہ اجازت دی چرانوالمی کو کہ بہرہ کہ رانکو زہن مناسک تشریق کی را تو میں
اسلمی کہ مشغول ہوئی ہن چرانی میں اور اجازت دی بہرہ کہ کنکران ماریں دن عید کی حجرہ العقبہ پر فقط پہر نہ ماریں عید کی اور سر
دن بلکہ ماریں تیسری دن دو نو دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہیں جائز ہی انہ کی تزدیک تقدیر رحمی کی دوسرے دن عید کی یعنی تیسری
دن کی بدلہ ہی اگر دوسری دن میں ماریں نہیں درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلہ ہی تیسری دن ماریں دن
بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْحَرَمُ باب بیچ بیان اون چیزوں کی کہ بچی اونسی حرم ف یعنی اس باب میں بیان ہے
اون چیزوں کا کہ حرام ہی کرنا اونکا حرم کو خواہ واجب ہو انسی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی حرم
کرنا اونکا اور صدقہ امین بہرہ کہ وہی صباغ یعنی دوسرے ہون دی یا ایک صباغ جو یا کچھ ہو تھوڑی سی چیز غیر معین ہن ح شوع **الفصل**
الاول فصل پہلے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍَاَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْحَرَمُ مِنْ**
الْبِيَاَتِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُنُصَ وَلَا الْعَرَامَةَ وَلَا الشَّرَاوِيْدَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ وَلَا الْاَحَادَ وَلَا يَجُوْدُ لَعْلَابِ
فِيْلَبْسِ خُفَيْنِ وَكَيْطَعُوْهَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَانِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الشِّيَاَتِ شَيْئًا مِّمَّا سَهَّ مَرَّ خَفْرًا وَلَا وِرْسًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ
وَرَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رُوَايَةٍ وَلَا تَتَخَفَبُ الْمَرْءُ الْحَرَمَةَ وَلَا تَلْبَسُ الْقُمَّنَا اور روایت ہی عجب

ابن عمری یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا پہنی تو فرمایا کہ پہنی اور کپڑا پہنی فرمایا نہ پہنوں گے اور نہ باندھوں گے اور پہنوں پانچواں اور نہ اور ہوا لیتان اور نہ پہنوں موزے مگر وہ شخص نے پادوی پانچواں پہنی اور پانچواں پہنی کہ کاش ڈالی ہوئی دونوں شخصوں کی پہنی سی اور نہ پہنوں پتھر مین سی اور پتھر کو کہ لگی ہو اور سکوز خندان اور نہ کہ لگی ہو اور سکوز س نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ذالی عورت احرام والی اور نہ پہنی راستانی **ف** مراد سائپہنی کی قول اور پانچواں پہننا اونکا ہی اور سطح پر کہ معمول ہی پہننے کا جیسی کرتی کو گلی بزن ہستی میں اور پانچواں کو پانچواں میں سطح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر نہ مانتہ چادر کی تو نہیں منع اسلی کی کہ اس صورت میں یہہ نہیں کہیں گی کہ کہ پہننا اور پانچواں پہننا اور نہ بارانی مراد اس سی یہہ ہی کہ ایسی چیز اور ہی کہ سر کو ڈہانی خواہ تو ہی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اور سکوز پہننا اور اور نہ مانتہ کہتی ہوں مانتہ کہ پہننے کو بدی اور اوٹھالینسی کتھڑکی سر پر تو مصانفہ نہیں اور مراد تختہ سی اس جگہ مذہب سختی میں وہ ہی کہ پشت پانکی بیچ میں ہوتی ہے اور امام شافعی کی نزدیک ہی تختہ مراد ہی کہ جسکا وضو میں دہونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ جس پاس جوتی ہوا اور وہ موزا پہننے لیا تو آیا واجب آتا ہی اور سپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں اور سپر فدیہ اور کہا ابو حنیفہ اور علمانی نے کہ اور سپر فدیہ ہی جیسا کہ جب احتیاج ہو سر نہ اٹکی تو سر نہ اڑوی اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم گہانسی ہی زرد رنگ مشا بز عرفان کی اور زعفران اور ورس کی رنگ سی منع اسلی فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی امین اور نہ نقاب ذالی یعنی مونہ کو برقع اور نقاب سی ڈھانکے اور مونہ کو کچھ چیز سطح ڈھانکی کہ الگ رہی مونہ سی تو جائز ہی مرد کو ہی مونہ ڈھانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہماری نزدیک اور سی کہا مالک اور احمد نے ایک روایت میں اور خلاف ہی امین امام شافعی کا اور ہوج اگر مرد کو لگی تو وہ سین میں منع ہی اور نہیں تو نہیں اور اسلم فرمایا کہ اور خیمہ سر کو لگی تو منع ہی اور کچھ بڑا ہوا والا نہیں **ع** **ع** **ع** **وَسَكَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْحَرَمَ تَعْلَبِينَ لَيْسَ خُفَيْنِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِذَا لَيْسَ سَرَافِيلَ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سائینسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی اور وہ فرماتی ہی کہ جسوقت بناوئی محرم پانچواں تو پہنی موزی اور جسوقت بناوئی تہ بند پہنی پانچواں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنی موزی یعنی شٹو کی تھی سی کاش کہ جسکا اور برکی حدیث میں گذرا اور جس صورت میں تہ بند ہوا اور آزاد پہننے میں تو نہیں ہی اور سپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ کہ تہ باندھنا تہ بند کر لی اور اگر بغیر ہاتھی پہنی گا تووم آویگا اور سپر یعنی جانور زوج کر ہی **ع** **وَسَكَنَ يَعْلَى بْنُ أُمِيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرَانِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَّصِمٌ بِالْحُلُقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعَمْرَةِ وَهَلِيهِ عَنِّي فَقَالَ أَمَا الظُّيْبُ الَّذِي يَكُ فَاعْسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَهُ الْجَبَّةُ فَإِنَّهَا مَصْنَعَةٌ فِي عَمْرَتِكَ كَأَنَّكَ مَصْنَعَةٌ فِي حَجَّتِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہانہ میں کہ آگاہہ ایک شخص گنوار اور سپر تہا کہ اور وہ شخص تہ ہوا ہوا ہوا حلق میں کہ ایک قسم خوشبو کی ہی زعفران وغیرہ سی تھی ہی پس کہا رسول اللہ تحقیق میںی احرام باندھنا عمر کا اسمالین کہ یہہ کہ تہ میری بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کی کتھڑ سی پس دہو ڈال اسکو میں بار بار کرے پس اور تہ ڈال اور سکوز پر کہ عمری اپنی میں یعنی احرام عمر کی میں جیسا کہ تہی تہی وچ احرام حج اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جہانہ نام ہی ایک جگہ کہ کہ ایک منزل ہی لگی سی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمر کا دہانی باندھنا اور دہو ڈال

آئی اور چاہا کہ عبادہ کعبہ کہیں پہنچے اور ولین کہا کہ اگر اس بات میں کچھ قدرت ہوئی تو اپنی تین سچا آپہ سوچ کر مسلمان ہو ہی سکتے ہیں
جب ہدایت کرتا ہی تو یوں کرتا ہی اور پہلی داخل ہوئی کی یعنی اور وہ متوقع ہی کہ کل میں جاوے گی جب تک ممانعت نہ ہوئی تھی
ہوئی سی کی میں بعد از ان مشرکین فی منہ کر دیا اسکو صلح جا میہ کہتی ہیں اور صلح چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا صلح ہر
آدم آدم صلح یعنی دو دو سیر کی ہوں ہر سیر کی کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور زنج کر اور یہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تخلقوا ر و سلم حتی پہنچے
ابہدی علیہ صلح **الفصل الثانی** فصل دوم عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یَنْهَى الْمَيْسَاءَ فِي احْرَامِ بْنِ عَنِ الْفُتَاكَا سَيْنِ وَالنَّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَدَسَ وَالزَّخْفَرَانَ مِنَ الشَّيَابِ فَتَلْبَسْنَ بَعْدَ ذَلِكَ
مَا احْبَبْتُمْ مِنَ الْاَوَانِ الشَّيَابِ مَعْصُفًا اَوْ خِرًا اَوْ حِجَابًا اَوْ سَرَابِيلًا اَوْ قَبِيضًا اَوْ حُفَّ رِوَاهُ ابُو داؤد روايت ہی ابن عمر سی یہ
اور ہونہی فی سنار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ منع فرماتی ہی عورتوں کو سچ احرام او ٹیکلی پہنی راستا تو ٹیکلی اور ڈالنی نقاب کے سی یعنی اس طرح کے
نقاب کے موند کو لگی اور پہنے اس کو سچ ٹیکلی کی لگی ہو اور سکورس اور زعفران اور چاہی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑوں ہی
کسبیا پڑا ہوا یا خرم ہو یا یور ہو یا پانچا ہوا کر تا ہو یا موزہ نعل کی یہ ابوداؤدی ف بعد اسکی یعنی بگنی کی احرام سی حضرت شیخ یعنی
معنی کہ کہیں ہین اور ماعلی قاری رح فی یہ معنی لگنی ہین کہ بعد از پجڑ کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزوں مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑوں ہی
سو پہنی اور لکھا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی در میان زعفران کپڑی اور کسبئی کی اور ہماری مذہب میں دو نو منہ معلوم
ہوتی ہین خزانہ الاکمل اور ولواجبی وغیر چاہن لکھا ہی کہ اگر پہنی خرم رنگا ہوا کسب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپا ٹیکن یا زیادہ
توا سپردم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق پہنچہ کہ حل کیجاوی یہ حدیث اور کسبئی دہوی ہوسکی
کہ جسمین خوشبو نہ ہو اور کہا طیبی فی کہ زیور کو کپڑوین کہا مجازا و عن عائشۃ قالت کان الرکبان یکترون دینا و نحن مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر مآت فاذا جازوا بنا سادکنا لحدنا حلبا بہا من راسہا علی رجبہا
فلا اذا جاوزنا کشفنا اوداہ ابوداؤد و لابن ماجہ **مذنبہ**
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہمیر یعنی عورتوں پر اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھی ہوی یعنی
اور بسبب احرام کی موند پہلی ہوتی پس جوقت کہ گذرنا قافلہ ہماری اگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پر سی اور پرموندہ اشج
یعنی اس طرح کہ موندہ کونہ گنتی پس جوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہسی کہ ولدین ہم موندہ اپنا نعل کی یہ ابوداؤدی اور وسطی ابن ماجہ
معنی اسکی و عن ابن عمر ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یذہن بالزیت ہو حرم غیر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نعل کی یہ تری تہی
ف اسققت اوس تیل کو کہتے ہین کہ پہول خوشبو کے اوسین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبو اور جو ابوی یا لایا جاوی اوسین تیل خوشبو کا
تہر جانا چاہی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگایوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور کلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو او سپردم یعنی جانور زنج
کر لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگایوی زیتون کا پہول لگا کر اوسین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگایوی تو او سپردم لازم آوے گا نزدیک البوحینہ
کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل کی یہ کہ اختلاف اس صورت میں ہی کہ ہون دو نو تیل خالص خوشبو سی بغیر لکھی ہوی لکھی
خوشبو دار ہو کہ جسمین پہول کلاب غیرہ کی ڈال کر خوشبو دار کیا ہو واجب ہو گا دم بسبب ہمال اوسکے اتفاقا اور اسے سطر ج جبکہ ہوزت لکھا جاوے

عن

پس او میں ہی دم دینا اور یک بالافتاق اور بی اختلاص اس صورت میں ہی کہ تیل بہت لگا دی اور اگر کم لگا دیکھا میں زیتون یا تیل کا
 تو اوپر سرد و آویجا اتفاقاً پیر ہیہ دم وغیرہ دو تو تیل و یکن استعمال سے جب لازم ہو تا ہی کہ استعمال کی راہ و بطور خوشبو لگانا اور اگر استعمال کی
 اور کو بطور روئی تو نہیں آئیگا اوپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک اور اور خوشبو تو یوں کی کہ اونکی استعمال سے بہر نفع دم لازم نہ ہو
 خواہ بطور خوشبو کی استعمال کرے خواہ بطور روئی کی عرج و رخسار **الفصل الثالث** فصل تیسری معنی **فان اذین ان عمر و جلد**
القرم فقال انی علی شرب یا نافع علیک و نسا فقال نلغی علی هذا و قد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
ان یشرب الخمر و رواہ ابو ذر و آیت ہی نافع سی یہ کہ ابن عمری پانی سردی پس کہا اذ جگر کوئی کپڑا لای نافع پس ڈالی مینی او پیرانی پانی
 ڈالتا ہی تو تجربہ و تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اس سے کہ پہنی او سکوم نقل کی یہاں بودا و دنی ف ہمار
 مذہب میں یہی کہ اگر کسی ہوئی کپڑا یا اسطرح استعمال کری کہ معمول ہی او سکی استعمال کر نیکا تو منع ہی والا نہیں پس بارانی کو
 بدن پر ڈال لیسا منع نہیں چنانچہ بیان اسکا او پر پوچھا ہی اور ابن عمری اس سے منع کیا پس یا تو مذہب او نکاہی ہوگا کہ منظور
 مینی ہوئی کی استعمال سے پیر کرتی ہونگی اور یا سلیبی منع کیا کہ سرد ہا ہا ہوگا ح مولانا و مکن عبد اللہ بن مالک
 ابن جحینہ قال احتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو مخمر و یجی جمل من طریق حکمہ فی وسط الراس منفق علیہ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن مالک کیسی ایسا عبد کہ کیشیا مجینہ کا ہی کہا سینگ کی کچھائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بچوں بچ سرائی پڑ
 حالت احرام میں بچ مکان محی جل کی راہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ابن جحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ
 اسلی لفظ مالک کو ساہنہ تنوین کی پڑھی ہیں اور ابن جحینہ میں الف لکھا جاتا ہی اور جحینہ آتھیں عبد اللہ کی اور یوس مالک کی اور
 سرین پچھی مینی سی بال ضرورت ہی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھی لی کہ وہاں بال نہ ہوں تو
 جائز ہی بغیر فدیہ کی ہر مسئلہ چوتھائی سرسی کم منڈا و ہی چھنوں وغیرہ کی سبب بال چوتھائی سرسی کم کی ٹوشن تو صدقہ
 یعنی ایک ہونگی کو کھلاوی یا دوسیر گیہوں دی اور چوتھائی سرسی زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچھی بلا عذر لی اور اس سے
 بال اسقدر ٹوشن تو دم آتا ہی یعنی ایک کبری یا منڈاوسکی ذبح کرنی اور اگر سبب عذر کی چوتھائی یا چوتھائی سرسی زیادہ
 منڈاوی یا سبب عارضہ کی پچھی لی اور اسقدر بال ٹوشن تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کرنی ذبح کر ہی کبر
 یا چہہ سینکونکو تین صحابہ گیہوں کچھ مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکھی متصل یا متفرق اور اگر چھ پچھی لگے چھنوں کی جگہ سے
 بال منڈاوی پچھنوں کی مینی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صحابین کی نزدیک اور پچھنوں کی جگہ سے مراد
 دو نو کٹاری گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈاوی تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر ساریسے کم منڈاوی تو صدقہ
 مذکورہ آتا ہی اور آپ سی بال ٹوشن تو کچھ نہیں آتا ہا سناک ملا علی و مکن **انیس قال احتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم و هو مخمر علی ظهر القدام من وجع کان یاء رواہ ابو داؤد و السنائی اور روایت انس سے کہا سینگ کی کچھائی مینی
 بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور وہ ہی محرم پشت قدم پر سبب دردی کی تھا اونکی نقل کی یہاں بودا و دانیالی
 ف بہر پچھی مینی تصور میں بغیر ٹوشنی بالوں کی پس نہیں اشکال اس میں اور مجہذا عذر ہی تہا ح و مکن **ابی ذر ف اتوا زعم رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونة و هو حاک و نبی ہا و هو حاک و کنت انا الرسول بینہما رواہ احمد و الترمذی

چرخ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو ازناونکا اگرچہ کرین اور پیر زمین آنا و سیر کچھ اور اگرچہ کرین تو نہیں مباح محرم کو بہہ کہ تبتہ کر ہی ہاتھ
 مائیکے اگر ایسا نکلا تبتہ تو لازم ہوگا اور پیر مذبح ح ع فتوح الفصل الاول فصل پہلی عن الصعب بن جبثا مائة اذ اهدى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالانواء اذ يردان فرد عليه فمات راى منى وجهه قال انما نزلت عليه
 الا انك حرمه متفق عليه روایت ہی صحب بن جثامہ ہی بہہ کہ او ہونہ فی بطریق تھنہ کی ہیجا و اعلیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 گور خرا و در حضرت ہی ابو یونین یا ورا نین پس پیر دیا حضرت نی اونچہ پس جبکہ کہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی پنج چہرہ او سکی یعنی خوشی اور
 معلوم کہ اسبب قبول کر نیکی فرمایا تحقیق ہمنی نہیں پیر دیا و اسکو پیر اسکی کہ تہی ہم احرام بانہ ہی ہوی نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی وقت
 ابو اور و دان نام ہی جبکہ نکا در میان کہ اور مدینہ کی اور ظاہر بہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو طلق شکار کی گوشت کہا نیکو حرام تہ
 ہن محرم کی لپی اور فریب ہمارا مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہماری نزدیک اور
 بہہ ہی کہ گور خرا زندہ شکار کر ہیجا ہتا او سکا لینا محرم کو درست نہیں اسلی پیر دیا لیکن ایک ایت میں آیا ہی کہ گوشت گور خرا ہیجا اور ایک روایت از
 آیا ہی کہ ران گور خرا کی ہیجا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ گور خرا کا ہیجا ان روایتوں سی معلوم ہوا ہی کہ یہاں ہی گوشت او سکا در او ہ
 جواب یہ کہ اول زندہ گور خرا ہیجا ہوگا وہ نہ لیا پیر ران اور گور خرا کی کہ او سکو بعضون نی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون گور خرا او سکا کہا
 ہیجا اور شری دلیل ہماری بہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گور خرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس موضع عرج میں حالت حرام میں حضرت
 حکم کیا ابو بکر کہ ہانت دو او سکو ہر ایونکو اوشا فعیہ تہی ہن کہ پیر دیا گمان اسکی کہ میری ہی شکار کیا گیا ہی ع وعن ابی قتادہ
 انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلقت مع بعض صحابه وهم فخرمون وهو غير محرم فزوا
 حمارا وحشيا قبل ان يراه فلما اراده تركوه حتى راه ابو قتادة فركب فرسالة فسأهم ان يبنوا له سوطه فابوا
 فبنوا له سوطه ففقره ثم اكل فاكلوا فندموا فلما اذركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم سأوه قال هل
 معكم منه شيء قالوا نعمنا رجلاه فاحذها النبي صلى الله عليه وسلم فاكلها متفق عليه وفي رواية لها فلما
 اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال منكم احد امره ان يجعل عليه او انشا الله انما قال فكلوا ما بقي من لحمها
 اور روایت ہی ابی قتادہ ہی بہہ کہ وہ مکلی ساتھ بیخبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال جا مدینہ میں پس ہیجا رہ گئی وہ بعضی اپنی بارگاہ
 ساتھ اور بارونکی محرم ہی اور ابو قتادہ ہی غیر محرم پس دیکھا اونکی بارون نی گور خرا ہیجا اونکی دیکھتی سی پس جب دیکھا بارون اونکی نی گور خرا
 کو چوڑ دیا او سکو یہاں تک کہ دیکھا او سکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوی اپنی گھوڑی پیر دیا نگاری و نشی بہہ کہ دیون او سکو گور خرا او سکا پس دیا
 او ہونہ نی گور خرا پیر ابو قتادہ نی گور خرا ہیجا گھوڑی اور کر پیر حکم کیا گور خرا پیر بار او سکو پیر کہا یا اور کہا یا ساتھ و اون نی پیر شہان
 ہوی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہا نہ درست نہیں پس جبکہ علی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اپنی ہیجا کہ
 او سکا کہ آیا کہا نا او سکا درست تھا حکم یا نہیں فرمایا کہ ہی تمہاری پاس او میں کچھ کہا او ہونہ نی ہماری ساتھ ہی بانون او سکا پس لیا او سکو
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہا یا او سکو نقل کی ہیجا بخاری اور مسلم نی اور ہیچ ایک روایت اون دو نوٹکی ہیجا کہ پس جبکہ فی رسول خدا صلی
 علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت فی کیا تم میں سی کہی حکم کیا تھا ابو قتادہ کو بہہ کہ حکم کر ہی گد ہی پیر اشارہ کیا تہنا طرف او سکی کہا او ہونہ
 کہ نہیں فرمایا پس کہا اور جو باقی رہا او سکی گوشت میں ہی ف کہا یا او سکا اور ایک روایت صحیحہ میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی انہن

بانیان مذہب
 صحابی ہیجا
 ع ۱۱

کہا یا جنی ایسی کہ جائز ہی محرم کو کہا آؤشت شکار کا اگر حکم وغیرہ دیکھا جو اور بعضوں نے ہمیں سی پڑھ کر کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کہا
 اسکا درست نہیں ہے بلکہ جاگی علیہ سو وقت کی ان شخصوں کی کہ کہا یا تھا او سکو کہا طارہ فی میں کہا یا اپنی اسکو یعنی مثل اسکو ساتھ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہی مسلم نے ف سو وقت کی یعنی ساتھ قول کی یا نقل کی یعنی یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا اپنے
 باقی رہا کہ کہا یا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ گئی تھی یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع کا **باب الاخصار**
و قوت اب ہی پنج بیان روکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی و روکنی محرم کی ہماری نزدیک جب باز کو
 حکم حج سی بیماری یا دشمن یا سبب ہو چکی یا محرم خورہ کا یا خانوادہ سکا راہ میں مر جاوی تو چاہی او سکو ہر کہ پہنچے ایک کبریٰ کو حج
 کیجا وہی اور کس فی حرم میں حج وقت میں کی اور احرام سی نکلی بعد حج ہوئی او سیکو بغیر سر منڈانی اور بال کنروانی کی اور قارن
 ہو تو وہ جانور پہنچے اور تیون انماونکی نزدیک رکنا بسبب دشمن سی کی ہوا تھی پس مریض اونکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور
 اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہوئی احرام سی ساتھ عمل عمر کی اور فوت ہوئی حج کی یعنی احرام بند ہی ہو سی تھا اور نہ پایا اسکان
 و قوف کا یعنی عرفات حج زمانہ و قوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی یا طلوع فجر دن سحر کی ہی اگر چہ ایک ساعت ہو اور یہاں ایگب
 مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچے وہاں اخیرات سحر میں اور نازعش کی پڑھی ہو اور قوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عرفا کو قوف ہوگی ہمشا اور
 مشغول ہوؤنگا عشا میں تو قوف ہوگا و قوف پس بعضوں نے تو کہا ہی کہ مشغول ہوؤ عشا میں اگر چہ فوت ہو او اس سی و قوف اور
 بعضیوں نے کہا کہ چوڑی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی حج پر ع لقتی مسئلہ درختار میں کہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا
 کا اور و قوف کا تو چوڑی نماز اور جاوی عرفات کو **الفصل الاوّل** فصل پہل سکن ابن عباس قال قد اخصر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلق مائة و جامة نساء و احوار و ہذی حتی اعتمرنا قال اذ ہرآہ البخاری
 اور روایت ہی بن عباس سی کہ ہارو کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں منڈا یا اسراپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سی یعنی
 بعد حلال ہونی کامل کی اور حج کی ہدی اپنی یہاں تک کہ عمرہ کیا اگلی سال انقل کی یہی بخاری نے ف رو کی گئی یعنی عمر کا
 احرام باندہ کر کے کو چلی تھی مشرکوں نے رو کا حدیبیہ میں حضرت احرام سی نکل اسی اور داود جامع سائہ الخ میں مطلق جمع کے
 یہی ہی یعنی منڈانا وغیرہ ترسیب نہیں مذکور ہی اور صحیحین میں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی احرام سی نکلی حدیبیہ
 میں جبکہ روکا او کو مشرکوں نے اور حضرت تھی احرام باندہ ہی ہوئی عمر کا پس عمر کا پس سحر کیا یعنی ہی حج کی پھر منڈا پھر فرمایا اپنی اصحاب کہ ہر سی
 ہوؤ پس سحر کو پھر سر منڈاؤ اور ہا یہ میں ہی کہ پھر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نے کلاس قیدنی یہ فائدہ دیا کہ نہیں احرام سے
 نکلتا حصہ پہلی حج ہوئی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی سے ہدی بھیجے اور کہدیا کہ فلانی دن حج کرنا اور اسنی
 گمان کیا کہ روز موعود میں حج کی گئی پس کی ہستی کو سی چہر منہ حج احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ حج ہوئی تھی
 لازم ہوگا او سپرد لہ یعنی جانور حج کرنا وغیرہ ذلک اور باسیط حج اگر حج کی حل میں اس گمان پر کہ یہ حرم ہی اور جائز ہی امام
 شافعی کی نزدیک حج پہنچی رکنی کا چہاں روکا جاوی اور حقیقہ کہتی ہیں کہ نہ حج کر ہی محصر ہی کو کہ حرم میں اور باقی ہر آیا
 میں اتفاق ہی دونو کا کہ نہ حج کیجاوین مگر حرم میں اور جو کہ رکنی کی جبکہ حج کر لیکو کہتی ہیں دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت نے اور
 صحابہ نے فی حدیبیہ میں ہدی حج کی باوجودیکہ وہ زمین حل میں ہی اور حقیقہ یہ جواب تھی ہیں کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہنچنا ہم میں با

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ اَكْبَادِكُمْ
ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ضیاعہ شیخی زبیری کی پس فرمایا واسطی اوسکی شانیکہ تو ارادہ کرستی ہی حج کا یعنی ہماری تہ
پس ہم ہی چاہتی ہیں کہ چل توجیح کی ایسی ہماری تہ کیا اوسنی جان ارادہ رکھتی ہوں ولیکن قسم ہی اللہ کی نہیں پاتی میں اپنی تہیں
گر یا یعنی اپنی میں ضعف پاتی ہوں بسبب بیماری نہیں جاتی کچھ پورا کر سکوگی پس فرمایا واسطی اوسکی کچھ کر تو یعنی احرام حج
کا ماندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا انکی میرا مکان نکلتی کا احرام ہی اوس جگہ ہوگا کہ وہی تو جگہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم یعنی
جس جگہ جگہ مرض پیدا ہو اور نہ چل سکونین خانہ کہہ کہ پیرف پس اوس جگہ احرام ہی باہر نکل اؤنگی میں اور تینوں امام چوتھی ہیں کہ
احصاء یعنی کنا بسبب مرض کی نہیں ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہیں ساتھ اس حدیث کی اگر سبب مرض کی مباح ہوتا احرام ہی باہر نکل اؤنگی
کرتی حضرت اوسکو ساتھ شرط کر نیکی کیونکہ بیفائدہ تہی اور امام اعظم چوتھی ہیں کہ احصاء بسبب مرض کی ہی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتی
ہیں ساتھ حدیث حج اب عمر و انصاری کی کہ اگی آتی ہی اور اور دلیل اوسکی سہیہ کہ ابن عمر منکر تہی شرط کر نیکی اور کہتی کہ کیا نہیں کفایت کرتی
تکسوف تہاری ہی کی اور یہہ ہی کہتی کہ فائدہ شرط کر نیکی یعنی اس عورت کی حق میں یہہ تہا کہ جلد ہی احرام ہی نکل آوی اسی کہ اگر وہ
شرط کرتی تو ذی کر نکلتی یعنی جب اپنی ہی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب امام اعظم کا محض کو درست نہیں کہ احرام ہی باہر نکل ہی تہا تکسوف حج
ہی اوسکی حرم میں گر یہہ کہ شرط کر نیکی یعنی اگر شرط کر نیکی کہ جہا نہیں رکون وہاں احرام ہی نکل آون تو بجز درکنی کی حلال ہو جاتا
بغیر ذبح ہونی ہی کی **الفصل الثانی فی فضل دوسری حکم ابن عباس** اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمْرًا صَحَابَةً اَنْ يَّبْدِلُوْا الْهَدْيَ الَّذِي تَحْرُوْا عَامَ الْحَدِيثِ فِيْ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ رَوَاهُ رَوَايَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْ تَحْقِيقُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ حَاكِمِ اِسْمَا بُوْكَرِيَّةَ بِنْتِ جَانُوْرٍ وَكُوْهٍ جَانُوْرٌ كَيْ تَحْقِيقُ نِيْ سَالِ حَدِيْمِيَّةِ كَيْ مِيْنِ بَعْضِ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ نَقَلَ فِيْ
پہلی وقت احصاء یعنی رکنی کی کہ جانور ہی کی ذبح کی ہی تہی سال ایذا کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین
تا ذبح کرنا حرم میں واقع ہو اسی کہ ہی احصاء ذبح نہیں کیجاتی ہی مگر حرم میں جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورت میں
کہ ذبح کرنا حدیبیہ میں غیر حرم میں تہا خاہر ہی اگر ہم کہیں حدیبیہ میں ہی حرم میں تہا اسی کہ اکثر حدیبیہ حرم میں ہی بدل کرنا
واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی احتیاط کے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوٰۃ کی میں سفید
چوٹی ہو ہی اور ایسے میں لاحق کر دیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ میں یہہ عبارت زیادہ ہی فیہ قصہ و فی سندہ محمد
بن اسحاق **وعن الحجّاج بن عمیر** رَوَاهُ اَنْصَارِيٌّ اَنَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسِرَ اَوْ عَمَّجَ
فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِمُ اَلْحُسْبَانُ قَابِلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابُو دَاوُدَ فِيْ رَوَايَةِ
اُخْرَى اَوْ فَرَّضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيْثٌ جَسَنٌ وَفِيْ الصَّبِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی حجّاج بن عمر و انصاری
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی یعنی یا ٹون اوسکا یا ٹنگڑا ہو جاوی پس تحقیق ہو گیا حلال یعنی
جائز ہی اوسکو کہ ترک کر ہی احرام کو اور پڑوی اپنی و طن کہ پیرف اور لازم ہی دوسرے حج اگلی سال نقل کی یہہ تفریحی ابوداؤد اور تہا
اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد نی ایک روایت میں یا بیمار ہو جاوی و کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی و صحیح
میں کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع نہ ہو ای احصاء دشمن کے تو ہی جائز ہی

فہو حرام اللہ فی یوم القیمۃ وراثہ لم یجزل القتال فیہ لاحد قبلہ وکلم یجزل فی الأساعۃ من تھار
 فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یغصد بشوکہ ولا ینقر صیدہ ولا یلقظ لفظئہ الا من عز و فدا و
 یجتلی خدایا فقال العباس یارسول اللہ الا الاذخر فواتہ لقیمتہم فقال الا الاذخر متفق علیہ و فی
 روایۃ ابی ہریرۃ لا یغصد شجرھا ولا یلقظ ساقطھا الا منشد و روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی دن فتح مکہ کی کہ نہیں ہے ہجرۃ ویکہن ہا اور میت خالص کی عمل میں باقی ہی اور شجرہ بلائی جاؤ جہاد کی ایسی حکم کر ہی ہا
 کی ایسی بھگنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا او نکلو اللہ تعالیٰ فی یعنی حرام کے
 گو گو پیر ہنگار کی اور واجبے او نیز تقسیم او سکی اوسدنی کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سی ہی ہون
 حرام کیا گیا ہی ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال او میں کسیکے ایسی پہلی جسی در نہیں
 حلال ہوا قتال میری ہی اگر ایک ساعت دن سی یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا جسی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت
 اللہ کی روز قیامت تک یعنی پہلی فتح تک کا نا جاوی درخت خار دار او سکا یعنی اگر چہ ایذا ہوا اس آور نہ بھگایا جاوی شکار
 او سکا یعنی نہ متعرض ہوا اس ساتھ شکار کرنی اور وحشت دلا اور برہگینہ کرنیکی اور نہ اوٹھایا جاوی لفظہ او سکا گر جو شخص کہ
 تعریف کری او سکو یعنی او سکو جائز ہی اوٹھانا او سکا اور نہ کاٹی جاوی گھانس او سکی پس کہا عباس یارسول اللہ مگر اذخر یعنی
 اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہی او سکی اجازت دیجی ایسی کہ وہ واسطی اہارون اور سنارون او نیکلی ہی یعنی او نکو حتمی ہون
 گئی اسکی بیج گلانی لو ہی اور سونی چاندیک اور واسطی گہرون او نیکلی یعنی گہرونکی جہت نہیں کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی او سکو
 او کھارو تو جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور سنم اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہج کہ نہ کا نا جاوی درخت او سکا اور نہ اوٹھا کر
 گری چیز او سکی مگر تلاش کرنیوالات نہیں ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجر کا کر گئی سی مدینہ کو تشریف لاسی تو ہجرۃ فرض ہی او یہ
 کہ احتطاعت رکھنا تھا یہہ جب فتح ہوا تو منقطع ہو ہی ہجرۃ کہ فرض ہی ایسی کہ مکہ دار الحریث میں نہیں حاصل ہوتا اسبب ہجرۃ
 کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا ہاجرین کو و لیکن حاصل ہوتا ہی اجر سبب جہاد کی اور اجبی نیت اور باقی ہی قیامت تک وہ
 ہجرۃ کہ ہوتی ہی اسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کا نا جاوی درخت خار دار او سکا چہ جامی فی یاد درخت اور
 ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی کاٹی گھانس حرم کی یا درخت او سکا کہ مملوک نہیں اور آپسی او گا ہوا او سپر لازم ہوتی ہی قیمت او سکی ہر
 گھانس کی کاٹنی میں قیمت نہیں ذہنی آتی لیکر کاٹنا او سکا ہی درست نہیں اور چرائی ہی نجاوی گھانس حرم کی مگر اذخر کہ او سکا
 کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کما لینی لینی ہی مستثنی ہی ایسی کہ تباہات سی نہیں ہی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانور کا
 حرم کی گھانس میں اور لفظہ اس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی پاوی اور مالک سکا معلوم ہوا تو حکم او سکا غیر حرم میں یہہ ہی کہ تعریف
 کری یعنی لوگون کی جمع میں کہتا پھر ہی کہ شے کہ چیز ہمیں بائی ہی پھر اگر مالک ملی اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام میں لاوی اور اگر
 غنی ہو تو سید دیدی بعد ازان اگر مالک آجاوی تو او سکو قیمت او سکی دیوی اور حرم کی لفظہ میں نہیں ہی کہ تعریف جیسا کہ
 احادیث میں فرمایا یہاں تک کہ مالک ملی جس طرح مکر ہی او سکو اور نہ نقد کر ہی اور نہ مالک ہوتا ہی و ہونہ پیش افعی کا ہی اور اکثر
 علمانی فرق نہیں کیا ہی در میان لفظہ حرم اور غیر او سکی اور نہ سب ہا اپنی ہی اور دلیل انکی اور خدشہ میں ہیں کہ مطلق آئی ہین چنانچہ

باب بقیعہ کعبین اور بیگلی انشاء اللہ تعالیٰ اور سنی اس حدیث کی اور کمی نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کامل تک کی زمین ہی تعریف کری جیسی کہ اور
جای کرتی زمین اور مخصوص ساتھ ایام موسم کی زمین ہی حاصل یہ کہ اس طرح ایسی فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوی کہ وہ ان تعریف مخصوص
ایام موسم ہی پر ہی والہ علم ح ع وَعَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَحْلَاهُ
أَنْ يَحْلُلَ حَيْثُ كَانَ الْبَدَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا زمین حلال واسطی سیکل تم میں سے یہ کہ اوٹھا اور
مکین میں تیسرا نفل کی یہ مسلم نے ف یعنی تیسرا اوٹھا انکی میں بدون ضرورت کی نہیں ست یہ قول جوہر غلاما کا ہی اور حسن کہا کہ مطلق
تیسرا اوٹھا انکی میں کہ وہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ع وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَرَايِهِ الْخُفْرُ فَلَمَّا نَزَّ عَجَّاءَ مَرْجُلًا وَقَالَ إِنَّ ابْنَ حَظَلٍ مَتَّعَنِي يَا كَسْتُ مَارِ الْكَعْبَةَ فَقَالَ
أَفْتَلَهُ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی کی میں ف فتح کہ کی اور اونکی سر مبارک پر
خود پس جھکے اور اسکو ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن حظل پکڑی ہوئی ہی پر وہی کعبہ فرمایا مار ڈال واسکو نفل کی یہ
بخاری اور مسلم کہا طبیعت حضرت جو خود پہنی ہوئی کی میں داخل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا کی میں بغیر احرام کی جائز ہی واسکو
کہ نہ ارادہ کہتا ہو سک یعنی جہاں عجم کا اور پہنچ قول شافعی کا اور سنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ تجاؤز کر و مقات سے بغیر احرام کی در یہ ہے ہی کہ احرام واسطی تعظیم اس جگہ کسی پس برابر ہی حج کرنا والا و طہر کرنا والا وغیرہ اور حضرت
جو بغیر احرام کی داخل ہوئی دن فتح کی کی تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہوا بغیر احرام کی جیسا کہ پہچا جاتا ہی حدیث
سلی ہا پہل لا حد قبل الخ اور مار ڈال واسکو کہا طبیعت کہ مرتد ہو گیا تھا ابن حظل در مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اسکو اور یوں
لڑکی کا میں ہانی ہی کہ جو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احرام اکلم میں حکم اسکو مار ڈال ہی ان سے یا کلاں یوں
اور شافعی ح دلیل پڑتی ہیں اس پر کہ جائز ہی قائم کرنا حدوں اور قصاص کا حج حرم کی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہ جہاں توفیق
کہتی ہیں کہ اسکو اسباب مرتد ہونیک اور مارا کہ اور قتل قصاص ہی کی ہی کیا تو حل کرنگی اس پر کہ قتل اسکا حج ساعت مباح ہونی حرم
روا ہور ح وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ بَغِيضٍ إِخْرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی یعنی کی میں ان فتح کی
بغیر احرام کی اور اوپر تہی بڑی سیاہ نفل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ معلوم ہوا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوئی ہوگی اور اوپر عمامہ
بانڈا ہوگا اور احرام نہ ہونگی کی تقریر ہی گدڑ چکی اور اس حدیث میں دلیل ہی اس پر کہ شجب پہنا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے
ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُزُ جَيْشُ الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا ابْيَاسًا عَمَّ الْخُفْرُ
يُخَسِفُ بِأَوْطَانِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ بِأَوْطَانِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ بِأَوْطَانِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ بِأَوْطَانِهِمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسِفُ
بِأَوْطَانِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ عَلَى نَيْتَاتِهِمْ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصہ کرنگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچا حج میدان ایک میں کی وہاں یا جاوے گا ساتھ اول نبی کی اور آخر نبی کی ہوگی
سب سنائی جاوے گی کہ امین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہا یا جاوے گا ساتھ اول نبی کی اور آخر نبی کی ہوگی باز ای اوٹنی
اور وہ شخص کہ نہیں ہے یعنی نہیں اور حج قصہ خراب کرنی کعبہ کی شریک نہیں ہوگی بلکہ ضعیف اور قیدی اوٹنی ہوگی فرمایا سنائی جاوے گا

ساتھ اول نبی کی اور آخر نبی کی پہرہ و ہتھالی جاوے گی نبی نبیوں پر نقل کی پہرہ بخاری اور سلم فی ہب یہ خبری ہی حضرت فی آخری
 زمانہ کی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت میں یہ لشکر بادشاہ مصر کا نام اہل کاسفیانی ہوگا ایسا راوہ کرے گا اور فرمایا کہ دہنہائے
 جاوے گی الخ یعنی وہ دہنہائی جاوے گی پس اہل ہونگی زمین یہ پہرہ اگرچہ قسمہ انکا اونکا سا نہیں ہوگا ایسی کہ انہوں نے بڑھائے
 پہرہ اونکی اور مدد کی ونکی فساد ونکی پر پڑا ہتھالی جاوے گی سب اپنی نبیوں پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت
 کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ح و **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ رَبُّ
 الْكُفَّةِ ذُرِّيَّةً مِّنَ الْكُفَّةِ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهَا** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 سلم فی خراب کریگا کعبہ کو صاحب پندلیوں چھوٹی اور پتل کا جثو نہیں ہی نقل کی پہرہ بخاری اور سلم فی ہب مقدریوں ہی خراب
 کعبہ کی جنتی ہے ہتھ ہوگی در پہرہ جامی عجرہ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک تعمیر آدمی کی ہتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب
 ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آدمی عالم کی متعلق ہی ہتھ باوجود اس خانہ مبارک کی ح و **عَنْ ابْنِ جُنَّاهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبِي يَوْمَ السُّودِ أَخْرَجَ يَقْلَهُمَا جَدًّا جَدًّا رَوَاهُ الْجُبَّارِيُّ**
 اور روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا گیا کہ میں کہتا ہوں خراب کر نیوالی کعبہ کیو کیوں شخص ہوگا سیاہ
 رنگ پیدا او کہا گیا خانہ کعبہ کو پھر پھر نقل کی پہرہ بخاری فی ہب سب سے پہرہ بخاری کی جیم پر او سکوتی ہیں کہ بخاری و سکی
 آپس میں نزدیک ہوں اور ایزان اور پندلیان دور دور **عَلَى الْفَصْلِ الثَّانِي فِى نَسْلِ دُوسِرَى عَنِ
 ابْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَارَ الطَّعَامُ فِي حَجْرِهِ الْحَادِ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اَوْ كَرِيمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا بندہ کرنا غلہ کا حرم میں کجروی ہی وہیں نقل کی پہرہ
 گر ہی خیرا بندہ کرنا یعنی خریدی غلہ لانی میں اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بچو لگا یہ حرام ہی ہر شہر میں اور حرم میں اشد حرام
 کہن بیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کر ہی حق سے طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہی وہیں بر ذہا بظاہر مذکور من عذاب الیم
 ح مسلمہ مکروہ ہی اختیار یعنی بندہ کرنا قوت آدمیوں اور جانور ونکی کا نیت مذکورہ سہلی وہں شہر میں کہ ضرر کر ہی شہر والو کو
**مَنْعَى وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَآ أَطْبَيْكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحْبَبَكَ إِلَى
 وَكَلَا أَنْ قَوِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ**
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہی کی یعنی جیکہ خصمت ہوئی وہاں سے دن قح کی کی کیا خوشتر
 تو اور بہت محبوب ہی تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قزاق تہنگلاتی جگہ تھیں ہی نہ رہتا میں کہیں سوای تیری نقل کی پہرہ ترمذی
 اور کہا چہیت حسن سیم غریبہ اخبار سند ف یہ دلیل ہی چہ پورا ہے کہ فضل ہی نہیں ہی امام مالک ترویک نہ فضل ہی کہ سے ح و
**وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَسْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَعًا عَلَى الْخُرُورَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
 لَأَكْبَرُ خَيْرَ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ وَكَلَا أَنْ قَوِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ**
 اور روایت ہی عبد اللہ بن عدی بنی حسدی بنی حسدی سے کہ کہا ایسی ہی پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کجروی پر ضرورہ کی پس فرمایا قسم ہی ہند کے
 تحقیق تو اللہ بہترین میں خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا میں تجسی نہ نکلتا میں نقل کی پہرہ ترمذی اور ابن

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the name 'ابن عباس' and other illegible text.

ف جزوہ نام ایک جگہ کا ہی کی میں وہاں حضرت نبی کہری رہ کر ملی کہ خطاب کر فرمایا قسم اللہ کی اسخ اور اس حدیث میں لائق
 ہی اسپر لائق ہی مومن کو یہ کہہ نہ سکتی مگر جبکہ نکلا جاوی اوس ہی حقیقتہ یا حکما اور حکم سی مراد ہی ضرورت دینی یا زہوی
 اور ایسی ہی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا کی میں سعادت ہی اور نکلنا اوس ہی شقاوت ہے ع اس سہ میں جو علما اختلاف کیا ہی ملا علی شیح
 اس حدیث کی شرح میں خوب تفصیل سی سکوز کیا ہی اور در مختار میں لکھا ہی کہ نہیں کر وہ ہی جی ذرہ کی اور مدینہ کی یعنی رہنا ان میں کسی
 ہی کہ اعتماد رکھا ہی نفس یعنی جانتا ہو کہ مجسی گناہ نہیں ہو گیا تو وہاں رہی الا نہ ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی شریح العدویؓ انا قال لعمر بن سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَيْتُكَ لِي أَتِيهَا
 الْأَمِيرُ أَحَدُكَ فَوَكَّلَ فَأَيُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَمِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ سَمِعْتُهُ أَنْ بَيَّنَّ دَرَّعَاهُ
 قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ نَكَلَّمَهُ بِهِ جَدَّ اللَّهُ وَأَتَيْتُهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ مَحْرُومٌ وَاللَّهُ وَكُلُّ جِزْمٍ مَهَا النَّاسُ
 فَكَلْبِجَلٍ لِمَنْ يَزِي بِيَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ رِيحًا كَمَا وَلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرَةٌ فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَعُولُوا إِلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ قَاتِلُكَ لِرَسُولِهِ وَكَمْ يَأْتِي لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً
 مِنْهَا قَدْ نَدَّتْ حَرَمُهَا الْيَوْمَ كَرَمُهَا يَا أَلَمْ يَسْئَلِ الشَّاهِدُ الْعَائِدُ فَعَقِلَ لِي شَرِيحًا مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ قَالَ أَنَا
 أَكْثَمُ مِنْكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُنَا حَاصِبًا وَلَا فَارًا وَلَا بَدْرًا وَلَا فَارًا وَلَا يَجْمَعُ مَشْفُوقًا عَلَيْهِ وَالْحَارِجِيُّ الْحَرْبَةَ الْحَيَاةَ

روایت ہی ابی شریح حدیسی یہ ہے کہ اوہوں نے کہا وہ بھی عمرو بن سعید کی اسمالین کہ وہ بیچتا تھا شکر طوف کہ کی برواگی دمی واسطی
 میری ہی امیر تیمان کرو میں رو برو میری ایک بات کہ خطبہ فرمایا سہا اوس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گلہ میں سب سے کہ کی سنا اور سکون
 میری ہی اور باہر اور سکول میری ہی اور دیکھا اور سکون کہوں میری ہی جسوقت کہ فرمایا اور سکون تعزیت کی اللہ تعالیٰ کی اور شاکی اور سپر فرمایا
 تحقیق کہ بزرگی دمی ہی اور سکون اور نہیں بزرگی دمی اور سکون تو نی پس نہیں حلال اسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکھتا ہو سہا سہا اللہ اور
 دن آخرہ کی یہ کہ خوریزی کرئی اوس میں یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی ہو اور سکون جگہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خوا
 غیر حرم اور نہیں جلال کما کی اوس میں سخت پس اگر کوئی خصمت وہ ہونڈی سبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس کہو اسطی اور
 تحقیق اللہ نے اذن ہو اسطی رسول اللہ کی اور نہیں اذنی یا نکلو اور رسول اسکی نہیں اذن یا اسطی میری ہی اذنی کی ساعت وہ میں ہی ہو گئی یہ لفظ اسکی اذنی کی یعنی ان خطبہ مذکورہ
 فرمایا کی مانند لعظیم اور سکون کی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوا ہی ساعت مذکورہ کی اور چاہی کہ پہنچاوی حاضر غائب کو میں کہا گیا واسطی
 ابی شریح کی کیا جواب یا تجھ کو وہی کہا ابو شریح نے کہا کہ عرونی میں خوب جانتا ہوں اسکو یعنی اس حدیث کو تجسی ہی ابو شریح تحقیق حرم نہیں
 پناہ دیتی گے کار کو اور نہ بہا گئی والیکو سہا سہا خون کی اور نہ بہا گئی والیکو سہا سہا تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری سے
 معنی خربت کی تصور کی میں ف عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے میں و شکوہ جتا ہا طرف کی کی واسطی
 قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اور سکون ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گتہ کار کو کہ خروج کر ہی خلیفہ پر یعنی اسکی گان میں عبد الملک
 خلیفہ برحق تھا اور سپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال نکو وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بہا گئی والیکو سہا سہا خون کی یعنی جو کوئی کسی کا خون کر
 حرم میں جلا اوی تو حرم اور سکون پناہ نہیں ہی اور نہ بہا گئی والیکو سہا سہا تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد میں میں کر ہی یا اور کوئی تصور کرے
 جیسے کہ ال کسی کا تلف کر ہی یا حق کسی کا ضائع کر ہی اور سپر حرم میں بہا گئی اور چلا اوی بلکہ اوس سے سابقہ نہیں ہو گیا حاصل یہہ کہ عی یہہ

نیر کیے جا رہی کہ طاعت امام سنی نکل گیا ہی حرم سنی نکل ویگا وہاں سزا اور سکو دو نکل اور اگر نہ نکلے گا تو حرم ہی میں اور سکو اور نکل
 ح : وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْبَعَةَ الْخَزْرَجِيِّ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ
 الْفِتْنَةُ فِي عَصَا هَذِهِ الْحَرَمَةِ حَتَّى تُعْطِيَهَا فَإِذَا صَبَّغُوا ذَلِكَ هَكَذَا ذَرَاهُ ابْنُ مَلْجَانَةَ وَأُورُوا بِهَا سِيَّاسَ بْنِ أَبِي عَزْمٍ حَتَّى كَلَّهَا بِأَنْبَاءِ
 رَسُولِ خَدِيجَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي عَيْشَةٍ رَيْبَعِي بِبَهَائِمَتٍ سَاهِبَةٍ بِهَلَايَكِي حَتَّى يَكُفَّ عَظِيمُ كَرِيهِ كِي اس حرمت یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کلی حق
 تعظیم اور سیکھا اور جو وقت کہ منال کر نیگی اس تعظیم کو لاک ہو جاوے گی نقل کی یہاں ماجنی ف امین کو یہ سائل کہ مستحق حج کی ہیں کہی
 جاتی ہیں حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس ہی فرمان برداری
 والدین کے افضل ہی اور بنامہ اس کا افضل ہی حج نفل ہی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ میں یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل بڑا یہ میں حج
 دی ہی افضل حج کو سب ہی کہ او میں مال ہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی ہی ہوتی ہی اور ذوق مجھ کو زیادتی ہی سترجون پراد حضرت کی جاتی ہی
 امین شمس کے بلاوے اور سہا اور سہا اختلاف ہی حج سب ہی گناہ ہی چہرٹی میں ہائیں بعضوں نے تو کہا کہ ان چہرٹی میں جس ہی سہا مسلمان ہوتا ہی تو اس
 سب گناہ چہرٹی میں اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ گناہ چہرٹی میں اور بیزندون کی حق نہیں معاف ہوتی جیسی وہی مسلمان ہوتا ہی
 تو اللہ تعالیٰ کی گناہ معاف ہوتی ہیں بزدون کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی ان سنت کا اسپر کہ بڑی گناہ ہونکو نہیں چہرٹی
 ہی کہ تو یہ اور نہیں کوئی قابل ہی ساتھ ساقط ہونی دین کی اگر حق تعالیٰ کا ہوا منڈین نماز اور زکوٰۃ کی مکہ ان گناہ دیر کراد اگر فی فرض
 کا اور تاخیر کر فی نماز کا اور باندگی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ چہرٹی گناہ کی قابل ہو ہی میں مراد اونکی ہی ہی اور سہا ہے داخل ہوا گناہ
 میں جبکہ ہوا یا اور سکو یا اور کو اور نہیں جائز خرید گناہ کی علفان اور پڑی گناہی شیعہ ہی بلکہ یومی تو امام ہی یومی یا او سکی ناسبے اور جائزی
 اسکو پہننا اور لاکا کہ چینی ہوا جائز ہو اور اگر کہیں کوئی سیکو نقل کر کہ حرم میں آن بیٹی تو اسکو قتل کر ہی جب تک ان سہا بڑی نکل کر جبکہ حرم میں
 قتل کر ہی قائل وہاں ناجائز اور اگر قتل کر ہی نہ کہ میں ذمہ قتل کیا جاوی اور اگر وہ ہی استیجا کر ان آپ فرض سہا نہ ہانا اور کہ افضل ہی ہے
 کہ جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہیں اعضا علی الصلوٰۃ والسلام کی یعنی ذمہ کی ہی میں اور سپر وہ طلق افضل ہی حتی کہ گناہ ہی اور عرش و کرسی
 ہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب بلکہ بعضوں نے کہا ہی کہ واجب او سکی ہی کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کر ہی زیارت سکی
 حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہی حج پہلے کر ہی چاہے زیارت جب تک کہ نہ کہدے رہے دین پہنچی
 اور اگر دین پہنچے تو پہلے حضرت کے زیارت ہے کہے بالفرض و اور چاہے کہ
 نیت کر ہی ساتھ زیارت حضرت کی زیارت حضرت سجد کی ہی ایسی کہ دیا ہی حضرت نے کہ نماز او میں بہتر ہی ہر نماز و نسی حج غیر اسکی
 سوا ہی مسجد حرام کی یعنی زمین لاکہ نماز و نکل ثواب ہو اسی اور بیطخ اور عبادت و نکل ثواب ان زیادہ ہونا ہی یہ مسائل اور مختار میں
 کہی گئی یہ چاہا میں کہ ترک سب حج کی اور مسائل ضروری و سبکی ایک جا لکھوں اگر چہ ترک سب اور اکثر مسائل صدیوں کی فائدہ میں
 متفرق کہی جا چکی ہیں مگر ایک جامی اکہتی کہتی میں عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی میں عامہ صدیوں میں رسالہ فارسی حضرت مرشد بحق
 مولانا محمد اسحق صاحب زادہ شرفا کہ امین مسائل ضروری حج کی معتبر کتاب نسی بہت ہی ترتیب ہے کہی ہیں اس عاجزی ہاتھ
 لک گیا اور سکو ہندی ہائیں کہ کہ ایک فضل میں لکھتا ہوں **فصل** جانا چاہی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کر ہی اور سکو چاہی کہ نیت درست
 کر ہی محض اسکی رضامندی اور دائمی فرض کا ارادہ کر ہی کہ خیال نام نمود کا ہوا اسب محنت برباد جاوے گی اسپر اگر یہ ہندوستان کا

نیر کیے جا رہی کہ طاعت امام سنی نکل گیا ہی حرم سنی نکل ویگا وہاں سزا اور سکو دو نکل اور اگر نہ نکلے گا تو حرم ہی میں اور سکو اور نکل
 ح : وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْبَعَةَ الْخَزْرَجِيِّ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ
 الْفِتْنَةُ فِي عَصَا هَذِهِ الْحَرَمَةِ حَتَّى تُعْطِيَهَا فَإِذَا صَبَّغُوا ذَلِكَ هَكَذَا ذَرَاهُ ابْنُ مَلْجَانَةَ وَأُورُوا بِهَا سِيَّاسَ بْنِ أَبِي عَزْمٍ حَتَّى كَلَّهَا بِأَنْبَاءِ
 رَسُولِ خَدِيجَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي عَيْشَةٍ رَيْبَعِي بِبَهَائِمَتٍ سَاهِبَةٍ بِهَلَايَكِي حَتَّى يَكُفَّ عَظِيمُ كَرِيهِ كِي اس حرمت یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کلی حق
 تعظیم اور سیکھا اور جو وقت کہ منال کر نیگی اس تعظیم کو لاک ہو جاوے گی نقل کی یہاں ماجنی ف امین کو یہ سائل کہ مستحق حج کی ہیں کہی
 جاتی ہیں حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس ہی فرمان برداری
 والدین کے افضل ہی اور بنامہ اس کا افضل ہی حج نفل ہی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ میں یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل بڑا یہ میں حج
 دی ہی افضل حج کو سب ہی کہ او میں مال ہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی ہی ہوتی ہی اور ذوق مجھ کو زیادتی ہی سترجون پراد حضرت کی جاتی ہی
 امین شمس کے بلاوے اور سہا اور سہا اختلاف ہی حج سب ہی گناہ ہی چہرٹی میں ہائیں بعضوں نے تو کہا کہ ان چہرٹی میں جس ہی سہا مسلمان ہوتا ہی تو اس
 سب گناہ چہرٹی میں اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ گناہ چہرٹی میں اور بیزندون کی حق نہیں معاف ہوتی جیسی وہی مسلمان ہوتا ہی
 تو اللہ تعالیٰ کی گناہ معاف ہوتی ہیں بزدون کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی ان سنت کا اسپر کہ بڑی گناہ ہونکو نہیں چہرٹی
 ہی کہ تو یہ اور نہیں کوئی قابل ہی ساتھ ساقط ہونی دین کی اگر حق تعالیٰ کا ہوا منڈین نماز اور زکوٰۃ کی مکہ ان گناہ دیر کراد اگر فی فرض
 کا اور تاخیر کر فی نماز کا اور باندگی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ چہرٹی گناہ کی قابل ہو ہی میں مراد اونکی ہی ہی اور سہا ہے داخل ہوا گناہ
 میں جبکہ ہوا یا اور سکو یا اور کو اور نہیں جائز خرید گناہ کی علفان اور پڑی گناہی شیعہ ہی بلکہ یومی تو امام ہی یومی یا او سکی ناسبے اور جائزی
 اسکو پہننا اور لاکا کہ چینی ہوا جائز ہو اور اگر کہیں کوئی سیکو نقل کر کہ حرم میں آن بیٹی تو اسکو قتل کر ہی جب تک ان سہا بڑی نکل کر جبکہ حرم میں
 قتل کر ہی قائل وہاں ناجائز اور اگر قتل کر ہی نہ کہ میں ذمہ قتل کیا جاوی اور اگر وہ ہی استیجا کر ان آپ فرض سہا نہ ہانا اور کہ افضل ہی ہے
 کہ جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہیں اعضا علی الصلوٰۃ والسلام کی یعنی ذمہ کی ہی میں اور سپر وہ طلق افضل ہی حتی کہ گناہ ہی اور عرش و کرسی
 ہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب بلکہ بعضوں نے کہا ہی کہ واجب او سکی ہی کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کر ہی زیارت سکی
 حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہی حج پہلے کر ہی چاہے زیارت جب تک کہ نہ کہدے رہے دین پہنچی
 اور اگر دین پہنچے تو پہلے حضرت کے زیارت ہے کہے بالفرض و اور چاہے کہ
 نیت کر ہی ساتھ زیارت حضرت کی زیارت حضرت سجد کی ہی ایسی کہ دیا ہی حضرت نے کہ نماز او میں بہتر ہی ہر نماز و نسی حج غیر اسکی
 سوا ہی مسجد حرام کی یعنی زمین لاکہ نماز و نکل ثواب ہو اسی اور بیطخ اور عبادت و نکل ثواب ان زیادہ ہونا ہی یہ مسائل اور مختار میں
 کہی گئی یہ چاہا میں کہ ترک سب حج کی اور مسائل ضروری و سبکی ایک جا لکھوں اگر چہ ترک سب اور اکثر مسائل صدیوں کی فائدہ میں
 متفرق کہی جا چکی ہیں مگر ایک جامی اکہتی کہتی میں عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی میں عامہ صدیوں میں رسالہ فارسی حضرت مرشد بحق
 مولانا محمد اسحق صاحب زادہ شرفا کہ امین مسائل ضروری حج کی معتبر کتاب نسی بہت ہی ترتیب ہے کہی ہیں اس عاجزی ہاتھ
 لک گیا اور سکو ہندی ہائیں کہ کہ ایک فضل میں لکھتا ہوں **فصل** جانا چاہی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کر ہی اور سکو چاہی کہ نیت درست
 کر ہی محض اسکی رضامندی اور دائمی فرض کا ارادہ کر ہی کہ خیال نام نمود کا ہوا اسب محنت برباد جاوے گی اسپر اگر یہ ہندوستان کا

رہنی والا ہی توجہ جہاز میں بیٹھ کر طرف کہ معظمہ کی جانی لگی محاذی عیلم سی احرام باندھی اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط
احرام حج کا باندھنا کہ اوکو افراد کہتی ہیں دوسری یہ کہ احرام عمر بکا باندھنے پر کہ معظمہ میں پہنچ کر افعال عمر تکے حج کی مہینوں میں کر کہ
احرام سے نکل آوے پہرا حرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو متع کہتی ہیں تیسری یہ کہ احرام عمر بکا باندھی غیر
مہینوں حج کی میں اور افعال عمر کی کر کہ احرام سے نکل آوی چوتھی یہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہنچ کر احرام حج اور عمر بکا ساتھ
باندھی ہیں اس صورت میں کہ شریف میں پہنچ کر افعال عمر تکے بجا لاوی اور احرام سے نکل جیکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کر کہ احرام
سے نکل سکو قرآن کہتی ہیں اور یہ ایام معظمہ کی نزدیک افراد متع سے بہتر ہی ہیں جب ارادہ احرام باندھنی کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتھ پاؤں
کی اور بال بندوق اور زیناف کی دور کرے اور بچن لو اوی اور اگر عادت سے منڈا نکلے ہو تو سر ہی منڈا ووی والا نکلی کرے اور اگر کوئی
یا لوٹھی ساتھ ہو وہی تو صحبت کرے پر وضو کرے یا ہاوی اور نہا انضصل ہی اور باندھی لنگ اور اوڑھی چادر ہی اور سفید اور فیصل
ہی اور اگر دو نو دو ہوئی ہوئی ہوں یا اپنی ایک کپڑا کر اوس ہی منڈا ننگ جاوی تو ہی جائز ہی اور خوشبو لگا ووی اور پڑھی دور کتہیں پر
اگر ارادہ قرآن کا کہتا ہی تو یوں کہی اللہم انی ارید الحج والعمرة فیسرعانی وقلبها منی اور اگر ارادہ متع کا کرے تو یوں کہی اللہم انی ارید العمرة فقط
وقلبها منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یوں کہی اللہم انی ارید الحج فیسرعالی وقلبہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو ہی کافی ہی بہر لیک
کہی ہیں جب لیک کہی بہ نیت حج یا عمر کی تو محرم ہو اور الفاظ لیک کی یہ ہیں لیک اللہم لیک لیک لا شریک لیک ان الحمد والنعمة لیک
والملک لا شریک ان الفاظ سے کہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ ہی منقول ہیں لیک سعیدک وایجریدک لیک العزیز
ایک اہل لیک اللہ الخ لیک بعد از ان اکثر اوقات لیک آواز بندھی کہتا ہی خصوصاً بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل
اور وقت سخن کی اور وقت لمبی کی قافہ سے اور وقت چڑھنی کی بندھی پر اور وقت اوتر نیکی بندھی جگل میں غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا
جیسکہ نماز میں وقت اتعالت کی تکبیر کہتی ہیں اسکا اس سفر میں وقت اوتر نی چڑھنی کی بندھی پستی سے لیک کو در زبان کرے اور جبکہ
محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیز دنی پر پیر کرے سیاہا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور اگر کپڑا اور جامہ اور فرخاں اور جبا اور قباجا اور پانجامہ اور
بارانی اور روزہ اور دستاں اور ٹوپی اور مانند انکی اور مرد پڑھی سے اوسط کا پہنا ہی کہ جسطح عادت ہی اوسکی پہنی کی اگر خلان نماز
پہنی تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کرتی یا پانجامہ و بدین نہ پہنی اور اگر انکو اوڑھ لی یا بطور لنگے باندھی تو کچھ مضائقہ نہیں اور محرم نہ
پہنی کپڑا رنگین کنگاہو اور خوشبو دار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسبئی اور مانند انکی لیک دھوا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست
اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چہ زمین کہ باعث جماع کی میں کرے مانند بوسہ یعنی اور ہاتھ لگانے کی شہود کو
اور باتیں جیانی کی اور ذکر جماع کا رو بہ عقول کی نہ کرے اور منق و فوج کرے اور کسی ہی جنگ جہل کرے اور شکار صحرائی وحشی
نکرے حتی کہ اشارہ ہی نکرے شکار کیرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مذکرے شکار کر نیوالی اور شکار دریائی مانند چھپلی کی درست
اور استعمال خوشبو کا کرے اور ناخن اور بال سلوڑاڑھی کی بلکہ تمام بدن کی دور نگرے منڈا ووی اور نہ کترو اوی اور نہ اوکپڑی اور بال
سرد آڑھی کی حلی وغیرہ سے دہووی اور جائز ہی محرم کو ہانا اور داخل ہونا حمام میں اور گھڑی اور کجاویکی سایہ میں پھینا اور باندھنا
ہمیانی کا کر میں اور نماز میں اپنی سے اور موہنہ اور سرکسی چیز سے نہ ڈالنی اور چون نہاری اور باران کچھ ایک جانور و نکاح حالت محرم
میں جائز ہی نہ دم و جب ہوتا ہی نہ صدقہ و یہ ہیں کو اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چڑھی اور کچھو اور بیڑا اور گیل اور پروں

کتاب انسانک
جلد
۲۰۸
دوم
باب حرم مکہ الخ

اوراهی و چینی و اورگرت اوربیز اورمپو اورس اورمچر اور دند و حمله کربنوالا اور اورجانو روضی آور فضل حج کی چار میں اول احرام دو گونہ
 وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اور سکا بعد زوال سی فجر بعد الشحی تک چلی پڑھیں سری طواف الزیارات کہ روز سید الضحیٰ کی کرنا بہتر ہے اور ایام
 خوشی تاخیر کرنی میں ہم لازم آتی ہے اور چوتھی ترتیب ان افعال میں یعنی اول احرام باندھیں اور بعد ازان و وقوف عرفہ کہ سہی اور بعد ازان طواف
 الزیارت اگر ایک ہی نہیں سی فوت ہو گا حج نہیں ہو نیگا اور واجبات حج کی ہر ایک سے توفیر و تفکک اور سی کرنی در میان صفا اور مروہ کی اور
 کتاکیان اسٹی مسار و نیز اطراف الصدیر یعنی طواف الرضعت کرنا اتفاقی کو یعنی جو کبھی کا کہتی ہیں انہو اور سر منڈنا یا بال کتروانی اور احرام میقات کا
 باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب خوب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضوں نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع
 کرنا وہاں ہی یعنی اور طواف پیداہ پا کرنا اگر کچھ خند زہوا اور طواف باطنات کرنا اور طواف میں ستر ہلکا اور سعی در میان صفا اور مروہ کی صفحہ پہلی
 شروع کرنی اور سعی در میان صفا اور مروہ کی پیداہ پا کرنا اگر کچھ خند زہوا اور دو چکر کرنا کبری یا مانتا سکلی کا قارن اور تمسح کو اور عیسایات
 شوٹ کی دور کتہین ٹہنہا اور ترتیب در میان رشی اور حلق اور دو چکر کی اسطرح کہ اول رمی کری پھر دو چکر پہر حلق پہر طواف زیارت کری
 اور طواف زیارت ایام خیرین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حظیم طواف کی اندر آجاتی اور سعی در میان صفا اور مروہ کی بعد طواف کی کرنی
 اور حلق مکان معین اور زمان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ابام خیرین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی حجاج وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو
 چیزیں کہ انکی ترک سی ہم لازم آوی وہ بہی جب ہن اور سو ائی اکی سنگین اور آداب اور سخبات ہیں اور دم عبارت جا نوزنج کرنی سی خواہ اونٹ ہو
 یا کالین یا کرسی یا مانند انکی اور کرسی اور مانند اسکی بر حیا کفایت کرتی ہے اگر یک طواف الزیارت کری حالت جنابت میں یا حیض میں یا جماع کر کے بعد
 وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈائی کی تو انہیں نہیں کفایت کرنا کہ یاد نہ یعنی اونٹ یا کالین اور پائی ہدی قرآن اور تمسح اور ہدی نفل اور قربانی میں سے
 کہاں تا سحیح اور سو ائی انکی میں سی اسکو کہاں نہیں جانتا اور اگر ہدی قرآن اور تمسح سی عاجز ہو تو اسپر دو روزی لازم ہیں اور سعی پہلی
 دن نحر کی اور افضل ہے کہ خیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فوج کی رگہی جہاں چاہی کہی اور اگر پہلی سر منڈائیک ہی ہدی قرآن
 ہو تو اسپر دوسری ہی لازم آوی وقت روزہ بدل نہیں ہو نیگا اور جستہ کہ ارادہ کی میں جائیگا کہ ہی تہنہا ہدی اور یہ ہے سحیح اور جانب بلند سی مضطہ
 کسی کہ تہنہا علیا ہی داخل ہو وی اور دن کو جائا مین بہتر ہی رات جانی سی اور جبکہ تہنہا نفل ہو وی تو اول مسجد الحرام میں چاہی بعد کہنی اسباب
 جہاں رکھنا منظور ہو اور بہتر اور سحیح ہے کہ وقت داخل ہوئی مسجد الحرام کی بسکے اور دروازہ نبی شیبہ کی کسی اور سکو با بلام ہی کہتی ہیں مسجدین
 جاویں حال کسی متواضع اور خوشنوع کر نیوالا اور ذیل جانی والایں کو اور بزرگی کعبہ کو لجا طائر نیوالا اور رحم کر نیوالا جو حجت بیت المقد کو دیکھتی
 نگہ سے و تکلیل کر مئی اور جب مسجد حرام میں داخل ہو تو طواف عمدہ اور طواف قدم قدم قارن اور منفرہ چکر کی کی بی سنت ہے سجالادی اسطرح کہ اول
 سونہ حجر اسود کی طرف کر کے گھیرتا پھیل کر مئی اور حجر اسود کو بوسہ داور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتھ اوٹھا ہو مئی جیسے کہ وقت گھیرتا ہے اوٹھتا
 ہن اور بوسہ دینا اور صورت میں کر کے کھانڈا ہنوں کی کہ سبب اذحام کی بوسہ مذہبی کی تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومی اور اگر سبب دیگر کسی کو لگا کر چومی اور
 اگر بہی ہر کسی تو دونو ہتھیلیوں سی اشارہ کر کے لگا چومی وہ دیگر ہتھیلیاں ورتھمہ کی در در و دوش پھی اور طواف جانب حجر اسود شروع کر مئی اور سات
 بارگرد خانہ کعبہ کی پہر اور طواف بی بیات سے طبع کر مئی یعنی چادر دہنی نفل کی چچی سی نکالک بائیں ہونڈی پڑا اور سات با صغیر حکم طواف کر مئی اول
 مین سپر وہیں تل ہی کر یعنی جلد چلی ہونڈی ہار اور سہنگالکالیسی انکی چستی میں اور جب حجر اسود پر گزری سے سطح کر مئی جو پہلے کہنا تھا یعنی بوسہ خردی اور
 دیگر خردی اور طواف کو ختم ہی حجر اسود کو بوسہ دینی پر کر مئی اور درکن بالائی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ مذہبی بلکہ ہاتھ ہی لگاویں بعد ازان دو رکعت

عاشقانی زہد
 فضیلت ہجرت
 اور کتب
 اور اسناد
 اور جہت
 بیگناہی
 اور کتب
 سارون
 عشق بزرگوار
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب
 اور کتب

نماز و اگر کسی که خفیه کی نزدیک و جب چای و ربه نماز نزدیک مقام ابراهیم کی پہنچ کر سبب اثر حرام کی وہ ان نہ پڑھے کسی تو مسجد میں جہان چاہی اہل
 چڑھی اور اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی قس پڑھی اور دوسری رکعت میں قل ہوا لہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہے نزم پڑھا کر اپنے
 بیت بہر کی چوٹی اور بہر مقام قمر پڑھی اور حجر اسود کو بوسہ دینی و تبریک تہلیل اور درود پڑھی اور درود کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی در میان صفا
 اور مروی کی کر ہی اور اگر بعد طواف قدم کی کر ہی تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکل کر طرف صفا کی وہی اور صفا پہنچے بند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی اور
 بیت اللہ کی طرف موہنے کر ہی اور ہاتھ اوٹھا وہی عاکھی لہی اور تبریک تہلیل اور حور و درود پڑھی اور جو چاہی عاکھی بہر طرف مروی کی و تری اپنے چال اور
 جب اپنے ہادی میں پہنچے تو میل خضر سی میل دوسری تک جلد چلی اور پہر اپنی چال مروی پڑھی اور سانسہ قبلہ کی کھڑا ہو کر جیسی بکھو وغیرہ صفا کے
 ہی مروی رہی کر ہی سیطحات سات بار آمد و رفت کر ہی شروع صفا سے کر ہی اور ختم مروی پڑھ کر طرف صفا کی سپہا کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سے
 گناہ پر کنا سے کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لہی و وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی ایی شرط نہیں ہی لیکن اولی ہی اور طواف
 کی ایی طہارت ضروری ہی اور وقت طواف اور سعی کر نیکی بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور
 یہ بہتر ہی واجب نہیں بعد ازین کہ عطفہ میں پہر رہی اور طواف نفل جس قدر چاہی کر ہی اور ساتویں پہنچ کر مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہی و میں
 ہوتا ہی احکام چم کا مانند نکلنی کی طرف مناکلی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار و حلق اور زچ او طواف اور رہی کی منایں میں عید نکال سکوستی
 بہتر ہی سطح روز عرفہ کی عرفات میں اور گیارہ دن کو منایں احکام حج کی خطبہ میں بیان ہوتا ہی ان دنوں کو بھی سپر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو انہوں میں کچھ کو احرام
 حج کا باندہ کہ بعد طلوع آفتاب کے منایں وہی اور اگر گھر پڑے کہ اوئی تو بھی مضافتہ نہیں اور رات کو منایں رہی اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تائیدی میں تڑکے
 طرف عرفات کی جاویں اور اگر آٹھویں آج منایں نہ آویں و ردن عرفہ کی عرفات کو جاویں تو بھی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات میں
 جاگہ چاہی تری سوائی اٹن عرفہ کی و او تراز نزدیک جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاد ہی کہ سنت ہی اور عرفات میں وقوف کر ہی
 فرض ہی ہون و اسکی حج اور انہیں ہونا اور خطبہ اہم کا سعی اور ہزارہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر جمع کر ہی اور استغفار اور لیکار تہلیل
 اور تسبیح و شرا اور درود ساتھ عاجزی و تہلیل و اخلاص کے بیت پڑھی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ
 میں آویں اور در میان ماہین استغفار اور لیکار اور ہمد اور درود اور اوراد کا بہت پڑھتا ہی اور مزدلفہ میں اگر نہراہ امام کی نماز مغرب و عشاء کی جمع کر ہی
 اور رات کو وہیں ہی کرات کو وہاں ہنا واجب ہی اور تحبہ کے تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعائیں مشغول رہی اور بچر وہنی فجر کی تائیدی
 میں نماز و اگر کسی اور پہر وقوف کر ہی مزدلفہ میں چہا چاہی سوائی وادی مسکے لکجیب اوس وادی سے گذری تو جلد وہاں سے گذری اور بعد فجر کے
 وقوف کر ہی روشنی ہونی تک بعد روشنی کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کے مناکور و نہ ہو اور وہاں پہنچ کر حجرۃ العقبہ پر سات سنگ نیزی ماری اور جب ان
 سنگ نیزی ماری تو لیک ہو قوف کر ہی پہر جانور ذبح کر ہی پہر سر نہاد ہی دایاں کتر وای بعد ازان کہ میں کتر طواف الزیارتہ کر ہی اگر سعی پہلی کی ہی پہلی
 حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلی سعی نہیں کی ہی تو بعد طواف الزیارتہ کی سعی کر ہی جس طرح مذکور ہوئی اور بعد سر نہاد ہی سبب کہ ناخن کتر وادی اور
 بیلوچ وادی اور ہترہ لیوی اور بعد سر نہاد ہی کچھ کتر حرام ہوئی ہی محرم چلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہیں بعد طواف الزیارتہ کی حلال
 ہو وینکل اور بعد طواف الزیارتہ کی منایں انکار کچھ ہی پہر امام منایں کو کہ میں جا کر طواف اور زیارت کعبہ کتر پڑھی اور رات کو منایں ہی اور دروس میں کتر یعنی گیارہ
 تینوں جہزت یعنی سائر پور می کر ہی پہلا جہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی سو کچھ اولی و درجہ اولی کتر ہی میں اسپر سات سنگ نیزی ماری بعد ازان اس جہرہ کہ متصل مسجد
 او کچھ روشنی کتر ہی بعد ازان جہرہ عقبہ بیت سات سنگ نیزی ماری اور وقت کتر پڑھی کتر ہی سیطرح تیسری یعنی بارویں کتینوں حاجت سات سنگ نیزی ماری اور

ع
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

چون تیرین یعنی تیروین کا گروہان ہی تو اوپر تیری تیروین جو تیری لازم ہی اور اگر کوئی تو تیری او سے ہی ساقہ ہوئی اور وقت رومی کبڑوین اور تیروین میں بعد زوال کی ہی لیکن تیروین کو اگر پہلی زوال ہی اور بعد طلوع چوٹی فجر کی رسی کرے تو جائز ہی اگر پہے منون بعد زوال کی ہی ہے اور گیاروین اور باروین میں پہلی زوال ہی رسی کرنی جائز نہیں اور سب کے سنگریزی چوٹی ہون بہت تیری ہون اور پاک ہون اور تیرو جرات سے سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزلفہ سے یا لہ میں سے لیوی اور چنگی میں بڑھ چکی اور وقت رومی کی فاسا جرات سے کم پانچ ہاتھی ہوا گزرا ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رسی کعبہ اور سکی رسی ہی یعنی رسی جو اولی اور جرہ و سٹی کی پیادہ پاکری اور جو رسی کعبہ اور سکی رسی نہیں ہی رسی جبرہ العقیہ پیادہ اور سوار او میں کیسا آن کا اور نشیب الدین کبری جو کرف بلند کی رسی کرے اور او وقت مناد میں ہاتھ کسٹرف ہوا اور کعبہ کے ہاتھ کسٹرف اور اگر سنگریزی منار و نسی دور ترین تو درست نہیں منار و نیر باز تک پرین اور سنگریزی راین ہاتھی ہی سیکل اور ہر سنگریزہ عالیہ سلخ ہی سیکل اگر ایک ہے دفعہ سب الہی جائز نہیں اگر وہ الی کا تو وہ ایک کنگر پیننگلنگا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب میں سنگریزہ دو ساعت تیر کر کے میں طواف الصدق کی لی جاوی اگر وہ نسی منظور ہو اور اگر کین تیر نامنظور ہو تو وقت چینی کی یہ طواف کرے اور یہہ محو واجب ہی اور اس طواف میں مل اور رسی نہیں ہی اور بعد طواف کی چاہہ زرمہ پر آکر پانی پیت بہر کرموی کئی بار کر اور ہر بار نظر کعبہ کسٹرف کرتا اور وہ پانی موندہ اور سر اور بدن پر ہی ملی اور یہ طرف بیت المقدی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکی تو آستانہ کعبہ کو بوسے اور سیدہ اور موندہ اپنا منتر سے لگاوی اور کعبہ کی مہودوں کو بڑھ کر گزری زاری بہت سے کرے اور اس وقت ہی سائنہ تکبیر تہلیل اور اور او کار و اشغال اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اور موندہ اپنا کعبہ کسٹرف کر کے چیل پانوں مسجدی باہر نکلی اور حصر طواف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت کا واجب نہیں اور ایک سال میں کرے اور او ہوا ہی اور وقت اور کتا تمام سال ہی مگر ایام حج میں کر وہ ہی خیر فارن کو اور ایام حج کی یہہ بین روز و روزہ اور روز بخوار ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب او میں دو چیزیں ہیں ایک سجی در میان حصار اور دومی دوسرے سر منڈا یا بال کتروانی اور شرائط اور سن اور اوہ او سکی وہی ہیں جو حج میں ہیں اور اگر حکام جنایت کی یہہ میں کہ محرم شمال خوشبو کا ایک عضو کال پر کرے یا خضالی پنی سر پہنیکا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پنی کپڑا سیا ہوا تمام روز اور صبح کہ عادت ہی او سکی یہی کی یا ڈھانکی اپنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوہتہائی یا زادہ او سکا یا ایک بجل یا بال زیناف کی ملی یا گردن بتر شوادی ناخن دو نو ہاتھوں کی یا دو نو ہاتھ باؤنگی یا ایک ہاتھ باؤنگی یا طواف مذوم باطواف صدر حالت جنابت میں کرے یا طواف فرض بی وضو کرے یا عوفات سے پہلی امام سے پہری یا سنی ترک کرے یا وقوف فردلف ترک کرے یا سب رسی یا رسی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوی خارج حرم سے یا حالت احرام میں بوسہ لیوی ہو یگا یا چوٹی او سکو ساتہ شہوہ کی یا تاخیر کرے سر منڈا نکو یا طواف زیارت کو ایام تخری یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلی بیچ سے پس ان سب صورتوں میں دم جب ہوتا ہی اگر تپید کرے سیغے گوذ وغیرہ ہی سب سر کی جادوی یا فارن سر منڈاوی پہلی بیچ سے پس او سپر دوم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکی سر اپنا یا پنی کپڑا سیا ہو اکم ایک روز سے یا منڈاوی کم چوہتہائی سے یا ترش وادی ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترش وادی سے متفرق مجلسوں میں یا طواف مذوم باطواف الصدق بی وضو کرے یا ترک کرے رسی ایک مینار کی تینوں مناروں میں سے بعد دن تخرکی یا غیر اپنی گزرتھی پس ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدا صاع گہوں ہی یعنی دو سپر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پنی کپڑا سیا ہو ساتہ ہند کی یا یا کی پس ان صورتوں میں محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز گری تین چیزوں میں سے بیچ کرے یا پنی کپڑا سیا ہو سکو گتھوں کی یا یا

وہی کبڑوین اور تیروین میں بعد زوال کی ہی لیکن تیروین کو اگر پہلی زوال ہی اور بعد طلوع چوٹی فجر کی رسی کرے تو جائز ہی اگر پہے منون بعد زوال کی ہی ہے اور گیاروین اور باروین میں پہلی زوال ہی رسی کرنی جائز نہیں اور سب کے سنگریزی چوٹی ہون بہت تیری ہون اور پاک ہون اور تیرو جرات سے سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزلفہ سے یا لہ میں سے لیوی اور چنگی میں بڑھ چکی اور وقت رومی کی فاسا جرات سے کم پانچ ہاتھی ہوا گزرا ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رسی کعبہ اور سکی رسی ہی یعنی رسی جو اولی اور جرہ و سٹی کی پیادہ پاکری اور جو رسی کعبہ اور سکی رسی نہیں ہی رسی جبرہ العقیہ پیادہ اور سوار او میں کیسا آن کا اور نشیب الدین کبری جو کرف بلند کی رسی کرے اور او وقت مناد میں ہاتھ کسٹرف ہوا اور کعبہ کے ہاتھ کسٹرف اور اگر سنگریزی منار و نسی دور ترین تو درست نہیں منار و نیر باز تک پرین اور سنگریزی راین ہاتھی ہی سیکل اور ہر سنگریزہ عالیہ سلخ ہی سیکل اگر ایک ہے دفعہ سب الہی جائز نہیں اگر وہ الی کا تو وہ ایک کنگر پیننگلنگا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب میں سنگریزہ دو ساعت تیر کر کے میں طواف الصدق کی لی جاوی اگر وہ نسی منظور ہو اور اگر کین تیر نامنظور ہو تو وقت چینی کی یہ طواف کرے اور یہہ محو واجب ہی اور اس طواف میں مل اور رسی نہیں ہی اور بعد طواف کی چاہہ زرمہ پر آکر پانی پیت بہر کرموی کئی بار کر اور ہر بار نظر کعبہ کسٹرف کرتا اور وہ پانی موندہ اور سر اور بدن پر ہی ملی اور یہ طرف بیت المقدی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکی تو آستانہ کعبہ کو بوسے اور سیدہ اور موندہ اپنا منتر سے لگاوی اور کعبہ کی مہودوں کو بڑھ کر گزری زاری بہت سے کرے اور اس وقت ہی سائنہ تکبیر تہلیل اور اور او کار و اشغال اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اور موندہ اپنا کعبہ کسٹرف کر کے چیل پانوں مسجدی باہر نکلی اور حصر طواف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت کا واجب نہیں اور ایک سال میں کرے اور او ہوا ہی اور وقت اور کتا تمام سال ہی مگر ایام حج میں کر وہ ہی خیر فارن کو اور ایام حج کی یہہ بین روز و روزہ اور روز بخوار ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب او میں دو چیزیں ہیں ایک سجی در میان حصار اور دومی دوسرے سر منڈا یا بال کتروانی اور شرائط اور سن اور اوہ او سکی وہی ہیں جو حج میں ہیں اور اگر حکام جنایت کی یہہ میں کہ محرم شمال خوشبو کا ایک عضو کال پر کرے یا خضالی پنی سر پہنیکا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پنی کپڑا سیا ہوا تمام روز اور صبح کہ عادت ہی او سکی یہی کی یا ڈھانکی اپنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوہتہائی یا زادہ او سکا یا ایک بجل یا بال زیناف کی ملی یا گردن بتر شوادی ناخن دو نو ہاتھوں کی یا دو نو ہاتھ باؤنگی یا ایک ہاتھ باؤنگی یا طواف مذوم باطواف صدر حالت جنابت میں کرے یا طواف فرض بی وضو کرے یا عوفات سے پہلی امام سے پہری یا سنی ترک کرے یا وقوف فردلف ترک کرے یا سب رسی یا رسی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوی خارج حرم سے یا حالت احرام میں بوسہ لیوی ہو یگا یا چوٹی او سکو ساتہ شہوہ کی یا تاخیر کرے سر منڈا نکو یا طواف زیارت کو ایام تخری یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلی بیچ سے پس ان سب صورتوں میں دم جب ہوتا ہی اگر تپید کرے سیغے گوذ وغیرہ ہی سب سر کی جادوی یا فارن سر منڈاوی پہلی بیچ سے پس او سپر دوم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکی سر اپنا یا پنی کپڑا سیا ہو اکم ایک روز سے یا منڈاوی کم چوہتہائی سے یا ترش وادی ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترش وادی سے متفرق مجلسوں میں یا طواف مذوم باطواف الصدق بی وضو کرے یا ترک کرے رسی ایک مینار کی تینوں مناروں میں سے بعد دن تخرکی یا غیر اپنی گزرتھی پس ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدا صاع گہوں ہی یعنی دو سپر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پنی کپڑا سیا ہو ساتہ ہند کی یا یا کی پس ان صورتوں میں محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز گری تین چیزوں میں سے بیچ کرے یا پنی کپڑا سیا ہو سکو گتھوں کی یا یا

یعنی پروردگاری که اللهم اظلمتني تحت عرشك يوم لا ظل الا ظلك اللهم اسقني بكاس محمد صلى
 الله عليه وسلم شربة لا اظلم بعدها ابدا اور پي ترويك شامی کے اللهم اجله حجاً مبشراً وبسبباً مستكوراً
 ورتباً مغفوراً وجزاءً كن تتوعد وخرجنی من الظلمت الى النور يا عزير يا غفران يا غفران ورتباً مستكوراً
 انعم انك انت الاعز الاكرم اللهم اني اعوذ بك من القبر ومن صناديق القبر ومن
 بيوت الحيا والممات اعوذ بك من الخزي في الحيا والذخيرة في الدنيا والاخرة اور پي ميان کن یا اور حجرتو در بنا انا احرار يا رب
 اللهم قنعني بما رزقتني وببارك لي فيه واخلف علي كل حال غائباً بخير لا اله الا الله وحده لا شريك له له
 الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اور پي بسبب وعلو کوره تمام طواف میں ہی اور ترویک فرم کی پروردگار اللهم يارب
 البيت اعين سمتي من الناس وايدني من كل سوء وقنعني بما رزقتني وببارك لي فيما التبتني اور پي ترويك چوکت کسب کی
 قن کر نی پروردگار کی یا اور حجرتو در بنا انا احرار يا رب البيت اعين سمتي من الناس وايدني من كل سوء وقنعني بما رزقتني وببارك لي فيما التبتني اور پي ترويك چوکت کسب کی
 اللهم حرّم شعري وجسدي على النار اللهم كما صلت وجهي عن سبوح دعائك فصن وجهي عن مسأله غيرك
 اللهم يارب البيت اعين رقابنا وراقب اباؤنا وامهاتنا من النار يا كريم يا غفران يا عزير يا جبار ربنا تقبل منا
 انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم اور پي ترويك تمام الیہم حجرتو در بنا انا احرار يا رب
 مصلی اور پي بسبب وعلو کوره تمام طواف میں ہی اور ترویک فرم کی پروردگار اللهم يارب البيت اعين سمتي من الناس
 وتعلم ما في نفسي فاغفر لي ذنوبي اللهم اني اسالك ايما نايبا شرف لي ويفينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني
 ما كنت لي ورضا بما قسمت لي يا ارحم الراحمين اور پي ترويك ميان زمزم کے اللهم اني اسالك علماً نافعاً ورتباً واسعاً
 وشفاءً من كل داء اللهم اجعله شفاءً من كل سقم وارتقي الاخلاص واليقين والمعافات في الدنيا والاخرة اور پي
 جب چي سفا انا الصفا والمزدة من شعائر الله الله اكبر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
 يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخبز وهو على كل شئ قدير لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
 واعز جندة وهزم الاخراب وحده لا اله الا الله ولا تعبد الا اياه فخلصني له الدين واكفر الكافرين اور پي
 در ميان صفا اور ميوں كرت اعفوا رحمتي ورتباً مستكوراً انعم انك انت الاعز الاكرم اللهم ربنا انا في الدنيا حسنة وفي
 الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اور پي من عرفك عرفنا لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
 وهو على كل شئ قدير اللهم اجعل لي نفعاً في كل شئ وادني بصرى نوراً اللهم اشرح لي صدري ويسر لي أمري
 واعوذ بك من وساوس الصدر وشتات الاكفر وقبلة القبر اللهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في الليل وشر
 ما يلج في النهار وشر ما تهت به الرباح الله اكبر والله الحمد الله اكبر والله الحمد الله اكبر والله الحمد لا اله الا
 الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد اللهم اهدني بالهدى وتبني بالتقوى واغفر لي في الاخرة والاولى
 اور ترويك شامی رسول الله صلى الله عليه وسلم بعذر وال ان عرفك اللهم لك الحمد الذي تقبل خيرا بما نقول اللهم لك صلواتي ونسبي وخيالي
 وقماتي واليك ما بيني ولك رب تزاني اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ورسوسة القبر وشتات الاكفر اللهم

بخاری اور مسلم کہیں یہ ہے ہی کہ جو شخص دعویٰ کرے کہ میں نے اپنے آپ کی بیعت کی ہے کہ میں فلاں جگہ بیٹھا ہوں اور واقع میں اس کا یہ نہیں ہوا نسبت
 کرے اپنی کو طرف غیر مالکون آپ کی پس اس پر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور عیب لوگوں کی نہیں قبول کی جاتی اوس سے فرض و ذریعہ نفل
 اور چیز کی کہ اس صحیفہ میں ہے آیا ہے کہ لوگوں نے آپس میں کہا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے فی مخصوص کیا ہے حضرت علی کو ساتھ اور صحیفہ کی یعنی
 کتاب کی سوائے قرآن کی اوسکی جواب میں حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نہیں لکھا ہے مینی حضرت سے سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی کہ صحیفہ
 میں ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کا خذ ہے کہ وہیں احکام دیات کی اور اور بعضی احکام لکھی تھی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف میں
 رہتا تھا اور اون احکام میں یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اس میں ایسی چیز کر کے کہ عت
 حقارت کی ہو اور نزدیک شامیہ کی حرام یعنی حرم کی ہے یعنی مدینہ مانند حرم کی ہے جو چیزیں کہ حرم کی میں کرنے حرام ہیں مدینہ میں ہے حرم میں اور
 حد اس حرم کی در میان حیر اور ثور کی ہے کہ یہ دو پہاڑ ہیں دو فوف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ حصر کی معنی ہیں فرض باطل یا توبہ یا شفا
 اور لفظ عدل کی معنی ہیں نفل یا فرض یا فدا یہ اور بعضوں نے کہا شفا بعت اور بعضوں نے کہا توبہ اور بعد مسلمانوں کا ایک ہی الخ یعنی
 ہے حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ میں کہ عہد و امان مسلمانوں کا مذہبی واحد کی ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اوسکی ادا اور نکال یعنی ادا ہوتی ہے
 عہد امان دینی کا کہتا ہے اور اوسکی امان دینی سے اور دوسری کرنے اور اوسکی عہد پورا کرنے میں لازم ہوتی ہے حاصل ہے یہ کہ جو کوئی مسلمانوں میں
 اگر چہ حقیر ہو مانند غلام عورت کی امان دیوی کسی کا و کو اور عہد کرے اوس اور اپنی پناہ میں لاوی تو نہیں جائز ہے کسی کو توبہ ادا اور سکا اور جو کوئی
 توڑے مسلمان کی عہد کو یعنی قتل کرے اوس کا ذکو یا لیبوی ال اوسکا تو یہ ہے لعنت ہے الخ اور جو شخص کو موالات کرے یعنی دوستی کرے جائے گا کہ
 کہ لا توجرم یہی ایک تو ولا موالات ہے یہ ہے کہ عادت ہے کہ آپس میں دوستی رکھتی تھی اور عہد باذرتی تھی اور قسم کہاتی تھی کہ نیک
 میں آپس میں ایک اور مدد و معاون ہیں گی اور آپس میں ایک دوسرے دوست سی دوستی رکھیں گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جہالت میں
 ناحق و باطل پر ہی مدد کرتی تھی اور اسلام میں امر حق ہی پر مدد کرتی تھی اور اکثر ان عجم عرب میں انکو صحابہ سے عقد موالات بنا دیتی تھی اور
 دوسرے ولا رعایت ہے کہ جنسی غلام آزاد کیا ہے اوس غلام پر حق ولا رابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرے نہی ولا رابت
 اوکا ہوا ہے کہ ذوی الفروض سے جو کچھ چھٹا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہاں قسم اول ہو پس معنی یہ ہوگی کہ ایک
 شخص کی موالی یعنی دوست نہ کرے ہوں تو نہ چاہے گی اور قوم کو موالی نہیں دے گی بغیر اذن موالی اپنی کی اسلی کہ اس میں ایک طرح کی عہد
 شکنی اور ایلا دینی ہے مسلمانوں کو اور احتمال ہے کہ وہ عداقت مراد ہو پس اس صورت میں معنی یہ ہوگی کہ جو کوئی نسبت کرے
 اپنی آزاد کو خیر آزاد کرے نہی اپنی کی طرقت تو مستحق لعنت ہوتا ہے جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر پاک طرقت نسبت کرے نہیں اس صورت میں یہ نہیں
 اذن موالیہ کی بنا بر غالب ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہے اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہیں دیتا پس
 اس سے کوئی یہ نہیں کہے اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کی طرقت ہوا لیکن جو ہمتہ لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
 حضرت علی نے کچھ نہیں لکھا حضرت سے سوائے قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قول سے صریح باطل ہوتا ہے
 اور شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نے صیبت تھی ساتھ خلاف کہا اور اور اسرار کی اور خاص اہمیت کو اسے چیزیں بتائیں کہ درود کو
 نہیں بتائیں پس یہ سب دعویٰ باطل ہیں اور ہمیں دلیل ہے اس پر کہ کبھی لکھا عالم کا ع و ح و ع ن س ع ل قال قال رسول اللہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أُحْرِمَ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَّ عِضَاهَا أَوْ يُقْتَلَ صَبِيهَا وَقَالَ لَمْ يَنْبَغْ لِي

در بیان حال
 صحیح
 صحیح
 صحیح

ہوا کہ ان کے لئے ہونے لایند عہد اہل غیب علیہم السلام اہل اللہ فیہم من ہوا خیر منہ کہ کثرت احد علی الایام او حصر مدہ کنت شفیقا انوشہ یکن ابو
 الہیئۃ سرۃ مسلمان اور روایت سعید بن اوقاص کہ کہا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرنا ہوں در میان دو لوگوں کو اگر کسی نے
 کی بیٹہ کا شے جاوین درخت خار دار او سکی یا مارا جاوی شکار او سکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی اسطی او سکی یعنی اسطی ہنی والون مومنین او سکی
 دنیا اور سستی میں اگر جاہن یعنی اسکی پہلا سیکو تو نہ چھوڑیں او سکو اور نہ جاوین وہاں سنی اور کہیں اسطی فراغت دنیا کی نہ چھوڑے گا او سکو کوئی بی
 سی مگر ہدیگا اہلہ او سین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سی یعنی نہیں کرے گا مدینہ کو نہ ہونا او کا بلکہ نہیں ہوگا او کو اور نہیں بت دیکھا یعنی نہیں صبر کرے گا کوئی
 او سکی سختی اور ہوک پر اور او سکی شقت پر مگر ہونگا میں اسطی او سکی شفاعت کرے یا ایذا فرمائی کہ گواہ ہونگا یعنی او سکی طاعت کا دن قیامت کے
 نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کا ناجاوی رخ حل کیا ہی اسکو علم ہاری فی ہی تترہی پر اور بی رغبتی سی یعنی جو کوئی بضرورت چھوڑے گا وہ
 نہیں داخل ہی اور اخیر حدیث میں بشارت ہی اور پختہ خیر ہونی رہتی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر
 اور پر سنی کی حرمین شرفین میں اور نہ نظر کری طرف ظاہر کے بغضتوں اور جگہ کی سلی کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہی بحسب احادیث
 اللہم اعیش الایمیش الآخرۃ وکن انی ہر ہرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی کداء المدینۃ ویشد بہ احد من
 اصحابی الا کنت لہ شفیقا یتیم الفیہ ذرۃ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں صبر کرے گا اپنے
 کی سختی اور ہوک پر اور او سکی محنت پر کوئی امت میری ہو مگر ہونگا میں اسطی او سکی شفاعت کرے یا ایذا فرمائی کہ قیامت کی نقل کی یہ مسلم نے
 وکنہ قال کان الناس اذا سرقوا اول الثمرۃ جاءواہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللہم بارک لنا
 فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صداعتنا وبارک لنا فی مدیننا اللہم ان ابڑھیم عبدک وخیلک
 ویتیمک وانی عبدک ویتیمک وانا ادعوک اللہ یتعمیل ما دعاک لیک ومرضاک معہ لہ قال یدعوا صغر لکین لہ
 فی عینہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا ہے لوگ جس وقت دیکھتی نیاپہل لاتی او سکو طرف نبی صلی اللہ علیہ
 کی اس جو وقت کہ نبی او سکو حضرت کسی یا ابرکت دو اسطی ہمارے بیوی ہا کی اور برکت دو اسطی ہمارے چھوڑا کی اور برکت ہی دو اسطی ہمارے بیوی ہا کی
 اور برکت ہی دو اسطی ہمارے بیوی ہا کی یا ابھی تحقیق ابڑھیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق میں بندہ تیرا اور نبی تیرا ہوں
 اور تحقیق ابڑھیم فی دعا کی ہی تجھی اسطی کی کی یعنی جو کہ اس کیت میں مذکور ہی فاجعل افئدہ من الناس الخ اور میں دعا کرنا ہوں تجھی اسطی
 مدینہ کی مانند اوس حیر کی کہ دعا کی ابڑھیم فی تجھی اسطی کی کی اور مثل اسکی ساتھ اسکی یعنی دو چند او سکی کہ دعا کی ابڑھیم فی پھر کہا ابو
 ہریرہ فی طابقی حضرت بہت چوٹی رڑکیا اپنی ال بیت میں سی ایس دیتی او سکو وہ پہل نقل کی یہ مسلم نے فی برکت کی معنی میں ایڈ ہونی اور
 پہیلی کی لپکت میو کی ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہ ہی کہ وسعت ہو شہر میں اور لوگ اوس میں بہت سی ہوں سو قبول ہونی دعا حضرت کی کہ مسجد
 بڑہائی گئی اور شہر بھی بڑا اور خوب آباد ہو اسطی اور صلاح اور تمام مپاؤنکی میں او سکی برکت سی مراد یہ ہے کہ فراخی ہو زرق میں اور
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کی ہیں اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی فیکن حضرت فی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی
 فقط بندہ اور نبی ہی کہا او اسطی تواضع کی اور حضرت نیاپہل رڑکیا اسطی دیتی ہی کڈوہ خوش ہو جاوی ہر ح وکن ایست
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابڑھیم حرم مکہ تجعلہا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما ما بین ما یتیمان
 لا یفرق فیھا دم ولا یجزل فیھا سلام لقتال ولا یحبط فیھا شجرۃ الا لکف سزاہ مسلم

ترجمہ
 ابڑھیم یعنی ابڑھیم
 ابڑھیم یعنی ابڑھیم

اور سکو زمین کفارین جاوئی وراس حدیث میں دلیل ہے کہ جانہ ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کی اور خواب ہوئی زمین
 ویکس + ح و عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن ابي عبد الله عليه السلام في المدينة رآيت امرأة
 تسودها نائمة فآثرت من المدينة حتى انزلت مهيعة فتأولت ان وباء المدينة فيقول الى مهيعة وهي الخففة
 رواه البخاري اور روایت ہے عبد البر صحیح حدیث خواب کہتے ہیں علی اسد علیہ السلام کی صحیح مقصد مدینہ کی کہ یہی مینی ایک عورت کا لی ہے
 ان مینی زمین سے یہاں تک اترے ہر عید میں کہ نام ایک جگہ ہے پس تعبیر ان مینی اسکی یہ کہ تحقیق و بالمدینہ کی نقل کی گئی طرف ہر عید کے نام صحیح
 مینی نقل کی یہ بخاری و عن سفیان بن ابی شیبہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ياتي قوم
 يبسون فيقول يا هليلجهم ومن اطاعهم والدينة خيرا لهم لو كانوا يعلمون ويضع الشام في ياتي قوم يبسون فيقول
 يا هليلجهم ومن اطاعهم والدينة خيرا لهم لو كانوا يعلمون ويضع العرا في ياتي قوم يبسون
 فيقول يا هليلجهم ومن اطاعهم والدينة خيرا لهم لو كانوا يعلمون متفق عليه
 اور روایت ہے سفیان بن ابی ہریرہ کہ اس مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی فتح کیا جاوے گا میں پس اوگی ایک قوم چلیں گے
 پس کوچ کریگی ساتھ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی اگر جانیں مینی بہتر ہوگا مدینہ کا تو یہ چورین او سکو اور فتح
 کیا وگی شام بہر اوگی ایک قوم چلیں گے پس کوچ کریگی ساتھ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی اگر جانیں تو یہ چورین
 مدینہ کو اور فتح کیا جاوے گا عراق میں وگی ایک قوم چلیں گے پس کوچ کریگی ساتھ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی
 اگر جانیں تو نہ چورین مدینہ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی فتح ہر شہر اسلام میں فتح ہووین گی اور لوگ و اسی حضرت امیر زمانہ
 اور لذتوں فانیہ او مکی مدینہ سے مع ان عیال اور تابعداروں کی نکل کر وہاں کر رہیں گی اور اگر جانیں حقیقت حال کی اور سعادت بعد
 و سعادت و دہائی نکلیں ح و عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بقرية تاكل
 القرى يقولون يا هليلج وهي المدينة تمنعني الناس كما ينفي الحديد عن الحديد متفق عليه
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امر کیا گیا جو میں ساتھ ہجرت کر نیکی آئی میں غائب آئی ہے بہتر
 ہستی میں او سکو شہر اور مدینہ ہی دور کرنا ہی مدینہ ہی آدینہ کو جیسی دور کرتی ہے ہشی میل اوہی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم و غالب کی
 بستہ پونہ پونہ کوئی او میں ہتھی غالب ہوتا ہے اور فتح کرنا ہی و شہر و لو کہ یہ خاصیت ہی ناوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی او میں آتا ہے
 اکثر شہروں پر غالب ہوتا ہے پہلی قوم مخالفہ آئی او میں غالب ہوئی اور فتح کیا شہروں اور ولایتوں کو بعد از ان یہود آئی وہ غالب
 مخالفہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئے پر پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماجر رضی اللہ عنہم آئی او کو کس طرح کا غالب ہو کہ عالم کو
 مشرق سے مغرب تک لی لیا اور اس شہر کا نام پہلی شہر اور اشراف تھا او پوزن مسجد کی جب حضرت ہان تشریف لائی تو او کا نام
 مدینہ کہا سب تمدن اور اجتماع لوگوں کی او میں اور منع فرمایا کہ او سکو شہر نہ کہا کہ میں یا تو اسلی کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلی کہ وہ شہر
 شہر یعنی ہلاک و سادگی یا اسلی کہ شہر اصل میں نام ایک بت کا یا ایک عالم کا تھا اور بخاری میں اسے تاریخ میں ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی
 ایک شہر کہی جاوے گی اس بار مدینہ کہی تا مذکور لانی اسکی کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ہتھکار کرے اور مراد ہے وہی اور
 ابی عمرو شہر کہی کہ وہاں سے سبب توفہ اسلام کی نکالی گئی تھی ح و عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى

وہاں زمین شور میں کہا ہوتی مدینہ سی پس ابی گامدینہ ساتھ مدینہ ہاوں اپنی کی تین بار ہٹا پس کھینکا طرف دیال کی ہر کافر وہاں نقل
 کی یہ بخاری اور مسلم و عن سعد بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبکد اهل المدینۃ احدہ الا اناح
 ایام اللہ فی ارضہ متفق اور روایت ہی سعد بن سعد ہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کر کے گناہ مدینہ والو سی کوئی کو کہہ کھل جاوے
 جیسا کہ کہتا ہی ملک ہانی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی فیزیدید کا ایسا حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرم کی بیماری
 اور مسلم ہی بلاک ہو گیا و عن انس ان التی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدیم من سفر فظن الی جملہ ان
 المدینۃ اوضع سراجلتہ وان کا علی کتابہ خزک لکامن خزراۃ البخاری اور روایت ہی انس ہی یہ کہ تحقیق ہی سہلی سے
 علیہ سلم ہی جسوقت کہ آئی سفر ہی میں کہتے ہی طرف دیواروں مدینہ کی دوراتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی داہ پر یعنی کہوڑی یا
 خیر یا منہ اکی پر جلد چلاتی او سکوبسب محبت مدینہ کی نقل کی یہ بخاری ہی و عنہ ان التی صلی اللہ علیہ وسلم ظن
 لا احد فقال هذا جبل یحییٰ الیوم ان ابرہیم حرم مکہ وانی احرم ما بین لا بینہا متفق علیہ
 اور روایت ہی انس ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہی دوست رکھتا ہی ہجو اور دوست رکھتی ہی
 ہم سکویا الہی تحقیق ابراہیم ہی حرام کیا کہ یعنی ظاہر کیا حرام ہوا او سکوا اور تحقیق میں حرام کرنا ہوں اس جگہ کہ درمیان دو لوٹوں
 سنگان مدینہ کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف تحقیق یہ کہ یہ معمول ہی ظاہر ہی سہلی کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالیٰ فی علم
 اور فہم اور محبت و عداوت و جاوات میں ہی جیسکے بق حال انیکل میں خصوصاً محبت اکی انبیا اور اولیا کی ساتھ خصوصاً شایدا انبیا
 اور سلطان او ایسا ہی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہیں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی او سکوبسب چیز دوست رکھتی ہی انہی کہ
 ہر چیز مخلوق اور آبدار او کسی میں چنانچہر و آنتہ کچور کا حضرت کی سفارت سی میل صرح ہی اس عمومی کی اور میں حرم کرنا ہوں
 بزرگ کرنا ہوں میں حرام سی یہ نہیں مراد ہی کہ مانند کہ کی حرام ہی یعنی او سکی درخت کا قنی وغیر ذلک درست نہیں و ح و ح
 و عن سعد بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبکد احد جملہ یحییٰ و یحییٰ و رواۃ البخاری
 اور روایت ہی اہل بن سعد ہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہجو اور دوست رکھتی ہی انہی
 او سکونقل کی یہ بخاری **الفصل الثانی** فصل دوسرے عن سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رايت سعد
 بن ابی وقاف اذ اخذ لجلایصید فی حرم المدینۃ الی الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلبہ شبابہ
 لجامہ الیہ فکلمہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم هذا الحرم وکان من اخذ لجلایصید فیہ فلیس لہ
 فلا کرم علیکم طعمۃ اذ فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لکن ان شئتم دفعت الیکم شتہ رواۃ ابوداؤد
 روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ سی کہ کہا او کیا سنی سعد بن ابی وقاف کو کہ کہوڑا ایک شخص کو کہ شکار کرنا ہاج حرم یعنی گردی ہی
 وہ حرم حرام نہیں ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں جہنم ہی سعد ہی پیری او سکی پیری مالک او سکی اور کلام کیا شکار ہی مقدرہ و سکا
 میں کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی حرام نہیں ہی یہ حرم اور فرمایا ہی جو شخص کہوڑی و سکا شکار کرنا ہوا وہیں
 پہنچا ہی کہ جہنم اسباب و سکا میں نہیں ہیر و نکامین تیر و ہ بخشش کہوڑا ہی ہی جگو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی لیکن کہ چاہو
 و غیر میں جگو مال و سکا یعنی ازراہ احسان کی نقل کی یہ ابوداؤد ہی و عن صالح مولیٰ سعید ان سعیداً وجد سعیداً من

